

سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

(سوموار 18، منگل 19، بدھ 20، جمعرات 21- نومبر 2019)

(یوم الاثنین، 20، یوم الثلاثاء 21، یوم الاربعاء 22، یوم الخمیس 23- ربیع الاول 1441ھ)

سترہویں اسمبلی : سولہواں اجلاس

جلد 16 : شماره جات : 1 تا 4



صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

سولہواں اجلاس

سوموار، 18- نومبر 2019

جلد 16 : شمارہ 1

صفحہ نمبر	مندرجات
1	1- اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ
3	2- ایجنڈا
7	3- ایوان کے عہدے دار
15	4- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
16	5- نعت رسول مقبول ﷺ
17	6- چیئر مینوں کا بیٹیل

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	تعزیت	
7-	معزز ممبر جناب ممتاز علی کی بیٹی، سابق ممبر مولانا رحمت اللہ کی وفات اور راجن پور میں سکیورٹی فورسز کے شہداء کے لئے دعائے مغفرت	17
	سوالات (محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات وامانی پروری)	
8-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	18
9-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جوابان کی میز پر رکھے گئے)	60
10-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	72
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)	
11-	سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	89
	توجہ دلاؤ نوٹس	
12-	شیخوپورہ: شادی سے انکار پر لڑکی اور لڑکے کا قتل	90
13-	راجن پور: دہشتگردوں کی فائرنگ سے پانچ افراد کا قتل	91
	پوائنٹ آف آرڈر	
14-	جناب سپیکر کی جانب سے نیو کیمپس لاہور سے ملحقہ انڈر پاس کو وارث میر کے نام سے منسوب کرنے کے بارے میں	
93	روڈنگ پر عملدرآمد کا مطالبہ	
	تحریرات التوائے کار	
15-	سرگودھا: چنگھوال کے جنگلات سے لکڑی چوری	
94	کے واقعات میں اضافہ (--- جاری)	

صفحہ نمبر	مندرجات
	پوائنٹ آف آرڈر
95	16- ایجنڈے میں دیئے گئے آرڈیننسوں کو واپس لینے اور قانون سازی قواعد کے مطابق کرنے کا مطالبہ
	سرکاری کارروائی
101	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک
	17- آئین کے آرٹیکل (a)(2) 128 کے تحت آرڈیننسز کی میعاد میں توسیع کے لئے قرارداد پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک
	آرڈیننسز (میعاد میں توسیع کی قراردادیں)
103	18- آرڈیننس راولپنڈی خواتین یونیورسٹی راولپنڈی 2019
104	19- آرڈیننس میانوالی یونیورسٹی 2019
105	20- آرڈیننس پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پنجاب 2019
106	21- آرڈیننس (ریفارمر) میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوٹس پنجاب 2019
107	22- آرڈیننس پرومیشن اینڈ پیرول سروس پنجاب 2019
	آرڈیننسز (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)
108	23- آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی 2019
108	24- آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019
109	25- آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ویلیج پنچائیتس اینڈ نیبر ہڈ کونسلز 2019
	مسودات قانون (جو پیش ہوئے)
110	26- مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی 2019
110	27- مسودہ قانون (ترمیم) (ورکرز کی شرکت) کمپنیوں کے منافع جات 2019

صفحہ نمبر	مندرجات
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)
111	28- مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2019
114	29- مسودہ قانون (ترمیم) زکوٰۃ و عشر پنجاب 2019
120	30- مسودہ (مدارس و سکولز) ضبط شدہ اور منجمد کردہ ادارے پنجاب 2019
	زیر وارنٹس
	31- تحصیل کوٹلی ستیاں میں جنگلی سوروں کی وجہ سے
125	متعدد افراد جاں بحق (--- جاری)
	32- سپریم کورٹ کے فیصلے کے باوجود پرائیویٹ سکولوں کا چھٹیوں
126	میں بھی پوری فیس وصول کرنا (--- جاری)
	منگل، 19- نومبر 2019
	جلد 16 : شمارہ 2
129	33- ایجنڈا
133	34- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
134	35- نعت رسول مقبول ﷺ
	سوالات (محکمہ سیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن)
135	36- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
176	37- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)
205	38- غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
	تحریر استحقاق
218	39- ایم ایس، ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ کا معزز ممبر اسمبلی کا فون سننے سے انکار

صفحہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
	تحریر ایک التوائے کار	
224	40- گوجران میں قائم ٹرانسپورٹ کو فٹنشل کرنے کا مطالبہ (--- جاری)	
226	41- یونیورسٹی آف لاہور کے تمام غیر قانونی کیمپسز کو بند کرنے کا مطالبہ	
229	42- چیف آفیسر ضلع کونسل راجن پور کا سرکاری خزانے سے رقم خورد برد کرنا	
230	43- کورم کی نشاندہی	
	بدھ، 20- نومبر 2019	
	جلد 16 : شمارہ 3	
233	44- ایجنڈا	
237	45- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	
238	46- نعت رسول مقبول ﷺ	
	تعزیت	
239	47- معزز ممبر قومی اسمبلی میاں فضل حق کی اہلیہ کی وفات پر دعائے مغفرت	
	پوائنٹ آف آرڈر	
	48- مال روڈ پر پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کے دھرنے والے ملازمین کے نمائندہ کو اسمبلی میں بلا کر ان کے مطالبات حل کرنے کا مطالبہ	
239	سوالات (محکمہ جیل خانہ جات)	
241	49- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	
277	50- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جوابان کی میز پر رکھے گئے)	
294	51- غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	

صفحہ نمبر	مندرجات
	تھارک التوائے کار
304	52- تحصیل سمندری چک نمبر 195 گ ب کا نکاسی آب نالہ بند کیا جانا
	پوائنٹ آف آرڈر
	53- مال روڈ پر پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کے دھرتا دینے والے ملازمین کے نمائندہ
305	کو اسمبلی میں بلا کر ان کے مطالبات حل کرنے کا مطالبہ (--- جاری)
	سرکاری کارروائی
	آرڈیننس (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)
308	54- آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)
309	55- سالانہ رپورٹ / پوسٹ الیکشن ریویو 2018
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)
312	56- واٹر بل پنجاب 2019
	57- مسودہ قانون (ہیپتالاز و ڈسپنسریاں) ضبط شدہ اور منجمد
315	کردہ سہولیات پنجاب 2019
319	58- مسودہ قانون (ترمیم) ریگولر ائزیشن آف سروس پنجاب 2019
323	59- مسودہ قانون (ترمیم) سوشل سیورٹی برائے صوبائی ملازمین 2019
326	60- مسودہ قانون کھال پنچایت پنجاب 2019
329	61- مسودہ قانون ورکرز ویلفیئر فنڈ پنجاب 2019
331	62- مسودہ قانون (ترمیم) آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019
334	63- مسودہ قانون کم از کم اجرت پنجاب 2019
336	64- مسودہ قانون راولپنڈی خواتین یونیورسٹی، راولپنڈی 2019

صفحہ نمبر	مندرجات
	جمعرات، 21- نومبر 2019
	جلد 16 : شمارہ 4
349	65- ایجنڈا
351	66- تلاوت قرآن پاک وترجمہ
352	67- نعت رسول مقبول ﷺ
	پوائنٹ آف آرڈر
	68- احتساب عدالت لاہور میں پیشی کے موقع پر پولیس
353	کامعزز ممبران اسمبلی کو ملاقات سے روکنا
	سوالات (محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری)
356	69- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
381	70- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جوابان کی میز پر رکھے گئے)
400	71- غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
	توجہ دلاؤ نوٹس
	72- قصور: پرائیویٹ کمپنی کے سپروائزر سے
415	ڈاکوؤں کی لوٹ مار سے متعلقہ تفصیلات
	73- ڈیرہ غازی خان: تھانہ کوٹ مبارک کی حدود میں پولیس
416	اور ڈاکوؤں کے مابین فائرنگ سے ہلاکتوں سے متعلقہ تفصیلات
	تحریر ایک التوائے کار
	74- سی ٹی آئی سکول دکان لٹچر ز کے لئے
420	تھرڈ ڈویژن کو بھی اہل قرار دینے کا مطالبہ

صفحہ نمبر	مندرجات
421	75- تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال مری سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی عدم تعیناتی کی وجہ سے علاج معالجہ کی سہولت سے محروم سرکاری کارروائی بحث
424	76- پرائس کنٹرول پر عام بحث 77- انڈکس

1

اجلاس کی طلبی کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(52)/2019/2136. Dated: 13th November, 2019. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

"In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I, **Mohammad Sarwar**, *Governor of the Punjab*, hereby summon Provincial Assembly of the Punjab to meet on **Monday, 18th November, 2019 at 03:00 P.M** in the Provincial Assembly Chambers, Lahore.

**Dated: Lahore, the
13th Novmber, 2019**

**MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE
PUNJAB"**

3

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 18- نومبر 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننسوں میں توسیع

(i) قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت درج ذیل

آرڈیننسوں کی مدت میں توسیع کے لئے قراردادیں پیش کرنے کی اجازت دی جائے:

- (1) آرڈیننس راولپنڈی خواتین یونیورسٹی، راولپنڈی 2019 (9 بابت 2019)
- (2) آرڈیننس میانوالی یونیورسٹی 2019 (10 بابت 2019)
- (3) آرڈیننس پرائیویٹ پارٹنرشپ پنجاب 2019 (11 بابت 2019)
- (4) آرڈیننس (ریفارمر) میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوٹس پنجاب 2019 (12 بابت 2019)
- (5) آرڈیننس پروڈیوشن اینڈ بیرویل سروس پنجاب 2019 (13 بابت 2019)

4

(ii) آئین کے آرٹیکل 128(2) (اے) کے تحت قراردادیں

- 1- آرڈیننس راولپنڈی خواتین یونیورسٹی، راولپنڈی 2019 (9 بابت 2019) کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد
ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 26- اگست 2019 سے نافذ کردہ آرڈیننس راولپنڈی خواتین یونیورسٹی، راولپنڈی 2019 (9 بابت 2019) کی مدت نفاذ میں 24- نومبر 2019 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔
- 2- آرڈیننس میانوالی یونیورسٹی 2019 (10 بابت 2019) کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد
ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 26- اگست 2019 سے نافذ کردہ میانوالی یونیورسٹی 2019 (10 بابت 2019) کی مدت نفاذ میں 24- نومبر 2019 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔
- 3- آرڈیننس پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پنجاب 2019 (11 بابت 2019) کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد
ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 30- اگست 2019 سے نافذ کردہ آرڈیننس پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پنجاب 2019 (11 بابت 2019) کی مدت نفاذ میں 28- نومبر 2019 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔
- 4- آرڈیننس (ریفارمز) میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز پنجاب 2019 (12 بابت 2019) کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد
ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 2- ستمبر 2019 سے نافذ کردہ آرڈیننس (ریفارمز) میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز پنجاب 2019 (12 بابت 2019) کی مدت نفاذ میں یکم دسمبر 2019 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔

5

5- آرڈیننس پرومیشن اینڈ پیرول سروس پنجاب 2019 (13 بابت 2019) کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 6- ستمبر 2019 سے نافذ کردہ آرڈیننس پرومیشن اینڈ پیرول سروس پنجاب 2019 (13 بابت 2019) کی مدت نفاذ میں 5- دسمبر 2019 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔

(بی) آرڈیننسوں کا ایوان کی میز پر رکھا جاتا

1- آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی 2019
ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی 2019 ایوان کی میز پر رکھیں گے

2- آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3- آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ویلج پنچائیتیں اینڈ نیبر ہڈ کونسلز 2019

ایک وزیر آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ویلج پنچائیتیں اینڈ نیبر ہڈ کونسلز 2019 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(سی) مسودات قانون کا پیش کیا جاتا

1- مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی 2019

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی 2019 ایوان میں پیش کریں گے۔

2- مسودہ قانون (ترمیم) (ورکرز کی شرکت) کمپنیوں کے منافع جات 2019

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) (ورکرز کی شرکت) کمپنیوں کے منافع جات 2019 ایوان میں پیش کریں گے۔

(ڈی) مسودات قانون پر غور و خوض اور ان کی منظوری

- 1- مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 17 بابت 2019)
- ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2019، جیسا کہ سینیٹنگ کمیٹی برائے ریونیو، ریلیف و اشتغال نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔
- ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔
- 2- مسودہ قانون (ترمیم) زکوٰۃ و عشر پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 18 بابت 2019)
- ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) زکوٰۃ و عشر پنجاب 2019، جیسا کہ سینیٹنگ کمیٹی برائے زکوٰۃ و عشر نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔
- ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) زکوٰۃ و عشر پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔
- 3- مسودہ قانون (مدارس و سکولز) ضبط شدہ اور منجمد کردہ ادارے پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 22 بابت 2019)
- ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (مدارس و سکولز) ضبط شدہ اور منجمد کردہ ادارے پنجاب 2019، جیسا کہ سینیٹنگ کمیٹی برائے سکول ایجوکیشن نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔
- یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (مدارس و سکولز) ضبط شدہ اور منجمد کردہ ادارے پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔

7

صوبائی اسمبلی پنجاب

ایوان کے عہدے دار

جناب سپیکر	:	جناب پرویز الہی
جناب ڈپٹی سپیکر	:	سردار دوست محمد مزاری
وزیر اعلیٰ	:	جناب عثمان احمد خان بزدار
قائد حزب اختلاف	:	جناب محمد حمزہ شہباز شریف

چیئر مینوں کا پینل

- 1- میاں شفیع محمد، ایم پی اے پی پی-258
- 2- جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے پی پی-29
- 3- سردار محمد اویس دریٹک، ایم پی اے پی پی-296
- 4- جناب کاشف محمود، ایم پی اے پی پی-241

کابینہ

- 1- ملک محمد انور : وزیر مال
- 2- جناب محمد بشارت راجا : وزیر قانون و پارلیمانی امور، سماجی بہبود و بیت المال
- 3- راجہ راشد حفیظ : وزیر خواندگی و غیر رسمی بنیادی تعلیم
- 4- جناب فیاض الحسن چوہان : وزیر کالونیز

8

- 5- جناب یاسر ہمالیوں : وزیر ہائر ایجوکیشن
پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی پورڈ*
- 6- جناب عمار یاسر : وزیر کاشت و معدنیات
- 7- جناب محمد اخلاق : وزیر خصوصی تعلیم
- 8- جناب محمد رضوان : وزیر تحفظ ماحول
- 9- سید سعید الحسن : وزیر اوقاف و مذہبی امور
- 10- جناب غنصر مجید خان نیازی : وزیر محنت و انسانی وسائل
- 11- جناب محمد اجمل : وزیر چیف فائر اسپکشن ٹیم
- 12- چودھری ظہیر الدین : وزیر پبلک پراسیکیوشن
- 13- جناب ممتاز احمد : وزیر آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول
- 14- محترمہ آشفہ ریاض : وزیر ترقی خواتین
- 15- جناب محمد تیمور خان : وزیر امور نوجوانان، کھیلین، آثار قدیمہ و سیاحت
- 16- مہر محمد اسلم : وزیر امداد باہمی
- 17- میاں خالد محمود : وزیر ڈیزاسٹر منیجمنٹ
- 18- میاں محمد اسلم اقبال : وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری،
اطلاعات و ثقافت*
- 19- جناب مراد راس : وزیر سکولز ایجوکیشن
- 20- میاں محمود الرشید : وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
- 21- ملک اسد علی :

9

- 22- جناب محمد ہاشم ڈوگر : وزیر بہبود آبادی
- 23- سردار محمد آصف کلٹی : وزیر مواصلات و تعمیرات
- 24- سید مصصام علی شاہ بخاری : وزیر اشتغال املاک
- 25- ملک نعمان احمد لنگڑیال : وزیر زراعت
- 26- سید حسین جہانیاں گردیزی : وزیر مینجمنٹ پرو فیشنل ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ
- 27- جناب محمد اختر : وزیر توانائی
- 28- جناب زوار حسین وڑائچ : وزیر جیل خانہ جات
- 29- جناب محمد جہانزیب خان کھی : وزیر ٹرانسپورٹ
- 30- جناب شوکت علی لالیکا : وزیر زکوٰۃ و عشر
- 31- جناب سمیع اللہ چودھری : وزیر خوراک
- 32- مخدوم ہاشم جواں بخت : وزیر خزانہ
- 33- جناب محمد محسن لغاری : وزیر آبپاشی
- 34- سردار حسنین بہادر : وزیر لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ
- 35- محترمہ یاسمین راشد : وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
- 36- جناب اعجاز مسیح : وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور

11

4۔ پارلیمانی سیکرٹریز

- 1۔ راجہ صفیر احمد : جیل خانہ جات
- 2۔ چودھری محمد عدنان : مال
- 3۔ جناب اعجاز خان : چیف منسٹر اسپکشن ٹیم
- 4۔ ملک تیمور مسعود : ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
- 5۔ راجہ یاور کمال خان : سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن
- 6۔ جناب سلیم سرور جوڑا : سماجی بہبود
- 7۔ میاں محمد اختر حیات : داخلہ
- 8۔ چودھری لیاقت علی : صنعت، تجارت و سرمایہ کاری
- 9۔ جناب ساجد احمد خان : سکولز ایجوکیشن
- 10۔ جناب محمد مامون تارڑ : سیاحت
- 11۔ چودھری فیصل فاروق چیمہ : آبکاری، محصولات و نارکوٹکس کنٹرول
- 12۔ جناب فتح خالق : سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
- 13۔ جناب احمد خان : لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ
- 14۔ جناب تیمور علی لالی : اوقاف و مذہبی امور
- 15۔ جناب عادل پرویز : تحفظ ماحول
- 16۔ جناب شکیل شاہد : محنت
- 17۔ جناب غضنفر عباس شاہ : کالونیز
- 18۔ جناب شہباز احمد : لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ

12

- 19- جناب عمر آفتاب : منصوبہ بندی و ترقیات
- 20- جناب نذیر احمد چوہان :
- 21- جناب محمد امین ذوالقرنین : امداد باہمی
- 22- جناب احمد شاہ کھگہ : توانائی
- 23- سید عباس علی شاہ : قانون و پارلیمانی امور
- 24- جناب محمد ندیم قریشی : اطلاعات و ثقافت
- 25- میاں طارق عبداللہ : ٹرانسپورٹ
- 26- جناب نذیر احمد خان : خصوصی تعلیم
- 27- رائے ظہور احمد : خوراک
- 28- سید افتخار حسن : مینجمنٹ و پروڈیوٹس ڈیپارٹمنٹ
- 29- جناب محمد عامر نواز خان : کاشتکاری و معدنیات
- 30- جناب محمد شفیق : زکوٰۃ و عشر
- 31- جناب محمد سبطین رضا : ہائر ایجوکیشن
- 32- جناب محمد رضا حسین بخاری : جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری
- 33- جناب محمد عون حمید : خواندگی
- 34- جناب محمد اشرف خان رند : آبپاشی
- 35- جناب شہاب الدین خان : مواصلات و تعمیرات
- 36- جناب محمد طاہر : زراعت
- 37- سردار محمد محی الدین خان کھوسہ : خزانہ
- 38- جناب مہندر پال سنگھ : انسانی حقوق

13

ایڈووکیٹ جنرل

سردار احمد جمال سکھیرا

ایوان کے افسران

سیکرٹری اسمبلی : جناب محمد خان بھٹی

ڈائریکٹر جنرل (پارلیمانی امور اینڈ ریسرچ) : جناب عنایت اللہ لک

15

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا سولہواں اجلاس

سوموار، 18- نومبر 2019

(یوم الاثنین، 20- ربیع الاول 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیئرمین لاہور میں شام 4 بج کر 37 منٹ پر زیر صدارت

جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى ۝ وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى ۝ بَلْ

تَوَسَّلُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا ۝ وَالْآخِرَةَ خَيْرٌ ۝ إِنَّ

هَذَا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولَى ۝ صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى ۝

سُورَةُ الْأَعْلَى آیات 14 تا 19

بے شک وہ مراد کو پہنچ گیا جو پاک ہوا (14) اور اپنے پروردگار کے نام کا ذکر کرتا رہا اور نماز پڑھتا

رہا (15) مگر تم لوگ تو دنیا کی زندگی کو اختیار کرتے ہو (16) حالانکہ آخرت بہت بہتر اور پائیدار تر

ہے (17) یہی بات پہلے صحیفوں میں (مرقوم) ہے (18) (یعنی) ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے

صحیفوں میں (19)

وَعَلَيْهَا الْبَلَاغُ

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

ایسا کوئی محبوب نہ ہوگا نہ کہیں ہے
 بیٹھا ہے چٹائی پر مگر عرش نشیں ہے
 ملتا نہیں کیا کیا دو جہاں کو تیرے در سے
 اک "لفظ" نہیں ہے کہ تیرے لب پہ نہیں ہے
 ہر اک کو میسر کہاں اس در کی غلامی
 اس در کا تو دربان بھی جبریل امیں ہے
 دل گریہ کنناں اور نظر سوئے مدینہ
 اعظم تیرا اندازِ طلب کتنا حسین ہے

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سردار فاروق امان اللہ دریشک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے پینل آف چیئرمین کا اعلان ہو جائے، سیکرٹری اسمبلی پینل آف چیئرمین کا اعلان کریں۔

چیئر مینوں کا پینل

سیکرٹری اسمبلی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 13 کے تحت جناب سپیکر نے اسمبلی کے موجودہ اجلاس کے لئے مندرجہ ذیل ترتیب سے چار معزز ممبران پر مشتمل پینل آف چیئرمین نامزد فرمایا ہے:

(1) میاں شفیع محمد، ایم پی اے، پی پی۔258

(2) جناب محمد عبداللہ وڑائچ، ایم پی اے پی پی۔29

(3) سردار محمد ادیس دریشک، ایم پی اے پی پی۔296

(4) جناب کاشف محمود، ایم پی اے پی پی۔241

شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

تعزیت

معزز ممبر جناب ممتاز علی کی بیٹی، سابق ممبر مولانا رحمت اللہ

کی وفات اور راجن پور میں سکیورٹی فورسز کے شہداء کے لئے دعائے مغفرت

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! کل ہمارے ایم پی اے جناب ممتاز علی چانگ کی جواں بیٹی کی

ہارٹ ایٹک سے death ہو گئی ہے۔ میری استدعا ہے کہ اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! جناب مولانا محمد رحمت اللہ، ایم این اے رہے اور ہمارے ساتھ ایم پی اے بھی رہے، وہ وفات پا گئے ہیں ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔ میاں محمد نواز شریف اور جناب آصف علی زرداری کی صحت کے لئے دعا کی اپیل ہے۔

جناب سپیکر! میری دوسری گزارش ہے کہ آٹھ روز سے محکمہ لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کے سینکڑوں ملازمین یہاں اپنے مطالبات لے کر بیٹھے ہیں، ان کی بات سنی جائے اور ان کے معاملات حل کئے جائیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد الیاس! آپ تشریف رکھیں، ان سے مذاکرات ہو رہے ہیں۔ جی، سردار فاروق امان اللہ دریشک!

سردار فاروق امان اللہ دریشک: جناب سپیکر! راجن پور میں سکیورٹی فورسز کے اہلکار شہید ہوئے ہیں۔ میری استدعا ہے کہ ان کے ایصال ثواب کے لئے دعا کرائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔
(اس مرحلہ پر مرحومین کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

سوالات

(محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے کے مطابق محکمہ جات جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1494 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
(معزز ممبر جناب محمد طاہر پرویز کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد میں محکمہ جنگلات کے دفاتر اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*1494: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ جنگلات کے دفاتر کہاں کہاں ہیں اور ان میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع کا سال 19-2018 کا بجٹ مدوار کتنا ہے؟

(ج) اس ضلع میں اگست 2018 سے آج تک کتنی رقم شجرکاری پر خرچ کی گئی ہے؟

(د) یہ شجرکاری کس کس مقام، سڑک اور روڈ پر کی گئی اور یہ شجرکاری کن کن ملازمین کی زیر نگرانی کی گئی؟

(ه) حکومت اس ضلع میں کس کس مقام پر مزید شجرکاری کا پروگرام رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری):

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ جنگلات کے دفاتر کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. ناظم جنگلات فیصل آباد فارسٹ سرکل گٹ والا فیصل آباد
2. مہتمم جنگلات فیصل آباد سمندری روڈ فیصل آباد
3. نائب مہتمم جنگلات فیصل آباد سمندری روڈ فیصل آباد
4. نائب مہتمم جنگلات جڑانوالہ محلہ عید گاہ نزدلاری اڈا کینال سائیڈ جڑانوالہ
5. امین جنگلات سمندری ضیاء مارکیٹ سمندری

ان دفاتر میں 108 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(ب) محکمہ جنگلات فیصل آباد فارسٹ ڈویژن ضلع فیصل آباد کا مدوار بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

Pay and Allowances	Conservancy & Works
45.784 ملین روپے	7.829 ملین روپے

(ج) محکمہ جنگلات فیصل آباد فارسٹ ڈویژن نے ضلع فیصل آباد میں اگست 2018 سے آج تک شجرکاری پر کوئی رقم خرچ نہ کی ہے۔

(د) فیصل آباد فارسٹ ڈویژن کے زیر انتظام ضلع فیصل آباد میں دوران سال 2018-19 میں کوئی شجرکاری نہ کی گئی ہے۔

(ه) فیصل آباد فارسٹ ڈویژن سال 2018-19 میں فیصل آباد ضلع میں کسی مقام پر شجرکاری کروانے کا کوئی پروگرام منظور نہیں ہوا۔

MR DEPUTY SPEAKER: But only one supplementary question on behalf of the mover.

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ نے دو ضمنی سوالوں کا تو حکم دیا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: صرف ایک ضمنی سوال ہو گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ کہیں تو میں یہ بھی نہیں کرتا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: آپ بیٹھ جائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! آپ کا حکم سر آنکھوں پر۔ اگر آپ نے فرمایا ہے تو میں بیٹھ جاؤں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے نہیں بلکہ جناب خلیل طاہر سندھو نے آپ کو بیٹھنے کا کہا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں جز (د) کے حوالے سے ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں کہ شجرکاری کس کس مقام، سڑک اور روڈ پر کی گئی اور یہ شجرکاری کن کن ملازمین کی زیر نگرانی کی گئی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! معزز ممبر اپنا سوال دہرا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ اپنا سوال repeat کر دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں جز (د) کے حوالے سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ شجرکاری کس کس مقام، سڑک اور روڈ پر کی گئی ہے اور یہ شجرکاری کن کن ملازمین کی زیر نگرانی کی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری):
جناب سپیکر! فیصل آباد فارسٹ ڈویژن کے زیر انتظام ضلع فیصل آباد میں 19-2018 کے دوران
کوئی شجر کاری نہ کی گئی ہے اور یہ 26- جون کو جواب موصول ہوا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! 36- جون کہاں سے آگیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ کے مہینے 36 دنوں کے ہوتے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری):
جناب سپیکر! میں نے 26- جون کہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں جڑ (ہ) کے حوالے سے سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ last question ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ابھی تو یہ دوسرا ضمنی سوال کرنے لگا ہوں چار ضمنی سوال تو
آپ نے allow کئے ہوئے ہیں۔ کیا اب ریاست مدینہ میں کوئی کم ہو گئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ سوال کریں باقی باتیں چھوڑیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال کے جڑ (ہ) کو آپ پڑھ لیں۔ اس میں پوچھا گیا ہے کہ
حکومت اس ضلع میں کس کس مقام پر مزید شجر کاری کا پروگرام رکھتی ہے؟ اب میں آپ کی
اجازت سے اس کا جواب بھی پڑھ دیتا ہوں۔ اس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ فیصل آباد فارسٹ
ڈویژن سال 19-2018 میں فیصل آباد ضلع میں کسی مقام پر شجر کاری کرانے کا کوئی پروگرام
منظور نہیں ہوا۔ حکومت کی طرف سے دعویٰ کیا جاتا ہے کہ billion trees لگائے گئے ہیں
جبکہ 19-2018 میں ضلع فیصل آباد میں کوئی درخت نہیں لگایا جا رہا تو یہ کیا فراڈ ہے؟ وزیراعظم
نے اپنے غیر ملکی دورے کے دوران کہا کہ ہم اپنے ملک میں billion trees لگا رہے ہیں اور یہاں
پر ان کے وزراء نے بھی بیانات دیئے کہ ہم billion trees لگا رہے ہیں تو وہ کون سے سمجھ دار

لوگ ہیں جو اس منصوبے پر عملدرآمد کروا رہے ہیں جبکہ ضلع فیصل آباد ان درختوں سے محروم ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! ضلع فیصل آباد billion trees کے پروگرام میں شامل ہے۔ انشاء اللہ ضلع فیصل آباد میں بھی جلد درخت لگائے جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 1569 محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1631 محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے اور ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔ محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1640 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں شجرکاری مہم کے دوران

لگائے گئے پودوں کی تعداد و اقسام سے متعلقہ تفصیلات

* 1640: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں شجرکاری مہم کے تحت ماہ فروری 2019 کے دوران کتنے پودے لگائے گئے ہیں؟

(ب) یہ پودے کہاں کہاں لگائے گئے ہیں؟

(ج) ان لگائے گئے پودوں میں کس کس قسم کے پودے شامل ہیں؟

(د) کیا یہ پودے لاہور کے موسم اور آب و ہوا سے مطابقت رکھتے ہیں؟

- (ہ) ان پودوں کی آبیاری کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟
- پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری):
- (الف) لاہور فارسٹ ڈویژن نے شجرکاری مہم موسم بہار 2019 کے دوران اپریل 2019 تک مندرجہ ذیل پودہ جات مہیا کئے۔

Name of Sector	Achievement
Government Forest	63118
Other Govt. Deptt.	57000
Defence Deptt.	246000
PVT Land	24837
Total	390955

اور محکمہ جنگلات کی اراضی پر کل پودے 63118 لگائے گئے ہیں۔

- (ب) محکمہ جنگلات کی اراضی پر پودہ جات مندرجہ ذیل جگہوں پر لگائے۔

نمبر شمار	نام رقبہ / سڑکات	تعداد پودہ جات	اقسام
1-	رائیوٹ سوائے اصل روڈ	5000	مختلف اقسام
2-	برکی روڈ	4000	مختلف اقسام
3-	جلو پارک	10000	مختلف اقسام
4-	عیوبمٹی فارسٹ	21150	مختلف اقسام
5-	کرول فارسٹ	22968	مختلف اقسام

- (ج) ان میں کیکر، بکائن، پلکن، ارجن، پاپولر، آملہ، کچنار، سکھ چین، نیم، جامن، سفیدہ وغیرہ کے پودہ جات شامل ہیں۔

- (د) جی، مطابقت رکھتے ہیں۔ یہ تمام لوکل قسم کے پودہ جات لگائے گئے ہیں۔

- (ہ) ان پودوں کو باقاعدہ گورنمنٹ کے شیڈول آف ریٹ کے مطابق maintenance کی جارہی ہے اور موقع پر کامیاب ہیں۔ واٹر ٹینکر اور ٹربائن کی مدد سے آبیاری کی جارہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ لاہور شہر میں شجرکاری مہم کے تحت ماہ فروری 2019 کے دوران کتنے پودے لگائے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! لاہور فارسٹ ڈویژن نے شجرکاری مہم موسم بہار 2019 کے دوران اپریل 2019 تک 390955 پودے مہیا کئے گئے ہیں؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری میرا ضمنی سوال سمجھ نہیں سکے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ لاہور شہر میں شجرکاری مہم کے تحت ماہ فروری 2019 میں کتنے پودے لگائے گئے ہیں اور کہاں کہاں پر لگائے گئے ہیں، میں نے یہ نہیں پوچھا کہ کتنے پودے مہیا کئے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! میں نے محترمہ کو یہی جواب دیا ہے کہ لاہور شہر میں 390955 پودے لگائے گئے ہیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری فارسٹ ڈویژن کی طرف سے لگائے گئے کل پودہ جات کی تعداد بتا رہے ہیں جبکہ میں specific area یعنی لاہور شہر کے بارے میں پوچھ رہی ہوں کہ لاہور شہر میں کتنے لگائے گئے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! میں محترمہ کے سوال کا ہی جواب دے رہا ہوں کہ ہم نے لاہور شہر میں 390955 پودے لگائے ہیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں لکھا گیا ہے کہ لاہور فارسٹ ڈویژن نے شجرکاری مہم موسم بہار 2019 کے دوران اپریل 2019 تک 390955 پودے مہیا کئے ہیں۔ پودے مہیا کرنے اور لگانے میں بڑا فرق ہے۔ مہربانی کر کے پارلیمانی سیکرٹری اپنے جواب کو clear کریں کیونکہ مجھے unclear جواب نہیں چاہیے۔ اگر انہوں نے پودے نہیں لگائے تو کوئی بات نہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری):
جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ہے کہ ہم نے لاہور شہر میں 390955 پودے لگائے ہیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! لاہور شہر اور خصوصی طور پر اربن ایریا کے جو حالات ہیں ان کے مطابق محکمہ جنگلات کی اہمیت بہت زیادہ ہے لیکن جتنی اس کی اہمیت ہے یہ محکمہ اتنا ہی غیر سنجیدہ ہے اور غیر ذمہ داری کا مظاہرہ کر رہا ہے۔ جواب کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ حکومت کے تین چار محکمہ جات کو لاہور فارسٹ ڈویژن کی طرف سے 390955 پودہ جات مہیا کئے گئے ہیں جبکہ اس سے پہلے والے سوال نمبر 1569 کا جواب دیتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ 349500 پودہ جات مہیا کئے گئے ہیں۔ اس طرح پچاس ہزار پودہ جات کا فرق آ رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھتا ہوں کہ آیا سوال نمبر 1569 کا جواب دیا گیا ہے وہ درست ہے یا پھر سوال نمبر 1640 کا جواب درست ہے؟
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری):
جناب سپیکر! سوال نمبر 1569 کا جواب درست ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! ان دونوں سوالات کے جوابات دیتے ہوئے محکمہ نے پچاس ہزار پودے غائب کر دیئے ہیں اگر پہلا جواب درست ہے تو پھر اگلے سوال کے جواب میں مہیا کئے گئے پودوں کی تعداد 390955 کیوں بتائی گئی ہے اور اگر یہ تعداد درست ہے تو پھر پچاس ہزار پودے کم کیسے ہو گئے ہیں اور یہ پودے کدھر غائب ہوئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب نصیر احمد! آپ کس سوال کی بات کر رہے ہیں؟

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1569 کے جواب میں مہیا کئے گئے پودہ جات کی تعداد 349500 بتائی گئی ہے جبکہ سوال نمبر 1640 کے جواب میں کہا گیا ہے کہ 390955 پودے مہیا کئے گئے ہیں تو یہ فرق کیوں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری):
جناب سپیکر! لاہور فارسٹ ڈویژن نے شجر کاری مہم کے تحت مختلف محکمہ جات کو کل
390955 پودے مہیا کئے ہیں۔ یہ سب پودہ جات لگائے گئے ہیں اور اگر معزز ممبر visit کرنا
چاہیں تو کر سکتے ہیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں visit کی بات نہیں کر رہا۔ میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آج اسمبلی
کے اجلاس میں وقفہ سوالات کے دوران غلط جواب دیا گیا ہے۔ محکمہ جنگلات کی غیر سنجیدگی کا یہ
عالم ہے کہ پچاس ہزار پودے کم کر دیئے ہیں۔ میں آپ کی وساطت سے پارلیمانی سیکرٹری سے
پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ بات ان کے علم میں ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری):
جناب سپیکر! یہ 349500 پودہ جات اپریل کے شروع میں مہیا کئے گئے تھے اور جب اپریل کا مہینہ
مکمل ہوا تو ان پودہ جات کی تعداد 390955 ہو گئی تھی۔
جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں ٹھیک ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! ابھی پارلیمانی سیکرٹری نے فرمایا ہے کہ billion trees کی
campaign شروع ہو رہی ہے۔ سوال کے جواب میں کہا گیا ہے کہ 6 لاکھ پودہ جات کا بجٹ دیا گیا
جس میں سے 3 لاکھ پودے لگائے گئے ہیں۔ نرسری کے اندر 6 لاکھ پودے آئے ہیں جبکہ ان میں
سے صرف 3 لاکھ پودے لگائے گئے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہماری capacity تین لاکھ
پودے لگانے کی بھی نہیں ہے تو پھر billion trees کی campaign کیسے کامیاب ہوگی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری):
جناب سپیکر! Billion Trees Programme کے تحت لاہور میں پی ایچ اے کے زیر انتظام
چھ لاکھ پودوں کی نرسری لگائی گئی ہے جن پر 33 لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 1651 جناب منان خان کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 693 ملک محمد احمد خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔

MR MUHAMMAD ILYAS KHAN: On his behalf.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! سوال نمبر 1704 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے سید حسن مرتضیٰ کے ایماء پر طبع شدہ جواب دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چنیوٹ میں محکمہ جنگلات کا رقبہ ودیگر تفصیلات

*1704: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ جنگلات کا رقبہ کتنا کہاں کہاں ہے کتنے رقبہ پر جنگلات اور کتنے رقبہ پر خود رو پودے ہیں؟

(ب) اس ضلع میں کتنے رقبہ پر شجر کاری کا ارادہ ہے مالی سال 19-2018 میں اس کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ج) اس ضلع میں کتنے ملازمین کس کس عہدہ اور گریڈ میں کام کر رہے ہیں؟

(د) اس ضلع میں سوختہ لکڑی کہاں کہاں پڑی ہے؟

(ه) سال 18-2017 اور 19-2018 میں محکمہ کی کتنی لکڑی اس ضلع میں چوری ہوئی

ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری):
(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ جنگلات کا کل رقبہ 2631 ایکڑ ہے اور 80 ایکڑ رقبہ پر جنگلات

موجود ہے اور کوئی خود رو پودے نہ ہیں۔ رقبہ کی تفصیل درجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	نام جنگل	کل رقبہ	پلانڈ رقبہ	خال رقبہ
1-	پیلہ مگینی	1484 ایکڑ	-	1484 ایکڑ
2-	پیلہ چک سرکار	856 ایکڑ	-	856 ایکڑ
3-	پیلہ چک سرکار (متروک)	1150 ایکڑ	-	1150 ایکڑ
4-	چک بہادر	1141 ایکڑ	80 ایکڑ	1061 ایکڑ
کل		2631 ایکڑ	80 ایکڑ	2551 ایکڑ

(ب) ضلع چنیوٹ میں شجرکاری کے لئے سکیم بنائی گئی ہے۔ اور مالی سال 19-2018 میں چنیوٹ ضلع میں شجرکاری کے لئے بجٹ فراہم نہ کیا گیا اور سکیم سوشل فارسٹری کے تحت ضلع چنیوٹ میں 4356 پودے لگائے گئے۔

(ج) ضلع چنیوٹ میں محکمہ جنگلات کے درج ذیل ملازمین کام کر رہے ہیں۔

عہدہ	گریڈ	تعداد ملازمین
ریٹج فارسٹ آفیسر	16	01
بلاک آفیسر	11	03
فارسٹ گارڈ	09	10
چوکیدار	02	01

(د) ضلع چنیوٹ میں سوختہ لکڑی موجود نہ ہے تاہم ضلع چنیوٹ میں روڈز اور انہار پر سوختہ درخت موجود ہیں جنہیں قوانین کے تحت مکمل پر اسیس کر کے نیلام عام کیا جا رہا ہے۔

(ه) ضلع چنیوٹ میں محکمہ جنگلات کی سال 18-2017 اور 19-2018 میں درجہ ذیل لکڑی چوری ہوئی جس کی مالیت جرمانہ سمیت لکڑی چوروں سے وصول کیا گیا اور خزانہ سرکار میں جمع کرایا گیا۔

سال	تعداد درختان	مالیت
2017-18	44	151140/-
2018-19	10	85300/-
کل	54	236440/-

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! محکمہ نے جز (ب) کے جواب میں لکھا ہے کہ ضلع چنیوٹ میں شجرکاری کے لئے سکیم بنائی گئی ہے اور مالی سال 19-2018 میں ضلع چنیوٹ میں شجرکاری کے لئے بجٹ فراہم نہ کیا گیا۔ یہاں پر فیصل آباد کے بارے میں سوال ہوا وہاں بھی کہتے ہیں کہ کوئی درخت نہیں لگائے گئے اور ضلع چنیوٹ کے لئے بھی کوئی فنڈز مہیا نہیں ہوئے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ وہ اربوں درخت کہاں لگانے ہیں؟

جناب سپیکر! میرا دوسری ضمنی سوال ہے کہ ضلع چنیوٹ میں درخت لگانے کی جو سکیم بنائی گئی ہے اُس کے بارے میں بتادیں کہ کس کس جگہ پر یہ پودے لگائے جائیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! ضلع چنیوٹ کے لئے شجرکاری کی سکیم بنائی گئی ہے لیکن مالی سال 19-2018 میں شجرکاری کے لئے بجٹ فراہم نہ کیا گیا ہے جبکہ Social Forestry Scheme کے تحت ضلع چنیوٹ میں 4356 پودے لگائے گئے ہیں۔ 20-2019 میں ان دونوں اضلاع فیصل آباد اور چنیوٹ میں بھی اور پورے پنجاب کی نہروں کے کناروں پر بھی پودے لگائے جائیں گے۔

جناب محمد الیاس: جناب سپیکر! اس بجٹ میں شجرکاری کے لئے فنڈز مہیا نہیں کئے گئے تو محترم پارلیمانی سیکرٹری یقین دہانی کرا دیں کہ کس سال کے بجٹ میں یہ فنڈز مہیا کر دیئے جائیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! انشاء اللہ اگلے بجٹ میں شجرکاری کے لئے فنڈز رکھے جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1842 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا کی سڑکوں اور نہروں پر

شجرکاری مہم کے تحت درخت لگانے سے متعلقہ تفصیلات

* 1842: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سرگودھا کے علاقہ بھیرہ اور بھلوال کی کسی نہر اور سڑک پر کوئی درخت نہ لگائے گئے ہیں؟

(ب) سال 2018-19 کے بجٹ میں شجرکاری مہم کے لئے کتنی رقم ضلع سرگودھا کے کن علاقہ جات کے لئے مختص کی گئی ہے؟

(ج) کیا حکومت بھیرہ اور بھلوال ضلع سرگودھا کی تمام سڑکات اور انہار پر درخت لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری):

(الف) تحصیل بھیرہ اور بھلوال سرگودھا فارسٹ ڈویژن کی بھلوال رینج کے دائرہ کار میں

آتے ہیں جس میں بھلوال بھیرہ روڈ اور پرانا گجرات سرگودھا روڈ شامل ہیں۔

بھیرہ بھلوال روڈ پر پرانے درخت موجود ہیں اور گجرات سرگودھا روڈ پر پلانٹنگ

کلومیٹر نمبر 133/LR/129 میں 16 ایونیو کلومیٹر تعداد پودہ جات 8000 سال

16-2015 اور 121/LR/109 میں 20 ایونیو کلومیٹر (تعداد پودہ جات 6600)

سال 18-2017 میں کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ باقی ماندہ سڑکات ضلع کو نسل سرگودھا

کی حدود میں آتی ہیں۔

(ب) سال 2018-19 کے بجٹ میں سرگودھا فارسٹ ڈویژن کے بجٹ میں پندرہ ایونیو کلو میٹر (4950 پودہ جات) جھنگ سرگودھا روڈ پر پلانٹنگ کرائی گئی ہے جس کے پہلے سال کے لئے -/1500000 روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ج) بھیرہ اور بھلوال کی انہار کی فزسیلٹی رپورٹ پلانٹنگ کے لئے حکومت کو بھجوائی جا چکی ہے جس میں آئندہ مالی سال میں شاہ پور برانچ پر پلانٹنگ کی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! ہم ڈیڑھ سال سے billion trees سونامی کے بارے میں سُن رہے تھے لیکن ضلع سرگودھا کے دونوں اطراف بیٹھے ہوئے معزز ممبران اسمبلی کو میں بتانا چاہتا ہوں کہ billion trees سونامی ضلع سرگودھا میں داخل نہ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے کہ بھیرہ اور بھلوال کی کس نہر اور کس سڑک پر درخت لگائے گئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! چونکہ سڑکوں کے ساتھ ساتھ پانی کے وسائل نہیں ہوتے اس لئے ہم نے سڑکوں کے کنارے ابھی کوئی نئے درخت نہیں لگائے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں شاہ پور نہر کے کنارے درخت لگانے کا پوچھا ہے میں نے شہر کے اندر یا کسی گلی میں درخت لگانے کی بات نہیں کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! ہمارے پاس ابھی وسائل کم ہیں لہذا جب وسائل پورے ہو جائیں گے تو ہم انشاء اللہ نہروں کے کناروں کے ساتھ ساتھ سڑکوں کے کناروں پر بھی نئے درخت لگائیں گے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری اور سیکرٹری جنگلات میرے ساتھ پروگرام بنائیں میں ان کو پوری شاہ پور برانچ دکھاتا ہوں کیونکہ وہاں پر درخت موجود نہ ہیں۔

(اذانِ مغرب)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک کا سوال Standing Committee on Forest کو refer کیا جاتا ہے کیونکہ اس سوال کے جواب میں بہت سارا تضاد ہے۔ ایک مہینے کے اندر اندر اس کی رپورٹ ایوان میں پیش کی جائے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! کمیٹیاں تو dissolve ہو گئی ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آج ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں فیصلہ ہوا ہے جس کے مطابق حکومتی اور اپوزیشن کے تین، تین معزز ممبران بیٹھیں گے اور جن سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین حضرات نے استغفہ دیئے ہیں اُس حوالے سے کوئی مناسب لائحہ عمل تیار کیا جائے تاکہ اس معاملے کو بہتر طریقے سے solve کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری! آپ اس چیز کو kindly دیکھ لیں کہ سوالات کے جوابات میں زیادہ problems آرہے ہیں تو کوشش کریں کہ آئندہ یہ چیز نہ ہو۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب نماز مغرب کے لئے پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب پندرہ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد)

جناب ڈپٹی سپیکر 7 بج کر 32 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا سوال ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! سب سے پہلے میں request کروں گی کہ پارلیمانی سیکرٹری منسٹر کی سیٹ پر ہیں تو وہ اپنی سیٹ پر آجائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1871 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ ماہی پروری میں واچر کی اسامیوں سے متعلق تفصیلات

* 1871: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ ماہی پروری میں اس وقت واچر کی کتنی اسامیاں ہیں اور ان میں سے کتنی خالی پڑی ہوئی ہیں؟

(ب) صوبہ بھر میں اس وقت کتنی فش ہیچریز ہیں اور ہر فش ہیچری پر کتنے واچر تعینات ہیں؟

(ج) کیا واچر آٹھ، آٹھ گھنٹے کی شفٹ میں کام کرتے ہیں؟

(د) واچرز کی ہفتہ وار تعطیل کا پراسیس کیا ہوتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری):

(الف) محکمہ ماہی پروری میں اس وقت واچر کی 380 اسامیاں ہیں ان میں 75 اسامیاں خالی پڑی ہیں۔

(ب) صوبہ بھر میں اس وقت 19 فش ہیچریز ہیں اور ہیچریز واچرز کی کل 17 سیٹیں ہیں جن میں سے پانچ خالی ہیں۔

(ج) فشریز واچر اپنے اپنے ہیڈ کوارٹر پر سرکاری دفتری اوقات کے مطابق ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔

(د) فشریز واچر سرکاری تعطیلات کے مطابق چھٹی کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! نہیں۔ میں اپنے سوال کے جز کا الگ الگ سوال کروں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میرے سوال کا جز (الف) ہے کہ محکمہ ماہی پروری میں اس وقت واچر کی کتنی اسامیاں ہیں اور ان میں سے کتنی خالی پڑی ہوئی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! محکمہ ماہی پروری میں اس وقت واچر کی 1380 اسامیاں ہیں ان میں 175 اسامیاں خالی پڑی ہیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! جز (ب) ہے کہ صوبہ بھر میں اس وقت کتنی فش ہیچریز ہیں اور ہر فش ہیچری پر کتنے واچر تعینات ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! صوبہ بھر میں اس وقت 19 فش ہیچریز ہیں اور ہیچریز واچر کی کل 17 سیٹیں ہیں جن میں سے پانچ خالی ہیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ ہاؤس کے ساتھ کتنا مذاق کر رہے ہیں۔ صوبہ کا تو انہوں نے ویسے ہی بیڑا غرق کر کے رکھ دیا ہے اور اب ہاؤس کو بھی انہوں نے مذاق بنا دیا ہے اور۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اپنا سوال کریں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! غلط بیانی اتنی زیادہ کر رہے ہیں کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اپنا ضمنی سوال کریں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! اگر آپ سوال کے جز (الف، ب) کا بغور جائزہ لیں تو سوال ایک ہی تھا۔ جز (الف) کے جواب میں کہا گیا کہ محکمہ میں اس وقت واپر کی 1380 سامیاں ہیں اور ان میں سے 75 خالی ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جی۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! مہربانی کر کے پارلیمانی سیکرٹری غور سے سنیں۔ جز (ب) میں واپر کی 17 سیٹیں ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ فز ہجیریز ہیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! 19 فز ہجیریز ہیں جبکہ ہجیریز واپر کی 17 سیٹیں ہیں۔ ان دونوں کو جمع کریں تو 23 بنتی ہیں جن میں سے پانچ خالی ہیں تو کیا جز (الف) کا جواب درست ہے یا پھر جز (ب) کا جواب درست ہے۔ ایک کی موجودگی میں دوسرے جز کا جواب درست نہیں ہو سکتا۔ اس ہاؤس کے ساتھ جو مذاق کیا جا رہا ہے اس کی مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ اتنا غیر سنجیدہ رویہ کیوں رکھا جا رہا ہے لہذا انہیں اب چاہئے کہ وہ اس رویے کو بند کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! ہجیریز کے علیحدہ واپر زہوتے ہیں اور فز ہجیریز کے علیحدہ واپر زہوتے ہیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! پھر یہ وہی بات کر رہے ہیں کہ میرے سوال میں کچھ اور ہے جبکہ جواب میں پارلیمانی سیکرٹری صاحب کچھ اور کہہ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! انہیں ذرا clarify کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! محترمہ ذرا غور سے سنیں کہ محکمہ ماہی پروری میں اس وقت واپر کی 1380 سامیاں ہیں جن میں سے 175 سامیاں خالی ہیں جبکہ جز (ب) میں ہے کہ صوبہ بھر میں اس وقت فز ہجیریز کی

19 سینیٹس ہیں اور ہجیریز واپرز کی 17 سینیٹس ہیں جن میں سے پانچ خالی ہیں اور جز (ج) میں ہے کہ فٹنریز واپر اپنے اپنے ہیڈ کو آرڈر پر سرکاری دفتری اوقات کے مطابق ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میں نے تو ابھی جز (ج) کا پوچھا ہی نہیں بلکہ (الف، ب) جز کا جواب مانگا تھا تو یہ جز (ج) پر کیسے آگئے کیونکہ میں نے تو ابھی ان سے سوال ہی نہیں کیا۔ جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ نے جز (ج) کا جواب کیسے دے دیا ہے۔ چلیں، محترمہ! آپ اگلا ضمنی سوال کر لیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میں سوال کچھ اور کر رہی ہوں جبکہ پارلیمانی سیکرٹری جواب کچھ اور دے رہے ہیں۔ میں نے تو ابھی جز (ج) کا سوال کیا ہی نہیں اور یہ مجھے اس کا جواب دے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اگلا ضمنی سوال کر لیں جو کہ last ہو گا۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! لگتا ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری کو محترمہ کے سوال کی سمجھ ہی نہیں آ رہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، آغا علی حیدر! ایسا نہ کریں۔ محترمہ! اپنا ضمنی سوال کریں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! سوال کا جز (ج) ہے کہ کیا واپر آٹھ آٹھ گھنٹے کی شفٹ میں کام کرتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ بالکل وہ آٹھ آٹھ گھنٹے کی اپنی ڈیوٹی کرتے ہیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! پارلیمانی سیکرٹری کی طرف سے دیئے گئے جواب میرے سوالوں سے مطابقت نہیں رکھتے اور میں جواب سے مطمئن نہیں ہوں۔ میں نے آٹھ آٹھ گھنٹے کی شفٹ کے بارے میں پوچھا تھا۔ محکمہ نے جواب میں سرکاری دفتری اوقات کے مطابق ڈیوٹی سرانجام دینے کا کہا ہے تو پارلیمانی سیکرٹری بتائیں کہ سرکاری دفتری اوقات کیا ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کے چھ ضمنی سوالات ہو چکے ہیں۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری! پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و مانی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! جو دفتری اوقات ہوتے ہیں وہی ہیں اور اس کے مطابق ڈیوٹی کرتے ہیں۔ جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔ جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک! سوال نمبر بولیں۔ جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1894 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ مانی پروری کے زیر انتظام ہجیری فارم

کے رقبہ اور پونگ کی سالانہ پیداوار سے متعلقہ تفصیلات

*1894: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر جنگلات جنگلی حیات و مانی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) صوبہ میں محکمہ مانی پروری کے تحت کتنے ہجیری فارم ہیں۔ ہجیری فارم کتنے رقبہ پر قائم ہے اور ان میں پونگ کی سالانہ پیداوار کتنی ہوتی ہے؟
- (ب) ان ہجیری فارم کے سال 19-2018 کے بجٹ کی مدوار تفصیل بتائیں؟
- (ج) صوبہ میں دن بدن مچھلی کی پیداوار خاص کر سرکاری سیکٹر میں کمی آرہی ہے اس کی وجوہات کیا ہیں؟
- (د) صوبہ میں محکمہ مانی پروری کا سرکاری پانی کتنا کس کس دریا/نہر میں کہاں کہاں واقع ہے؟
- (ه) ان سے سالانہ کتنی آمدن محکمہ کو وصول ہو رہی ہے؟
- (و) ان پانی کا ٹھیکہ کب کس کس پارٹی کو کتنی مالیت میں دیا گیا تھا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری):
(الف) صوبہ میں محکمہ ماہی پروری کے تحت 19 ہجیری فارم ہیں ان کا کل رقبہ 1999 ایکڑ ہے۔
ان میں پونگ کی سالانہ پیداوار سال 19-2018 (ماہ مئی 2019) تک 2 کروڑ 32 لاکھ ہے۔

(ب) ان ہجیری فارم کے سال 19-2018 کے بجٹ کی مدوار تفصیل بتائیں۔

بجٹ کی مدوار تفصیل درج ذیل ہے۔ (Rs. In Million)

کوڈ	بجٹ کی فراہمی	اخراجات
تنخواہ اور الاؤنسز	161.936 روپے	149.169 روپے
مرمت اور دیکھ بھال	3.063 روپے	2.569 روپے
اشیاء اور خدمات	53.534 روپے	47.443 روپے
نوٹس	218.533 روپے	199.181 روپے

(ج) اس وقت پوری دنیا میں قدرتی پانیوں میں مچھلی کی پیداوار میں کمی واقع ہو رہی ہے۔
سرکاری سیکٹر میں مچھلی کی پیداوار میں کمی کی بنیادی وجوہات دریاؤں میں پانی کی شدید
کمی، دریاؤں اور نہروں میں کیمیکل فیکٹریوں سے نکلنے والے زہریلے پانی اور شہری
آبادی کے سیوریج کے پانی کے اخراج سے پیدا ہونے والی آبی آلودگی ہے جس کی وجہ
سے مچھلی کی افزائش متاثر ہو رہی ہے۔ محکمہ ماہی پروری ہر سال لاکھوں کی تعداد میں
مختلف اقسام کا بچہ مچھلی سرکاری پانیوں میں سٹاک کر رہا ہے تاکہ سرکاری سیکٹر میں مچھلی
کی پیداوار کو sustain رکھا جاسکے۔

(د) صوبہ میں محکمہ ماہی پروری کے زیر انتظام سال 19-2018 میں کل 317 سرکاری پانی
نیلام کئے گئے ہیں جو کہ تمام بڑے دریاؤں اور نہروں سے منسلک ہیں۔ تفصیل (A)
ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ه) سال 19-2018 میں محکمہ ماہی پروری کو سرکاری پانیوں کے حقوق شکار ماہی کی نیلامی
سے حاصل کردہ آمدن تقریباً -/21,48,00000 روپے ہے۔

(و) ان پانیوں کا ٹھیکہ سال 19-2018 میں جس جس کو دیا گیا اور کتنی مالیت میں دیا گیا اس کی تفصیل (B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ صوبہ میں محکمہ ماہی پروری کے تحت کتنے ہیجری فارم ہیں، ہیجری فارم کتنے رقبہ پر قائم ہے اور ان میں پونگ کی سالانہ پیداوار کتنی ہوتی ہے؟ میں آپ کے توسط سے ایک پارلیمانی سیکرٹری اور دو منسٹر صاحبان سے مشترکہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ 19 سنٹرز کہاں کہاں واقع ہیں، ان میں کتنی پیداوار ہے، 17-2016 میں کتنی پیداوار تھی اور 18-2017 میں کتنی پیداوار تھی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! صوبہ میں محکمہ ماہی پروری کے تحت 19 ہیجری فارم ہیں ان کا کل رقبہ 999 ایکڑ ہے۔ ان میں پونگ کی سالانہ پیداوار سال 19-2018 (ماہ مئی 2019) تک 2 کروڑ 32 لاکھ ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک! یہ آپ کا last ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! ابھی تو شروع ہی نہیں ہوا، میرا سوال پہلے ہی last ہو جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کبھی نہیں شروع ہوتے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! کیا last کو ڈھے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: سپیکر! میں نے جو سوال کیا تھا پارلیمانی سیکرٹری نے وہی جواب پڑھ دیا ہے جو یہاں لکھا ہوا ہے۔ میں نے تو یہ سوال ہی نہیں کیا تھا۔ میں نے سالانہ پیداوار کا پوچھا ہے۔ انہوں نے جواب میں بتایا ہے کہ 19-2018 کی پیداوار 2 کروڑ 32 لاکھ ہے۔ جہاں انہوں نے سالانہ پیداوار کا لکھا ہے وہاں انہوں نے سال کا ذکر نہیں کیا۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ مجھے یہ بتایا جائے کہ یہ اُنیس سنٹرز کہاں کہاں پر ہیں؟

جناب سپیکر! دوسرا سوال یہ ہے کہ 17-2016 اور 18-2017 میں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کے لئے آپ fresh question جمع کرائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جو سالانہ پیداوار ہے اس میں اس سال کا ذکر نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے مجموعی طور پر بتا دیا ہے اگر آپ نے اس سال کا پوچھا ہے تو اس کے لئے نیا سوال جمع کرائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! چلیں، جو بات آپ کو پسند نہیں ہے اس کو میں چھوڑ دیتا ہوں یہ مجھے اُنیس سنٹرز کی پیداوار بتادیں اور یہ بھی بتادیں کہ ان کے مقامات کہاں کہاں پر ہیں؟ انہوں نے بتایا ہے کہ مئی 2019 تک یہ پیداوار 2 کروڑ 32 لاکھ ہے مجھے بتایا جائے کہ پچھلے سال کتنی پیداوار تھی اور اس سال کیا کمی واقع ہوئی ہے یا اضافہ ہوا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ کا ضمنی سوال اس سے relevant نہیں ہے اس کے لئے آپ fresh question جمع کرائیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں اُنیس سنٹرز کا پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ یہ کہاں کہاں ہیں، کیا میں نے پورے ہاؤس سے جواب لینا ہے؟ میرے سوال کا پورا ہاؤس ہی جواب دے رہا ہے اور دو سنٹرز بھی بول رہے ہیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب محمد ارشد ملک: سپیکر! یہ اس محکمے کے منسٹر نہیں ہیں یہ سوال ان سے relevant نہیں ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں صرف دو منٹ لینا چاہتا ہوں کہ یہ دو منسٹرز کانسٹرکٹو نہیں مخاطب کر رہے ہیں۔ یہ سنجیدہ ہاؤس ہے اور یہاں سنجیدہ ماحول ہے۔ جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ ہاؤس جتنا سنجیدہ ہے سارے لوگوں کی وہ سنجیدگی نظر آرہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ تشریف رکھیں۔ جی، منسٹر صاحب! وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ بات ہمیشہ مذاق کی طرف لے جاتے ہیں اور یہ اس وقت بھی اپنے آپ کا مذاق بنا رہے ہیں۔ یہ مجھے بہت ہی سینئر نظر آ رہے ہیں، یہ بہت سنجیدہ آدمی ہیں اور میں ان کی بہت قدر کرتا ہوں لیکن یہ بلاوجہ "دو منسٹرز، دو منسٹرز" کی بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ دو منسٹرز آپ کو کیا کہتے ہیں؟ یہ تو آپ کی عزت کرتے ہیں، آپ کے ساتھ helpful ہیں، آپ کو ہمیشہ سرماتھے پر بٹھاتے ہیں اور آپ ہمیں اس طرح ٹارگٹ بنا کر کیا کوئی چیز حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ اس کو سنجیدہ طریقے سے لیا جائے۔ ہم تو ان کے معاون ہیں، ہم یہاں ان کی خدمت کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں اور یہ ہمارا مذاق اڑاتے ہیں۔ یہ اپنا مزاحیہ کردار ذرا ٹھیک کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں ان کی بات کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اب چھوڑیں۔ اگلا سوال نمبر 1902 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2057 سید عثمان محمود کا ہے انہوں نے request بھیجی ہے کہ میرا سوال pending کر دیا جائے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2058 بھی سید عثمان محمود کا ہے انہوں نے request بھیجی ہے کہ میرا سوال pending کر دیا جائے لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 2077 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع سرگودھا میں محکمہ جنگلات کے دفاتر،

ملازمین اور 19-2018 کے مختص بجٹ سے متعلق تفصیلات

*2077: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ جنگلات کے دفاتر کہاں کہاں ہیں ان میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع کا سال 19-2018 کا بجٹ مدوار کتنا تھا؟

(ج) اس ضلع میں اگست 2018 سے آج تک کتنی رقم شجرکاری پر خرچ ہوئی ہے؟

(د) یہ شجرکاری کس کس مقام سڑک اور علاقہ میں کی گئی یہ شجرکاری کن کن ملازمین کی زیر نگرانی کی گئی؟

(ه) مذکورہ حکومت اس ضلع میں کس کس مقام پر شجرکاری کا پروگرام رکھتی ہے؟

پارلیمانی سپیکر ٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری):

(الف) ضلع سرگودھا میں محکمہ جنگلات کے درج ذیل دفاتر ہیں۔

دفتر	جگہ	تعداد ملازمین
مہتمم جنگلات	فارسٹ کمپلیکس سرگودھا	22
نائب مہتمم جنگلات	فارسٹ کمپلیکس سرگودھا	39
ریجنل آفس بھلوال	بھلوال	22
ریجنل آفس بھائٹوالہ	چوکی بھاگٹ	19

(ب) سرگودھا فارسٹ ڈویژن میں 19-2018 کے بجٹ کی ہیڈ وار تفصیل درج ذیل ہے:

ہیڈ	رقم
(A-011) Salery	44952493/- روپے
(A-03) Contingency	4814660/- روپے

(ج) ضلع سرگودھا میں اگست 2018 سے اب تک شجرکاری کی مد میں -/2213050 روپے خرچ ہوئے۔

(د) سال 2018-19 میں سرگودھا فارسٹ ڈویژن میں مختلف سکیموں کے تحت شجرکاری مہم کی مد میں درج ذیل کام کیا گیا۔

"Afforestation of Blank Reaches along Important Highways in Punjab" کے تحت جھنگ سرگودھا روڈ مسمیان محسن علی فارسٹ گارڈ، غلام عباس بلاک آفیسر اور اسد علی نائب مہتمم کی زیر نگرانی پندرہ ایونیو کلو میٹر پر شجرکاری کی گئی۔
"Social Forestry to Increase Tree Cover on Farmland" کے تحت

50 ایکڑ قبر پر شجرکاری کی گئی جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

رقبہ	جگہ	حصیل	ضلع	فارسٹ گارڈ	بلاک آفیسر	نائب مہتمم / ریجن آفیسر
142 ایکڑ	شاہپور	شاہپور	سرگودھا	عمر حسین	عمر حسین	اسد علی
3 ایکڑ	109 جٹولی	سرگودھا	سرگودھا	محمد الطاق	احمد علی	محمد صدیق
5 ایکڑ	159 ٹھلی	سلاولی	سرگودھا	مرل حسین	محمد الطاف	اسد علی

(ه) ضلع سرگودھا میں آئندہ چار سال میں شاہ پور برانچ، کڑانہ نہر، نادرن برانچ، سادرن برانچ، کھادر نہر، چو کیرانہ نہر، چناب نہر، لالیاں نہر، دودھانہر، لک نہر، اور کھادر فیڈر پر سال 2019-20 تا 2023-24 تک شجرکاری کروانے کا پروگرام رکھتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں آپ سے ایک request کروں گا کیونکہ مجھے نے یہ جواب پارلیمانی سیکرٹری کو جمع کروایا ہے میں آپ کو ensure on the floor of the House کہ This is wrong کیونکہ میں اس طرح سوال جمع کرواتا ہوں اور نہ ہی اسمبلی کا ٹائم ضائع کرتا ہوں کہ میں اپنا سوال جمع کراؤں، وہاں سے جواب آئے، ایک بحث ہو پھر میں اس کو counter کروں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ آپ میرا یہ سوال کمیٹی کو بھیج دیں جب یہ کمیٹی میں جائے گا تو وہاں سرکاری آفیسرز و اہلکاران آئیں گے تو پتا چل جائے گا کہ جو انہوں نے جواب بھیجا ہے اس میں کیا غلطی ہے؟

MR DEPUTY SPEAKER: Are you not satisfied with answer?

MR SOHAIB AHMED MALIK: Mr Speaker! I am not satisfied. This is all wrong.

MR DEPUTY SPEAKER: We will send it to the Committee.

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! اگر میں ضمنی سوال کروں گا تو محکمے نے پارلیمانی سیکرٹری کو پرچی پر غلط لکھ کر دے دینا ہے اور اس کا کوئی فائدہ ہی نہیں ہو گا۔

MR DEPUTY SPEAKER: It will be clubbed with the first question and sent it to the committee.

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبر میرے لئے انتہائی قابل احترام ہیں۔ انہوں نے ایک سوال کیا، محکمے نے اس کا جواب دیا۔ بجائے اس کے کہ وہ ضمنی سوال کرتے وہ کہہ رہے ہیں کہ میں اس سے satisfy نہیں ہوں لہذا اس کو کمیٹی کو بھیج دیا جائے۔ اگر یہ اس سوال کے مکمل جواب سے اتفاق نہیں کرتے تو یہ اپنی statement دیں۔ اگر وہ statement غلط ثابت ہوئی تو یہ ذمہ دار ہوں گے اور اگر وہ غلط ثابت نہ ہوئی تو محکمہ ذمہ دار ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! چلیں، آپ ضمنی سوال کر لیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! اس سے پہلے میرا سوال ہوا تھا۔ وزیر قانون ہمارے بڑے بھائی ہیں انہوں نے تب تو کھڑے ہو کر نہیں بولا تھا جب پارلیمانی سیکرٹری کہہ رہے تھے کہ نہر کے اوپر پانی موجود نہیں ہے لہذا وہاں پر پودے نہیں لگ سکتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ ہو گیا ہے اس کو چھوڑ دیں۔ آپ ضمنی سوال کر لیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! اس سوال کا جواب ٹوٹل غلط ہے میں احتجاجاً اس پر کوئی ضمنی سوال نہیں کروں گا۔ اگر آپ اس کو کمیٹی کو بھیج دیں گے تو I will be very grateful to you. اگر آپ اس سوال کو pending کرنا چاہتے ہیں تو آپ کی مرضی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے یہ سوال کمیٹی کو بھیج دیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جناب سپیکر! طریق کار یہ ہے کہ اگر جواب غلط آئے تو اس کو کمیٹی کو refer نہ کیا جائے بلکہ اس پر تحریک استحقاق لائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! میں نے یہ سوال کمیٹی کو بھیج دیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2348 محترمہ منیرہ یامین ستی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2349 بھی محترمہ منیرہ یامین ستی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2455 جناب منان خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ انہوں نے request بھیجی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے، جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! سوال نمبر 2712 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گرین پاکستان پروگرام کے تحت بارانی علاقوں میں

لگائے جانے والے درختوں کے انتخاب اور موزونیت سے متعلقہ تفصیلات

*2712: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گرین پاکستان پروگرام کے تحت صوبہ میں لاکھوں کی تعداد میں درخت لگائے جا رہے ہیں اس پراجیکٹ کو شروع کرنے سے پہلے کیا کوئی تحقیق کی گئی تھی کہ کس علاقے کے لئے کون سا درخت موزوں رہے گا؟

(ب) کیا کوئی تخمینہ لگایا گیا تھا کہ ان درختوں کے لگانے سے ماحول پر کیا اثرات مرتب ہوں گے؟

(ج) کیا کوئی تخمینہ لگایا گیا تھا کہ ان درختوں کے لگانے سے ماحولیاتی تبدیلی کو کس حد تک روکا یا کم کیا جاسکتا ہے؟

(د) صوبہ بھر میں زیادہ تر علاقے بارانی ہیں اور لوگوں کو پانی کی کمی کا سامنا ہے ان حالات میں سفیدہ کے درخت کا کیوں انتخاب کیا گیا؟

(ه) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ درخت زیر زمین پانی کی سطح میں کمی کا باعث بنتا ہے کیا اس درخت کے انتخاب سے پہلے اس پہلو پر غور کیا گیا تھا اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری):

(الف) درست ہے کہ گرین پاکستان پروگرام کے تحت صوبہ میں 466.463 ملین پودے عرصہ سات سال میں لگائے جانے کا پروگرام ہے۔ یہ درختان مختلف قسم کے جنگلات میں آب و ہوا اور زمینی حقائق اور علاقہ کی مناسبت سے قدرتی طور پر پائے جانے والے درختان پر مشتمل ہو گا جس کے متعلق قبل ازیں نہ صرف تحقیق ہو چکی ہے بلکہ اس تحقیق کی بنیاد پر عرصہ دراز سے عملدرآمد بھی جاری ہے۔

(ب) بین الاقوامی سطح پر تحقیقات کے نتیجے میں یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ درخت نہ صرف ماحول دوست ہوتے ہیں بلکہ موسم کے تغیر و تبدل اور انہیں معتدل رکھتے ہیں۔ سیلاب کے خطرہ میں کمی کا باعث بنتے ہیں۔ مختلف قسم کی زمینی، فضائی اور آبی آلودگی سے تحفظ فراہم کرتے ہیں ہمارے ڈیموں کی عمر میں اضافہ کا باعث بنتے ہیں اور غریب کسان کی مالی امداد بھی کرتے ہیں۔ تجربات سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ ایک اوسط درجہ کا درخت 426 ڈالر سالانہ بلا واسطہ اور 3272 ڈالر سالانہ بلا واسطہ مفادات مہیا کرتا ہے۔

(ج) بین الاقوامی سطح پر ایک تخمینہ کے مطابق اگر کسی ملک کے کل رقبہ کا 25 فیصد زیر جنگلات ہو تو نا صرف ماحولیاتی تبدیلی کا خدشہ ختم ہو جاتا ہے بلکہ اس ملک کی معاشی پختگی کا بھی ضامن ہوتے ہیں پاکستان میں زیر جنگلات رقبہ 4.8 فیصد جبکہ پنجاب میں اس کی شرح 3.2 فیصد ہے جس کو بڑھانے کے لئے مستقل اور متواتر کوشش کی جا رہی ہے جس کے نتیجہ میں 1947 میں سات درختان فی ایکڑ کے مقابلہ میں یہ شرح بڑھ کر 17 درختان فی ایکڑ ہو گئی ہے جبکہ اس ترقیاتی منصوبہ کی تکمیل پر یہ شرح بڑھ کر ایک اندازے کے مطابق 24 درختان فی ایکڑ ہو جائے گی جس سے ماحولیاتی تبدیلی کے اثرات کو کافی حد تک کم کرنے میں مدد ملے گی۔

(د) سفیدہ کے درخت کے متعلق یہ غلط فہمی عموماً پائی جاتی ہے کہ یہ درخت شاید اپنی تیز بڑھوتری کی وجہ سے زیر زمین پانی کا زیادہ استعمال کرتا ہے تاہم جدید تحقیقات کے مطابق سفیدہ عموماً شیشم اور کیکر کے مقابلہ میں کم پانی استعمال کرتا ہے جس کی بنیادی وجہ اس کی جڑوں کا عمودی کی بجائے افقی پھیلاؤ ہے جس کی مدد سے زیر زمین پانی کی بجائے زمین کی اوپری سطح سے پانی استعمال کرتا ہے تاہم یہ درست ہے کہ اگر اسے زیادہ پانی آسانی سے میسر ہو تو زیادہ پھلتا پھولتا ہے لہذا سفیدہ لگانے کے لئے ایسی زمینوں کا انتخاب کیا جاتا ہے جو سیم و تھور زدہ اور کلراٹھی ہوں یا ان کی پیداواری صلاحیت کم ہو۔

(ه) اس کا جواب اوپر (د) میں دے دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرے سوال کا جواب تو آگیا ہے لیکن میں انتہائی معذرت سے عرض کرنا چاہتی ہوں کہ جیسے ابھی میرے بھائی نے بات کہی ہے کہ ہم دونوں سائیڈز کو ہاؤس کا ٹائم ضائع نہیں کرنا چاہئے۔ جب میں سوال جمع کرواتی ہوں تو میں بھی اس سوال کے متعلق پہلے investigate کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ضمنی سوال کر لیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا مختصر سوال یہ تھا کہ آیا سفیدے کے درخت کتنی تعداد میں لگائے گئے اور وہ جتنا زیادہ پانی استعمال کرتے ہیں کہ اس سے کتنا نقصان ہو رہا ہے؟ پورے پاکستان میں خصوصاً پنجاب میں پانی کی سطح پہلے ہی بہت کم ہے لیکن جو یہ جواب آیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ ویسے تو سفیدے کے درخت زیادہ پانی استعمال ہی نہیں کرتے اگر ان کو زیادہ پانی مل جائے تو وہ استعمال کر لیتے ہیں۔ یہ تو پھر مذاق نہیں ہو گیا؟ اگر مل جائے تو وہ پانی استعمال کر لیتے ہیں اگر نہ ملے تو نہیں کرتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! میں اپنی بہن کو سفیدہ کے درخت کے متعلق بتاتا ہوں کہ یہ غلط فہمی عموماً پائی جاتی ہے کہ یہ درخت۔۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! یہ سارا قصہ میں نے پڑھ لیا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! اس کا یہی جواب ہے۔۔۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! اگر کوئی نئی تحقیق آئی ہے تو اس کا وہ ہمیں بھی بتادیں۔ ہمارا تو یہی جواب ہے جو ہم نے بتا دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! کیا پارلیمانی سیکرٹری بتائیں گے کہ ایک سفیدے کا درخت کتنے گیلن پانی روزانہ استعمال کرتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ایک سفیدے کا درخت کتنے گیلن پانی روزانہ استعمال کرتا ہے؟
پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری):
جناب سپیکر! یہ fresh question بتا ہے۔ اگر یہ fresh question دے دیں تو پھر پتا کر کے بتا دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ کے پاس detail نہیں ہے؟
پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری):
جناب سپیکر! نہیں، یہ درخت شیشم اور باقی درختوں سے کم پانی use کرتا ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! سفیدے کا ایک درخت چار گیلن پانی روزانہ استعمال کرتا ہے اور اگر آپ بیس لاکھ درخت لگانے کے موڈ میں ہیں یا ارادہ رکھتے ہیں تو مجھے یہ بتائیں کہ چار گیلن پانی کو بیس لاکھ درختوں سے multiply کریں تو کیا پورے صوبے پنجاب میں اتنا پانی ہے یا اس نے سارا پانی سفیدے کو پلا دینا ہے، یہاں پالیسی کوئی نہیں، کام کر دیا جاتا ہے لیکن اس پر سوچا نہیں جاتا ہے کہ اس کے کیا نقصانات ہوتے ہیں؟
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں۔

(اس مرحلہ پر لیڈر آف اپوزیشن جناب محمد حمزہ شہباز شریف ایوان میں تشریف لے لائے)
محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہاں مجھے جواب میں بتایا گیا ہے کہ یہ درخت جنگلات میں لگائے گئے تو میں پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا وہ تمام درخت صرف جنگلات کی حد تک لگائے گئے یا جنگلات سے ہٹ کر بھی کہیں درخت لگائے گئے تھے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری):
جناب سپیکر! یہ درخت جنگلات کی حد تک لگائے گئے ہیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میری پارلیمانی سیکرٹری سے درخواست ہے کہ خدا را
رحم کریں اور وہ کام جو آپ کو سمجھ نہیں آ رہا تو کم از کم کسی سے پوچھ لیں۔ اس ہاؤس کے ذریعے
سب لوگوں کو یہ بات پتا چل رہی ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے سوال کا جواب انہوں نے دیا کہ نہر کے
کنارے پر بھی درخت لگائے جاتے ہیں۔ آپ یہ کہہ رہے ہیں کہ اس پروگرام کے تحت صرف
جنگلات میں درخت لگائے گئے تو کیا جہاں پر سفیدے کا درخت لگایا گیا تھا تو وہاں کی زمین کی
صورتحال اور پانی کی صورتحال کا کوئی جائزہ لیا گیا تھا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، اگلا سوال محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا
ہے۔ محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! سوال نمبر 2782 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں سال 2018 سے اب تک

لگائے گئے پودوں کی تعداد اور تحفظ سے متعلقہ تفصیلات

* 2782: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش
بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں سال 19-2018 میں کتنے درخت لگائے گیا یہ سلسلہ جاری ہے یا ختم کر
دیا گیا ہے؟

(ب) نئے درخت لگانے کے بعد ان کے تحفظ کا کیا طریق کار ہے اور اس سکیم کو مانیٹر کیسے کیا
جاتا ہے؟ کیا گارنٹی ہے کہ نئے لگائے جانے والے درخت 100 فیصد پرورش پا رہے
ہیں، تفصیل سے آگاہ کریں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری):
(الف) سال 2018-19 میں حکومتی منصوبے کے تحت ترقیاتی و غیر ترقیاتی بجٹ سے محکمہ جنگلات صوبہ بھر میں 3 کروڑ 9 لاکھ پودے لگائے گئے۔ اس کے علاوہ مختلف سکیموں کے تحت صوبہ بھر میں مزید شجرکاری کی جارہی ہے۔

(ب) شجرکاری کرنے کے بعد اس کی maintenance کا خیال رکھا جاتا ہے۔ اس کے لئے متعلقہ اہلکاران field میں موجود رہتے ہیں جس میں فارسٹ گارڈ، بلاک آفیسر، فارسٹ ریجنر اور سب ڈویژنل فارسٹ آفیسر شامل ہیں جو کہ ڈویژنل فارسٹ آفیسر کے ماتحت اپنے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔
محکمہ جنگلات میں مانیٹرنگ اور ایویلیویشن ونگ ہے جو کہ تمام سکیموں کو مانیٹر کرتا ہے۔ اس کے علاوہ GIS لیب بھی موجود ہے جو کہ تمام رقبہ جات میں ہونے والی شجرکاری کا ریکارڈ ترتیب دیتی ہے۔ نئے لگائے جانے والے درختوں میں کئی موسمی وجوہات، بیماری اور پانی کی کمی کی وجہ سے پروان نہیں چڑھ پاتے۔ تاہم شجرکاری کی کامیابی کی مجموعی شرح 70 سے 80 فیصد ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سہلی سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! میں نے پارلیمانی سیکرٹری سے ضمنی سوال یہ کرنا ہے کہ اس کا کیا ثبوت ہے کہ درخت لگائے گئے ہیں کیونکہ انہوں نے خیر پختہ خوا میں بھی ہیلی کاپٹر کے ذریعے بیج گرا کر کہا تھا کہ ہم نے سونامی بلین trees لگا دیئے ہیں۔ اب وہ کیس نیب میں تفتیش ہو رہا ہے۔ kindly ہمیں اس بارے میں ثبوت دیں کہ انہوں نے جو درخت لگائے ہیں جس کے بارے میں یہ کہہ رہے ہیں تو اس کی کوئی ہمیں evidence show کروائی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: درختوں کے بارے evidence؟

محترمہ سہلی سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! ظاہر ہے کہ آپ کا اس پر پورا سلوگن ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو درخت دکھانے کے لئے tour پر لے جائیں۔

محترمہ سہلی سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! نہیں، ویسے کوئی ثبوت دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، ایسے کیسے۔ آپ کوئی اور سوال کر لیں۔

محترمہ سہلی سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! 19-2018 میں، میں نے ان سے سوال کئے ہیں کہ کتنے درخت لگے تو انہوں نے مجھے اس سوال کا جواب دیا ہے کہ ہم نے پنجاب میں 3 کروڑ 9 لاکھ پودے لگائے ہیں تو مجھے یہ لگ رہا ہے کہ یہ کوئی خیر پختہ خوا کی طرح تو نہیں جو انہوں نے درخت لگائے تھے جن کا ہمیں پتا نہیں چلا کہ وہ trees کہاں تھے اور نیب میں اس پر انکوائری چل رہی ہے تو کیا پنجاب کے اندر بھی یہ ہوا کے ذریعے بیج اگ رہے ہیں یا زمین کے اندر پودے لگے بھی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے کون سے areas کا پوچھا ہے۔

محترمہ سہلی سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! میں اب اس سے آسان لفظوں میں کیا پوچھوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، Let him answer.

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! ECO لیب بنائی ہے اور ان کو satellite کے ذریعے چیک کیا جاسکتا ہے۔ ہماری ٹیمیں ہیں جو جا کر ان کو موقع پر بھی چیک کرتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سہلی سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! میں satellite سے کیسے دیکھوں گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں آپ google map پر چیک کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! ہمارے محکمے میں satellite کے ذریعے دکھاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کے محکمے میں یہ eco system ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! جی، ہمارے محکمے میں لیب ہے۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! یہ satellite کا نام دیں یا یہ بنی گالہ سے نظر آئے گا۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ لوگ تشریف رکھیں۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! یہ satellite کا نام بتادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ نام بتا رہے ہیں۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! یہ location بتادیں اور satellite کا نام بتا دیجئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ satellite کا نام بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری):

جناب سپیکر! Satellite کے ذریعے images لئے جاتے ہیں۔ میں نے ان کو بتایا ہے اور اگر یہ

محترمہ چاہتی ہیں ان کا visit کرادیے ہیں

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ آپ کے images ہوں گے وہ آپ ان کو provide کردیں اور

یہ satisfy ہو جائیں گی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری):

جناب سپیکر! ہم images provide کردیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ کو images provide کردیں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ images print کیسے ہوتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، Print what do you mean? کون کرتا ہے۔ it is normal

printer یہ کوئی اور تو نہیں ہو گا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! وہ operate کون کرتا ہے اور اس کی screening کتنی

ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: operate تو operator کرنا ہوں گا اور کون کرنا ہو گا۔ اگلا سوال بھی محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! سوال نمبر 2783 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں جنگلات کے تحفظ کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

* 2783: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) پنجاب میں جنگلات کتنے رقبے پر واقع ہے اور اس رقبہ پر سالانہ کتنے اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں؟
- (ب) جنگلات کے تحفظ کے لئے محکمہ نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟
- (ج) جنگلات کی لکڑی کیا صوبے کی ضروریات کو پورا کرتی ہے؟
- (د) اگر جواب نہیں میں ہے تو باقی ضروریات کیسے پوری کی جاتی ہیں؟
- (ه) جنگلات کی لکڑی کی چوری کو روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔ اب تک کتنے لکڑی چور پکڑے ہیں ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری):

(الف) صوبہ پنجاب میں جنگلات 16,30,000 ایکڑ پر مشتمل ہے جو کہ صوبہ پنجاب کے کل رقبہ کا 3.21 فیصد ہے۔ جس پر سال 19-2018 میں اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ترقیاتی بجٹ	غیر ترقیاتی بجٹ	ٹوٹل
1109.224 ملین روپے	777.102 ملین روپے	1886.326 ملین روپے

(ب) جنگلات کے تحفظ کے لئے ایک مکمل تنظیمی ڈھانچہ موجود ہے جس میں فارسٹ گارڈ / فارسٹر / امین جنگلات / نائب مہتمم جنگلات اور مہتمم جنگلات شامل ہوتے ہیں اور فارسٹ مینول میں درج شدہ ڈیوٹیز کے مطابق اپنی ذمہ داریاں ادا کرتے ہیں۔

مزید برآں جنگلات کے تحفظ کے لئے رقبہ کو چھوٹے چھوٹے یونٹ یعنی بیٹ ہائے میں تقسیم کر کے فارسٹ گارڈ تعینات کئے گئے ہیں جو ہمہ وقت اپنے اپنے علاقہ میں گشت پر مامور ہیں لکڑی چوری ہونے کی صورت میں فارسٹ ایکٹ 1927 ترمیم شدہ 2010 کے تحت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ بعض اوقات تھانہ میں ایف آئی آر بھی درج کرائی جاتی ہے جو کہ Major Act کے تحت پرچہ پولیس میں درج کروائے جاتے ہیں اور جو ملازم کسی بھی نقصان میں ملوث پایا جاتا ہے تو اس کے خلاف تادیبی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور قانون کے مطابق سزا دی جاتی ہے۔

(ج) محکمہ جنگلات کا بنیادی کام ماحولیاتی آلودگی اور ECO system کو maintain رکھنا ہوتا ہے اور دوسری ضروریات جن میں جلانے کی لکڑی اور عماراتی لکڑی کے استعمال کے لئے ٹمبر اور بالن پیدا کرنا ہوتا ہے۔ محکمہ جنگلات کی پیداوار سے صوبے کی مکمل ضروریات پوری نہیں ہوتی۔

(د) محکمہ جنگلات چونکہ صوبہ کی تمام ضرورت پوری نہیں کرتا لہذا باقی ماندہ ضروریات لکڑی فارم لینڈ کسی حد تک پوری کرتا ہے یا پھر درآمد کرنی پڑتی ہے۔

(ه) محکمہ جنگلات لکڑی چوری کو روکنے کے لئے ملزمان کے خلاف فارسٹ ایکٹ 1927 ترمیم شدہ 2010 کے تحت کارروائی کرتا ہے اور ملزمان کے خلاف متعلقہ تھانہ میں ایف آئی آر درج کرائی جاتی ہے جو کہ عدالت ہائے میں برائے ٹرائل ارسال کی جاتی ہیں۔ معزز عدالت ان ملزمان کو سزا دیتی ہے۔ تاہم سال 19-2018 میں لکڑی چوری کے سلسلہ میں ملزمان کے خلاف 3068 کیسز درج کئے گئے ہیں اور 209 ایف آئی آر درج کرائی گئی ہیں جس میں موصول شدہ جرمانہ و عوضانہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

تفصیل موصول شدہ جرمانہ / عوضانہ / کیسز رقم
3068 -/2,61,19,018 روپے

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سہیلی سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! Watchman! کا چوری روکنے میں بہت بڑا کردار ہوتا ہے، انہوں نے پورا پنجاب برباد کر دیا ہے اور FIRs جو درج کی ہیں یہ 209 ہیں تو آپ اس چیز کو دیکھیں کہ ہمارا زرعی صوبہ ہے، ہمیں لکڑی درآمد کرنی چاہئے جبکہ ہم لوگ لکڑی برآمد کر رہے ہیں تو اس کا یہ مجھے جواب دیں کہ FIR کیوں تھوڑی درج ہیں اور کام کے بارے میں سوال کے مطابق detail میں نہیں بتایا گیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! جہاں پر شکایت آتی ہے تو ہم وہاں پر FIR درج کرواتے ہیں اور جہاں موقع پر پکڑے جاتے ہیں تو ان کو جرمانہ ہو جاتا ہے اور وہ پیسے pay کرتے ہیں۔ یہ نہیں ہوتا کہ ہم ایسے کاغذی کارروائی کریں اور اگر یہ دیکھنا چاہتی ہیں تو دیکھ لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

محترمہ سہیلی سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! میں ان کے جواب سے بالکل satisfy نہیں ہوں اور پیسے بھی جو انہوں نے لکھے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جو نہیں پکڑے جاتے تو ان کے لئے کیا کرتے ہیں اور ان کا ضابطہ کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ simple سی بات ہے کہ اگر نہیں پکڑے جاتے تو وہ نہیں پکڑے جاتے۔

جناب خلیل طاہر سندھو! آپ نے یہ کیسا سوال کیا ہے؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ان کا ضابطہ کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اور کیا ضابطہ ہو گا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ان کے لئے procedure کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ enjoy کر رہے ہوتے ہیں اور کیا۔ جی، اگلا سوال کریں۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! آپ نے ہر سوال کے ساتھ U-turn لیا ہے یہ تو کوئی طریقہ نہیں ہے۔ ہم لوگ اتنی محنت سے سوال تیار کرتے ہیں تو کم از کم جواب تو دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے جواب تو دے دیا ہے اور کیسے جواب دیں۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! کبھی مجھے satellite کا نمبر نہیں بتا رہے، ان کو کسی چیز کا پتا نہیں ہے۔ اب میں بتا رہی ہوں کہ انہوں نے 209 ایف آئی آر درج کرائی ہیں۔ ان کو پوری کی پوری لکڑی کا پتا نہیں ہے تو آگے سے جواب کیا آئیں گے۔ ہم صبح سے یہی دیکھ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ان سے کوئی ضمنی سوال کریں۔ چلیں! آپ بیٹھ گئیں۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 2792 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں نہروں اور راجباہوں کے کنارے

پرانے درختوں کی جگہ نئے درخت لگانے سے متعلقہ تفصیلات

* 2792: محترمہ شاہدہ احمد: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں بڑی نہروں اور چھوٹی راجباہوں پر لگائے گئے درخت سوکھ چکے ہیں اور چوری کا شکار ہیں؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پچھلے دس/بارہ سالوں سے بڑی نہروں اور راجباہوں پر نئے درخت نہ لگائے گئے ہیں؟
- (ج) بڑی/چھوٹی نہروں کے اطراف پر لگائے گئے درخت محکمہ انہار یا محکمہ جنگلات کی ذمہ داری میں آتے ہیں؟

(د) کیا حکومت ان سوکھے درختوں کی نیلامی کروا کر نئے درخت لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو وضاحت فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری):
(الف) نہریں محکمہ جنگلات سے محکمہ اریگیشن کو ٹرانسفر کرنے کا عمل کافی عرصہ سے جاری ہے اس ضمن میں نہروں کے کناروں پر موجود تمام درختان کا ریکارڈ مرتب کیا جا چکا ہے جو کہ محکمہ انہار کو دیئے جانے ہیں لہذا نہروں پر موجود خشک درختان کی نیلامی فی الحال نہیں کی جا رہی ہے۔ مزید یہ کہ کوئی خشک درخت ضائع نہیں ہوا بلکہ ان کا ریکارڈ محفوظ ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ نہروں اور راجباہوں کے کنارے پر شجرکاری وقتاً فوقتاً ہوتی رہی ہے۔ مزید یہ کہ نہروں / راجباہوں کے کناروں پر موجود تمام خالی جگہوں کو وزیراعظم کے گرین پروگرام کے تحت ترقیاتی سکیم میں شامل کر لیا گیا ہے۔ امسال اور آئندہ سالوں میں اس سکیم کے تحت نہروں اور راجباہوں کے کناروں پر شجرکاری عمل میں لائی جائے گی۔

(ج) تمام چھوٹی بڑی انہار کے اطراف لگائے گئے درخت فی الوقت محکمہ جنگلات کی ذمہ داری میں آتے ہیں۔ تاہم انہار کی منتقلی کا عمل محکمہ جنگلات سے محکمہ انہار کو کیا جا رہا ہے جس کے بعد محکمہ انہار تمام درختوں کا ذمہ دار ہوگا۔

(د) جی ہاں! خشک درختان کو نیلام کرنا گورنمنٹ کے مفاد میں ہے۔ گورنمنٹ خالی جگہ پر شجرکاری کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اور شجرکاری کے لئے گرین پاکستان کے تحت پروگرام مرتب دے دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! سوال کا جز (الف) ہے اس میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں بڑی نہروں اور چھوٹی راجباہوں پر لگائے درخت سوکھ چکے ہیں اور چوری کا شکار ہیں۔ اس کے چاروں جواب انہوں نے مجھے ایک جز (الف) میں ہی دے دیئے ہیں۔ اب میں آپ سے ایک request کرنا چاہوں گی۔ [*****]

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ کے یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میری بات سن لی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ سوال کریں۔ Order in the House۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! ابھی تک یہ confirm ہونا ہے کہ یہ جو انہار کے اطراف میں درخت ہیں یہ محکمہ جنگلات کی حد میں آتے ہیں یا محکمہ انہار کی۔ اس کا جواب دیا گیا ہے اس کے اوپر کام ہو رہا ہے یہ محکمہ جنگلات سے ٹرانسفر کر کے محکمہ انہار کو دے دیئے جائیں گے۔ یہ کب تک دے دیئے جائیں گے اس کو confirm کر دیں اور ایک اور ضمنی سوال ہے کہ گورنمنٹ کو یہ پتا ہونا چاہئے میں حکومت کی اس طرف توجہ دلانا چاہوں گی کہ ہماری بہت سی چھوٹی بڑی راجباہیں اب پکی کر دی گئی ہیں، پختہ کر دی گئی ہیں جس کی وجہ سے ان لگائے گئے درختوں کو پانی کی سپلائی ناممکن ہے جس کی وجہ سے زیادہ تر درخت سوکھ چکے ہیں آپ اُن کو نیلامی کی طرف کب تک لے کر جائیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری (جناب محمد رضا حسین بخاری): جناب سپیکر! اس حوالے سے وزیر اعلیٰ کے پاس سمری گئی ہوئی ہے یہ نہروں کے اطراف والے درخت محکمہ انہار کو واپس کئے جارہے ہیں جو وہاں پر سوکھے ہوئے درخت ہیں اُن کی نیلامی ابھی اسی وجہ سے pending ہے جب سمری approve ہوگی تو انشاء اللہ نیلامی بھی کر دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 2815 جناب شجاعت نواز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2816 جناب محمد عبداللہ وڑائچ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2817 جناب محمد افضل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ وقفہ سوالات کا وقت ختم ہو چکا ہے اور اب سوالات بھی ختم ہو چکے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جوابان کی میز پر رکھے گئے)

لاہور میں شجرکاری مہم کے تحت درخت لگانے سے متعلق تفصیلات

*1569: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شجرکاری مہم کے تحت ضلع لاہور کی سڑکات پر درخت لگائے جانے تھے؟

(ب) لاہور شہر کی حدود میں گزشتہ چھ ماہ میں اس مہم کے تحت کتنے درخت کہاں کہاں لگائے گئے ہیں، ان سڑکوں اور درختوں کے نام کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) لاہور شہر میں مالی سال 2018-19 میں شجرکاری مہم کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ضلع لاہور کی تمام سڑکوں پر درخت لگانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) محکمہ جنگلات نے شجرکاری مہم کے دوران ضلع لاہور کی دو سڑکات پر شجرکاری کروائی ہے راینیوڈ سونے آصل روڈ 5000 پودہ جات اور برکی روڈ پر 4000 پودہ جات لگائے۔

نمبر شمار	نام سڑکات	تعداد پودہ جات	اقسام
1-	راینوڈ سونے آصل روڈ	5000	مختلف اقسام
2-	برکی روڈ	4000	مختلف اقسام
3-	جلو پارک	10000	مختلف اقسام
4-	عینو بھٹی فارسٹ	21150	مختلف اقسام
5-	کرول فارسٹ	22968	مختلف اقسام

(ج) اندرون لاہور شہر کی تمام سڑکات پی ایچ اے کے زیر کنٹرول ہیں جس کی وجہ سے لاہور شہر کا بجٹ برائے شجرکاری محکمہ جنگلات کو نہیں دیا گیا البتہ نرسری لگانے کے لئے محکمہ جنگلات کو 6 لاکھ پودہ جات نرسری میں لگانے کے لئے کل 33 لاکھ روپے فنڈ مہیا کیا گیا ہے اور محکمہ جنگلات لاہور نے شجرکاری مہم موسم بہار اپریل 2019 تک مندرجہ ذیل محکموں کو پودہ جات تقسیم کئے ہیں۔

Name of Sector	Target	Achievement
Government Forest	40000	42000
Other Govt. Deptt.	55000	57000
Defence Deptt.	150000	246000
PVT Land	45000	4500
Total	290000	349500

(د) ہاں! حکومت Billion Tree Project in Punjab کے تحت شجرکاری کروانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ مذکورہ پراجیکٹ کے تحت مندرجہ ذیل سڑکات پر آئندہ سال 2019-20 میں شجرکاری کی جائے گی۔

نمبر شمار	نام سڑکات	ماٹر
1-	برکی روڈ	AV.M 50
2-	برکی روڈ	AV.M 25
3-	راینوڈ سونے آصل روڈ	20AV.M

ضلع قصور میں محکمہ کے رقبہ

اور مالی سال 2018-19 کے لئے مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

* 1693: ملک محمد احمد خان: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع قصور میں محکمہ جنگلات کا رقبہ کتنا اور کہاں کہاں ہے؟
- (ب) کتنے رقبہ پر جنگل اور کتنا رقبہ ویران پڑا ہے یا اس پر خود رو پودے ہیں؟
- (ج) مالی سال 2018-19 کے بجٹ میں اس ضلع کے لئے کتنی رقم مختص ہے اور اس رقم میں سے کتنا فنڈز شجرکاری پر خرچ کیا جائے گا؟
- (د) اس ضلع میں کس کس جگہ شجرکاری کی جائے گی؟
- (ه) اس ضلع میں سوختہ لکڑی کہاں کہاں پڑی ہوئی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ضلع قصور میں محکمہ جنگلات کے زیر انتظام رقبہ درج ذیل ہے:

1. چھاٹکا جنگل 12510 ایکڑ

2. رکھ دیو سیال جنگل 1173 ایکڑ

3. رکھ بھونگی جنگل 99 ایکڑ

کل رقبہ = 13782 ایکڑ

(ب) اس وقت 9638 ایکڑ رقبہ پر جنگلات موجود ہیں اور 1613 ایکڑ رقبہ پر سڑکات، انہار، راجباہ، کالونیاں، دفاتر اور ریسٹ ہاؤسز ہیں جبکہ 12531 ایکڑ رقبہ خالی ہے جس پر شجرکاری کروائی جاسکتی ہے۔

(ج) مالی سال 2018-19 کے بجٹ میں ضلع قصور کے لئے -/21143200 روپے رقم مختص کی گئی ہے اور اس رقم سے 718 ایکڑ پر شجرکاری مکمل کی جائے گی۔

(د) ضلع قصور میں درج ذیل جگہوں پر شجر کاری کی جائے گی۔

1. چھانگا جنگل 623 ایکڑ

2. رکھ دیو سیال جنگل 45 ایکڑ

3. کھڈیاں اور احمد آباد 50 ایکڑ

کل 718 ایکڑ

(ه) ضلع قصور میں سیل ڈپو چھانگا جنگل میں سوختہ لکڑی 5142 مکسرفٹ ٹمبر اور اس کے علاوہ

4800 مکسرفٹ بالن موجود ہے جبکہ قصور سب ڈویژن میں 4217.8 مکسرفٹ ٹمبر

موجود ہے۔

صوبہ میں ریشم کی پیداوار کی بڑھوتری کے لئے

حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

* 1902: چودھری اشرف علی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت نے صوبہ بھر میں کن کن اضلاع / علاقہ جات میں ریشم کے کیڑوں کی خوراک کے لئے کتنے کتنے رقبہ پر درخت / جنگلات لگائے ہیں؟

(ب) صوبہ بھر میں مذکورہ درختوں کے پتوں کے اب تک کتنے پر مٹ جاری کئے گئے ہیں؟

(ج) حکومت نے صوبہ میں سیریکچر کی ترقی اور فروخت کے لئے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(د) کیا شعبہ سیریکچر کے زیر اہتمام کوئی ریسرچ ونگ بھی قائم کیا گیا ہے۔ اگر ہاں تو اس میں کام کرنے والے افسران، ماہرین اور اب تک کی ریسرچ سے آگاہ فرمائیں؟

(ه) سال 2017-18 اور سال 2018-19 میں صوبہ بھر میں ریشم پیدا کرنے کا کتنا ٹارگٹ set کیا گیا اور عملاً کتنا ریشم پیدا کیا گیا؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) عام سرکاری جنگلات میں موجود دیسی قوت کے درختوں کے علاوہ ریشم کے کیڑوں کی خوراک کے لئے جاپانی نسل کے ہائبرڈ قوت کے درخت / جنگلات درج ذیل تفصیل کے مطابق لگائے گئے ہیں۔

1-	فارست پلانٹیشن چھانگاٹا ضلع قصور	157 ایکڑ
2-	سیریکچر ڈیمانشریشن فارم سمندری روڈ فیصل آباد	103 ایکڑ
3-	فارست پلانٹیشن ڈفر ضلع منڈی بہاؤ الدین	100 ایکڑ
4-	سیریکچر ڈیمانشریشن فارم سرانے مانگیر ضلع گجرات	105 ایکڑ
5-	سیریکچر ڈیمانشریشن فارم ہیڈ مرالہ ضلع سیالکوٹ	17 ایکڑ
6-	سیریکچر ڈیمانشریشن فارم جمال پکیاں ضلع سرگودھا	15 ایکڑ
7-	سیریکچر ڈیمانشریشن فارم کوٹ عیناں ضلع نارووال	15 ایکڑ
8-	فارست پلانٹیشن چیچہ وطنی ضلع ساہیوال	160 ایکڑ
9-	سیریکچر ڈیمانشریشن فارم بہاولپور	15 ایکڑ
10-	فارست پلانٹیشن میردوال ضلع خانیوال	122 ایکڑ
11-	فارست پلانٹیشن بھاگٹ ضلع فیصل آباد	136 ایکڑ
12-	سیریکچر ڈیمانشریشن فارم میاں چوں ضلع ساہیوال	16 ایکڑ
13-	لمبری ریسرچ پلانٹیشن گٹ والا فیصل آباد	18 ایکڑ
14-	فارست پلانٹیشن مٹھ ٹوانہ ضلع جوہر آباد	158 ایکڑ
کل رقبہ جات برائے جاپانی قوت		477 ایکڑز

(ب) ریشم کے کیڑوں کی پرورش برائے سال 2019 موسم بہار کے لئے صوبہ بھر میں مذکورہ درختوں کے پتوں کے حصول کے لئے اب تک 600 پر مٹ جاری کئے گئے ہیں جبکہ ریشم کی کیڑوں کی پرورش کے لئے مزید پر مٹ موسم خزاں (ستمبر، اکتوبر) میں جاری کئے جائیں گے۔

(ج) سیریکچر کی مزید ترقی و توسیع کے لئے چار سالہ ترقیاتی منصوبے کا ابتدائی خاکہ محکمہ پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ پنجاب لاہور میں منظوری کے لئے بھیج دیا گیا ہے۔ منصوبہ منظور ہونے کے بعد اس پر فوری طور پر عملدرآمد کیا جائے گا۔

(د) جی ہاں! شعبہ سیریکچر کے زیر اہتمام ریسرچ کا شعبہ بھی قائم ہے جس میں سینئر ریسرچ آفیسر سیریکچر، ریسرچ آفیسر سیریکچر، انومالوجسٹ سیریکچر اور اسسٹنٹ انومالوجسٹ بطور ماہرین ریسرچ اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ یہ شعبہ براہ راست پنجاب فارسٹ ریسرچ انسٹیٹیوٹ فیصل آباد کے زیر نگرانی اپنی ریسرچ کی ذمہ داریاں پوری کرنے میں مصروف ہے۔ یہ شعبہ قوت کے زیادہ پتے دینے والی اقسام دریافت کر چکا ہے اور اعلیٰ معیار کا سیلک سیڈ مقامی سطح پر پیدا کرنے میں بھی کوشاں ہے۔ اس سلسلے میں 20 سے زائد ریسرچ پیپر ز شائع ہو چکے ہیں۔

(ه) سال 2017-18 میں 9000 کلوگرام ریشم کی پیداوار کا ٹارگٹ سیٹ کیا گیا اور کیڑے پال غریب دیہاتی فیملیز نے 8802 کلوگرام ریشم پیدا کیا جبکہ سال 2018-19 میں 25000 کلوگرام ریشم کی پیداوار کا ٹارگٹ سیٹ کیا گیا اور کیڑے پال غریب دیہاتی خاندانوں نے صرف موسم بہار میں 18450 کلوگرام ریشم پیدا کیا جبکہ موسم خزاں میں ریشم کے کیڑوں کی پرورش کے بعد خام ریشم کی پیداوار مطلوبہ ٹارگٹ سے بھی زیادہ ہو جائے گی۔

راولپنڈی: تحصیل کہوٹہ، کوٹلی ستیاں اور مری میں

گزارہ جنگلات کمیٹی کے اراکین مع ان کے عہدہ جات سے متعلق تفصیلات

*2348: محترمہ منیرہ یامین ستی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع راولپنڈی کی تحصیلوں کہوٹہ، کوٹلی ستیاں اور مری میں گزارہ جنگلات کا انتظام ڈھانچہ کیا ہے تحصیل کہوٹہ و کوٹلی ستیاں میں گزارہ کمیٹی کے انتخابات کب کروائے گئے نیز تحصیل کہوٹہ و کوٹلی ستیاں کی تمام کمیٹیوں کے نام مع صدر صاحبان سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

مری، کہوڑ، کوٹلی ستیاں اور کلر سیداں کی تحصیل ہائے میں پائے جانے والے گزارہ جات (شاملاقی / ملکیتی رقبہ جات) پر مشتمل گزارہ فارسٹ ڈویژن راولپنڈی ہے جس کا انچارج ڈویژنل فارسٹ آفیسر ہے۔ یہ محکمہ جنگلات پنجاب سے تعینات ہوتے ہیں جبکہ چار سینئر فارسٹرز بھی محکمہ جنگلات سے برائے تعیناتی ریج فارسٹ آفیسر کہوڑ / کلر سیداں، لہتر اڑ، کروڑ اور مری مہیا کئے جاتے ہیں جبکہ گزارہ فارسٹ گارڈ اور راکھ ورک چارجڈ ملازم ہیں۔

2- گزارہ جنگلات کے لئے ایک گزارہ فارسٹ ایڈوائزری کمیٹی مقرر ہے جس کے چیئرمین ڈپٹی کمشنر راولپنڈی ہیں جبکہ گورنمنٹ آف پنجاب محکمہ جنگلات جنگلی حیات و ماہی پروری کے جاری کردہ نوٹیفکیشن نمبری۔ 23/2001-VIII(SOFT(EXT) مورخہ 30/3/2017 کے مطابق ڈویژنل فارسٹ آفیسر گزارہ اس کے سیکرٹری ہیں۔ گیارہ Official اور دس Non Official ممبران ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں۔

Official ممبران۔

ڈویژنل فارسٹ آفیسر راولپنڈی نار تھ فارسٹ ڈویژن۔

ڈویژنل فارسٹ آفیسر مری فارسٹ ڈویژن۔

چیئرمین میونسپل کمیٹی مری۔

چیئرمین میونسپل کمیٹی کہوڑ۔

چیئرمین میونسپل کمیٹی کوٹلی ستیاں۔

اسسٹنٹ کمشنر مری۔

اسسٹنٹ کمشنر کہوڑ۔

اسسٹنٹ کمشنر کوٹلی ستیاں۔

اسسٹنٹ رجسٹرار کو آپریٹو سوسائٹیز راولپنڈی۔

ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر راولپنڈی۔

ایگزیکٹو انجینئر ہائی وے ڈویژن نمبر 1 & R راولپنڈی۔

Non Official ممبران

راجہ فاروق بیگ آف کھوٹہ۔

عنایت اللہ سٹی کھوٹہ۔

راجہ محمد بشیر کھوٹہ۔

راجہ ارشد نواز عباسی مری۔

سعد سراج مری۔

محمد رخسار عباسی مری۔

ماسٹر محمد ظفر کوٹلی ستیاں۔

صوبیدار (ریٹائرڈ) تاج الملوک کوٹلی ستیاں

محمد ظہور (وفاات پاگئے ہیں) کوٹلی ستیاں

Non Official ممبران کی نامزدگی ویلج گزارہ سوسائٹی کے منتخب صدور کرتے

ہیں۔

ہر تحصیل کے لئے تین ممبران نامزد کئے جاتے ہیں جبکہ ایک خاتون (lady) ممبر بنے

ڈپٹی کمشنر راولپنڈی چیئرمین گزارہ ایڈوائزری کمیٹی نامزد کرتے ہیں۔ نان آفیشل ممبران

کی میعاد دو سال ہے۔

تحصیل ہائے کھوٹہ، کوٹلی ستیاں اور مری کی کمیٹیوں کے صدور کے ناموں کی تفصیل

ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

4۔ گزارش ہے گزارہ فارسٹ کوآپریٹو سوسائٹیز کے نئے الیکشن کا عمل محکمہ کوآپریٹو

سوسائٹیز راولپنڈی کی جانب سے جاری ہے۔ جب پراسیس مکمل ہو جائے گا تو اس کے

بعد نوٹیفکیشن جاری ہوں گے۔

ضلع راولپنڈی کے گزارہ جات جنگلات سے

مالی سال 17-2016 تا 19-2018 میں حاصل شدہ آمدنی سے متعلقہ تفصیلات

*2349: محترمہ منیرہ یامین سٹی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان

فرمائیں گے کہ:-

ضلع راولپنڈی کے گزارہ جات جنگلات سے مالی سال 17-18، 2016-2017 اور 19-2018 میں کیا آمدن حاصل ہوئی نیز تحصیل کہوٹہ کی یونین کونسل نرٹ اور بیور کے گزارہ جات میں پچھلے پانچ سالوں میں کیا آمدن ہوئی؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

گزارہ جات راولپنڈی ڈویژن میں مری، کہوٹہ اور کوٹلی ستیاں کے گزارہ جات سے درختوں کی چرائی سے حاصل شدہ آمدن درج ذیل ہے:

مالی سال	2016-17	2017-18	2018-19
اوپنگ کیش بیلنس	3454659	7501079	5184050
آمدن	14723088	14176675	13004579
خرچ	10676668	16493704	18114115
کلوزنگ کیش بیلنس	7501079	5184050	74513

یونین کونسل نرٹ اور یونین کونسل بیور کی پچھلے پانچ سالوں کی آمدن بالترتیب مبلغ -/562429 اور -/2015499 روپے ہے۔

صوبہ کے اضلاع میں شجرکاری مہم کے طریق کار سے متعلق تفصیلات

*2815: جناب شجاعت نواز: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ جنگلات صوبہ کے تمام اضلاع میں شجرکاری کرتا ہے کیا یہ شجرکاری محکمہ کا عملہ خود کرتا ہے یا کہ اس میں پرائیویٹ اداروں / افراد کی خدمات بھی حاصل کی جاتی ہیں؟

(ب) کیا شجرکاری سال میں ایک دفعہ ہوتی ہے شجرکاری مہم سال 19-2018 میں کل کتنے پودے لگائے گئے؟

(ج) شجرکاری مہم میں لگائے گئے پودوں کی کتنے فیصد نشوونما ثبت رہی ہے کیا ان کی نشوونما کو باقاعدہ follow up کیا جاتا ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) محکمہ جنگلات صوبہ کے تمام اضلاع میں شجرکاری خود بھی کرتا ہے اور سکولوں اور کالجوں کے بچوں اور سوسائٹی کے دیگر افراد میں شجرکاری کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے مختلف پروگرام ترتیب دیتا ہے۔ جس میں طلباء و طالبات بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ محکمہ جنگلات مختلف سکولوں، کالجوں، ہسپتالوں، آرمی کے اداروں اور دیگر پرائیویٹ لوگوں کو پودا جات فراہم کرتا ہے۔

(ب) شجرکاری سارا سال جاری رہتی ہے۔ مگر خاص طور پر سال میں دو مرتبہ مون سون اور spring tree پلانٹیشن کے تحت campaign چلائی جاتی ہے۔ جس میں محکمہ کے علاوہ سوسائٹی کے دیگر افراد بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ شجرکاری مہم سال 2018-19 میں 3 کروڑ 9 لاکھ پودے لگائے گئے۔

(ج) شجرکاری کرنے کے بعد اس کی maintenance کا خاص طور پر خیال رکھا جاتا ہے۔ اس کے لئے متعلقہ اہلکاران Field میں موجود رہتے ہیں۔ جس میں فارسٹ گارڈ، بلاک آفیسر، فارسٹ رینجر اور سب ڈویژنل فارسٹ آفیسر شامل ہیں جو کہ ڈویژنل فارسٹ آفیسر کے ماتحت اپنے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ محکمہ جنگلات میں مانیٹرنگ اور ایوایلیویشن ونگ ہے جو کہ تمام کاموں کو مانیٹر کرتا ہے۔ اس کے علاوہ GIS لیب بھی موجود ہے جو کہ تمام رقبہ جات میں ہونے والی شجرکاری کا ریکارڈ ترتیب دیتی ہے۔ نئے لگائے جانے والے درختوں میں کئی موسمی وجوہات، بیماری اور پانی کی کمی کی وجہ سے پروان نہیں چڑھ پاتے۔ تاہم شجرکاری کی کامیابی کی مجموعی شرح 70 سے 80 فیصد ہے۔

صوبہ میں زیتون کی کاشت / شجرکاری کے موزوں علاقہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*2816: جناب محمد عبداللہ وڑائچ: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) پوٹھوہار کا علاقہ زیتون کی کاشت کے لئے نہایت موزوں پایا گیا ہے پوٹھوہار کے علاوہ زیتون کی کاشت / شجرکاری کے لئے کون کون سے علاقہ جات موزوں ہیں؟
- (ب) تاحال زیتون کے پودے کن علاقوں اور کتنے رقبے میں لگائے جا چکے ہیں کیا وہاں سے زیتون کی پیداوار شروع ہو چکی ہے کیا اس کے نتائج حوصلہ افزاء ہیں؟
- (ج) کیا حکومت نے زیتون کی پیداوار بڑھانے کا کوئی منصوبہ بنایا ہے کیا اس منصوبہ میں زیتون کی کاشت کے لئے موزوں زمین خواہش مند افراد کو طویل مدتی اجارہ (Long Term Leasing) پر آسان اور پیداواری شرائط پر دینے کے لئے تیار ہے اس بابت تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) محکمہ جنگلات کے متعلقہ نہ ہے۔ محکمہ زراعت حکومت پنجاب نے علاقہ پوٹھوہار میں زیتون کی کاشت / تحقیقات وغیرہ کے لئے بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ چکوال کو متعین کیا ہے۔ اس سلسلے میں جملہ تفصیلات محکمہ زراعت سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔
- (ب) متعلقہ نہ ہے۔
- (ج) متعلقہ نہ ہے۔

صوبہ میں شیشم کے پودوں کی شجرکاری سے متعلقہ تفصیلات

*2817: جناب محمد افضل: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں شیشم جو کہ فرنیچر سازی کے حوالے سے اہم اور دیر پا عمارتی لکڑی ہوتی ہے اس کے درختوں کی تعداد میں تیزی سے کمی آرہی ہے؟
- (ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں حکومت شیشم کی شجرکاری کو بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو اس کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟
- (ج) کیا حکومت زرعی اراضی کے مالکان کو مخصوص تعداد میں شیشم کے درخت / پودے لگانے کی طرف مائل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) فرنیچر سازی کے لئے شیشم کے درخت کی عمر کم از کم 40-35 سال ہونا ضروری ہے۔ اس عمر کی شیشم کے درختوں کی تعداد میں کمی ہوئی ہے تاہم فرنیچر سازی کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے دیگر درختوں کی لکڑی شیشم کے متبادل کے طور پر متعارف کروا کر اس کی کوپورا کیا گیا ہے جن میں *Dalbergia latifolia*, *Gmelina arborea* اور *Cedrela toona* قابل ذکر ہیں۔

اس کے علاوہ شیشم کی لکڑی کو پورا کرنے کے لئے فرنیچر انڈسٹری میں Win-board کو بھی استعمال میں لایا جا رہا ہے۔

(ب) شیشم جنوبی ایشیا کا مقبول ترین پودا ہے جو ناصرف پاکستان بلکہ پورے برصغیر میں یہ اس وقت تنزلی کا شکار ہے، شیشم کی بیماری کے تدارک کے لئے گزشتہ دہائی میں پنجاب فارسٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد نے پورے صوبہ پنجاب میں سروے کیا اور شیشم کے متاثرہ درختوں کے نمونہ جات اکٹھے کر کے ان کا تجزیہ کیا۔ مزید برآں اس ضمن میں ادارہ ہڈانے نیشنل سطح پر تین سیمینار بھی منعقد کرائے۔ جن کی روشنی میں درج ذیل وجوہات سامنے آئیں:

1. وبائی امراض بذریعہ Pathogenic attack

2. ماحولیاتی تبدیلی

3. پانی کی مطلوبہ مقدار میں کمی

4. Injury / De-barking وغیرہ

حکومت شیشم کی شجرکاری کو بڑھانے اور اس کی تنزلی کو کم کرنے کے لئے بھرپور کوشاں ہے۔ تحقیقاتی اداروں میں شیشم کی بیماری پر قابو پانے کے لئے مسلسل تحقیق جاری ہے۔ پنجاب فارسٹری ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد میں پنجاب ایگریکلچرل ریسرچ بورڈ کے تعاون سے ایک پراجیکٹ جاری ہے جس میں شیشم کی Disease Resistant وراثی تیار کی جائے گی۔ زرعی یونیورسٹی، فیصل آباد اور ایوب تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد کے سائنسدان اس ادارہ کے معاون ہیں۔ بہت جلد ان کی کوششیں

بار آور ہوں گی۔ اس کے علاوہ شیشم کی شجرکاری کو بڑھانے کے لئے بڑی تعداد میں شیشم کی نرسریاں لگائی گئی ہیں جن میں لاکھوں کی تعداد میں شیشم کے پودا جات شجرکاری کے لئے موجود ہیں۔

(ج) زرعی اراضی پر لگائے گئے پودا جات سے حاصل شدہ لکڑی کا ملکی ضروریات پورا کرنے میں بڑا اہم کردار ہے۔ حکومت زرعی مالکان کو شجرکاری پر راغب کرنے کے لئے کئی اقدامات کر رہی ہے۔ جن میں حکومتی تعاون سے زرعی زمینوں پر شجرکاری اور کسانوں کو ارزائ نرخیوں پر پودا جات کی فراہمی شامل ہیں۔ اس ضمن میں محکمہ جنگلات نے گرین پاکستان اور combatting smog سکیم کے تحت بہت سی نرسریاں لگائی ہیں۔ یہ پودے کسانوں اور دیگر اداروں میں تقسیم کئے جائیں گے۔ مزید برآں کسانوں میں شجرکاری کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے فارمرز ڈے، واک اور خصوصی فارسٹ ڈے کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ میڈیا پر مکمل تشہیر کی جارہی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ میں فیش فارم اور پیداوار سے متعلقہ تفصیلات

440: جناب محمد ثاقب خورشید: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں کون سی اہم مچھلیاں موجود ہیں ان کے تحفظ کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

(ب) محکمہ ماہی پروری کے کتنے فیش فارم ہیں اور سالانہ ان فیش فارم سے کتنی مچھلی پیدا ہوتی ہے؟

(ج) کیا فیش فارمنگ کو فروغ دینے کے لئے کسی اہم منصوبہ پر کام ہو رہا ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) پنجاب میں 118 قسم کی مچھلیاں ریکارڈ کی جا چکی ہیں جن کا تعلق 9 آرڈر، 21 فیملی اور 65 جزا سے ہے۔ اگرچہ ماحولیاتی نظام کو برقرار رکھنے کے لئے مچھلی کی ہر قسم کا اہم کردار ہے لیکن کمرشل استعمال میں درج ذیل اقسام بہت اہم ہیں۔
رہو، موری، تھیلا، گلغام، سلور کارپ، گراس کارپ، تلاپیہ، مہاشیر، سول، سنگھاری، ملی، کھگا، بام، کلبناس، جھلی وغیرہ۔
محکمہ ماہی پروری پنجاب کی طرف سے مچھلی کے بچاؤ کے لئے کئے گئے اقدامات مچھلی کی نسل کے بچاؤ کے لئے پنجاب فشریز آرڈیننس 1961 کے ترمیم شدہ قانونی اقدامات کے ذریعے محکمہ فشریز پنجاب کا کنزرویشن سٹاف بہت اچھے طریقے سے اپنے فرائض سرانجام دے رہا ہے۔

1. ڈیزھ انچ سے کم گھیرے والا جال کا استعمال ممنوع ہے تاکہ بچہ مچھلی کو بچایا جاسکے۔
2. قدرتی پانیوں میں ماہ جون سے اگست تک جال سے مچھلی پکڑنا ممنوع ہے تاکہ مچھلی کے قدرتی بریڈنگ کے عمل میں رکاوٹ نہ آئے۔
3. ممنوع طریقہ ہائے پکڑائی (مثلاً کرنٹ لگا کر / دھماکا کر کے) سے مچھلی پکڑنا جرم ہے جس کی سزا دو سال تک قید یا دس ہزار روپے تک جرمانہ یا دونوں سزائیں اکٹھی بھی دی جاسکتی ہیں۔
4. محکمہ مصنوعی طریقہ سے بچہ مچھلی پیدا کر کے سالانہ لاکھوں کی تعداد میں صوبے بھر کے قدرتی پانیوں میں سٹاک کرتا ہے۔
5. جہاں پر کسی مچھلی کی نسل کے ختم ہونے کا خطرہ ہو تو محکمہ فشریز مذکورہ پانی کو ریزرو کر دیتا ہے مثلاً ہارونالہ ضلع انک کو مہاشیر کے بچاؤ کے لئے ریزرو کیا گیا ہے
6. دریا پر بنائے گئے ہر بیراج میں مچھلی کی آمدورفت کا گیٹ رکھا گیا ہے جس میں سے مچھلی بیراج کے اپ اور ڈاؤن پر جا کر اپنی قدرتی نسل کثی کرتی ہے۔
7. محکمہ ماہی پروری پنجاب نے دریائے سندھ میں مچھلی کی تعداد کو برقرار رکھنے کے لئے چشمہ ضلع میانوالی میں بائیو ڈائیرسٹی ہجری بنائی ہے جس سے سالانہ 40 لاکھ سے 50 لاکھ بچہ پیدا کر کے جھیل میں سٹاک کیا جاتا ہے۔

8. مہاشیر جو کہ ہماری قومی مچھلی ہے اس کے بچاؤ کے لئے گھڑیا لہ ضلع اٹک میں مہاشیر کی باقاعدہ ہجیری بنائی گئی ہے جہاں پر مہاشیر کی مصنوعی نسل کشی کر کے بچہ مچھلی پوٹھوہار کے ندی نالوں میں سٹاک کیا جاتا ہے۔
9. ایک فٹش بائیوڈائیورسٹی ہجیری چشمہ ضلع میانوالی میں کام کر رہی ہے جہاں سے مصنوعی طریقہ سے بچہ مچھلی پیدا کر کے دریائے سندھ میں چھوڑا جاتا ہے۔
10. دریائے چناب میں مچھلی کے بچاؤ کے لئے تریبوں ہیڈ ورکس پر ایک اور بائیوڈائیورسٹی ہجیری زیر تکمیل ہے جہاں پر مختلف اقسام کی مچھلیوں کی مصنوعی نسل کشی کر کے بچہ مچھلی دریائے چناب میں سٹاک کیا جائے گا۔

مزید تجاویز

1. قدرتی پانیوں کو آلودگی سے بچانے کے لئے سخت اقدامات کی ضرورت ہے لہذا متعلقہ محکمہ کو فعال بنایا جائے۔
 2. بیراج / ہیڈ ورکس کے ساتھ پائڈ ایریا اور ڈیموں میں پانی کا لیول ہمیشہ بحال رکھا جائے تاکہ مچھلی کی قدرتی نسل کشی کا عمل ہوتا رہے۔
- (ب) اس وقت صوبہ پنجاب میں 19 ہجیری فارمز اور 31 چھوٹے نرسری فارمز کام کر رہے ہیں جن کا بڑا مقصد مچھلی کا بچہ پیدا کر کے فارمز کو سپلائی کرنا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان فارمز پر مچھلی کی پیداوار بھی حاصل کی جا رہی ہے 18-2017 کے سالانہ دورانیہ میں کل 1030 لاکھ بچہ اور 61123 کلو گرام فٹش حاصل کی گئی ہے۔
- (ج) محکمہ ماہی پروری کا بنیادی کام نجی شعبہ میں فٹش فارمنگ کو فروغ دینا ہے تاکہ صوبہ میں پروٹین کی ضروریات کو پورا کیا جاسکے اس سلسلے میں محکمہ ماہی پروری کے فروغ کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات باقاعدہ طور پر کر رہا ہے۔
1. مٹی اور پانی کے تجزیہ کی سہولت کی فراہمی
 2. موزوں زمین کے انتخاب میں سہولت کی فراہمی
 3. قابل کاشت بچہ مچھلی کی ارزاں نرخوں پر دستیابی
 4. مچھلی فارمی کی بہتر نگہداشت کے لئے تکنیکی سہولت کی فراہمی
 5. مچھلی کی بیماریوں سے بچاؤ اور ان کے علاج کی فراہمی

6. ماہی پروری فٹ فارمنگ سے منسلک افراد کے لئے مفت تربیت اور فنی معلومات کی فراہمی ہیں۔

7. اس کے علاوہ مندرجہ ذیل منصوبہ جات پر بھی کام ہو رہا ہے جن کی تکمیل کے بعد فٹ فارمنگ کو مزید فروغ ملے گا۔

1. کچ فٹ کلچر چکوال

2. بانیوڈا یورسٹی ہجری ہیڈ ٹریموں، جھنگ

3. تھاپہ ریسرچ سنٹر لاہور

4. تھاپہ ہجری اور شرمپ فارم مظفر گڑھ

گرین پنجاب پروگرام کے لئے فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

442: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گرین پنجاب کے لئے حکومت نے 2018 سے آج تک کتنا فنڈ ضلع وار مختص کیا تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) کیا حکومت نے کوئی ٹیم بنائی ہے جو یہ چیک کرے کہ فنڈز کا استعمال صحیح ہوا ہے اگر بنائی ہے تو ممبران کی تعداد ضلع وار بیان فرمائی جائے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) حکومت نے گرین پاکستان پروگرام کے تحت صوبہ میں فنڈز کا اجراء ضلع وار کی بجائے فارسٹ ڈویژن وار کیا ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حکومت نے گرین پاکستان پروگرام کی مانیٹرنگ کے لئے ضلع وار ٹیم بنانے کی بجائے محکمہ جنگلات پنجاب کے تحت چیف کنزرویٹر آف فارسٹ پلاننگ، مانیٹرنگ اور ایویویشن ونگ بنایا ہے جو کہ ہر فارسٹ ڈویژن میں کئے جانے والے کاموں کی نگرانی کرتا ہے۔ جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اگست 2018 سے تاحال شکار کے لئے لائسنس کے اجراء سے متعلق تفصیلات

529: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت نے اگست 2018 سے اب تک کتنے ملکی و غیر ملکی لوگوں کو شکار کے لائسنس جاری کئے؟

(ب) ان افراد سے لائسنس کی مد میں کتنے پیسے لئے گئے؟

(ج) ان افراد نے کتنے نایاب جانوروں کا شکار کیا اور کن کن علاقوں میں ان کو شکار کی اجازت ہوتی ہے؟

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران اب تک کتنے غیر قانونی شکار کرنے والے افراد کو گرفتار کیا گیا اور کتنے افراد کو جرمانے کئے گئے ہیں، تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) محکمہ تحفظ جنگلی حیات پنجاب نے اگست 2018 سے اپریل 2019 تک کل 8847 ملکی لوگوں کو شکار کے لائسنس جاری کئے جبکہ اس عرصہ کے دوران کسی غیر ملکی کو شکار کا لائسنس جاری نہیں کیا گیا۔

(ب) ان افراد سے لائسنس کی مد میں مبلغ -/1,98,03,655 روپے لئے گئے۔

(ج) ان افراد کو کسی جانور کے شکار کی اجازت نہیں ہوتی یہ صرف پرندوں کا شکار کر سکتے ہیں۔

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران 2984 غیر قانونی شکاریوں کے چالان کئے گئے اور ان کو مبلغ

-/2,28,33,400 روپے جرمانہ کیا گیا تفصیل درج ذیل ہے۔

1. اڑیال کے غیر قانونی شکار پر 112 افراد کے چالان کئے گئے۔
2. خرگوش کے غیر قانونی شکار پر 110 افراد کے چالان کئے گئے۔
3. تیتڑ اور بھیر کے غیر قانونی شکار پر 1140 افراد کے چالان کئے گئے۔
4. مرغابی کے غیر قانونی شکار پر 1280 افراد کے چالان کئے گئے۔
5. متفرق پرندوں کے غیر قانونی شکار پر 442 افراد کے چالان کئے گئے۔

گوجرانوالہ: محکمہ جنگلات کے رقبہ پر ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

550: چودھری اشرف علی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ جنگلات کا کتنا رقبہ ہے کتنے رقبہ پر جنگلات موجود ہے اور کتنا

رقبہ کن کن محکمہ جات اداروں یا ناجائز قابضین کے زیر تصرف ہے؟

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ جنگلات کا کتنا رقبہ کب کن کن محکمہ جات یا اداروں کو کب

الاٹ کیا گیا؟

(ج) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ جنگلات نے گزشتہ برسات کے موسم میں کن علاقوں میں

شجرکاری کی اور اس شجرکاری مہم کے دوران کتنے پوداجات لگائے گئے، ان پوداجات کی حفاظت کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے؟

(د) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ جنگلات نے آئندہ موسم بہار میں شجرکاری کے لئے کتنے

پوداجات لگانے کا پروگرام تشکیل دیا ہے، مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ضلع گوجرانوالہ تحصیل وزیر آباد میں محکمہ جنگلات کے زیر کنٹرول رقبہ کی تفصیل درج

ذیل ہے:

کل رقبہ	جنگل	دریاد	ناجائز قابض	خالی رقبہ
4898 ایکڑ	2458 ایکڑ	12440 ایکڑ	-	-

(ب) ضلع گوجرانوالہ میں دوران سال 2007-08 شجرکاری کے لئے پاک آرمی کو برائے

شجرکاری دیا گیا جو کہ سال 2017/11 کو پاک آرمی کا ایگریمنٹ ختم کرنے کے باوجود

تاحال پاک آرمی کے زیر کنٹرول ہے تفصیل درج ذیل ہے:

1-	بیلہ راجپورہ	265 ایکڑ
2-	بیلہ ڈھوئیکلی	45 ایکڑ
3-	بیلہ ہری پور	17 ایکڑ
4-	بیلہ بھگوان پورہ	275 ایکڑ

(ج) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ جنگلات نے گزشتہ برسات کے موسم میں درج ذیل رقبہ پر شجرکاری کی اور گورنمنٹ کے جاری کردہ حذف کو بھی مکمل کیا برسات کے موسم میں مختلف محکمہ جات کو دیئے گئے پوداجات کی تفصیل درج ذیل ہے گورنمنٹ فارسٹ میں لگائے گئے پوداجات کی حفاظت کی ذمہ داری فارسٹ سٹاف کی ہے۔

گورنمنٹ فارسٹ	تعلیمی ادارے	محکمہ صحت	پاک آری	زمیندار اور پرائیویٹ
23109	30851	33000	38540	80707

(د) ضلع گوجرانوالہ محکمہ جنگلات نے موسم بہار میں کی گئی شجرکاری کی تفصیل درج ذیل ہے:

گورنمنٹ فارسٹ	تعلیمی ادارے	محکمہ صحت	پاک آری	زمیندار اور پرائیویٹ
63845	6046	4000	86060	46483

محکمہ جنگلات کی 17-2016 اور 18-2017

کی آمدن اور اخراجات سے متعلق تفصیلات

574: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اگست 2018 سے آج تک صوبہ بھر میں جنگلات میں کتنا اور کہاں کہاں اضافہ کیا گیا ہے اس کی تفصیل تحصیل و ضلع وار آگاہ کریں؟

(ب) محکمہ جنگلات کی 17-2016 اور 18-2017 کی آمدن اور اخراجات کی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں نیز محکمہ ہذا کی جنگلات کی لکڑی فروخت کی پالیسی کیا ہے اور یہ پالیسی کب formulate ہوئی کیا اس میں ترامیم کی گئیں مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) سال 2018-19 میں حکومتی منصوبے کے تحت ترقیاتی و غیر ترقیاتی بجٹ سے محکمہ جنگلات صوبہ بھر میں 19950 ایکڑ رقبہ پر ایک کروڑ 44 لاکھ 83 ہزار 700 پودے بحساب 726 پودے فی ایکڑ لگائے گا۔

ایک ایکڑ میں 43 ہزار 560 مربع فٹ ہوتے ہیں اور اگر پودے سے پودے کا فاصلہ چھ فٹ رکھا جائے اور قطار سے قطار کا فاصلہ دس فٹ رکھا جائے تو ایک ایکڑ میں 726 پودے لگتے ہیں۔

علاوہ ازیں سڑکوں اور نہروں کے کنارے 806 ایونیو میل پر 4 لاکھ 3 ہزار پودوں کی شجرکاری کی جائے گی۔

گڑھے سے گڑھے کا فاصلہ کم از کم 10 فٹ رکھا جاتا ہے اور ایک ایونیو میل 500 گڑھے بنائے جاتے ہیں۔

نوٹ: 2018-19 میں کل ایک کروڑ 48 لاکھ 86 ہزار 700 پودے لگائے جائیں گے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 2016-17 اور 2017-18 محکمہ جنگلات پنجاب میں جو آمدن اور اخراجات ہوئے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	آمدن	اخراجات
2016-17	76,36,34000	2,981,220,885
2017-18	75,89,23000	3,348,993,358

محکمہ میں اس وقت صرف خشک اور گرے پڑے درختان کی نیلامی کی جاتی ہے۔ خشک اور گرے پڑے درختان کی فہرست بنائی جاتی ہے اور تمام قانونی ضابطے مکمل کرنے کے بعد open auction کے ذریعے نیلام کئے جاتے ہیں۔ محکمہ جنگلات میں کئی شہہ لکڑی اور کھڑے درختان بشمول دیگر پیداوار جنگل کی نیلامی کے لئے گورنمنٹ نے بذریعہ نوٹیفکیشن نمبری VIII-15/2006(SOFT(EXT) مورخہ 30.08.2010 درج ذیل کمیٹی تشکیل دی ہے۔

1. ڈویژنل فارسٹ آفیسر متعلقہ ڈویژن کا ممبر
2. ڈویژنل فارسٹ آفیسر دوسری ڈویژن کا ممبر
3. ڈویژنل فارسٹ آفیسر تیسری ڈویژن کا ممبر
4. نمائندہ کسٹمر آفس جس شہر میں نیلامی ہوگی ممبر
5. ڈائریکٹر مارکیٹنگ لاہور ممبر

لاہور کی سڑکوں، نہروں اور راجباہوں پر

گرین پاکستان پروگرام کے تحت درخت لگانے سے متعلقہ تفصیلات

634: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت کے گرین پنجاب پروگرام کے تحت ضلع لاہور میں کتنی نرسریاں کہاں کہاں لگائیں اور ان میں کون سے پودے درخت وغیرہ لگائے گئے ہیں ان کی نام وار تفصیل فراہم کریں؟

(ب) سال 2018-19 کے بجٹ میں صوبہ میں گرین پنجاب پروگرام کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی کتنی رقم خرچ ہوئی اور کتنی بقیہ ہے؟

(ج) اس پروگرام کے تحت ضلع لاہور میں کتنی سڑکوں، نہروں، راجباہوں اور دوسرے مقامات پر درخت لگائے گئے ہیں مکمل تفصیل بیان فرمائیں؟

(د) کیا حکومت لاہور کی تمام سڑکوں، نہروں، راجباہوں اور دوسرے مقامات پر درخت لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ضلع لاہور میں سال 2016-17 میں کرول جنگل میں 737000 پی بیگز پلانٹ کی نرسری لگائی تھی۔ اس میں کیکر، ارجن، سکھ چین، املتاس، جامن، توت اور دیگر اقسام کے پودے لگائے گئے تھے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع لاہور میں مندرجہ ذیل مقامات پر درخت لگائے گئے ہیں۔

نمبر شمار	نام سڑک	جنگل رقبہ
1-	برکی روڈ	49 ایو نیو میل
2-	سوئے آصل روڈ	35 ایو نیو میل
3-	کرول جنگل	120 ایکڑ
4-	ایو بیجی جنگل	45 ایکڑ

(د) ہاں! حکومت لاہور کی تمام سڑکوں، نہروں، راجباہوں اور دوسرے مقامات پر درخت لگانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ جن کی تفصیل منظور شدہ پروگرام ترقیاتی منصوبے کی شکل میں موجود ہے۔

ضلع ساہیوال میں جنگلات کے کل رقبے

کی تعداد اور غیر قانونی قابضین کے زیر تسلط رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

649: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں کل کتنا رقبہ محکمہ جنگلات کی ملکیت ہے اور کتنے رقبے پر جنگلات واقع ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں محکمہ جنگلات کی زمین پر غیر قانونی قبضہ ہے یہ جگہ کہاں کہاں واقع ہے مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ جنگلات کے ملازمین بھی ان قبضہ گروپ میں شامل ہیں اور غیر قانونی طور پر قبضہ کروا رہے ہیں؟

(د) محکمہ جنگلات ضلع ساہیوال کی کل کتنی زمین پر ناجائز قبضہ ہے اور محکمہ طور پر کتنے ناجائز قابضین کے خلاف مقدمات کا اندراج کروایا گیا ہے، تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ه) ضلع ساہیوال میں محکمہ جنگلات کے کتنے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں نیز ان دفاتر میں موجود ملازمین کے نام عہدہ اور گریڈ کی تفصیل بتائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ جنگلات کے حوالہ سے ضلع و تحصیل ساہیوال میں محکمہ جنگلات کی انہار 301 کلومیٹر اور سڑکات 109 کلومیٹر linear Plantation پر محیط ہے۔ جس کے مالکانہ حقوق محکمہ انہار اور ہائی وے کے پاس ہیں۔ تحصیل ساہیوال میں محکمہ جنگلات compact جنگل نہ ہے اور چیچہ وطنی تحصیل علیحدہ فارسٹ ڈویژن ہے۔ اسی

طرح ضلع خانیوال کی تحصیل میاں چنوں بھی اسی ڈویژن کا حصہ ہے لہذا چیچہ وطنی فارسٹ ڈویژن میں انہار 1035 کلو میٹر سڑکات 254 کلو میٹر رقبہ پر محیط ہے۔ انہار اور سڑکات کے مالکانہ حقوق نہر اور ہائی وے کے پاس ہیں۔ اور سی طرح 11531.70 ایکڑ رقبہ چیچہ وطنی پلانٹیشن (compact) کا حصہ ہے۔

(ب) ساہیوال میں محکمہ جنگلات کا compact جنگل نہ ہے۔ چیچہ وطنی فارسٹ ڈویژن تحصیل چیچہ وطنی پر مشتمل ہے۔ محکمہ جنگلات کی زمین پر کوئی غیر قانونی قبضہ نہ ہے جس کا رقبہ 11531 ایکڑ پر مشتمل ہے۔

(ج) غلط ہے۔ رقبہ پر کوئی غیر قانونی قبضہ نہ ہے لہذا کسی ملازم کا اس میں ملوث ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(د) ضلع ساہیوال میں محکمہ جنگلات کی زمین پر کوئی غیر قانونی قبضہ نہ ہے۔

(ہ) محکمہ جنگلات ضلع ساہیوال دو تحصیلوں پر مشتمل ہے ان دفاتر میں جو ملازمین کام کرتے ہیں ان کی گریڈ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع فیصل آباد: محکمہ جنگلات کے لئے

سال 19-2018 کے بجٹ مشینری، گاڑیوں سے متعلقہ تفصیلات

670: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازرہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد محکمہ جنگلات کو مالی سال 19-2018 کے دوران کتنے فنڈز فراہم کئے گئے؟

(ب) ان فنڈز سے کتنی رقم شجرکاری پر خرچ کی گئی؟

(ج) اس شجرکاری کے تحت اس ضلع میں کس کس روڈ، جگہ، پارک اور نہر پر کون سے درخت لگائے گئے ہیں اور مزید کتنے درخت لگانے کا ارادہ ہے؟

(د) اس شجر کاری کے تحت کیا حکومت اس ضلع میں پھلدار اور پھولدار پودے اور درخت لگانے کو تیار ہے؟

(ه) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(و) اس ضلع میں محکمہ کے پاس کون کون سی مشینری اور گاڑیاں ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) محکمہ جنگلات فیصل آباد فارسٹ ڈویژن ضلع فیصل آباد کا مدوار بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

Pay and Allowances Works & Conservancy

45.784 ملین روپے

7.829 ملین روپے

(ب) محکمہ جنگلات فیصل آباد فارسٹ ڈویژن نے ضلع فیصل آباد میں مالی سال 2018-19 کے دوران شجر کاری پر کوئی رقم خرچ نہ کی ہے۔

(ج) فیصل آباد فارسٹ ڈویژن کے زیر انتظام ضلع فیصل آباد میں دوران سال 2018-19 میں کوئی شجر کاری نہ کی گئی ہے لیکن سال 2019-20 کے دوران ضلع فیصل آباد میں تقریباً 4,80,000 پودے لگانے کا منصوبہ ہے۔

(د) چونکہ مذکورہ شجر کاری کا منصوبہ جنگلات کی پلانٹیشن پر محیط ہے لہذا ان جگہوں پر زمین کی ساخت کے مطابق اور موجودہ پانی کی دستیابی کے مطابق پودے لگائے جائیں گے۔

(ه) ضلع فیصل آباد میں محکمہ جنگلات کے اس وقت 108 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

(و) ضلع فیصل آباد میں محکمہ جنگلات کے پاس، ڈبل کیمین ڈالا، جیپ پوٹھوہار، ٹریکٹرز اور پیٹر انجن موجود ہیں۔

لاہور چڑیا گھر میں جانوروں کی تعداد اور نئے ہاتھی کی آمد سے متعلقہ تفصیلات

676: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چڑیا گھر مال روڈ لاہور میں کل کتنے جانور موجود ہیں؟

(ب) کیا مرنے والے ہاتھی "سوزی" کی جگہ نئے ہاتھی کی آمد چڑیا گھر میں ہو گئی ہے؟

(ج) اگر جواب نفی میں ہے تو نیا ہاتھی چڑیا گھر میں لانا کب تک ممکن ہو گا؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) چڑیا گھر لاہور میں 108 اقسام کے 1153 جانور اور پرندے موجود ہیں۔

(ب) لاہور چڑیا گھر میں نئے ہاتھی کی آمد نہیں ہوئی ہے۔

(ج) نئے ہاتھی خریدنے کے لئے ورک آرڈر جنوری 2018 میں جاری کر دیا گیا تھا اس

ضمن میں یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ جنگلی حیات بالخصوص ہاتھی کی خرید و فروخت

درآمد و برآمد کرنے والے ممالک کو سائنٹیفک مینجمنٹ اتھارٹی Convention on

International Trade of Endangered species (CITES) کے طے

کردہ اصول و ضوابط کے مطابق کرنا ہوتی ہے جس کے لئے درآمد کرنے والے ممالک

سے درآمد پر مٹ جبکہ برآمد کرنے والے ممالک سے برآمد پر مٹ کا اجراء لازمی ہے

اور ان پر مٹوں کے حصول میں وقت درکار ہوتا ہے۔ ہاتھی فراہم کرنے والی فرم M/S

Agency Barlex نومبر 2019 تک سپلائی مکمل کرنے کی پابند ہے۔

ساہیوال: یکم جون 2017 سے یکم مئی 2018 تک

محکمہ جنگلات کی لکڑی کی غیر قانونی کٹائی میں ملوث ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

679: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازرہ نوازش بیان

فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں موجود محکمہ جنگلات کے جنگلات سے کروڑوں

روپے کی لکڑی غیر قانونی طور پر چوری و فروخت کی جا رہی ہے؟

(ب) یکم جون 2017 سے یکم مئی 2018 تک محکمہ جنگلات کے کتنے ملازمین غیر قانونی لکڑی

کی کٹائی میں ملوث پائے گئے، ان کے خلاف کیا قانونی کارروائی کی گئی، تفصیل سے آگاہ

کریں؟

(ج) ان دو سالوں میں جتنی رقم کی لکڑی جنگلات سے چوری یا فروخت کی گئی ہے ان کی amount اور کون کون سے لکڑی کے درخت شامل ہیں، مکمل تفصیل بتائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ لکڑی غیر قانونی فروخت ہو رہی ہے۔ تاہم لکڑی چوری کے سلسلہ میں بروقت قانونی کارروائی برخلاف ملزمان فارسٹ ایکٹ 1927 ترمیم شدہ کے تحت کی جا رہی ہے۔

(ب) اگرچہ یہ درست نہ ہے کہ کوئی بھی ملازم براہ راست لکڑی چوری کرواتا ہے تاہم جو ملازم اپنے علاقے میں قانونی کارروائی کرنے میں ناکام رہے یا کوئی قانونی کارروائی میں دانستہ ستم رکھے تو اس کے خلاف پیڈ ایکٹ 2006 کے تحت تادیبی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے اور ان کو سزائیں دی جاتی ہیں۔ دوران سال 18-2017 میں کل تعداد 58 ملازمین کے خلاف انضباطی کارروائی عمل میں لا کر سزائیں دی گئی ہیں۔

(ج)

- i. محکمہ جنگلات ضلع ساہیوال سے دوران سال 18-2017 تعداد 1887 درختان مالیتی - / 6827233 روپے ناجائز چوری ہوئے جس پر فارسٹ ایکٹ 1927 ترمیم شدہ کے تحت ملزمان کے خلاف کارروائی کی گئی ہے۔
- ii. محکمہ جنگلات میں انہار کے کنارے درختان کی فروخت پر حکومت پنجاب کی جانب سے بحوالہ نمبر 30/86-VIII(SOFT(EXT) مورخہ 30- جون 2015 کے تحت پابندی تھی جو گورنمنٹ آف پنجاب کے نمبر -SOFT(EXT)VIII مورخہ 3- مئی 2018 کو ختم ہوئی۔ سال 18-2017 میں سزکات سے تعداد 501 درختان نلام کئے گئے۔ ان سے مبلغ - / 3112470 روپے وصول ہوئے ان میں شیشم، کیکر، سفیدہ و دیگر اقسام شامل ہیں اور اسی طرح تحصیل چیچہ وطنی ذخیرہ کی 19558 مکسرفٹ نمبر اور 14074 مکسرفٹ بالن کی مد میں - / 9310657 روپے وصول ہوئے ہیں۔

ضلع لاہور میں محکمہ جنگلات کے ملازمین

کی تعداد اور سال 18-2017 میں ملازمین کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

710: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و ماہی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ جنگلات کے کل کتنے ملازمین تعینات ہیں سکیل وار تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) 18-2017 سے آج تک محکمہ جنگلات لاہور میں کتنے ملازمین بھرتی کئے گئے بھرتی کا اشتہار کس اخبار میں دیا گیا اخبار کا نام اور تاریخ بتائی جائے؟

(ج) مذکورہ سالوں میں جو بھرتی کی گئی اس کی میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ضلع لاہور میں تعینات محکمہ جنگلات کے ملازمین کی لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 18-2017 سے آج تک جو ملازمین بھرتی ہوئے ہیں، ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔ روزنامہ "جنگ" مورخہ 21- اگست 2017 اور روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 20- اگست 2017 اور روزنامہ "سما" مورخہ 19- اگست 2017 میں اشتہار دیا گیا جس میں اٹھارہ فارسٹ گارڈز کو بھرتی کیا گیا جس میں سے دو فارسٹ گارڈز نے جو ائین نہ کیا اور وہ حاضر ہیں اور ایک مالی بھرتی کیا گیا۔ وہ بھی نوکری چھوڑ گیا اور دو سوپر بھرتی کئے گئے وہ کام کر رہے ہیں۔

(ج) مذکورہ سالوں میں جو بھرتی کی گئی ان کی میرٹ لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ بھر میں جنگلات

کے رقبہ اور زسریوں کی تعداد میں اضافہ سے متعلقہ تفصیلات

759: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر جنگلات، جنگلی حیات و مانی پروری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں جنگلات کی کل اراضی کتنی ہے اور حکومت نے جنگلات لگانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) محکمہ جنگلات کی نئی زسریاں قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور صوبہ بھر میں محکمہ جنگلات کے کتنے سیل پوائنٹ ہیں، عوام کو سرکاری زسریوں سے کس نرخ پر پودے فراہم کئے جاتے ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) پنجاب میں 1.639 ملین ایکڑ رقبہ پر جنگلات موجود ہیں جو کہ صوبے کے کل رقبہ کا 3.1 فیصد بنتا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

قسم جنگلات	رقبہ ملین ایکڑ	محل وقوع
پہاڑی جنگلات	0.171 ملین ایکڑ	مری کھوہ ضلع راولپنڈی
نیم پہاڑی جنگلات	0.635 ملین ایکڑ	راولپنڈی، اٹک، چکوال، جہلم خوشاب اور ڈی جی خان
آبیاری ذخیرہ جات	0.371 ملین ایکڑ	صوبہ بھر کے میدانی سیرابی علاقہ جات
دریائی جنگلات / بیلہ جات	0.144 ملین ایکڑ	دریائے راوی، جہلم، سندھ اور چناب کے کنارہ جات
ریج لینڈ / چراگاہیں	0.318 ملین ایکڑ	قسل، لیہ، بکھر، چولستان، بہاولپور، بہاولنگر اور رحیم یار خان

ٹوٹل 1.639 ملین ایکڑ

علاوہ ازیں صوبہ بھر میں قطاروں میں جنگلات نہروں کے کنارے 32640 کلو میٹر، سڑکات کے کنارے 11680 کلو میٹر، ریلوے لائنوں کے کنارے 2987 کلو میٹر پر پائے جاتے ہیں۔ محکمہ جنگلات صوبہ بھر میں شجرکاری کو فروغ دینے کے لئے سال میں دو مرتبہ شجرکاری مہمات (بہار و برسات) میں عوام الناس و دیگر محکمہ جات کو پودوں کی فراہمی یقینی بناتا ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ شجرکاری کی جاسکے۔ ہر سال ترقیاتی و غیر ترقیاتی بجٹ کے تحت ذخیرہ جات، بیلہ جات اور سڑکات اور انہار کے

کناروں میں پودے لگائے جاتے ہیں۔ ماحولیاتی آلودگی کی روک تھام اور سرسبز و شاداب پنجاب بنانے کے لئے نئی نسل میں شجرکاری کے رجحان کو اجاگر کرنے کے لئے محکمہ تعلیمی اداروں میں خصوصی شجرکاری مہمات چلا رہا ہے جو نہ صرف ادارے کی شادابی کے لئے ضروری ہے بلکہ ملک و قوم کے لئے بہترین ماحول کا ضامن ہے۔

علاوہ ازیں محکمہ جنگلات افواج پاکستان کو بھی بڑے پیمانے پر پودے فراہم کرتا ہے تاکہ بارڈر ایریا اور cantonment کو سرسبز و شاداب بنایا جائے۔ پنجاب میں Ten Billion Tree Tsunami Project چلایا جا رہا ہے جس کے تحت 2019-20 تا 2023-24 کے دوران تقریباً 46 کروڑ پودے لگائے جائیں گے جو کہ سرسبز انقلاب کا ذریعہ ہو گا۔

(ب) محکمہ جنگلات نے عوام الناس کو پودے و قلمت فراہم کرنے کے لئے تحصیل و ضلع کی سطح پر 363 نرسریاں قائم کر رکھی ہیں جن سے عوام الناس کو ان کی ضرورت کے مطابق پودے نہایت ہی کم ریٹ یعنی -/8 روپے فی پودے اور قلم -/1 روپے کے حساب سے مہیا کئے جاتے ہیں۔ چونکہ وزیراعظم پاکستان کے وژن پر Ten Billion Tree Tsunami Project کے تحت 46 کروڑ پودے اگائے جانے ہیں جن کے محکمہ جنگلات نے ہر تحصیل میں مرکز کی سطح پر نرسریاں بنانے کا پلان بنایا ہے جس پر کام جاری ہے۔

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب وزیر قانون ایوان میں رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں توسیع کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع
وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و ہیٹ المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں
یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹ بابت:

"اولیول میں پڑھائی جانی والی کتاب "Islam-Beliefs and Practices" میں
اور سوشل میڈیا پر حضرت محمد ﷺ، ازواج مطہراتؓ اور خلفائے راشدین کے
خلاف گستاخیوں کی شدید مذمت "ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع
کردی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹ بابت:-

"اولیول میں پڑھائی جانی والی کتاب "Islam-Beliefs and Practices" میں
میں اور سوشل میڈیا پر حضرت محمد ﷺ، ازواج مطہراتؓ اور خلفائے راشدین کے
خلاف گستاخیوں کی شدید مذمت "ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع
کردی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

سپیشل کمیٹی نمبر 6 کی رپورٹ بابت:

"اولیول میں پڑھائی جانی والی کتاب "Islam-Beliefs and Practices" میں
میں اور سوشل میڈیا پر حضرت محمد ﷺ، ازواج مطہراتؓ اور خلفائے راشدین کے
خلاف گستاخیوں کی شدید مذمت "ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع
کردی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

شیخوپورہ: شادی سے انکار پر لڑکی اور لڑکے کا قتل

345: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 12- نومبر 2019 کی خبر کے مطابق رچنا ٹاؤن فیروز والا ضلع شیخوپورہ میں شادی سے انکار پر اولیس اور صائمہ بی بی کو زہر دے کر قتل کر دیا گیا جن کی نعشیں گھر سے مردہ حالت میں ملیں؟

(ب) اس واقعہ اور گرفتار ملزمان کی مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اخباری رپورٹ اور حقائق میں تھوڑا سا فرق ہے اصل حقائق یہ ہیں کہ مورخہ 2- اپریل 2019 کو محمد اولیس رات کو اپنے گھر پر نہ پہنچا تو اس کے ورثاء نے اس کی تلاش شروع کر دی وہ تلاش کرتے ہوئے مسما صائمہ بی بی بیوہ کے گھر پہنچے تو گھر کے دروازے کو اندر سے لاک لگا ہوا تھا انہوں نے پولیس کو طلب کیا جو ہمراہ پولیس مین گیٹ کی دیوار پھلانگ کر کھولا گیا اور اندر جانے کے لئے کمرے کی جالی کو کاٹا گیا کمرے کا دروازہ بھی اندر سے لاک تھا جس کو بذریعہ آہنی راڈ کھولا گیا تو دیکھا کہ مسما صائمہ بی بی مردہ حالت میں پڑی تھیں جبکہ اولیس آخری سانسیں لے رہا تھا جس کو فوری طور پر ہمراہ ورثاء ہسپتال بھجوا یا گیا لیکن وہ راستے میں ہی دم توڑ گیا مقتول کے منہ سے جھاگ جاری تھی اور جسم پر کوئی زخم کا نشان نہ تھا اس میں پولیس نے فوری طور پر کارروائی کی اور جو ہمیں درخواست موصول ہوئی اُس میں ابتدائی طور پر کسی ملزم کو نامزد نہیں کیا گیا تھا بعد میں دو ملزمان کو نامزد کیا گیا جن دونوں کو گرفتار کر کے شامل تفتیش کر لیا گیا ہے اس میں forensic کی رپورٹ بھی

آچکی ہے، میڈیکل کی رپورٹ بھی آچکی ہے۔ ملزمان کے بیان لینے کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ حقائق کو یکسو کر کے چلان عدالت میں پیش کیا جائے گا دو ملزمان گرفتار ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آگیا ہے لہذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! شکریہ۔ I am satisfied

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

راجن پور: دہشتگردوں کی فائرنگ سے پانچ افراد کا قتل

349: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تمام ٹی وی چینلز اور اخبارات مورخہ 12- نومبر 2019 کی خبروں کے مطابق ضلع راجن پور میں دہشتگردوں کی موجودگی کی اطلاع پر پولیس ٹیم ٹرانسبل ایریا جارہی تھی کہ عربی ٹبہ پر موٹر سائیکل سواروں نے پولیس وین پر فائرنگ کر دی، ان دہشتگردوں کی فائرنگ سے دو پولیس اہلکاروں سمیت پانچ افراد ہلاک ہو گئے؟

(ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اگر ہاں تو کن دفعات کے تحت اور اس واقعہ میں ملوث کتنے ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ درست ہے کہ یہ واقعہ ہوا اور یہ intelligence based operation تھا جو اطلاع ملی تھی اُس کے بعد ایک ٹیم تشکیل دی گئی تھی اور انہوں نے combined operation کرنا تھا اس آپریشن کے نتیجہ میں جو deaths ہوئی ہیں وہ بھی درست ہیں کہ ان لوگوں نے جام شہادت نوش کیا ہے۔ اس میں کمانڈر ریاض گل، کمانڈر رگی، کمانڈر چاند، کمانڈر مجاہد لاڑو، کمانڈر ناراض منیو، کمانڈر افضل اور برہمداخ بگٹی جن کی ایماء پر یہ مقدمہ درج کیا گیا ہے اور مقدمہ 109، 148، 149، 186، 352، 302 اور 780A کے تحت درج کیا گیا ہے اس میں تفتیش ہو رہی

ہے special investigation team بنائی گئی ہے۔ جیسے ہی اس میں مزید پیشرفت ہوگی میں معزز ایوان کو آگاہ کروں گا۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں تھوڑی سی توجہ چاہوں گی کہ ڈسٹرکٹ راجن پور میں آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ یہ آئے روز کے واقعات ہو رہے ہیں کیا ان کے مستقل سدباب کے لئے بھی حکومت کچھ سوچ رہی ہے یا ہم صرف شہادتیں ہی دیکھتے رہیں گے اور ایف آئی آرز ہی کٹواتے رہیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! سوال repeat کر دیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! سوال نہیں میں وہی بات کر رہی ہوں کہ آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ ڈسٹرکٹ راجن پور میں یہ آئے روز کے واقعات ہیں کہ کیا ہم صرف نعشیں ہی اٹھاتے رہیں گے، حکومت کے پاس اس کے مستقل سدباب کے لئے کیا کوئی پلان نہیں ہے، کیا ہم روز فاتحہ خوانی ہی کرتے رہیں گے اور ایف آئی آرز ہی درج کرتے رہیں گے وہاں مستقل اس کے سدباب کی ضرورت ہے تو اس کے لئے حکومت کوئی لائحہ عمل بنانا چاہتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! یہ ٹرائبل ایریا کے قریب واقعہ ہوا ہے اور یہ properly planned نہیں تھا یہ میرا ہی ایریا ہے کیونکہ وہ BRA اور BLA کے لوگ بلوچستان سے آتے ہیں اور وہ ہٹ کر کے they go back to Baluchistan یہ بہت بڑا issue ہے ساری Law Enforcement Agencies ہیں اس میں workout کر رہی ہے اور وہ intelligence based کام کریں گی پھر ہم ان کو eliminate کر سکتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سپیکر کی جانب سے نیوکیمپس لاہور سے ملحقہ انڈر پاس کو

وارث میر کے نام سے منسوب کرنے کے بارے میں رولنگ پر عملدرآمد کا مطالبہ جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں انتہائی ادب اور احترام سے آپ کی وساطت سے معزز وزیر قانون گزارش کرنا چاہتا ہوں پروفیسر وارث میر صاحب جس نے بڑی کڑی دھوپ کا سفر طے کیا اور ایک مزاحمت کی علامت تھے last government میں ایک انڈر پاس کا نام جو نیوکیمپس ہے اُس کا نام پروفیسر وارث میر انڈر پاس رکھ دیا گیا اور آپ کی جگہ کچھ روز پہلے جناب پرویز الہی یہاں پر تشریف فرما تھے ہم نے اُن سے گزارش کی تھی کہ آپ اُس انڈر پاس کی بجائے فیروز پور روڈ سے ہمارا کیالینا دینا، اس کا نام بے شک کشمیر روڈ رکھ دیں لیکن پروفیسر وارث میر انڈر پاس جس کے حوالے سے جیسا کہ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ مزاحمت کی علامت تھے ان کا نام رکھ کر پھر ختم کرنا یہ اچھی بات نہیں ہے۔ I don't know what is the mystery کہ ایسا کیوں کیا گیا ہے؟ وزیر قانون نے اس وقت کشادہ دلی کا مظاہرہ کیا تھا اور وہ اجلاس 11- اکتوبر کو ہوا تھا اب اس کو بھی کافی وقت گزر چکا ہے۔ پُل کے شروع میں تو وارث میر لکھا ہوا ہے لیکن جب پُل پر جاتے ہیں تو وہاں پر کشمیر انڈر پاس لکھا ہے تو میری humble submission ہے کہ اس پُل کا نام دوبارہ پروفیسر وارث میر رکھا جائے کیونکہ وہ ایک بہت بڑا نام تھے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبر کا فرمانا درست ہے کہ جب جناب سپیکر جناب پرویز الہی اجلاس کی صدارت فرما رہے تھے تو انہوں نے ایک رولنگ دی تھی کہ اس پُل کا نام تبدیل کیا جائے تو اس پر کام ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں انشاء اللہ تعالیٰ concerned department سے رابطہ کر کے

will try to expedite it.

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اس پر کام کیا کرنا ہے؟ صرف کشمیر انڈر پاس کو کاٹ کر پروفیسر وارث میر انڈر پاس نام رکھنا ہے جیسا کہ انہوں نے پہلے ایک ہی رات میں سب کچھ کیا ہے ویسے ہی اب بھی کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! اس پل کا نام جلد از جلد تبدیل کر دیں۔

تحریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحریک التوائے کار لیتے ہیں۔ ہماری کچھ تحریک التوائے کار pending تھیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 5/18 جناب نصیر احمد نے پیش کی تھی اس کا جواب ہم نے متعلقہ منسٹر صاحب سے لینا ہے۔ کیا متعلقہ منسٹر جناب عادل پرویز یہاں پر موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 174/18 جناب گلریز افضل گوندل نے پیش کی تھی۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب وزیر قانون دیں گے۔ جی، وزیر قانون!

سرگودھا: پٹھکھوال کے جنگلات سے لکڑی چوری کے واقعات میں اضافہ (-- جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ معزز ممبر نے نشاندہی کی تھی کہ ضلع سرگودھا میں سینکڑوں ایکڑ پر جنگلات تھے لیکن اب موقع پر درخت بہت کم رہ گئے ہیں۔ اس جنگل سے چند روز قبل ہزاروں من لکڑی اور درخت کاٹ کر فروخت کر دیئے اور جن میں سے چار ٹرک لکڑی سے بھرے ہوئے پکڑے گئے۔ اس حوالے سے گزارش ہے کہ یہ واقعہ رونما ہونے کے بعد ہم اس پر انکوائری کر رہے ہیں جیسے ہی انکوائری مکمل ہوگی میں انکوائری رپورٹ معزز ایوان میں پیش کر دوں گا لیکن اس میں صرف گزارش یہ ہے کہ تھوڑی سی اس میں exaggeration تھی کیونکہ اتنا زیادہ واقعہ نہیں ہوا تھا جتنا کہ تحریک التوائے کار میں بیان کیا گیا ہے۔ بہر حال میں معزز ممبر کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اس حوالے سے concern show کیا اور انشاء اللہ تعالیٰ ان کے concern کے مطابق اس پر کارروائی کی جائے گی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/219 شیخ علاؤ الدین کی ہے وہ پیش کرچکے ہیں لہذا متعلقہ منسٹر میاں محمود الرشید اس کا جواب دیں گے۔

وزیر ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو pending فرمادیں کیونکہ اس تحریک التوائے کار کا جواب میں ابھی ڈیپارٹمنٹ سے نہیں لے سکا اور شیخ علاؤ الدین بھی یہاں پر موجود نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اب ہم گورنمنٹ بزنس کی طرف آتے ہیں۔

Extension of Ordinances, Laying of Ordinances, Introduction of Bills.

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سميع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ایجنڈے میں دیئے گئے آرڈیننسوں

کو واپس لینے اور قانون سازی قواعد کے مطابق کرنے کا مطالبہ

جناب سميع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میری چند ایک گزارشات آج کے گورنمنٹ بزنس کے حوالے سے ہیں۔ عرض یہ ہے کہ چاہے پنجاب اسمبلی یا قومی اسمبلی اس کی primary duty قانون سازی ہے۔ ہم نے یہاں اور قومی اسمبلی میں بھی دیکھا ہے کہ وہاں پچھلے ایک ڈیڑھ ماہ سے آرڈیننسز کے سہارے ہاؤس کو چلانے کی کوشش کی جا رہی تھی۔

جناب سپیکر! میرا اپنا خیال ہے کہ پنجاب اسمبلی کی تاریخ میں اتنی ریکارڈ تعداد میں آرڈیننسز کے ذریعے اس ہاؤس کو چلانے کی روایت اور مثال اس حکومت نے قائم کی ہے۔ اس کا نتیجہ کیا نکلا کہ آرڈیننسز کی مدت 90 دن کی ہوتی ہے یعنی 90 دن کے بعد دوبارہ ان کی

extension نہیں لی گئی اور وہ چار یا پانچ آرڈیننسز lapse کر گئے۔ اب ان 90 دنوں کے دوران ان محکموں میں جو بھی اقدامات کئے گئے یہ سارا پیسا جو اقدامات پر لگا وہ پنجاب کی عوام کی ٹیکس کی کمائی کا لگا ہے۔ آپ نے ان 90 دنوں کے دوران چار آرڈیننسز کے ذریعے، قانون سازی کی بلکہ اب تو 90 دنوں سے بھی زیادہ وقت ہو چکا ہے اب ان 90 دنوں کے دوران آپ نے جتنے بھی اقدامات کئے ہیں وہ منسوخ ہونے کی وجہ سے آرڈیننسز غیر قانونی قرار پائے اور ان پر جو خرچہ ہوا وہ بھی ضائع ہو گیا اور تمام اقدامات بھی ضائع ہو گئے اس لئے آج حکومت دوبارہ سے اس کی extension مانگ رہی ہے۔

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ پنجاب کی پارلیمانی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں آپ آرڈیننسز لائے اور وہ منسوخ ہوئے حالانکہ یہ بات ٹھیک ہے کہ Ordinances Constitution of Pakistan کے آرٹیکل 128 کے تحت جاری ہوتے ہیں۔ اگر ایک اسمبلی سیشن سے دوسرے اسمبلی سیشن کا دورانیہ زیادہ ہو جائے تو ماضی میں ہر حکومت ایک یا دو آرڈیننسز لاتی ہے پھر جیسے ہی اسمبلی آتی ہے اس میں ان آرڈیننسز کی approval procedure کے تحت ہوتی ہے لیکن آج میں یہ گورنمنٹ بزنس کا پیپر دیکھ رہا ہوں کہ اس کے مطابق پانچ آرڈیننسز lapse ہوئے ہیں اور پانچ کی آج extension ہے۔ پھر اس پر صبر کیا گیا اور نہ ہی اس سے کوئی سبق سیکھا گیا بلکہ آج صفحہ نمبر 2 کو دیکھیں تو تین نئے آرڈیننسز پیش کئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ ویسے تو ہر قانون سازی بہت اہمیت کی حامل ہوتی ہے لیکن ان نئے تین آرڈیننسز میں سے جو دوسرا اور تیسرا آرڈیننس ہے وہ لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے ہے یعنی پہلے تو آپ لوکل گورنمنٹ کا بل جلد بازی میں یہاں سے منظور کرواتے ہیں اور سٹینڈنگ کمیٹی میں اس پر proper voting بھی ہوتی ہے اس کے باوجود جیسے تیسے آپ اس بل کو پاس کروا لیتے ہیں اس کے بعد جب الیکشن کمیشن ایک قدغن لگاتا ہے کہ آپ کی پنجاب اسمبلی کی لوکل باڈیز کے حوالے سے جو قانون سازی ہوئی ہے وہ Constitution of Pakistan سے متصادم اور الیکشن رولز کی کھلم کھلا violation ہے تو پھر ہمارا لاء ڈیپارٹمنٹ اور لوکل باڈیز ڈیپارٹمنٹ ان کو یقین دہانی کرواتا ہے ہم اس کو rectify کریں گے۔ یہ جو دو آرڈیننسز ہیں ان میں ایک آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019 ہے اور دوسرا آرڈیننس

(ترمیم) پنجاب ویلج پنچائیتیں اینڈ نیبر ہڈ کونسلز 2019 ہے۔ ہر ایم پی اے چاہے وہ حکومتی یا اپوزیشن بنچز سے تعلق رکھتا ہو اس نے اپنے حلقے میں جا کر لوکل باڈیز کا الیکشن لڑنا اور اس کی تیاری بھی کرنی ہے لیکن یہ دو آرڈیننسز بہت اہم ہیں اور ان آرڈیننسز کا کسی ایم پی اے کو پتا ہے، کسی کمیٹی کے پاس سے ہو کر یہ آئے ہیں اور نہ ہی اس پر ہاؤس میں کوئی debate ہو رہی ہے۔ یہ آرڈیننسز آج direct ہی اکثریت کی بنیاد پر pass کر لیں گے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے آخری گزارش یہ ہے کہ اس حکومت میں بطور وزیر اعلیٰ جناب عثمان احمد خان بزدار پر بھی تنقید ہوتی ہے لیکن اس ہاؤس میں جتنے بھی منسٹر ہیں ان میں سے وزیر قانون سب سے زیادہ تجربہ کار، competent اور کام کرنا بھی جانتے ہیں لیکن آگے چلیں تو اگر سب سے competent minister کے ڈیپارٹمنٹ کی یہ حالت ہے تو پھر باقی منسٹروں کا آپ اندازہ کر لیں۔ اگر جناب محمد بشارت راجا کے اپنے ڈیپارٹمنٹ کی یہ حالت ہے کہ وہ قانون سازی آرڈیننسز کے سہارے چلا رہے ہیں تو باقیوں کا تو ویسے ہی اللہ حافظ ہے، اگر جناب محمد بشارت راجا کی کارکردگی پر question mark لگتا ہے تو پھر باقی کوئی نہیں بچتا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ دو بنیادی چیزیں ہوتی ہیں ایک قانون سازی اور دوسرا احتساب اور احتساب کے لئے ادارے تشکیل دیئے جاتے ہیں لیکن جب سے پی ٹی آئی کی حکومت آئی ہے اس نے اداروں کی تشکیل کی بجائے اداروں سے ایک انصاف واشنگ مشین لی جو اس میں داخل ہو گیا وہ دوسری طرف سے آیا تو احتساب سے پاک صاف تھا۔ انہوں نے احتساب کا تو یہ حال کر دیا ہے۔ قانون سازی کے حوالے سے عرض ہے کہ آج پنجاب اسمبلی کے اندر انصاف آرڈیننسز فیکٹری ہے، مرکز اور پنجاب دونوں میں یہ فیکٹریاں لگی ہیں۔

جناب سپیکر! میں آخر، میں وزیر قانون سے گزارش کروں گا کہ جس طرح مرکز میں قومی اسمبلی کے اندر حکومت نے جاری کئے گئے آرڈیننسز withdraw کئے ہیں اور قانون سازی کا proper طریقہ اختیار کیا ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے گزارش ہے کہ آج یہ extend کریں اور نہ ہی نئے آرڈیننسز لے کر آئیں بلکہ جس طرح قومی اسمبلی میں پی ٹی آئی نے کیا ہے ہم بعض دفعہ پی ٹی آئی پر تنقید بھی کرتے ہیں لیکن اگر وہاں انہوں نے اچھا کام کیا ہے تو آپ بھی اس کی تقلید کریں اور ان تمام آرڈیننسز کو withdraw کریں اور اس پورے ہاؤس کو confidence میں لے کر قانون سازی کا روایتی طریقہ اختیار کریں، آپ یہ bad legislation لا رہے ہیں ابھی دس آرڈیننسز آگئے ہیں۔ یہ پنجاب کی تاریخ میں پہلی بار ہوا ہے کہ اب تک آپ کے اٹھارہ بل پاس ہوئے ہیں، اس ایوان میں پی ٹی آئی نے جو قانون سازی کی ہے اس کے تحت ابھی تک اٹھارہ بل پاس کئے ہیں اور یہ پنجاب کی تاریخ میں پہلی بار ہو رہا ہے کہ pending bills کی تعداد 20 ہے یعنی ان کی تعداد پاس bills سے زیادہ ہے۔ یہ پہلے کبھی نہیں ہوا کہ pending bill 20 ہیں اور اٹھارہ پاس ہوئے ہیں۔ ہوتا یہ ہے کہ اگر دس بل پاس ہوئے ہیں تو دو تین بل pending چل رہے ہوتے ہیں لیکن یہاں تو 20 بل pending ہیں۔

جناب سپیکر! میں تنقید برائے تنقید نہیں کر رہا بلکہ چاہتا ہوں کہ اس ہاؤس کو confidence میں لے کر اس کے اختیارات میں اضافہ کیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! مجھے بھی بات کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبر سے گزارش ہے کہ مجھے جواب دے لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! تشریف رکھیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ معزز ممبر نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے میں ان کا احترام کرتا ہوں لیکن میں توقع کر رہا تھا کہ وہ یہ فرماتے کہ اس میں یہ illegality، کیا ہم کوئی بل یا آرڈیننس قانون اور آئین کے منافی لے کر آئے ہیں اور کیا آئین ہمیں اس بات کی اجازت دیتا ہے یا نہیں؟ میں سیکرٹری اسمبلی سے request کروں گا کہ معزز ممبر کو آئین کی کتاب دے دیں۔

جناب سپیکر! میں آپ سے request کروں گا کہ آپ آئین کا آرٹیکل 128 پڑھیں۔
 جناب سميع اللہ خان: جناب سپیکر! میں نے پڑھ لیا ہے اور میں نے خود آئین کا آرٹیکل 128،
 quote کیا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں
 ہاؤس کی انفارمیشن کے لئے پڑھ دیتا ہوں۔

128(1). The Governor may, except when the
 Provincial Assembly is in session, if
 satisfied that circumstances exist which
 render it necessary to take immediate action,
 make and promulgate an Ordinance as the
 circumstances may require.

جناب سپیکر! آئین کا یہ آرٹیکل گورنر صاحب کو آئینی اختیار دیتا ہے کہ وہ آرڈیننس
 جاری کر سکتے ہیں اور ہم نے آئین کے آرٹیکل 128 کے تحت گورنر صاحب سے یہ آرڈیننس جاری
 کرائے۔ اب آرڈیننس جاری ہونے کے بعد کیا ہم رولز آف پروسیجر کے تحت قانون سازی کے
 سارے process کو bypass کر رہے ہیں؟ ہم اسے bypass نہیں کر رہے بلکہ وہ تمام آرڈیننس
 اسمبلی میں آئیں گے، اسمبلی میں lay ہوں گے پھر متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی refer ہوں گے، وہاں
 سے clear ہو کر آئیں گے تو پھر یہ معزز ایوان ان پر قانون سازی کرے گا اس لئے یہ کہنا اور یہ
 تاثر دینا کہ یکطرفہ طور پر bulldoze کیا جا رہا ہے یہ غلط ہے۔ بالکل bulldoze نہیں کیا جا رہا بلکہ
 جو بھی آرڈیننسز ہوں گے وہ اسمبلی کی متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی refer ہوں گے اور وہاں
 consideration کے بعد جس طرح ایک عام قانون آتا ہے اس کے تحت آئیں گے اس لئے ہم
 نے کوئی غیر قانونی یا غیر آئینی کام نہیں کیا۔

جناب سپیکر! میں معزز ممبر کی خدمت میں دو حوالوں سے مزید عرض کرنا چاہتا ہوں
 ایک تو انہوں نے کہا کہ اٹھارہ بل پاس ہوئے ہیں اور بیس بل pending ہیں۔ ہم مانتے ہیں کہ
 ہمارے بیس بل pipeline میں ہیں۔ اگر ہم اکثریت کی بنیاد پر انہیں bulldoze کر کے مسلط کر

دیتے تو وہ ایک علیحدہ بات تھی لیکن ہم ایک legal process complete کر رہے ہیں اس لئے یہ تو آپ کو appreciate کرنا چاہئے تھا کہ ہم process complete کئے بغیر انہیں اسمبلی میں نہیں لارہے۔

جناب سپیکر! معزز ممبر نے لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے بات کی ہے کہ ہم لوکل گورنمنٹ بل میں ترامیم لے کر آئے ہیں، بالکل ہم ترامیم لے کر آئے ہیں اس کی دو وجوہات ہیں۔ آپ میرے ساتھ اتفاق کریں گے کہ ہم نے جو قانون بنایا تھا اس معزز ایوان نے اسے پاس کیا تھا۔ وہ قانون سٹیڈنگ کمیٹی کے پاس گیا تھا اور میں انتہائی وثوق کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اس سٹیڈنگ کمیٹی میں اپوزیشن کے جتنے بھی معزز ممبر تھے ہم نے ان تمام کے اتفاق رائے سے وہ بل پاس کیا۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: نہیں، نہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میری بات سنیں! آپ تو اس میں تھیں ہی نہیں تو پھر آپ کا نہیں کہاں سے آگیا؟ جو معزز ممبر ان موجود تھے میں تو ان کی بات کر رہا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ بات on oath کہتا ہوں، اسمبلی کا پورا سٹاف اور ہمارے تمام ممبران on oath یہ بات کہہ سکتے ہیں کہ جس دن یہ بل سٹیڈنگ کمیٹی سے پاس ہوا تو تمام ممبران نے ایک دوسرے کو مبارکباد دی۔ اب اس میں ترامیم کیوں آئیں؟ قواعد و ضوابط اور آئین کے مطابق جب ہم نے ایک بل پاس کیا تو چونکہ ہم نے الیکشن کرانا ہے جس کے لئے ہمیں الیکشن کمیشن آف پاکستان سے رجوع کرنا پڑتا ہے۔ آپ نے بھی اخبارات میں پڑھا ہو گا کہ ہم نے وہ بل الیکشن کمیشن آف پاکستان کو بھیجا اور اس میں چند ایک تکنیکی باتیں، چند ایک ٹیکنیکل errors تھیں جنہیں الیکشن کمیشن آف پاکستان نے point out کیا۔ ہمارا یہ لوکل گورنمنٹ بل عدالت عالیہ میں چیلنج بھی ہوا ہوا ہے۔ عدالت عالیہ میں الیکشن کمیشن آف پاکستان نے باقاعدہ یہ سٹیٹمنٹ دی کہ اس میں کچھ patent errors تھیں جو ہم نے point out کی ہیں وہ دور ہونے کے بعد اس میں اپنی رائے دیں گے۔ ہم نے وہ errors دور کرنے کے لئے یہ آرڈیننس جاری کرایا اور اس کے بعد الیکشن کمیشن آف پاکستان نے اس پر اپنی تسلی کا اظہار کیا اور انہوں نے کہا کہ یہ بل قابل عمل ہے اور ہم

اس کے مطابق الیکشن کرائیں گے لہذا میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی ایسا کام نہیں ہے جو آئین اور قانون کے خلاف کیا گیا ہو۔ اگر آئین اور قانون کے خلاف کیا گیا ہے تو عدالتیں موجود ہیں یہ وہاں سے ان کو turn down کروادیں لیکن میں اس بات کو دوبارہ دہرانا چاہتا ہوں کہ ہم نے آئین اور قانون کے مطابق قانون سازی کی ہے اور اسمبلی کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے ابھی تک اٹھارہ بل پاس کئے ہیں اور جو بیس بل pending ہیں انشاء اللہ آئندہ آنے والے وقت میں وہ بھی legislate ہوں گے اور یہی اسمبلی انہیں legislate کرے گی۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

سرکاری کارروائی

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم گورنمنٹ بزنس take up کرتے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! مجھے بات کرنے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ تشریف رکھیں۔

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the motion under rule 127 of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997. Minister for Law may move the motion for leave of the Assembly.

آئین کے آرٹیکل (a)(2) 128 کے تحت آرڈیننسز کی میعاد میں

توسیع کے لئے قرارداد پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to move Resolutions under Article 128 (2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances."

- 1) The Rawalpindi Women University, Rawalpindi Ordinance 2019 (IX of 2019).
- 2) The University of Mianwali Ordinance 2019 (X of 2019).
- 3) The Punjab Public Private Partnership Ordinance 2019 (XI of 2019).
- 4) The Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Ordinance 2019 (XII of 2019).
- 5) The Punjab Probation and Parole Service Ordinance 2019 (XIII of 2019).

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to move Resolutions under Article 128 (2)(a) of the Constitution for extension of the following Ordinances."

- 1) The Rawalpindi Women University, Rawalpindi Ordinance 2019 (IX of 2019).
- 2) The University of Mianwali Ordinance 2019 (X of 2019).
- 3) The Punjab Public Private Partnership Ordinance 2019 (XI of 2019).
- 4) The Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Ordinance 2019 (XII of 2019).
- 5) The Punjab Probation and Parole Service Ordinance 2019 (XIII of 2019).

Those who are in favour say ayes and should rise in their seats.

Secretary Assembly should count the members.

More than hundred members are standing and leave is granted.

(Leave is granted)

(اذانِ عشاء)

رانا مشہود احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ اسمبلی کی کارروائی کو bulldoze نہ کیا جائے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے اور "ظلم کے ضابطے ہم نہیں مانتے" کی نعرے بازی شروع کر دی)
 جناب سپیکر! ہماری بات تو سن لیں اور اگر آپ ہماری بات نہیں سنیں گے تو ہم ایوان سے واک آؤٹ کر جائیں گے۔
 (اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

آرڈیننسز

(میعاد میں توسیع کی قراردادیں)

آرڈیننس راولپنڈی خواتین یونیورسٹی، راولپنڈی 2019

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Resolution for extension of the Rawalpindi Women University, Rawalpindi Ordinance 2019 (IX of 2019). Minister for Law may move Resolution for extension.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
 SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Rawalpindi Women University, Rawalpindi Ordinance 2019 (IX of 2019), promulgated on 26th August 2019, for a further period of ninety days with effect from 24th November 2019."

MR DEPUTY SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Rawalpindi Women University, Rawalpindi Ordinance 2019 (IX of 2019), promulgated on 26th August 2019, for a further period of ninety days with effect from 24th November 2019."

Now, the question is:

"That the Resolution for extension of the ordinance be passed."

(The Resolution is passed.)

آرڈیننس میانوالی یونیورسٹی 2019

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Resolution for extension of the University of Mianwali Ordinance 2019(X of 2019). Minister for law may move it.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the University of Mianwali Ordinance 2019(X of 2019), promulgated on 26th August 2019, for a further period of ninety days with effect from 24th November 2019."

MR DEPUTY SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the University of Mianwali Ordinance 2019(X of 2019), promulgated on 26th

August 2019, for a further period of ninety days with effect from 24th November 2019."

Now, the question is:

"That the Resolution for extension of the ordinance be passed."

(The Resolution is passed.)

آرڈیننس پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پنجاب 2019

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the resolution for extension of The Punjab Public Private Partnership Ordinance 2019(XI of 2019). Minister for law may move it.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of The Punjab Public Private Partnership Ordinance 2019(XI of 2019), promulgated on 30th August 2019, for a further period of ninety days with effect from 28th November 2019."

MR DEPUTY SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of The Punjab Public Private Partnership Ordinance 2019(XI of 2019), promulgated on 30th August 2019, for a further period of ninety days with effect from 28th November 2019."

Now, the question is:

"That the Resolution for extension of the ordinance be passed."

(The Resolution is passed.)

آرڈیننس (ریفارمز) میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز پنجاب 2019

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Resolution for extension of the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Ordinance 2019 (IIX of 2019). Minister for law may move it.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of The Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Ordinance 2019 (IIX of 2019), promulgated on 2nd September 2019, for a further period of ninety days with effect from 1st December 2019."

MR DEPUTY SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Ordinance 2019 (IIX of 2019), promulgated on 2nd September 2019, for a further period of ninety days with effect from 1st December 2019."

Now, the question is:

"That the Resolution for extension of the ordinance be passed."

(The Resolution is passed.)

آرڈیننس پرومیشن اینڈ پیرول سروس پنجاب 2019

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Resolution for extension of the Punjab Probation and Parole Service Ordinance 2019 (XIII of 2019). Minister for Law may move it.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Probation and Parole Service Ordinance 2019 (XIII of 2019), promulgated on 6th September 2019, for a further period of ninety days with effect from 5th December 2019.

MR DEPUTY SPEAKER: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Probation and Parole Service Ordinance 2019 (XIII of 2019), promulgated on 6th September 2019, for a further period of ninety days with effect from 5th December 2019."

Now, the question is:

"That the Resolution for extension of the ordinance be passed."

(The Resolution is passed.)

آرڈیننسز

(جوائوان کی میز پر رکھے گئے)

آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی 2019

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Ordinance 2019. Law Minister may lay the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Ordinance 2019.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**
Mr Speaker! I lay the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Ordinance 2019.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Ordinance 2019 has been laid and is referred to the Standing Committee on Agriculture with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019

MR DEPUTY SPEAKER: Law Minister may lay the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2019.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I lay the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2019.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2019 has been laid and is referred to the Standing Committee on Local Government and Community Development with the direction to submit its report within two months.

آرڈیننس (ترمیم) پنجاب ویلج پنچائیتیں اینڈ نیبرہڈ کونسلز 2019

MR DEPUTY SPEAKER: Law Minister for Law may lay the Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Ordinance 2019.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I lay the Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Ordinance 2019.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Ordinance 2019 has been laid and is referred to the Standing Committee on Local Government and Community Development with the direction to submit its report within two months.

مسودات قانون

(جو پیش ہوئے)

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب ٹیکنیکل ایجوکیشن اینڈ ووکیشنل ٹریننگ اتھارٹی 2019

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law may introduce the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2019.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**
Mr Speaker! I introduce the Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2019.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2019, has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Industries for report within two months.

مسودہ قانون (ترمیم) (ورکرز کی شرکت) کمپنیوں کے منافع جات 2019

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law may introduce the Companies Profits (workers participation) (Amendment) Bill 2019.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**
Mr Speaker! I introduce the Companies Profits (workers participation) (Amendment) Bill 2019.

MR DEPUTY SPEAKER: The Companies Profits (workers participation) (Amendment) Bill 2019, has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Labour and Human Resources for report within two months.

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون (ترمیم) مالیہ اراضی پنجاب 2019

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Revenue, Relief and Consolidation, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The First amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Zeeshan Rafique, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaiz, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Malik Khalid Mehmood Babar, Malik Ahmad Saeed Khan, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Sami Ullah Khan, Mr Javed Alloud Din Sajid, Ch Iftikhar

Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Mehwish Sultana, Ms Tahia Noon, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mrs Gulnaz Shahzadi, , Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it:

Not moved may be taken as withdrawn.

The second amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Zeeshan Rafique, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaiz, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Malik Khalid Mehmood Babar, Malik Ahmad Saeed Khan, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Sami Ullah Khan, Mr Javed Alloud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Mehwish Sultana, Ms Tahia Noon, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mrs Gulnaz Shahzadi, , Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia

Abid. Any mover except the one who has moved or discussed the earlier motion may move it.

No, mover is present, the amendment is not moved may be taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2019 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 & 3

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 & 3 of the Bill are under consideration. There is no amendment in it.

Now, the question is:

"That Clauses 2 & 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE & LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That the Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill
2019, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill
2019, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Land Revenue (Amendment) Bill
2019, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (ترمیم) زکوٰۃ و عشر پنجاب 2019

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Zakat and Ushr (Amendment) Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Zakat and Ushr (Amendment) Bill
2019, as recommended by the Standing Committee on
Zakat and Ushr, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Zakat and Ushr (Amendment) Bill
2019, as recommended by the Standing Committee on
Zakat and Ushr, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The First amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Zeeshan Rafique, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaiz, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Malik Khalid Mehmood Babar, Malik Ahmad Saeed Khan, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Sami Ullah Khan, Mr Javed Alloud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Mehwish Sultana, Ms Tahia Noon, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mrs Gulnaz Shahzadi, , Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

The mover is not present, the amendment is not moved it may be taken as withdrawn.

The second amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Zeeshan Rafique, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaiz, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Malik Khalid Mehmood Babar, Malik Ahmad Saeed Khan, Rana Muhammad Iqbal

Khan, Mr Sami Ullah Khan, Mr Javed Alloud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Mehwish Sultana, Ms Tahia Noon, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mrs Gulnaz Shahzadi, , Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover except the one who has moved or discussed the earlier motion may move it.

No, mover is present, the amendment is not moved, it may be taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That the Punjab Zakat and Ushr (Amendment) Bill 2019 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to 4

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 4 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses.

Now, the question is:

"That Clauses 2 to 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it, the amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Zeeshan Rafique, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaiz, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Malik Khalid Mehmood Babar, Malik Ahmad Saeed Khan, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Sami Ullah Khan, Mr Javed Alloud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Mehwish Sultana, Ms Tahia Noon, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneez Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mrs Gulnaz Shahzadi, , Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

The amendment is not moved, it may be taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it, the amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Zeeshan Rafique, Mr Bilal Farooq Tarar,

Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaiz, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Malik Khalid Mehmood Babar, Malik Ahmad Saeed Khan, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Sami Ullah Khan, Mr Javed Alloud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Mehwish Sultana, Ms Tahia Noon, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mrs Gulnaz Shahzadi, , Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

The amendment is not moved, it may be taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it, the amendment is from: Minister for Law he may move it.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

That in the said Bill in Clause 1 for sub-Clause 2 the following shall be substituted:

"It shall come into force at once and shall be deemed to taken effect on from 15th October 2019."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

That in the said Bill in Clause 1 for sub-Clause 2 the following shall be substituted:

"It shall come into force at once and shall be deemed to taken effect on from 15th October 2019."

Now, the question is:

That in the said Bill in Clause 1 for sub-Clause 2 the following shall be substituted:

"It shall come into force at once and shall be deemed to taken effect on from 15th October 2019."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, as amended do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE & LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That the Preamble and the Long the Title of the Bill,
do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Zakat and Ushr (Amendment) Bill
2019, as amended be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Zakat and Ushr (Amendment) Bill
2019, as amended be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Zakat and Ushr (Amendment) Bill
2019, as amended be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill as amended is passed.)

مسودہ قانون (مدارس و سکولز) ضبط شدہ اور منجمد کردہ ادارے پنجاب 2019

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Seized and Freezed Institutions (Madaaris and Schools) Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Seized and Freezed Institutions (Madaaris and Schools) Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on School education, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Seized and Freezed Institutions (Madaaris and Schools) Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on School education, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it the question is:

"That the Punjab Seized and Freezed Institutions (Madaaris and Schools) Bill 2019 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 21

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 21 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses.

Now, the question is:

"That Clauses 3 to 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 22

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it, the amendment is from: Minister for Law, he may move it.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**
Mr Speaker! I move:

"That in the said Bill in Clause 22 for sub-Clause 2 the following shall be substituted.

- (2) Notwithstanding the repeal of the Punjab Sized and Freezed Institutions (Madaaris and School) Ordinance 2019 (V of 2019), all actions taken under the repealed Ordinance from the date of repeal of the said Ordinance till the date of commencement of the act shall be deemed to have been taken under the Act."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That in the said Bill in Clause 22 for sub-Clause 2 the following shall be substituted.

- (2) Notwithstanding the repeal of the Punjab Sized and Freezed Institutions (Madaaris and School) Ordinance 2019 (V of 2019), all actions taken under the repealed Ordinance from the date of repeal of the said Ordinance till the date of commencement of the act shall be deemed to have been taken under the Act."

Now, the question is:

"That in the said Bill in Clause 22 for sub-Clause 2 the following shall be substituted.

(2) Notwithstanding the repeal of the Punjab Sized and Freezed Institutions (Madaaris and School) Ordinance 2019 (V of 2019), all actions taken under the repealed Ordinance from the date of repeal of the said Ordinance till the date of commencement of the act shall be deemed to have been taken under the Act."

(The motion was carried.)

Now, the question is:

"That Clause 22 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-2 CLAUSE 1, PREAMBLE & LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Seized and Freezed Institutions
(Madaaris and Schools) Bill 2019, as amended be
passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Seized and Freezed Institutions
(Madaaris and Schools) Bill 2019, as amended be
passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Seized and Freezed Institutions
(Madaaris and Schools) Bill 2019, as amended be
passed."

(The motion was carried.)

(The Bill as amended is passed.)

زیر و آرنوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم زیر و آرنوٹس لیتے ہیں۔ زیر و آرنوٹس محترمہ عظمیٰ کاردار نے پیش کیا تھا۔ اس کا جواب وزیر سکولز ایجوکیشن جناب مراد اس نے دینا ہے۔ جی، جناب مراد اس! وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس): جناب سپیکر! اس زیر و آرنوٹس کو pending کر دیں کیونکہ میرے پاس جواب ہے لیکن اس وقت اس کا جواب یہاں پر نہیں ہے۔ میں کل اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس زیر و آرنوٹس کو pending کیا جاتا ہے۔ جناب سميع اللہ خان، ملک ندیم کامران اور محترمہ حنا پرویز بٹ کی طرف سے زیر و آرنوٹس 19/47 پیش کیا گیا تھا۔ اس کا جواب میاں محمد اسلم اقبال نے دینا ہے۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! اس زیر و آرنوٹس کو کل تک pending کر دیں۔ میں کل اس کا جواب دے دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس زیر و آرنوٹس کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا زیر و آرنوٹس 50/19 محترمہ سیما بیہ طاہر کی طرف سے محکمہ جنگلات سے متعلق تھا۔ جی، وزیر قانون!

تحصیل کوٹلی ستیاں میں جنگلی سوروں کی وجہ سے متعدد افراد جاں بحق

(--- جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ محترمہ سیما بیہ طاہر نے ایک زیر و آرنوٹس پیش کیا تھا کہ کوٹلی ستیاں راولپنڈی کے جنگلات اور زرعی رقبہ میں لگی فصلات کو جنگلی سورتباہ و برباد کر دیتے ہیں۔ ان جنگلی سوروں کی وجہ سے پچھلے تین ماہ میں 14 اموات ہو چکی ہیں لیکن عوام کے جان و مال کے تحفظ کے لئے حکومتی اقدامات نظر نہیں آرہے۔

جناب سپیکر! محترمہ سیما بیہ طاہر نے جب یہ تحریک پیش کی تھی تو اس وقت بھی ان کی خدمت میں یہ گزارش کی گئی تھی کہ محکمہ جنگلات کو جہاں کہیں بھی اس قسم کی شکایت ملتی ہے یا کسی انسانی جان کے ضائع ہونے کی یا کسی فرد پر حملہ کرنے کی اطلاع موصول ہوتی ہے تو وہاں پر کارروائی کی جاتی ہے لیکن as such کوئی crash programme گورنمنٹ کے پاس یا محکمہ کے پاس نہیں ہے کہ ان کو ختم کرنے کے لئے کوئی اقدامات کئے جائیں۔ مقامی طور پر بھی اگر محکمہ کی معاونت چاہئے ہو تو وہاں پر اقدامات کئے جاتے ہیں۔ میں محترمہ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس سلسلہ میں محکمہ کو ہدایت کی جائے گی کہ مقامی آبادی جہاں کہیں بھی محکمہ کی معاونت کی بات کرے گی تو انشاء اللہ تعالیٰ محکمہ کی طرف سے ان سے پورا تعاون کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ سیما بیہ طاہر!

محترمہ سیما بیہ طاہر: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس زیر وار نوٹس کا جواب آگیا ہے لہذا اس زیر وار نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں محترمہ عظمیٰ کاردار کے زیر وار نوٹس کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ زیر وار نوٹس pending ہو چکا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! دو منٹ کا جواب ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ جواب دے دیں۔

سپریم کورٹ کے فیصلے کے باوجود

پرائیویٹ سکولوں کا چھٹیوں میں بھی پوری فیس وصول کرنا

(۔۔۔ جاری)

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! انہوں نے جو سوال پوچھا تھا اس کے متعلق سپریم کورٹ کے نئے آرڈرز آگئے ہیں۔ سابق چیف جسٹس آف پاکستان نے سکولوں کی فیس کے متعلق آرڈر کئے تھے کہ گرمیوں کی چھٹیوں کی فیس 50 فیصد ختم کر دی جائے اور 20 فیصد فیس کم کی جائے۔ وہ سارا فیصلہ نئے چیف جسٹس آف پاکستان نے ختم کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ جنوری 2017 کو بنیاد بنا کر 2018 کے لئے 5 فیصد فیس اور 5 فیصد فیس 2019 کے لئے بڑھائی جاسکتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! کیا آپ اس جواب سے مطمئن ہیں؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس زیر وار نوٹس کا جواب آگیا ہے لہذا اس زیر وار نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اجلاس کی کارروائی مورخہ 19- نومبر 2019 سے پہر 3:00 بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

منگل، 19- نومبر 2019

(یوم الثالثہ، 21- ربیع الاول 1441ھ)

سترہویں اسمبلی: سولہواں اجلاس

جلد 16 : شماره 2

129

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 19- نومبر 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سپلائی، ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

(مسودہ قانون)

The Punjab Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2019

Resumption of Motion for Leave: Concerned Minister to respond on the motion that leave be granted to introduce the Punjab Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2019.

Ms Sadia Sohail Rana: to introduce the Punjab Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2019.

130

حصہ دوم

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

(مورخہ 17 - ستمبر 2019 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

- 1- محترمہ شاہدہ احمد: اس ایوان کی رائے ہے کہ 65 سال اور زائد عمر کے بزرگ شہریوں کو تمام سرکاری ٹرانسپورٹ (ٹرین، بسیں، میٹرو بس، سپیڈو بس) میں کرایہ سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔
- 2- جناب منیب الحق: یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ کھادوں کی قیمت میں حالیہ اضافہ فی الفور واپس لیا جائے۔
- 3- جناب محمد منیب سلطان چیمہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے اکثر تعلیمی اداروں نے عوام کو نوٹے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ ہر سکول یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو از خود مچکے داموں فروخت کرتا ہے اور تمام نجی تعلیمی ادارے ایسا یونیفارم، کاپیاں اور کتابیں تیار کرواتے ہیں جو مارکیٹ میں دستیاب نہ ہو اور مجبوراً طلباء کو سکول سے یہ اشیاء مچکے داموں خریدنی پڑتی ہیں لہذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ کے تمام نجی تعلیمی اداروں کو پابند کیا جائے کہ وہ ایسے یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کا انتخاب کریں جو تمام تعلیمی اداروں میں یکساں ہوں اور بآسانی مارکیٹ میں دستیاب ہوں تاکہ بچوں کے والدین پر فیسوں کے بھاری بوجھ کے علاوہ مہنگا یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو خریدنے کا بوجھ کم ہو سکے۔
- 4- محترمہ مسرت جمشید: صوبائی اسمبلی پنجاب کا ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ نوزائیدہ بچوں میں پائی جانے والی مہلک اور جان لیوا بیماری Methylmalonic Academia (MMA) کا واحد علاج اور لائیو سیونگ میڈیکلینڈ دودھ یا خوراک (XMTVI) (Maxamaid) بغیر کسی ٹیکس وڈیوٹی اور پیکیٹ پر بغیر اردو تحریر درآمد کرنے کی اجازت دی جائے۔

131

- 5- محترمہ حنا پرویز بٹ: یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت اس حوالے سے قانون سازی کرے کہ تمام سرکاری و نجی ہسپتالوں میں وفات پائے جانے والے مریض کے لواحقین سے بقایا جات کی رقم وصول نہ کی جائے اور ان کو فی الفور میت لے جانے کی اجازت دی جائے بلکہ ہسپتال انتظامیہ فری ایبولینس کا انتظام کرے تاکہ میت کو گھر بروقت پہنچایا جاسکے۔

موجودہ قراردادیں

- 1- جناب محمد لطاسب سٹی: اس ایوان کی رائے ہے کہ ہائی کورٹ کی جانب سے تحصیل مری میں تعمیرات پر عائد پابندی ختم کئے جانے کے فیصلے پر عملدرآمد نہ ہونے سے مری میونسپل کارپوریشن کو ریونیو کی مد میں کروڑوں روپے کے نقصان کا سامنا ہے اور لوگوں کے بنیادی حقوق بھی سلب ہو رہے ہیں۔ لہذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ عدالت عالیہ کے فیصلے پر عملدرآمد کیا جائے تاکہ حلقے کے عوام کو درپیش مسائل حل ہو سکیں۔
- 2- سردار فاروق امان اللہ دریٹک: اس ایوان کی رائے ہے کہ پانی انسانی زندگی کے لئے بنیادی ضرورت ہے لیکن عوام کی بڑی تعداد اس بنیادی ضرورت سے محروم ہیں۔ لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین کے آرٹیکل 19-الف میں دیئے گئے حق معلومات اور آرٹیکل 25-الف میں دی گئی مفت اور لازمی تعلیم کی فراہمی کی طرح پاکستان کے ہر شہری کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو بھی بطور بنیادی حق آئین میں شامل کیا جائے۔
- 3- محترمہ سمیرا کول: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبائی دارالحکومت میں غیر قانونی تجاوزات کے خلاف بھرپور کریک ڈاؤن کیا جائے۔
- 4- محترمہ اسوہ آفتاب: پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان گریٹر اقبال پارک سے درخت کاٹنے کی شدید مذمت کرتا ہے۔ نیز حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس معاملے کی شفاف تحقیقات کرائی جائیں اور پی ایچ اے کے جواز میں اس واقعہ میں ملوث ہیں ان کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے۔
- 5- محترمہ حنا پرویز بٹ: اس ایوان کی رائے ہے کہ کھادوں کی قیمت میں حالیہ اضافہ سے گندم کی فصل کی بوائی متاثر ہو سکتی ہے۔ لہذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ کھادوں کی قیمتوں میں یہ اضافہ فی الفور واپس لیا جائے اور کسان بچک کا اعلان بھی کیا جائے۔

133

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا سولہواں اجلاس

منگل، 19- نومبر 2019

(یوم الثلاثاء، 21- ربيع الاول 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 40 منٹ پر زیر صدارت

جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ۝ الَّذِينَ إِذَا أَكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ۝
وَلَا إِكْثَارٌ لَّهُمْ أَوْ زَوْجُهُمْ يُخْسِرُونَ ۝ أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ
أَنَّهُمْ مَّبْعُوثُونَ ۝ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ
الْعَالَمِينَ ۝ كَلَّا إِنَّ كِتَابَ الْفُتُورِ لَفِي سِتْرِينَ ۝ وَمَا أَذْرَكَ
مَا سِيعِينَ ۝ كِتَابٌ مَّرْقُومٌ ۝ وَيْلٌ لِّیَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝

سُورَةُ الْمُطَفِّفِينَ آیات 1 تا 10

ناپ اور تول میں کمی کرنے والوں کے لئے خرابی ہے (1) جو لوگوں سے ناپ کر لیں تو پورا لیں (2) اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیں تو کم دیں (3) کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ اٹھائے بھی جائیں گے (4) (یعنی) ایک بڑے (سخت) دن میں (5) جس دن (تمام) لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے (6) سن رکھو کہ بدکاروں کے اعمال سچّین میں ہیں (7) اور تم کیا جانتے ہو کہ سچّین کیا چیز ہے (8) ایک دفتر ہے لکھا ہوا (9) اس دن جھٹلانے والوں کی خرابی ہے (10)

وما علینا الا البلاغ

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

دلوں سے غم مٹاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
 نگر اجڑے بساتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
 اسی کے ذکر سے روشن رُتیں پھر لوٹ آتی ہیں
 نصیبوں کو جگاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
 اُنہی کے نام سے پائی فقیروں نے شہنشاہی
 خدا سے بھی ملاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے
 محبت کے کنول کھلتے ہیں ان کو یاد کرنے سے
 بڑی خوشبوئیں لاتا ہے محمدؐ نام ایسا ہے

سوالات

(محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1032 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ کی تعمیر سے متعلق تفصیلات

*1032: چودھری اشرف علی: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش

بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 23 کروڑ روپے کی لاگت سے تعمیر ہونے والی انسٹیٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ لاہور نشے کے عادی افراد کی علاج گاہ تاحال غیر فعال ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اسٹیٹ آف دی آرٹ اڈکشن سنٹر 148 اسامیوں پر تقرری نہ ہونے سے بند ہے؟

(ج) اگر جڑھائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت اڈکشن سنٹر میں کب تک مطلوبہ سٹاف، مشینری اور ادویات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) نشے کے عادی افراد کی علاج گاہ 25- مارچ 2019 سے فعال ہو چکی ہے اور اس کا افتتاح ہو چکا ہے۔ مارچ 2019 تا اگست 2019، 628 مریض اس شعبہ میں داخل کئے گئے ہیں۔

(ب) جی نہیں، کل 148 گزٹڈ میں سے 73 اسامیاں اور 93 نان گزٹڈ میں سے 90 اسامیاں پر کی جا چکی ہیں جبکہ بقیہ پوسٹوں پر تعیناتی عمل میں لائی جا رہی ہے۔
(ج) اڈکشن سنٹر میں مطلوبہ سٹاف، مشینری اور ادویات فراہم کر دی گئی ہیں اور یہ سنٹر 25- مارچ 2019 سے فعال ہو چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میرے سوال کے جز (الف) میں جواب دیا گیا ہے کہ مارچ 2019 تا اگست 2019، 628 مریض اس شعبہ میں داخل کئے گئے ہیں۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو نشے کے عادی مریض داخل کئے جاتے ہیں ان کی حالت بہت قابل رحم ہوتی ہے تو ان مریضوں کو انتظامیہ کی طرف سے کون کون سی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں، کیا ان کو علاج معالجے کے ساتھ ساتھ خوراک بھی دی جاتی ہے اور کیا ان سہولیات کے عوض مریضوں سے رقم بھی وصول کی جاتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سنٹر صاحبہ!

وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ سب سے اہم چیز یہ ہے کہ جو سوال انہوں نے پوچھا تھا وہ یہ تھا کہ کیا 23 کروڑ روپے کی لاگت سے جو Addiction Rehabilitation Centre بنا ہے وہ فعال ہوا ہے یا نہیں؟ تو میں یہ بتانا چاہتی ہوں کہ وہ سنٹر فعال ہو چکا ہے اور اس سنٹر سے اب تک 628 مریض مستفید ہو چکے ہیں۔

It was started, it was inaugurated and since then it has been working in order. It has been looking after the rehabilitation of drug addicts, Drug addicts'

rehabilitation is a specialized job which depends entirely on the kind of addiction.

جناب سپیکر! اس میں آپ کی drug addiction ہے اور اس میں آپ کی alcohol addiction شامل ہے۔ So we have given all the details ہم نے تمام details کا جواب دے رکھا ہے۔ اگر معزز ممبر کوئی خاص سوال پوچھنا چاہتے ہیں تو وہ بتادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! معزز ممبر پوچھ رہے ہیں کہ کیا ان مریضوں سے charge کیا جاتا ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ان سے کوئی پیسا نہیں لیا جاتا اور یہاں جواب میں بھی یہ لکھا ہوا کہ No. Charges are being received for it. It has been done under the supervision of Services Hospital. یہ totally free of cost ہے اور سروسز ہسپتال کے نیچے کر رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب نصیر احمد!

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! ابھی منسٹر صاحبہ نے فرمایا ہے کہ اس کے لئے 23 کروڑ روپے کی گرانٹ آئی تھی۔ میں صرف یہ clarity چاہتا ہوں کہ اس کا افتتاح کس نے کیا تھا؟ میری اطلاع کے مطابق already وہاں پر مینٹل ہیلتھ کا ادارہ کام کر رہا تھا لہذا یہ وضاحت کر دی جائے کہ کیا یہاں صرف ایک بلاک بنایا گیا ہے اور اس کی capacity کتنی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ محترم ممبر اپنا سوال repeat فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب نصیر احمد! اپنا سوال repeat کر دیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میری اطلاع کے مطابق یہاں پر already مینٹل ہسپتال کا ادارہ کام کر رہا تھا۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا نیا بلاک بنا ہے یا overall نیا انسٹیٹیوٹ بنایا گیا ہے جس کا وزیر اعلیٰ نے افتتاح فرمایا ہے مزید یہ بھی بتا دیا جائے کہ اس کی کتنی capacity ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرانمیری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! میرے خیال میں یہ ہسپتال پہلے سے بن رہا تھا جب ہماری حکومت آئی تو اس ہسپتال کو مکمل کیا گیا۔ اس میں لوگوں کو employ نہیں کیا ہوا تھا اور It was close institution اس کی ساری صفائی وغیرہ کر کے اس کے لئے سٹاف رکھ کر ہم 25 مارچ کو اس کا افتتاح کر کے اسے کام میں لائے ہیں۔ اب It is a complete block of hundred beds which has been created for rehabilitation of addicts.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب نصیر احمد!

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ نے فرمایا کہ اس کی اشد ضرورت تھی اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس کا افتتاح بھی فرمایا۔ لاہور کے اندر چار لاکھ سے زائد لوگ soft and hard کے عادی ہیں۔ منسٹر صاحبہ فرما بھی چکی ہیں کہ اس کی بہت ضرورت تھی لیکن ایک سال گزر جانے کے بعد بھی 148 سیٹوں میں آدھی سے زیادہ سیٹوں پر سٹاف نہیں رکھا۔ جس ادارے کی پچھلی حکومت نے بنیاد رکھی تھی اس روایت کو قائم کرتے ہوئے جب اس کا افتتاح کر دیا تو اب تک اس کا سٹاف پورا کیوں نہیں کیا گیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرانمیری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! میرے خیال میں سب سے important یہ چیز ہے کہ میں بتاتی چلی جاؤں کہ جب سے ہماری حکومت آئی ہے ہم تو ان کی پچاس فیصد میکنسز کو ہی پر کر رہے ہیں۔ اگر ان کا وہ منسٹر کھل جاتا ہے اور یہ پہلے بندے رکھ لیتے تو بہتر ہوتا، ہم نے تو آکر بندے رکھے ہیں اور وہ منسٹر چلایا ہے۔ مقصد یہ کہ اس کے لئے ایڈورٹائز کیا اور پھر لوگوں کو رکھا ہے اور یہ بھی بتایا ہے کہ 128 میں سے 173 سماں پُر ہو چکی ہیں اسی طرح پیرامیڈیکل سٹاف میں 90 رکھ لیا گیا ہے اور مسلسل رکھ رہے ہیں اگر آپ اخبار اٹھا کر پڑھا کریں تو روزانہ پبلک سروس کمیشن اور NTS کے ذریعے باقاعدہ ٹیسٹ لئے جا چکے ہیں۔ I want to put it on the record کہ اس حکومت نے آکر اس وقت

25 ہزار ملازم جن میں ڈاکٹرز، نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف کو ملازمت دی ہے اور وہ جو پچاس فیصد کی deficiency تھی اسے کم کر کے پچیس فیصد پر لائے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ نے فرمایا ہے کہ جو نشے کے عادی افراد ہیں ان کی علاج گاہ 25۔ مارچ 2019 سے فعال ہو چکی ہے۔ اس پر میرا ضمنی سوال ہے کہ کیا ان کے لئے کوئی rehabilitation centre بنایا گیا ہے کہ جس طرح لوگ کوکین پیتے ہیں یا sniffing کرتے ہیں کیا ان کے لئے کوئی rehabilitation centre بھی بنایا گیا ہے تاکہ وہ دوبارہ اس کام میں نہ پڑیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ! معزز ممبر پوچھ رہے ہیں کہ جو لوگ کوکین اور ہیرونین پیتے ہیں ان کے لئے کوئی rehabilitation centre بنایا گیا ہے؟

وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! پہلے تو drug addiction کے بارے میں یہ پتا ہونا چاہئے کہ when we talk about drug addiction relapses یہ ہر drug addict کو ہوتے ہیں and there is very high chance of relapses to nearly about 60 to 70 percent. Whenever relapse happens naturally وہ دوبارہ ہمارے پاس ہی آتے ہیں۔ اگر ان کو ریکارڈ چاہئے کہ کن مریضوں کو دیکھا گیا ہے، کس مقصد کے لئے دیکھا گیا ہے اور کتنے relapsed ہو کر آئے ہیں اگر یہ کہیں تو اگلی دفعہ وہ ریکارڈ بھی ان کو دے دیں گے لیکن میں یہ بتانا چاہ رہی ہوں کہ ایک rehabilitation centre has been created which is working. اس سے پہلے تو کوئی سنٹر کام نہیں کر رہا تھا لیکن اب وہ کام کر رہا ہے اور میں یہ بھی بتاتی چلوں کہ ہم نے پنجاب بھر کے تمام ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں میں دس دس بیڈ مختص کر دیئے

For those people with drug addiction who require help ہیں

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میرے خیال میں منسٹر صاحبہ accept کریں گی کہ

There is a difference between intoxicants and narcotics میں نے simple سوال کیا ہے کہ جو کوکین پیتے ہیں یا sniffing کرتے ہیں کیا ان کی rehabilitation کے لئے کوئی سنٹر بنایا گیا ہے اور کیا ان کو کچھ فرق پڑا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ نے بتایا تو ہے کہ سنٹر بنایا گیا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! مریضوں کو کوئی فرق پڑا ہے؟

**MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE/
SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION:**

(Ms Yasmin Rashid): Mr Speaker! I am sorry I am not even clear of what question does he want to ask.

معزز ممبر کیا پوچھ رہے ہیں؟ کیا یہ پوچھ رہے ہیں کہ مریضوں کو کچھ فرق پڑا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! تھوڑا سا clear بتادیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کسی ایک مریض کا بتادیں جسے فرق پڑا ہو۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): آپ نے سوال کرنا تھا تاکہ میں سارے مریضوں کی ہسٹری لے کر آتی۔ اب آپ اگلی دفعہ کے لئے سوال دے دیں تو ہم آپ کو سارے مریضوں کی ہسٹری دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ fresh question دے دیں تو پوری تفصیل مل جائے گی۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! مریضوں کی ہسٹری publically نہیں بتاتے وہ confidential ہوتی ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! ہاؤس in order کریں۔ آپس میں باتیں ہو رہی ہیں۔ میری استدعا ہے کہ ہاؤس in order کرا دیں چونکہ کسی بات کی سمجھ ہی نہیں آرہی، ہر کوئی اپنی اپنی باتیں کر رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House: ملک صاحب! آپ بیٹھ جائیں، سب سے زیادہ شور ملک صاحب مچا رہے ہیں۔ جی، اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں! محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! سوال نمبر 1177 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سروسز ہسپتال میں الٹراساؤنڈ مشینوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1177: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر سیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں کل کتنی الٹراساؤنڈ مشینیں کس کس شعبہ میں ہیں۔ تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ ہسپتال میں جو الٹراساؤنڈ مشینیں خراب ہیں ان کو صحیح کرانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): (الف) سروسز ہسپتال لاہور میں الٹراساؤنڈ کی کل 29 مشینیں ہیں جن شعبہ جات میں الٹراساؤنڈ نصب ہیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جب بھی کوئی مشین خراب ہوتی ہے تو بایو میڈیکل ٹیکنیشن مشین کو چیک کرتے ہیں اور چھوٹے نقص کو ہسپتال کے اندر ہی ٹھیک کر دیا جاتا ہے اور کسی بڑے نقص کی صورت میں ہسپتال کے بنائے گئے SOPs اور پیپر ورک پر عمل کر کے مشین ٹھیک کروائی جاتی ہے جو مشینیں خراب ہیں ان کی مرمت کے لئے ٹینڈر / ورک آرڈر جاری کئے ہوئے ہیں جس کی فارملٹیز کو پورا کرنے اور مرمت کروانے میں ایک سے دو ماہ لگ سکتے ہیں۔ اس وقت 29 میں سے چار مشینیں خراب ہیں جن کی مرمت کے لئے ٹینڈر ہو چکے ہیں اور ایک کا ورک آرڈر بھی جاری ہو چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں نے جزی (ب) میں سوال کیا تھا کہ جو الٹراساؤنڈ مشینیں خراب ہیں ان کو صحیح کرانے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے یا نہیں۔ میں نے یہ سوال 14۔ جنوری کو کیا تھا اور 13۔ ستمبر کو اس کا جواب آیا ہے کہ ابھی بھی انتہیں میں سے چار مشینیں خراب ہیں۔ جناب سپیکر! اب میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ آیا وہ مشینیں ٹھیک ہو گئی ہیں اور کن کن شعبہ جات میں وہ مشینیں ابھی بھی خراب پڑی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پر انٹرمی و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! انہوں نے فرمایا تھا کہ اس وقت سروسز ہسپتال میں الٹراساؤنڈ کی کتنی مشینیں کام کر رہی ہیں۔ انہیں بتایا گیا تھا کہ سروسز ہسپتال کے اندر الٹراساؤنڈ کی ٹول انتہیں مشینیں کام کر رہی ہیں۔ انہوں نے یہ بھی پوچھا تھا کہ جب مشینیں خراب ہوتی ہیں تو ان کے بارے میں کیا کیا جاتا ہے اس سلسلے میں عرض ہے کہ بائیو میڈیکل انجینئرز تقریباً ہر ہسپتال کی طرح سروسز ہسپتال میں بھی موجود ہیں۔ اگر کوئی چھوٹی موٹی خرابی ہو تو انہیں بلا کر ٹھیک کر لی جاتی ہے۔ اگر وہ ٹھیک نہ ہو سکے تو پھر اس کمپنی کے ساتھ after sale services کا کنٹریکٹ میں لکھا ہوا ہوتا ہے۔ جب انہوں نے سوال پوچھا تھا تبھی میں نے یہ جواب دے دیا تھا لیکن بیچ میں اتنا شور و غل رہا اور عام لوگوں کی مشکلات کے بارے میں جو سوالات اور جوابات تھے وہ انہوں نے کبھی سنے ہی نہیں۔ میں تو ہر مرتبہ تیاری کر کے لے آتی تھی لیکن یہ یہاں جواب نہیں سنتے تھے اس وقت پروڈکشن آرڈر پروڈکشن آرڈر کا شور مچا ہوتا تھا اور یہ میری بات تو سنتے ہی نہیں تھے۔ اس وقت جواب میں بتایا تھا کہ انتہیں میں سے چار مشینیں خراب تھیں میں ابھی رپورٹ لے کر محترمہ کو بتا دوں گی اول تو وہ ٹھیک ہو چکی ہیں۔

Because I have no complaints at all about the machines which are working in Services Hospital.

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ نے کہا کہ ہم شور مچاتے رہے اور وہ بے چاری جواب نہیں دے پائی اور وہ اتنی تیاری کر کے آئی تھی لیکن میں نے آج بھی جو سوال پوچھا ہے اس کا انہوں نے جواب نہیں دیا۔ اگر آپ پورا سال اتنی تیاری کر کے آتی رہیں تو آج آپ کے پاس

جواب ہونا چاہئے تھا۔ میں نے جنوری میں آپ سے پوچھا اور آپ نے ستمبر میں جواب دے دیا کہ انتیس میں سے چار مشینیں خراب ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ سوال کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! ابھی آپ جواب دے رہی ہیں کہ میں تیاری کر کے آئی تھی لیکن ابھی جا کر پوچھ لیتی ہوں پھر آپ نے جو پورا سال تیاری کی اس حوالے سے آپ نے کبھی بھی نہیں پوچھا تو تیاری کس بات کی کر کے آتی رہیں۔ انہوں نے خود مانا ہے کہ چار مشینیں خراب ہیں۔

جناب سپیکر! میرا بالکل simple سوال ہے کہ وہ شعبہ جات بتادیں جن میں یہ مشینیں خراب ہیں اس سے انہیں خود اندازہ ہو جائے گا کہ وہاں مریض کس قدر خواری کا شکار ہیں۔ ایک سے دوسرے ڈیپارٹمنٹ میں اور پھر دوسرے سے تیسرے ڈیپارٹمنٹ میں، میں کہوں گی تو آپ ہاؤس میں شور مچادیں گے لیکن یہ حقیقت ہے کہ وہاں کے ڈاکٹرز انہیں پرائیویٹ refer کر دیتے ہیں کہ فلاں جگہ سے الٹراساؤنڈ کرائیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! وہ چار الٹراساؤنڈ مشینیں جو ٹھیک نہیں ہو سکیں ان کی جگہ پر ہم نئی الٹراساؤنڈ مشینیں منگوا رہے ہیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ مجھے بتادیں کہ ہسپتال کے ایسے کون کون سے شعبہ جات ہیں کہ جہاں پر گزشتہ ایک سال سے الٹراساؤنڈ مشینیں خراب ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! معزز ممبر نے اپنے اصل سوال میں یہ تفصیل نہیں پوچھی تھی۔ انہوں نے اپنے سوال میں پوچھا تھا کہ کل کتنی الٹراساؤنڈ مشینیں خراب ہیں؟ اس کا جواب دے دیا گیا ہے۔ ہسپتال کے دو یا تین شعبہ جات ایسے ہیں کہ جہاں پر زیادہ تر الٹراساؤنڈ مشینیں استعمال ہوتی ہیں۔ شعبہ ریڈیالوجی، شعبہ یورالوجی اور شعبہ گائنا کالوجی میں الٹراساؤنڈ مشینیں استعمال ہوتی ہیں۔ جو چار مشینیں خراب تھیں وہ ٹھیک نہیں ہو سکیں اور latest انفارمیشن کے مطابق ہسپتال کے لئے

چار نئی مشینیں خریدی جارہی ہیں یعنی چار نئی الٹراساؤنڈ مشینوں کی خریداری کے لئے آرڈر جاری کر دیئے گئے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں بھی اسی سوال سے متعلق ضمنی سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پوچھ لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) میں مشینوں کی مرمت کے حوالے سے ہسپتال کے SOPs اور پیپرارولز کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اسی طرح جواب آخر میں لکھا گیا ہے کہ: "جس کی formalities کو پورا کرنے اور مرمت کروانے میں ایک سے دو ماہ لگ سکتے ہیں۔"

جناب سپیکر! محکمہ نے تسلیم کیا ہے کہ دو ماہ کے procedure کے تحت مشینیں مرمت ہو جاتی ہیں یا پھر ان کی جگہ پر نئی مشینیں خریدی جاتی ہیں۔ معزز ممبر نے یہ سوال اسمبلی سیکرٹریٹ میں 14 جنوری 2019 کو جمع کروایا تھا، یہ سوال محکمہ کے پاس 11 مارچ 2019 کو گیا تھا اور اس کا جواب 13 ستمبر 2019 کو دیا گیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ چھ ماہ بعد جب یہ جواب آیا تو تب بھی یہ process مکمل نہیں ہو سکا۔

جناب سپیکر! جواب کے جز (ب) میں محکمہ بتا رہا ہے کہ مشینوں کی مرمت یا خریداری کا process دو ماہ میں مکمل ہوتا ہے جبکہ چھ ماہ کے بعد بھی یہ مشینیں مرمت نہیں کروائی جاسکیں تو منسٹر صاحبہ اس کی ذرا وضاحت فرمادیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ان سارے سوالوں کے جوابات ستمبر کے اجلاس میں دیئے گئے تھے۔ اصل میں جس دن محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن سے متعلق سوالات take up ہو رہے تھے تو معزز ممبر ان حزب اختلاف نے کوئی سوال نہیں پوچھا تھا ورنہ میں ان کو اس کا جواب دے دیتی۔ اب میں اپنے معزز بھائی کو بتانا چاہتی ہوں کہ الیکٹرانکس مشینوں کا ایک عرصہ کے بعد ٹھیک ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔ ان چار مشینوں کو ہم نے ٹھیک کروانے کی کوشش کی تھی لیکن یہ ٹھیک نہیں ہو سکیں۔ اب ہم نے نئی مشینیں خریدنے کے لئے ٹینڈر دیا ہے۔ سروسز ہسپتال میں اس وقت ایک نیا

شعبہ ریڈیالوجی قائم کیا جا رہا ہے اور بہت سی نئی الٹراساؤنڈ مشینیں خریدی جا رہی ہیں۔ اس کی تفصیل میں آپ کو بعد میں مہیا کر دوں گی۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے۔ میں تو یہ کہہ رہا ہوں کہ چھ ماہ بعد جواب آیا ہے جبکہ تحریری جواب میں لکھا ہوا ہے کہ مشینوں کی مرمت کے process پر دو ماہ لگتے ہیں تو چھ ماہ بعد بھی یہ الٹراساؤنڈ مشینیں مرمت کیوں نہیں ہو سکیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ! یہاں جواب میں لکھا گیا ہے کہ اس کی formalities کو پورا کرنے اور مرمت کروانے میں ایک سے دو ماہ لگ سکتے ہیں اور معزز ممبر کہہ رہے ہیں کہ چھ ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے اور پھر بھی یہ الٹراساؤنڈ مشینیں مرمت نہیں ہو سکیں۔ آپ اس کی وضاحت فرمادیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جب ستمبر کے مہینے میں جواب دیا گیا تو اس وقت واقعی چار مشینیں خراب تھیں۔ اب میں latest انفارمیشن دے رہی ہوں کہ یہ چار مشینیں مرمت نہیں ہو سکیں اور ہم ان چار مشینوں کی جگہ نئی مشینیں خرید رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔
محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1246 ہے، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جناب ہسپتال میں گردہ و مثانہ کے مریضوں سے متعلقہ تفصیلات

* 1246: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) جناب ہسپتال لاہور کا گردہ و مثانہ وارڈ کتنے ہیڈز پر مشتمل ہے؟
- (ب) اس وارڈ میں ڈیوٹی سرانجام دینے والے ڈاکٹرز کے نام، عہدہ اور تعلیمی قابلیت بتائیں؟
- (ج) اس میں کتنے مریض ماہانہ داخل ہوتے ہیں؟

- (د) سال 2018-19 کے اخراجات کی تفصیل دی جائے؟
- (ه) اس میں کون کون سی طبی مشینری موجود ہے؟
- وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
- (الف) جناح ہسپتال کا گردہ و مثانہ وارڈ 45 بیڈز پر مشتمل ہے۔
- (ب) اس وارڈ میں ڈیوٹی سرانجام دینے والے ڈاکٹرز کے نام، عہدہ اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) جناح ہسپتال میں دودن گردہ OPD کے لئے مختص ہیں اور روزانہ تقریباً 125 گردے کے مریض بذریعہ آؤٹ پشٹنٹ ڈیپارٹمنٹ آتے ہیں، جن میں سے بیڈز کی دستیابی کی صورت میں ایک دو مریض داخل کئے جاتے ہیں کیونکہ گردہ کے زیادہ مریض long staying ہوتے ہیں۔ اوسطاً 74 مریض ہر مہینے داخل ہوتے ہیں۔
- (د) جناح ہسپتال، لاہور نے سال 2018-19 کے بجٹ -/5,093,607,129 روپے میں سے -/4,801,846,164 روپے خرچ کئے ہیں جس میں گردہ و مثانہ وارڈ کے اخراجات بھی شامل ہیں۔
- (ه) موجودہ مشینری کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟
- محترمہ عزیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (ج) میں پوچھا تھا کہ ایک مہینے میں کتنے مریض داخل ہوتے ہیں؟ اس کا جواب دیتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ جناح ہسپتال میں دودن گردہ OPD کے لئے مختص ہیں اور روزانہ تقریباً 125 گردے کے مریض بذریعہ آؤٹ پشٹنٹ ڈیپارٹمنٹ آتے ہیں۔۔۔

(اذان مغرب)

جناب ڈپٹی سپیکر: نماز مغرب کے لئے اجلاس پندرہ منٹ کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب)

کے لئے پندرہ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(وقفہ برائے نماز مغرب کے بعد جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ عزیزہ فاطمہ!

محترمہ عزیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! کڈنی کے مریض بہت serious ہوتے ہیں اس لئے ان کے لئے صرف دو دن مختص کرنا میری سمجھ سے باہر ہے۔ ایک دن میں 125 مریض اور دوسرے دن بھی 125 مریض ہوتے ہیں لہذا کیا ان دو دنوں میں پورے 250 مریضوں کا چیک آپ ہو جاتا ہوگا کیونکہ یہ possible نہیں ہے؟

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ہفتے میں صرف دو دن ہی کیوں ہیں اور دوسرا سوال یہ ہے کہ 45 بیڈ کسی صورت بھی کڈنی وارڈ کے لئے کافی نہیں ہوتے لہذا کیا یہ مزید بیڈ بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہیں یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے پاس یورالوجی وارڈ کے اندر ٹوٹل 45 بیڈز ہیں اس کے علاوہ 50 بیڈز ہیں جن پر روزانہ ڈائلیسز ہو رہے ہیں۔ گوہر اعجاز صاحب ایک Philanthropist ہیں جو ڈائلیسز وارڈ کو look after کر رہے ہیں۔ وہاں روزانہ تقریباً free of cost ڈیڑھ سو مریضوں کا ڈائلیسز ہوتا ہے۔ یورالوجی وارڈ میں عموماً مریضوں کے آپریشن ہونے ہوتے ہیں اور مریضوں کے آپریشن complicated ہوتے ہیں جنہیں زیادہ دیر ہسپتال میں رہنا پڑتا ہے۔

جناب سپیکر! مثال کے طور پر اگر urethral ureter کا repair کیا ہے تو مریض کو دس دن یا کئی دفعہ پندرہ دن بھی رہنا پڑتا ہے۔ بیڈز کی تعداد چونکہ 45 ہے جبکہ out patient department ہفتے میں دو دن ہوتا ہے جس کے ذریعے مریض داخل کئے جاتے ہیں۔ Naturally جن مریضوں کو داخلے کی ضرورت ہوتی ہے ان میں سے دو یا تین مریض خالی بیڈز کے حساب سے داخل کر دیتے ہیں اور جو مریض داخل نہیں ہو سکتے ان کو waiting list میں ڈال دیتے ہیں۔

That is how it is done. The available number of beds are normally occupied and it is because of a longer duration of treatment that is normally given to patients with urology problems.

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا number of beds کو increase کرنے کا ارادہ نہیں ہے؟
وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! اس حساب سے 95 بیڈز بن رہے ہیں کیونکہ ڈائیسز کے 50 بیڈز ہیں اور تقریباً ڈیڑھ سو مریضوں کو روزانہ free of cost ڈائیسز کی سہولت دی جا رہی ہے۔ یہ سارے کڈنی کے مریض ہوتے ہیں لیکن وہ مریض جن کے گردے کام کرنے بند کر دیتے ہیں ان کو جب تک operate نہیں کرنا ہوتا تب تک ڈائیسز اس کے لئے ایک supportive treatment ہوتا ہے۔ یہ 50 بیڈز مسلسل استعمال ہو رہے ہیں اور باقی 45 بیڈز occupied رہتے ہیں جبکہ beds are not left vacant مسئلہ یہ ہے کہ جب تک آپ پہلے مریض کو discharge نہ کریں تب تک کوئی بیڈ خالی نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! جس طرح میں نے پہلے بتایا کہ یورالوجی کے مریضوں کے کئی دفعہ complicated cases ہوتے ہیں مثال کے طور پر اگر bladder کینسر ہے یا bladder میں tumor ہے جہاں سے وہ remove کیا گیا ہے۔

Then minimum 5 to 10 days are needed to find out that bladder is functioning normally or not, or will be able to micturate or not.

لہذا یہ ساری چیزیں دیکھنی پڑتی ہیں۔ مریض زیادہ دن کے لئے ہسپتال میں رہتے ہیں اس لئے اتنے بیڈز خالی نہیں ہوتے۔ وہاں پر surgical beds کی ٹوٹل تعداد 200 ہے اور ان میں سے 90 سے زیادہ یورالوجی ڈیپارٹمنٹ کو دیئے ہوئے ہیں۔

محترمہ عزیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! میں یہی کہنا چاہ رہی ہوں کہ کڈنی کے مریض بعض اوقات long staying ہوتے ہیں لیکن اس جواب کے مطابق صرف 45 بیڈز کی انفارمیشن دی گئی ہے جبکہ باقی بیڈز کی جو تعداد منسٹر صاحبہ بتا رہی ہیں وہ جواب میں موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر! دوسرے نمبر پر بیڈز کو بڑھانا ضروری ہے اس کے علاوہ days بھی زیادہ کرنے چاہئیں کیونکہ اس شعبہ کے لئے دو دن enough نہیں ہیں لہذا منسٹر صاحبہ اس پر غور کریں۔ چونکہ یہ گورنمنٹ کا ہسپتال ہے اور ہماری majority گورنمنٹ ہسپتالوں میں ہی آتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ! If you can do it and it is possible تو اسے دیکھ لیں کیونکہ محترمہ کہہ رہی ہیں کہ days بڑھا دیں؟

وزیر پرانمیری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں days بڑھانے کے حوالے سے ہی بتا رہی ہوں۔ پاکستان کڈنی اینڈ لیور انسٹی ٹیوٹ کے اندر ماشاء اللہ ہم نے 50 نئے بیڈز add کر دیئے ہیں اور اس وقت ہمارے پاس 62 ڈائیلیسز مشینیں کام کر رہی ہیں۔ ہم سارے ہسپتالوں کے اندر یہ سہولتیں دے رہے ہیں تاکہ لوگ اپنے علاقے کے ہسپتال میں جائیں اور وہاں یہ سہولت حاصل کریں۔

But I will try my level best so that the number of days could be increased.

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! یہ جناح ہسپتال چار اضلاع اوکاڑہ، ننگرانہ، قصور اور شیخوپورہ کو cater کرتا ہے۔ محکمہ کی طرف سے جتنا بھی جواب آیا ہے اس میں ساری تفصیل پرانے پاکستان کی ہے لیکن میرا محترمہ سے ضمنی سوال یہ ہے کہ نیا پاکستان جب سے بنا ہے، کیا ایک بیڈ بھی اس میں increase ہوا ہے یا ایسا کوئی پروگرام بھی بنایا ہے؟ اس کے علاوہ انہوں نے کڈنی سنٹر کی بات کی ہے تو جس طرح پنجاب کا بُرا حال ہو چکا ہے اسی طرح کڈنی سنٹر کا بھی بُرا حال ہو چکا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری افتخار حسین چھپھر! نئے پاکستان کا بیڈ کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ آپ نے یہ connection کیسے جوڑ دیا؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
 جناب سپیکر! اگر یہ صرف یورالوجی بیڈز کی بات کریں تو میں نے already PKLI کا نام لیا کہ اس
 میں 60 نئے بیڈز add ہوئے ہیں۔ یہ ایک بیڈ کی بات کر رہے ہیں جبکہ ہم نے 60 نئے بیڈز
 increase کئے ہیں۔ وہ کام جو پہلے ان سے نہ ہوا وہ ہم نے آتے ہی کر دیا۔ جو ڈائیسلسز مشینیں کام
 نہیں کر رہی تھیں ان کو ورکنگ آرڈر میں لایا گیا ہے جبکہ 62 ڈائیسلسز مشینیں علیحدہ کام کر رہی ہیں۔
 اس کے علاوہ میں ان کو یہ بھی بتا دوں کہ ہر ہسپتال کے اندر number of beds have been
 increased particularly for urology پہلے ہر طرف یورالوجی کی ٹرانسپلانٹ بند ہو گئی
 تھی لیکن اب گوجرانوالہ کے اندر دس سے زیادہ مریضوں کا renal ٹرانسپلانٹ ہو چکا ہے بلکہ خوشی
 کی بات یہ ہے کہ بہاولپور کے اندر renal ٹرانسپلانٹ شروع ہو گیا ہے اور انشاء اللہ ہم پوری
 کوشش کر رہے ہیں کہ پورے پنجاب میں renal ٹرانسپلانٹ دوبارہ شروع ہو جائے تاکہ مریضوں
 کو ایک جگہ پر آنے کی ضرورت نہ پڑے۔ They should be able to get this facility
 at their door step۔ انشاء اللہ یہ جو ساری ڈویلپمنٹ کر رہے ہیں۔ Very soon you will
 see that more and more operations are done but not in Lahore
 طرح شیخ زید ہسپتال میں ہیں۔ یہ fresh question جمع کروادیں تو میں آپ کو پورے پنجاب کے
 حوالے سے یورالوجی کے ٹوٹل بیڈز کی تعداد بتا دوں گی۔

چودھری افتخار حسین چھچھرہ: جناب سپیکر! میرے خیال میں میری بڑی بہن میرا ضمنی سوال
 follow نہیں کر سکیں۔ جتنے سوال کے جواب میں figures دیئے ہوئے ہیں یہ پرانے پاکستان
 کے ہیں لیکن نئے پاکستان کا slogan ہیلتھ، ایجوکیشن اور انصاف تھا لہذا میرا اپنی بڑی بہن سے
 سوال یہ ہے کہ جب سے نیا پاکستان تخلیق ہوا ہے تب سے جناح ہسپتال میں کیا ایک بیڈ کا بھی اضافہ
 ہوا ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
 جناب سپیکر! میرے خیال میں اہم بات یہ ہے کہ الحمد للہ ہسپتالوں کے حالات ہم نے اتنے بہتر کر
 دیئے ہیں کہ میاں محمد نواز شریف ہمارے ہسپتال میں 14 دن رہے ہیں لیکن انہوں نے ایک دفعہ
 بھی علاج کی شکایت نہیں کی۔ پہلے وہ آپ کی حکومت میں روزانہ باہر جایا کرتے تھے لیکن اب وہ

ہمارے پاس رہے ہیں اور مطمئن بھی ہوئے ہیں۔ میں خود اُن سے جا کر ملی اور اُن سے کہا کہ یہاں آپ کا جو علاج ہو رہا ہے کیا آپ اس سے مطمئن ہیں تو انہوں نے کہا کہ میں مطمئن ہوں۔ میں آپ کو یقین سے کہہ رہی ہوں کہ جس طرح کی سہولت ہم نے میاں محمد نواز شریف کو دی تھی اسی طرح سب مریضوں کو دے رہے ہیں۔ آپ فکر نہ کریں کیونکہ حالات پہلے سے بہتر ہو گئے ہیں ورنہ وہ پہلے ایک دن بھی کسی سرکاری ہسپتال میں نہیں آتے رہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 1284 جناب محمد ارشد ملک کا ہے لیکن اُن کی request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1285 بھی جناب محمد ارشد ملک کا ہے لیکن اُن کی request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ خالدہ منصور کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ خالدہ منصور: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1328 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد: سول ہسپتال میں سہولیات کی عدم دستیابی سے متعلقہ تفصیلات

*1328: محترمہ خالدہ منصور: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سول ہسپتال فیصل آباد کا قیام کب عمل میں آیا اس میں کتنے آپریشن تھیٹر، وارڈ اور دفاتر تعمیر کئے گئے تھے؟

(ب) کیا مذکورہ ہسپتال میں ایم آر آئی اور سی ٹی سکین کی سہولت موجود ہے؟

(ج) مذکورہ ہسپتال کا کل رقبہ کتنا ہے کیا اس کی بلڈنگ اور دستیاب سہولیات کافی ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ ہسپتال کی بلڈنگ کا زیادہ تر حصہ خستہ حال ہو چکا ہے؟

(ه) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت اس کی عمارت میں توسیع کرنے اور تمام مسنگ

فسلٹیز مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) سول ہسپتال فیصل آباد کی تعمیر 20- ستمبر 1956 میں ہوئی۔ یہاں چھ آپریشن تھیٹرز جو کہ 21 آپریشن ٹیبلز پر مشتمل ہیں اور 24 وارڈز اور 9 دفاتر ہیں۔

(ب) ہسپتال ہذا میں صرف سی ٹی سکین کی سہولت موجود ہے۔

(ج) ہسپتال ہذا کا کل رقبہ 19.3 ایکڑ ہے۔ اس کی بلڈنگ پرانی ہے۔ تاہم قابل استعمال ہے۔

(د) جی، ہاں! ہسپتال ہذا کی بلڈنگ پرانی ہے اس کے لئے رینویشن کی ضرورت ہے جس کے لئے R&M بجٹ فراہم کیا جا رہا ہے۔

(ه) ہسپتال ہذا میں پہلے ہی تین نئے بلاک تعمیر کئے گئے ہیں اور ایک سکیم جس کا عنوان

Rehabilitation/Upgradation of Various Departments at DHQ

Hospital Faisalabad (ADP) 2019-20 میں شامل ہے، جس کی مالیت

391.233 ملین روپے ہے اور ہسپتال اب تک 0042 ملین روپے خرچ کر چکا ہے اور

اس سال 2019-20 میں بقایا رقم 349.233 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ خالدہ منصور: جناب سپیکر! میرا یہ سوال فیصل آباد کے سول ہسپتال کے بارے میں ہے جس کے حوالے سے منسٹر صاحبہ کی نظر میں کچھ چیزیں لانی ہیں۔ میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ سول ہسپتال فیصل آباد میں کتنے آپریشن تھیٹر ہیں، کیا ہسپتال میں لوگوں کو ایم آئی آر کی سہولت میسر ہے اور کیا ہسپتال کی بلڈنگ کی بہت خستہ حالت ہے جس میں بہت جلد نئی بلڈنگ بنانے کی ضرورت ہے؟ ہسپتال میں صرف چھ آپریشن تھیٹر ہیں جبکہ فیصل آباد کی آبادی بہت زیادہ ہے اور سول ہسپتال میں بہت زیادہ مریض آتے ہیں تو میں منسٹر صاحبہ سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا یہ چھ آپریشن تھیٹر فیصل آباد کے لئے کافی ہیں نیز جو دوسری چیزیں میں نے پوچھی ہیں ان کے حوالے سے میری گزارش ہوگی کہ وہ اس کے متعلق بھی ہاؤس کو بتائیں اور یہ کام کب تک مکمل کریں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! یہ ہسپتال 1956 میں بناتھا اور محترمہ بالکل صحیح فرما رہی ہیں کہ اتنا عرصہ ہوا کسی نے
اس ہسپتال کی طرف دھیان ہی نہیں دیا۔ اگر دھیان دیتے تو اس ہسپتال کے حالات آج سے پہلے
بہت بہتر ہو جاتے لیکن جب سے ہم آئے ہیں تو اس کی جو نئی سکیم ہے that is known as
rehabilitation and upgradation of various departments of DHQ
Hospital Faisalabad جس پر ہم نے کام کرنا شروع کر دیا ہے جس پر 391 ملین روپے
2019-20 کے ADP کے بجٹ میں رکھا گیا ہے اور اس ہسپتال پر اب تک 42 ملین روپے خرچ
ہو چکا ہے۔ So we have started working on it۔ محترمہ بالکل صحیح کہہ رہی ہیں کہ
حالات کافی خراب تھے لیکن میں انہیں تسلی دینا چاہتی ہوں کہ ہم نے آتے ہی اس ہسپتال پر کام
کرنا شروع کر دیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ! یہ کام کب تک مکمل ہو جائے گا؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! میں نے بتایا ہے کہ اس پر پہلے ہی کام شروع ہو چکا ہے اور مکمل ہونے سے متعلق یہ
ہے کہ کام کرنے لگے ہوئے ہیں اور کام ایک دفعہ شروع ہو جائے تو آپ کو پتا ہے کہ بلڈنگ
ڈیپارٹمنٹ کتنا وقت لیتا ہے؟ ہماری تو ہر وقت ان کے ساتھ کوشش ہوتی ہے کہ اسی fiscal
year میں مکمل ہو جائے گا وجہ یہ ہے کہ ورنہ ہمارے پیسے lapse ہو جاتے ہیں تو I will ensure
کہ یہ ختم کر دیئے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ گلناز شہزادی کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1381 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سیالکوٹ: سول ہسپتال میں مختلف ٹیسٹوں

کے لئے مشینوں کی تعداد و کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

* 1381: محترمہ گلناز شہزادی: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) سول ہسپتال سیالکوٹ (ڈی ایچ کیو ہسپتال) میں ایکسرے، ایم آر آئی اور سی ٹی سکین کے ٹیسٹوں کے لئے کل کتنی مشینیں موجود ہیں اور ان میں سے کتنی خراب ہیں؟
- (ب) روزانہ کتنے مریضوں کے ان مشینوں پر ٹیسٹ کئے جاتے ہیں؟
- (ج) کیا موجودہ مشینیں مریضوں کی تعداد کے لحاظ سے کافی ہیں اگر نہیں تو حکومت اس سلسلہ میں کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر پرانمیری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) علامہ اقبال میموریل ٹیچنگ ہسپتال سیالکوٹ میں تین عدد ایکسرے مشینیں موجود ہیں اور یہ تینوں کام کر رہی ہیں۔ سی ٹی سکین مشین اور ایم آر آئی آر مشین میسر نہ ہے۔ تاہم گورنمنٹ یہ دونوں سہولیات فراہم کرنے کے لئے اقدامات اٹھا رہی ہے۔

- (ب) تینوں ایکسرے مشینوں پر روزانہ 300 ایکسرے کئے جا رہے ہیں۔
- (ج) موجودہ تین عدد ایکسرے مشینیں عوام الناس کی ضروریات کے مطابق کم ہیں۔ البتہ حکومت اس ہسپتال میں ان سہولیات کو مہیا کرنے کے لئے اقدامات کر رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! میرے لئے بڑی حیرانی کی بات ہے کہ جز (الف) میں پوچھا گیا ہے کہ سول ہسپتال سیالکوٹ میں ایکسرے، ایم آر آئی اور سی ٹی سکین کے ٹیسٹوں کی کل کتنی مشینیں موجود ہیں اور ان میں سے کتنی خراب ہیں؟ جواب میں کہا گیا کہ یہاں پر سی ٹی سکین مشین اور ایم آر آئی مشین میسر ہی نہیں ہے۔ According to my information وہاں پر باقاعدہ یہ ٹیسٹ conduct کئے جاتے ہیں، ٹیسٹ taking ہوتے ہیں اور اس کے علاوہ ہسپتال کے premises کے اندر ہی facilitate کیا جاتا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کا سوال کیا ہے؟

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! میرا سوال اس سے related یہ ہے کہ اگر یہ ٹیسٹ نہیں ہو رہے تو جو ٹیسٹ وہاں پر کئے جارہے ہیں وہ ٹیسٹ کس مد میں ہیں اور ان کے پیسے کہاں جارہے ہیں نیز پنجاب حکومت کی طرف سے across Punjab ایک نوٹیفکیشن 14- ستمبر 2019 کو جاری کیا گیا تھا جس میں سی ٹی سکین کی cost بھی -/2500 روپے charge کرنے کے لئے کہا گیا ہے تو پریشانی اس بات کی ہے کہ وہاں پر جو ٹیسٹ conduct کئے جارہے ہیں وہ کس مد میں ہیں اور یہ پیسے کہاں جارہے ہیں؟ وہاں پر according to my information یہ ٹیسٹ ہو رہے ہیں اور یہ بات میں وثوق سے آپ کو بتا دیتی ہوں لیکن اس سارے سلسلے کی kindly وضاحت کر دی جائے تو بہت اچھا ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ سب سے important چیز انہوں نے یہ پوچھی تھی کہ آیا وہ hospital has a CT Scan and MRI وہاں پر ہسپتال کا اپنا نظام نہیں ہے بلکہ انہوں نے CCB یعنی کمیونٹی کونسل بورڈ بنایا ہوا تھا جس نے کچھ عرصہ قبل وہاں پر سی ٹی سکین اور ایم آر آئی مشینیں لگائی ہوئی تھیں۔ That MRI and CT Scan machines are performing their operations inside the hospital کے اندر اور ٹیسٹ کی مشینیں بھی تھیں جن پر ہسپتال کے premises میں ٹیسٹ ہوتے ہیں۔ جو لیبارٹری ٹیسٹ ہیں وہ naturally ہسپتال کرتا ہے جبکہ ایم آر آئی اور سی ٹی سکین کے متعلق محترمہ نے صحیح فرمایا ہے کہ وہاں پر ہوتے ہیں who cannot afford ان مریضوں کی ادائیگی ہسپتال کرتا ہے اور جو مریض خود afford کر سکتے ہیں وہ خود فیس دے کر کرواتے ہیں۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! جو سوال پوچھا جاتا ہے تو اس کا جواب بھی اس سے related ہونا چاہئے تھا۔ اگر ہم صرف اس کا "ناں" کر کے جواب دے دیں تو اس پر بہت زیادہ question mark ہیں۔ آپ نے ابھی خود بھی اس چیز کو accept کیا کہ وہاں پر ٹیسٹ conduct کئے جاتے ہیں جو کہ ہسپتال کے premises میں ہو رہے ہیں تو یہ مکمل تفصیل جواب میں تحریری طور پر دی جانی چاہئے تھی جو کہ موجود نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! محترمہ کو پتا تھا کہ یہ ٹیسٹ ہو رہے ہیں تو پھر آپ یہ سوال کس لئے پوچھ رہی تھیں؟ if you knew it was being done there آپ نے پوچھا کہ ہسپتال ٹیسٹ کر رہا ہے کہ نہیں تو میں نے آپ کو بتایا کہ:

Hospital by itself does not have MRI or CT Scan
Machines. There is a public private partnership.

جناب سپیکر! انہوں نے ایک ٹراما سنٹر develop کیا اور وہاں پر سی ٹی سکین اور ایم آر آئی مشینیں بھی لگائیں تو وہاں ہسپتال میں ان مشینوں پر ٹیسٹ ہوتے ہیں۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ! I am sorry to interfere! لیکن مجھے سب سے پہلے تو آپ سے ڈکلیئریشن نہیں لینے دوسری یہ کہ میں نے آپ سے کیا پوچھنا ہے اور کیا نہیں پوچھنا یہ بھی میری اپنی will ہے اور تیسری اہم چیز کہ سوال جسے آپ نے شاید غور سے دیکھا ہی نہیں ہے کہ اس میں اور بھی بہت سی چیزیں پوچھیں گئی تھیں کہ کل کتنی مشینیں موجود ہیں اور ان میں سے کتنی خراب ہیں تو آپ کا focus صرف ایک ہی چیز پر ہو گیا ہے کہ اگر آپ کو پتا تھا تو آپ نے پوچھا کیوں؟ آپ kindly جو سوال ہوتا ہے، آپ ہمارے لئے بہت محترم ہیں تو براہ مہربانی اسی پر focus کیا کریں۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی چیز میں آپ کے توسط سے ہاؤس کے علم میں لانا چاہوں گی کہ 14 ستمبر کے نوٹیفکیشن جس کی میں نے بات کی وہ across Punjab گیا تھا تو جب وہ نوٹیفکیشن across Punjab گیا ہے تو وہاں پر کوئی بورڈ چاہے بیٹھ کر کام کر رہا ہے یا کوئی اسے

privately handle کر رہا ہے یا اس کو publically یا گورنمنٹ اس کو کر رہی ہے، جس طرح سے بھی جو بھی source ہو وہ کسی نہ کسی مد میں اس کا کچھ نہ کچھ تو ریکارڈ ہو گا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ سوال کریں۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! میں اسی ریکارڈ کی بات کر رہی ہوں کہ اس ریکارڈ کے تناظر میں منسٹر صاحبہ کیا فرمائیں گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کیا پوچھنا چاہ رہی ہیں؟

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! بڑا simple سا سوال ہے۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! 2018 میں ٹیسٹ کے charges کیا تھے اور اب "نئے پاکستان" میں کیا ہیں؟ محترمہ یہ پوچھ رہی ہیں۔

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! نئے charges کون وصول کر رہا ہے؟ اسی کو ضمنی سوال سمجھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ سب سے اہم چیز یہ ہے کہ انہوں نے سوال پوچھا تھا کہ مشینیں کتنی خراب ہیں جس کے متعلق میں انہیں بتانا چاہتی ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ! Charges بتادیں؟

وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! سی ٹی سکین کے charges دو ہزار روپے ہیں جو مریض afford نہیں کر سکتے ان کے charges ہسپتال pay کر دیتا ہے اور جو مریض pay کر سکتا ہے اس سے لے لئے جاتے ہیں جبکہ یہ فیس اب کی نہیں ہے۔ اگر یہ اس ہاؤس کے اندر بتانا چاہتے ہیں تو CT Scan machines have been outsourced in all the district headquarters hospital by the previous government. They were outsourced before our government came in اور یہ outsourced machines جو ہیں ان کا rate اُس وقت

-/1500 روپے ٹیسٹ تھا اور انہی کی حکومت باقی پیسے pay کرتی تھی۔ اس مرتبہ چونکہ سی ٹی سکین کے ٹیسٹ کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں اور ہم اسی طریقے سے subsidized rates pay کر رہے ہیں۔ اسی طریقے سے all these tests were subsidized before we came in یہ پہلے کی مشینیں لگی ہوئی ہیں اور ہمارے وقت کی نہیں لگیں۔ اب -/2000 روپے سی ٹی سکین کا اس وقت charge ہو رہا ہے جہاں بھی سی ٹی سکین ہو رہا ہے اور سی ٹی سکین ٹیسٹ کی فیس جو patients afford نہیں کر سکتے۔ انہوں نے کچھ بھی نہیں کرنا ہوتا وہ صرف ایم ایس کے پاس جاتے ہیں وہاں پر جی sign ہوتی ہے اور اس پر جی پر ان کا فری سی ٹی سکین ہو جاتا ہے ہسپتال اس کے charges pay کرتا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! انہوں نے غلط بتایا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ہم منسٹر صاحبہ کے بے حد شکر گزار ہیں کہ انہوں نے مان لیا ہے کہ مشینیں پہلے کی لگی ہوئی تھیں ہم نے صرف فیس بڑھائی ہے۔ بہت شکریہ

محترمہ گلناز شہزادی: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گی کہ kindly it should be in your knowledge. This is not two thousand rupees this is twenty five hundred rupees. اور آپ کی پنجاب گورنمنٹ نے یہ notify کیا ہے۔ یہ منسٹر صاحبہ

ہیں۔ She is not aware

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! میں ایک سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جی، چودھری افتخار حسین چھپھر!

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! یہ سوال اسمبلی سیکرٹریٹ میں 25 جنوری کو جمع ہوا، یہاں سے 28 مارچ کو محکمے کے پاس گیا اور وہاں سے 13 ستمبر کو جواب آیا۔

جناب سپیکر! ج: (ج) میں لکھا ہوا ہے کہ البتہ حکومت اس ہسپتال میں ان سہولیات کو مہیا کرنے کے لئے اقدامات کر رہی ہے۔ کیا منسٹر صاحبہ بتائیں گی کہ اب تک practically کیا اقدامات کئے گئے ہیں؟

جناب سپیکر! دوسرا سوال فیس سے ہٹ کر ہے اور یہ وہی ہے جو جناب طاہر خلیل سندھو نے کیا تھا کہ 18-2017 اور 19-2018 میں کتنی فیس چارج کی جاتی تھی اور آج کتنی کی جا رہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ fresh question بنتا ہے جب یہ کریں گے تو اس میں ساری تفصیلات آجائیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھرہ! آپ fresh question جمع کرا دیں آپ کو ساری detail کا پتا چل جائے گا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اس پوائنٹ کو clarify کرنا ضروری ہے، وزیر قانون دیں کہ رولز کے مطابق ضمنی سوال کا مطلب کیا ہے؟
جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! Supplementary should be relevant with the question اگر کسی کا کوئی ضمنی سوال relevant نہیں ہو گا تو اس کے لئے fresh question ہی بنتا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ ہمارے لئے بہت قابل احترام ہیں She is very competent ہم ان کی عزت کرتے ہیں لیکن جواب دیتے ہوئے پتا نہیں یہ اتنی جلدی غصہ کیوں کر جاتی ہیں اس بات پر کہ آپ fresh question کریں، آپ یہ نہ کریں، وہ نہ کریں؟ جس طرح پہلے ڈاکٹر نیازی والے مسئلے پر غصہ کیا تھا آج اس بات پر غصہ کر رہی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، اب اگلا سوال کرتے ہیں اور چودھری افتخار حسین چھچھرہ آپ اس کے بارے میں fresh question جمع کرا دیں۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! چلیں، میں یہ پوچھ لیتا ہوں کہ اس وقت کتنی فیس چارج کی جا رہی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ! اس وقت کتنی فیس چارج کی جا رہی ہے؟
وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! میں نے آپ کو یہی بتایا کہ مجھے جو انفارمیشن ملی تھی وہ 2 ہزار روپے کی تھی اگر یہ اڑھائی ہزار کہہ رہے ہیں تو میں مان لیتی ہوں اور ان سے معذرت بھی کر لیتی ہوں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال محترمہ عابدہ بی بی کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔
محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1386 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی: ہسپتالوں میں ڈائیسلز مشینوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1386: محترمہ عابدہ بی بی: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع راولپنڈی کے کتنے ہسپتالوں میں ڈائیسلز مشینیں موجود ہیں؟
- (ب) کس کس ہسپتال کی مشینیں چالو حالت میں اور کس ہسپتال کی خراب ہیں؟
- (ج) ان ہسپتالوں میں روزانہ تقریباً کتنے مریضوں کے ڈائیسلز کئے جاتے ہیں؟
- (د) کیا مریضوں کی آمدہ تعداد کے لحاظ سے ڈائیسلز مشینوں کی تعداد کافی ہے یا مزید بہتری کی ضرورت ہے کیا حکومت یہ مشینیں مزید فراہم کرنے کے لئے اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر پرانمیری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) ضلع راولپنڈی میں تین ٹچنگ ہسپتال ہیں، جن میں ڈائریکٹر مشینوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

- i. بینظیر بھٹو ہسپتال راولپنڈی میں 16 ڈائریکٹر مشینیں ہیں۔
- ii. ڈسٹرکٹ ہسپتال راولپنڈی میں 08 ڈائریکٹر مشینیں ہیں۔
- iii. ہولی فمیلی ہسپتال میں 20 ڈائریکٹر مشینیں موجود ہیں۔

(ب)

- i. بینظیر بھٹو ہسپتال راولپنڈی میں تمام ڈائریکٹر مشینیں چالو حالت میں ہیں۔
- ii. ڈسٹرکٹ ہسپتال راولپنڈی میں تمام ڈائریکٹر مشینیں چالو حالت میں ہیں۔
- iii. ہولی فمیلی ہسپتال میں 18 ڈائریکٹر مشینیں چالو حالت میں ہیں اور 02 زیر مرمت ہیں۔

(ج)

- i. بینظیر بھٹو ہسپتال راولپنڈی میں روزانہ تقریباً 45 مریضوں کے ڈائریکٹر کئے جاتے ہیں۔
 - ii. ڈسٹرکٹ ہسپتال راولپنڈی میں روزانہ تقریباً 19-18 مریضوں کے ڈائریکٹر کئے جاتے ہیں۔
 - iii. ہولی فمیلی ہسپتال میں روزانہ تقریباً 60 مریضوں کے ڈائریکٹر کئے جاتے ہیں۔
- (د) مریضوں کی آمد تعداد کے لحاظ سے ڈائریکٹر مشینوں کی تعداد بڑھانے کی ضرورت ہے اور حکومت جلد مزید مشینیں فراہم کرنے کے لئے اقدامات کر رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! سوال کے جز (د) کے بارے میں میرا ضمنی سوال ہے۔ ویسے تو مجھے سارے جواب مل گئے ہیں اور میں satisfy بھی ہوں۔ منسٹر صاحبہ یہ بتادیں کہ یہ مشینیں کب تک آجائیں گی، یہ کوئی time frame دے دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! یہ آپ کا اچھا سوال ہے۔ جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرانمیری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! اس سوال میں یہی پوچھا گیا ہے کہ کتنے ہسپتالوں میں ڈائریکٹر مشینیں موجود ہیں؟ اس کی ساری تفصیل بتادی گئی ہے کہ ضلع راولپنڈی میں تین ٹچنگ ہسپتال ہیں۔ بے نظیر بھٹو ہسپتال راولپنڈی میں 16، ڈسٹرکٹ ہسپتال راولپنڈی میں آٹھ اور ہولی فمیلی ہسپتال میں بیس ڈائریکٹر

مشینیں موجود ہیں۔ اس کے علاوہ ہم نے number of patients کا بھی بتا دیا ہے۔ یورالوجی سنٹر جسے ادھورا چھوڑ دیا گیا تھا ہم نے اس پر کام شروع کر دیا ہے اور انشاء اللہ very soon another 40 dialysis machines would be added there and I think it will be completed by the end of this fiscal year (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 1394 جناب محمد جمیل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال سیدہ زہرہ نقوی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

سیدہ زہرہ نقوی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1458 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں موجود ماہر امراض تشخیص کی تعداد سے متعلق تفصیلات

*1458: سیدہ زہرہ نقوی: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ "ARY" نیوز کی خبر کے مطابق لاہور میں قائم لیبارٹریز fake رپورٹس بنا کر دیتی ہیں یہ لیبارٹریز آج بھی جناح ہسپتال کے سامنے اسی طرح کام کر رہی ہیں ان میڈیکل لیبارٹریز کے حوالے سے حکومتی اقدامات سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) صوبہ میں موجود pathalogists کی تعداد بتائی جائے؟

(ج) پنجاب میں موجود Histo Pathalogists کی تعداد بتائی جائے؟

(د) اس منصوبے پر کام کرنے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے اداروں بشمول لیبارٹریز میں مہیا کی جانے والی سہولیات کے معیار اور ان سے متعلق شکایات ایک دیرینہ مسئلہ رہا ہے۔ اس طرح کے مسائل کے حل کے لئے پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کا قیام پی ایچ سی ایکٹ 2010 کے تحت عمل میں لایا گیا۔ پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے 2011-12 میں اپنے قیام کے بعد صحت

کی سہولیات فراہم کرنے والے تمام اداروں بشمول لیبارٹریوں میں سہولتوں کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے کام کا آغاز کرتے ہوئے ان اداروں کی رجسٹریشن اور لائسنسنگ کا عمل شروع کیا۔

کسی بھی لیبارٹری کی رجسٹریشن کے لئے اس لیبارٹری میں pathologist کا روزانہ چار گھنٹے دستیاب ہونا لازمی ہے۔ اب تک پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن کو 1046 لیبارٹری کی رجسٹریشن کی درخواستیں موصول ہوئی ہیں جن میں سے 323 کو درخواستوں کی جانچ پڑتال کے بعد رجسٹریشن جاری کر دی گئی ہے اور باقی لیبارٹریز کو ان کی درخواستوں میں پائی جانے والی کمی کو دور کرنے کی ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔ کمیشن کو اب تک fake رپورٹس کے بارے میں کوئی تحریری شکایت موصول نہیں ہوئی ہے۔

(ب،ج) جہاں تک صوبہ میں موجود histopathologist یا consultant pathologist کی تعداد کا تعلق ہے، محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن کے ماتحت ٹینگ ہسپتالوں میں اس وقت consultant pathologist/histopathologist کل منظور شدہ اسامیاں 128 ہیں، 28 سیٹ پر consultant/histopathologist کام کر رہے ہیں اور 100 سیٹیں خالی ہیں۔

(د) رجسٹرڈ لیبارٹریز کی جانب سے درست اور معیاری ٹیسٹ اور رپورٹ یقینی بنانے کے لئے پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے Minimum Service Delivery Standards (MSDS) وضع کر لئے ہیں اور حکومت پنجاب کی باقاعدہ منظوری کے بعد ان کا اطلاق تمام لیبارٹریز پر کیا جا رہا ہے۔

قواعد کے خلاف کام کرنے والی لیبارٹری کی اطلاع ملنے پر کمیشن کا Anti-Quackery Cell ضلعی حکومت کی معاونت سے ایسی لیبارٹری کو کام کرنے سے روک دیتا ہے۔ اب تک صوبہ پنجاب میں 1022 لیبارٹریز کو کام کرنے سے روک دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سیدہ زاہرہ نقوی: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحبہ کی بہت شکر گزار ہوں۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ لیبارٹری ٹیسٹ پر focus کیا جائے کیونکہ تمام مریضوں کا علاج لیٹ ٹیسٹ پر منحصر ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

سیدہ زاہرہ نقوی: جناب سپیکر! مجھے اس مقدس ایوان میں طویل بیماری کے بعد آنے کا موقع ملا ہے۔ میں اپنی تمام پیاری پیاری بہنوں کا شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے بہت ہی پر خلوص دعاؤں میں مجھے یاد رکھا اور میں اپنے تمام بھائیوں کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں جن کی دعاؤں کی وجہ سے اللہ نے مجھے اتنی صحت دی ہے کہ میں یہاں آگئی ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہوں گی کہ مجھے ابھی بھی مزید دعاؤں کی ضرورت ہے۔ میرا ابھی treatment چل رہا ہے لیکن میں نے ہمت کی ہے اور میں آج آپ کے سامنے حاضر ہوگئی ہوں۔ بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم سب آپ کے لئے دعا گو ہیں۔ اگلا سوال نمبر 1549 جناب حامد رشید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1577 سید عثمان محمود کا ہے ان کی طرف سے request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب علی عباس خان کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب علی عباس خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 1670 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی

کے قیام اور اسامیوں پر بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*1670: جناب علی عباس خان: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اور میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش

بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کا قیام کب عمل میں آیا تھا؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ قیام سے اب تک انسٹیٹیوٹ کی منظور شدہ 1200 سے زائد اسامیوں میں 400 کے قریب اسامیاں خالی ہیں؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ادارہ ہذا میں ڈاکٹرز، سرجنز اور سپیشلسٹ کی آدھی سے زیادہ اسامیاں خالی پڑی ہیں؟
- (د) حکومت ان اسامیوں پر کب تک بھرتی اور تعیناتی کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟
- وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
- (الف) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی فیصل آباد کی OPD کا افتتاح 13- نومبر 2007 کو ہوا۔
- (ب) فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی فیصل آباد میں منظور شدہ اسامیاں 1461 ہیں، جن میں سے 1453 اسامیاں خالی ہیں۔
- (ج) یہ درست ہے۔ تاہم 100 سے زائد اسامیاں پروموشن کے لئے ہیں جو ڈاکٹرز کی پروموشن ہونے کے بعد پُر ہوں گی۔
- (د) محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نے خالی اسامیوں پر مستقل بھرتی کے لئے پنجاب پبلک سروس کمیشن کو requisition بھیج دی ہے تاہم خالی اسامیاں ایڈہاک پر بھرتی کے لئے متعدد بار اخبارات میں شائع کی گئی ہیں۔ موزوں امیدواران کی عدم دستیابی کی بنیاد پر اسامیاں پُر نہ کی جاسکیں، جنہیں جلد پُر کر لیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب علی عباس خان: جناب سپیکر! میں نے جزی (ب) میں پوچھا ہے کہ فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں کتنی اسامیاں خالی ہیں اور جزی (ج) میں یہ پوچھا ہے کہ کتنی اسامیاں، doctors اور surgeons specialist کی خالی ہیں؟ محترمہ ذرا اس کا جواب بتادیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! میں نے already جواب دے دیا ہوا ہے کہ 1461 اسمائیاں تھیں جن میں سے 453 خالی ہیں اور باقی اسمیوں پر اس وقت لوگ موجود ہیں۔ ہم نے already advertisement دے رکھی ہیں، پبلک سروس کمیشن میں بھی دے رکھی ہیں اور ہم پیرا میڈیکل سٹاف کو بھی employ کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ! وہ سرجن کا بھی پوچھ رہے ہیں۔

وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! سرجن بھی پبلک سروس کمیشن کے through ہی آرہے ہیں جو نبی وہ آئیں گے ہم ان کو تعینات کر دیں گے۔

جناب علی عباس خان: جناب سپیکر! ان کی حکومت کو آئے ہوئے تقریباً اٹھارہ ماہ ہو گئے ہیں۔ کل اسمائیاں 1461 ہیں اور ان میں سے 453 خالی ہیں، وہاں پر 100 سے زائد ڈاکٹر اور سرجن کی کمی ہے۔ یقین کریں کہ جن مریضوں کے دل کی تین تین arteries بند ہوتی ہیں انہیں سرجری کے لئے ایک سال سے زیادہ کا ٹائم دیا جاتا ہے۔ کیا آپ ان لوگوں کے مرنے کا انتظار کر رہے ہیں، کیا آپ سٹاف، ڈاکٹر اور سرجن کو بھرتی نہیں کر سکتے، کیا آپ تھیٹر کو ڈبل شفٹ میں استعمال نہیں کر سکتے؟ آپ بے شک اس پر کمیٹی بنادیں وہ تمام معاملات کو دیکھ لے گی کہ کسی مریض کو 14 ماہ کا ٹائم، کسی کو 15 ماہ کا ٹائم اور کسی کو 16 ماہ کا ٹائم دیا جا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ! اس چیز کو آپ خود دیکھ لیں اور چیک کر لیں۔

وزیر پرانمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! مجھے ذرا اجازت دیجئے میں اس پر تھوڑی لمبی بات کروں گی۔ ڈاکٹر کی ٹریننگ کی جو تباہی ہوئی ہے اس میں ہماری حکومت کا کوئی قصور نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ Central Induction Policy کے ذریعے پوسٹ گریجویٹ یا جو specialists ہوتے تھے ان کی تعداد کم ہوتی تھی لیکن ہماری حکومت نے آتے ہی ایک ہزار پوسٹ گریجویٹ کی سیٹیں بڑھائیں۔

جناب سپیکر! عام طور پر سال میں دو دفعہ induction ہوتی تھی ہم نے سال میں تین دفعہ induction کی تاکہ زیادہ specialists بن سکیں۔ یہ جس specialty کی بات کر رہے ہیں وہ کارڈیالوجی ہے۔ کارڈیالوجی کے اندر آپ کو specialized لوگ چاہئے ہوتے ہیں۔ اگر کسی کے دل کی تین نالیاں بند ہیں تو انہیں میں کھول سکتی ہوں اور نہ ہی کوئی اور ڈاکٹر کھول سکتا ہے اس کے لئے You need a cardiologist who is interventional cardiologist اگر میں بغیر ٹریننگ کے وہاں ڈاکٹر لگا دوں گی تو تب بھی آپ مجھ سے ناراض ہوں گے۔ اس وقت ڈاکٹروں کی trainings ہو رہی ہیں۔

جناب سپیکر! اسی جواب میں لکھا ہوا ہے کہ every second day there is a requisition in the Public Service Commission اب اگر ڈاکٹر ہی نہ ہوں تو پھر میں کہاں سے لے کر آؤں۔ ان سے کہیں کہ یہ مجھے دس cardiologist دے دیں جو وہاں نوکری کرنا چاہتے ہیں میں ان کو کل ہی لگا دوں گی۔ یہ دیں تو سہی ناں بجائے بات کرنے کے

There is no cardiologist available.

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحبہ نے آپ کو offer دے دی ہے آپ cardiologist دے دیں۔ جناب علی عباس خان: جناب سپیکر! پھر یہ کام چھوڑ دیں یا ہمیں آرڈر کریں ہم بھرتی کر لیں گے۔ جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ اگر آپ کے پاس cardiologists ہیں تو دے دیں۔ وہ walk in interview میں ہو جائیں گے۔ یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے ہم کروالیں گے۔ جناب علی عباس خان: جناب سپیکر! یہ اشتہار دیں تو پھر ہم دے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ فی الفور تو دے دیں۔ باقی ہم حل نکال لیں گے۔ جی، اگلا سوال نمبر 1840 محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1873 ملک خالد محمود بابر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1875 محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1876 بھی محترمہ عظمیٰ کاردار کا

ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1908 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور کے ہسپتالوں میں بلڈ بنک کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*1908: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) لاہور کے کس کس ہسپتال میں بلڈ بنک قائم ہے؟
 - (ب) ہر بلڈ بنک میں خون کا کتنا ذخیرہ موجود ہے؟
 - (ج) کیا یہ ذخیرہ انٹرنیشنل پروٹوکول یا SOP کے مطابق ہے؟
 - (د) حکومت نے اگست 2018 سے اب تک ضلع لاہور کے ہسپتالوں میں قائم شدہ بلڈ بنکس کی صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟
- وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
- (الف) لاہور کے سرکاری بلڈ بنک جو انسٹیٹیوٹ آف بلڈ ٹرانسفیوژن سروس پنجاب (IBTS) کے زیر انتظام کام کر رہے ہیں ان کی تعداد پندرہ ہے۔ ان کی تفصیلات منسلک کر دی گئی ہیں جو کہ تفصیل Flag-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) لاہور کے ہر بلڈ بنک میں اس ہسپتال کی ضرورت کے مطابق خون کا وافر ذخیرہ موجود ہے۔ برائے تفصیل Flag-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) جی، ہاں! ہمارے دستیاب وسائل میں خون بین الاقوامی پروٹوکول کے عین مطابق محفوظ کیا جاتا ہے۔ یہ ذخیرہ شدہ خون مندرجہ ذیل اجزاء کی شکل میں موجود ہے۔

i.	(ہول بلڈ)	-ii	(سرخ خون کا سیل)
-iii	(منجمد پلازما)	-iv	(پلیٹلٹس)

(د) حکومت پنجاب تمام مریضوں کو محفوظ خون کی منتقلی کے بارے میں بہت دلچسپی رکھتی ہے۔ حکومت نے سیف بلڈ ٹرانسفیوژن پراجیکٹ (محفوظ خون کی منتقلی) کے حصول اور دوسرے مراحل کے لئے فنڈز جاری کر دیئے ہیں۔ ان میں فیصل آباد کارینجیل بلڈ سنٹر، لاہور کا جنرل ہسپتال اور میو ہسپتال رینجیل بلڈ سنٹر کی اپ گریڈیشن شامل ہے۔ حکومت بلڈ سکریننگ کے لئے بھی بہترین اقدامات کر رہی ہے اور یہ سارے اقدامات اعلیٰ اور بین الاقوامی معیار کے مطابق ہو رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ حکومت نے سیف بلڈ ٹرانسفیوژن پراجیکٹ (محفوظ خون کی منتقلی) کے حصول اور دوسرے مراحل کے لئے فنڈز جاری کر دیئے ہیں تو معزز منسٹر صاحبہ سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کتنے فنڈز جاری کئے گئے ہیں مجھے اس کا جواب چاہئے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ! کتنے فنڈز جاری کئے گئے ہیں؟

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE/
SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION)

(Ms Yasmin Rashid): Mr Speaker! I am very sorry; the amount of money has not been mentioned here. They had asked for details کہ ہمارے کتنے بلڈ بنک لاہور کے اندر کام کر رہے ہیں، ان کی ساری details میں نے آپ کو لگا کر دے دی تھی ہر ہسپتال کے اندر بلڈ بنک ہے، بلڈ اس وقت جو deliver ہو رہا ہے that is being delivered باقاعدہ screen ہو کر بلڈ دیا جاتا ہے۔ بلڈ collect ہوتا ہے They have proper blood transfusion services اس میں آپ دیکھ لیجئے میں نے سارے ہسپتالوں کی لسٹ دی ہوئی ہے۔ I am very sorry I did not read۔ آپ نے amount of money پوچھی ہے ورنہ میں amount of money بھی آپ کو دے دیتی لیکن اس کے اندر میں نے آپ کو سارا بتایا ہے کہ اس میں whole blood سرخ خون کے cells, plasma, platelets every thing is available ہمارا جو سنٹر ہے Blood Transfusion

Services Punjab has the capacity to produce all sorts of cell components اور وہ produce بھی کر رہا ہے پچھلے دنوں ہم نے cell components بنا کر دیئے بھی ہیں اور استعمال بھی کر رہے ہیں اور یہ سارے جو ہسپتال ہیں اگر آپ پڑھ لیجئے سروسز ہسپتال میں دو بلڈ بنک ہیں، بلڈ یونٹ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں بھی ہے یہ ساری detail ہے I will also tell you and we are trying our level best to read on this system because we are not very happy with it انشاء اللہ اس پر کام کر رہے ہیں اور very soon you will see the complete change in the way of blood transfusion services انشاء اللہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! ان کی طرف سے جو جواب آیا ہے اس میں یہ mention ہے کہ سیف بلڈ ٹرانسفیوژن پراجیکٹ (محفوظ خون کی منتقلی) کے حصول اور دوسرے مراحل کے لئے فنڈز جاری کر دیئے ہیں تو پھر مجھے بعد میں بتا دیجئے گا۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ تھا کہ فنڈز کتنے جاری کئے گئے تھے تو اس میں فنڈز کی details نہیں دی گئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ انہیں فنڈز کی details provide کر دیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! ہم انہیں details provide کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 1934 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1935 بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں!

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1944 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: چلڈرن ہسپتال کے پیڈیاٹرک سرجری کے کیسز سے متعلقہ تفصیلات
 *1944: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر سیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش
 بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کے چلڈرن ہسپتال میں روزانہ پیڈیاٹرک سرجری کے کتنے کیسز آتے ہیں؟
 (ب) پچھلے چھ ماہ میں کتنے بچوں کی سرجری کی گئی اور کتنے مریض ابھی انتظار میں ہیں؟
 (ج) کیا ہسپتال میں پیڈیاٹرک سرجنری کی تعداد "sanctioned" اسامیوں کے مطابق ہے
 اگر نہیں تو حکومت اس بارے میں کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟
 وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
 (الف) لاہور کے چلڈرن ہسپتال میں روزانہ تقریباً 220-250 پیڈیاٹرک سرجری کے مریض
 چیک کروانے کے لئے آتے ہیں۔

(ب) پچھلے چھ ماہ میں 7361 بچوں کی سرجری کی گئی اور تقریباً 16000 مریض ابھی انتظار
 میں ہیں۔

(ج) ہسپتال میں ٹوٹل سرجنری کی اسامیاں 29 ہیں، جن کی ترتیب وار تفصیل ایوان کی میز
 پر رکھ دی گئی ہے کل 129 اسامیوں میں سے چھ پر سرجنری خدمات سرانجام دے رہے
 ہیں جبکہ 23 سینئر رجسٹرار کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے بذریعہ پنجاب پبلک
 سروس کمیشن اقدامات اٹھائے گئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میں بڑے افسوس کے ساتھ بات کر رہی ہوں کہ آپ خود
 یہ جائزہ لیں کہ ابھی تک پچھلے چھ ماہ کے دوران 16 ہزار مریض بچے سرجری کے انتظار میں ہیں اور
 حکومت کا یہ حال ہے کہ 29 سرجنری کی اسامیوں میں سے 23 اسامیاں خالی پڑی ہوئی ہیں تو میرا
 ضمنی سوال یہ ہے کہ 123 اسامیاں کو پُر کرنے کے لئے PPSC کو requisition کب بھجوائی گئی
 اور یہ اسامیاں کب تک پُر ہو جائیں گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
 جناب سپیکر! سب سے important بات یہ ہے کہ یہ requisition اس سال کے شروع میں
 بھجوائی گئی۔ We did not get any pediatric surgeon to apply, there were not pediatric surgeons available
 pediatric surgery ہم بار بار سوال کہ جب ہم بار بار pediatric surgery who is incharge of children
 والوں سے بات کی تو میرے سامنے ڈاکٹر مسعود صادق pediatric surgery complex جہاں pediatric surgery
 central this is the second specialty ہے important part اندر induction policy اس کا یہ مطلب ہے کہ go
 you first have to become a pediatrician and then pediatric surgeons کا یہ problem ہو گیا تھا کہ
 pediatric surgery on to pediatric surgery they did have not enough pediatric surgeons around
 without a single person applying for it 12 requisitions واپس آگئیں we are hoping for this year
 and gap ہے لیکن اب انشاء اللہ ہم پاس بہت بڑا gap ہے لیکن اب انشاء اللہ ہم پاس بہت بڑا gap ہے
 onwards and Doctors are going to come out with specialization in pediatric surgery

جناب سپیکر! میں نے آپ کو بتایا کہ every second week the new requisitions are going to Public Service Commission
 اور جس طرح وہ واپس آتی ہیں ہم پھر ایک مہینے بعد دوبارہ بھجوا دیتے ہیں۔ آپ اگر کہیں تو میں اگلی دفعہ ساری
 advertisements جتنی اخباروں میں لگی ہوئی ہیں وہ ساری لے آؤں گی just to show you the number of times the seats have been advertised
 is a teaching institute. Being a teaching institution important ہے کہ چلڈرن ٹیچنگ انسٹیٹیوٹ is a teaching institute. Being a teaching institution
 اس کے اپنے different requisites ہوتے ہیں اور ان prerequisites کو fill کرنا پڑتا ہے۔ On the other hand اگر ہم چلڈرن ہسپتال ملتان کو لیں تو وہاں ہمارے
 پاس زیادہ periodic surgeon ہیں وہاں periodic surgeons بھی join نہیں کر رہے but we are trying our level best
 ہم پوری کوشش کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! میرا basically question یہ تھا کہ یہاں پر انہوں نے جزی (ج) میں جواب دیا ہوا ہے کہ 23 سینئر رجسٹرار کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے بذریعہ پنجاب پبلک سروس کمیشن اقدامات اٹھائے گئے ہیں تو میرا simple question یہ ہے کہ اگر اقدامات اٹھائے گئے ہیں تو اس کی requisition کب بھجوائی گئی اور یہ اسامیاں کب تک پُر ہوں گی؟ اگر آپ نے requisition بھجوا دی ہے تو مجھے اس کی کاپی دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انہیں requisition کی کاپی دے دیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میں ضرور فراہم کر دوں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 1954 جناب حامد رشید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! سوال نمبر 1973 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور میں فیملی فزیشن ڈاکٹرز

کی پرائیویٹ کلینکس چلانے کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

* 1973: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں کل کتنے فیملی فزیشن ڈاکٹرز پرائیویٹ کلینک چلا رہے ہیں؟

(ب) کیا حکومت نے فیملی فزیشن ڈاکٹرز کے لئے کوئی ریفریشر کورسز کروانے کا اہتمام کر رکھا ہے؟

(ج) کیا فیملی فزیشن ڈاکٹر صحت کے حوالے سے چلنے والی حکومتی آگاہی مہم میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ اگر ہاں تو اس کا طریق کار کیا ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ضلع لاہور میں فیملی فزیشن ڈاکٹرز کے پرائیویٹ کلینکس کی تعداد تقریباً 2410 ہے۔

(ب) پنجاب ہیلتھ کیئر کمیشن نے صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے اداروں بشمول فیملی

فزیشن ڈاکٹرز کے کلینکس میں سہولیات کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے Minimum

Service Delivery Standards (MSDS) وضع کئے ہیں اور حکومت پنجاب

کی باقاعدہ منظوری کے بعد ان کا اطلاق شروع کیا ہے۔ اس ضمن میں پنجاب ہیلتھ کیئر

کمیشن اب تک MSDS پر صوبہ میں صحت کی سہولیات فراہم کرنے والے اداروں

کے 24948 افراد بشمول فیملی فزیشن ڈاکٹرز کو ٹریننگ دے چکا ہے۔ علاوہ ازیں فیملی

فزیشنز کی تنظیمیں مختلف اداروں کے تعاون سے وقتاً فوقتاً اپنے ممبران کی پیشہ وارانہ

تربیت کا اہتمام کرتی رہتی ہیں۔

(ج) حکومتی ہسپتالوں میں ملازم فیملی فزیشن ڈاکٹرز صحت کے حوالے سے چلنے والی آگاہی

مہمات کے سیمینارز، ورکشاپس اور کانفرنسز میں حصہ لیتے ہیں۔ جن میں غیر سرکاری

فیملی فزیشن ڈاکٹرز بھی شریک ہوتے ہیں فیملی فزیشنز ایسوسی ایشن آف پاکستان

بھی صحت آگاہی کے سیمینارز اور ورکشاپس کا اہتمام کرتی ہے جس میں سرکاری اور

غیر سرکاری فیملی فزیشنز ڈاکٹرز شرکت کرتے ہیں، خصوصاً پولیو، ہیپاٹائٹس، ٹی بی،

الزائمر، ایڈز اور دیگر چھوت کی بیماریوں کے حوالے سے تحصیل، ضلع، ڈویژن کی سطح پر

سرکاری اور غیر سرکاری ادارے اور میڈیکل کے تدریسی ادارے بھی سیمینارز اور

ورکشاپس کا انعقاد کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! مجھے جو جواب موصول ہوا ہے اس کے جز (الف) میں بتایا گیا ہے کہ ضلع لاہور میں فیملی فزیشن ڈاکٹرز کے پرائیویٹ کلینکس کی تعداد تقریباً 2410 ہے تو میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ کتنے ڈاکٹرز ایسے ہیں جو کہ سرکاری نوکری بھی کر رہے ہیں؟ کتنے ڈاکٹرز ایسے ہیں جو اپنے پرائیویٹ کلینکس چلانے کے ساتھ ساتھ سرکاری نوکری بھی کر رہے ہیں اور کیا ان کی کوئی فیس کا پیمانہ fix ہے کہ وہ کتنی فیس چارج کر سکتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ انہوں جو سوال پوچھا تھا وہ یہ تھا کہ پرائیویٹ سیکٹر کے اندر اس وقت پرائیویٹ جنرل practitioners کتنے ہیں جو اس وقت practice کر رہے ہیں۔ ہیلتھ کیئر کمیشن ہر ڈاکٹر کو رجسٹر کرتی ہے، ان کا کلینک جا کر دیکھتی ہے اور کلینک دیکھنے کے بعد then they certify whether this person can look after the work property general آپ کے specialists بھی ہیں، اس کے اندر آپ کے ڈاکٹرز بھی ہیں جو کہ general practitioners ہیں وہ MBBS just ہیں دونوں قسم کے ڈاکٹر اپنی پرائیویٹ پریکٹس کرتے ہیں۔ اس وقت let me tell you that all government doctors are permitted to do their private practice کسی ڈاکٹر کو پرائیویٹ پریکٹس سے منع نہیں کیا۔ سارے specialists clinical specialist ہیں وہ سارے اپنی پرائیویٹ پریکٹس کرتے ہیں۔ Fee structure جو ہے وہ that is not controlled by the government وہ اس وقت فیس کو چارج کرتے ہیں لیکن ٹیکس کے through کنٹرول ہوا ہے جب ڈاکٹر 1500 سے کم فیس چارج کرے گا تو اس پر کوئی ٹیکس نہیں لگے گا اور 1500 یا 2000 سے زیادہ فیس چارج کرے گا تو اس کو ہر مریض پر 20 فیصد ٹیکس گورنمنٹ کو pay کرنا پڑے گا just to discourage people charging high fee. Otherwise you cannot control the fee structures of private doctors. نہ ہیلتھ کیئر کمیشن کے پاس یہ اتھارٹی ہے اور نہ کسی اور کے پاس ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔
محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ابھی رہتا ہے اور شاید اس سے کسی کا
بھلا ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ٹائم نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔
وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتی ہوں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

بہاولنگر میڈیکل کالج کی تعمیر سے متعلق تفصیلات

*1394: جناب محمد جمیل: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان
فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولنگر میں میڈیکل کالج کی بلڈنگ زیر تعمیر ہے؟
(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو زیر تعمیر میڈیکل کالج کی بلڈنگ کا کتنا کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنا
بقایا ہے؟
(ج) حکومت کب تک اس میڈیکل کالج میں کلاسز کا اجراء کر دانا چاہتی ہے، مکمل تفصیل سے
آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) جی، ہاں! میڈیکل کالج کی بلڈنگ زیر تعمیر ہے اور یہ پراجیکٹ 15-2014 میں شروع
ہوا۔

- (ب) زیر تعمیر میڈیکل کالج کے جو یونٹ الاٹ ہو چکے ہیں ان کا 42 فیصد کام ہو چکا ہے۔ گرلز
ہاسٹل اور میڈیکل کالج کی مین بلڈنگ کا کام ہونا باقی ہے۔

(ج) یہ پراجیکٹ 15-2014 میں شروع ہوا تھا اور ابھی تک پانچ سال میں اس کی مین بلڈنگ اور گرلز ہاسٹل کا ٹینڈر نہیں ہو سکا۔ اس دوران Plinth Area Rates بڑھنے کی وجہ سے نظر ثانی شدہ PC-I کی منظوری ضروری ہے پراجیکٹ ڈائریکٹر کو ہدایت کر دی گئی ہے کہ نظر ثانی شدہ PC-I فوری طور پر فراہم کیا جائے تاکہ اس کی منظوری متعلقہ اتھارٹی سے لی جائے۔ جہاں تک کلاسز کے اجراء کا تعلق ہے یہ کالج کی عمارت کی تکمیل کے بعد ممکن ہو گا۔

فیصل آباد: الائیڈ ہسپتال میں

ڈاکٹر ز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*1549: جناب حامد رشید: کیا وزیر سیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں ڈاکٹر ز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی کتنی اسامیاں ہیں اور اس وقت کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ب) الائیڈ ہسپتال میں گردے کے مریضوں کے لئے کتنی ڈائلیسز مشینیں موجود ہیں اور ان میں سے کتنی مشینیں چالو حالت میں ہیں؟

(ج) حکومت اس ہسپتال کے ڈائلیسز سنٹر اور مشینوں کی بہتری کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں ڈاکٹر ز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی اسامیوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

ڈاکٹر ز	پیرامیڈیکل سٹاف
ٹوٹل اسامیاں=541	ٹوٹل اسامیاں=300
پُر شدہ اسامیاں=291	پُر شدہ اسامیاں=226
خالی اسامیاں=250	خالی اسامیاں=74

(ب)

ٹوٹل ڈائیسز مشین = 21

چالو حالت میں = 21

(ج) ہسپتال کے ڈائیسز سینٹر میں اس وقت 21 مشینیں موجود ہیں اور تمام مشینیں چالو حالت میں ہیں، اگر کسی مشین میں کوئی خرابی آ جاتی ہے تو اس کی مرمت کروا کر چالو کر دیا جاتا ہے۔

لاہور: سرگنارام ہسپتال کا رقبہ، بلڈنگ اور پارکنگ سے متعلقہ تفصیلات

*1840: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر سیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سرگنارام ہسپتال لاہور کا کل رقبہ کتنا ہے۔ کتنے رقبہ پر بلڈنگ اور کتنا خالی پڑا ہوا ہے۔ مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ب) کتنا رقبہ ہسپتال کا کرایہ پر دیا ہوا ہے اور کتنے رقبہ پر ناجائز قابضین قابض ہیں۔ مکمل تفصیل بیان کریں؟

(ج) مذکورہ ہسپتال کے کتنے رقبہ پر پارکنگ اور کتنے رقبہ پر کنٹینر بنی ہوئی ہیں نیز کنٹینر کس سکیم کے تحت چلائی جا رہی ہیں؟

(د) مذکورہ ہسپتال میں کتنی کنٹینر اور کتنے کیفے ٹیریا ہیں۔ فاطمہ جناح میڈیکل کالج کیفے ٹیریا اور مذکورہ ہسپتال کے کیفے ٹیریا کا ٹھیکہ کن افراد کو کتنے میں دیا گیا ہے۔ ٹھیکہ دینے کے لئے کیا اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا اگر ہاں تو کتنے افراد نے کیا کیا ریٹ دیا تھا۔ مکمل تفصیل فراہم کریں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) سرگنارام ہسپتال لاہور کا کل رقبہ 280 کنال ہے جس میں سے 104.70 کنال پر بلڈنگ ہے جبکہ 175.3 کنال رقبہ خالی پڑا ہے۔

(ب) سرگنگرام ہسپتال لاہور کا کوئی رقبہ نہ تو کرایہ پر دیا گیا ہے اور نہ ہی کسی رقبہ پر ناجائز قابضین قابض ہیں۔

(ج) سرگنگرام ہسپتال لاہور کے 22 کنال رقبہ پر پارکنگ جبکہ 0.728 کنال رقبہ پر کنٹین اور 0.371 کنال رقبہ پر کینے ٹیریا بنا ہوا ہے فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی کی کنٹین کا رقبہ 0.384 کنال ہے جبکہ کنٹین سالانہ ٹینڈر کی بنیاد پر چلائی جا رہی ہے۔

(د) سرگنگرام ہسپتال لاہور اور فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور میں کنٹینز اور کینے ٹیریا زجن کا ٹھیکہ دینے کے لئے اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا۔ ان کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

سرگنگرام ہسپتال:

کنٹین 01 ڈاکٹر ز کینے ٹیریا 01 ڈاکٹر ز میس 01 ٹک شاپ 02

فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی: کنٹین 01 سرگنگرام ہسپتال کے ان ڈور بلاک کی کنٹین کے ٹھیکیدار کا نام چودھری محمد سرور ہے ٹھیکے کی نیلامی میں دس فرموں نے حصہ لیا جبکہ ٹھیکے کی نیلامی کا اشتہار روزنامہ "جنگ" میں مورخہ 30.01.2019 کو شائع ہوا اور سب سے زیادہ بولی -/6,240,000 روپے تھی۔ جس کا رقبہ 0.728 کنال ہے۔

ان ڈور بلاک کے ڈاکٹر کینے ٹیریا کا ٹھیکیدار میسرز چودھری صفدر علی ہے ٹھیکے کی نیلامی میں پانچ فرموں نے حصہ لیا۔ سب سے زیادہ بولی -/1,300,000 روپے تھی۔ جس کا رقبہ 0.385 کنال ہے اور یہ ٹھیکہ مورخہ 08.10.2018 کو جاری کیا گیا۔

ڈاکٹر ز میس ڈریم لینڈ ہاسٹل کا ٹھیکہ میسرز خالدہ سبحان کو سب سے زیادہ بولی -/212,000 روپے پر دیا گیا جبکہ ٹھیکے کی نیلامی میں چار فرموں نے حصہ لیا تھا جس کا اشتہار روزنامہ "ایکسپریس" میں مورخہ 27.07.2018 کو دیا گیا تھا۔ جس کا رقبہ 0.371 کنال ہے۔

ایمرجنسی ڈیپارٹمنٹ ٹک شاپ کا ٹھیکہ میسرز چودھری صفدر علی کو سب سے زیادہ بولی -/1610,000 روپے پر دیا گیا جبکہ ٹھیکے کی نیلامی میں 14 فرموں نے حصہ لیا جس کا اشتہار روزنامہ "دی نیوز" میں مورخہ 04.02.2019 کو شائع ہوا۔ جس کا رقبہ ایک مرلہ ہے۔

ٹک شاپ گانگی اوپی ڈی اور چلڈرن اوپی ڈی کا ٹھیکہ میسرز فضل الرحمان کو سب سے زیادہ بولی -/1,750,000 روپے پر دیا گیا جبکہ نیلامی میں 11 فرموں نے حصہ لیا جس کا اشتہار روزنامہ "نوائے وقت" میں مورخہ 04.02.2019 کو شائع ہوا۔ جس کا رقبہ 1/2 مرلہ ہے۔

فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی کی کنٹینر کا ٹھیکہ میسرز ایم کے فوڈ کو سب سے زیادہ بولی -/782,000 روپے پر دیا گیا ہے جس میں تین فرموں نے حصہ لیا جو کہ 06.11.2018 کو جاری کیا گیا جس کا رقبہ 0.384 کنال ہے جو کہ فاطمہ جناح میڈیکل یونیورسٹی کے مین گیٹ کے ساتھ ہے۔

قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور میں کلاس وار طالب علموں سے متعلقہ تفصیلات

* 1873: ملک خالد محمود بابر: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) قائد اعظم میڈیکل کالج بہاولپور میں کلاس وار طالب علموں کی تعداد کتنی ہے؟
 - (ب) اس کالج میں ایم بی بی ایس کے علاوہ اور کس کس ڈگری / ڈپلومہ کی تعلیم دی جاتی ہے؟
 - (ج) اس کالج میں ٹیچنگ کیڈر کی کتنی اسامیاں عہدہ اور گریڈ وار ہیں۔ کتنی اسامیاں پر اور کتنی عہدہ وار خالی ہیں؟
 - (د) اس کالج میں ٹیچنگ کیڈر کے تعینات ڈاکٹرز کا عہدہ، گریڈ، تعلیمی قابلیت بتائیں؟
 - (ه) اس وقت اس کالج میں نان ٹیچنگ سٹاف کی کتنی اسامیاں پر اور کتنی خالی ہیں؟
 - (و) اس کالج کا سال 19-2018 کا بجٹ مدوار بتائیں؟
- وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
- (الف)

- 1- فرسٹ ایئر MBBS,330 طلباء
- 2- سیکنڈ ایئر MBBS,344 طلباء
- 3- تھرڈ ایئر MBBS,329 طلباء
- 4- فورٹھ ایئر MBBS,326 طلباء
- 5- فائنل ایئر MBBS,333 طلباء

(ب) قائد اعظم میڈیکل کالج میں صرف ایم بی بی ایس کی تعلیم دی جاتی ہے۔

(ج)

عہدہ	کل اسامیاں	موجود	خالی
پروفیسر	60	36	24
ایسوسی ایٹ پروفیسر	77	39	38
اسسٹنٹ پروفیسر	118	80	38
ڈیمانسٹریٹر / APMO	105	84	21

(د) تفصیل لسٹ Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ه) تفصیل لسٹ Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) تفصیل لسٹ Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سروسز ہسپتال لاہور میں فارماسسٹ کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

* 1875: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں فارماسسٹ کی کتنی اسامیاں ہیں۔ کتنی پر اور کتنی خالی ہیں؟

(ب) ان اسامیوں پر کام کرنے والے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ج) کیا فارماسسٹ وارڈوں میں بھی ڈیوٹی سرانجام دیتے ہیں تو کس کس وارڈ میں کون کون سے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(د) ایل پی میں کتنے فارماسسٹ کب سے کام کر رہے ہیں۔ خالی اسامیاں کب تک پرگردی جائیں گی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں فارماسسٹ سے متعلقہ اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	کل تعداد	پُر	خالی
1-	33	06	27

(ب) ان اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ج) فارماسٹ وارڈوں میں کام نہیں کرتے۔
- (د) ایل پی میں دو فارماسٹ، ایک صبح اور ایک شام کی شفٹ میں کام کر رہے ہیں، خالی اسمایاں محکمہ صحت کی ہدایات کے مطابق پرگردی جائیں گی۔

لاہور سروسز ہسپتال میں

فارمیسی ٹیکنیشن اور ایکس رے ٹیکنیشن کی اسمایوں سے متعلق تفصیلات

*1876: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) سروسز ہسپتال لاہور میں ایکس رے ٹیکنیشن، فارمیسی ٹیکنیشن اور اسی کیڈر کی کتنی اسمایاں ہیں کتنی پر اور کتنی خالی ہیں؟
- (ب) اس کیڈر کے کتنے ملازمین سال 18-2017 اور 2019 میں ریٹائر ہوئے ہیں؟
- (ج) اس کیڈر کی پرموشن کے لئے ڈی پی سی کب ہوئی تھی؟
- (د) کیا یہ درست ہے کہ چار/پانچ سال سے اس کیڈر کی پرموشن نہیں ہوئی؟
- (ه) کیا حکومت میرٹ پر آنے والے ملازمین کو پرموٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں ایکس رے ٹیکنیشن، فارمیسی ٹیکنیشن اور اسی کیڈر سے متعلق اسمایوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	اسامی کا نام	کل تعداد	پُر	خالی
1	ایکس رے ٹیکنیشن	46	20	26
2	جونیئر ٹیکنیشن ریڈیو گرافی اینڈ ایجنٹ ٹیکنالوجی	22	09	13
3	فارمیسی ٹیکنیشن (ڈسپنسر)	84	49	35
4	سٹور کیپر کم ڈسپنسر / جونیئر ٹیکنیشن فارمیسی ٹیکنالوجی	01	01	00

- (ب) سال 2017 میں ایکسپریس ٹیکنیشن دو، سال 2018 میں ایک اور سال 2019 میں ایک ریٹائرڈ ہوئے۔ ڈسپنسر (ٹیکنیشن / جونیئر ٹیکنیشن فار میسی ٹیکنالوجی سال 2017 میں پانچ، سال 2018 میں ایک، سال 2019 میں دو ریٹائرڈ ہوئے ہیں۔
- (ج) اس کیڈر کی پروموشن کے لئے ڈی پی سی سال 2015 میں ہوئی جو کہ سال 2011 سے نافذ العمل ہوئی۔
- (د) ہاں! یہ درست ہے۔
- (ه) تمام اہل ملازمین کو پنجاب الائیڈ ہیلتھ پروفیشنلز (سروس) رولز 2012 کے تحت سنیارٹی کی بنیاد پر ترقی دی جاتی ہے، جس کے لئے ڈی پی سی سروس رولز کے مطابق متعلقہ ملازمین کے اہلیت پر پورا اترنے پر منعقد ہوتی ہے۔

فیصل آباد: پرائیویٹ میڈیکل کالجز کی

پی ایم ڈی سی سے منظوری اور الحاق سے متعلقہ تفصیلات

*1934: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر سہیلانڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) فیصل آباد میں کتنے پرائیویٹ میڈیکل کالج کس کس نام سے کام کر رہے ہیں۔ یہ کس کس یونیورسٹی اور ہسپتال سے الحاق شدہ ہیں؟
- (ب) کتنے کالجز پی ایم ڈی سی سے منظور شدہ اور الحاق شدہ ہیں؟
- (ج) کون کون سے کالجز یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز لاہور سے الحاق شدہ ہیں؟
- (د) ان کالجوں کی منظوری کب ہوئی تھی؟
- (ه) ان کالجوں میں ٹیچنگ کیڈر کی بھرتی کون کرتا ہے؟
- (و) ان کالجوں میں داخلہ کا طریق کار کیا ہے؟
- (ز) ان کالجوں میں داخلہ کی مانٹیرنگ کا اختیار حکومت کے پاس ہے؟

وزیر پرانمیری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) فیصل آباد میں چار پرائیویٹ میڈیکل کالجز کام کر رہے ہیں۔

1. یونیورسٹی میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج، فیصل آباد

2. انڈیپنڈنٹ میڈیکل کالج، فیصل آباد

3. عزیز قاسم میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج، فیصل آباد

4. ابوامیڈیکل کالج، فیصل آباد

ان تمام کالجز کا الحاق یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز، لاہور سے ہے۔

(ب) مندرجہ بالا تمام کالج پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل سے منظور شدہ ہیں۔

(ج) مندرجہ بالا تمام کالج یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز، لاہور سے الحاق شدہ ہیں۔

(د)

1. یونیورسٹی میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج، فیصل آباد (2006-07)

2. انڈیپنڈنٹ میڈیکل کالج، فیصل آباد (2007-08)

3. عزیز قاسم میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج، فیصل آباد (2011-12)

4. ابوامیڈیکل کالج، فیصل آباد (2018-19)

(ه) ان کالجز میں بھرتیاں کالجز خود کرتے ہیں۔ تاہم تمام فیکلٹی ممبرز کی پاکستان میڈیکل

اینڈ ڈینٹل کونسل سے رجسٹریشن لازمی ہے۔ جو پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کے

مرتب کردہ فیکلٹی اپائنٹمنٹ ریگولیشنز میں دیئے گئے تعلیمی معیار اور تجربے کے تابع

ہے۔

(و) 2018 سے تمام کالجز میں داخلے سینٹر الایزڈ ہیں۔ داخلے پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل

کونسل کے ضوابط کے مطابق ہوتے ہیں۔ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز، لاہور داخلہ

ٹیسٹ لیتی ہے اور پھر میرٹ پر داخلہ کرتی ہے۔

(ز) 2018 سے تمام کالجز میں داخلے سینٹر الایزڈ ہیں اور یہ کام یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز،

لاہور پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کے قوانین کے تحت قائم شدہ پراونشل

ایڈمیشن کمیٹی کے زیر نگرانی کرتی ہے۔ پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل اس کو مانیٹر

کرنے کی مجاز ہے۔

پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد میں 2017 تا 2019

میں ایم بی بی ایس اور دیگر کلاسز میں داخلہ سے متعلقہ تفصیلات

* 1935: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر سہیلانژڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد میں سال 18-2017 اور 2019 میں ایم بی بی ایس اور دیگر کس کس کلاس میں داخلہ ہوا۔ ہر کلاس میں داخل طالب علموں کی تعداد بتائیں؟
- (ب) ان کلاسز میں داخلہ کامیٹ بتائیں اور میرٹ کا طریق کار بتائیں؟
- (ج) کیا تمام کلاسز میں میرٹ پر داخلہ ہوا ہے؟
- (د) ان کلاسز میں داخلہ کامیٹ کن کن افسران اور اہلکاران کی زیر نگرانی بنایا گیا؟
- (ه) کتنے طالب علموں کو سیلف سپورٹس اور دیگر کن کن بنیاد پر داخل کیا گیا؟
- (و) سیلف فنانس / سیلف سپورٹس کے تحت کتنے طالب علموں کو داخلے ملے اور ان سے کتنی فیس ماہانہ لی جا رہی ہے اور ان سے داخلہ فیس کتنی لی گئی ہے اور کتنا donation لیا گیا ہے۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سہیلانژڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) داخلہ برائے سال 17-2016 ایم بی بی ایس 325، بی ڈی ایس مکمل تعداد 50، داخلہ برائے سال 18-2017 ایم بی بی ایس مکمل تعداد 325، بی ڈی ایس مکمل تعداد 50، داخلہ برائے سال 19-2018 ایم بی بی ایس مکمل تعداد 325، بی ڈی ایس مکمل تعداد 50۔

(ب) یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز لاہور کی طرف سے مہیا کردہ میرٹ لسٹ کے مطابق داخلہ ہوتا ہے۔

طریق کار

میٹرک 10 فیصد ایف ایس سی 40 فیصد اور انٹری ٹیسٹ 50 فیصد

- (ج) جی، ہاں! تمام کلاسز میں میرٹ کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے طلباء اور طالبات کا داخلہ کیا جاتا ہے۔
- (د) ان کلاسز میں داخلہ کامیرٹ یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز لاہور کے افسران کی زیر نگرانی بنتا ہے۔
- (ہ) سیلف فننس کو ٹاگور نمونٹ نے ختم کر دیا ہے۔
- (و) داخلہ نہ ہونے کی وجہ سے فیس بھی نہیں لی جاتی۔

فیصل آباد: ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں

ڈاکٹر اور پیرامیڈیکل سٹاف کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*1954: جناب حامد رشید: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال فیصل آباد کتنے وارڈز اور بیڈز پر مشتمل ہے۔ اس ہسپتال میں ڈاکٹر ز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟
- (ب) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال میں گائنی وارڈ میں کتنے بیڈز کا بندوبست کیا گیا ہے۔ گائنی وارڈ میں تعینات ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر ز مع عملہ کی تعداد فراہم کی جائے؟
- (ج) کیا حکومت مذکورہ ہسپتال کے گائنی وارڈ میں مزید سہولتیں دینے اور مریضوں کی مشکلات کم کرنے کے لئے مثبت اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد ایک ٹیچنگ ہسپتال ہے جو کہ فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی کے ساتھ منسلک ہے۔ یہ ہسپتال 984 بیڈز اور 23 وارڈز پر مشتمل ہے۔ اس وقت 294 ڈاکٹر ز اور 57 پیرامیڈیکل سٹاف کی اسامیاں خالی ہیں۔ فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال فیصل آباد کے گائنی وارڈ میں 93 بیڈز ہیں۔ اس وقت گائنی وارڈ میں 130 سٹاف بشمول ڈاکٹرز، نرسز، پیرامیڈیکل اور معاون سٹاف تعینات ہیں جو تین شفٹوں میں کام کرتے ہیں۔

(ج) ایک نئی 30 بیڈز پر مشتمل گائنی وارڈ قائم کی جارہی ہے۔ جو کہ ایک Approved Ongoing Development Scheme میں شامل ہے امید ہے کہ یہ وارڈ 30۔ جون 2020 تک فعال ہو جائے گی۔

بہاولپور: چلڈرن ہسپتال کی تعمیر کا منصوبہ،

معاهدہ کی شرائط اور اخراجات سے متعلق تفصیلات

* 2023: ملک خالد محمود بابر: کیا وزیر سیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چلڈرن ہسپتال بہاولپور کی تعمیر کب شروع ہوئی، اس کا تخمینہ لاگت اور مدت تکمیل بتائیں؟

(ب) اس منصوبہ پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کتنی رقم مزید درکار ہے اس کا کتنا کام ہوا ہے اور کتنا بقیہ ہے؟

(ج) اس منصوبہ کا ٹھیکہ کس کمپنی کو ایوارڈ کیا گیا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے اس کی تعمیر کا معاہدہ کورین ڈویلپمنٹ اتھارٹی کے ساتھ کیا ہے اس معاہدہ کی شرائط اور معاہدہ نامہ کی کاپی فراہم کی جائے؟

(ه) کورین ڈویلپمنٹ اتھارٹی کتنی رقم اس منصوبہ پر خرچ کرے گی اور کتنی رقم حکومت پنجاب فراہم کرے گی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) چلڈرن ہسپتال کی تعمیر ابھی تک شروع نہیں ہوئی اس منصوبے کا کل تخمینہ 5008.376 ملین روپے ہے اور اس منصوبہ کی مدت تکمیل 3 سال ہے۔

- (ب) ابھی تک منصوبہ پر کوئی کام شروع ہوا اور نہ ہی اس کا کوئی خرچہ ہوا ہے۔
- (ج) ابھی تک اس منصوبہ کا کوئی ٹھیکہ نہیں ہوا۔
- (د) کورین KU Consortium کی ٹیم چلڈرن ہسپتال بہاولپور کی فزیو بلٹی سٹڈی کر رہی ہے۔ اس ٹیم نے اپنا وزٹ 5 تا 9 مئی 2019 تک کیا جبکہ دوسرا وزٹ یکم تا 5 جولائی 2019 تک مکمل کیا ہے۔ فزیو بلٹی رپورٹ کے بعد اس کے نتائج دیکھتے ہوئے گورنمنٹ آف پاکستان کورین گورنمنٹ کے ساتھ Loan Agreement کرے گی۔
- (ه) اس منصوبے کے لئے 34 ملین ڈالر کا قرضہ منظور کیا گیا ہے مگر اس معاہدے پر عملدرآمد فزیو بلٹی رپورٹ بننے کے بعد ہی کیا جائے گا۔

سیالکوٹ: گورنمنٹ خواجہ صفدر میڈیکل کالج اور

گورنمنٹ علامہ اقبال ٹیچنگ ہسپتال میں طبی سہولیات سے متعلق تفصیلات

*2256: سیدہ فرح اعظمی: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) سیالکوٹ میں گورنمنٹ خواجہ صفدر میڈیکل کالج اور اس کے زیر کنٹرول گورنمنٹ علامہ اقبال ٹیچنگ ہسپتال انتظامی عہدوں سمیت مختلف مسائل کا شکار ہے جس کی وجہ سے مریضوں اور شہریوں کو علاج معالجہ ادویات کی عدم فراہمی، ٹیسٹ نہ ہونے کے سبب مالی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑتا رہا ہے؟
- (ب) گورنمنٹ خواجہ صفدر میڈیکل کالج سیالکوٹ کے پرنسپل کے آٹھ ماہ قبل تبادلہ کے بعد سے پرنسپل کی سیٹ خالی ہے اور کالج کی فیکلٹی بھی نامکمل ہے اس کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

- (ج) گورنمنٹ خواجہ صفدر میڈیکل کالج سیالکوٹ کے زیر کنٹرول گورنمنٹ علامہ اقبال ٹیچنگ ہسپتال میں گریڈ 20 کے ایم ایس کی سیٹ پر گریڈ 19 کا ڈاکٹر تعینات ہے یہاں پر سینئر ڈاکٹر کو تعینات کرنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

- وزیر پرانمیری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
- (الف) علامہ اقبال میموریل ہسپتال سیالکوٹ میں انتظامی عہدوں پر ہسپتال ہذا میں پہلے سے موجود سینئر ڈاکٹرز کو تعینات کیا گیا ہے جو کہ احسن طور پر خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور مریضوں کی سہولیات اور ہسپتال کے انتظامات میں کوئی رکاوٹ پیدا نہ ہوئی ہے۔ سال 2018 میں ہسپتال ہذا کی سروسز سے 8,50,875 مریض مستفید ہوئے۔
- (ب) گورنمنٹ خواجہ صفدر میڈیکل کالج سیالکوٹ میں پروفیسر ڈاکٹر طارق محمود ریحان کی تعیناتی بطور پرنسپل دو ماہ قبل ہو چکی ہے۔ فیکلٹی کو پورا کرنے کے لئے متعدد ڈاکٹرز کی ایڈجسٹمنٹ OPS سسٹم کے تحت کر دی گئی ہے۔ فیکلٹی کی بھرتی کے لئے انٹرویوز 22.07.2019 کو ہو چکے ہیں۔
- (ج) گورنمنٹ علامہ اقبال میموریل ٹیچنگ ہسپتال سیالکوٹ کے ایم ایس کی پروموشن گریڈ 20 میں ہو چکی ہے۔

سیالکوٹ: گورنمنٹ علامہ اقبال ٹیچنگ ہسپتال

کے ٹراماسنٹر میں طبی ٹیسٹ کی سہولت کے فقدان سے متعلقہ تفصیلات

*2257: سیدہ فرح اعظمی: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) گورنمنٹ علامہ اقبال ٹیچنگ ہسپتال کا ٹراماسنٹر جو سرکاری جگہ پر تعمیر کیا گیا ہے کے زیادہ حصہ پر پرائیویٹ کمیٹی کا کنٹرول کیوں ہے؟
- (ب) ٹراماسنٹر میں لیبارٹری موجود نہ ہے اور مریض پرائیویٹ لیبارٹریوں سے ٹیسٹ کرواتے ہیں اور وزیر اعظم کے پروگرام کے تحت آنے والی ایک کروڑ روپے مالیت کی PCR مشین بند کیوں پڑی ہے؟
- (ج) سرکاری ہسپتال میں پیپائٹس (بی، سی) کے ٹیسٹ ہسپتال کے اندر نہیں ہوتے کیا تمام سہولیات مہیا کرنے کے اعلان کے باوجود سیالکوٹ کے سب سے بڑے سرکاری ہسپتال میں ان سہولیات کا فقدان کیوں ہے یہ سہولیات کب تک فراہم کی جائیں گی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) متعلقہ کمپنی کا نام ہیلتھ کیئر ریڈیالوجی سنٹر HRC ہے۔ جو 2004 میں لوکل گورنمنٹ ایکٹ کے تحت سٹیزن کمیونٹی بورڈ (CCB) نظام سے وجود میں آیا ہے۔ جس کا معاہدہ اس وقت ضلعی گورنمنٹ اور CCB کے درمیان ہوا اور متذکرہ جگہ ضلع ناظم سیالکوٹ میاں نعیم جاوید کو تفویض کی۔ HRC زیر استعمال حصہ میں سے کچھ واپس لے لیا گیا، باقی ماندہ کے بارے میں HRC نے ہائی کورٹ میں دوسری دفعہ رٹ کی ہوئی ہے جو کہ تاحال زیر سماعت ہے۔

(ب) ہسپتال میں لیبارٹری موجود ہے جہاں یہ ٹراماسٹر کے تمام ٹیسٹ فری ہوتے ہیں۔ بہت جلد ٹراماسٹر میں لیبارٹری قائم کر دی جائیگی جس کے احکامات پتھالوجسٹ کو جاری کر دیئے گئے ہیں۔ ایک PCR مشین موجود ہے جس سے مریضوں کے ٹیسٹ ہو رہے ہیں اوسطاً روزانہ 24 ٹیسٹ ہوتے ہیں۔

(ج) سرکاری ہسپتال میں گورنمنٹ کی ہدایات کے مطابق پیپائٹس بی اور سی کے مریضوں کو فری سہولت موجود ہے جو مریض پیپائٹس کلینک میں آتے ہیں ان کے تمام ٹیسٹ فری ہوتے ہیں۔ پیپائٹس بی اور سی کی ادویات بھی وافر مقدار میں موجود ہیں اور مریضوں کو دی جا رہی ہیں۔

رحیم یار خان: شیخ زید ہسپتال میں ڈاکٹرز

اور دیگر سٹاف کی تعداد اور ناپید سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

* 2265: سید عثمان محمود: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شیخ زید ہسپتال (رحیم یار خان) میں میڈیکل آفیسر، نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی تعداد پوری ہے اگر کم ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) ہسپتال میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

- (ج) ہسپتال میں کتنے مریض OPD اور ایمر جنسی میں علاج کے لئے آتے ہیں؟
- (د) ہسپتال میں ٹیسٹوں کے لئے کون کون سی مشینری موجود ہے نیز کس کس مشینری کی ضرورت ہے اور کب تک مہیا کر دی جائے گی؟
- (ه) کیا حکومت اس ہسپتال میں مسنگ فسلٹیز فراہم کرنے اور اس کو اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟
- وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
- (الف) شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان میں میڈیکل آفیسر، نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف کی تعداد منظور شدہ اسامیوں سے کم ہے جبکہ میڈیکل آفیسر ز اور نرسز کی تعیناتی کا عمل جاری ہے بحوالہ اشتہار نمبر IPB B-510 اور میڈیکل ٹیکنالوجسٹ سٹاف (سکیل نمبر 17) کی تعیناتی کا عمل بھی جاری ہے بحوالہ اشتہار نمبر IPB-731۔
- (ب) شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان کی مکمل vacancy position تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) ہسپتال ہذا میں روزانہ کی بنیاد پر OPD میں تقریباً 6000-7000 اور ایمر جنسی میں 2000-2200 مریض علاج سے مستفید ہوتے ہیں، گزشتہ چند سالوں کی رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) ہسپتال ہذا میں موجود ٹیسٹوں کے لئے موجودہ مشینری کی فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز مزید تحریر ہے کہ نئی مشینری کی purchase کے لئے ٹینڈر کا عمل جاری ہے گورنمنٹ آف پنجاب کے رولز اینڈ ریگولیشنز کے مطابق۔
- (ه) ہسپتال ہذا میں ہر طرح کی ضروری مشینری / ادویات و دیگر سہولیات پہلے سے ہی موجود ہیں جبکہ حکومت پنجاب محکمہ صحت اپنے زیر نگرانی ہسپتالوں کو اپ گریڈ کر رہی ہے۔ حکومت تمام تدریسی ہسپتالوں کی ایمر جنسی کی اپ گریڈیشن پر پہلے سے ہی کام کر رہی ہے۔

صوبہ میں ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں

ذہنی امراض کے علاج کے ہسپتالوں کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*2384: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا ہر ڈویژنل ہیڈ کوارٹر میں ذہنی امراض کے علاج کا ہسپتال موجود ہے اگر نہیں تو کیا حکومت اس پر غور کر رہی ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

ذہنی امراض کے مریضوں کے علاج کے لئے تمام ٹیچنگ ہسپتالوں (جو ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز میں موجود ہیں) میں سائیکاٹری ڈیپارٹمنٹ موجود ہیں جہاں ان امراض میں مبتلا مریضوں کے لئے سہولتیں مہیا ہیں۔ مزید بیان کیا جاتا ہے کہ پنجاب مینٹل ہیلتھ اتھارٹی ایکٹ کے تحت ایک جامع منصوبہ ترتیب دیا جا رہا ہے جس میں ذہنی امراض کے لئے الگ سے سنٹر بنائے جانے کی تجویز زیر غور ہے۔ اس طرح کا ایک مخصوص سنٹر لاہور میں پنجاب مینٹل ہیلتھ انسٹیٹیوٹ کے نام سے موجود ہے جو کہ 1410 بیڈز پر مشتمل ہے اور ذہنی امراض کے ماہر ڈاکٹرز خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

لاہور: سروسز ہسپتال کے شعبہ آر تھوپیدک میں

دوران آپریشن استعمال ہونے والی C-Arm سے متعلقہ تفصیلات

*2569: محترمہ رخسانہ کوثر: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سروسز ہسپتال لاہور کے شعبہ آر تھوپیدک میں آپریشن کے دوران استعمال ہونے والی (C-Arm) مشین ایک ہے اور وہ کافی عرصہ سے خراب پڑی ہوئی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس (C-Arm) مشین کو درست کروانے کے ساتھ ساتھ مزید اس طرح کی مشین خریدنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) سروسز ہسپتال لاہور میں چھ C-Arm مشینیں موجود ہیں جس میں سے چار درست کام کر رہی ہیں۔ علاوہ ازیں دو Arm-C مشینیں ناقابل مرمت حالت میں ہیں دونوں مشینیں تقریباً پندرہ سال پرانی ہیں ان ناکارہ مشینوں کا معائنہ ادارہ ہذا کے بائیو میڈیکل انجینئرز کی ٹیم کر چکی ہے اس کے علاوہ سپلائرز کمپنی کے انجینئر بھی ان مشینوں کے بارے میں رپورٹ دے چکے ہیں۔ ان مشینوں کے بدلے نئی مشینیں خریدنے کے لئے ٹینڈر ہو چکا ہے جس کے تحت خریداری کی منظوری اگلی بورڈ میٹنگ میں حاصل کی جائے گی۔

(ب) انجینئرز کی رپورٹ کے مطابق ناکارہ مشینیں درست نہیں ہو سکتیں، تاہم ان کے بدلے دو نئی C-Arm مشینیں خریدنے کا عمل تیزی سے جاری ہے۔ جس کے لئے ٹینڈر ہو چکا ہے جس کے تحت خریداری کی منظوری اگلی بورڈ میٹنگ میں حاصل کی جائے گی۔ دونوں C-Arm مشینوں کا Purchase Order بورڈ کی منظوری کے بعد جاری کر دیا جائے گا۔

سیالکوٹ: خواجہ صفدر میڈیکل یونیورسٹی میں محکمہ کے دفاتر،

کرائے کی بلڈنگ میں بنائے جانے سے متعلقہ تفصیلات

*2612: محترمہ عائشہ اقبال: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سابقہ وفاقی وزیر برائے دفاعی امور نے اپنے والد صاحب کے نام سے سیالکوٹ میں خواجہ صفدر میڈیکل یونیورسٹی کا قیام کیا آج محکمہ ہذا کے تمام دفاتر کرائے کی جگہ پر بنائے گئے ہیں جس کی وجہ سے حکومت کو کرائے کی مد میں بھاری رقم ادا کرنا پڑتی ہے؟

(ب) کیا حکومت وقت سرکاری زمین واگزار کروا کر وہاں سرکاری دفاتر کی عمارات بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) یہ درست ہے کہ سیالکوٹ میں سرکاری میڈیکل کالج، سابقہ وفاقی وزیر برائے دفاعی امور خواجہ محمد آصف کے والد خواجہ محمد صفدر کے نام سے منسوب ہے اور میڈیکل کالج جس قطعہ زمین پر تعمیر کیا گیا ہے وہ گورنمنٹ علامہ اقبال میموریل ٹچنگ ہسپتال کی ملکیت ہے۔ اس قطعہ زمین پر ہسپتال کے علاوہ مندرجہ ذیل عمارات بھی تعمیر شدہ تھیں۔

- پیرامیڈیکل سکول، اس کے ہاٹلز، ملازمین کے کوارٹرز اور دیگر عمارات
- نرسنگ سکول اور اس کے ہاٹلز
- فیملی ہیلتھ کلینک کی عمارت
- ٹی بی وارڈ کی عمارت

مندرجہ بالا عمارات میں سے نرسنگ سکول اور فیملی ہیلتھ کلینک اسی قطعہ زمین پر از سر نو تعمیر کر دیئے گئے ہیں۔ پیرامیڈیکل سکول کو کالج سے الحاق شدہ گورنمنٹ سردار بیگم ہسپتال کی عمارت میں منتقل کر دیا گیا ہے۔ ٹی بی وارڈ کو علامہ اقبال میموریل ٹچنگ ہسپتال کی صدر عمارت میں پہلے سے بہتر انداز اور سہولیات کے ساتھ منتقل کر دیا گیا ہے۔ یہ حقیقت ضبط تحریر میں لانا ضروری ہے کہ محکمہ صحت کے اپنے ذاتی دفاتر برائے ڈی ڈی ایچ او، ڈی ایچ او، ای ڈی او، اور ڈی ایچ او ڈی سی خصوصی طور پر باضابطہ پہلے سے کبھی بنے ہی نہیں اور یہ تمام دفاتر پیرامیڈیکل سکول کی متفرق عمارات میں ہی قائم کر دیئے گئے تھے لہذا یہ تاثر غلط ہے کہ محکمہ صحت کے سارے دفاتر مسمار کئے گئے ہیں بلکہ پیرامیڈیکل سکول کی عمارت کو کالج بنانے کے لئے گرا یا گیا۔ صرف ڈی ایچ او کی

ڈپٹی (DHDC/IRMNCH,DHO(MS Medical Services) کے دفتر

نئی عمارت میں کام کر رہے ہیں جن کا کرایہ ادا کیا جاتا ہے۔

(ب) چیف ایگزیکٹو آفیسر ہیلتھ سیالکوٹ کی رپورٹ کے مطابق شہر سیالکوٹ میں محکمہ صحت کا ایسا کوئی قطعہ اراضی موجود نہ ہے جو کہ قبضہ گروپ کے زیر تسلط ہے۔

ملتان: چودھری پرویز الہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی

میں بیڈز اور وارڈز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*2769: جناب محمد فیصل خان نیازی: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) چودھری پرویز الہی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی ملتان کتنے بیڈز اور وارڈز پر مشتمل ہے؟
 - (ب) اس کی ایمرجنسی کتنے بیڈز اور وارڈز پر مشتمل ہے اس ایمرجنسی میں روزانہ کتنے مریض داخل ہوتے ہیں۔ اس میں کتنے ڈاکٹرز ڈیوٹی دیتے ہیں؟
 - (ج) کتنے مریضوں کو ایمرجنسی میں بیڈز ملتے ہیں اور کتنے مریضوں کا علاج سٹریچریاویل چیئر پر کیا جاتا ہے؟
 - (د) ایمرجنسی میں داخل ہونے والے مریضوں کو کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟
 - (ه) کون کون سی ادویات فراہم کی جاتی ہیں اور کون کون سے ٹیسٹ کی سہولت ایمرجنسی میں دستیاب ہے۔ کون کون سی مشینری ایمرجنسی میں موجود ہے کون کون سی بند پڑی ہے اور کون کون سی مشینری کی ضرورت ہے؟
 - (و) ایمرجنسی میں فرائض دینے والے ڈاکٹرز کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت بتائیں نیز یہ کس کس شعبہ کی مہارت رکھتے ہیں؟
- وزیر پرائمری و سکندری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
- (الف) یہ ادارہ 279 بیڈز اور 12 وارڈز پر مشتمل ہے۔

(ب) ایمر جنسی دو وارڈز پر مشتمل ہے۔ جس میں 61 بیڈز ہیں، جہاں روزانہ کی بنیاد پر 35 کے قریب مریض داخل ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ باقی بیڈز پر پہلے سے داخل مریض زیر علاج ہوتے ہیں اور جن مریضوں کی طبیعت بہتر ہو جاتی ہے ان مریضوں کو ڈسچارج کر دیا جاتا ہے یا پھر ان کو دوسرے وارڈ میں شفٹ کر دیا جاتا ہے اور ان کی جگہ روزانہ آنے والے نئے ایمر جنسی مریض داخل ہو جاتے ہیں۔ ایمر جنسی میں 30 ڈاکٹرز شفٹ وار (Round the Clock) کام کرتے ہیں۔

(ج) ایمر جنسی میں تمام مریضوں کو بیڈز کی سہولت میسر نہیں ہوتی۔ جن مریضوں کو بیڈ مہیا نہیں ہوتا فوری طور پر سٹریچر اور وہیل چیئر ہی پر ان کا علاج شروع کر دیا جاتا ہے۔ مزید علاج کے لئے بیڈز نہ ہونے کی صورت میں نشتر ہسپتال میں منتقل کر دیا جاتا ہے۔

(د) ایمر جنسی میں داخلہ، ای سی جی، ایکسرے، ایکو، لیب ٹیسٹ، ادویات کی مفت فراہمی اور TPM, Primary PCL کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔

(ه) تمام دل کے مریضوں کی ادویات مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ ایمر جنسی میں مفت داخلہ کی سہولت فری ای سی جی، ایکسرے، ایکو، لیب ٹیسٹ اور مفت ادویات کی فراہمی (TPM Primary PCI) کی سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ایمر جنسی کی مشینری کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. Ventilator	2. Defibrillator
3. Cardiac Monitors	4. ECG Machines
5. TPM Machines	6. Succers
7. Echo Machines	8. Infusion Pumps

ایمر جنسی کی تمام مشینری کام کر رہی ہیں اور کوئی مشین بند نہیں ہے۔ تاہم سرکاری ہسپتالوں میں موجودہ اور نئی مشینری کی ضروریات کا مستقل بنیادوں پر جائزہ لیا جاتا ہے اگر نئی مشینری کی ضرورت ہو تو ضابطہ کے تحت کیس مکمل کر کے خریداری کر لی جاتی ہے۔

(و) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ملتان: جنرل ہسپتال و چلڈرن ہسپتال

میں وارڈز اور بیڈز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*2770: جناب محمد فیصل خان نیازی: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) چلڈرن ہسپتال ملتان اور جنرل ہسپتال ملتان کتنے وارڈز اور بیڈز پر مشتمل ہیں؟
- (ب) ان ہسپتالوں کی ایمر جنسی کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟
- (ج) ایمر جنسی میں کتنے بچے اور مریض داخل ہوتے ہیں۔ کتنے روزانہ علاج معالجہ کے بعد چلے جاتے ہیں؟
- (د) ان ہسپتالوں میں ڈاکٹرز اور دیگر عملہ کی تعداد عہدہ اور گریڈ وار کتنی ہے؟
- (ه) ان ہسپتالوں میں کیا سرجن ڈاکٹرز کام کر رہے ہیں۔ ان سرجن کے نام، تعلیم اور وہ کس کس شعبہ کی سرجری کے ماہر ہیں؟
- (و) کیا ان ہسپتالوں میں حکومت مزید سرجن ڈاکٹرز مع فزیشن ڈاکٹرز تعینات کرنے اور ان کی تمام ضروری سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟
- وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
- (الف) چلڈرن ہسپتال ملتان 28 وارڈز اور 574 بیڈز پر مشتمل ہیں۔ چیف ایگزیکٹو آفیسر ہیلتھ ملتان کی رپورٹ کے مطابق جنرل ہسپتال ملتان کے نام سے کوئی ہسپتال موجود نہ ہے۔
- (ب) چلڈرن ہسپتال ملتان کی ایمر جنسی 160 بیڈز پر مشتمل ہے بوقت ضرورت نرسری کے 40 بیڈز ایمر جنسی میں شامل کر کے 200 بیڈز کر لئے جاتے ہیں۔
- (ج) چلڈرن ہسپتال ملتان میں روزانہ تقریباً 700 بچے علاج معالجہ کے لئے آتے ہیں، ان میں سے تقریباً 110 بچے داخل ہوتے ہیں اور باقی تقریباً 590 علاج معالجہ کے بعد واپس چلے جاتے ہیں۔

(د) چلڈرن ہسپتال ملتان میں ڈاکٹر زود دیگر عملہ کی تعداد درج ذیل ہے:

عہدہ	گریڈ	تعداد
پروفیسر	BPS-20	03
ایسوسی ایٹ پروفیسر	BPS-19	14
اسسٹنٹ پروفیسر	BPS-18	20
سینیئر رجسٹرار	BPS-18	23
میڈیکل آفیسر	BPS-17	75
دومن میڈیکل آفیسر	PS-17	73
پوسٹ گریجویٹ رجسٹرار	BPS-17	115
دیگر عملہ و سٹاف	BPS-1-16	1019

(ه) جی، ہاں! چلڈرن ہسپتال اینڈ دی انسٹیٹیوٹ آف چائلڈ ہیلتھ ملتان میں سرجن ڈاکٹرز کے نام، تعلیم اور شعبہ سرجری درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	سرجن کے نام	تعلیم	شعبہ
1-	پروفیسر ڈاکٹر مختیار حسین بھٹی	ایف سی پی ایس	پیڈز سرجری
2-	پروفیسر محمد کاشف چشتی	ایف سی پی ایس	پیڈز سرجری
3-	ڈاکٹر محمد اشرف	ایف سی پی ایس	پیڈز نیوروسرجری
4-	ڈاکٹر شفیق احمد	ایف سی پی ایس	پیڈز آرٹھوپڈک سرجری
5-	ڈاکٹر محمد اسلم یوسف	ایف سی پی ایس	پیڈز سرجری
6-	ڈاکٹر محمد آصف خواجہ	ایف سی پی ایس	پیڈز پورالوجی
7-	ڈاکٹر شکیل احمد	ایف سی پی ایس	پیڈز نیوروسرجری
8-	ڈاکٹر شتاب احمد	ایف سی پی ایس	پیڈز سرجری
9-	ڈاکٹر اکرام اللہ	ایف سی پی ایس	پیڈز سرجری
10-	ڈاکٹر مہرین زہرا	ایف سی پی ایس	پیڈز سرجری
11-	ڈاکٹر سعید فیصل عثمان	ایف سی پی ایس	پیڈز سرجری
12-	ڈاکٹر محبوب احمد	ایف سی پی ایس	پیڈز سرجری
13-	ڈاکٹر محمد نوید انوار	ایف سی پی ایس	پیڈز سرجری

(و) جی، ہاں! حکومت خالی شدہ اسامیاں پُر کرنے کے لئے کوشاں ہے جبکہ تمام ضروری

سہولیات ہسپتال ہذا میں پہلے سے مہیا کی گئی ہیں۔

فیصل آباد: الائیڈ ہسپتال اور چلڈرن ہسپتال وغیرہ

میں صفائی کا ٹھیکہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

*2795: محترمہ فردوس رحمان: کیا وزیر سیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) الائیڈ ہسپتال، چلڈرن ہسپتال فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی اور جنرل ہسپتال غلام محمد آباد، ڈی ایچ کیو سول ہسپتال فیصل آباد کی صفائی کا ٹھیکہ کن کن کمپنیوں کو دیا گیا ہے ان کے نام، کمپنی کا نام اور رقم کی تفصیل دی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان ہسپتالوں کی صفائی کا انتظام انتہائی ناقص ہے جگہ جگہ ان ہسپتالوں میں گندگی پڑی ہوئی ہے۔ ٹائلٹ کی حالت انتہائی خراب ہے؟

(ج) کیا حکومت ان ہسپتالوں کی صفائی کی تحقیقات کروانے اور متعلقہ ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کرنے اور صفائی کا مناسب انتظام کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد: میسرز JJ Brothers 142 ریلوے روڈ فیصل آباد کو صفائی کا ٹھیکہ مبلغ 20 ہزار روپے ماہانہ فی Janitor مورخہ 28.02.2020 تک دیا گیا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال	جاری شدہ بجٹ	اخراجات
2016-17	62,700,000/- روپے	66,698,130/- روپے
2017-18	82,355,369/- روپے	96,329,259/- روپے
2018-19	84,900,000/- روپے	98,664,897/- روپے

ڈی ایچ کیو ہسپتال فیصل آباد: اس ہسپتال میں صفائی کا ٹھیکہ جے جے برادرز 142 ریلوے روڈ فیصل آباد کو دیا گیا ہے۔ یہ ٹھیکہ پہلے ایک سال کے لئے دیا گیا تھا جو کہ قابل توسیع تھا اس لئے اس کی دو دفعہ توسیع کی گئی۔ اس کا ٹوٹل دورانیہ 01.09.2016 تا 31.10.2019 ہے۔ ایک Janitor کی ماہانہ تنخواہ مبلغ 20 ہزار روپے ہے۔ ٹھیکہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال	جاری شدہ بجٹ	اخراجات
2016-17	45,750,300/- روپے	17,031,463/- روپے
2017-18	50,479,925/- روپے	27,833,889/- روپے
2018-19	45,000,000/- روپے	32,388,204/- روپے

گورنمنٹ جنرل ہسپتال غلام محمد آباد فیصل آباد میں صفائی کا ٹھیکہ میسر ہے جے برادرز، 142 ریلوے روڈ فیصل آباد کو دیا گیا ہے اور اس کا ٹوٹل پیریڈ 01.09.2016 سے لے کر 31.10.2019 تک کا ہے۔ ایک Janitor کی ماہانہ تنخواہ مبلغ 20 ہزار ہے۔ ٹھیکہ کی رقم درج ذیل ہے:

مالی سال	جاری شدہ بجٹ	اخراجات
2016-17	00	2,967,742/- روپے
2017-18	19,200,000/- روپے	9,159,635/- روپے
2018-19	21,000,000/- روپے	12,412,485/- روپے

نوٹ: مالی سال 2019-20 میں 220,772,000/- روپے مشترکہ طور پر ہسپتال اور غلام محمد آباد ہسپتال کو تفویض کئے گئے جبکہ اضافی رقم ہسپتال کی اپنی آمدن سے خرچ کی گئی ہے۔

فیصل آباد انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی:

مالی سال	جاری شدہ بجٹ
2016-17	8,000,000/- روپے
2017-18	17,250,000/- روپے
2018-19	22,000,000/- روپے
2019-20	19,800,000/- روپے

اخراجات: میسرز عمران اینڈ کمپنی لاہور کو صفائی کا ٹھیکہ -/21593 روپے فی ورکر کے حساب سے دیا گیا ہے اور اس کام پر 169 ورکر مقرر ہیں جبکہ سالانہ مبلغ -/43,790,604 روپے ادا کئے جا رہے ہیں۔

(ب) ایسا ہرگز نہ ہے فیصل آباد کے متذکرہ تمام ہسپتالوں میں صفائی کا بہترین نظام موجود ہے اور کہیں بھی گندگی نہ ہے، ٹائلٹس کی صفائی باقاعدگی سے تین شفٹوں میں کی جا رہی ہے یہی وجہ ہے کہ صفائی کے نظام کو بہترین بنانے کے لئے پرائیویٹ کمپنی کو کنٹریکٹ دیا گیا ہے، جس کی کارکردگی بہتر ہے جبکہ سپروائزری سٹاف متواتر صفائی کے انتظام کو چیک کرتا ہے۔

(ج) متذکرہ تمام ہسپتالوں میں صفائی کا بہترین نظام موجود ہے لہذا کسی قسم کی تحقیقات کا امر غالب نہ ہے۔

لاہور: جنرل ہسپتال میں

32 میڈیکل آفیسرز کی عارضی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*2824: شیخ علاؤالدین: کیا وزیر سیشلز ڈیپارٹمنٹ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور جنرل ہسپتال میں 32 میڈیکل آفیسرز کی عارضی تعیناتی کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس میں میل اور فی میل ڈاکٹرز امیدواروں کی کل تعداد 954 تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکم تعیناتی مورخہ 2- اگست 2019 سے پہلے ایک میرٹ لسٹ مورخہ 8- جولائی 2019 کو آویزاں کی گئی؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکم تعیناتی مورخہ 2- اگست 2019 کے تحت جن 32 میل اور فی میل ڈاکٹرز کو تعینات کیا گیا ان کا میرٹ نمبر کچھ اس طرح تھا جو کسی صورت میرٹ پر نہ اترتے تھے؟

Sr No	Merit List No	Order Sr. No	Merit List No	Order Sr. No	Merit List No	Order Sr. No	Merit List No
1.	12	9	534	17	798	25	776
2.	852	10	255	18	276	26	810
3.	151	11	602	19	282	27	547
4.	166	12	752	20	297	28	851
5.	316	13	636	21	592	29	862
6.	347	14	284	22	621	30	911
7.	388	15	763	23	759	31	34
8.	480	16	771	24	769	32	83

(ه) وہ کون سے خفیہ ہاتھ تھے جنہوں نے میرٹ کی دھجیاں اکھیڑ دیں اور ان 32 میل اور فی میل ڈاکٹرز کو ایک فرضی انٹرویو کے بعد تعینات کیا گیا؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
 (الف) میڈیکل آفیسرز کی 42 خالی اسامیوں کو پُر کرنے کے لئے مورخہ 2۔ جون 2019 کو روز نامہ "جنگ" و روزنامہ "ڈان" میں یہ اسامیاں مشترکہ کی گئیں، جس کی مقررہ تاریخ 18۔ جون 2019 تک 954 درخواستیں موصول ہوئیں، بعد ازاں مورخہ 8، 9، 10 اور 11۔ جولائی کو سپیشل سلیکشن بورڈ نے انٹرویو کئے۔ جن میں سے 585 امیدواران انٹرویو کے لئے بورڈ کے سامنے پیش ہوئے اور 42 امیدواران ایڈہاک تعیناتی کے لئے منتخب ہوئے۔ جن کی سفارشات محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر کو بھیجوائی گئیں جن میں سے 32 امیدواران کے تقرر نامے جاری ہوئے۔

(ب) جی، ہاں! یہ درست ہے مفصل جواب جز: (الف) میں شامل ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے، مورخہ 2۔ اگست 2019 سے پہلے تمام 954 امیدواران کی لسٹ آویزاں کی گئی تھی یہ امیدواران انٹرویو کے لئے اہل قرار دیئے گئے تھے لہذا اس لسٹ کو میرٹ لسٹ قرار دینا درست نہ ہے۔

(د) مذکورہ پر فارما میں میرٹ کے خانہ میں جو عدد دکھائے گئے ہیں وہ میرٹ نمبر نہ ہیں بلکہ انٹرویو لسٹ کے سیریل نمبر ہیں، جس کی تفصیل جز: (الف) کے جواب میں موجود ہے۔ انٹرویو و حاضری لسٹ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ه) یہ درست نہ ہے، سپیشل سلیکشن بورڈ جو کہ مندرجہ ذیل سینئر آفیسرز پر مشتمل ہے، نے امیدواران کے انٹرویوز کئے اور ان کی تعلیمی، علمی اور تجرباتی صلاحیت کے مطابق 42 ڈاکٹرز کا چناؤ میرٹ کے مطابق کیا جبکہ بورڈ نے حکومت پنجاب کے مقرر کردہ معیار کو مد نظر رکھتے ہوئے اہل امیدواران کا انتخاب کیا:

1. میڈیکل سپرنٹنڈنٹ لاہور جنرل ہسپتال لاہور۔ چیئرمین
2. ایگزیکٹو ڈائریکٹر پنجاب انسٹیٹیوٹ آف نیوروسائنسز۔ ممبر
3. پروفیسر آف میڈیسن کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی۔ بیرونی ممبر
4. ایڈیشنل ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن لاہور جنرل ہسپتال لاہور۔ ممبر

5. نمائندہ گورنمنٹ آف پنجاب سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ
لاہور۔ ممبر

6. نمائندہ گورنمنٹ آف پنجاب ایس ایچ جی اے ڈی، لاہور ممبر
اندریں حالات، ان 42 منتخب امیدواروں میں سے 32 ڈاکٹرز کے ایڈہاک تعیناتی کے
احکامات محکمہ صحت پنجاب نے جاری کر دیئے ہیں لہذا فرضی انٹرویو اور میرٹ کے
برعکس چناؤ کی بات حقیقت پر مبنی نہ ہے۔ سلیکشن تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی
ہے۔

لاہور کے ہسپتالوں میں تعینات

پیرامیڈیکل سٹاف کی پروموشن کے طریق کار سے متعلق تفصیلات

* 2867: چودھری اختر علی: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان
فرمائیں گے کہ:-

- (الف) لاہور میں کتنے سرکاری ہسپتال ہیں ان میں پیرامیڈیکل سٹاف کی تعداد عہدہ اور
گریڈ وار کتنی ہے؟
- (ب) پیرامیڈیکل سٹاف کی پروموشن کا طریق کار کیا ہے؟
- (ج) پیرامیڈیکل سٹاف کی پروموشن دینے والی کمیٹی کتنے ممبران پر مشتمل ہوتی ہے اور اس
میں کون کون سے افسران شامل ہوتے ہیں؟
- (د) لاہور میں تعینات کتنے پیرامیڈیکل ملازمین کی پروموشن کب سے due ہے اور
پروموشن کمیٹی کا اجلاس کب سے نہیں بلایا جا رہا ہے؟
- (ه) کیا حکومت حقدار / سنیارٹی وار سینئر ترین ملازمین کی پروموشن جلد از جلد کرنے کا ارادہ
رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے زیر انتظام لاہور میں ٹیچنگ ہسپتالوں کی تعداد 19 ہے۔ گریڈ 1 سے 19 تک پیرامیڈیکل سٹاف کی تعداد 1852 ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پیرامیڈیکل سٹاف کو پنجاب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ پیرامیڈیکل اسٹیبلمنٹ سروس رولز، 2003 اور پنجاب ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ الانیڈ ہیلتھ پروفیشنل سروس رولز، 2012 کے مطابق ٹیچنگ ہسپتال کی مجاز اتھارٹی ادارہ جاتی پروموشن کمیٹی کی میننگ کے ذریعے ان کی سنیارٹی، سالانہ کارکردگی کی رپورٹ، تجربہ اور متعلقہ شعبہ میں ٹریننگ کو مد نظر رکھتے ہوئے ترقی دیتی ہے۔

(ج) گریڈ 1 تا 16 کی ترقی کے کمیسر ہسپتال کی سطح پر پروموشن کمیٹی کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں اور میڈیکل سپرنٹنڈنٹ جو کہ مجاز اتھارٹی ہیں ترقی کے احکامات جاری کرتے ہیں جبکہ گریڈ نمبر 17 اور اس سے اوپر کے پیرامیڈیکل سٹاف کی ترقی مندرجہ ذیل ڈیپارٹمنٹل پروموشن کمیٹی منظور کرتی ہے:-

- (1) ایڈیشنل سیکرٹری (چیئرمین)
- (2) ڈپٹی سیکرٹری (ممبر)
- (3) نمائندہ ریگولیشنز ونگ ایس ایچ جی اے ڈی (ممبر)

محکمہ نے مئی 2018 میں فزیو تھراپسٹ بی ایس۔ 17 سے بی ایس۔ 18 میں پروموشن کئے ہیں۔

(د) جز (د) کا جواب جز (ج) میں دیا جا چکا ہے۔

(ه) محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن سینئر ترین ملازمین کو خالی سیٹوں پر پروموشن دینے کے لئے ہدایات جاری کر چکا ہے تاکہ حق داروں کو ان کا حق مل سکے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ڈیرہ غازی خان، ساہیوال، گوجرانوالہ، میں ٹیچنگ ہسپتال

اور یورالوجی انسٹیٹیوٹ راولپنڈی ہسپتال کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

549: خواجہ سلمان رفیق: کیا وزیر سیشلز ڈیولپمنٹ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں سابقہ دور حکومت میں صحت کے حوالے سے بہت سے اقدامات کئے گئے جس میں نئے ہسپتالوں کا قیام بھی شامل ہے۔ 31- مئی 2018 تک کچھ ہسپتال کا کافی کام مکمل ہو گیا تھا جن میں ڈیرہ غازی خان ٹیچنگ ہسپتال، ساہیوال ٹیچنگ ہسپتال، گوجرانوالہ ٹیچنگ ہسپتال یورالوجی انسٹیٹیوٹ راولپنڈی شامل ہیں یہ چاروں ہسپتال میں اب تک کتنا کام مکمل ہو چکا ہے۔ بلڈنگ کی تکمیل، ہسپتال کا سامان جن میں مشینیں، بیڈز، ایڈیالوجی، پتھالوجی، اپریشن تھیٹر Hvac سسٹم و دیگر کی پروکیورمنٹ کی صورت حال اور ان ہسپتالوں کو چلانے کے لئے تمام عملہ کی بھرتی کی تفصیلات اور یہ چاروں ہسپتال کب مکمل فنکشنل ہوں گے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سیشلز ڈیولپمنٹ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) ڈی ایچ کیو ہسپتال میں گوجرانوالہ:

منصوبہ برائے تعمیرات مسنگ سپیشلیٹیز ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ، مورخہ 01.02.2015 کو موجودہ ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال، گوجرانوالہ میں منظور ہوا۔ جس کی مجموعی لاگت 3089.776 ملین روپے تھی۔ بمطابق مراسلہ نمبر SO(DEV-I) 2017(P-VIII) 30-25 مورخہ 06.04.2015 کو مسنگ سپیشلیٹیز ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال گوجرانوالہ میڈیکل کالج، گوجرانوالہ کی زمین میں منتقل کرنے کی منظوری دی گئی۔ جس کے بعد مورخہ 16.02.2016 کو تعمیرات کا کام شروع ہوا۔ مسنگ سپیشلیٹیز ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ کی فرسٹ رویشن دسمبر 2016 میں ہوئی۔ جس کی مجموعی لاگت 4435.600 ملین تھی۔ اس سکیم کی دوسری رویشن جولائی 2018

میں ہوئی، جس کی مجموعی لاگت 5560.223 ملین تھی۔ مئی 2019 تک 60 فیصد سٹرکچر کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ OPD جون 2019 میں شروع کی جا رہی ہے اس کا سامان خریداجا چکا ہے، الٹراساؤنڈ، ایکس رے، سی ٹی سکین کی سہولت بھی میسر ہوگی۔ باقی ہسپتال کا سامان نہیں خریدا گیا مزید برآں HVAC سسٹم کا ٹینڈر ہو چکا ہے اور ڈکننگ کا کام شروع ہے۔ OPD چلانے کے لئے 16 ڈاکٹرز کی بھرتی کی جا چکی ہے۔ زیر تعمیر ہسپتال جون 2021 کو فنکشنل ہو جائے گا۔

ڈی ایچ کیو ہسپتال ساہیوال:

ساہیوال ہسپتال ہذا کی پرانی بلڈنگ کی رینویشن کا کام مکمل ہو چکا ہے اور نئی بلڈنگ کا کام 90 فیصد مکمل ہو چکا ہے۔ بقیہ بلڈنگ کا کام جون 2020 تک مکمل کر لیا جائے گا۔ ایچ ویک سسٹم کا کام 70 تا 80 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔ جسے فروری 2020 تک مکمل کر لیا جائے گا۔ ہسپتال ہذا کی اپ گریڈیشن کے بعد خرید کئے جانے والا سامان کی مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ میڈیکل کالج کی سینئر فیکلٹی اور ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ساہیوال کی فیکلٹی کی خالی اسامیوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز سینئر فیکلٹی، ڈاکٹرز، پیرامیڈیکل سٹاف کی بھرتی کا عمل جاری ہے۔ جسے مزید بھرتی کے ذریعے جلد پورا کر لیا جائے گا اور بقیہ پوسٹوں پر گورنمنٹ کی طرف سے بین ہے۔ بین لفٹنگ کے بعد بقیہ خالی پوسٹوں کو بھرتی کے ذریعے مکمل کر لیا جائے گا۔

ٹیچنگ ہسپتال ڈیرہ غازی خان:

ٹیچنگ ہسپتال ڈیرہ غازی خان کی مسنگ سپیشلٹی بلڈنگ کے لئے مشینیں، بیڈز، ایڈیالوجی، پتھالوجی، آپریشن تھیٹر HVAC سسٹم و دیگر کی پروکیورمنٹ مکمل ہو گئی ہے لسٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور عملہ کی بھرتی کے لئے ڈی جی پی آر DGPR کے دفتر اشتہار بھجوا دیا، اور بھرتی کا عمل انڈر پراسس ہے۔

یورالوجی انسٹیٹیوٹ راولپنڈی ہسپتال کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات:

مورخہ 31.05.2019 تک مندرجہ ذیل کام مکمل ہو چکا تھا۔ مین بلڈنگ 70 فیصد، سروس بلاک 1-50 فیصد، سروس بلاک 2-80 فیصد، الیکٹریکل سب سٹیشن 20 فیصد سڑکیں 0 فیصد، ایچ وی اے سی 80 فیصد، ریونیو حصہ 15 فیصد۔
مورخہ 29.08.2019 تک مندرجہ ذیل کام مکمل ہو چکا ہے۔

مین بلڈنگ 80 فیصد، سروس بلاک 1-80 فیصد، سروس بلاک 2-80 فیصد، الیکٹریکل سب سٹیشن 70 فیصد، سڑکیں 100 فیصد، ایچ سی اے سی 90 فیصد ریونیو حصہ 16 فیصد (اوپن ڈی، ڈائیسلز، ایمرجنسی، ریڈیالوجی اور پتھالوجی شعبہ جات کی مشینری خریدی جا چکی ہے۔ موجودہ مالی سال 2019-20 میں 300 ملین روپے ریونیو کی مد میں جبکہ 200 ملین روپے بلڈنگ کی مد میں دیا گیا ہے۔ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے وعدہ کیا ہے کہ مین بلڈنگ کی بیسمنٹ، گراؤنڈ اور فرسٹ فلور مع الیکٹریکل سب سٹیشن دسمبر 2019 تک مکمل ہو جائے گا۔

اشتہار بھرتی برائے سٹاف ستمبر 2018 میں شائع ہوا تھا جو کہ پنجاب حکومت کی طرف سے بھرتی پر پابندی کی وجہ سے مکمل نہ ہو سکا۔
ایم ایس کی تعیناتی کر دی گئی ہے پنجاب حکومت کی طرف سے اجازت ملنے پر اشتہار بھرتی برائے سٹاف دوبارہ شائع کیا جائے گا جو کہ دسمبر 2019 تک مکمل ہو جائے گی۔
اوپن ڈی ڈائیسلز، ایمرجنسی، ریڈیالوجی اور پتھالوجی شعبہ جات کی مشینری خریدی جا چکی ہے اور یہ شعبہ جات دسمبر 2019 تک کام شروع کر سکتے ہیں۔

فیصل آباد میں میڈیکل کالج

کی تعداد اور ان میں داخلوں سے متعلقہ تفصیلات

591: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) فیصل آباد میں کتنے میڈیکل کالج کس کس نام سے چل رہے ہیں؟
- (ب) ان میڈیکل کالج میں یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز کے تحت سال 18-2017 اور 2019 میں ایم بی بی ایس اور بی ڈی ایس مع فزیو تھراپی کی کلاسز میں کتنے طالب علموں کو داخلہ ملا۔ ان کے نام، کلاس اور ایف ایس سی مع این ٹی ایس کے نمبروں کی تفصیل بتائیں؟
- (ج) ان کالجوں میں داخل ہونے والے طالب علموں سے کتنی فیس اور کتنا donation حاصل کیا گیا؟
- (د) کیا ان کالجوں میں داخلہ میرٹ پر ہوا ہے اگر میرٹ سے ہٹ کر داخلہ دیا گیا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
- وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
- (الف) فیصل آباد میں سات میڈیکل اور ڈینٹل کالجز کام کر رہے ہیں۔
1. فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی فیصل آباد (سابقہ پنجاب میڈیکل کالج)۔ سرکاری
 2. ڈینٹل سیکشن، فیصل آباد میڈیکل یونیورسٹی، فیصل آباد۔ سرکاری
 3. یونیورسٹی میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج، فیصل آباد۔ غیر سرکاری
 4. ڈینٹل سیکشن، یونیورسٹی میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج، فیصل آباد۔ غیر سرکاری۔
 5. انڈیپنڈنٹ میڈیکل کالج، فیصل آباد۔ غیر سرکاری۔
 6. عزیز قاطہ میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج، فیصل آباد، غیر سرکاری۔
 7. ابو امیڈیکل کالج، فیصل آباد، غیر سرکاری۔
- (ب) 2017 میں ان تمام کالجز میں داخل شدہ طلبہ کی تعداد 775 تھی جبکہ 2018 میں یہ تعداد بڑھ کر 875 ہو گئی۔ نیز 2019 کے داخلوں کے لئے انٹری ٹیسٹ کاشیڈول جاری کیا جا چکا ہے۔ فیصل آباد میں فزیو تھراپی کا کوئی بھی کالج یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز سے الحاق شدہ نہیں ہے۔
- (ج) تمام کالجز پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کی مقرر کردہ فیس لینے کے پابند ہیں۔ مزید برآں سال 2018 سے پبلک اور پرائیویٹ ہر دو قسم کے کالجز میں داخلے میرٹ کے مطابق مرکزی نظام کے تحت یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز انجام دے رہی ہے۔

(د) سال 2018 سے پبلک اور پرائیویٹ ہر دو قسم کے کالجز میں داخلے میرٹ کے مطابق مرکزی نظام کے تحت یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنسز انجام دے رہی ہے۔

بہاولپور: سول ہسپتال کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

599: ملک خالد محمود بابر: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن اذراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) سول ہسپتال بہاولپور کی تعمیر کب شروع ہوئی تھی اب تک اس پر کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کتنی بقیہ ہے؟

(ب) کتنا کام ہوا ہے اور بقیہ کام کے لئے کتنی رقم درکار ہے؟

(ج) یہ کتنے بیڈز اور وارڈز پر مشتمل ہو گا؟

(د) اس کے کتنے وارڈ / بلاک میں کام شروع ہو چکا ہے؟

(ه) اس ہسپتال کی تعمیر کے لئے کتنی رقم سال 19-2018 میں مختص کی گئی ہے؟

(و) اس ہسپتال میں تعینات ڈاکٹرز، نرسز، پیرامیڈیکل سٹاف اور دیگر سٹاف کی تعداد عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ز) حکومت اس ہسپتال کی تعمیر کب تک مکمل کروائے گی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

(الف) سول ہسپتال کی تعمیر مورخہ 25.05.2011 کو شروع ہوئی جس کے لئے گورنمنٹ

آف پنجاب نے 2647.433 ملین کا بجٹ منظور کیا۔ اب تک 2519.675 ملین

روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ بقایا رقم 69.652 ملین روپے کی سمی وزیر اعلیٰ پنجاب سے

منظور ہو چکی ہے جو کہ اب آخری منظوری کے لئے کیبنٹ میں بھیجی جا رہی ہے۔

(ب) تمام کام مکمل ہو چکا ہے۔

(ج) سول ہسپتال بہاولپور 410 بستروں پر مشتمل ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی

گئی ہے۔

- (د) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ه) ہسپتال کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔ مزید رقم تعمیر کے لئے درکار نہ ہے۔
- (و) سول ہسپتال میں منظور شدہ اسامیاں ڈاکٹر، پیرامیڈیکل سٹاف عملہ درج ذیل ہے۔ کل اسامیاں گزٹیڈ / نان گزٹیڈ بشمول بورڈ آف مینجمنٹ 1038 پر شدہ اسامیاں 660 خالی اسامیاں 378 تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ز) تعمیر مکمل ہو چکی ہے۔

ملتان: چلڈرن ہسپتال کے ملازمین

کوٹائم سکیل دینے یا نہ دینے سے متعلقہ تفصیلات

620: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر سیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے تمام سرکاری ہسپتالوں کے ملازمین کو 2015 سے ٹائم سکیل دے دیا گیا ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ چلڈرن ہسپتال ملتان کے ملازمین کو ٹائم سکیل نہیں دیا گیا نہ کورہ ہسپتال کے ملازمین کو ٹائم سکیل نہ دینے کی وجوہات کیا ہیں؟
- (ج) چلڈرن ہسپتال ملتان کے وہ ملازمین جن کو ٹائم سکیل نہیں دیا گیا ان کے نام، عہدہ اور گریڈ کی تفصیل بتائیں؟
- (د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت چلڈرن ہسپتال ملتان کے ملازمین کو 2015 سے ٹائم سکیل دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
- وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
- (الف) ٹائم سکیل کے لئے فننس ڈیپارٹمنٹ کے نوٹیفیکیشن نمبر 77/14-FDPC39 (Pt.IV)(APCA/2008) مورخہ 21.06.2017 صوبہ بھر کے تمام ہسپتالوں میں اس کا اطلاق کر دیا گیا ہے۔

(ب)

1. فنانس ڈیپارٹمنٹ بمطابق نوٹیفکیشن نمبر: FDPC39-14/77(Pt.IV)

(APCA/2008)(PROVL)

مورخہ 21- جون 2017 سکیل 01 تا 04 کے تمام ملازمین جن کی ریگولر سروس عرصہ (آٹھ سال مکمل ہو چکی تھی ان کو 14- اکتوبر 2017 سے ٹائم سکیل پر موشن دی جا چکی ہے۔ "A" Annexure ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

2. سکیل 05 تا 15 تک کے وہ ملازمین جن کا کوئی سروس سٹرکچر یا پروموشن چینل نہیں

ہے ان کو بمطابق فنانس ڈیپارٹمنٹ نوٹیفکیشن نمبر: FDPC39-14/77

(APCA/2008)(PROVL)(Pt.IV) مورخہ 4- جنوری 2016 دس سال

ریگولر سروس مکمل کرنے پر ٹائم سکیل پر موشن دی جانی ہے۔ اس کیسنگری کے تمام

ملازمین مورخہ 14- اکتوبر 2009 کو ریگولر ہوئے لہذا ان کے دس سال 13- اکتوبر

2019 کو مکمل ہوں گے۔ "B" Annexure ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ج) ایسا کوئی ملازم نہیں ہے کہ جس کو rule کے مطابق ٹائم سکیل نہ دیا گیا ہو۔

(د) چلڈرن ہسپتال ملتان کے تمام ملازمین جو rule کے مطابق مطلوبہ معیار پر اترتے ہیں ان

سب کو ٹائم سکیل دیا جا چکا ہے۔ "C" Annexure ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

لاہور: کوٹ خواجہ سعید ہسپتال میں روزانہ آؤٹ ڈور

میں مریضوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

623: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر اینڈ میڈیکل ایجوکیشن ازراہ

نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کوٹ خواجہ سعید ہسپتال لاہور میں روزانہ کتنے مریضوں کو آؤٹ ڈور میں چیک کیا جاتا

ہے؟

(ب) کوٹ خواجہ سعید ہسپتال میں کل کتنے ڈاکٹر اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟

(ج) ہسپتال ایمر جنسی کل کتنے بیڈز پر مشتمل ہے؟

(د) کیا حکومت ایمر جنسی وارڈ کی استعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) گورنمنٹ کوٹ خواجہ سعید ٹیچنگ ہسپتال لاہور میں روزانہ آؤٹ ڈور میں تقریباً 3500 مریض دیکھے جاتے ہیں۔

(ب) ہسپتال ہذا کے مختلف ڈیپارٹمنٹ میں 150 ڈاکٹر اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔ فہرست ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ہسپتال کی ایمرجنسی 24 ہیڈز پر مشتمل ہے۔

(د) ہسپتال ہذا کی موجودہ ایمرجنسی جو کہ 24 ہیڈز پر مشتمل ہے پوری طرح سے مستعد و متحرک سٹاف کی موجودگی میں بہترین سہولیات بہم پہنچا رہی ہے جو کہ ابھی تک کی ضروریات سے مطابقت رکھتی ہے۔

سیالکوٹ: گورنمنٹ سردار بیگم ٹیچنگ ہسپتال میں

ایم ایس اور سرجن ڈاکٹر کی عدم تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

652: سیدہ فرح اعظمی: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) گورنمنٹ سردار بیگم ٹیچنگ ہسپتال سیالکوٹ کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کی خالی سیٹ پر کب تک تعیناتی کی جائے گی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ آرٹھوپیدک، ای این ٹی اور دیگر کوئی سرجن ڈاکٹر موجود نہ ہیں جس کی وجہ سے مریض پرائیویٹ ہسپتالوں میں سرجری کروانے پر مجبور ہیں یہاں ان شعبہ جات کے سرجن ڈاکٹر کب تعینات کئے جائیں گے؟

(ج) لیبارٹری موجود نہ ہونے کی وجہ سے مریضوں کو پریشانی کا سامنا ہے یہاں کب تک لیبارٹری قائم ہوگی؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) ڈاکٹر محمد فاروق اقبال APMO ایم ایس AIMH سیالکوٹ کی بطور ایم ایس سردار بیگم تعیناتی کے احکامات جاری کئے مگر کچھ ذاتی وجوہات کی بناء پر متذکرہ ڈاکٹر نے ایم ایس سردار بیگم ہسپتال سیالکوٹ کی پوسٹ کا چارج نہیں سنبھالا۔ تاہم ہسپتال کے امور کو چلانے کے لئے ڈاکٹر اعظم ابراہیم کنسلٹنٹ کو ایم ایس سردار بیگم ہسپتال سیالکوٹ کا اضافی چارج دیا گیا ہے، تاکہ ہسپتال کے امور متاثر نہ ہوں۔ سردار بیگم کے ایم ایس کی تعیناتی سلیکٹ کمیٹی کی اگلی میٹنگ میں زیر بحث لائی جائے گی۔

(ب) گورنمنٹ سردار بیگم ٹیچنگ ہسپتال سیالکوٹ میں اس وقت (کنسلٹنٹ سرجن بی ایس-18) کی ایک سیٹ منظور شدہ ہے جو کہ اس وقت filled ہے جبکہ کنسلٹنٹ ای این ٹی اور کنسلٹنٹ آر تھوپڈک (بی ایس-18) کی ایک ایک اسامی منظور شدہ ہے جو کہ اس وقت خالی پڑی ہیں جن کی جلد تعیناتی کر دی جائے گی۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ متذکرہ ہسپتال میں لیبارٹری موجود نہیں ہے، گورنمنٹ سردار بیگم ٹیچنگ ہسپتال، سیالکوٹ میں معمول کے لیبارٹری ٹیسٹ کئے جانے کے لئے لیبارٹری قائم ہے۔ مزید بیان کیا جاتا ہے کہ ہسپتال کی لیبارٹری 58 اقسام کے ٹیسٹ معمول کے مطابق سرانجام دے رہی ہے اور گزشتہ سال 2018-19 میں لیبارٹری ہذا میں 1,58,985 ٹیسٹ سرانجام دیئے گئے ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع ڈیرہ غازی خان میں

مدراہنڈ چائلڈ کیئر ہسپتال کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

706: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع ڈیرہ غازی خان میں ماں اور بچے کی صحت کے لئے حکومت مدراہنڈ چائلڈ کیئر ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
 موجودہ مالی سال میں مدر اینڈ چائلڈ بلاک کی تعمیر کے لئے ADP میں سکیم
 "Establishment of Gynae Block Teaching Hospital D.G.
 Khan" کے نام سے شامل کی گئی ہے جس کے لئے 240 ملین روپے مختص کئے گئے
 ہیں۔

ڈیرہ غازی خان ڈویژن میں کارڈیالوجی سنٹر کے قیام سے متعلقہ تفصیلات
707: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان
 فرمائیں گے کہ:
 حکومت ڈیرہ غازی خان ڈویژن میں کارڈیالوجی سنٹر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب
 تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
 وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
 ڈیرہ غازی خان میں کارڈیالوجی سنٹر بنانا حکومت کے ترجیحی منصوبوں میں سے ایک ہے۔
 جس کے لئے ADP میں ارب روپے رکھے گئے ہیں، اس کی تعمیر کے لئے جگہ کا تعین کر
 دیا گیا ہے۔ اس کی منظوری بھی عمل میں لائی جا چکی ہے۔

ڈیرہ غازی خان میں چلڈرن ہسپتال کے قیام سے متعلقہ تفصیلات
708: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان
 فرمائیں گے کہ:-
 (الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان میں شمال مشرقی بلوچستان کے مریض علاج کے
 لئے آتے ہیں جن میں زیادہ تعداد بچوں کی ہوتی ہے؟
 (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان میں چلڈرن ہسپتال نہیں ہے؟
 (ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس شہر میں چلڈرن ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی
 ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پر انٹری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ڈی جی خان میں (OPD Paeds) میں روزانہ تقریباً 1100 بچوں کا علاج کیا جاتا ہے جن میں بیشتر کا تعلق بلوچستان سے ہوتا ہے۔

(ب) جی، ہاں! یہ درست ہے ڈیرہ غازی خان میں چلڈرن ہسپتال نہیں ہے لیکن ڈی ایچ کیو ٹیچنگ ہسپتال ڈی جی خان میں 60 بیڈز پر مشتمل بچوں کے لئے ایک مخصوص وارڈ موجود ہے۔ اس کے علاوہ موجودہ مالی سال میں ایک نئی سکیم "Establishment of Gynae Block Teaching Hospital D.G. Khan" کے تحت 90 بیڈز کا چلڈرن وارڈ بنایا جائے گا۔

(ج) موجودہ مالی سال میں Tertiary Care کے حوالے سے ڈیرہ غازی خان میں چار بڑے منصوبوں کے لئے ایک ارب 990 کروڑ مختص کئے گئے ہیں۔ ان کے تحت گائنی بلاک، اوپی ڈی اور ایمر جنسی بلاک اور ٹیچنگ ہسپتال کے نئے بلاک کو مکمل کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ کارڈیالوجی سنٹر کا قیام بھی عمل میں لایا جائے گا۔ ان جاری منصوبوں کی تکمیل کے بعد چلڈرن ہسپتال کا قیام فزیو بیلٹی اور وسائل کی دستیابی کے پیش نظر زیر غور لایا جائے گا۔

ڈیرہ غازی خان میں کینسر ہسپتال کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

709: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان میں کینسر کا ہسپتال نہیں ہے؟
(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ملتان کے منار ہسپتال کی طرز پر ڈی جی خان میں بھی کینسر کا ہسپتال بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) یہ درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان میں کینسر کا کوئی ہسپتال نہیں ہے۔

(ب) منار ہسپتال پاکستان اٹاک انرجی کمیشن کے زیر اہتمام بنایا گیا ہے اور اس کا انتظام بھی اس کے پاس ہے۔ مزید برآں کینسر ہسپتال کی تعمیر کے لئے تقریباً 5- ارب روپے درکار ہوتے ہیں۔ محدود وسائل کے پیش نظر ڈیرہ غازی خان میں کینسر ہسپتال کی تعمیر فی الحال عمل میں نہیں لائی جاسکتی۔

الائیڈ ہسپتال فیصل آباد اور ڈویژن فیصل آباد

کے ہسپتالوں میں HIV Aids کے مریضوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

754: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد و فیصل آباد ڈویژن کے دیگر ہسپتالوں میں یکم جنوری 2019 سے آج تک HIV Aids کے کتنے مریض رپورٹ ہو چکے ہیں ان کی تفصیل ہسپتال وار بتائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ فیصل آباد ڈویژن میں HIV Aids کے مریضوں میں خطرناک حد تک اضافہ ہو گیا ہے اس کی بابت اخبارات اور ٹی وی چینل میں روزانہ خبریں آرہی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان مریضوں کی تعداد میں اضافہ کے باوجود محکمہ ہذا اس بابت کوئی کارروائی نہیں کر رہا ہے اور نہ ہی کوئی خصوصی ٹیمیں اس ڈویژن میں ایسے مریضوں کے علاج معالجہ کے لئے بنائی گئی ہیں؟

(د) ان مریضوں کی تشخیص اور Labs ٹیسٹ کس کس سرکاری ہسپتالوں سے کروائے گئے ہیں ان سرکاری ہسپتالوں کے نام بتائیں؟

(ه) کیا حکومت اس مرض کی اصل وجوہات جاننے اور اس کے سدباب کے لئے خصوصی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
(الف) الائیڈ ہسپتال فیصل آباد اور ڈویژن کے دیگر ہسپتالوں سے ایچ آئی وی کی سکریننگ کے بعد جو مریض رپورٹ ہوتے ہیں ان کو سپیشل کلینک جو کہ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام، پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے تحت کام کر رہا ہے، کے سپرد کر دیا جاتا ہے۔ یہ سنٹر ایچ آئی وی کے علاج کے حوالہ سے تمام تر سہولیات مفت مہیا کر رہا ہے۔ یکم جنوری سے لے کر اب تک فیصل آباد ڈویژن اور گرد و نواح کے اضلاع سے 498 مریض رپورٹ ہوئے ہیں جن کے WHO پروٹوکول کے تحت تصدیقی ٹیسٹ کئے گئے اور مثبت ٹیسٹ آنے والوں کو مفت ادویات مہیا کر دی گئی ہیں۔

(ب) فیصل آباد ڈویژن میں کچھ عرصہ میں ایچ آئی وی کیسز میں اضافہ نہیں ہوا لیکن سسپیکٹ کیسز رپورٹ ہوئے ہیں۔ ان کیسز کے رپورٹ ہونے کی بڑی وجہ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام، پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے تحت چلائے جانے والی آگاہی مہم ہے۔ ان کیسز کی وجوہات ٹیکے سے نشہ اور عطائیوں کی غیر قانونی میڈیکل پریکٹس ہے۔

(ج) جیسا کہ پہلے سوال کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ مریضوں کی تعداد میں اضافہ نہیں ہوا، لیکن پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام نے سسپیکٹ کیسز رپورٹ ہونے کی صورت حال کو دیکھتے ہوئے فیصل آباد ڈویژن میں مزید دو سنٹر برائے مفت مشاورتی اور تشخیصی مراکز اور برائے علاج قائم کئے ہیں جبکہ اس سے پہلے فیصل آباد ڈویژن میں ایک سنٹر برائے مفت مشاورتی اور تشخیصی مرکز اور ایک سنٹر برائے علاج موجود تھا۔ اس کے علاوہ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام نے فیصل آباد ڈویژن کی تمام جیلوں میں High Risk Groups کی موجودگی کو دیکھتے ہوئے سکریننگ اور ٹریٹمنٹ کی ہے جس کا تیسرا مرحلہ بھی مکمل ہونے جا رہا ہے۔ اس کے علاوہ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام نے چنیوٹ اور شاہ کوٹ میں سکریننگ کیمپس لگائے۔ خواجہ سراؤں کے لئے فائونٹین ہاؤس میں سکریننگ کیمپ لگایا گیا۔ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام نے نشہ کا ٹیکے لگانے والوں کے لئے بھی فیصل آباد سکریننگ کیمپ منعقد کیا۔

- (د) لوگوں کے تشخیصی ٹیسٹ پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے سپیشل کلینک میں کئے گئے اور مثبت آنے والے مریضوں کے خون کے نمونے تصدیق کے لئے پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام میں اپنی نوعیت کی قائم کردہ پہلی BSL-3 لیب میں بھیجے گئے۔
- (ه) پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام نے فیصل آباد ڈویژن میں بڑھتے ہوئے ایچ آئی وی / ایڈز سسپیکٹڈ ریپوڈ کیسز کی وجوہات جاننے کے لئے ان علاقوں میں سکریننگ کیمپس لگائے اور پروگرام کی کارکردگی کے باعث مختلف وجوہات سامنے آئیں جن میں عطائی معالج، غیر تصدیق شدہ خون کی منتقلی، استعمال شدہ سرنج کا دوبارہ استعمال، غیر محفوظ جنسی تعلقات اور متاثرہ ماں سے پیدہ ہونے والے بچے میں منتقلی سرفہرست ہیں۔ ان وجوہات کی ذمہ داری لیتے ہوئے پرائمری اینڈ سیکنڈری ہیلتھ کیئر نے صوبہ بھر میں عطائی معالجوں کے خاتمے کے لئے اقدامات کئے ہیں۔ مزید یہ کہ ڈیپارٹمنٹ کی جانب سے مفت سکریننگ کیمپس، قیدیوں کی سکریننگ، مفت مشاورتی، تشخیصی، ماں سے بچے میں جراثیم کی منتقلی اور علاج معالجے کے سنٹرز کا قائم کرنے جیسے اقدامات شامل ہیں۔

تحریک استحقاق

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم تحریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق نمبر 23 جناب چودھری اشرف علی کی ہے وہ اسے پیش کریں گے۔

ایم ایس ڈی ایچ کیو ہسپتال گوجرانوالہ کا معزز ممبر اسمبلی کا فون سننے سے انکار

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! میں حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے ایک اہم اور فوری مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے تحریک استحقاق پیش کرتا ہوں جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ ڈاکٹر سہیل انجم، میڈیکل سپرنٹنڈنٹ، ڈی ایچ کیو ہسپتال، گوجرانوالہ کو شہریوں کے بھرپور احتجاج، شکایات اور عوامی نمائندوں کے ساتھ توہین آمیز رویہ برتنے کے باعث سیکرٹری محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن نے نوٹیفکیشن نمبر SO/(GC-1)4-1/2018 مورخہ 4 فروری 2019 کو فوری طور پر عہدے سے ہٹا

دیا۔ (کاپی لف ہے) اب موصوف آفیسر اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے دوبارہ ڈی ایچ کیو ہسپتال، گوجرانوالہ میں میڈیکل سپرنٹنڈنٹ تعینات ہو گیا ہے۔ موصوف آفیسر دوبارہ چارج سنبھالتے ہی اپنی پرانی روش کو برقرار رکھتے ہوئے پہلے سے بھی زیادہ خطرناک ہو گیا ہے، اپنی من مانیوں کر رہا ہے۔ ہسپتال کے ملازمین کے خلاف انتقامی کارروائیاں کرنا شروع کر دی ہیں۔ کنٹریکٹ ملازمین کو فارغ کرنا شروع کر دیا اور صرف اپنے من پسند ملازمین کا کنٹریکٹ renew کرتا ہے حتیٰ کہ قوانین کو پس پشت ڈال کر عوام اور میریضوں کو اپنے غیض و غضب کا نشانہ بنانا شروع کر دیا ہے اور جب کوئی عوامی نمائندہ موصوف آفیسر سے رجوع کرتا ہے۔ اس کے ساتھ بھی توہین آمیز سلوک کرتا ہے۔ میں نے موصوف آفیسر کو ایک سرکاری ملازم زین العابدین، سٹور کیپر کا کنٹریکٹ renew ہونے کے حوالے سے فون کیا۔ تو موصوف آفیسر نے فون اٹینڈ نہیں کیا، میں نے اس ملازم کی داد رسی کے لئے متعدد مرتبہ فون کیا تو موصوف آفیسر نے اپنے ڈی ایم ایس کو ہدایت دیتے ہوئے کہا میں کسی ایم پی اے کا فون سننے کا پابند نہیں ہوں اور فون سننے سے انکار کر دیا۔ جب وہ سرکاری ملازم میری وساطت سے موصوف آفیسر کو داد رسی کے لئے ملا تو موصوف آفیسر نے نہ صرف اس کا کنٹریکٹ renew کرنے سے منع کر دیا بلکہ اس غریب ملازم کی تنخواہ بھی روک لی۔

جناب سپیکر! میں ایک عوامی نمائندہ ہوں لوگوں کے مسائل کے حل کے لئے سرکاری آفیسرز کو فون کئے جاتے ہیں اور ان سے ملاقات بھی کی جاتی ہے جبکہ سرکاری آفیسر پر لازم ہے، وہ عوامی نمائندوں کو آئین اور قانون کے مطابق انہیں privileges دیں۔ جیسا کہ سابق سپیکر نے اسمبلی میں یہ رولنگ دی تھی کہ آئندہ سے کوئی بھی سرکاری آفیسر، کسی عوامی نمائندے کا فون سننے سے انکار نہیں کرے گا۔ اگر کسی عوامی نمائندہ کے فون پر رابطہ کرنے پر متعلقہ آفیسر دستیاب نہیں تو، وہ جب اپنے دفتر میں دستیاب ہو گا تو back ring کرنے کا پابند ہو گا۔

جناب سپیکر! موصوف آفیسر نے عوامی نمائندہ کو قاعدہ 15 استحقاقات ایکٹ 1972 کے تحت حاصل حق استحقاق اور اسمبلی کی رولنگ کو بھی نظر انداز کر دیا۔ موصوف آفیسر کا ایک عوامی نمائندہ کا فون نہ سننا اور ہٹک آمیز رویہ سے فون بند کر دینا باعث تشویش ہے۔ اس ہٹک آمیز رویہ، انداز اور فون نہ سننے سے قاعدہ 15 کے تحت حاصل حق استحقاق کو پامال کرنے سے نہ صرف

میرا بلکہ اس مقدس ایوان کا استحقاق بھی مجروح ہوا ہے لہذا میری اس تحریک کو ایوان میں پیش کرنے کی اجازت دی جائے اور اسے باضابطہ قرار دیتے ہوئے مجلس استحقاقات کے سپرد کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ تحریک استحقاق مجھے ابھی ملی ہے آپ اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کو بھیج دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک استحقاق کو استحقاق کمیٹی کو بھیجا جاتا ہے and the direction to submit report within two months.

جناب ناصر محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب ناصر محمود: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میرے حلقہ پی پی-27 سے یونین کو نسل ڈھریالہ جالپ اُس کے مین بازار میں آگ لگی ہے جس سے تقریباً 333 دکانیں بالکل ختم ہو چکی ہیں اور 100 کے قریب متاثر ہوئی ہیں اس میں سب سے مین وجہ کہ جو اتنا نقصان ہوا ہے وہ یہ تھا کہ فائر بریگیڈ کی پوری تحصیل پنڈ دادن خان میں ایک گاڑی ہے اس تحصیل میں اٹھارہ یونین کونسلز ہیں ایک میونسپل کمیٹی ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف جناب محمد حمزہ شہباز شریف ایوان میں تشریف لائے)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "شیر شیر" کی نعرے بازی)

جناب سپیکر! اس تحصیل میں اٹھارہ یونین کونسلز ہیں ایک میونسپل کمیٹی ہے اور ایک ٹاؤن کمیٹی ہے جس میں فائر بریگیڈ کی ایک گاڑی ہے اب ایک گاڑی پوری تحصیل پنڈ دادن خان کے لئے ناکافی ہے اگر اس کو divide کر لیا جائے تو ان یونین کونسلز کے لئے کم از کم چار گاڑیاں چاہئیں یہ جتنا نقصان ہوا ہے وہ صرف اور صرف اس وجہ سے ہوا ہے کہ وہاں گاڑیاں کی تعداد کم ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ جن کا جو نقصان ہوا ہے وہ غریب آدمی ہیں اُن کی 33 دکانیں تو بالکل جل کر راکھ ہوئی ہیں اور 100 کے قریب متاثر ہوئی ہیں تو مہربانی کریں اُن کے لئے میں وزیر قانون سے مؤدبانہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ اس معاملے کو اپنی ذمہ داری میں لیں اور اُن کا غریب لوگوں کے نقصان کا ازالہ کیا جائے اور اُن کا نقصان پورا کیا جائے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد دو سرا معاملہ یہ ہے کہ میرے حلقہ میں ڈنڈوت سیمنٹ فیکٹری ہے یہ تقریباً پندرہ دن پہلے کی بات ہے کہ 277 آدمیوں کو وہاں سے جاب سے نکال دیا گیا ہے یعنی یہاں تو نوکریاں دینے کا وعدہ تھا تو پہلے ہی مہنگائی نے غریبوں کی کمر توڑ دی ہے 277 گھرانوں کا چولہا بند ہو چکا ہے تو میری مؤدبانہ گزارش ہے کہ اُن کو بحال کیا جائے یا ایسی کمیٹی تشکیل دی جائے جو اپنی نگرانی میں جتنے لوگ بے روزگار ہوئے ہیں اُن کو بحال کر کے اُن کے چولہوں کو جلایا جائے۔ بہت شکریہ۔ بہت نوازش

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ! آپ بات کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پہلے آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے پارلیمانی روایات کا پاس رکھتے ہوئے قائد حزب اختلاف کے پروڈکشن آرڈر جاری کئے اور میں یہاں پر پاکستان مسلم لیگ (ن) کو بھی میاں محمد نواز شریف کی جیل سے رہائی اور اُن کو علاج کاریلیف ملنا اور اُن کا بیرون ملک جانا تو میں اُن کے لئے دعا گو بھی ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت دے، تندرستی دے، وہ خیریت سے واپس آئیں وہ ایک نیشنل لیڈر ہیں، ایک political party کو ہیڈ کر رہے ہیں اور جناب سپیکر یہ اس معاشرے اور سوسائٹی کا المیہ ہے کہ جس میں آدمی کو بیمار ہونا ثابت کرنے کے لئے مرنا پڑتا ہے اور وہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے آج بھی جب اپنی بات کا آغاز کیا ہے تو میرے کچھ دوست ٹریڈری بنچر سے بیٹھ کر آوازے کس رہے تھے شاید انہیں یاد نہیں ہے کہ یہ موت اور بیماری بتا کر نہیں آتی اور کسی کے گھر بھی آسکتی ہے کسی کا بھی تھنک یا مذاق اڑنا۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ مناسب رویہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، no cross talk، اگر کسی معزز ممبر نے بات کرنی ہے تو ایوان سے باہر جا کر بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں آج یہاں پر ایک چیز واضح کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی تاریخ کے ساتھ بہت بڑے کھلواڑ ہوئے ہیں اور وہ چند ایک گنتی کے لوگ جو اپنی وفاداریاں تبدیل کرتے ہیں اقتدار کی خاطر انہوں نے اس ہاؤس کی supremacy کا سودا کیا ہوا ہے میں آج یہاں اُس ضمیر کے قیدی، اُس سیاسی قیدی، اُس اٹھارہویں ترمیم کے قیدی، اُس این ایف سی ایوارڈ کے قیدی کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں جو شدید علالت کے باوجود کسی قسم کا ریلیف یا بھیک نہیں مانگ رہا اور وہ کہہ رہا ہے کہ یا مجھے گناہ گار ثابت کرو، میرے خلاف ریفرنس لاؤ یا میرا ٹرائل شروع کرو اور اگر یہ سب کچھ نہیں کر سکتے تو پھر میرے سے معافی مانگو۔ ہمیں اپنا قانونی حق لینے کے لئے بھی عدالتوں کے دروازے کھٹکھٹانے پڑتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے وزیر قانون سے بھی گزارش کی کہ میں اور میری پارلیمانی پارٹی اپنی پارٹی کے ہیڈ کو ملنا چاہتی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ آپ ہمیں written request بھیجیں لہذا میں نے انہیں تحریری شکل میں درخواست دی لیکن آج تک یا تو انہوں نے ہوم ڈیپارٹمنٹ کو وہ درخواست forward نہیں کی یا ہوم ڈیپارٹمنٹ نے ان کی بات مانی نہیں ہے ان دونوں میں سے کوئی ایک صورتحال ہے لہذا ہمیں پھر ہائی کورٹ جانا پڑا اور ہائی کورٹ سے ہمیں ملاقات کرنے کی اجازت ملی جو ملاقات ہمارا آئینی اور قانونی حق ہے جو ایک قیدی کے ساتھ ملاقات کرنے کا طریق کار ہے ہمیں وہ بھی نہیں مل رہا۔ معذرت کے ساتھ قیدی نہیں وہ تو حوالاتی ہیں کیونکہ قیدی تو تہ ہوں گے جب کوئی ان کا ٹرائل یا کوئی الزام ہو گا۔ ہمیں ان سے ملاقات کی اجازت بھی ہائی کورٹ سے لینا پڑی ہے۔ یہ کس قسم کا ایک پاکستان ہے یہ تو اب کئی پاکستان بن چکا ہے جہاں (ن) لیگ، پیپلز پارٹی، پی ٹی آئی، بیورو کریسی، سرمایہ کار اور تاجروں کے لئے الگ الگ قانون ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ یہ حوصلہ کریں۔ میں یہاں پر بات کر رہا ہوں تو میں کوئی ریلیف یا بھیک نہیں مانگ رہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ اپنی بات کو carry on کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں on the floor of the House کھڑا ہو کر کہہ رہا ہوں کہ خدا شاہد ہے اور پاکستان پیپلز پارٹی کی تاریخ شاید ہے کہ ہم نے کبھی ریلیف یا بھیک نہیں مانگی بلکہ ہم نے سلیبس سجائی ہیں، ہم سولیوں پر چڑھے ہیں، یہ تو وہ لوگ ہیں جو اقتدار کے لئے ضمیر بیچ دیتے ہیں۔ میرے سے تو اتنا سا فاصلہ طے نہیں ہو رہا اور یہ بھیک میں ملی ہوئی سیٹوں پر بیٹھ کر اس قسم کا رویہ اپنائے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آج اس ہاؤس میں اس صوبے کی تاریخ کو درست کرنے کے لئے اور parliamentary supremacy کے لئے یہ بات ضرور کروں گا کہ ہمارے کیسز سندھ سے پنجاب میں ٹرانسفر کئے جاتے ہیں اور کہا جاتا ہے کہ سندھ حکومت ان کیسز پر اثر انداز ہوگی۔ کیا وفاقی حکومت یا صوبائی حکومت ان کیسز پر اثر انداز نہیں ہو سکتی یہ فارمولا جو کہ سندھ میں apply ہوتا ہے وہ پنجاب میں کیوں نہیں ہوتا لہذا میں یہ صوبائی تعصب سے ہٹ کر بات کر رہا ہوں؟ آپ نے ہمیشہ چھوٹے صوبے کے لوگوں کو یہاں سے قتل کر کے بھیجا ہے اور آپ اب بھی یہ چاہتے ہیں کہ سندھ کو ہم یہاں سے ایک اور لاش بھیجیں لیکن اب ہم اس چیز کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ آپ نے خود سندھ کی نیب پر عدم اعتماد کیا ہے، سندھ کی ٹرانس کورٹس پر عدم اعتماد کیا ہے اور سندھ کی سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ سندھ پر آپ نے اعتراض کیا ہے۔ یہ اعتراض پاکستان پیپلز پارٹی نہیں کر رہی بلکہ پاکستان پیپلز پارٹی تو آج بھی اداروں کا احترام کرتی ہے۔ پاکستان پیپلز پارٹی آج بھی عدلیہ کا احترام کرتی ہے۔ سندھ کی عدلیہ ہو یا پنجاب کی عدلیہ ہو اگر آپ اس کو اس قدر بے حیثیت اور غیر فعال کرنے کی کوشش کریں گے تو پھر سندھ کی عدالتوں اور اداروں کا کوئی role نہیں بنتا لہذا آپ ان عدالتوں اور اداروں کو بند کر دیں اور تمام کیسز یہاں پنجاب میں لے کر آجائیں۔ صرف پاکستان پیپلز پارٹی کے ساتھ یہ امتیازی سلوک کیوں کیا جاتا ہے؟ آپ بھٹو صاحب کے مقدمے کی remedy waive off کر دیں اور ان کا ٹرانس کورٹ ہائی کورٹ کو بنادیں تو میرے خیال میں یہ پاکستان کی تاریخ میں صرف پاکستان پیپلز پارٹی کے ساتھ یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ آپ یہ جو تعصب کو ہوا دے رہے ہیں۔ آپ کے بڑا بھائی ہونے کے ناتے سے جو میج یہاں سے جاتا ہے وہ ٹھیک نہیں ہے۔ مجھے آج ایک لطیفہ یاد آرہا ہے۔ ایک شخص کا سینما ہاؤس تھا اور اس نے ایک طوطا رکھا ہوا تھا جس نے اس کو ایک چیز ہی سکھائی ہوئی تھی کہ لین بناؤ، لین بناؤ اور طوطا سارا دن یہی کہتا رہتا تھا کہ لین بناؤ، لین بناؤ اور جب طوطے کے پر نکل آئے تو وہ طوطا اڑ گیا اور جب جنگل میں گیا تو دوسرے طوطوں نے اسے ٹھونگے مارنے شروع کئے تو وہ وہاں بھی یہی کہہ رہا تھا کہ لین بناؤ، لین بناؤ۔ جس نے جانا تھا وہ چلا گیا ہے اور جس کے اندر یہ chip fit ہوئی ہوئی ہے کہ میں چھوڑوں گا نہیں، میں چھوڑوں گا نہیں تو وہ آج بھی یہی کہہ رہا ہے اور اس نے گھر جا کر بھی یہی کہنا ہے میں نے چھوڑنا نہیں اور میں نے NRO نہیں دینا۔ میں نے یہ نہیں کرنا اور جناب لینے والے لے لیتے ہیں اور دینے والے دے دیتے ہیں اور آپ ان کا role دیکھیں کہ ان کا role کیا ہے؟ بہت شکریہ

تحریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 19/214 جناب جاوید کوثر کی ہے اور پڑھی جا چکی ہے اس تحریک التوائے کار کا جواب آنا تھا تو ہیلٹھ منسٹر صاحبہ! اس کا جواب دیں گی۔ جی، منسٹر صاحبہ!

گوجرانہ میں قائم ٹراما سنٹر کو فنکشنل کرنے کا مطالبہ

(--- جاری)

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلٹھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلٹھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار گوجرانہ کے ٹراما سنٹر سے متعلق پیش کی گئی تھی تو اس ضمن میں عرض ہے کہ ٹراما سنٹر گوجرانہ کی عمارت مکمل طور پر کام کر رہی ہے جس میں ایمرجنسی وارڈ، زنانہ و مردانہ وارڈ، لیبارٹری، ایکس رے ڈیپارٹمنٹ اور آپریشن تھیٹر پوری طرح کام کر رہا ہے۔ ڈاکٹرز، نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف ٹراما سنٹر گوجرانہ میں کام کر رہے ہیں لیکن چند خالی اسامیاں ہیں جن میں آرٹھوپیدک سرجن، نیوروسرجن اور یورالوجسٹ کی خالی اسامیاں شامل ہیں جس وجہ

سے ٹراماسنٹر گوجرانگھڑی کے مکمل طور پر فعال نہیں ہے۔ گورنمنٹ آف پنجاب، ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی راولپنڈی کی طرف سے ان اسامیوں پر عارضی بھرتی کے لئے انٹرویو بھی کئے جا رہے ہیں اور جلد ہی ان اسامیوں کو پُر کر کے انشاء اللہ اس ٹراماسنٹر کو فعال کر دیں گے۔

جناب جاوید کوثر: جناب سپیکر! میں اس پر کچھ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب جاوید کوثر: جناب سپیکر! منسٹر صاحبہ نے فرمایا ہے کہ ٹراماسنٹر گوجرانگھڑی فعال ہے تو وہ اس حد تک functional ہے کہ وہاں پر ٹراماسنٹر کا بورڈ لگا ہوا ہے لیکن باقی وہاں پر کوئی facility موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ وہ ٹراماسنٹر کس جگہ پر کام کر رہا ہے کیونکہ میں اس حلقے کا نمائندہ ہوں تو وہاں پر کوئی ٹراماسنٹر کام نہیں کر رہا صرف ایک ٹراماسنٹر کا بورڈ لگا ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اس ٹراماسنٹر کی بلڈنگ مکمل ہو چکی ہے میں معزز ممبر کے ساتھ خود ساری بلڈنگ کا وزٹ کر کے آئی تھی اور ان کی موجودگی میں surgeons کے ساتھ ملاقات کی۔ ان کو ہم نے یہ سمجھایا ہے کہ:

Trauma centre is not because of the building, it is the number of specialized people who will go and sit there.

جناب سپیکر! ان کو میں نے کل بھی بتایا تھا کہ ہم پوری کوشش کر رہے ہیں کہ ہم وہاں پر نیوروسرجن، آرٹھوپیدک سرجن تعینات کریں تاکہ اس ٹراماسنٹر کو فعال کریں۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ بتا رہی تھی اول تو یہ انہوں نے نہیں بھیجی this was sent by somebody else تو میں نے اس حوالے سے یہی بتایا ہے کہ وہ مکمل ہو گیا ہے۔ اب ہم نے اس کے اندر لوگ تعینات کرنے ہیں وہ انشاء اللہ کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فوری طور پر کر لیں۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/769 محترمہ شاہین رضا کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

(اذان عشاء)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

یونیورسٹی آف لاہور کے تمام غیر قانونی کیمپسز کو بند کرنے کا مطالبہ

محترمہ شاہین رضا: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ نجی ٹی وی چینل "C-42" نے مورخہ 2 نومبر 2019 کو یہ خبر شائع کی ہے کہ پنجاب ہائر ایجوکیشن کمیشن نے یونیورسٹی آف لاہور کے سب کیمپس واقع اسلام آباد، گجرات اور پاکستان میں سال 2020 سے نئے داخلہ جات پر پابندی عائد کر دی ہے کیونکہ یہ تمام سب کیمپس گورنر پنجاب کی منظوری کے بغیر کھولے گئے تھے اور حکومت پنجاب کے طے کردہ قانونی اور تعلیمی معیارات پر پورا نہیں اترتے۔ گجرات میں واقع سب کیمپس کرائے کی عمارت پر قائم ہے اور ایک ویران فیکٹری میں کام کر رہا ہے جس کے گرد چار دیواری ہے اور نہ ہی مناسب تعلیمی سہولیات ہیں۔ پی ایچ ڈی اساتذہ کی تعداد مطلوبہ معیار سے انتہائی کم ہے، کئی ایم فل پروگرام غیر قانونی طور پر پڑھائے جا رہے ہیں اور الائنڈ سائنسز کے پروگرام کسی بچنگ ہسپتال کے الحاق کے بغیر پڑھائے جا رہے ہیں۔ اس بات کا انکشاف بھی ہوا ہے کہ پنجاب حکومت کی ایکریڈیشن کمیٹی کو عمارت کوئی اور دکھائی گئی اور فرد کسی اور جگہ کی جمع کرائی گئی جو کہ صریحاً دھوکا دہی ہے۔ درج بالا حالات اور حقائق کی روشنی میں اس بات کا حکم دیا جائے کہ ایک غیر جانبدار کمیٹی ان تمام بے ضابطگیوں کا جائزہ لے اور تعلیم کے نام پر دھوکا دہی ختم کی جائے۔ سیکرٹری ہائر ایجوکیشن کو فوری طور پر یہ حکم دیا جائے کہ غیر قانونی سب کیمپس فوری طور پر بند کرنے کا اقدام کریں اور ماضی کے مطابق یونیورسٹی آف سرگودھا اور بہاول الدین ذکریا یونیورسٹی کی طرز پر تمام طلباء کو یونیورسٹی آف لاہور کے مین کیمپس

واقع لاہور میں منتقل کریں تاکہ ان کے مستقبل کو غیر یقینی سے بچایا جاسکے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے یہ تحریک سنی ہے یہ ہائر ایجوکیشن سے متعلق ہے لیکن اس میں further investigation کی ضرورت ہے کیونکہ انہوں نے جن حقائق کا ذکر فرمایا ہے اس کی تحقیق ہونا مناسب ہے لہذا میری گزارش ہے کہ اسے سپیشل کمیٹی کو refer کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک اتوائے کار سپیشل کمیٹی نمبر 6 کو refer کی جاتی ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): شعر سنا دیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین نے کہا ہے کہ پہلے شعر سنائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ارشاد۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں چودھری ظہیر الدین کا حکم نہیں ٹالتا۔ آج کل جو ٹماٹروں کے حالات ہیں ان کے مطابق شعر عرض ہے۔

اج میں اپنے منڈے دابستہ ویچ آیا واں

لوڑتے کچھ بہت سی سستا ویچ آیا واں

جناب سپیکر! میں جناب کی وساطت سے وزیر قانون کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ میری بہن! خدا کے واسطے ایک منٹ خاموشی اختیار کر لیں۔ اگر نہیں بتاؤ تو تھوڑا بہت سیکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House ان کو بات کرنے دیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں نے تو کہا ہے کہ رولز پڑھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ Chair سے بات کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پنجاب کی جتنی پولیس یا باقی جو ایجنسیز ہیں وہ وزیر قانون کے ambit میں آتی ہیں۔ ایک بندہ convicted یا قیدی اس وقت ہوتا ہے جب ملک کی اعلیٰ ترین عدالت سپریم کورٹ اسے کہہ دے کہ یہ convicted ہے اور اس کے خلاف تمام reviews یا تمام اپیلیں خارج ہو جائیں convicted Then he can be considered as convicted person میں کھوکھے کی زبان تو نہیں بول سکتا۔

جناب سپیکر! میں صرف یہی کہوں گا کہ کبوتروں کو کبھی طوطے کی زبان نہیں آتی۔ میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب بھی ہمارے سابق وزیر قانون رانا ثناء اللہ کی تاریخ آتی ہے۔۔۔ معزز خواتین ممبران حزب اقتدار: ان کا تو نام ہی نہ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! انہیں سمجھائیں نہیں تو I will take strict action against them, this is not the way یہ طریق کار ٹھیک نہیں ہے۔ I will take some strict action against them, جی، جناب خلیل طاہر سندھو! بات کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! وزیر قانون جتنے sober ہیں وہ پلیز! ان کو بھی سمجھائیں۔ میں کہتا ہوں کہ پریس کا جو right to freedom ہے یا right to express and right to expression ہے This is a fundamental right and Article 4 to 28 کے مطابق جو بھی بندہ اندر ہے اگر وہ سپریم کورٹ کی وجہ سے finally convicted نہیں ہے تو he can't be considered as a convicted person لیکن جب بھی ان کی تاریخ ہوتی ہے پولیس والے اور دوسرے انہیں ایسے لاتے ہیں جیسے باجوں وغیرہ کے ساتھ رانا ثناء اللہ کی بارات لے کر آرہے ہیں تاکہ وہ کسی پریس والے سے بات نہ کر سکیں۔

جناب سپیکر! وزیر قانون! میں آپ سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں بات کرنے کا موقع دیں۔ کوئی پتا نہیں کہ کل کس نے اندر ہونا ہے اور کس نے باہر آنا ہے۔ خدا نہ کرے کل آپ سے بھی ایسا ہو تو ہم آپ کو پورا موقع دیں گے اس لئے آپ سے گزارش ہے کہ جب بھی ان کی تاریخ ہو تو ڈھول باجے والوں کو منع کریں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/710 محترمہ سبین گل خان کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

چیف آفیسر ضلع کونسل راجن پور کا سرکاری خزانے سے رقم خورد برد کرنا

محترمہ سبین گل خان: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" ملتان کی اشاعت مورخہ 21 اکتوبر 2019 کی خبر کے مطابق چیف آفیسر ضلع کونسل راجن پور نے سرسبز پروگرام کے نام پر لاکھوں روپے کے فرضی بل بنا کر سرکاری رقم خورد برد کر لی۔ تفصیلات یوں ہیں کہ ضلع کونسل راجن پور میں سرسبز پروگرام کے نام پر ضلع کونسل راجن پور کے چیف آفیسر نے فرضی پودے خریدے اور ان فرضی پودوں کا لاکھوں روپے کا فرضی بل بنا کر سرکاری خزانے سے رقم نکوالی ہے۔ اس طرح موصوف آفیسر ضلع کونسل کا سارا بجٹ فرضی بل بنا کر سرکاری خزانے سے رقم خورد برد کرتا رہا ہے اور اب بھی موصوف افسر کی یہی روش جاری ہے جس سے ضلع کونسل کے ملازمین تنخواہوں اور پنشنرز حضرات پنشن سے محروم ہو گئے ہیں۔ ضلع کونسل کے ملازمین میں اس وقت سخت بے چینی پائی جاتی ہے، اہل علاقہ کے شہریوں نے اعلیٰ حکام سے بد عنوان افسر کو فوری تبدیل کرنے اور اس کے خلاف اعلیٰ سطح پر بد عنوانی، کرپشن کے خلاف تحقیقات کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ متذکرہ صورتحال سے شہریوں میں بد عنوان افسر کے خلاف سخت غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ متذکرہ معاملہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار مجھے ابھی ملی ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو pending فرمادیں تاکہ میں متعلقہ محکمہ سے اس کا جواب لے سکوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل غیر سرکاری ارکان کی کارروائی ہے:

کورم کی نشاندہی

محترمہ سہلی سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ ایوان میں کورم نہیں ہے۔ میں کورم کی نشاندہی کرتی ہوں۔

محترمہ زیب النساء: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ ایوان میں کورم نہیں ہے لہذا آپ پہلے کورم پورا کریں اور پھر کارروائی چلائیں۔ میں کورم کی نشاندہی کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم پوائنٹ آؤٹ ہو گیا ہے لہذا گنتی کی جائے۔
(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا اب اجلاس بروز بدھ مورخہ 20- نومبر 2019 بوقت 3:00 بجے سہ پہر تک ملتوی کیا جاتا ہے۔



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

بدھ، 20- نومبر 2019

(یوم الاربعاء، 22- ربیع الاول 1441ھ)

سترہویں اسمبلی: سولہواں اجلاس

جلد 16 : شماره 3

233

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 20- نومبر 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جیل خانہ جات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننس کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019

ایک وزیر آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(بی) رپورٹ کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

سالانہ رپورٹ / پوسٹ الیکشن ریویو 2018 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر سالانہ رپورٹ / پوسٹ الیکشن ریویو 2018 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

234

(سی) مسودات قانون پر غور و خوض اور ان کی منظوری

- 1- واٹر بل پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 20 بابت 2019)
ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ واٹر بل پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 20 بابت 2019)، جیسا کہ اسے اسمبلی میں پیش کیا گیا اور جیسا کہ اسے مورخہ 26-جون 2019 کو سینیٹنگ کمیٹی برائے آبپاشی کے سپرد کیا گیا، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 154(6) کے تحت فی الفور زیر غور لایا جائے۔
ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ واٹر بل پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔
- 2- مسودہ قانون (ہسپتالز و ڈسپنسریاں) ضبط شدہ اور منجمد کردہ سہولیات پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 23 بابت 2019)
ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ہسپتالز و ڈسپنسریاں) ضبط شدہ اور منجمد کردہ سہولیات پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 23 بابت 2019)، جیسا کہ اسے اسمبلی میں پیش کیا گیا اور جیسا کہ اسے مورخہ 29-جولائی 2019 کو سینیٹنگ کمیٹی برائے پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر کے سپرد کیا گیا، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 154(6) کے تحت فی الفور زیر غور لایا جائے۔
ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ہسپتالز و ڈسپنسریاں) ضبط شدہ اور منجمد کردہ سہولیات پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔
- 3- مسودہ قانون (ترمیم) ریگولر اٹریکشن آف سروس پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 24 بابت 2019)
ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ریگولر اٹریکشن آف سروس پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 24 بابت 2019)، جیسا کہ اسے اسمبلی میں پیش کیا گیا اور جیسا کہ اسے مورخہ 29-جولائی 2019 کو سینیٹنگ کمیٹی برائے سروسز و جنرل ایڈمنسٹریشن کے سپرد کیا گیا، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 154(6) کے تحت فی الفور زیر غور لایا جائے۔
ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ریگولر اٹریکشن آف سروس پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔

235

- 4- مسودہ قانون (ترمیم) سوشل سیورٹی برائے صوبائی ملازمین 2019 (مسودہ قانون نمبر 8 بابت 2019)
- ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) سوشل سیورٹی برائے صوبائی ملازمین 2019 (مسودہ قانون نمبر 8 بابت 2019)، جیسا کہ اسے اسمبلی میں پیش کیا گیا اور جیسا کہ اسے مورخہ 22 اپریل 2019 کو سینیٹنگ کمیٹی برائے محنت و انسانی وسائل کے سپرد کیا گیا، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 154 (6) کے تحت فی الفور زیر غور لایا جائے۔
- ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) سوشل سیورٹی برائے صوبائی ملازمین 2019 منظور کیا جائے۔
- 5- مسودہ قانون کھال پنچایت پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 16 بابت 2019)
- ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کھال پنچایت پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 16 بابت 2019)، جیسا کہ اسے اسمبلی میں پیش کیا گیا اور جیسا کہ اسے مورخہ 13 جون 2019 کو سینیٹنگ کمیٹی برائے آبپاشی کے سپرد کیا گیا، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 154 (6) کے تحت فی الفور زیر غور لایا جائے۔
- ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کھال پنچایت پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔
- 6- مسودہ قانون ورکرز ویلفیئر فنڈ پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 28 بابت 2019)
- ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون ورکرز ویلفیئر فنڈ پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 28 بابت 2019)، جیسا کہ اسے اسمبلی میں پیش کیا گیا اور جیسا کہ اسے مورخہ 16 ستمبر 2019 کو سینیٹنگ کمیٹی برائے محنت و انسانی وسائل کے سپرد کیا گیا، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 154 (6) کے تحت فی الفور زیر غور لایا جائے۔
- ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون ورکرز ویلفیئر فنڈ پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔

236

- 7- مسودہ قانون (ترمیم) آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 26 بابت 2019)
- ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 26 بابت 2019)، جیسا کہ اسے اسمبلی میں پیش کیا گیا اور جیسا کہ اسے مورخہ 16- ستمبر 2019 کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہاؤسنگ، اربن ڈویلپمنٹ و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے سپرد کیا گیا، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 154(6) کے تحت فی الفور زیر غور لایا جائے۔
- ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔
- 8- مسودہ قانون کم از کم اجرت پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 12 بابت 2019)
- ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کم از کم اجرت پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 12 بابت 2019)، جیسا کہ اسے اسمبلی میں پیش کیا گیا اور جیسا کہ اسے مورخہ 22- اپریل 2019 کو سٹینڈنگ کمیٹی برائے محنت و انسانی وسائل کے سپرد کیا گیا، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 154(6) کے تحت فی الفور زیر غور لایا جائے۔
- ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون کم از کم اجرت پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔
- 9- مسودہ قانون راولپنڈی خواتین یونیورسٹی، راولپنڈی 2019 (مسودہ قانون نمبر 27 بابت 2019)
- ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون راولپنڈی خواتین یونیورسٹی، راولپنڈی 2019، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے ہائر ایجوکیشن نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔
- ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون راولپنڈی خواتین یونیورسٹی، راولپنڈی 2019 منظور کیا جائے۔

237

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا سولہواں اجلاس

بدھ، 20- نومبر 2019

(یوم الاربعاء، 22- ربیع الاول 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں شام 4 بج کر 5 منٹ پر زیر صدارت

جناب سپیکر جناب پرویز الہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سَبِّحْ لِلّٰهِ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ①

لَهُ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يُحْیِیْ وَيُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ② هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ یُحِیُّ شَیْءٌ عَلَیْهِ ③ هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِی سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ یَعْلَمُ مَا یَلِیْهِ فِی الْاَرْضِ وَمَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا یَعْرُجُ فِیْهَا وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَ مَا كُنْتُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِیْرٌ ④

سورۃ الحمدید آیات 1 تا 4

جو مخلوق آسمانوں اور زمین میں ہے اللہ کی تسبیح کرتی ہے اور وہ غالب (اور) حکمت والا ہے (1) آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اسی کی ہے۔ (وہی) زندہ کرتا اور مارتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے (2) وہ (سب سے) پہلا اور (سب سے) پہچلا اور (اپنی قدرتوں سے سب پر) ظاہر اور (اپنی ذات سے) پوشیدہ ہے اور وہ تمام چیزوں کو جانتا ہے (3) وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر جا ٹھہرا۔ جو چیز زمین میں داخل ہوتی اور جو اس سے نکلتی ہے اور جو آسمان سے اترتی اور جو اس کی طرف چڑھتی ہے سب اس کو معلوم ہے اور تم جہاں کہیں ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس کو دیکھ رہا ہے (4) وما علینا الا البلاغ

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

آمنہ بی بی کے گلشن میں آئی ہے تازہ بہار
 پڑھتے ہیں صلی اللہ وسلم آج در و دیوار نبیؐ جی
 اللہ اللہ اللہ ہو لا الہ الا ہو
 بارہ ربیع الاول کو وہ آیا در یتیم
 ماہ نبوت مہر رسالت صاحب خلق عظیم نبیؐ جی
 اللہ اللہ اللہ ہو لا الہ الا ہو
 پیاری صورت ہنستا چہرہ منہ سے جھڑتے پھول
 نور کا پیکر چاند سا مکھڑا حق کا پیارا رسول نبیؐ جی
 اللہ اللہ اللہ ہو لا الہ الا ہو

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

تعزیت

معزز ممبر قومی اسمبلی میاں فضل حق کی اہلیہ کی وفات پر دعائے مغفرت

محترمہ راشدہ خانم: جناب سپیکر! ہماری (ن) لیگ پارٹی کے ایم این اے میاں فضل حق کی اہلیہ کا انتقال ہو گیا ہے ان کے لئے دعائے مغفرت کرائی جائے۔

جناب سپیکر: میں قاری صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ میاں فضل حق کی اہلیہ کی روح کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کرائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر قومی اسمبلی

میاں فضل حق کی اہلیہ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، بات کریں۔

مال روڈ پر پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کے دھرنا دینے والے

ملازمین کے نمائندہ کو اسمبلی میں بلا کر ان کے مطالبات حل کرنے کا مطالبہ

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ تقریباً دس روز

سے پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کے ملازمین اسمبلی کے سامنے دھرنا دے کر بیٹھے ہوئے ہیں اور

انہوں نے مال روڈ کو بند کیا ہوا ہے۔ لاہور کی مال روڈ جب بند ہو جاتی ہے تو تقریباً سارا لاہور ہی تنگ

ہو جاتا ہے اور ہمیں بھی یہاں آنے میں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ بجائے اس کے کہ ان کے ساتھ

مصالحہ گفتگو کی جاتی آج مجھے پتا چلا ہے کہ ان کے پانچ ملازموں کو ملازمت سے بالکل ہی فارغ کر

دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ کسی معتبر شخصیت کو بھیج کر ان سے بات کی جائے۔ دس روز سے جاری دھرنے سے لاہور کے شہریوں کو آنے جانے میں بہت زیادہ تکلیف ہے لہذا کسی معتبر شخصیت کو ان کے پاس بات کرنے کے لئے بھیجا جائے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! یونیونسٹر تشریف لائے ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! وہ ابھی تشریف لا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، جب وہ آجائیں گے تو پھر ان کے سامنے بات کریں گے۔ اب وقفہ سوالات شروع کیا جاتا ہے۔

جناب علی اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب علی اختر: جناب سپیکر! یہاں عجیب پریکٹس چل رہی ہے یا تو ہمیں کسی چیز کا علم نہیں ہے کیونکہ ہم نئے ہیں۔ ہمارے پرانے پارلیمنٹیرین پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہوتے ہیں پھر اس کے بعد لطیفہ اور جگتوں کا عجیب سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ ہمیں بتایا جائے کہ کیا یہاں ہر چیز allow ہے نیز یہ پوائنٹ آف آرڈر کیا ہے؟ بات ہو رہی ہوتی ہے سیالکوٹ کی اور اسے پوائنٹ آف آرڈر پر روک دیا جاتا ہے۔ اس کی تھوڑی تصحیح فرمادیں اگر غلط ہیں تو ہمیں بتادیا جائے اور اگر وہ غلط ہیں تو ان کو بتادیا جائے۔

جناب سپیکر: اس میں بڑا واضح ہے کہ سب سے پہلے سپیکر سے اجازت لینی پڑتی ہے اگر سپیکر اجازت دے دے تو پھر صرف ایک ہی پوائنٹ پر بات ہو سکتی ہے۔

جناب علی اختر: جناب سپیکر! میرے ذہن میں یہ ہے کہ جب irregularity ہو رہی ہو پھر اس پر پوائنٹ آف آرڈر کیا جاتا ہے۔ اگر کسی جیل کے واقعہ کو سنانے کے لئے یا کوئی لطیفہ سنانے کے لئے۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، چونکہ یہ مسئلہ ایسا ہے کہ وہ لوگ کئی دنوں سے باہر بیٹھے ہوئے ہیں اور اس سے پہلے ناینا افراد بھی بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

جناب علی اختر: جناب سپیکر! میں اس کی بات نہیں کر رہا ہوں بلکہ پچھلے جو دو دن گزر چکے ہیں اس کی بات کر رہا ہوں۔ آج کچھ نہیں ہوا یہ تو انہوں نے بڑی important بات کی ہے۔

جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پر اجلاس روکا جاتا ہے اس کے بعد نعرہ بازی، جگتوں، مذاق اور شعروں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

جناب سپیکر: چلیں، اس کو ٹھیک کر لیتے ہیں۔

سوالات

(محکمہ جیل خانہ جات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر جیل خانہ جات سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 998 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: سنٹرل جیل میں خواتین کی تعداد اور ان کی فلاح سے متعلقہ تفصیلات

* 998: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال سنٹرل جیل میں خواتین قیدیوں کی تعداد کتنی ہے اور ان کی ویلفیئر کے لئے کیا

اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

- (ب) ان قیدی خواتین کے لئے سنٹرل جیل ساہیوال میں WMO ڈاکٹرز اور ان کے علاج معالجہ کے لئے ادویات دستیاب ہیں نیز کیا پیپائٹس میں مبتلا قیدی خواتین کا علاج کیا جاتا ہے؟
- (ج) سنٹرل جیل ہذا میں نابالغ قیدیوں کی موجودہ تعداد کیا ہے، ان میں سے کتنے اور کتنی نابالغ قیدی بچیاں ہیں اور ان کی ذہنی، روحانی، نصابی اور غیر نصابی سہولیات سے متعلق آگاہ فرمائیں؟
- (د) جیل ہذا میں محکمہ سکولز ایجوکیشن کی طرف سے ناخواندہ خواتین اسیر ان کو بنیادی اور غیر رسمی تعلیم دی جاتی ہے؟
- (ه) HSP اور سنٹرل جیل ساہیوال میں میڈیکل آفیسر / BDS, WMO اور پیرامیڈیکل سٹاف کی منظور شدہ کتنی اسامیاں ہیں کیا یہ قیدیوں کی تعداد کے مطابق کافی ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

- (الف) سنٹرل جیل ساہیوال میں قید خواتین کی کل تعداد 26 ہے۔ جن میں سے انیس قیدی خواتین اور سات حوالاتی خواتین ہیں۔ ان خواتین قیدیوں کی ویلفیئر کے لئے اٹھائے گئے اقدامات مندرجہ ذیل ہیں:
- سنٹرل جیل ساہیوال میں خواتین کے لئے علیحدہ بیرک بنائی گئی ہے جہاں پر ان خواتین اسیر ان کو قانون کے مطابق تمام سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔
1. خواتین کے لئے 2016 سے ٹیوٹا کے تعاون سے بیوٹیشن، فیشن ڈیزائننگ، ہاتھ کے امبرائیڈری، گھریلو دستکاری، مشین امبرائیڈری کے کورسز کروائے جارہے ہیں۔
- سال 2017 میں سنٹرل جیل ساہیوال میں 98 خواتین نے ان کورسز میں حصہ لیا اور 54 خواتین نے کورس مکمل کئے جبکہ 14 خواتین ابھی یہ کورسز کر رہی ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- سنٹرل جیل ساہیوال میں خواتین کے لئے دینی اور دنیاوی تعلیم کا خاطر خواہ انتظام موجود ہے تاکہ وہ اپنے وقت کو منفی سرگرمیوں میں گزارنے کی بجائے مثبت طور پر اپنا وقت گزاریں۔

سنٹرل جیل ساہیوال میں چھ خواتین اسیران کے ساتھ ان کے بچے بھی مقید ہیں جن کو مندرجہ ذیل سہولیات جیل خانہ جات کے قاعدہ نمبر 326، 327، 328 کے تحت سہولیات فراہم کی جاتی ہیں:

- ایسی خواتین اسیران جو اپنے شیر خوار بچوں کے ساتھ مقید ہیں ان کو روزانہ 467 لیٹر دودھ میہا کیا جاتا ہے جبکہ ایک سال یا اس سے زائد عمر کے شیر خوار بچوں کے لئے بھی 467 لیٹر دودھ روزانہ میہا کیا جاتا ہے۔
- حاملہ خاتون اسیر کے لئے 700 لیٹر دودھ روزانہ میہا کیا جاتا ہے۔
- بیمار خاتون اسیر کے لئے 467 لیٹر دودھ روزانہ میہا کیا جاتا ہے۔
- خواتین کے ساتھ مقید بچوں کی vaccination بھی کروائی جاتی ہے۔
- خواتین اسیران کے ساتھ مقید بچوں اور حاملہ خواتین کو ہفتے میں تین مرتبہ فروٹ میہا کیا جاتا ہے۔
- خواتین اسیران کے ساتھ مقید بچوں کی ساگرہ منائی جاتی ہے اور اس موقع پر ساگرہ کا کیک کاٹنے کے علاوہ تخائف مثلاً چاکلٹس، بسکٹس، جوس وغیرہ بچوں میں تقسیم کئے جاتے ہیں۔
- خواتین اسیران کے ساتھ مقید بچوں کی تعلیم کے لئے خواتین وارڈ میں مختلف این جی او کی طرف سے جیلوں میں سکول بھی قائم ہیں۔
- ان خواتین اسیران کے علاج معالجہ اور نگہداشت کے لئے خاتون میڈیکل آفیسر اور دیگر خواتین پر مشتمل پیرامیڈیکل سٹاف تعینات ہے جو کہ تمام خواتین اسیران کا بیماری کی صورت میں بمطابق قانون علاج معالجہ کرتے ہیں۔
- مختلف NGOs جیسے دو من ایڈ ٹرسٹ، AGHS وغیرہ کے تعاون سے ضرورت مند خواتین کے لئے فری لیگل ایڈ کی سہولیات میہا کی جاتی ہیں۔

(ب) سنٹرل جیل ساہیوال میں ایک خاتون میڈیکل آفیسر اور ایک لیڈی ہیلتھ وزٹر خواتین اسیران کے علاج معالجہ کے لئے تعینات ہیں۔

خواتین اسیران کے علاج معالجہ کے لئے جیل ہسپتال میں الٹراساؤنڈ مشین، ایکسرے مشین، لیبارٹری وغیرہ کی تمام سہولیات میسر ہیں اور تمام ادویات کا سٹاک ہمہ وقت موجود ہوتا ہے۔ اگر خاتون میڈیکل آفیسر کی تجویز کردہ دوائی سٹاک میں موجود نہ ہو تو وہ دوائی بازار سے منگوا کر متعلقہ مریض کو مہیا کی جاتی ہے۔

سنٹرل جیل ساہیوال میں اس وقت ایک قیدی خاتون پیپائٹس کے مرض میں مبتلا ہے جس کا باقاعدہ علاج کیا جا رہا ہے۔

(ج) سنٹرل جیل ساہیوال میں ایک نابالغ قیدی بچہ اور 14 نابالغ حوالاتی بچے مقید ہیں۔

سنٹرل جیل ساہیوال میں کوئی بھی نابالغ بچی بطور قیدی یا حوالاتی مقید نہ ہے۔

سنٹرل جیل ساہیوال میں مقید نابالغ بچوں کی ذہنی اور روحانی / دینی تربیت کا معقول بندوبست کیا گیا ہے۔ صبح کے اوقات میں ان اسیران کی دینی تعلیم کے لئے کلاسز منعقد کی جاتی ہیں جہاں پر ان کو دینی تعلیم دی جاتی ہے باقاعدہ ناظرہ قرآن مجید، ترجمہ قرآن مجید اور حفظ قرآن مجید کی کلاسز منعقد کی جاتی ہیں۔ نصابی تعلیم کے لئے باقاعدہ لٹریسی سنٹر موجود ہے جہاں پر وہ دنیاوی تعلیم حاصل کرتے ہیں اور قواعد جیل خانہ جات کے قاعدہ نمبر 215 کے تحت ان اسیران کو دینی یا دنیاوی تعلیم میں سے کوئی بھی امتحان پاس کرنے پر قانون کے مطابق ان کی سزا میں تخفیف کی جاتی ہے جو کہ دو ماہ سے دو سال تک ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ ان بچوں کی غیر نصابی سرگرمیوں میں بھی بھرپور شمولیت کروائی جاتی ہے جس کے لئے مختلف قسم کے کھیل اور بچوں کے درمیان نعت خوانی، شعر و شاعری اور بزم ادب کی تقریبات منعقد کی جاتی ہیں تاکہ ان کی بہتر نشوونما اور تربیت ہو سکے۔

(د) سنٹرل جیل ساہیوال میں محکمہ سکولز ایجوکیشن کی طرف سے ناخواندہ خواتین اسیران کو

بنیادی اور غیر رسمی تعلیم نہیں دی جاتی۔ تاہم محکمہ تعلیم بالغاں کے تعاون سے ناخواندہ خواتین کو تعلیم دی جا رہی ہے اس کے لئے ایک خاتون قیدی ٹیچر مامور کی گئی ہے اور اس سلسلہ میں روزانہ باقاعدگی سے کلاسوں کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

(ہ) سنٹرل جیل ساہیوال

سنٹرل جیل ساہیوال میں میڈیکل آفیسر، دو من میڈیکل آفیسر اور پیرامیڈیکل سٹاف کی منظور شدہ کل اسامیاں 15 ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

02	1- میڈیکل آفیسر
01	2- خاتون میڈیکل آفیسر
01	3- سائیکا لو جسٹ
01	4- جونیئر سائیکا لو جسٹ
01	5- نرسنگ اسسٹنٹ
01	6- ڈیپل ٹیکنیشن
01	7- لیڈی ہیلتھ ورکر
03	8- ڈسپنسر
01	9- لیڈی ڈسپنسر
01	10- لیب اسسٹنٹ
01	11- ایکس رے آپریٹر
01	12- لیب ٹیکنیشن

ہائی سکیورٹی پریزن ساہیوال

ہائی سکیورٹی پریزن ساہیوال ایک حساس نوعیت کا ادارہ ہے جہاں پر خطرناک مرد دہشتگرد اسیران مقید ہیں اور کوئی خاتون اسیر ہائی سکیورٹی پریزن ساہیوال میں مقید نہ ہے لہذا WMO کی کوئی منظور شدہ سیٹ نہ ہے جبکہ میڈیکل آفیسر اور پیرامیڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد درج ذیل ہے:

03	1- میڈیکل آفیسر
01	2- نرسنگ اسسٹنٹ
01	3- لیب ٹیکنیشن
03	4- ڈسپنسر
01	5- ایکس رے آپریٹر
09	ٹوٹل

مزید یہ کہ درج بالا دونوں جیلوں پر میڈیکل آفیسر / BDS, WMO اور پیرامیڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں قیدیوں کی تعداد کے مطابق فی الحال کافی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جز (الف) میں جو سوال پوچھا گیا تھا وہ خواتین قیدیوں اور ان کی ویلفیئر کے متعلق تھا۔ میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے جس طرح خواتین کے لئے علیحدہ بیرک کا ذکر کیا ہے تو کیا وہاں پریلیڈز ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کو تعینات کیا گیا ہے نیز یہ خواتین کے لئے کیا سہولیات دے رہے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر جیل خانہ جات!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! جی، بالکل جو خواتین کا علیحدہ بیرک ہے وہاں کے لئے خواتین ہی ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ہیں، خواتین ہی اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ہیں اور اس کے علاوہ انہیں مختلف قسم کی سہولیات بھی دی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر ٹیوٹا کے ذریعے انہیں بیوٹیشن، ڈیزائننگ، ہاتھ کی ایسبرائڈری، گھریلو دستکاری اور مشین کی سلائی وغیرہ بھی سکھائی جاتی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جس طرح منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ وہاں پر علیحدہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ تعینات ہیں تو کیا منسٹر صاحب بتائیں گے کہ سہیوال میں کون سی خواتین ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کتنی تعینات ہیں اور ان کے کیا نام ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! میں ان کے نام سے تو واقف نہیں لیکن انہیں vacancies position کی کاپی دے دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، vacancies position کی بات نہیں کر رہے بلکہ وہ یہ پوچھ رہے ہیں کہ وہاں پر تعینات خواتین ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کی تعداد کتنی ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! وہاں پر ٹوٹل 26 خواتین ہیں اور ان کی تعداد 19 ہے۔

جناب سپیکر: 19 تعداد قیدیوں کی ہوئی۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! نہیں، 26 قیدیوں کی تعداد ہے اور 19 تعداد ملازمین کی ہے۔

جناب سپیکر: ملازمین نہیں، اس میں جو خواتین آفیسرز تعینات ہیں وہ کتنی ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! ایک ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ ہے، ایک اسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ ہے اور باقی وارڈرز ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہو گیا۔ اب آپ اگلا سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں وہی سوال کرنے لگا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اچھا ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو vacancy position کی بات کر رہے ہیں تو وہ میڈیکل آفیسرز کی بات کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ آپ اس کو چھوڑیں۔ آپ کا جواب آگیا ہے ناں۔ آپ نے تو ابھی vacancies کا پوچھا نہیں ہے کہ vacancies کتنی ہیں۔ آپ ابھی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں سوال کر رہا ہوں۔ اس میں جس طرح وزیر صاحب نے بتایا ہے کہ وہاں پر سہولیات دی جاتی ہیں۔ انہوں نے جو سہولتیں بتائی ہیں وہ تو embroideries، سلائی کڑھائی اور دستکاری کے پروگرام بتائے ہیں۔ انہوں نے دودھ کے بارے میں بھی بتایا ہے کہ اسیر حاملہ خواتین کے لئے 700 ملی لیٹر دودھ روزانہ فراہم کیا جاتا ہے، بیمار اسیر خواتین کے لئے 466 ملی لیٹر دودھ فراہم کیا جاتا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: وہ تو لکھا ہوا ہے۔ آپ ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: سپیکر! میں وہی سوال کرنے لگا ہوں کہ یہ کیا فارمولا ہے، یہ کہاں سے فارمولا ملی لیٹر میں ملا ہے کہ اتنا دودھ فراہم کرنا ہے اور کیا یہ واقعی دودھ فراہم ہو رہا ہے یا صرف یہ کتابوں تک ہے؟ یہ صرف کاغذی کارروائی ہے اور درحقیقت یہ دودھ وہاں پر فراہم نہیں ہو رہا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جو جواب میں لکھا ہے کہ اسیر حاملہ خواتین کو اتنا دودھ دے رہے ہیں اور جو دوسری facilities دے رہے ہیں تو آپ صرف وہ بتادیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! اس کا menu زرعی یونیورسٹی سے منظور شدہ ہے اور ان کے منظور شدہ menu کے مطابق ہی یہ دودھ دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: وہ یہ پوچھ رہے ہیں کہ دودھ مل رہا ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! یہ مل رہا ہے بالکل 100 فیصد مل رہا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وہ کون سی کمپنی کا دودھ ہے؟

جناب سپیکر: آپ یہ چھوڑیں کہ وہ کون سی کمپنی کا دودھ ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! اولپر کمپنی کا دودھ فراہم کیا جاتا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ج) کے حوالے سے ہے۔ اس سے پہلے کہ میں ضمنی سوال کروں کہ جو ساہیوال جیل میں قیدی نابالغ بچے ہوتے ہیں تو ان کی تعلیم و تربیت کا کیا بندوبست ہے تو جز (ج) اس حوالے سے ہے لیکن مجھے آپ کی وساطت سے پہلے ضمنی سوال میں یہ انفارمیشن چاہئے کہ قیدی خواتین 19 ہیں اور 7 حوالاتی خواتین ہیں تو یہ تقریباً 26 بنتی ہیں تو پہلے یہ بتایا جائے کہ ساہیوال میں جو غیر مسلم خواتین ہیں ان کی تعداد کتنی ہے اور ساہیوال جیل میں ان

غیر مسلم خواتین کی مذہبی تعلیم کا کیا بندوبست ہے یا نہیں ہے؟ ساہیوال جیل میں ٹوٹل کتنی غیر مسلم خواتین قیدی ہیں یا نہیں ہیں؟

جناب سپیکر: آپ دیکھیں کہ انہوں نے ٹوٹل خواتین کا بتا دیا ہے کہ اتنی خواتین ہیں۔ اب اس میں کتنی غیر مسلم خواتین ہیں یہ سوال تو نیا بنتا ہے لیکن پوچھ لیتے ہیں کہ ان کے پاس یہ انفارمیشن ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! سنٹرل جیل میں کوئی ایک غیر مسلم خاتون بھی نہیں ہے۔ اس میں ٹوٹل مسلمان خواتین قیدی ہیں اور ان کی دینی تعلیم کا مکمل بندوبست ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں! اب بات ہو گئی۔ اب ہم اگلے سوال پر آتے ہیں۔ میرے خیال میں ایک چیز پورے ہاؤس کے لئے اہم ہے کہ ہم ضمنی سوال کی کوئی تعداد fix کر لیں کیونکہ ہماری نیشنل اسمبلی میں بھی تین ضمنی سوال کی تعداد fix ہے۔ آپ مہربانی کریں کیونکہ آپ کے بے شمار سوال رہ جاتے ہیں، ان کو take up نہیں کیا جاسکتا اور ان کا جواب نہیں آتا۔ اگر آپ سب کی اجازت ہو تو میرا خیال ہے کہ ضمنی سوال کی تعداد fix کر لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! آپ کی رائے بڑی اچھی ہے اگر اسی وقت فیصلہ کرنا ہے یا آج ہی کہیں حکومت، وزیر قانون اور اپوزیشن ممبران بیٹھ کر تعداد طے کر لیں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون بیٹھے ہیں اور آپ بھی موجود ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ابھی ہاؤس کی sense لے لیں۔

جناب سميع اللہ خان: جناب سپيڪر! اس ميں ميرى رائے يہ ہے کہ ہم پنجاب اسمبلى ميں پہلى بار نيشنل اسمبلى كى طرز پر طريق كار طے كرنے جارہے ہيں، يہاں تو بالكل ہم نے ديكاہے كہ ايك سوال پر بيس بيس ضمنى سوال بھى ہوئے ہيں جس ميں سارا وقت لگ جاتا ہے كيونكہ يہ يہاں first time ہو رہا ہے تو ميرى رائے ہے كہ شروع ميں پنجاب اسمبلى ضمنى سوال كى تعداد چار كريں پھر آہستہ آہستہ كم كر ديں۔

جناب سپيڪر: نہيں، اگر ضمنى سوال كى تعداد fix كرنى ہے تو وہ تين كريں۔ ميرى بات سنیں كہ اگر كوئى مزيد interested ہو گا تو آپ يہ سپيڪر كى discretion پر چھوڑ ديں۔

جناب سميع اللہ خان: جناب سپيڪر! جى، ٹھيڪ ہے۔

وزير قانون و پارليماني امور / سماجى بہود و بيت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپيڪر! آپ ضمنى سوال كى تعداد بے شك تين ركھ ليں۔

جناب سپيڪر: جناب محمد بشارت راجا! تين ضمنى سوال كرنے كا فيصلہ ہو گيا اور اگر كوئى مزيد ايسى چيز آگئى تو وہ سپيڪر كى discretion ہے۔

وزير پبلڪ پراسيكيوشن (چودھرى ظهير الدين): جناب سپيڪر! ميرى تجويز تھى كہ ايك گھنٹے ميں ساٹھ منٹ ہوتے ہيں اور عام طور پر يہاں پانچ چھ سے زيادہ سوال take up نہيں ہو سكتے۔ اگر ايك سوال كا دورانيہ تين منٹ كر ديا جائے اور اس ميں بيس سوال take up ہو جائیں گے۔۔۔

جناب سپيڪر: چودھرى ظهير الدين! يہ طے ہو گيا ہے۔

جناب محمد ارشد ملك: جناب سپيڪر! آپ كى اجازت سے آخرى ضمنى سوال كر لوں۔

جناب سپيڪر: اس ميں آپ كو فائدہ ہے آپ كے آگے كافى سوالات ہيں۔

جناب محمد ارشد ملك: جناب سپيڪر! آپ كى اجازت سے ايك ضمنى سوال كرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپيڪر: چليں! آپ ايك سوال كر ليں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال کے جز (ہ) میں پوچھا تھا کہ HSP اور سنٹرل جیل ساہیوال میں میڈیکل آفیسر / BDS, WMO اور پیرامیڈیکل کاسٹاف کتنا ہے وہ تو بتا دیا گیا ہے اور وہ میں نے پڑھ بھی لیا ہے تو یہ بتادیں کہ وہاں deficiency کتنی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! دونوں مختلف جیلوں کی پیرامیڈیکل کاسٹاف کی detail میرے پاس ہے اگر چاہیں تو میں کاپی دے دیتا ہوں۔ اگر جناب محمد ارشد ملک چاہتے ہیں تو میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، اس میں سارا کچھ لکھا ہوا ہے یہ مکمل جواب ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! جناب محمد ارشد ملک جس طرح agree ہوں میں حاضر ہوں۔

جناب سپیکر: اگر آپ صفحہ نمبر 3، 4، 5 پر دیکھیں تو پورا مکمل جواب لکھا ہوا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں سوال کو clear کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، آپ clear کر دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جز (ہ) میں پوچھا یہ گیا تھا کہ HSP اور سنٹرل جیل ساہیوال میں میڈیکل آفیسر / BDS, WMO اور پیرامیڈیکل کاسٹاف کی منظور شدہ کتنی اسامیاں ہیں کیا یہ قیدیوں کی تعداد کے مطابق کافی ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟ انہوں نے کیا کیا ہے اور یہ بتایا کہ سنٹرل جیل ساہیوال میں میڈیکل آفیسر، دو من میڈیکل آفیسر اور پیرامیڈیکل کاسٹاف کی منظور شدہ کل اسامیاں 15 ہیں۔ وہ انہوں نے بتادی ہیں لیکن میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس میں تعینات posted کتنے ہیں اور deficiency کتنی ہے؟

جناب سپیکر: آپ آگے پڑھیں ناں جس میں ہائی سیورٹی جیل کا لکھا ہوا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وہ علیحدہ ہے۔ یہ اوپر سنٹرل جیل کا لکھا ہے اور نیچے ہائی سیورٹی جیل کا جواب لکھا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: میں ہائی سکیورٹی جیل کی بات کر رہا ہوں۔ اس میں دیکھیں، مثال کے طور پر WMO کی کوئی منظور شدہ سیٹ نہ ہے یہ لکھا ہوا ہے جبکہ میڈیکل آفیسر، پیرامیڈیکل سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد نیچے پوری detail میں لکھی ہوئی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھا ہے کہ ان کی deficiency بتادیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! میں بتا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں! آپ بتادیں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! میڈیکل آفیسرز کی تین اسامیاں sanctioned ہے اس میں دو filled ہیں اور ایک خالی ہے۔ Phycologist کی ایک اسمی ہے وہ filled ہے اور جو جو نیئر Phycologists کی sanction ہے نہیں ہے۔ نرسنگ اسٹنٹ کی ایک اسمی sanctioned ہے اور وہ filled ہے۔ ڈسپنسر کی ایک اسمی sanctioned ہے اور وہ filled ہے۔ لیڈری ہیلتھ وزٹر کی sanction نہیں ہے۔ لیب ٹیکنیشن کی ایک اسمی sanctioned ہے وہ filled ہے۔ لیب اسٹنٹ کی ایک اسمی sanctioned ہے وہ filled ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ تشریف فرما ہیں؟

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! on his behalf

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے، ویسے جس معزز ممبر کا سوال ہے انہیں خود ہی آنا چاہئے۔ چلیں آپ on his behalf کر لیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! چلیں وہ نہیں آئے۔ on his behalf ہے سوال نمبر 1000 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع کی سطح پر جیل تعمیر کرنے سے متعلق تفصیلات

* 1000: چودھری اشرف علی: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت ڈسٹرکٹ جیل چنیوٹ، ڈسٹرکٹ جیل ننکانہ صاحب، ڈسٹرکٹ جیل خوشاب، ڈسٹرکٹ جیل لاہور، ڈسٹرکٹ جیل راولپنڈی اور ڈسٹرکٹ جیل چکوال تعمیر کروانے کا منصوبہ ترتیب دے چکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنڈی بھٹیاں، سمندری اور گوجرہ میں جوڈیشل لاک اپ کا تعمیراتی کام جارہی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ بھر میں 45 جوڈیشل لاک اپ کو سب جیل میں تبدیل کرنے کے لئے منظوری دی جا چکی ہے؟

(د) اگر جزائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو مذکورہ بالا منصوبہ جات کا تخمینہ لاگت، مدت تکمیل، رقبہ کی مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل چنیوٹ، ڈسٹرکٹ جیل ننکانہ صاحب، ڈسٹرکٹ جیل خوشاب، ڈسٹرکٹ جیل لاہور، ڈسٹرکٹ جیل راولپنڈی اور ڈسٹرکٹ جیل چکوال کو تعمیر کروانے کے لئے نئے سال کی ADP میں سفارشات بھجوائی جا چکی ہیں۔

(ب) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ پنڈی بھٹیاں، سمندری اور گوجرہ کے جوڈیشل لاک اپ کو سب جیل میں تبدیل کرنے کے لئے تعمیراتی کام جاری ہے۔ ان تینوں سکیموں کی پراگریس رپورٹ درج ذیل ہے۔

(1) سب جیل پنڈی بھٹیاں کا 98 فیصد کام ہو چکا ہے۔

(2) سب جیل سمندری کا 52 فیصد کام ہو چکا ہے۔

(3) سب جیل گوجرہ کو 2.877 ملین فنڈز جاری کر دیئے گئے ہیں اور کام ابھی تک شروع نہیں ہوا ہے۔

(ج) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں 45 جوڈیشل لاک اپ کو سب جیل میں تبدیل کرنے کی منظوری ہو چکی ہے اور ایک مجموعی سکیم نمبر 5117 ہے جو کہ موجودہ مالی سال 2018-19 میں چل رہی ہے۔

(د) جز (الف) میں دی گئی سکیمز کو نئے مالی سال کی ADP میں شامل کرنے کی سفارشات محکمہ پی اینڈ ڈی کو بھجوائی جا چکی ہیں۔ نئے مالی سال منظوری کے بعد باقاعدہ طور پر جگہ اور دیگر کارروائی برائے تعمیر کے لئے عمل میں لائی جائے گی۔

جوڈیشل لاک اپ کو سب جیل میں تبدیل کرنے کے متعلقہ تفصیلات درج ذیل ہیں:

نام منصوبہ	تخمینہ لاگت	مدت تکمیل	رقبہ
سب جیل پنڈی بھٹیاں	97.123 ملین روپے	تقریباً 1 سال	13 کنال
سب جیل سندری	161.340 ملین روپے	تقریباً 2 سال	33 کنال
سب جیل گوجرہ	193.150 ملین روپے	تقریباً 3 سال	20 ایکڑ

باقی 42 جوڈیشل لاک اپ کو سب جیل میں تبدیل کرنے کے لئے rough cost estimate متعلقہ جیلوں سے منگوائے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! سوال کے جز (ب) میں وزیر جیل خانہ جات کی طرف سے جواب دیا گیا ہے کہ سب جیل گوجرہ کو 2.877 ملین فنڈز جاری کر دیئے گئے ہیں اور کام ابھی تک شروع نہیں ہوا ہے۔ ازراہ نوازش منسٹر صاحب بتانا پسند فرمائیں گے کہ اگر فنڈز جاری کر دیئے گئے ہیں تو کن وجوہات کی بناء پر کام شروع نہیں کیا گیا؟

جناب سپیکر: جی، وزیر جیل خانہ جات!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! اس کا جوڈیشل estimate revised

کے لئے بھیجا ہوا ہے جب estimate revise ہو کر آجائے گا تو اس پر کام شروع ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ منیرہ یامین ستی کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ منیرہ یامین ستی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1110 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سنٹرل جیل اڈیالہ میں ہیڈ وارڈن کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*1110: محترمہ منیرہ یامین ستی: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

سنٹرل جیل اڈیالہ میں ہیڈ وارڈن کی کل کتنی اسامیاں ہیں، کتنی خالی ہیں نیز ان میں کتنے پانچ سال سے زائد عرصہ سے یہاں (سنٹرل جیل اڈیالہ) میں تعینات ہیں مزید برآں وارڈنز اور ہیڈ وارڈنز کی تعیناتی اور تبدیلی کی محکمہ پالیسی کیا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

سنٹرل جیل اڈیالہ میں ہیڈ وارڈن کی کل 64 منظور شدہ اسامیاں ہیں، جن میں سے اس وقت گیارہ خالی ہیں، نیز ان میں پانچ سال سے زائد عرصہ کوئی بھی ہیڈ وارڈن (سنٹرل جیل اڈیالہ) میں تعینات نہ ہے مزید برآں وارڈنز اور ہیڈ وارڈنز کی تعیناتی اور تبدیلی کے لئے محکمہ پالیسی کے مطابق معمولی حالات میں تعیناتی اور تبدیلی کا عرصہ تین سال ہے لیکن کسی بھی غیر معمولی صورتحال کے باعث مجاز اتھارٹی تین سال کا عرصہ پورا ہونے سے پہلے کہیں بھی اور کبھی بھی تعینات اور تبدیل کر سکتی ہے اور عوامی مفاد میں تین سال سے زائد بھی تعینات رکھ سکتی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ منیرہ یامین سٹی: جناب سپیکر! کوئی ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 1130 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نسرین طارق کا ہے۔ جی، محترمہ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! سوال نمبر 1162 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ کی جیلوں میں قیدی عورتوں کے ساتھ مفید

بچوں کی دیکھ بھال کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

* 1162: محترمہ نسرین طارق: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کی جیلوں اور تھانہ میں بند / قیدی عورتوں کے ساتھ بچے بھی ہوتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان بچوں کے لئے جیلوں / حوالا توں اور تھانہ جات میں ان کے لئے تعلیم اور خوراک کا انتظام مناسب نہیں ہوتا؟

(ج) کیا حکومت ان بچوں کی پرورش اچھی طرح کرنے کے لئے تھانہ جات، حوالا توں اور جیلوں میں اچھی خوراک اور اچھی تعلیم کا بندوبست کرنے اور قیدی خواتین کے لئے اچھا ماحول اور تحفظ دینے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ پنجاب کی جیلوں میں قیدی عورتوں کے ساتھ بچے بھی ہوتے ہیں۔

پنجاب کی جیلوں میں مقید بچوں والی خواتین کی تعداد 94 ہے جن کے ہمراہ 115 بچے بھی مقید ہیں۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ خواتین اسیران کے ساتھ بچوں کی تعلیم و خوراک کا مناسب انتظام نہیں ہوتا ہے۔

قواعد جیل خانہ جات 1978 کے قاعدہ نمبر 326، 327 اور 328 کے تحت دودھ پیتے بچوں اور چھ سال کی عمر تک کے بچوں کو ان کی والدہ کے ساتھ رکھا جاسکتا ہے اور مزید یہ کہ پنجاب کی جیلوں میں خواتین اسیران اور ان کے ساتھ مقید بچوں کے لئے مندرجہ ذیل انتظامات موجود ہیں:

- حاملہ خاتون اسیر کے لئے 700 ملی لیٹر دودھ روزانہ مہیا کیا جاتا ہے۔
- بیمار خاتون اسیر کے لئے 467 ملی لیٹر دودھ روزانہ مہیا کیا جاتا ہے۔
- ایسی خواتین اسیران جو اپنے شیر خوار بچوں کے ساتھ مقید ہیں ان کو روزانہ 467 ملی لیٹر دودھ مہیا کیا جاتا ہے جبکہ ایک سال یا اس سے زائد عمر کے شیر خوار بچوں کے لئے بھی 467 ملی لیٹر دودھ روزانہ مہیا کیا جاتا ہے۔

• خواتین اسیران کے ساتھ مقید بچوں کی تعلیم کے لئے خواتین وارڈ میں مختلف این جی اوز کی طرف سے جیلوں میں سکول بھی قائم ہیں جہاں پر ان بچوں کو دینی و دنیاوی دونوں طرح کی تعلیم دی جاتی ہے تاکہ وہ معاشرے کے مفید شہری بن سکیں۔ اس کام کے لئے محکمہ جیل خانہ جات کو Rehai School اور جمعیت تعلیم القرآن ٹرسٹ وغیرہ کا تعاون بھی حاصل ہے۔

• خواتین کے لئے 2016 سے ٹیوٹا کے تعاون سے پنجاب کی آٹھ جیلوں (سنٹرل جیل لاہور، سنٹرل جیل ساہیوال، سنٹرل جیل گوجرانوالہ، سنٹرل جیل راولپنڈی، ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد، سنٹرل جیل بہاولپور، سنٹرل جیل ڈیرہ غازی خان اور دو من جیل ملتان) میں بیوٹیشن، فیشن ڈیزائننگ، ہاتھ سے بنی لمبر اینڈری، گھریلو دستکاری، مشین لمبر اینڈری کے تین تین ماہ کے کورسز کروائے جارہے ہیں جس میں مورخہ 15.02.2016 سے اب تک 156 کورسز کروائے گئے ہیں۔ ان کورسز میں 3004 خواتین نے حصہ لیا اور 1914 خواتین نے یہ کورسز مکمل کر کے امتحان دیا 1856 خواتین نے کورسز پاس کر کے ٹیوٹا سے سرٹیفکیٹ حاصل کئے جبکہ 175 خواتین ابھی بھی یہ کورسز کر رہی ہیں تاکہ جب وہ جیلوں سے رہا ہوں تو معاشرے پر بوجھ بننے کی بجائے سکھ گئے ہنر کے ساتھ باعزت روزی کما سکیں۔ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

• خواتین اسیران کی اصلاح کے لئے جیلوں میں جمعیت تعلیم القرآن ٹرسٹ کی جانب سے دینی تعلیم میں ناظرہ قرآن، ترجمہ قرآن، حفظ قرآن، تعلیم القرآن کورسز 1 تا 5 پڑھائے جاتے ہیں جبکہ دنیاوی تعلیم میں اللسان العربی، پرائمری، مڈل، میٹرک، ایف اے، بی اے، ایم اے، فاضل اردو اور فاضل پنجابی وغیرہ کے کورسز شامل ہیں۔

(ج) جی، ہاں! پنجاب کی جیلوں میں ان بچوں کی پرورش اور اچھی خوراک اور تعلیم و تربیت کا خاطر خواہ بندوبست کیا گیا ہے جبکہ ان خواتین اور بچوں کی فلاح و بہبود کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات بھی کئے جاتے ہیں:

• خواتین کے ساتھ مقید بچوں کی vaccination بھی کروائی جاتی ہے۔

• خواتین اسیران کے ساتھ مقید بچوں اور حاملہ خواتین کو ہفتے میں تین مرتبہ فروٹ مہیا کیا جاتا ہے۔

- خواتین اسیران کے ساتھ مقید بچوں کی سالگرہ منائی جاتی ہے اور اس موقع پر سالگرہ کا ایک کانٹے کے علاوہ تحائف مثلاً چاکلٹس، بسکٹس، جوس وغیرہ بچوں میں تقسیم کئے جاتے ہیں۔
- خواتین اسیران کو مذہبی تعلیم دینے کے لئے جمعیت تعلیم القرآن کے تعاون سے ایک خاتون معلمہ روزانہ خواتین وارڈ میں خواتین اسیران کو دینی تعلیم دینے کے لئے آتی ہے۔
- خاتون میڈیکل آفیسر اور ایک لیڈی ہیلتھ وزٹر تعینات ہوتی ہے اس کے علاوہ میڈیکل سپیشلسٹ شیڈول کے مطابق وزٹ کرتے ہیں۔
- خواتین اسیران کے ساتھ مقید بچوں کی تعلیم کے لئے خواتین وارڈ میں مختلف این جی اوز کی طرف سے جیلوں میں سکول بھی قائم ہیں۔ جہاں پر ان کو دینی و دنیاوی دونوں طرح کی تعلیم دی جاتی ہے تاکہ وہ معاشرے کی مفید شہری بن سکیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال کیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کی جیلوں اور تھانوں میں بند قیدی عورتوں کے ساتھ بچے بھی ہوتے ہیں میں باقی جواب سے تو مطمئن ہوں صرف میرا ایک پوائنٹ ہے کہ ان بچوں کی خوراک اور تعلیم کے بارے میں خوراک کے لئے انہوں نے صحیح کہا کہ ان عورتوں اور بچوں کا صحیح خیال کیا جاتا ہے لیکن تعلیم کے بارے میں انہوں نے یہ فرمایا ہے کہ ان کی دینی اور دنیاوی تعلیم این جی اوز کی مدد سے دی جاتی ہے تو دینی تعلیم تو یقینی طور پر دی جاتی ہوگی اور دنیاوی این جی اوز کے ذریعے تو ہے لیکن گورنمنٹ کی بھی تو ذمہ داری ہے تو اس کے لئے کیا وہ سکول جیل کے اندر ہیں یا اس سے باہر ہیں مجھے صرف یہ پوچھنا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! اس کی پالیسی یہ ہے کہ جو بچے اپنی ماؤں کے ساتھ ہوتے ہیں وہ maximum چھ سال تک اپنی ماؤں کے ساتھ رہ سکتے ہیں اور چھ سال کی عمر تک ان کو جمعیت علماء اسلام فاؤنڈیشن کے تحت دینی تعلیم دی جاتی ہے اور جب ان کی عمر چھ

سال سے بڑھ جاتی ہے تو انہیں چائلڈ پروٹیکشن بیورو کے حوالے کر دیا جاتا ہے یا ان کے کسی عزیز کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! تین چار سال کا بچہ سکول جاتا ہے اور کچھ مائیں ایسی ہوتی ہیں جو کہ واحد کفیل ہوتی ہیں ان کے پیچھے بچوں کو سنبھالنے والا کوئی نہیں ہوتا تو وہ سات آٹھ سال تک ماں کے ساتھ ہوتے ہیں تو ان کی تعلیم کے بارے میں بھی اگر۔۔۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ وہ تو منسٹر صاحب نے بتایا ہے کہ ان بچوں کو چائلڈ پروٹیکشن بیورو میں شفٹ کر دیا جاتا ہے۔ منسٹر صاحب! ویسے ان کو شفٹ کیا جاتا ہے؟ میرا نہیں خیال کہ شفٹ کیا جاتا ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! maximum چھ سال تک کی عمر کا بچہ اپنی ماں کے ساتھ رہ سکتا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ تو آپ جیل کی بات کر رہے ہیں لیکن محترمہ کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جیل کے اندر ان کی دینی تعلیم کا تو آپ نے بتا دیا ہے لیکن دنیاوی تعلیم کے لئے وہاں کوئی ایجوکیشن کا انتظام ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! دنیاوی تعلیم کے لئے Rehail School اور لیٹریسی سکول کے تحت تعلیم دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: وہاں جیل کے اندر تعلیم دی جاتی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! جیل کے اندر تعلیم دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں تو کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ وہاں چائلڈ پروٹیکشن بیورو میں بچوں کو بھیجا جاتا ہو؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!

ایس او ایس village اور سویٹ ہوم میں بچوں کو شفٹ کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی، لیکن چائلڈ پروٹیکشن بیورو میں بچے نہیں جاتے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و ہیٹ المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، وہاں بچے نہیں جاتے۔

محترمہ نسرین طارق: جناب سپیکر! اگر بندوبست نہیں ہے تو گورنمنٹ کر دے۔

جناب سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب کہہ رہے جو دنیاوی تعلیم ہے اُس کا جیل کے اندر انتظام ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ضمنی سوال؟

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! آج سے چودہ سو سال پہلے نبی کریمؐ کے پاس ایک خاتون کو لے کر جایا گیا وہ مقدمہ قتل میں ملوث تھی تو آپؐ نے فرمایا کہ جب تک یہ pregnant نہیں بلکہ جب تک بچے کے دودھ پینے کا وقفہ ہے اس کو جیل سے باہر رکھا جائے اور اس کے علاوہ ملتان ہائی کورٹ فل بینچ نے اور سپریم کورٹ نے بھی اس کی اتھارٹی دی کہ جتنی خواتین جن کے ساتھ spleen baby ہیں اُن کو جیل سے باہر نکال دیا جائے تو میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ان کا کوئی ارادہ ہے کہ ریاست مدینہ میں اس بات پر عمل ہو سکے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! اس سے پہلے تو ایسی کوئی پالیسی نہیں ہے اس کے لئے ضروری کوئی legislation لائی جائے کوئی قانون میں ترمیم کی جائے اس کو دیکھ لیتے ہیں اس سے پہلے تو ایسا کوئی قانون موجود نہیں ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجا بیٹھے ہیں Article 189 of the Constitution of Pakistan ہے اگر سپریم کورٹ کی کوئی رولنگ آجاتی ہے تو وہ finality attain کر لیتی ہے تو Then that is binding on all the institutions اس لئے میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ اس پر Law کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اُس رولنگ پر عمل کریں جو کہ Article 189 constitution of Pakistan کے تحت binding ہے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! جناب طاہر خلیل سندھو کی بات صحیح ہے کہ اگر سپریم کورٹ کی کوئی رولنگ ہے وہ دیکھ لیں کہ اگر اُس رولنگ میں ہے کہ جیسے انہوں نے کہا ہے تو پھر اُس حوالے سے اس کو take up کرنے کی ضرورت ہے یہ ایک بڑی genuine بات ہے اس کو آپ ضرور دیکھ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس کی detail لے لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: اس کی detail لے لیں اگر یہ نہیں ہے تو اس کو ضرور ہونا چاہئے یہ ویسے بھی ثواب کا کام ہے۔ جی، اگلا سوال نمبر 1226 آغا علی حیدر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1546 جناب حامد رشید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب سلمان رفیق کا ہے۔ تشریف فرما ہیں؟ آگئے ہیں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی سے ہوں۔ شکریہ۔ میرا سوال نمبر 1642 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جیل میں ٹیلی فونز بوتھ کی تعداد میں اضافہ سے متعلقہ تفصیلات

* 1642: خواجہ سلمان رفیق: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

سابقہ دور حکومت میں جیلوں میں قیدیوں اور حوالاتیوں کے لئے ٹیلیفون بوتھ لگائے گئے تھے جس کے تحت وہ اسیران ہر ہفتہ گھر 20 منٹ بات کر سکتے ہیں، جیل میں اسیران کی زیادہ تعداد کے باعث ٹیلیفون بوتھ پر لمبی قطار ہوتی ہے تو کیا محکمہ / حکومت جیلوں میں موجود ٹیلی بوتھ میں اضافہ کا ارادہ رکھتی ہے تو کتنے عرصہ میں مزید ٹیلیفون بوتھ لگوائے گی؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) پنجاب کی گیارہ جیلوں میں فیز-I میں بیس بیس پی سی او بوتھ نصب کئے جا چکے ہیں جس میں ہمہ وقت بیس قیدیوں کی بات ایک ساتھ ہوتی ہے۔ ان جیلوں کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1- سنٹرل جیل لاہور	2- سنٹرل جیل گوجرانوالہ
3- سنٹرل جیل ساہیوال	4- سنٹرل جیل راولپنڈی
5- سنٹرل جیل فیصل آباد	6- سنٹرل جیل ملتان
7- سنٹرل جیل بہاولپور	8- ڈسٹرکٹ جیل شیخوپورہ
9- ڈسٹرکٹ جیل سیالکوٹ	10- ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد
11- ڈسٹرکٹ جیل لاہور	

جیل میں ہر قیدی کو ہفتے میں بیس منٹس دیئے جاتے ہیں جن کو وہ اپنے مقررہ دن اور سسٹم میں موجود پہلے سے درج شدہ پانچ نمبروں پر کال کروائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ سنٹرل جیل لاہور اور ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں اسیران کی تعداد زیادہ ہونے کے باعث دونوں جیلوں میں بیس بیس مزید پی سی او بوتھوں کی توسیع کی پہلے سے منظوری ہو چکی ہے اور ان دونوں جیلوں کو فیز-II میں شامل بھی کیا جا چکا ہے اور انہیں نئے پی سی او سسٹم کے ساتھ نصب کیا جائے گا۔

مزید برآں پنجاب کی باقی جیلوں میں پی سی او لگانے کا کام جاری ہے۔ اس سلسلے میں پہلے اخبارات میں ٹینڈر دیا گیا تھا جس میں دو کمپنیوں نے شمولیت کی لیکن ٹیکنیکل کوالیفائی نہ کرنے کی وجہ سے دونوں کمپنیاں اگلے مرحلے میں داخل نہ ہو سکیں۔ پی سی او کے کمروں کی تعمیر کے لئے بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے سکیم کو 2019-20 ADP میں شامل کیا جا چکا ہے اور فنڈز کی دستیابی کے ساتھ ساتھ ہی کمروں کی تعمیر کا کام شروع کیا جائے گا۔ جو نہی پی سی او کے کمروں کی تعمیر کا کام مکمل ہو گا۔ پی سی او بوتھ کے لئے اخبارات میں اشتہار کے ذریعے فیز-II کا دوبارہ ٹینڈر دیا جائے گا اور جو فرم کوالیفائی کرے گی اسی فرم کو ٹینڈر الاٹ کیا جائے گا۔

فیز-II میں مندرجہ ذیل 16 جیلیں شامل کی گئی ہیں۔

1- سنٹرل جیل میانوالی	2- سنٹرل جیل ڈی جی خان
3- دو من جیل ملتان	4- ڈسٹرکٹ جیل حافظ آباد
5- ڈسٹرکٹ جیل قصور	6- ڈسٹرکٹ جیل ملتان
7- ڈسٹرکٹ جیل اوکاڑہ	8- ڈسٹرکٹ جیل وہاڑی
9- ڈسٹرکٹ جیل انک	10- ڈسٹرکٹ جیل گجرات
11- ڈسٹرکٹ جیل جہلم	12- ڈسٹرکٹ جیل جھنگ
13- ڈسٹرکٹ جیل سرگودھا	14- ڈسٹرکٹ جیل شاہ پور
15- توسیع میں بو تھ سنٹرل جیل لاہور	16- توسیع میں بو تھ ڈسٹرکٹ جیل لاہور

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میں نے جواب کو پڑھا ہے اس میں میری دو تین گزارشات ہیں اس کو سوال بھی سمجھ لیں اور proposal بھی سمجھ لیں اس میں لکھا ہوا ہے کہ فیز ٹو 16 جیلوں میں پی سی او کا ہے وہ 20-2019 کی اے ڈی پی سکیم میں اس کو شامل کیا گیا ہے لیکن فنڈز کی دستیابی کے ساتھ ساتھ میری گزارش ہے کہ جو financial year 2019-20 ہے وہ یکم جولائی سے شروع ہو گیا ہے۔ میرا خیال ہے اس میں پیسے آجانے چاہئے تھے سکیم اے ڈی پی کا حصہ تھی اب تک پہلی بات اُس کو مکمل ہو جانا چاہئے تھا۔

جناب سپیکر! اب میری آپ سے گزارش ہے کہ فنانس اس کو take up کر لیں اس سوال کا مقصد ہی یہ ہے کہ ایک تو میں proposal دے رہا ہوں چونکہ میں خود وہاں پر مقیم ہوں تو جو لوگ وہاں پر ہیں اُن کے جو ایشوز ہیں وہ میری ذمہ داری ہے کہ آپ کے توسط سے میں وزیر صاحب تک پہنچاؤں۔ ایک تو مجھے اس کا جواب دے دیں پھر میں ایک اور بات کروں گا۔

جناب سپیکر: جی، ان کی بات ویسے ٹھیک ہے کہ جو ٹیلیفون کی facility ہے وہاں بڑی لمبی قطاریں بتا رہے ہیں اور بھی کئی چیزیں ایسی ہیں کہ اچھا ہے آئی جی صاحب بھی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں منسٹر صاحب بھی ہیں تو یہ جو کمی ہے۔ وہ واقعی پوری کرنے کی ضرورت ہے۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! اس میں کوئی انوسٹمنٹ اس لئے نہیں ہوگی کیونکہ payment توقیدی خود کریں گے۔ میری ایک گزارش ہے کہ کیمپ جیل میں بیس لوگ ٹیلیفون کرتے ہیں اور وہاں پر بیس بوتھ ہیں اور بیس لوگ waiting area میں انتظار کرتے ہیں۔ اگر waiting area میں بھی بیس بوتھ لگا دیئے جائیں تو بہتر ہوگا۔

جناب سپیکر: خواجہ سلمان رفیق! اگر آپ کے ذہن میں کوئی تجویز ہے تو وقفہ سوالات کے بعد آپ آئی جی صاحب اور منسٹر صاحب کے ساتھ بیٹھ کر بات چیت کر لیں وہ آج یہاں پر موجود ہیں تاکہ جو بھی اس میں اصلاح ہو سکتی ہے وہ کر لیں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! کیا میں اس حوالے سے تھوڑا explain کر دوں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جی، آپ بات کریں۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! ایسا ہے کہ ہماری گیارہ جیلیں ایسی ہیں جہاں پر ٹیلیفون بوتھ functional ہیں۔ خواجہ سلمان رفیق بالکل بجا فرما رہے ہیں کہ کیمپ جیل میں قیدیوں کی کل تعداد تقریباً 2800 ہے۔ پالیسی یہ ہے کہ ایک ہفتے میں۔۔۔ (اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف کی ایوان آمد پر ہاؤس میں نعرے بازی کی گئی)

جناب سپیکر: Order in the House! آپ سب لوگ بیٹھ جائیں۔ خواجہ سلمان رفیق! آپ ان کو بٹھائیں۔ آپ تمام لوگ خاموش ہو جائیں اور مجھے بات کرنے دیں۔ دیکھیں یہاں بڑی serious بات ہو رہی ہے۔ مجھے بتائیں کہ کیا نعرے لگانے کا کوئی فائدہ ہے؟ ایک بہت کام کی بات سامنے آئی ہے۔ خواجہ سلمان رفیق نے بہت اچھی بات point out کی ہے تو منسٹر صاحب نے بھی کہا ہے کہ بالکل یہ تمام چیزیں درست کرنے والی ہیں۔ یہاں پر آئی جی جیل خانہ جات بھی بیٹھے ہیں تو میں نے یہ کہا تھا کہ جب وقفہ سوالات ختم ہو گا تو خواجہ سلمان رفیق، منسٹر صاحب اور آئی جی صاحب بیٹھ کر جو بھی کمی ہے یا جو چیزیں فوری طور پر ٹھیک ہو سکتی ہیں ان کو discuss کریں۔ میں بھی گورنمنٹ، وزیر قانون اور وزیر اعلیٰ سے اس حوالے سے بات کر لوں گا لہذا ایسے

ہی شور شرابا کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ خواجہ سلمان رفیق چونکہ latest جیل میں موجود ہیں اور ان کو بہتر پتا ہے لہذا اس لئے ان چیزوں کو دیکھنا ضروری ہے۔۔۔ (شور و غل)

اس میں کوئی ایسی شرم والی بات نہیں ہے کیونکہ ہم سارے ایک ایک مرتبہ میرے سمیت جیل کا چکر لگا آئے ہیں اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے لہذا آپ ٹھنڈے رہیں۔ میں نے بھی جیل میں 1973 میں چھ ماہ گزارے تھے تو میں نے پھر باہر آکر جیل کی کافی چیزیں درست کروائی تھیں تو اس لئے اگر کوئی چیزیں درست ہونے کے لئے آگئی ہیں تو ذرا خاموشی اختیار کریں تاکہ اس سے بے شمار قیدیوں کا بھلا ہو جائے گا۔ جی، خواجہ سلمان رفیق!

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میری طرف سے ایک اور provision لکھوادیں کہ بعض قیدی بہت غریب ہیں ان کے پاس بالکل پیسے بھی نہیں ہوتے تو ان کے لئے کچھ نہ کچھ provision ضرور رکھیں جو کہ جیل سپرنٹنڈنٹ کی discretion میں ہو جن کے پاس پیسے ہی نہیں اور وہ اپنے گھر رابطہ کرنا چاہتے ہیں تو ان کو بھی ہم اس میں شامل کر لیں۔ شکریہ
جناب سپیکر: اگلا سوال بھی خواجہ سلمان رفیق کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! سوال نمبر 1644 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب بھر کی جیلوں میں ٹی وی، ریڈیو کی اجازت سے متعلقہ تفصیلات

* 1644: خواجہ سلمان رفیق: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر کی جیلوں میں ٹی وی اجازت کے بعد دیکھنے کی اجازت ہے مگر صرف تین چینلز آتے ہیں؟

(ب) کیا وجہ ہے کہ مذہبی، سپورٹس، ٹریول، ڈاکو مینٹری، نیوز چینلز اور انٹر ٹینمنٹ چینلز دیکھنے کی اجازت نہ ہے؟

(ج) Better کلاس منظور ہونے پر ریڈیو بغیر FM رکھنے کی اجازت ہے؟

(د) ریڈیو کی FM کے ساتھ اجازت کیوں نہ ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

- (الف) جیلوں میں اسیران کو ٹی وی دیکھنے کی اجازت ہے۔ تاہم جیلوں میں کیبل یا ڈش کی سہولت سکیورٹی وجوہات کی بناء پر مہیا نہ کی جاتی ہے اور اس کی جگہ ٹی وی انٹینا استعمال کیا جاتا ہے جس پر PTV Home, PTV News, PTV Sports چینلز آتے ہیں۔
- (ب) جو چینل ٹی وی انٹینا کو کرتا ہے وہی چینل ٹی وی پر چلتے ہیں اور ان ٹی وی چینلز میں PTV Home, PTV News, PTV Sports وغیرہ شامل ہیں جن پر مختلف پروگرام دکھائے جاتے ہیں اس لئے یہ بات کہنا کہ مذہبی، سپورٹس، ٹریول، ڈاکومینٹری، نیوز چینلز اور انٹرٹینمنٹ چینلز دیکھنے کی اجازت نہ ہے سراسر غلط اور بے بنیاد ہے۔

- (ج) Better Class منظور ہونے کے باوجود اسیر بغیر اجازت FM ریڈیو نہ رکھ سکتا ہے۔ البتہ، پاکستان پریزن رولز قاعدہ نمبر 680 کے تحت جناب انسپٹر جنرل جیل خانہ جات پنجاب کسی بھی اسیر کو درخواست پیش کرنے پر ریڈیو رکھنے کی اجازت دے سکتے ہیں۔
- (د) FM ریڈیو چینل چونکہ وائر لیس سگنلز کو کورتا ہے جس کی وجہ سے جیل حکام یا دیگر حساس اداروں کی ایک خاص فاصلہ تک ہونے والی گفتگو FM پر سننے جانے کے امکانات ہوتے ہیں لہذا سکیورٹی کے پیش نظر FM چینل ریڈیو کی اجازت ہرگز نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! اس سوال کا مقصد یہ تھا کہ ٹی وی انٹینا کے ذریعے سے 3 چینلز آتے ہیں۔ ایک پی ٹی وی نیوز آتا ہے وہ بھی پانچ پانچ یا سات سات دن نہیں آتا اگر آئے بھی تو گھنٹہ یادو گھنٹے کے لئے آتا ہے۔ پی ٹی وی پر ظاہر ہے کہ صرف حکومتی موقوف ہی آتا ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا اے ٹی وی اور پی ٹی وی ہوم یہ ٹوٹل تین چینل آتے ہیں تو میرا سوال کرنے کا مقصد یہ تھا کہ جب سرکار نے تمام قیدیوں بی یاسی کلاس کو ٹیلی ویژن دیکھنے کی اجازت دی ہوئی ہے تو پھر وہاں پر یا تو ڈش کیبل آجائے۔

جناب سپیکر! اس میں مذہبی چینل سے میری مراد یہ تھی کہ اس میں خانہ کعبہ اور مدینہ منورہ live آتے ہیں۔ اس کے علاوہ سپورٹس اور documentary and entertainment channels ہیں۔ پیسا تو تمام کا تمام لوگوں نے ہی pay کرنا ہے اور سرکار نے صرف facilitate کرنا ہے۔ میری اس میں گزارش یہ ہے کہ میرا سوال کرنے کا مقصد خدا نخواستہ کسی کی تصحیح کرنا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: خواجہ سلمان رفیق! چلیں، جب آپ آئی جی صاحب اور منسٹر صاحب کے ساتھ discuss کریں گے تو وہاں یہ بات بھی کر لیجئے گا۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 1795 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1796 بھی جناب محمد طاہر پرویز کا ہے لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1803 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال سنٹرل جیل میں ہائی سکیورٹی کے قیام و عملہ کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

* 1803: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سنٹرل جیل ساہیوال میں قائم ہائی سکیورٹی پریزن کب سے آپریشنل ہے اور اس کی تعمیر پر کتنی لاگت آئی اس کے لئے مختص فنڈز کی مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) ہائی سکیورٹی پریزن میں تعینات آفیسران و اہلکاران کی تعداد کتنی ہے کیا یہاں پر تعینات افسران و اہلکاران کی پوسٹنگ کے لئے کوئی خصوصی معیار مقرر کیا گیا ہے تو تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ہائی سکیورٹی پریزن میں کتنے اسیران قید ہیں نیز یہاں پر قیدی رکھنے کا کیا معیار ہے یہاں پر کس قسم کے اسیران رکھے جاتے ہیں اور پریزن ہذا میں قیام سے تاحال کتنے اسیران رکھے گئے؟

(د) پریزن ہذا میں کتنے اسیران کی گنجائش ہے کیا یہاں پر اسیران گنجائش سے زیادہ ہیں؟

(ه) ہائی سکیورٹی پریزن کا سالانہ بجٹ کتنا ہے اس کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) ہائی سکیورٹی پریزن ساہیوال مورخہ 06.11.2015 سے آپریشنل ہے اور اس کی تعمیر پر کل 1172.362 ملین لاگت آئی تھی۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

مالی سال	رقم خرچ	کیفیت
2007-08	(M)50.000	سال 19-2018 کے دوران اس کی تعمیر کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔ تاہم اس کی تعمیر کا کام تاحال مکمل نہ ہو سکا ہے جس کی وجہ سے PC-IV جاری نہ ہوا ہے۔
2008-09	(M)173.142	
2009-10	(M)140.475	
2010-11	(M)154.339	
2011-12	(M)50.000	
2012-13	(M)100.000	
2013-14	(M)154.540	
2014-15	(M)107.338	
2015-16	(M)47.013	
2016-17	(M)4.225	
2017-18	(M)0.000	
2018-19	(M)0.000	
Total	(M)981.072	

Scheme of Missing Facilities

80.000	2013-14
28.067	2014-15
33.970	2015-16
14.896	2016-17

34.357	2017-18
0.000	2018-19
191.290	Total
1172.362	Grand Total

(ب) ہائی سکیورٹی پریزن ساہیوال میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 861 ہے اور ان میں سے 658 آفیسران و اہلکاران تعینات ہیں جبکہ 203 آفیسران و اہلکاران کی کمی ہے تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

مزید یہ کہ ہائی سکیورٹی پریزن ساہیوال میں آفیسران و اہلکاران کی تعیناتی کے لئے کوئی خصوصی معیار مقرر نہ کیا گیا ہے۔

(ج) ہائی سکیورٹی پریزن ساہیوال میں اس وقت 319 اسیران قید ہیں جبکہ ہائی سکیورٹی پریزن کے قیام سے لے کر اب تک کل 470 اسیران مقید رہے ہیں۔

ہائی سکیورٹی پریزن ساہیوال ایک انتہائی احساس نوعیت کا ادارہ ہے جہاں پر ہائی پروفائل اسیران اور دہشت گرد مقید ہیں جو کہ مختلف دہشت گرد / کالعدم تنظیموں سے تعلق رکھتے ہیں اور زیادہ فوجی عدالتوں سے نیشنل ایکشن پلان کے تناظر میں سزایافتہ ہیں۔

(د) ہائی سکیورٹی پریزن ساہیوال پر 528 اسیران رکھنے کی گنجائش ہے جبکہ اس وقت ہائی سکیورٹی پریزن پر 340 اسیران قید ہیں جو کہ گنجائش سے زائد نہ ہیں۔

(ه) ہائی سکیورٹی پریزن ساہیوال کو برائے مالی سال 2018-19 کے لئے 35,49,35,699 روپے دیئے گئے جن کی 30۔ جون 2019 تک کی مدوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ موجودہ مالی سال 2019-20 کے لئے مبلغ -/26,11,27,292 روپے 2019-11-18 تک کے لئے دیئے گئے ہیں جن کی مدوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا تھا کہ سنٹرل جیل ساہیوال میں قائم ہائی سکیورٹی پریزن کب سے آپریشنل ہے اور اس کی تعمیر پر کتنی لاگت آئی اس کے لئے مختص فنڈز کی مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں وہ تفصیلات تو آپ نے بھی دیکھ لی ہیں اور میں بھی دیکھ رہا ہوں کہ سال 09-2008 سے لے کر 18-2017 اور سال 19-2018 کے دوران اس کی تعمیر کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے آپ یہ گوشوارے میں دیکھ سکتے ہیں اور سب سے خطرناک بات جو اس کالم میں لکھی گئی ہے کہ سال 19-2018 کے دوران اس کی تعمیر کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے تاہم اس کی تعمیر کا کام تاحال مکمل نہ ہو سکا ہے جس کی وجہ سے PC-IV جاری نہ ہوا ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے 18-2017 اور سال 19-2018 کے دوران فنڈز ہی نہیں دیئے۔ آپ دیکھیں کہ یہ ہائی سکیورٹی پریزن ہے تو اس کی تعمیر کب تک مکمل ہو جائے گی یہ منسٹر صاحب ہاؤس میں بتادیں کیونکہ یہ بہت اہمیت کی حامل ہائی سکیورٹی پریزن ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! ایسا ہے کہ ہائی سکیورٹی پریزن کا تقریباً سارا کام مکمل ہے لیکن کچھ وہاں پر missing facilities ہیں۔ جیسا کہ سٹاف کالونی کا جو گیٹ ہے اس کے لئے حفاظتی انتظامات ہیں اور جو انٹرویو شیڈ اور میٹر پینل اس کی rehabilitation کا کام ہے اس طرح کے چھوٹے چھوٹے کام رہتے ہیں۔ ہم نے ان کے کاموں کے لئے سفارشات بھیجی ہوئی ہیں تو بہت جلد ہم missing facilities مکمل کروالیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ان missing facilities کو جلدی مکمل کروادیں۔ میں اب جناب محمد حمزہ شہباز شریف کو دعوت دیتا ہوں انہوں نے دس منٹ بات کرنی ہے۔ جی، جناب محمد حمزہ شہباز شریف!

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم فرمانے والا ہے۔

جناب سپیکر! شکریہ۔ میں نے سیاسی حوالے سے پنجاب کے مختلف ایشوز پر دوبارہ بات تو کرنی تھی جس کا سامنا آج کل ہماری عوام کر رہی ہے لیکن میرا دل چاہ رہا تھا کہ آج میں بالکل سیاست سے ہٹ کر ایک پہلو پر بات کروں۔ میرے جذبات اس طرف اور اُس طرف بیٹھے سب لوگوں کے لئے ایک جیسے ہیں۔ یہ دنیا بہت تیزی سے آگے کی طرف چل رہی ہے اور ہم ایک دوسرے سے مقابلہ کر رہے ہیں کوئی اچھا ڈاکٹر ہے تو دوسرے سب ڈاکٹروں سے آگے نکلنا چاہتا ہے۔ ایک سیاستدان بھی چھلانگ لگا کر سب سے آگے نکلنا چاہتا ہے۔ یہ تو اللہ کا فیصلہ ہے کیونکہ مقدر اوپر بنتے ہیں اور اللہ کے نبیؐ نے فرمایا ہے کہ صرف دعا مقدر کو تبدیل کر سکتی ہے۔ یہ ایک ایسا دور ہے کہ یہاں پر انسانیت آہستہ آہستہ ناپید ہو رہی ہے اگر کسی کا کوئی نقصان ہو تا یا کسی پر کوئی تکلیف آتی ہے یا کوئی مرجاتا ہے تو ہم اس پر ایسے behave کرتے ہیں جیسے کچھ ہوا ہی نہیں ہے۔ یقین مانیں ربیع الاول کا مہینہ ہے اس ذاتِ اقدس نبیؐ کا جس کے ہم امتی ہیں۔ وہ مشہور واقعہ سب نے سنا ہو گا کہ جہاں سے آپؐ روز گزرتے تھے تو بڑھیا آپ کے اوپر کوڑا پھینکتی تھی۔ ایک دن کوڑا نہیں پھینکا تو پوچھا کہ آج کوڑا نہیں پھینکا اس بڑھیا کا کیا حال ہے؟ اس کے گھر گئے اس کی تیمارداری کی اور اس وقت تک جاتے رہے جب تک وہ ٹھیک نہیں ہو گئی اور پھر اس بڑھیا نے کہا کہ میرا دل کہتا ہے کہ یہ کام صرف اللہ کے نبیؐ کر سکتے ہیں محمدؐ اللہ کا سچا رسول ہے۔

جناب سپیکر! یہ تعلیم ہے جس میں ہم سب کی ایک دوسرے سے آگے جانے کی دوڑ لگی ہوئی ہے، ہم بھول رہے ہیں، یہاں اس زمانے میں آپ کو اپنی بیماری ثابت کرنے کے لئے اس جہاں سے کوچ کرنا پڑتا ہے، مرنا پڑتا ہے، محترمہ کلثوم نواز کا واقعہ آپ کے سامنے ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر کسی کو کچھ یاد نہیں دلانا چاہتا، کسی پر کوئی احسان نہیں ہے لیکن میں آج ایک سیاستدان ہونے کے ناتے نہیں بلکہ ایک انسان کے ناتے مجبور ہوں کہ یہ بات آپ کے سامنے رکھوں کہ جب جناب عمران خان سٹیج سے گرے تھے تو میاں محمد نواز شریف چل کر ہسپتال گئے تھے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس وقت الیکشن campaign چل رہی تھی لیکن انہوں نے دودن کے لئے تمام تر سیاسی مصروفیات معطل کی تھیں۔ آج ایک بیمار شخص کے لئے حکومت پاکستان نے بورڈ بنایا۔ محترمہ یاسمین راشد بیٹھی ہیں یہ سب کچھ جانتی ہیں کہ اس بورڈ پر بھی عجیب طرح کے

جملے کسے گئے۔ میرے والد کو کینسر کا موذی مرض لاحق ہوا تھا میں ان کی تیمارداری کے لئے نہیں جا سکا تھا انہیں بھی زندگی اور موت سے لڑتے دیکھا، اُس وقت مشرف صاحب کا دور تھا اور اُس وقت بھی سیاست ہوئی تھی۔ میں بطور قائد حزب اختلاف نہیں بلکہ ایک انسان ہونے کے ناتے سے کہنا چاہتا ہوں کہ یہاں پر سیاست ہوتی رہے گی، ایک دوسرے پر جملے کسے جاتے رہیں گے اور یہ معاملہ ہوتا رہے گا لیکن انسانیت کو زندہ رہنا چاہئے۔

جناب سپیکر! آپ نے جس انسانی رویے کا اظہار کیا میں اسے قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہوں اور appreciate کرتا ہوں، یہ اظہار GDA اور ایم کیو ایم نے بھی کیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں ادھر بیٹھے اپنی بہنوں اور بھائیوں سے کہنا چاہتا ہوں کہ ضرور سیاست کریں لیکن کم از کم آنے والی نسلوں کے لئے اتنی تلخی نہ کریں کہ انسانیت ذاتی رنجشوں کے پہاڑ تلے دفن ہو کر رہ جائے۔ یہ ہمارا دین کہتا اور نہ ہمارا نبی کہتا ہے۔ میں آج صرف آپ کے جذبے کو appreciate کرنا چاہتا ہوں اور میں چاہتا ہوں کہ اس ہاؤس میں بیٹھا ہوا ہر ممبر اس جذبے کی پذیرائی کرے اسی میں دنیا ہے اور اسی میں آخرت بھی ہے کہ ہم انسانیت کے ناتے ایک دوسرے کی عزت کرنا سیکھیں۔ بہت شکریہ

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اس طرح تو سوالات رہ جائیں گے۔

جناب سپیکر: آپ کا وہ سوال تو ختم ہو گیا تھا۔ جی، جناب صہیب احمد ملک!

جناب صہیب احمد ملک:

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب سپیکر! آپ نے جو پروڈکشن آرڈر کا اقدام اٹھایا ہے اس کے لئے میں اپنی پارٹی کی طرف سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میرا حلقہ تحصیل بھیرہ ہے 13- مارچ 2019 کو آپ کی وساطت سے میں نے ایک سوال ڈالا اس پر مہربانی ہوئی اور ایک بلڈنگ کو ٹھیک کیا گیا، گرلز ڈگری

کالج تحصیل بھیرہ اور بھلوال میں ہمیں فرنچیز مہیا کیا گیا۔ سونامی جو وعدے کیا کرتی تھی کہ تعلیم کے لئے ہم ہیلی کاپٹر سے کتابیں اور فرنچیز بھجوا کر دیں گے اور وہ فرش پر موجود ہوں گے۔ آج سیکرٹری ہائر ایجوکیشن نے کمشنر سرگودھا کو فون کیا ہے کہ جو کرسیاں بوائز ڈگری کالج اور گرلز ڈگری کالج تحصیل بھیرہ میں موجود ہیں جن کی تعداد 300 سے 500 تک ہے وہ وہاں سے میانوالی یونیورسٹی میں شفٹ کی جائیں۔ جب یہ باتیں کالج کے پرنسپل صاحبان میری بہنیں اور بھائی مجھ تک پہنچاتے ہیں تو میں کوشش کرتا ہوں کہ ہائر اتھارٹیز سے رابطہ کیا جائے۔

جناب سپیکر! میری استدعا ہے کہ higher authorities instated of help کریں لیکن وہ کہتے ہیں چونکہ میانوالی یونیورسٹی بن رہی ہے اس لئے ہمارا فرض ہے کہ جو تحصیل بھیرہ میں ڈیسک اور کرسیاں موجود ہیں وہ ہم نے میانوالی شفٹ کرنی ہیں۔ اب سردیوں کا موسم ہے اگر یہ 300 سے 500 تک کرسیاں میانوالی شفٹ کر دی گئیں تو انتہائی نامناسب ہو گا۔ جناب سپیکر! میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ الحمد للہ اب دن بدن ہماری قوم کے بچوں کی تعداد بڑھ رہی ہے، ہمارے پاس تو پہلے ہی فرنچیز موجود نہیں ہے تو ہم اس سردی کے موسم میں کیا کریں گے؟

جناب سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! آپ کی بات آگئی ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! چونکہ آج متعلقہ منسٹر راجہ یاسر صاحب موجود نہیں ہیں لہذا آپ وزیر قانون سے کہیں کہ kindly یہ معاملہ urgent basis پر حل کریں چونکہ آج فرنچیز وہاں سے شفٹ ہو جائے گا اگر آج اس پرائیکشن نہ لیا گیا تو پھر ہم کدھر جائیں گے۔

جناب سپیکر! اگر وزیر قانون اس میں ہماری help کر دیں تو I will be very grateful to him.

جناب سپیکر: وزیر ہائر ایجوکیشن کدھر ہیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! وزیر ہائر ایجوکیشن آ رہے ہیں۔

جناب سپیکر: آج صبح میری بھی ان سے بات ہوئی تھی وہ آرہے ہیں۔ ان سے بات کر لیتے ہیں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اگر یہی پوائنٹ آف آرڈر ہی رہیں گے تو پھر سوالات رہ جائیں گے چونکہ وقفہ سوالات ختم ہونے میں دو منٹ رہ گئے ہیں۔ آغا علی حیدر! جناب محمد ارشد ملک کو ایک سوال کر لینے دیں چونکہ ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ اس کے بعد آپ بات کر لینا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! وقفہ سوالات کا ٹائم extend کر دیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ ٹائم extend نہیں ہوگا، آپ سوال کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و ہیٹ المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پہلے جناب محمد بشارت راجا بات کر لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و ہیٹ المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں مختصر عرض کروں گا اس میں کوئی debate والی بات ہے اور نہ ہی میں کوئی debate open کرنا چاہتا ہوں۔ معزز قائد حزب اختلاف نے ابھی اپنے خیالات کا اظہار کیا، میں سمجھتا ہوں کہ جن خیالات کا انہوں نے اظہار کیا اور ابتداء میں خود فرمایا کہ ان کے یہ جذبات اس معزز ایوان میں دونوں اطراف میں بیٹھے ہوئے معزز ممبران کے دل کی آواز ہیں، ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنی گفتگو کا آغاز جس چیز سے فرمایا ان میں ایک دو چیزیں قابل اعتراض تھیں میں صرف ان کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے فرمایا کہ اس ملک میں مرض کی تشخیص کے لئے انسان کو مرنا پڑتا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! انہوں نے یہ بات نہیں کہی۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! انہوں نے یہ بات نہیں کہی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و ہیٹ المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آپ ریکارڈ نکال کر دیکھ لیں، آپ میری بات سن لیں۔

جناب سپیکر: پہلے میری بات سنیں! جب قائد حزب اختلاف بول رہے تھے تو ادھر سے کوئی نہیں بولا۔ اب آپ بھی نہ بولیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے باقاعدہ حرف بحرف نوٹ کیا ہے اس لئے عرض کر رہا تھا۔ میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آج بحیثیت مجموعی دونوں اطراف میں بیٹھے ہوئے ہمارے معزز ممبران اسمبلی کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرتے ہوئے اس بات کا تجزیہ کرنا چاہئے کہ کیا وجہ ہے کہ آج ہمارے صوبے میں، ہم ملک کی بات نہیں کرتے بلکہ آج ہمارے صوبے میں کیوں وہ سہولیات موجود نہیں ہیں جو کہ ہونی چاہئیں تھیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس میں اپوزیشن کی بھی ذمہ داری ہے اور حکومتی بنچر کی بھی ذمہ داری ہے۔ اگر دس سال کی ذمہ داری ان کی ہے تو سو سال کی ذمہ داری ہماری بھی ہے۔ اس سو سال کے دوران ہیلتھ سیکٹر میں جو ڈویلپمنٹ ہوئی میں سمجھتا ہوں وہ ہمیں بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں صرف ثبوت کے طور پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میاں محمد نواز شریف نے خود سرکاری ہسپتال میں علاج کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے جو سہولیات فراہم کی گئی تھیں ان پر اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ ہماری جو چودہ مہینوں کی کارکردگی ہے اس پر ہمیں اس لحاظ سے فخر ہے کہ اس کو میاں محمد نواز شریف نے بھی تسلیم کیا، ہماری سہولیات اور ہمارے ڈاکٹرز کی کارکردگی پر اعتماد کا اظہار کیا۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میاں محمد نواز شریف کے علاج کے دوران، ان کی بیماری کے دوران دو پہلو سامنے آتے رہے ہیں ایک انتظامی لحاظ سے اور ایک سیاسی لحاظ سے، سیاسی لحاظ سے point scoring دونوں اطراف سے ہوتی رہی ہے یہ نہیں کہ اپوزیشن point scoring کرتی رہی ہے تو گورنمنٹ بھی سیاسی لحاظ سے point scoring کرتی ہے اور حزب اختلاف point scoring نہیں کرتی رہی۔ چاہے وہ میاں محمد نواز شریف تھے ہمارے لئے قابل احترام ہیں علاج کی جو سہولت ان کو ملی وہی سہولت ایک عام آدمی کو بھی آج ہمارے ہسپتالوں میں مل رہی ہے اور یہ ہماری قیادت جناب عمران خان اور جناب عثمان احمد خان بزدار کی ہدایت پر ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف اتنی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے آمیں اور مل کر غریب عوام کے مسائل کے لئے جدوجہد کریں۔ کل یہاں پر گوجر خان ٹراما سنٹر کی بات ہوئی تھی آپ نے دس سال پہلے اُس کو شروع کیا تھا اور وہ دس سال سے بند پڑا ہوا ہے تو کل یہاں پر محترمہ یاسمین راشد کو brunt برداشت کرنا پڑا کہ پچھلے دس سال میں وہ functional کیوں نہیں ہوا؟ تو یہ آپ کی بھی ذمہ داری ہے اور ہماری بھی ذمہ داری ہے۔ اگر کہیں پر ہماری کوتاہی ہوگی تو ہم اُس کی ذمہ داری اٹھائیں گے لیکن قائد حزب اختلاف نے جن خیالات کا اظہار کیا اور انہوں نے اس توقع کا اظہار کیا کہ عوام کی جان کے لئے اور عوام کی سہولیات کے لئے ہمیں سیاست نہیں کرنی چاہئے تو اگر ماضی میں کی گئی تو غلط کی گئی، آمیں مل کر اس بات کا عہد کریں کہ مستقبل میں عوام کی سہولیات پر سیاست نہیں کریں گے کیونکہ جس طرح انہوں نے فرمایا آج اُن کی فیملی پر صحت کے حوالے سے مشکل وقت آیا، کل یہ مشکل وقت ہم پر آسکتا ہے، مجھ پر بھی یہ مشکل وقت آسکتا ہے اُس کی ذمہ داری آپ پر آسکتی ہے، کسی پر بھی آسکتی ہے So, let's once for all decide کہ کم از کم ہم عوام کی خدمت اور سہولیات کے حوالے سے point scoring نہیں کریں گے بلکہ اُن کا جائز حق اُن تک پہنچائیں گے یہ سوچے بغیر کہ یہاں پر جناب پرویز الہی کی تختی لگی ہوئی تھی یا جناب عثمان احمد خان بزدار کی تختی لگی ہوئی تھی یا میاں محمد شہباز شریف کی تختی لگی ہوئی تھی ہم ان سب چیزوں کے قطع نظر عوام کی خدمت تندہی سے کریں گے۔ بہت شکریہ

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ابھی آپ تشریف رکھیں۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات اور اُن کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات اور اُن کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جوابوں کی میز پر رکھے گئے)

صوبہ بھر کی جیلوں میں ایڈز اور دیگر بیماریوں میں مبتلا قیدیوں سے متعلقہ تفصیلات

*1130: چودھری اشرف علی: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کی 41 جیلوں میں ایڈز میں مبتلا قیدیوں کی تعداد 287 ہے
ہیپاٹائٹس (سی) میں مبتلا قیدیوں کی تعداد 1416 اور ٹی بی میں مبتلا قیدیوں کی تعداد
128 ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سنٹرل جیل فیصل آباد میں ایڈز میں مبتلا 65 قیدیوں اور
ہیپاٹائٹس (سی) میں مبتلا 481 قیدیوں کے ساتھ پہلے نمبر پر ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ سنٹرل جیل اڈیالہ راولپنڈی میں ایڈز میں مبتلا 29 قیدیوں اور
ہیپاٹائٹس (سی) میں مبتلا 131 قیدیوں کے ساتھ صوبہ بھر میں دوسرے نمبر پر ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ سنٹرل جیل لاہور میں 19 قیدی ایڈز اور 21 قیدی ہیپاٹائٹس
(سی) میں مبتلا ہیں؟

(ه) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں 15 قیدی ایڈز اور 17 قیدی
ہیپاٹائٹس (سی) کا شکار ہیں؟

(و) اگر جزائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو صوبہ بھر کی دیگر جیلوں میں ایڈز، ہیپاٹائٹس
(سی) اور "ٹی بی" کے مرض میں مبتلا قیدیوں کی تعداد کتنی ہے اور حکومت ان قیدیوں
کے علاج معالجہ اور دیگر قیدیوں کو ان امراض سے بچانے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی
ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) صوبہ بھر کی 41 جیلوں میں ایڈز میں مبتلا 264 اسیران مقید ہیں جن میں سے 232
اسیران کا علاج معالجہ جاری ہے اور ان کو باقاعدگی کے ساتھ ادویات بھی فراہم کی
جاری ہیں جبکہ 32 اسیران کا اس مرض میں مبتلا ہونے کی تشخیص کا عمل جاری ہے جبکہ

- پیپٹائٹس (سی) میں 647 اسیران مبتلا ہیں جن میں سے 1102 اسیران کا علاج معالجہ جاری ہے جبکہ 536 اسیران کا اس مرض میں مبتلا ہونے کی تشخیص کا عمل جاری ہے۔ ٹی بی کے مرض میں مبتلا 139 اسیران ہیں جن میں سے 117 اسیران کا علاج معالجہ جاری ہے جبکہ 22 اسیران کا اس مرض میں مبتلا ہونے کی تشخیص کا عمل جاری ہے۔
- (ب) سنٹرل جیل فیصل آباد میں ایڈز کے مرض میں 20 اسیران مبتلا ہیں جن کا علاج معالجہ جاری ہے۔ پیپٹائٹس (سی) کے مرض میں مبتلا 109 اسیران ہیں جن کا علاج معالجہ جاری ہے اور ان کو باقاعدگی کے ساتھ ادویات بھی فراہم کی جا رہی ہیں۔
- (ج) سنٹرل جیل راولپنڈی میں ایڈز کے مرض میں مبتلا 118 اسیران ہیں جن کا علاج معالجہ جاری ہے اور ان کو باقاعدگی کے ساتھ ادویات بھی فراہم کی جا رہی ہیں۔ پیپٹائٹس (سی) میں 130 اسیران ہیں جن کا اس مرض میں مبتلا ہونے کی تشخیص کا عمل جاری ہے۔
- (د) سنٹرل جیل لاہور میں ایڈز کے مرض میں مبتلا سات اسیران ہیں جن کا علاج معالجہ جاری ہے۔ پیپٹائٹس (سی) میں 109 اسیران مبتلا ہیں جن کا علاج معالجہ جاری ہے۔
- (ه) ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں ایڈز کے مرض میں مبتلا 37 اسیران ہیں جن کا علاج معالجہ جاری ہے اور ان کو باقاعدگی کے ساتھ ادویات بھی فراہم کی جا رہی ہیں۔ پیپٹائٹس (سی) میں 101 اسیران مبتلا ہیں جن میں سے پانچ اسیران کا علاج معالجہ جاری ہے جبکہ 96 اسیران کا اس مرض میں مبتلا ہونے کی تشخیص کا عمل جاری ہے۔
- (و) پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے تحت 42140 اسیران کی سکریننگ کروائی گئی۔ 42140 اسیران میں سے 489 اسیران میں ایڈز کی مہلک بیماری کی تشخیص ہوئی ہے۔
- 1 ایڈز کے مرض میں مبتلا اسیران کو باقی اسیران سے علیحدہ رکھا جائے۔
 - 2 ایڈز سے متاثرہ اسیران کی باقی اسیران سے رابطہ اور نقل و حرکت کی پابندی ہونی چاہئے۔
 - 3 ایڈز کے مرض میں مبتلا ہر اسیر کو دوسری مواصلاتی بیماریوں (Communicable Diseases) کے لئے لازمی سکرین کیا جائے۔

- (4) ایڈز سے متاثرہ اسیران کو استعمال کے لئے disposable برتن فراہم کئے جائیں۔
- (5) ایڈز سے متاثرہ اسیران کو استعمال کے لئے disposable ڈینٹل / سرجیکل آلات / سرخج فراہم کی جائیں۔
- (6) ایڈز سے متاثرہ اسیران کو حجامت شیڈ اور ناخن کاٹنے کے لئے ڈسپوزیبل آلات فراہم کئے جائیں۔
- (7) حجام حجامت کرتے وقت ڈسپوزبل گلوں کا استعمال لازمی کرے۔
- (8) ایڈز سے متاثرہ اسیران کو استعمال کے لئے liquid soap فراہم کیا جائے۔
- (9) ایڈز سے متاثرہ اسیران کو استعمال کے لئے علیحدہ علیحدہ تولے فراہم کئے جائیں۔
- (10) ایڈز سے متاثرہ اسیران کے لئے کپڑے دھونے کا علیحدہ انتظام کیا جائے۔
- (11) میڈیکل آفیسر ان متعلقہ جیل میں ایڈز کے اسیران کو روزانہ چیک کریں تاکہ متعلقہ ادویات کی فراہمی اور استعمال کو یقینی بنایا جائے۔

ضلع نیکانہ صاحب میں ڈسٹرکٹ جیل کی منظوری سے متعلقہ تفصیلات

- *1226: آغا علی حیدر: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل و ضلع نیکانہ صاحب میں ڈسٹرکٹ جیل کی منظوری ہو چکی ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کی تعمیر کے لئے تمام فنڈز بھی منظور ہو چکے ہیں؟
- (ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت ڈسٹرکٹ جیل بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟
- وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):
- (الف) محکمہ ہذا کی جانب سے ضلع نیکانہ صاحب میں ڈسٹرکٹ جیل تعمیر کروانے کا منصوبہ ترتیب دیا جا چکا ہے اور آئندہ مالی سال 20-2019 میں ADP میں شامل کروانے کے لئے سفارشات بھجوائی جا چکی ہیں۔
- (ب) جی، نہیں۔ چونکہ ابھی نئے سال کے پروگرام میں شامل کرنے کے لئے تجاویز ارسال کی گئی ہیں اور باقاعدہ طور پر ADP میں شامل ہونے کے بعد فنڈز مختص ہوں گے۔

(ج) جی، ہاں! حکومت ڈسٹرکٹ جیل ننگرانہ صاحب بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اور آئندہ مالی سال 2019-20 میں ADP میں شامل کروانے کے لئے سفارشات بھجوائی جا چکی ہیں۔

فیصل آباد: ڈسٹرکٹ جیل کا زرعی یونیورسٹی سے دور منتقلی سے متعلق تفصیلات

*1546: جناب حامد رشید: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد شہر کے سب سے بڑے تعلیمی ادارے زرعی یونیورسٹی کی دیوار کے ساتھ واقع ہے؟
(ب) کیا حکومت مذکورہ جیل کو اس اہم تعلیمی ادارے سے دور منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں قیدیوں کی تفصیلات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد 1894 میں تعمیر کی گئی جبکہ پنجاب ایگریکلچرل کالج اینڈ ریسرچ انسٹیٹیوٹ (موجودہ زرعی یونیورسٹی) ڈسٹرکٹ جیل کے ساتھ جگہ پر 1906 میں تعمیر کیا گیا۔

(ب) حکومت پنجاب فی الوقت ایسا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

(ج) ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں کل 1630 مرد اور عورتیں اسیران مقید ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

جنس	قیدی	حوالات	مزائے موت	کل تعداد
مرد	283	1449	0	1732
عورتیں	50	36	0	86

فیصل آباد: ڈسٹرکٹ جیل میں قیدی / حوالاتی رکھنے کی گنجائش سے متعلق تفصیلات

*1795: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد کا رقبہ کتنا ہے اس میں کتنی بیرکس / کمرہ جات ہیں کتنے قیدی / حوالاتی رکھنے کی گنجائش ہے؟

(ب) اس میں کتنے قیدی / حوالاتی اس وقت مقید ہیں؟

(ج) اس جیل میں گنجائش سے کتنے زیادہ قیدی / حوالاتی ہیں؟

(د) اس جیل میں قیدیوں کو کون کون سی سہولت فراہم کی جاتی ہیں؟

(ه) کیا ان قیدیوں کو بنیادی سہولیات میسر ہیں؟

(و) ان قیدیوں کو فراہم کردہ سہولیات کی تصدیق کون کرتا ہے کیا کوئی چیلنگ کمیٹی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد 298 کنال اور 16 مرلے پر محیط ہے۔ مردوں کے لئے 16

بیرکس اور چھ سیل بلاک ہیں جبکہ سات بیرکس خواتین اسیران کے لئے ہیں۔

ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں 934 قیدی / حوالاتی رکھنے کی گنجائش ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں کل 1630 مرد اور عورتیں اسیران مقید ہیں جن کی

تفصیل درج ذیل ہے:

جنس	قیدی	حوالاتی	سزائے موت	کل تعداد
مرد	283	1449	0	1732
عورتیں	50	36	0	86

(ج) ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں اس وقت 798 قیدی گنجائش سے زیادہ ہیں۔

(د) ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں قیدیوں کو رہائش، خوراک، اور تعلیم کی بنیادی سہولیات

فراہم کی جاتی ہیں۔

(ه) جی، ہاں! ان قیدیوں کو مندرجہ ذیل بنیادی سہولیات میسر ہیں:-

• ان اسیران کی ویلفیئر کے لئے مذہبی تعلیم کے ساتھ ساتھ رسمی تعلیم بھی دی جاتی

ہے۔ اس کے علاوہ ان کو باہر افراد بنانے کے لئے TEVTA کے تعاون سے

ویلڈنگ، الیکٹریشن اور موٹر مکینک وغیرہ کی مہارت کا کورس کروایا جاتا ہے۔

ان کی جسمانی و ذہنی نشوونما کے لئے والی بال، بیڈمنٹن، فٹ بال اور کرکٹ،

کیرم بورڈ، لڈو جیسی گیمز کا انعقاد بھی کیا جاتا ہے۔

- اسیران کے علاج معالجہ کی سہولت بھی میسر ہے اور ضرورت پڑنے پر متعلقہ ڈی ایچ کیو ہسپتال سے سپیشلسٹ ڈاکٹروں کو کال کر کے ان کا چیک اپ بھی کروایا جاتا ہے۔

- مختلف این جی اوز کی مدد سے اسیران کو فری لیگل ایڈ مہیا کی جاتی ہے جن میں AGHS اور Punjab Bar Council وغیرہ شامل ہیں۔

ان اسیران کی فلاح و بہبود کے لئے مختلف این جی اوز کی مدد سے سکول بھی قائم ہیں، جن میں Rehai School اور جمعیت تعلیم القرآن ٹرسٹ وغیرہ شامل ہیں۔

(و) ڈسٹرکٹ جیل فیصل آباد میں قیدیوں کو فراہم کردہ سہولیات کی چیکنگ کے لئے مہینے میں دو مرتبہ جناب ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج صاحب جیل کا دورہ کرتے ہیں۔ ڈی آئی ریجن جیل خانہ جات بھی جیل کا دورہ کرتے ہیں اور قیدیوں کو فراہم کردہ سہولیات کو چیک کرتے ہیں اور اس بات کو یقینی بناتے ہیں۔ اس کے علاوہ سپرنٹنڈنٹ روزانہ کی بنیاد میں مختلف بیرکس کا دورہ کرتے ہیں اور قیدیوں کو فراہم کردہ سہولیات کو چیک کرتے ہیں۔

فیصل آباد: بورسٹل جیل کے رقبہ، کمرہ جات اور بیرکس سے متعلقہ تفصیلات

*1796: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بورسٹل جیل فیصل آباد کتنے رقبہ پر کب بنائی گئی تھی کیا یہ علیحدہ سے قائم ہے یا کسی اور جیل کے ایک حصہ میں قائم ہے؟

(ب) اس جیل کے سال 2017-18 اور 2018-19 کے اخراجات بتائیں؟

(ج) اس جیل کے کتنے کمرہ جات / بیرکس ہیں ان میں کتنے بچے رکھنے کی گنجائش ہے؟

(د) اس جیل میں قیدی بچوں کو کیا سہولت فراہم کی جاتی ہیں؟

(ه) اس جیل میں قیدی بچوں کو کھانے میں کیا کیا فراہم کیا جاتا ہے؟

(و) اس جیل میں کتنے ملازمین عہدہ / گریڈ وار تعینات ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) بورٹل جیل فیصل آباد 152 ایکڑ رقبے پر مشتمل ہے۔ یہ جیل علیحدہ سے قائم ہے۔

(ب) سال 2017-18 کے اخراجات = 89,42,3676.00

سال 2018-19 کے اخراجات = 75,32,7862.00

(ج) بورٹل جیل فیصل آباد میں ٹوٹل آٹھ کمرے ہیں اور 244 بچے رکھنے کی گنجائش ہے۔

(د) مذہبی تعلیم، ثانوی تعلیم، ٹیوٹا کلاسز (کمپیوٹر، ویلڈنگ، موٹر وائٹنگ، موٹر سائیکل

مکینک)، بینڈ کلاس، ٹیلرنگ کلاس، سپورٹس (فٹبال، کرکٹ، باسکٹ بال، پی ٹی اور

جمناسٹک)، نو عمر اسیران کے لئے میڈیکل آفیسر، ڈسپنسر، حکیم قرشی فاؤنڈیشن اور

ڈینٹل یونٹ کی سہولت موجود ہے۔ PCO کی سہولت بھی میسر ہے۔

(ه) گورنمنٹ کی ہدایات کے مطابق پنجاب کی تمام جیلوں میں ایک menu کے مطابق کھانا

فراہم کیا جاتا ہے۔ Menu list ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) Menu list ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

لاہور شہر میں واقع جیلوں سے متعلق تفصیلات

* 1877: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے

کہ:-

(الف) لاہور شہر میں کل کتنی جیلیں ہیں؟

(ب) خواتین پڑھی لکھی قیدیوں کی تعداد کیا ہے؟

(ج) کتنی خواتین جیل میں اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں؟

(د) کیا جیل میں کوئی خاتون ٹیچر کا انتظام کیا گیا ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) لاہور شہر میں کل دو جیلیں ہیں (i) سنٹرل جیل لاہور (ii) ڈسٹرکٹ جیل لاہور۔

(ب) سنٹرل جیل لاہور میں پانچ پڑھی لکھی خواتین اسیران مقید ہیں۔ جس میں ایک خاتون اسیر میٹرک پاس ہے ایک خاتون اسیر ایف اے پاس ہے ایک خاتون اسیر بی اے پاس ہے اور دو خواتین اسیران ایم اے پاس ہیں جبکہ ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں کوئی خاتون اسیر مقید نہ ہے۔

(ج) اس وقت سنٹرل جیل لاہور میں ٹیوٹا کے تعاون سے بیوٹیشن اور فیشن ڈیزائن کے کورسز کروائے جاتے ہیں جن میں سے 160 قیدی خواتین نے فیشن ڈیزائننگ اور 159 قیدی خواتین نے بیوٹیشن کا کورس مکمل کر لیا ہے جبکہ مزید پچاس قیدی خواتین مذکورہ کورسز جاری رکھے ہوئے ہیں جبکہ تمام خواتین اسیران کو دینی تعلیم بھی دی جا رہی ہے۔

(د) سنٹرل جیل لاہور پر گورنمنٹ کی طرف سے کوئی بھی خاتون ٹیچر تعینات نہ ہے۔ تاہم جمعیت تعلیم القرآن ٹرسٹ کی طرف سے ایک خاتون مذہبی ٹیچر تعینات ہے جو خواتین کو مذہبی تعلیم دیتی ہے جبکہ ٹیوٹا کی جانب سے سات اساتذہ اور چھ دیگر عملہ کے افراد بھی قیدیوں کو فنی تعلیم دینے کے لئے تعینات ہیں۔

صوبہ کی جیلوں میں بیمار قیدی کی ہلاکت کے بعد

میت کو لواحقین کے حوالہ کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

*2084: جناب محمد عبداللہ وڑائچ: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جیلوں میں بیمار قیدیوں کو جیل کے باہر ہسپتالوں میں علاج کے لئے شفٹ کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اگر کسی قیدی کی ہسپتال میں فوتیدگی ہو جائے تو تمام مراحل کی تکمیل جیسا کہ پوسٹمارٹم اور مجسٹریٹ کی اجازت کے بعد اس کی میت کو لواحقین کے حوالے کرنے میں تین سے چار دن لگ جاتے ہیں اور جب فوتیدگی رات کے وقت ہو تو متعلقہ مجسٹریٹ کی عدم دستیابی پر یہ معاملہ مزید لنک جاتا ہے؟

(ج) کیا حکومت قیدی کی ہسپتال میں فوتیدگی کے بعد میت کو لواحقین کے حوالے کرنے اور اس process کو آسان بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو اس سلسلہ میں کیا اقدامات اٹھائے جارہے ہیں تفصیلاً آگاہ فرمائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) جی، ہاں! گزشتہ دس سالوں میں 01.01.2009 تا 31.12.2018 صوبہ بھر کی جیلوں میں کل 12341222 اسیران داخل ہوئے جن میں سے مختلف بیماریوں میں مبتلا 121044 اسیران کو برائے علاج معالجہ جیل سے باہر ہسپتالوں میں شفٹ کیا گیا۔ تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) نہیں۔ یہ بات درست نہ ہے کہ میت کی حوالگی میں تین سے چار دن لگ جاتے ہیں اس ضمن میں مزید تحریر خدمت ہے کہ خدانخواستہ دوران علاج ہسپتال میں کسی اسیر کی موت واقع ہو جائے تو فوری طور پر اس سے متعلق ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج صاحب کو لکھا جاتا ہے جس پر وہ فوری متعلقہ مجسٹریٹ کی ڈیوٹی لگا دیتے ہیں۔ متعلقہ مجسٹریٹ موقع پر پہنچ کر inquest سے متعلق ضابطہ کی کارروائی عمل میں لاتا ہے اور موقع پر ہی میت کو پوسٹمارٹم کے لئے متعلقہ تھانہ کے ایس ایچ او (جو کہ موقع پر موجود ہوتا ہے) کے حوالے کر دیتا ہے اور اسی وقت میت کا پوسٹمارٹم کروا کر میت کو لواحقین کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔

(ج) قیدی کی میت کو لواحقین کے سپرد کرنے میں صرف ہونے والے وقت کا دورانیہ زیادہ سے زیادہ دو سے تین گھنٹے ہے اور یہ کہ اس دوران لواحقین کو کسی قسم کی اضافی تکلیف نہ ہو اس امر کو یقینی بنایا جاتا ہے چنانچہ اس سلسلہ میں کسی قسم کے نئے اقدامات کی ضرورت نہ ہے اور یہ کہ درج بالا دورانیہ ایک قیدی کی میت کی حوالگی کے لئے ہونے والی قانونی کارروائی کے لئے ضروری ہے۔

پنجاب کی جیلوں میں خواتین سٹاف

کی تعداد و خواتین قیدیوں کے تناسب سے ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*2087: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا صوبہ بھر کی جیلوں میں خواتین سٹاف کی تعداد (ratio) خواتین قیدیوں کی اوسطاً تعداد کے مطابق ہوتی ہے؟

(ب) اگر ایسا ہے تو حکومت فی میل سٹاف کی تعداد کو خواتین قیدیوں کی اوسطاً تعداد کے مطابق کیوں نہیں بڑھائی؟

(ج) جیلوں کے میل اور فی میل سٹاف کی رہائش کا کیا انتظام ہوتا ہے کیا وہ ڈیوٹی کے بعد اپنے گھروں کو جاسکتے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کی جیلوں کی خواتین سٹاف کی Ratio خواتین قیدیوں کی اوسطاً تعداد کے مطابق ہے جس کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ب) چونکہ حکومت پنجاب نے خواتین سٹاف کی تعداد خواتین قیدیوں کی اوسطاً تعداد سے زیادہ دی ہے اس لئے اس کی اوسطاً تعداد بڑھانے کی ضرورت نہ ہے۔

(ج) پنجاب کے تمام جیلوں میں میل / فی میل سٹاف کے لئے رہائشی کالونیاں تعمیر کی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں تمام میل سٹاف کے لئے وارڈ لائن تعمیر ہیں جن میں میل وارڈر سٹاف عارضی قیام کرتے ہیں اور نزدیک کے رہنے والے گھروں کو بھی جاسکتے ہیں۔

صوبہ بھر کی جیلوں میں

قیدیوں کی افطاری پر اٹھنے والے اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*2138: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 19-2018 میں صوبہ بھر کی تمام جیلوں میں قیدیوں کی افطاری کے لئے کتنے لٹر شربت خرید کیا گیا تھا؟

- (ب) یہ شربت کس برانڈ کا تھا اور اس پر کتنی لاگت آئی ہر ریجن کی تفصیل بتائی جائے؟
- (ج) شربت خریدنے کا اشتہار کس اخبار میں دیا گیا اور کتنی پارٹیوں / فرموں نے بولی میں حصہ لیا شربت کس کمپنی / فرم سے خریدا کیا گیا اس کی تفصیل فراہم فرمائیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) مالی سال 2018-19 میں صوبہ بھر کی تمام جیلوں میں قیدیوں کی افطاری کے لئے 29747.539 لیٹر شربت خرید کیا گیا اور اس کی جیل وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) شربت جو خریدا گیا اس کا برانڈ اور لاگت کی ریجن وار تفصیل درج ذیل ہے:

ریجن کا نام	شربت کے برانڈ کا نام	لاگت
فیصل آباد	ثمر قد	-/980358 روپے
سرگودھا	ثمر قد	-/760874 روپے
لاہور	ثمر قد	-/1792031 روپے
ملتان	ثمر قد / جام شیریں	-/618220 روپے
راولپنڈی	ثمر قد / جام شیریں	-/971225 روپے
ساہیوال	ثمر قد	-/672219 روپے
بہاولپور	ثمر قد / نورس	-/82589 روپے
کل لاگت		-/5877516 روپے

(ج) شربت کی خریداری کے لئے 2018-19 میں اشتہار مورخہ 15.04.2018 کو روزنامہ

"دنیا"، "سما"، "طاقت"، "خبریں"، "ایکسپریس"، "ٹریبون" اور 16.04.2018 "نوائے وقت" میں شائع ہوا لیکن کسی بھی فرم کی طرف سے ٹینڈر نہیں دیا گیا دوبارہ اشتہار مورخہ 25.10.2018 روزنامہ "جہاں نما"، "جہان پاکستان"، 26.10.2018 "جنگ" اور "دی نیشن" میں اشتہار شائع ہوا لیکن کسی بھی فرم کی طرف سے ٹینڈر ریٹ نہ دیئے گئے تیسری بار اشتہار 20.12.2018 روزنامہ "دنیا"، "دی نیشن"، 21.12.2018 روزنامہ "خبریں"، "پاکستان"، "جنگ" اور 24.12.2018 روزنامہ "اباسین" میں شائع ہوا اس بار بھی کسی بھی فرم نے ٹینڈر نہ دیا چوتھی بار اشتہار مورخہ 20.03.2019 "نوائے آزاد"، 21.03.2019 "نوائے وقت"، روزنامہ "دنیا"،

2019.03.22 "اوصاف"، 2019.03.23 "کارنامہ" اور 2019.03.27 کو "ڈان" میں شائع ہوا جس کے لئے صرف ایک ٹینڈر میسرز عوامی مظہر کمیونیکیشن کی طرف سے وصول ہوا جس کی ٹیکنیکل پروپوزل کھولی گئی مگر پیپرا کی طرف سے اس خریداری کے لئے (Mis Procurement) کا اعتراض لگایا گیا جس کی وجہ سے تمام جیلوں کو ان کی ضرورت کے مطابق پیپرا رول 59-b کے تحت لوکل خریداری کرنے کی اجازت دی گئی شربت خریدنے کا اشتہار صوبہ پنجاب کی ہر ایک جیل نے پیپرا کی ویب سائٹ پر دیا کیونکہ شربت کی خریداری کی لاگت پنجاب کی کسی بھی جیل کی 20 لاکھ سے زیادہ نہ تھی اور جتنی پارٹی / فرموں نے بولی میں حصہ لیا اور جس کمپنی / فرم سے شربت کی خریداری کی گئی اس کی جیل وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ کے اضلاع میں جیلوں کی تعمیر

کے لئے 2018-19 مختص کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*2577: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) اس وقت صوبہ کے کن کن اضلاع میں جیلیں زیر تعمیر ہیں؟
- (ب) یہ جیلیں بنانے کی منظوری کب ہوئی تھی؟
- (ج) ان جیلوں کا کتنے فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنا باقی ہے؟
- (د) ان جیلوں کی تعمیر کے لئے سال 2018-19 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟
- (ه) یہ جیلیں کب تک تعمیر ہو جائیں گی؟
- (و) کیا ضلع چنیوٹ میں جیل ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) اس وقت صوبہ پنجاب کے درج ذیل اضلاع میں جیلیں زیر تعمیر ہیں۔

- 1- سب جیل سمندری ضلع فیصل آباد
- 2- سب جیل پٹواری ضلع حافظ آباد
- 3- میانوالی
- 4- لودھراں

(ب) ان جیلوں کی منظوری کی تفصیل درج ذیل ہے:

- ڈسٹرکٹ جیل لودھراں گورنمنٹ آف پنجاب ہوم ڈیپارٹمنٹ لاہور کے نوٹیفکیشن نمبر HD/15-31/2005 (DEV) SO مورخہ 11.10.2007 کی تحت منظوری ہوئی تھی۔
- ہائی سیورٹی پریزن مینوالی گورنمنٹ آف پنجاب ہوم ڈیپارٹمنٹ لاہور کے نوٹیفکیشن نمبر HD/15-20/2005 (DEV) SO مورخہ 12.05.2007 کی تحت منظوری ہوئی تھی۔
- سب جیل سمندی گورنمنٹ آف پنجاب ہوم ڈیپارٹمنٹ لاہور کے نوٹیفکیشن نمبر HD/15-SO (DEV) 1-2015 مورخہ 04.09.2015 کی تحت منظوری ہوئی تھی۔
- سب جیل پنڈی بھٹیاں گورنمنٹ آف پنجاب ہوم ڈیپارٹمنٹ لاہور کے نوٹیفکیشن نمبر HD/15-1/2015 SO (DEV) مورخہ 08.09.2015 کی تحت منظوری ہوئی تھی۔

(ج)

نام جیل	کتنے فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔	کتنے فیصد کام ہوا ہے۔
سب جیل سمندی	سب جیل سمندی کا 55 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔	48 فیصد کام ہوا ہے۔ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کی رپورٹ کے مطابق
سب جیل پنڈی بھٹیاں	سب جیل پنڈی بھٹیاں کا 100 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔	تعمیرات کے مطابق کام مطابق ہو چکا ہے۔
ڈسٹرکٹ جیل لودھراں	ڈسٹرکٹ جیل لودھراں کا 100 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔	دو فیصد کام ہوا ہے۔ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کی رپورٹ کے مطابق
ہائی سیورٹی پریزن مینوالی	ہائی سیورٹی پریزن مینوالی کا 95 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔	تین فیصد کام ہوا ہے۔ بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ کی رپورٹ کے مطابق

(د) ان جیلوں کی تعمیر کے لئے سال 19-2018 میں مختص کردہ رقم کی تفصیل درج ذیل

ہے۔

سرل نمبر	نام جیل	مختص کردہ رقم
1-	سب جیل سمندی	17.123 ملین
2-	سب جیل پنڈی بھٹیاں	0.000 ملین
3-	ڈسٹرکٹ جیل لودھراں	73.233 ملین
4-	ہائی سیورٹی پریزن مینوالی	15.000 ملین

(۵)

سرٹیل نمبر	نام جیل	مجوزہ تاریخ تکمیل
1-	سب جیل سمندری	2020-21
2-	سب جیل پنڈی بھٹیاں	2019-20
3-	ڈسٹرکٹ جیل لودھراں	2019-20
4-	ہائی سیورٹی پریزن میاںوالی	2019-20

مزید یہ کہ ان جیلوں کی تکمیل کا دار و مدار فنڈز کی دستیابی پر منحصر ہے۔

(۶) اس وقت ضلع چنیوٹ میں کوئی جیل نہ ہے۔ جبکہ ڈسٹرکٹ جیل چنیوٹ کی تعمیر کے لئے نئے سال کی ADP میں سفارشات بھجوائی جا چکی ہیں۔ مزید یہ کہ 1067 کنال اور سات مرلے زمین جو کہ تحصیل لالیاں ضلع چنیوٹ میں ہے جو کہ اوقاف ڈیپارٹمنٹ کی ملکیت ہے اس کو محکمہ جیل خانہ جات کے حق میں ٹرانسفر کروانے کے لئے ہوم ڈیپارٹمنٹ لاہور کو تحریر کیا گیا ہے جو نہی زمین محکمہ ہذا کے حق میں ٹرانسفر ہوگی مزید کارروائی عمل میں لائی جاسکے گی۔

رحیم یار خان: ڈسٹرکٹ جیل میں مقید قیدیوں

کے ایڈز اور سپائٹس کے علاج معالجہ سے متعلقہ تفصیلات

*2609: سید عثمان محمود: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں قیدیوں کے ایڈز اور سپائٹس کے آخری دفعہ کب ٹیسٹ کروائے؟

(ب) جیل ہذا میں موجود قیدیوں میں سے کتنے قیدی سپائٹس اور ایڈز کا شکار ہیں؟

(ج) جیل ہذا میں مذکورہ بالا امراض کے علاج معالجہ کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں مورخہ 12.06.2019 تا 13.06.2019 دو روزہ سکریٹنگ کیمپ لگایا گیا تھا جس کے دوران تمام اسیران کے پیپائٹس بی، سی اور ایڈز کے ٹیسٹ کئے گئے۔ علاوہ ازیں جیل میں آنے والے تمام نئے اسیران کا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال رحیم یار خان کے تعاون سے ایڈز اور پیپائٹس کے ٹیسٹ روزانہ کی بنیاد پر ہوتے ہیں۔ اسیران کو جیل ہسپتال میں باقاعدہ علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کی جارہی ہیں۔

(ب) جیل ہذا میں پیپائٹس (بی) کے دو اسیران اور پیپائٹس (سی) کے گیارہ اسیران اور ایڈز کا ایک مریض موجود ہے۔

(ج) حکومت پنجاب کے ذیلی ادارے پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کی فراہم کردہ ادویات جیل میڈیکل آفیسر کی نگرانی میں ایڈز کے مرض میں مبتلا قیدیوں کو مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ ایڈز میں مبتلا اسیران کو میڈیکل و جیل سٹاف کی خصوصی نگرانی میں رکھا جاتا ہے اور ان اسیران کو دوسرے اسیران سے علیحدہ رکھا جاتا ہے۔ ان کا روزانہ کی بنیاد پر میڈیکل چیک اپ کیا جاتا ہے۔ ان اسیران کو رہائی کے وقت تاکید کی جاتی ہے کہ وہ علاج کے سلسلہ میں متعلقہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال سے رابطہ میں رہیں۔ اس کے علاوہ تمام سپرنٹنڈنٹ جیل صاحبان کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ روزانہ اپنے جیل کے دورہ کے دوران مندرجہ ذیل اقدامات کو چیک کریں۔

- 1 ایڈز کے مرض میں مبتلا اسیران کو باقی اسیران سے علیحدہ رکھا جائے۔
- 2 ایڈز سے متاثرہ اسیران کی باقی اسیران سے رابطہ اور نقل و حرکت کی پابندی ہونی چاہئے۔
- 3 ایڈز کے مرض میں مبتلا ہر اسیر کو دوسری مواصلاتی بیماریوں (Communicable Diseases) کے لئے لازمی سکرین کیا جائے۔
- 4 ایڈز سے متاثرہ اسیران کو استعمال کے لئے disposable برتن فراہم کئے جائیں۔

(5) ایڈز سے متاثرہ اسیران کو استعمال کے لئے disposable ڈسپوزبل / سرجیکل آلات / سرخ فراہم کی جائیں۔

(6) ایڈز سے متاثرہ اسیران کو حجامت شیو اور ناخن کاٹنے کے لئے disposable آلات فراہم کئے جائیں۔

(7) حجام حجامت کرتے وقت ڈسپوزبل گلوڑ کا استعمال لازمی کرے۔

(8) ایڈز سے متاثرہ اسیران کو استعمال کے لئے liquid soap فراہم کیا جائے۔

(9) ایڈز سے متاثرہ اسیران کو استعمال کے لئے علیحدہ علیحدہ تولیے فراہم کئے جائیں۔

(10) ایڈز سے متاثرہ اسیران کے لئے کپڑے دھونے کا علیحدہ انتظام کیا جائے۔

(11) میڈیکل آفیسران متعلقہ جیل میں ایڈز کے اسیران کو روزانہ چیک کریں تاکہ متعلقہ ادویات کی فراہمی اور استعمال کو یقینی بنایا جائے

لاہور: ڈسٹرکٹ جیل میں ایڈز

کے مریضوں کی تعداد اور ان کے علاج سے متعلقہ تفصیلات

*3052: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کی جیلوں میں موجود اسیران میں ایڈز کی مہلک بیماری کی تشخیص ہوئی ہے؟

(ب) لاہور ڈسٹرکٹ جیل میں کتنے مریض ایڈز کی بیماری میں مبتلا ہیں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) ایڈز سے متاثرہ قیدیوں (مرد و خواتین) کی بیماری کے علاج معالجہ کی سہولت دینے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کے تحت 42140 اسیران کی سکریننگ کروائی گئی۔

42140 اسیران میں سے 489 اسیران میں ایڈز کی مہلک بیماری کی تشخیص ہوئی ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ جیل لاہور میں 31 اسیران ایڈز کے مرض میں مبتلا ہیں جن کو باقاعدگی سے

ادویات فراہم کی جاتی ہیں۔

(ج) حکومت پنجاب کے ذیلی ادارے پنجاب ایڈز کنٹرول پروگرام کی فراہم کردہ ادویات

جیل میڈیکل آفیسر کی نگرانی میں ایڈز کے مرض میں مبتلا قیدیوں کو مفت فراہم کی جاتی

ہیں۔ ایڈز میں مبتلا اسیران کو میڈیکل و جیل سٹاف کی خصوصی نگرانی میں رکھا جاتا ہے

اور ان اسیران کو دوسرے اسیران سے علیحدہ رکھا جاتا ہے۔ ان کا روزانہ کی بنیاد پر

میڈیکل چیک اپ کیا جاتا ہے۔ ان اسیران کو رہائی کے وقت تاکید کی جاتی ہے کہ وہ

علاج کے سلسلہ میں متعلقہ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال سے رابطہ میں رہیں۔ اس کے

علاوہ تمام سپرنٹنڈنٹ جیل صاحبان کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ روزانہ اپنے جیل کے دورہ

کے دوران مندرجہ ذیل اقدامات کو چیک کریں۔

(1) ایڈز کے مرض میں مبتلا اسیران کو باقی اسیران سے علیحدہ رکھا جائے۔

(2) ایڈز سے متاثرہ اسیران کی باقی اسیران سے رابطہ اور نقل و حرکت کی پابندی ہونی

چاہئے۔

(3) ایڈز کے مرض میں مبتلا ہر اسیر کو دوسری مواصلاتی بیماریوں

(Communicable Diseases) کے لئے لازمی سکرین کیا جائے۔

(4) ایڈز سے متاثرہ اسیران کو استعمال کے لئے disposable برتن فراہم کئے

جائیں۔

(5) ایڈز سے متاثرہ اسیران کو استعمال کے لئے disposable ڈنچل / سرجیکل

آلات / سرخج فراہم کی جائیں۔

(6) ایڈز سے متاثرہ اسیران کو حجامت شیو اور ناخن کاٹنے کے لئے

disposable آلات فراہم کئے جائیں۔

- (7) حمام حجامت کرتے وقت disposable گلوں کا استعمال لازمی کرے۔
 (8) ایڈز سے متاثرہ اسیران کو استعمال کے لئے liquid soap فراہم کیا جائے۔
 (9) ایڈز سے متاثرہ اسیران کو استعمال کے لئے علیحدہ علیحدہ تولے فراہم کئے جائیں۔
 (10) ایڈز سے متاثرہ اسیران کے لئے کپڑے دھونے کا علیحدہ انتظام کیا جائے۔
 (11) میڈیکل آفیسر ان متعلقہ جیل میں ایڈز کے اسیران کو روزانہ چیک کریں تاکہ متعلقہ ادویات کی فراہمی اور استعمال کو یقینی بنایا جائے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

محکمہ جیل میں آفیسر ز اور نان آفیسرز کے کیڈر اور ان کی ترقی سے متعلقہ تفصیلات

548: خواجہ سلمان رفیق: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) محکمہ جیل خانہ جات میں آفیسر ز اور نان آفیسرز کے کتنے کیڈر ہیں؟
 (ب) محکمہ ہذا میں آفیسر ز اور نان آفیسرز کے علاوہ سٹیو، کلرک، نائب قاصد اور الیکٹریشن صفائی کا عملہ، طبی عملہ وغیرہ ٹوٹل کتنے کیڈر کے ہیں؟
 (ج) محکمہ جیل کے مندرجہ بالا تمام کیڈرز کی ترقی کا کیا طریق کار ہے DPC کا سالانہ شیڈول کیا ہے محکمہ میں تمام کیڈرز کے کتنے لوگوں کی ترقی ہونے والی ہے پورے صوبہ میں تمام کیڈرز کی کتنی سیٹیں خالی ہیں۔ ترقی میں کتنے سال کی ACR کی ضرورت ہے ان سب کیڈرز کے سروس سٹرکچر کی تفصیلات کیا ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) محکمہ جیل خانہ جات میں آفیسر ز اور نان آفیسرز کے درج ذیل کیڈر ہیں۔

i	ایگزیکٹو کیڈر	ii	میڈیکل کیڈر	iii	سائیکالوجسٹ کیڈر
iv	اکاؤنٹس کیڈر	v	کلیریکل کیڈر	vi	ٹیکنیکل کیڈر

(ب) محکمہ جیل خانہ جات، پنجاب میں آفیسر ز اور نان آفیسرز کے درج ذیل چھ کیڈر ہیں

تقسیم ہیں جبکہ ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

i	ایگزیکٹو کیڈر	ii	میڈیکل کیڈر	iii	سائیکالوجسٹ کیڈر
iv	اکاؤنٹس کیڈر	v	کلیریکل کیڈر	vi	ٹیکنیکل کیڈر

(ج) محکمہ جیل خانہ جات میں پروموشن برطابق پنجاب سول سروس ایکٹ 1974 کے تحت کی جاتی ہے، جو کہ درج ذیل ہے:

- 1) A civil servant shall be eligible to be considered for appointment by promotion to a post reserved for promotion in the service or cadre to which he belongs in a manner as may be prescribed: provided that he possesses the prescribed qualifications.
- 2) Promotion including proforma promotion shall not be claimed by any civil servant as of right.
- 3) Promotion shall be granted with immediate effect and be actualized from the date of assumption of charge of the higher post and shall in no case be granted from the date of availability of post reserved for promotion.
- 4) A civil servant shall not be entitled not promotion from an earlier date except in the case of proforma promotion.
- 5) A retired civil servant shall not be eligible for grant of promotion or proforma promotion.
- 6) A post referred to in sub-section (1) may either be a selection post or a non-selection post to which promotion shall be made as follow:
 - a) in the case of a selection post, on the basis of selection on merits and
 - b) in the case of non-selection post, on the basis to seniority-cum-fitness

محکمہ جیل خانہ جات میں تمام کیڈر کی 962 اسمائیاں پروموشن کوٹا میں خالی ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ جیل خانہ جات میں تمام کیڈر کی تقریباً 6670 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ جیل خانہ جات میں بمطابق پروموشن پالیسی، ترقی کے لئے سابقہ پانچ سالہ ACR درکار ہوتی ہیں۔

محکمہ جیل خانہ جات، پنجاب کے سروس سٹرکچر کی فوٹوکاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد میں بیرکس کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

568: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) سنٹرل جیل فیصل آباد کتنے بیرکس پر مشتمل ہے؟
- (ب) اس میں کتنے قیدی / حوالاتی اس وقت مقید ہیں؟
- (ج) اس جیل میں کتنے ملازمین ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں کتنے ملازمین گریڈ 16 اور اوپر کے ہیں؟
- (د) اس جیل کے سال 2017-18 اور 2018-19 کے اخراجات کی تفصیل فراہم کریں؟
- (ه) کتنے فنڈز سے یکم اگست 2018 سے آج تک کتنی مالیت کی کون کون سی اشیاء خرید کی گئیں؟
- (و) اس جیل میں اس عرصہ کے دوران کس کس مخیر حضرات نے کون کون سی اشیاء فراہم کیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

- (الف) سنٹرل جیل فیصل آباد میں 9 بیرک، آٹھ سیلز، ایک ہسپتال، ایک کچن، چھ سزائے موت سیلز، تین ہائی سیورٹی انکلوژرز، ایک ہائی سیورٹی سیل سزائے موت، ایک یوبارک ہائی سیورٹی پر مشتمل ہے۔

(ب) سنٹرل جیل، فیصل آباد میں قیدیوں / حوالاتیوں کی کل تعداد 3010 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1835	قیدی
867	حوالاتی
308	قیدی سزائے موت
3010	ٹوٹل

- (ج) سنٹرل جیل، فیصل آباد پر کل 562 ملازمین ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں جن میں گریڈ 16 اور گریڈ 16 سے اوپر کے ملازمین کی تعداد 20 ہے۔
- (د) سنٹرل جیل، فیصل آباد میں سال 2017-18 اور 2018-19 کے اخراجات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ه) سنٹرل جیل، فیصل آباد پر اشیاء خورد و نوش برائے اسیران، خام مال برائے جیل فیکٹری اسیران، پٹرول، سٹیشنری، پرنٹنگ، ادویات برائے اسیران، مرمت مشینری اور ملازمین کی وردی کی مد میں یکم اگست 2018 سے اب تک مبلغ -/85746383 روپے کی خریداری کی گئی۔
- (و) سنٹرل جیل، فیصل آباد پر جن مخیر حضرات نے اشیاء فراہم کیں ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ بھر کی جیلوں میں قیدیوں کی سحری

اور افطاری کے لئے خرید کردہ کوکنگ آئل سے متعلق تفصیلات

658: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) مالی سال 2018-19 میں صوبہ بھر میں جیل کے اندر قیدیوں کی افطاری کے بندوبست کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی؟
- (ب) قیدیوں کی افطاری اور سحری کے لئے تمام ریجن میں کوکنگ آئل کے کتنے لٹرز خریدے گئے ہر ریجن کی تفصیل بتائی جائے؟
- (ج) ہر کوکنگ آئل کس برانڈ کا تھا اور اسے خریدنے کا اشتہار کس کس اخبار میں دیا گیا تھا؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) صوبہ بھر کی جیلوں کو خوراک کی مد میں بجٹ فی کس جیل وار ایک فارمولے کے تحت مختص کیا جاتا ہے یعنی ٹوٹل بجٹ خوراک تقسیم ٹوٹل تمام جیلوں کی گنتی برابر فی کس بجٹ ہر جیل کی گنتی کے مطابق بجٹ الاٹ کیا جاتا ہے اور منظور شدہ خوراک menu کے مطابق اسیران کو تین وقت کا کھانا فراہم کیا جاتا ہے۔ سحری و افطاری بھی خوراک menu میں شامل ہے جس کا بجٹ الگ مختص نہیں کیا جاتا ہے۔

(ب) قیدیوں کی افطاری اور سحری کے لئے 63158.464 لٹرز کوکنگ آئل خرید کیا گیا اس کی ریجن وار تفصیل درج ذیل ہے:

ریجن کا نام	کوکنگ آئل خریدنے کی مقدار لیٹرز میں
راولپنڈی	6345.151
لاہور	24697.183
ملتان	4732.028
فیصل آباد	8797.175
سرگودھا	7170.068
ساہیوال	5288.859
بہاولپور	6128
کل میزان	63158.464 لٹرز

(ج) کوکنگ آئل کی خریداری برائے مالی سال 2018-19 کے لئے درج ذیل اخبارات میں اشتہارات دیئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

پہلی بار اشتہار جن اخبارات میں دیا گیا اور تاریخ 03.05.2018 برائے ٹینڈر مقرر کی گئی۔

نمبر شمار	روزنامہ اخبار	تاریخ اخبار شائع	ریکارڈس
1-	ایکسپریس ٹریبون	15.04.2018	کسی بھی فرم / ٹھیکیدار نے مذکورہ تاریخ کو حصہ نہ لیا
2-	سہ	15.04.2018	
3-	دنیا	15.04.2018	
4-	طاقت	15.04.2018	
5-	نوائے وقت	16.04.2018	
6-	خبریں	16.04.2018	

دوسری بار اشتہار جن اخبارات میں دیا گیا اور تاریخ 28.06.2018 برائے ٹینڈر مقرر کی گئی۔

نمبر شمار	روزنامہ اخبار	تاریخ اخبار شائع	ریکارڈس
1-	ایکپریس	05.06.2018	میسرز الموسی ایٹ انڈسٹریز، نوشہرہ اور میسرز فیصل آباد آئل
2-	مشرق	05.06.2018	ریفائنری، فیصل آباد نے حصہ لیا۔ مذکورہ فرموں کے کوئٹہ آئل کے
3-	جنگ	06.06.2018	عمومہ جات پنجاب فوڈ اتھارٹی لاہور اور پاکستان سٹینڈرڈ اینڈ کوآپری
4-	ایکپریس ٹریبون	06.06.2018	کنٹرول اتھارٹی، لاہور برائے تجزیہ بھجوائے گئے اور PSQA کی
5-	دن	06.06.2018	تجزیہ رپورٹ جس میں دونوں فرموں کے نمونہ جات انسانی استعمال
6-	انصاف	06.06.2018	کے لئے موزوں نہ ہونے کی بناء پر ٹینڈر مسز در دیئے گئے۔

تیسری بار اشتہار جن اخبارات میں دیا گیا اور تاریخ 20.11.2018 برائے ٹینڈر مقرر کی گئی۔

نمبر شمار	روزنامہ اخبار	تاریخ اخبار شائع	ریکارڈس
1-	دی ٹینشن	25.10.2018	میسرز الموسی ایٹ انڈسٹریز، نوشہرہ نے حصہ لیا مگر اس کا ٹینڈر درج ذیل مطلوبہ
2-	جہاں نما	25.10.2018	کافذات کی کمی کی بناء پر پریچر کبھی کی سفارشات پر مسز در دیا گیا:
3-	جہاں پاکستان	25.10.2018	الف) مینو فیکچرنگ لائسنس PSQA
4-	جنگ	26.10.2018	ب) مینو فیکچرنگ لائسنس پنجاب پور فوڈرو

چوتھی بار اشتہار جن اخبارات میں دیا گیا اور تاریخ 19.01.2019 برائے ٹینڈر مقرر کی گئی۔

نمبر شمار	روزنامہ اخبار	تاریخ اخبار شائع	ریکارڈس
1-	دنیا	20.12.2018	فیصل آباد آئل ریفائنری، فیصل آباد نے ٹینڈر میں حصہ لیا مگر اس کا ٹینڈر درج ذیل
2-	جنگ	20.12.2018	مطلوبہ کافذات کی کمی کی بناء پر پریچر کبھی کی سفارشات پر مسز در دیا گیا:
3-	دی ٹینشن	20.12.2018	الف) مینو فیکچرنگ لائسنس PSQA
4-	پاکستان	21.12.2018	ب) مینو فیکچرنگ لائسنس پنجاب پور فوڈرو
5-	خبریں	21.12.2018	ج) لائسنس آف برانڈ / ٹریڈ مارک
6-	اباسین	24.12.2018	

پانچویں بار اشتہار جن اخبارات میں دیا گیا اور تاریخ 08.04.2019 برائے ٹینڈر مقرر کی گئی۔

نمبر شمار	روزنامہ اخبار	تاریخ اخبار شائع	ریکارڈس
1-	نوائے وقت	21.03.2019	کسی بھی فرم / ٹھیکیدار نے مذکورہ تاریخ کو حصہ نہ لیا
2-	دنیا	21.03.2019	
3-	نوائے آزاد	22.03.2019	
4-	اوصاف	22.03.2019	
5-	کارنامہ	23.03.2019	
6-	ڈان	27.03.2019	

مزید برآں کوکنگ آئل کا ٹینڈر نہ ہونے کی بناء پر صوبہ بھر کی جیلوں کو برائے لوکل پرچیز کوکنگ آئل (کیٹولہ) ہدایت کی گئی کہ جو کوکنگ آئل اچھے برانڈ کے ہوں اور مارکیٹ میں وافر مقدار میں موجود ہوں ان کی خریداری جیلوں کا انتظام چلانے کے لئے کی جائے۔ کوکنگ آئل کے برانڈ کی ریجن وار تفصیل درج ذیل ہے:

ریجن کا نام	کوکنگ آئل کا برانڈ
روالپنڈی	شہباز کیٹولہ کوکنگ آئل، کرم کوکنگ آئل، شمع کوکنگ آئل، روشن کیٹولہ کوکنگ آئل
لاہور	روشن کیٹولہ کوکنگ آئل، سلوئی کیٹولہ کوکنگ آئل
ملتان	شمع کوکنگ آئل
فیصل آباد	روشن کیٹولہ کوکنگ آئل، پکوان کیٹولہ کوکنگ آئل، بیٹ کیٹولہ کوکنگ آئل
سرگودھا	روشن کیٹولہ کوکنگ آئل، سلوئی کیٹولہ کوکنگ آئل، شاہ تاج کیٹولہ کوکنگ آئل، غنی کیٹولہ کوکنگ آئل
ساہیوال	شمع کوکنگ آئل، سلوئی کیٹولہ کوکنگ آئل
بہاولپور	شمع کوکنگ آئل، کسان کیٹولہ کوکنگ آئل

مزید برآں کوکنگ آئل خریدنے کا اشتہار صوبہ پنجاب کی ہر ایک جیل نے پیپرا کی ویب سائٹ پر دیا کیونکہ کوکنگ آئل کی خریداری کی رقم پنجاب کی کسی بھی جیل کی 20 لاکھ سے زیادہ نہ تھی اس لئے PPRA رولز کے مطابق اخبار میں اشتہار دینے کی ضرورت نہ تھی۔

رجیم یار خان: ڈسٹرکٹ جیل میں

مرد و خواتین قیدیوں کی تعداد اور سہولیات سے متعلق تفصیلات

737: سید عثمان محمود: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ جیل رجیم یار خان میں کتنے مرد و خواتین قیدیوں کی تعداد ہے؟

(ب) جیل ہذا میں کتنے قیدی گنجائش سے زائد ہیں؟

(ج) جیل ہذا میں کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں تفصیلاً آگاہ کریں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف)

- (1) ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں مرد اسیران کی تعداد 553 ہے۔
- (2) ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں خواتین اسیران کی تعداد 14 ہے۔

(ب)

- (1) ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں اسیران کی رکھنے کی گنجائش 316 ہے۔
- (2) ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں ٹوٹل اسیران کی تعداد 567 ہے جبکہ ڈسٹرکٹ جیل رحیم یار خان میں اس وقت 251 اسیران گنجائش سے زیادہ ہیں۔

(ج)

- (1) تمام اسیران کو متوازن اور بہترین کھانا فراہم کیا جاتا ہے۔
- (2) تمام اسیران کو طبی سہولتیں فراہم کی جاتی ہیں۔ جیل ہسپتال میں تمام ادویات کی وافر مقدار میں موجودگی کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ شیخ زید ہسپتال سے سپیشلسٹ ڈاکٹر کے ذریعے بھی اسیران کو علاج معالجہ کو سہولت فراہم کی جاتی ہے۔ ڈاکٹر ز اور پیرا میڈیکل سٹاف کی سہولت موجود ہے۔
- (3) خواتین اسیران کو جیلوں میں تمام بنیادی سہولیات مثلاً خاتون ڈاکٹر، بنیادی طبی سہولیات، دو کیشنل ٹریننگ اور وہ خواتین جن کے ہمراہ کم عمر بچے ہوتے ہیں انہیں special diet دی جاتی ہے اور ان کی تعلیم و تربیت کا بھی بندوبست کیا جاتا ہے۔
- (4) نو عمر اسیران کے لئے تعلیم کا مناسب بندوبست کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ نو عمر اسیران کے لئے indoor/ outdoor games کا خصوصی اہتمام کیا گیا ہے۔
- (5) تمام اسیران کے لئے دینی تعلیم کا نظام موجود ہے۔ علاوہ ازیں بنیادی لٹریسی کے سنٹر بھی قائم کئے گئے ہیں۔
- (6) اسیران کے مطالعے کے لئے تمام موضوعات پر مشتمل لائبریری موجود ہے۔
- (7) قیدیوں کو صاف اور ٹھنڈے پانی کی فراہمی کے لئے واٹر فلٹریشن پلانٹ اور واٹر چلرز لگائے گئے ہیں۔
- (8) بالغ اسیران کو تعلیم کے ساتھ ساتھ ٹیلرنگ کی تربیت بھی فراہم کی جا رہی ہے۔

(9) مختلف NGOs کے تعاون سے فری لیگل ایڈ بھی فراہم کی جاتی ہے۔

(10) ہر ماہ میں دو مرتبہ سیشن جج صاحبان کے وزٹ ہوتے ہیں۔ جن میں چھوٹے چھوٹے

جرائم میں ملوث اسیران کو رہائی دلواتے ہیں اور اگر کسی اسیران کو کوئی شکایت ہو تو ان

کا فوری ازالہ کرایا جاتا ہے۔

صوبہ میں قیدیوں کو دی گئی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

790: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر جیل خانہ جات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) قیدیوں کی سہولتوں کے لئے ایک سال میں جیل میں کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) قیدیوں کی بہتری کے لئے حکومت مزید اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) صوبہ میں قیدیوں کو تعلیم کی فراہمی کے لئے لٹریسی سنٹر قائم کئے گئے ہیں تو ان کی تعداد

کتنی ہے یہ کس کس جیل میں ہیں؟

وزیر جیل خانہ جات (جناب زوار حسین وڑائچ):

(الف) ایک سال میں قیدیوں کی فلاح و بہبود کے لئے جو اقدامات اٹھائے گئے ہیں ان کی

تفصیل درج ذیل ہے:

- اسیران کو بمطابق مینو عمدہ اور بہترین کھانے کی فراہمی۔
- قیدیوں کی دینی و دنیاوی تعلیم و تربیت کا بندوبست۔
- خصوصی انتظام ٹیکنیکل ایجوکیشن کے لئے ٹیوٹا کلاسز کا انعقاد۔
- اسیران کے لواحقین کے لئے انتظار گاہ ملاقات پر جدید سہولیات کی فراہمی کا انعقاد۔

- اسیران کی فلاح و بہبود کے لئے PCO روم کی منظوری
- اسیران کی فلاح و بہبود کے لئے LCDs لگائی گئی ہیں
- قیدیوں کے نفسیاتی معائنہ کے لئے ہر جیل پر دوسایکالوجسٹ کی سہولت میسر ہے۔
- میڈیکل کمپس کا انعقاد
- صاف پانی کی فراہمی کے لئے واٹر فلٹریشن پلانٹ کی تنصیب
- بیرکس میں موجود ٹوائیٹس اور واش رومز میں ٹائل ورک کی تنصیب

- مخیر حضرات کے تعاون سے غریب اور نادار اسیران کی رہائی کے لئے جرمانہ دیت، دمن، ارش اور معاوضہ کا بندوبست کیا گیا۔
- معذور اسیران کے لئے وہیل چیئر اور بیساکھیوں کا بندوبست۔
- Green Pakistan & Clean پروگرام کے تحت جیلوں کو Dust Free Zone میں تبدیل کرنے اور تندرست اور صاف ستھرا ماحول فراہم کرنے کے لئے مختلف انواع و اقسام کے پھلدار اور پھولدار پودوں کی تنصیب۔
- کچن ایریا کو مکمل طور پر حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق Fly Proof ایریا بنانے کے لئے Kitchen Extension پر کام جاری ہے۔
- اسیران کے لئے قائم جیل لائبریری کی اپ گریڈیشن Extension پر کام جاری ہے۔
- تمام اسیران کی بارکوں میں صاف ستھرے اور Hygienic ہاتھ رومز مہیا کئے گئے ہیں تاکہ ان کو صاف ستھرا ماحول فراہم کیا جاسکے اور وہ صحت مندرہ سکیں۔
- تمام اسیران کا جیل داخلہ کے وقت میڈیکل جس میں، TB, Completes, Urine, CBC, LFTs, RFT, HCV/HBSAG اور HIV کے ٹیسٹ اور پھر علاج کروایا جاتا ہے۔

(ب) حکومت قیدیوں کی بہتری کے لئے مزید جیلیں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ ان جیلوں کی تعمیر سے over crowding میں کمی ہوگی۔ جیسا کہ ڈسٹرکٹ جیل چنیوٹ، ڈسٹرکٹ جیل ننکانہ صاحب، ڈسٹرکٹ جیل خوشاب، ڈسٹرکٹ جیل لاہور، ڈسٹرکٹ جیل راولپنڈی اور ڈسٹرکٹ جیل چکوال کی تعمیر کروانے کے لئے نئے سال کی ADP میں سفارشات بھجوائی جا چکی ہیں۔ مزید یہ کہ اس وقت تین نئی مزید جیلیں زیر تعمیر ہیں جن میں سب جیل سمندری، سب جیل پنڈی بھٹیاں اور سب جیل گوجرہ زیر تعمیر ہیں۔ پنجاب کی گیارہ جیلوں میں PCO کی سہولت فراہم کی جا چکی ہے اور مزید چھ جیلوں میں PCO کی سہولت فراہم کرنے کے لئے تنصیبات لگائی جا رہی ہیں۔

(ج) اس وقت صوبہ پنجاب کی 19 جیلوں میں 95 لٹریسی سنٹرز قائم ہیں جن میں 2475 اسیران تعلیم حاصل کر رہے ہیں جس کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تحریریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحریریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریریک التوائے کار نمبر 668 جناب صفدر شاکر کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

تحصیل سمندری چک نمبر 195 گ ب کا نکاسی آب نالہ بند کیا جانا

جناب صفدر شاکر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے حلقہ کے ایک گاؤں چک نمبر 195 گ ب تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد (مرید والا قانونی) میں تقریباً دس روز سے گاؤں کے ایک زمیندار نے غریب عوام کے گھروں کے پانی کا نکاس بند کیا ہوا ہے۔ یہ سرکاری نالہ ہے اور کسی کی ملکیت نہیں ہے اور عرصہ دراز سے گندے پانی کا اس نالہ سے نکاس ہو رہا ہے اور اب صورتحال یہ ہے کہ یہ گندہ پانی غریب لوگوں کے گھروں میں داخل ہو رہا ہے اور وہاں پر ڈینگی کا سخت خطرہ لاحق ہے اور عوام بہت پریشان ہیں، اس کی اطلاع متعلقہ اسسٹنٹ کمشنر سمندری ضلع فیصل آباد کو بذریعہ تحریر اور زبانی دی ہے لیکن کوئی شنوائی نہیں ہوئی اور محکمہ مال کا پٹواری بھی ساز باز ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریر کو باضابطہ قرار دے کر اس ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

(اذانِ مغرب)

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جس مسئلے کی طرف نشاندہی کی ہے اس حوالے سے معزز ممبر کی چودھری ظہیر الدین سے پہلے بھی بات ہوئی ہے اور ان کا یہ بالکل جائز مسئلہ ہے تو میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ اس میں تھوڑی سی مہلت دے دی جائے میں آج ہی ڈپٹی کمشنر متعلقہ سے بات کر کے انشاء اللہ تعالیٰ اس مسئلے کو حل کروالوں گا۔

جناب سپیکر: جناب صفدر شاکر! وزیر قانون اس مسئلے کو حل کروادیں گے لہذا زیر غور تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اب نماز مغرب کے لئے پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب

کے لئے پندرہ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(وقفہ نماز مغرب کے بعد جناب سپیکر 5 بج کر 50 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ آغا علی حیدر!۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ وہ پوائنٹ آف آرڈر پر بولنا چاہ رہے تھے تو میں نے ان کا پوائنٹ آف آرڈر pending کیا تھا؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! وہ ابھی آرہے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! اس وقت ریونیو منسٹر صاحب نہیں تھے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! وہ ابھی تشریف لے آئے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اسمبلی کے باہر جو اتنے دنوں سے سلسلہ چل رہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ان کے دو تین لوگوں کو اسمبلی کے اندر بلا لیں اور ان سے پوچھ لیں کہ ان کا کیا مسئلہ ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

مال روڈ پر پنجاب لینڈ ریکارڈ اتھارٹی کے دھرنا دینے والے

ملازمین کے نمائندہ کو اسمبلی میں بلا کر ان کے مطالبات حل کرنے کا مطالبہ

(۔۔۔ جاری)

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! ان کے ساتھ بات چیت چل رہی ہے اور پچھلی رات کو بھی بات ہوتی رہی ہے۔ آپ کے حکم کے مطابق دوبارہ بھی ان کو engage کر لیں گے۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ آپ ان کو اندر بلا لیں بلکہ ان کو ابھی بلا لیں۔ ان کے دو تین بندے آجائیں، ان سے پوچھ لیں اور کوئی amicable settlement کر لیں۔

وزیر مال (ملک محمد انور): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! کچھ ٹیچرز بھی آئے ہوئے ہیں تو اگر آپ کہیں تو ان کے تین چار آدمیوں کو بھی بلا لیں۔

جناب سپیکر: ٹیچرز کہاں آئے ہوئے ہیں۔

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! وہ بھی protest کر رہے ہیں اور میں وہاں گئی تھی۔

جناب سپیکر: ان کو کل بلا لیں کیونکہ آج legislation بھی کرنی ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ٹیچرز کے ساتھ پہلے سے بات چیت ہو گئی ہے انہوں نے صرف احتجاج organize کیا ہوا تھا اس لئے وہ صرف process میں سے گزر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: میرے پاس بھی دو تین associations آئی ہیں اور میں ابھی آپ کو اس حوالے سے بھی کچھ بتا دیتا ہوں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، آغا علی حیدر!

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! بہت مہربانی کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا اور میں جس حلقے سے ہوں وہ میرے سے بہتر آپ جانتے ہیں کیونکہ ایک ایسا حلقہ جہاں کوئی بندہ کسی کو پوچھنے والا نہیں۔ اس ایوان میں اس پاک جگہ پر میں بارہا ایک بات کر چکا ہوں کہ خدا رازن کا نہ صاحب ایک ایسا ضلع ہے، میرا حلقہ سید والا پی پی۔ 134 ایک ایسا حلقہ ہے جس میں کوئی پوچھنے والا نہیں اور اس کا کوئی پرسان حال نہیں ہے کیونکہ ادھر جو حالات ہیں پھر میں وہی بات کروں گا کہ جتنا آپ کو پتا ہے وہ شاید مجھے بھی نہیں پتا۔۔۔

جناب سپیکر: آغا علی حیدر! مجھے سارے حالات کا پتا ہے۔ آپ کے حلقے کا بھی، آپ کا بھی اور مشترکہ حالات کا بھی پتا ہے تو آپ اس حوالے سے مجھے دو تین دن دیں اور انشاء اللہ ایک بہتر رزلٹ آجائے گا۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں چاہتا ہوں کہ صرف ایک دو چیزیں آپ کے نوٹس میں لاؤں۔۔۔ جناب سپیکر: آپ میری بات سنیں اور آپ ایک منٹ ذرا بیٹھیں۔ آپ میری رائے مان لیں، اس کو میں اور آپ دفتر میں بیٹھ کر amicably settle کرتے ہیں۔ اگر ہم نے point scoring کرنی ہے تو وہ پھر آپ کا جو اصل مسئلہ ہے اس کا حل ہونا مشکل ہو جائے گا۔ میرا خیال ہے کہ یہ مسئلہ حل ہو۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! اس میں point scoring کی بات نہیں ہے۔ میرا ایک چھوٹا سا مسئلہ ہے جو آپ سن لیں تو شاید آپ کو ساری بات کا پتا چل جائے۔ میرا صرف یہ مقصد ہے۔۔۔ جناب سپیکر: مجھے سب کچھ پتا ہے۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! دو دن سے میرے اس حلقے میں ہڑتال چل رہی ہے پورے بازار بند ہیں۔ صرف اور صرف بازار اس وجہ سے بند ہیں کیونکہ ناجائز پرچے ہو رہے ہیں۔ پرائس کنٹرول کے پرچے ہیں وہ ایسے لوگوں پر پرچے ہو رہے ہیں جو صرف اور صرف وہ لوگ ہیں جنہوں نے مجھے ووٹ دیئے ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا مقصد یہ ہے کہ یہ جو میں بار بار ایک بات کرتا ہوں، میں نے پہلے بھی معزز وزیر قانون سے ایک بات کی لیکن وہ تو اس بات پر کان بھی نہیں دھرتے وہ بس بلا لیتے ہیں بات سنتے ہیں اور بات ختم ہو گئی۔۔۔

جناب سپیکر: آغا علی حیدر! آپ بات سنیں۔ میں اسی لئے کہہ رہا ہوں کہ مجھے سارا پتا ہے، میں اور آپ مل کر بیٹھتے ہیں اور یہ مسئلہ amicably حل ہو جائے گا۔ اس کو ہم زیادہ میڈیا کی نظر میں نہ لائیں۔ یہ میں اور آپ بیٹھ کر حل کر لیتے ہیں۔ انشاء اللہ۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! with your permission ابھی آغا علی حیدر۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ابھی میں نے permission نہیں دی۔ چلیں! آپ بات کر لیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ ابھی انہوں نے FIRs کے حوالے سے بات کی۔ پرائس کنٹرول کمیٹی۔۔۔

جناب سپیکر: جب میری ان سے بات ہوگئی، مجھے اس issue کا پتا ہے اور اس کی گہرائی کا بھی پتا ہے اس لئے آپ اس کو نہ چھیڑیں تو بہتر ہے۔ آغا علی حیدر! اس لئے میں آپ کو منع کر رہا تھا۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

سرکاری کارروائی

آرڈیننس

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

جناب سپیکر: اب ہم گورنمنٹ بزنس شروع کرتے ہیں۔ ایجنڈے پر پہلے laying of ordinances, laying of reports and consideration and passage of Bills ہیں۔

آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019

MR SPEAKER: A Minister may lay the Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2019. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2019.

MR SPEAKER: The Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2019 has been laid and is referred to the Standing Committee on Local Government and Community Development with the direction to submit its report within two months.

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں قانون کے حوالے سے ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔
 جناب سپیکر: آپ سے بات کر لیتے ہیں۔ آپ پہلے اجازت لے لیں۔ میں نے ابھی آپ کو اجازت
 نہیں دی۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! قانون سازی کے حوالے سے اہم بات ہے۔۔۔
 جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ پہلے میں اجازت دوں گا پھر آپ بات کریں گے۔ آپ پہلے بیٹھیں۔
 جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!۔۔۔
 جناب سپیکر: آپ پہلے بیٹھیں تو سہی، آپ ابھی ایک منٹ بیٹھ تو جائیں۔

رپورٹ (جو پیش ہوئی)

MR SPEAKER: Laying of the Annual Report/Post Election Review
 2018. Minister for Law.

سالانہ رپورٹ / پوسٹ الیکشن رپورٹ 2018

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
 SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I lay the Annual Report/Post Election Review 2018.

MR SPEAKER: The Annual Report/Post Election Review 2018 has
 been laid.

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس طرح تو دور آمریت میں بھی نہیں ہوتا۔ آپ کمیٹیوں کو
 بائی پاس کر کے یہ کر رہے ہیں یہ انتہائی اہم ہیں۔۔۔
 جناب سپیکر: کوئی بائی پاس نہیں کیا۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، وزیر قانون! Rule 154 کی
 تشریح کر دیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! Rule 154 مجھے پڑھ لینے دیں کہ یہ کوئی بائی پاس تو نہیں کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر: جی، آپ پڑھ لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! Rule 154(6) کے تحت اور یہ جس طرح پہلے آرڈیننس لاتے رہے ہیں، جس طرح پہلے چار آرڈیننس lapse ہو گئے اور پانچ کو extend کروایا۔۔۔ جناب سپیکر: آپ یہ رولز پڑھ لیں اس کو چھوڑ دیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں Rule 154 پڑھتا ہوں:

154(6) If a Committee does not present its report within the specified period, or within the extended period, if any, the Bill or the matter referred to it may, on a motion by a member, or a Minister, be considered by the Assembly without waiting for the report.

جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری یہ عرض ہے کہ اس میں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! اب آپ نے بات تو خود سیدھی کر دی ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! جب کمیٹی ہوگی تو اس میں پیش کرنا بہت ضروری ہے کمیٹیز آپ کی notified نہیں ہوئی آپ اس طرح سے نہ کریں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بات آگئی ہے۔ اب آپ بیٹھ جائیں۔ آپ کی بات سن لی گئی ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! کمیٹیز بن چکی ہیں۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! میں نے آپ کی بات سن لی ہے آپ ایک منٹ بیٹھ جائیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جس طرح آپ نے خود ملاحظہ فرمایا کہ rule 154(6) کے تحت جب کمیٹی کی رپورٹ نہ آئے تو یہ ہاؤس اس بات کا مجاز ہے کہ ہم بل کو consideration کے لئے take up کر سکتے ہیں اب ان کا کہنا ہے کہ کمیٹی بنی نہیں کمیٹیاں بن چکی ہیں جو نہیں بنی، اُس کا اگر یہ پوائنٹ آؤٹ کرنا چاہئیں تو کر دیتے لیکن جو نہیں بنی تھیں اُن کی سپیشل کمیٹیز ہیں the They are also deemed to be the committees of this House جو نہیں بنی تھی اُس کی سپیشل کمیٹیاں تھیں جن کی رپورٹس اگر نہیں آئیں وہ ہم consideration کے لئے لے کر آرہے ہیں اور اس میں کوئی قانون اور ضابطے کی خلاف ورزی نہیں ہے صرف problem ایک ہے۔ یہ چاہتے تھے کہ شاید ان کی اس دھمکی پر کہ ہم کمیٹیز میں نہیں آئیں گے کورم پورا نہیں ہو گا تو گورنمنٹ legislation چھوڑ دے گی۔ گورنمنٹ نے legislation کرنی ہے رولز کے مطابق ہم نے اپوزیشن کے پریشر میں آکر legislation روکئی ہے اور نہ ہی legislative process کو اس اسمبلی میں منقطع کرنا ہے اس لئے ہم جو کچھ کر رہے ہیں آئین اور قانون کے مطابق کر رہے ہیں۔ کل بھی یہ ایشو take up ہوا تھا، کل یہ کہہ رہے تھے کہ constitution کا حوالہ دے کر کہ ہم یہ نہیں کر سکتے Constitution ordinance کی اجازت دیتا ہے کل بھی میں نے explain کیا تھا یہ مہربانی فرما کر پہلے پڑھ لیا کریں اور جو آپ پڑھتے ہیں اگر وہ آپ کے حق میں جاتا ہے تو ٹھیک ہے اگر نہیں جاتا تو چیئر کی رولنگ کو تسلیم کریں۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! 2002 سے اللہ تعالیٰ موقع دے رہا ہے اور میں آج حیران ہوں جناب محمد بشارت راجا بڑے ہی سینئر اور منجھے ہوئے politician ہیں rule 154 کا جو سب سیکشن 6 ہے یہ ہمیں کہہ رہے ہیں کہ ہم پڑھیں یہ پہلے خود اُس کو غور سے پڑھ لیں، جو کمیٹیز

ابھی notified نہیں ہوئیں جن کا الیکشن ہی نہیں ہوا، جن کی کوئی میٹنگ ہی نہیں ہوئی، میں جناب محمد بشارت راجا سے پوچھتا ہوں کہ اُس کمیٹی کو بزنس کیسے چلا گیا؟ اور یہ ٹوٹل illegal کام ہو رہا ہے اور غلط contest کیا جا رہا ہے اگر یہی کام کرنا ہے تو کمیٹیز اور ہاؤس کو ختم کر دیں، یہ بلڈوز کر کے یہ کر رہے ہیں۔ اب دو کمیٹیز، میں جناب محمد بشارت راجا سے کہتا ہوں کہ آرگنیشن کی کمیٹی ہے؟ وہ ابھی تک notify نہیں ہو سکی اور ایس اینڈ جی اے ڈی کی کمیٹی ابھی تک notify نہیں ہو سکی، اُس کی کوئی میٹنگ نہیں ہوئی تو اُس کو بزنس کیسے چلا گیا؟

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! یہ بزنس سپیشل کمیٹی کے سپرد کیا گیا تھا۔

جناب سپیکر: چودھری افتخار حسین جھجھچھر! اب آپ کا پوائنٹ آگیا ہے آپ تشریف رکھیں۔ جی، وزیر قانون! مختصر جو اتنی بات ہوئی ہے بس اس کا جواب دے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں پھر دوبارہ استدعا کرنا چاہتا ہوں کہ یہ تمام بل کمیٹیز کو refer ہوئے کمیٹیز کی طرف سے رپورٹ نہیں آئیں تو رولز کے مطابق ہم اس کو direct لے کر آگئے ہیں بس اتنی سی بات ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز حزب اختلاف کے ممبران اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے)

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

واٹر بل پنجاب 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Water Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Water Bill 2019, as introduced and referred to Standing Committee on Irrigation on 26 June 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Water Bill 2019, as introduced and referred to Standing Committee on Irrigation on 26 June 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it.

Now, the question is:

"That the Punjab Water Bill 2019 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 56

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 56 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 56 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

FIRST SCHEDULE to FIFTH SCHEDULE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the First Schedule to Fifth Schedule of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these schedules it, the question is:

"That the First Schedule to Fifth Schedule, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! پھر یہ جمہوریت کو لپیٹ دیں۔ یہ ابھی کمیٹیز بنی نہیں یہ کہتے ہیں بزنس بھیجا گیا، یہ انتہائی اہم ہے اس طرح نہ کریں۔۔۔
(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر چلے گئے)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE & LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Water Bill 2019, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Water Bill 2019, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Water Bill 2019, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون (ہسپتالز و ڈسپنسریاں)

ضبط شدہ اور منجمد کردہ سہولیات پنجاب 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Seized and Freezed Facilities (Hospitals and Dispensaries) Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Seized and Freezed Facilities (Hospitals and Dispensaries) Bill 2019 (Bill No.23 of 2019), as introduced and referred to Standing Committee on Primary and Secondary Healthcare on 29 July 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Seized and Freezed Facilities (Hospitals and Dispensaries) Bill 2019 (Bill No.23 of 2019), as introduced and referred to Standing Committee on Primary and Secondary Healthcare on 29 July 2019, may be taken into consideration at once

under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Punjab Seized and Freezed Facilities (Hospitals and Dispensaries) Bill 2019(Bill No.23 of 2019), as introduced and referred to Standing Committee on Primary and Secondary Healthcare on 29 July 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 21

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 21 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 22

MR SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I move:

"That in the said Bill, for Clause 22, the following shall be substituted:

"22. Repeal and Saving.— (1) The Punjab Seized and Freezed Facilities (Hospitals and Dispensaries) Ordinance 2019 (VI of 2019) is hereby repealed.

(2) Notwithstanding the repeal of the Punjab Seized and Freezed Facilities (Hospitals and Dispensaries) Ordinance 2019 (VI of 2019), all actions taken under the repealed Ordinance from the date of repeal of the said Ordinance till the date of commencement of the Act shall be deemed to have been taken under the Act."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in the said Bill, for Clause 22, the following shall be substituted:

22. Repeal and Saving.— (1) The Punjab Seized and Freezed Facilities (Hospitals and Dispensaries) Ordinance 2019 (VI of 2019) is hereby repealed.

"(2) Notwithstanding the repeal of the Punjab Seized and Freezed Facilities (Hospitals and Dispensaries) Ordinance 2019 (VI of 2019), all actions taken under the repealed Ordinance from the date of repeal of the said Ordinance till the date of commencement of the Act shall be deemed to have been taken under the Act."

Now, the question is:

That in the said Bill, for Clause 22, the following shall be substituted:

"22. Repeal and Saving.- (1) The Punjab Seized and Freezed Facilities (Hospitals and Dispensaries) Ordinance 2019 (VI of 2019) is hereby repealed.

"(2) Notwithstanding the repeal of the Punjab Seized and Freezed Facilities (Hospitals and Dispensaries) Ordinance 2019 (VI of 2019), all actions taken under the repealed Ordinance from the date of repeal of the said Ordinance till the date of commencement of the Act shall be deemed to have been taken under the Act."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 22 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE & LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Seized and Freezed Facilities
(Hospitals and Dispensaries) Bill 2019, as amended,
be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Seized and Freezed Facilities
(Hospitals and Dispensaries) Bill 2019, as amended,
be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Seized and Freezed Facilities
(Hospitals and Dispensaries) Bill 2019, as amended,
be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill, as amended, is passed.)

Applause!

مسودہ قانون (ترمیم) ریگولرائزیشن آف سروس پنجاب 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2019(Bill No.24 of 2019). First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Regularization of Service
(Amendment) Bill 2019(Bill No.24 of 2019), as

introduced and referred to Standing Committee on Services and General Administration on 29 July 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2019(Bill No.24 of 2019),as introduced and referred to Standing Committee on Services and General Administration on 29 July 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it.

Now, the question is:

"That the Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2019 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to 4

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 4 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That in the said Bill, in Clause 1, for sub-clause (2), the following shall be substituted:

"(2) It shall come into force at once and shall be deemed to have taken effect on and from 22 October 2019."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in the said Bill, in Clause 1, for sub-clause (2), the following shall be substituted:

"(2) It shall come into force at once and shall be deemed to have taken effect on and from 22 October 2019."

Now, the question is:

That in the said Bill, in Clause 1, for sub-clause (2), the following shall be substituted:

"(2) It shall come into force at once and shall be deemed to have taken effect on and from 22 October 2019."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE & LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL**(Mr Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2019, as amended, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2019, as amended, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2019, as amended, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill, as amended, is passed.)

Applause!

مسودہ قانون (ترمیم) سوشل سیورٹی برائے صوبائی ملازمین 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Provincial Employees' Social Security (Amendment) Bill 2019 (Bill No.8 of 2019). First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Employees' Social Security (Amendment) Bill 2019 (Bill No.8 of 2019), as introduced and referred to Standing Committee on Labour and Human Resource on 22nd April 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Provincial Employees' Social Security (Amendment) Bill 2019 (Bill No.8 of 2019), as introduced and referred to Standing Committee on Labour and Human Resource on 22nd April 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it. Now, the question is:

"That the Provincial Employees Social Security (Amendment) Bill 2019 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 & 3

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 and 3 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 2 and 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

That in the said Bill, in Clause 1, for sub-clause (2),
the following shall be substituted:

"(2) It shall come into force at once and shall be
deemed to have taken effect on and from 13th
October 2019."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in the said Bill, in Clause 1, for sub-clause (2),
the following shall be substituted:

"(2) It shall come into force at once and shall be
deemed to have taken effect on and from 13th
October 2019."

Now, the question is:

That in the said Bill, in Clause 1, for sub-clause (2), the following shall be substituted:

"(2) It shall come into force at once and shall be deemed to have taken effect on and from 13th October 2019."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE & LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Provincial Employees' Social Security (Amendment) Bill 2019, as amended, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Provincial Employees' Social Security (Amendment) Bill 2019, as amended, be passed."

Now, the question is:

"That the Provincial Employees' Social Security
(Amendment) Bill 2019, as amended, be passed. "

(The motion was carried.)

(The Bill, as amended, is passed.)

Applause!

مسودہ قانون کھال پنچایت پنجاب 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Khal Panchayat Bill 2019 (Bill No.16 of 2019). First reading starts.Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Khal Panchayat Bill 2019 (Bill No.16 of 2019), as introduced and referred to Standing Committee on Irrigation on 13 June 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Khal Panchayat Bill 2019 (Bill No.16 of 2019), as introduced and referred to Standing Committee on Irrigation on 13 June 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it.

Now, the question is:

"That the Punjab Khal Panchayat Bill 2019 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 24

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 24 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 24 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

That in the said Bill, in Clause 1, for sub-clause (3),
the following shall be substituted:

"(3) It shall come into force at once and shall be deemed to have taken effect on and from 18th November 2019."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in the said Bill, in Clause 1, for sub-clause (3), the following shall be substituted:

"(3) It shall come into force at once and shall be deemed to have taken effect on and from 18th November 2019."

Now, the question is:

That in the said Bill, in Clause 1, for sub-clause (3), the following shall be substituted:

"(3) It shall come into force at once and shall be deemed to have taken effect on and from 18 November 2019."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE & LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Khal Panchayat Bill 2019, as amended, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Khal Panchayat Bill 2019, as amended, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Khal Panchayat Bill 2019, as amended, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill, as amended, is passed.)

Applause!

مسودہ قانون ورکرز ویلفیئر فنڈ پنجاب 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Workers Welfare Fund Bill 2019 (Bill No.28 of 2019). First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Workers Welfare Fund Bill 2019 (Bill No.28 of 2019), as introduced and referred to Standing Committee on Labour and Human Resource on 16th September 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of

Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab
1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Workers Welfare Fund Bill 2019
(Bill No.28 of 2019), as introduced and referred to
Standing Committee on Labour and Human Resource
on 16th September 2019, may be taken into
consideration at once under rule 154(6) of the Rules of
Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab
1997."

Since there is no amendment in it. Now, the question is:
"That the Punjab Workers Welfare Fund Bill 2019 be
taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 22

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill
Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 22 of the Bill are under
consideration. Since there is no amendment in these clauses, the
question is:

"That Clauses 3 to 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE & LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long
Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment
in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Workers Welfare Fund Bill 2019, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Workers Welfare Fund Bill 2019, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Workers Welfare Fund Bill 2019, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

Applause!

مسودہ قانون (ترمیم) آب پاک اتھارٹی پنجاب 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Aab-e-Pak Authority (Amendment) Bill 2019 (Bill No.26 of 2019). First reading starts.

Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL(Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Aab-e-Pak Authority (Amendment) Bill 2019 (Bill No. 26 of 2019), as introduced and

referred to Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering on 16th September 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Aab-e-Pak Authority (Amendment) Bill 2019 (Bill No. 26 of 2019), as introduced and referred to Standing Committee on Housing, Urban Development and Public Health Engineering on 16th September 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it.

Now, the question is:

"That the Punjab Aab-e-Pak Authority (Amendment) Bill 2019 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Second reading starts. Now we take up the bill Clause by Clause. Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Minister for Law. He may move it.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

That in the said Bill, in Clause 1, for sub-Clause (2), the following shall be substituted.

"(2) It shall come into force at once and shall be deemed to have taken effect on and from 15th November 2019."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in the said Bill in Clause 1, for sub-Clause (2), the following shall be substituted.

"(2) It shall come into force at once and shall be deemed to have taken effect on and from 15th November 2019."

Now, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, as amended do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE & LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble and Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Aab-e-Pak Authority (Amendment) Bill 2019, as amended be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Aab-e-Pak Authority (Amendment) Bill 2019, as amended be passed."

Now, the question is:

"That the Aab-e-Pak Authority (Amendment) Bill 2019, as amended be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill as amended is passed.)

مسودہ قانون کم از کم اجرت پنجاب 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Minimum Wages Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Minimum Wages Bill 2019 (Bill No.12 of 2019), as introduced and referred to Standing Committee on Labour and Human Resource on 22nd April 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Minimum Wages Bill 2019 (Bill No.12 of 2019), as introduced and referred to Standing Committee on Labour and Human Resource on 22nd April 2019, may be taken into consideration at once

under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997.”

Since there is no amendment in it.

Now, the question is:

"That the Punjab Minimum Wages Bill 2019 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 23

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 23 of the Bill are under consideration. Since, there is no amendment in these clauses.

Now, the question is:

"That Clauses 3 to 23 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-2 CLAUSE 1, PREAMBLE & LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Minimum Wages Bill 2019 be
passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Minimum Wages Bill 2019 be
passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Minimum Wages Bill 2019 be
passed."

(The motion was carried.)

(The Bill as amended is passed.)

مسودہ قانون راولپنڈی خواتین یونیورسٹی، راولپنڈی 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Rawalpindi Women University, Rawalpindi Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Rawalpindi Women University, Rawalpindi
Bill 2019, as recommended by the Standing
Committee on Higher Education, be taken into
consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Rawalpindi Women University, Rawalpindi
Bill 2019, as recommended by the Standing

Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The First amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja ur Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo ud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Khawaja Sulman Rafiq, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneesa Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan and Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

No mover is present and the amendment may be taken as withdrawn.

The second amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary

Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo ud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Khawaja Sulman Rafiq, Mr Noor ul Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneez Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan and Ms Rukhsana Kausar. Any mover except one who has moved or discussed the earlier motion may move it.

The mover is not present. Not moved and the amendment may be taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That the Rawalpindi Women University, Rawalpindi

Bill 2019 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla ud Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo ud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Khawaja Sulman Rafiq, Mr Noor ul Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan and Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

Not moved and the amendment may be taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That the Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 4 to 6

MR SPEAKER: Now, Clauses 4 to 6 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses.

Now, the question is:

"That Clauses 4 to 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration.
There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo ud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Khawaja Sulman Rafiq, Mr Noor ul Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan and Ms Rukhsana Kausar,. Any mover may move it.

Not moved and the amendmet may be taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That the Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 8 to 13

MR SPEAKER: Now, Clauses 8 to 13 of the Bill are under consideration. Since, there is no amendment in these clauses.

Now, the question is:

"That Clauses 8 to 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo ud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Khawaja Sulman Rafiq, Mr Noor ul Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood,

Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan and Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

Not moved and the amendment may be taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 14 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Khawaja Sulman Rafiq, Mr Noor ul Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada,

Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan and Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

Not moved. May be taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 16 to 22

MR SPEAKER: Now, Clauses 16 to 22 of the Bill are under consideration. Since, there is no amendment in these clauses.

Now, the question is:

"That Clauses 16 to 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed,

Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo ud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Khawaja Sulman Rafiq, Mr Noor ul Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan and Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

Not moved and the amendment may be taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 23 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 24 & 25

MR SPEAKER: Now, Clauses 24 & 25 of the Bill are under consideration. Since, there is no amendment in these clauses.

Now, the question is:

"That the Clauses 24 & 25 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 26

MR SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it.

The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo ud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Khawaja Sulman Rafiq, Mr Noor ul Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Malik Nadeem Kamran, Mr Khalid Mehmood, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Ishrat Ashraf, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir, Mr Muhammad Ayub Khan and Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

Not moved and the amendment may be taken as withdrawn.

Now, the question is:

"That Clause 26 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 27 to 54

MR SPEAKER: Now, Clauses 27 to 54 of the Bill are under consideration. Since, there is no amendment in these clauses.

Now, the question is:

"That Clauses 27 to 54 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE-2 CLAUSE 1, PREAMBLE & LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Rawalpindi Women University, Rawalpindi Bill 2019 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Rawalpindi Women University, Rawalpindi Bill 2019 be passed."

Now, the question is:

"That the Rawalpindi Women University, Rawalpindi Bill 2019 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

آج کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے۔ اب اجلاس کی کارروائی کل مورخہ 21- نومبر 2019 سے پہر 3:00 بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

جمعرات، 21- نومبر 2019

(یوم النہیس، 23- ربیع الاول 1441ھ)

سترہویں اسمبلی: سولہواں اجلاس

جلد 16 : شمارہ 4

349

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 21- نومبر 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

عام بحث

پرائس کنٹرول

ایک وزیر پرائس کنٹرول پر بحث کی تحریک پیش کریں گے۔

351

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا سولہواں اجلاس

جمعرات، 21- نومبر 2019

(یوم النہیس، 23- ربیع الاول 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 40 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ﴿۱۳﴾

وَ اِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ سَجِیْمٍ ﴿۱۴﴾ یَصْلَوْنَہَا یَوْمَ الدِّیْنِ ﴿۱۵﴾ وَ مَا هُمْ

عَنْہَا بِغَآئِبِیْنَ ﴿۱۶﴾ وَ مَا اَدْرِکَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿۱۷﴾ ثُمَّ مَا اَدْرِکَ

مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ﴿۱۸﴾ یَوْمَ لَا تَمْلِکُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ سَعِیًا

وَ اَلْاٰھَرُ یَوْمَیْذٍ لِلّٰہِ ﴿۱۹﴾

سورة الانفطار 13 تا 19

بے شک نیکوکار نعمتوں (کی بہشت) میں ہوں گے۔ (13) اور بدکردار دوزخ میں (14) (یعنی) جزاء کے دن اُس میں داخل ہوں گے (15) اور اس سے چھپ نہیں سکیں گے (16) اور تمہیں کیا معلوم کہ جزاء کا دن کیسا ہے؟ (17) پھر تمہیں کیا معلوم کہ جزاء کا دن کیسا ہے (18) جس روز کوئی کسی کا کچھ بھلا نہ کر سکے گا۔ اور حکم اس روز صرف اللہ ہی کا ہوگا (19) واعلیٰنا الا البلاغ

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج اختر حسین قریشی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اب میری نگاہوں میں چٹا نہیں کوئی
 جیسے میرے سرکار ہیں ایسا نہیں کوئی
 اعزاز یہ حاصل ہے تو حاصل ہے انہی کو
 افلاک پہ تو گنبد خضرا نہیں کوئی
 تم سا تو حسین آنکھ نے دیکھا نہیں کوئی
 اے ظرف نظر دیکھ ادب سے
 سرکار کا جلوہ ہے تماشا نہیں کوئی

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

احتساب عدالت لاہور میں پیشی

کے موقع پر پولیس کا معزز ممبران اسمبلی کو ملاقات سے روکنا

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ آج صبح 10:00 بجے احتساب عدالت کے اندر ہمارے لاہور سے ایم این اے خواجہ سعد رفیق اور ہمارے اس معزز ہاؤس سے منتخب ایم پی اے خواجہ سلمان رفیق کی پیشی تھی اس پر ہم تقریباً چھ کے قریب ایم پی ایز ان کو ملنے کے لئے وہاں پر گئے اور آج ہمیں بڑی شرمناک صورتحال کا سامنا کرنا پڑا۔ آج ہمارے جناب محمد توفیق بٹ، ایم پی اے بھی یہاں پر موجود ہیں، نفیہ باجی بھی ہیں، محترمہ رخسانہ کوثر بھی ہیں اور کافی بڑی تعداد میں ایم پی ایز وہاں پر گئے۔ آدھے گھنٹے تک وہاں پر خواجہ سلمان رفیق کو سرکاری گاڑی میں قید کر کے رکھا گیا اور جب پوچھا گیا کہ آپ نے ان کو کیوں یہاں پر مجوس رکھا ہوا ہے تو بتایا گیا کہ ڈی آئی جی آپریشن تشریف لے کر آئے ہوئے ہیں اور جب تک وہ چلے نہیں جائیں گے ان کو گاڑی سے باہر نہیں نکالا جائے گا۔ بات یہاں پر ختم نہ ہوئی، اس کے بعد جب ہم نے اندر جانے کی کوشش کی اور کارڈ دکھانے کے باوجود ہمیں اندر نہیں جانے دیا گیا، دھکے دیئے گئے اور تضحیک کی گئی۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ ہم چھ ایم پی ایز نے اپنی تحریک استحقاق جمع کروائی ہے۔ مہربانی فرماتے ہوئے کیونکہ آج یہ ایک ایسا event ہوا ہے جس میں میڈیا کے ساتھ اور دیگر بھی، میں تو کارکنوں کی بات ہی نہیں کرتا، میں تو elected اس ہاؤس کے ممبران کی بات کر رہا ہوں

کہ اگر یہ ہمارا استحقاق نہیں ہے، ہم کسی کو نہیں مل سکتے یا عدالت کے احاطے میں بھی نہیں جاسکتے تو آپ ہمیں منع فرمادیں اور ہم نہیں جائیں گے لیکن اگر یہ ہمارا استحقاق ہے اور ہم جاسکتے ہیں تو خدا را ہمیں یہاں پر آپ کی سرپرستی کی بھی ضرورت ہے اور مدد کی بھی ضرورت ہے کہ کم از کم جو آج چھ ایم پی ایز کے ساتھ ہوا ہے اور خاص طور خواجہ سلمان رفیق اور خواجہ سعد رفیق کے جو ساتھ کیا جا رہا ہے، یہ آئندہ کسی کے ساتھ نہ کیا جائے۔ اس پر ہمیں آپ کی رولنگ کی بھی ضرورت ہے اور راہنمائی کی بھی ضرورت ہے جو میں یقین رکھتا ہوں کہ آپ ضرور کریں گے۔

جناب سپیکر: اس حوالے سے ویسے پہلے ایک میٹنگ وزیر قانون نے لی بھی ہے اور اس پر پہلے بھی بات ہوئی ہے۔ جناب محمد بشارت راجا! اس کو خود ذرا دیکھ لیں کہ یہ واقعہ پھر دوبارہ کیوں ہوا ہے جب ایک دفعہ آپ نے سب سے میٹنگ بھی کی ہے اور اس میں ڈی آئی جی آپریشن اور یہ سارے لوگ آئے تھے تو پھر کیا وجہ ہے کہ دوبارہ یہ issue ہوا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ یہ معاملہ پہلے بھی take up ہوا تھا اور آپ نے حکم دیا تھا اور آپ کے حکم پر ڈی آئی جی آپریشن لاہور اور ایس ایس پی آپریشن لاہور کو آپ کے چیئر میں بلایا تھا اس دن میں بھی وہاں پر موجود تھا۔ وزیر پبلک پراسیکیوشن چودھری ظہیر الدین، وزیر کابینہ و معدنیات جناب عمار یاسر، ملک ندیم کامران، جناب سمیع اللہ خان موجود تھے تو ہم نے بیٹھ کر کچھ parameters draw کئے تھے کہ آئندہ کے لئے یہ طریق کار اختیار کیا جائے گا اور اس میں یہ طے ہوا تھا کہ ہمارے ایم پی اے صاحبان کے لئے ایک الگ passage دیا جائے گا جہاں پر کارڈ دکھانے کے بعد وہ اندر جاسکیں گے most probably کہیں ہمارے دوستوں کے درمیان lack of coordination ہے تو جیسے آپ نے حکم دیا ہے میں دوبارہ ان معزز ممبران جناب سمیع اللہ خان اور ملک ندیم کامران کے ساتھ بیٹھ کر اس کو streamline کر لیں گے اور یہ طے شدہ بات ہے جو ہمارے ایم پی اے صاحبان وہاں پر جاتے ہیں ان کے ساتھ کوئی ایسا واقعہ ہو گا نہ ہی ان کو روکنا ہماری منشاء ہے ان کے لئے الگ سے راستہ بھی ہو گا اور ایک آفیسر بھی وہاں پر

تعیینات ہو گا جو ذمہ داری کے ساتھ ایم پی اے صاحبان کو انشاء اللہ تعالیٰ facilitate کرے گا اور انشاء اللہ تعالیٰ اس پر عملدرآمد کروائیں گے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! یہ جو coordination کا فقدان ہے اس میں جب ان کی تاریخ ہو تو اُس وقت ذرا زیادہ coordination ہو جایا کرے۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! جو جناب محمد بشارت راجا نے بات کی ہے یقیناً ایسے ہی ہے ان کے پاس پرسوں بھی ہم نے یہ بات ایوان میں کی تھی جس پر جناب محمد بشارت راجا نے کل کچھ آفیسرز کو بلایا جس میں جناب سمیع اللہ خان اور میں ہم دونوں شامل تھے لیکن مسئلہ یہی ہے کہ اس میں طے ہو گیا تھا کہ کیسے ہو گا اور کیسے آرام سے ایم پی اے حضرات جاسکتے ہیں لیکن میرے خیال میں اُس کے اوپر کچھ ایسی working نہیں ہو سکی جس کی وجہ سے آج ہمارے بھائی ایم پی اے بات کر رہے ہیں وہ بڑی valuable بات ہے اور اُس کے اوپر یقیناً عملدرآمد ہونا ضروری تھا کیونکہ یہ بات طے ہو چکی تھی اور اُس کے ساتھ ساتھ آج ایک addition ہوئی کہ خواجہ سلمان رفیق کے ساتھ جو ہوا کہ انہیں گاڑی میں بٹھائے رکھا گیا یہ ایک الگ ایٹو سامنے آگیا ہے اس پر بھی میں سمجھتا ہوں جناب محمد بشارت راجا کوئی ٹائم بنائیں اور ہمارے بھائی معزز ایم پی اے بھی ان کے ساتھ بیٹھیں اور جو ایٹوز آئے ہیں ان کو ہم بہتر طریقے سے resolve کریں۔

جناب سپیکر: جی، کر لیتے ہیں یہ already بات ہوئی ہے، جناب محمد بشارت راجا سے بھی اور خواجہ سلمان رفیق سے بھی بات ہوئی ہے اُس کی coordination اس طرح سے کر لیتے ہیں کہ جب ان کی تاریخ ہو اُس حوالے سے خاص طور پر پہلے آپ بھی coordination کر کے جناب محمد بشارت راجا کو بتادیں پھر آگے یہ coordination ہو جائے گی۔ انشاء اللہ اب ایسے نہیں ہو گا۔

جناب اختر علی خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اس کے بعد کرتے ہیں۔

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: اب ہم سوالات لیتے ہیں۔ پہلا سوال نمبر 1427 محترمہ شاہدہ احمد کا ہے ان کی request آئی ہے کہ میرا سوال pending کر دیا جائے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1431 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں ان کے behalf پر کسی معزز ممبر نے سوال پوچھنا ہے؟ نہیں تو اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1606 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں ان کی request بھی نہیں آئی اس لئے اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1654 جناب محمد ایوب خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔ تشریف فرما ہیں؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! On his behalf

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 1793 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ٹیوٹا ہیڈ آفس میں ڈپٹی جنرل منیجر (کوآپریٹو)

افیزر کی اسامی کے لئے تعلیمی قابلیت اور تجربہ سے متعلقہ تفصیلات

*1793: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ٹیوٹا ہیڈ آفس لاہور میں ڈپٹی جنرل منیجر (کوآپریٹو) افیزر کی کتنی اسامیاں ہیں؟

(ب) ڈپٹی جنرل منیجر کی اسامی کس گریڈ کی ہے اس پر تعیناتی کے لئے تعلیم اور تجربہ کیا ہونا چاہئے؟

(ج) ہیڈ آفس ٹیوٹا میں ان اسامیوں پر تعینات آفیسرز کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(د) کیا جو آفیسرز ان اسامیوں پر تعینات ہیں وہ تمام codal formalities پوری کرتے ہیں؟

(ه) کیا جو ملازمین کم عہدہ / گریڈ کے ہیں ان کو ان کے اصل عہدہ پر تعینات کرنے کے لئے حکومت ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) ٹیوٹا ہیڈ آفس لاہور میں ڈپٹی جنرل منیجر (کارپوریٹ افیئرز) کی ایک اسامی ہے۔
(ب) ڈپٹی جنرل منیجر کی اسامی 20 گریڈ کی ہے اور اس کے لئے مطلوبہ تعلیمی قابلیت متعلقہ شعبہ میں ماسٹر ڈگری یا انجینئرنگ میں بیچلر ڈگری اور چھ سال کا متعلقہ شعبہ میں تجربہ درکار ہے۔

(ج) ہیڈ آفس میں اس اسامی پر مسماۃ عائشہ قاضی، اسسٹنٹ پروفیسر گریڈ 18 جن کی تعلیمی قابلیت ایم اے انگلش ہے، تعینات ہیں۔

(د) مسماۃ عائشہ قاضی کو عارضی طور پر اس اسامی پر تعینات کیا گیا ہے اور اس اسامی پر مستقل بنیاد پر تعیناتی تمام (codal formalities) پوری کرنے کے بعد کی جائے گی۔

(ه) جی، ہاں! مگر بعض اوقات متعلقہ شعبہ میں مطلوبہ آفیسرز کی کمی کی صورت میں کم گریڈ کے تجربہ کار آفیسر کو ادارہ کے وسیع تر مفاد میں تعینات کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اس سوال میں میرے ضمنی سوال کے حوالے سے جو مجھے مختصر انفارمیشن چاہئے کہ جز (د) میں جو مسماۃ عائشہ قاضی کو عارضی طور پر اس اسامی پر تعینات کیا گیا ہے درحقیقت اس سوال سے یہ لگتا ہے کہ یہ گریڈ 20 کی اسامی ہے اور مسماۃ عائشہ قاضی گریڈ 18 کی ہیں یہ لکھا ہوا ہے تو اس کی وجہ بتائی جائے کہ ایک گریڈ 20 کی اسامی کے اوپر

گریڈ 18 کی خاتون کو کیوں تعینات کیا گیا ہے اور ان کی تعیناتی کی date اگر پتا چل جائے کہ کب سے یہ تعینات ہیں تو بہت مہربانی ہوگی۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ معزز ممبر کے دو ضمنی سوال ہیں ایک انہوں نے پوچھا ہے کہ خاتون آفیسر کی تعیناتی کی تاریخ بتادی جائے اور دوسرا انہوں نے کہا ہے کہ یہ گریڈ 20 کی اسامی ہے تو اُس خاتون کا گریڈ کیا ہے؟ یہ خاتون 2011 سے اس پوسٹ پر ہیں اُن کا گریڈ 18 ہے عرصہ دراز سے اس پوسٹ پر تعینات ہیں اب وہ ایک سال کی چھٹی پر ہیں اب ان کی جگہ پر گریڈ 19 کے آفیسر کو تعینات کیا گیا ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اس کا کوئی mention نہیں کیا گیا یعنی جو پوچھا گیا ہے کہ اس وقت کون تعینات ہیں اس پر تو محترمہ عائشہ قاضی کا ذکر ہے اس سوال کے جواب میں آپ نے بندے کا ذکر کیسے کر رہے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جب یہ سوال پوچھا گیا تھا تو یہ اُس وقت اس کا جواب تھا جو تحریر ہے اب انہوں نے جو ضمنی سوال پوچھا ہے میں اُس کا بھی ساتھ جواب دے رہا ہوں جو نیا سوال ہے محترمہ عائشہ قاضی کی تعیناتی 2011 کی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان! منسٹر صاحب latest بات کر رہے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب advance بتا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: ہاں! جو آپ کے سوال کرنے سے پہلے اُس کا جواب آ گیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1832 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1882 جناب صہیب احمد ملک کا ہے، جی، جناب صہیب احمد ملک! میری آپ کے حوالے سے منسٹر ہاؤس کیجیشن سے بات ہوئی تھی۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! وہ کیا کہہ رہے تھے؟

جناب سپیکر: وہ انشاء اللہ کر رہے ہیں وہ سب کچھ واپس آئے گا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میری رات کو کمشنر صاحب سے بات ہوئی تھی میرے خیال سے intimate ہو گیا تھا۔ بہت شکریہ

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1882 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا میں ٹیوٹا کے زیر انتظام کالجوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

* 1882: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع سرگودھا میں ٹیوٹا کے کتنے کالج کام کر رہے ہیں؟
- (ب) ان میں کس کس skill میں کہاں کہاں تک تعلیم دی جاتی ہے؟
- (ج) ان کالجوں میں اس وقت کتنے طالب علم زیر تعلیم ہیں؟
- (د) ان کالجوں میں کون کون سی مشینری یا آلات کی ضرورت ہے؟
- (ه) اس وقت ان کالجوں میں ٹیچنگ سٹاف کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟
- (و) ان کالجوں کی کارکردگی سال 19-2018 کی بتائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

- (الف) ضلع سرگودھا میں ٹیوٹا کے زیر انتظام چلنے والے کل ٹیکنیکل اداروں کی تعداد 17 ہے جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) ضلع سرگودھا میں ٹیوٹا کے زیر انتظام ٹیکنیکل اداروں میں جن جن skills میں تعلیم و تربیت دی جا رہی ہے اس کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) ان کالجوں میں اس وقت 3500 طلباء و طالبات تعلیم و تربیت حاصل کر رہے ہیں جن کی ادارہ وار تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (د) ضلع سرگودھا میں ٹیوٹا کے زیر انتظام چلنے والے ٹیکنیکل اداروں میں جس جس مشینری و آلات کی ضرورت ہے اس کی تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ه) ضلع سرگودھا میں ٹیوٹا کے زیر انتظام چلنے والے مختلف ٹیکنیکل اداروں میں 108 ٹپنگ سٹاف کی اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل تتمہ (ح) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (و) ضلع سرگودھا میں ٹیوٹا کے زیر انتظام اداروں کی کارکردگی نتائج کی بنیاد پر برائے سال 2018 میں 86 فیصد اور سال 2019 میں 92 فیصد ہے جس کی ادارہ وار تفصیل تتمہ (خ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! جواب بڑا تفصیلاً تھا تو میری آپ سے request تھی کہ آج کے بعد کیونکہ یہ it's round about hundred pages تو ایک دن پہلے اگر یہ ہمیں دے دیا کریں تو you will be very kind of you it منسٹر صاحب کو اگر آپ کہہ دیں تو it will be more helpful کہ اس کی detail پڑھ کر ہم سوال کر دیں anyhow the first supplementary question is کہ جو انہوں نے جواب دیا اُس کے صفحہ نمبر 2 کے اوپر دو انسٹیٹیوٹ آئے ہیں۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ بھلووال اور گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ بھیرہ تو پہلا سوال یہ ہے کہ اس کے اندر ٹوٹل کتنے students ہیں کیونکہ انہوں نے سرگودھا کے ٹوٹل students بتائے ہیں کہ 3500 ہیں the first supplementary question is کہ GTTI Bhalwal اور GTTI Bhera میں ٹوٹل کتنے students ہیں؟ شکریہ

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گزارش ہے معزز ممبر کا سوال 1882 ہے اس کا جز بتا دیں کہ کس جز کے تحت انہوں نے سوال کیا ہے so that کہ میں اس کو respond کر سکوں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! جو انہوں نے سوال نمبر 1882 میں تفصیلات دی ہیں۔
 تنہ (ج) میں جو انہوں نے کہا کہ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں ان کالجز میں اس وقت 3500
 طلباء و طالبات ہیں میرا سوال یہ ہے کہ جو انسٹیٹیوٹ تحصیل بھیرہ اور بھلوال کے ہیں جو خود آپ
 کے ڈیپارٹمنٹ نے صفحہ نمبر 2 پر جو جواب دیا ہے وہ 5,6 پر بھیرہ اور بھلوال میں اُس کے اندر
 ٹوٹل کتنے طلباء و طالبات ہیں؟

جناب سپیکر: جواب میں بتایا گیا ہے کہ ان کالجوں میں اس وقت 3500 طلباء و طالبات ہیں۔
 جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! وہ پوری تحصیل کے ہیں۔

MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT
 (Mian Muhammad Aslam Iqbal): Mr Speaker! With your permission.

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے
 گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی سرگودھا اور اگر آپ اجازت دیں تو میں سارا پڑھا دیتا ہوں جس
 طرح معزز ممبر نے کہا ہے کہ اس 3500 تعداد کا breakup دیا جائے تو جو 3500 breakup
 ہے وہ میں ہاؤس کے سامنے رکھ دیتا ہوں گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی سرگودھا جو ڈی اے ای
 (سول) ہے اُس کے اندر enrolment 495 ہے ڈی اے الیکٹریکل کی۔۔۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ request کر رہا ہوں کہ
 ٹوٹل سرگودھا نہیں تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال میں دو انسٹیٹیوٹس ہیں اُس میں ٹوٹل کتنے
 طلباء و طالبات ہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب وہ صرف تحصیل بھیرہ اور بھلوال کی تعداد پوچھ رہے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! دونوں ہی بتا رہا ہوں
 ترتیب سے ہی بتاؤں گا۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ صرف خالی بھیرہ اور بھلوال کے انسٹیٹیوٹ کے students کی تعداد بتا
 دیں۔ اتنا لپا پڑھنے کی بجائے خالی بھیرہ کی علیحدہ تعداد ہوگی۔ آپ اس کا جواب دیکھ لیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میرے پاس جواب موجود ہے۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ بھلوال میں 23، 43، 45 اور 113 کے قریب داخل ہوئے ہیں اور گورنمنٹ ٹریننگ انسٹیٹیوٹ بھیرہ میں 04، 11، 36 اور یہ different fields میں جو داخل ہوئے ہیں اس کی تعداد ہے۔ وومن ٹریننگ انسٹیٹیوٹ بھلوال، میں 15، 15، 15، 16، 19 اور 20 کے قریب داخلے ہوئے۔ اگر یہ چاہتے ہیں کہ میں ٹوٹل تعداد بتا دوں تو وہ میں ٹوٹل کر کے بتا دیتا ہوں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں اپنا ہوم ورک مکمل کر کے آیا تو میں ہی اس کا جواب دے دیتا ہوں کہ for your kind attention کہ تحصیل بھلوال اور تحصیل بھیرہ میں ٹوٹل سٹوڈنٹس کی تعداد 375 ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنا اگلا ضمنی سوال کرتا ہوں کہ وہاں پر تقریباً 400 سٹوڈنٹس already with the help of Government مختلف انسٹیٹیوٹس میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ سٹوڈنٹس جب اپنا 18 یا 24 ماہ کا کورس مکمل کر لیتے ہیں تو اس کے بعد ٹیوٹا یا ان کے جو لوگ as a Chairmen or Board of Directors وہاں پر کام کر رہے ہیں انہوں نے ان سٹوڈنٹس کے لئے کیا کوئی SOPs بنائے ہیں کیونکہ یہ بہت important institution ہے کہ ایک سٹوڈنٹ جو کہ 10 یا 12 سال تعلیم حاصل کرنے کے بعد یہاں پر آتا ہے لہذا کیا گورنمنٹ ان سٹوڈنٹس کی نوکری کے لئے کوئی help کرتی ہے ہاں یا نہیں؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! معزز ممبر پوچھ رہے ہیں کہ کیا کورس مکمل ہونے کے گورنمنٹ ان سٹوڈنٹس کے لئے کوئی نوکری کا بندوبست کرتی ہے یا وہ خود ہی کوئی پرائیویٹ سیکٹر join کر لیتے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! اس میں زیادہ تر جو سٹوڈنٹس ہیں ان میں سے کچھ تو پرائیویٹ سیکٹر میں چلے ہیں اور کچھ سٹوڈنٹس ملک سے باہر چلے جاتے ہیں۔ اس میں چھ ماہ کی ٹریننگ سے لے کر دو سال کی ٹریننگ تک ووکیشنل ٹریننگ ہوتی ہے۔ ٹیکنالوجی میں ڈی اے ای، کمپنیکل، الیکٹریکل اور سول ڈپلومہ شامل ہے تو ان کی زیادہ کھپت

پرائیویٹ سیکٹر میں ہوتی ہے۔ ہم اس مرتبہ کوشش کر رہے کیونکہ پہلے اس ڈیپارٹمنٹ میں ایسا کوئی سسٹم نہیں تھا جس کے تحت اس چیز کا اندازہ لگایا جائے کہ اگر گورنمنٹ کالجز یا پرائیویٹ کالجز سے جو سٹوڈنٹس فارغ التحصیل ہو رہے ہیں ان کا ڈیٹا کتنا ہے؟ ان سٹوڈنٹس میں سے کتنے پرائیویٹ یا گورنمنٹ سیکٹر میں گئے ہیں اور کتنے سٹوڈنٹس ملک سے باہر چلے گئے ہیں اس سے پہلے ہمارے پاس کوئی ڈیٹا نہیں تھا۔ اب ہم کوشش کر رہے ہیں کہ اس ڈیٹا کو compile کریں تاکہ پتا چل سکے کہ جو سٹوڈنٹس گورنمنٹ کے انسٹیٹیوٹ سے پڑھ کر نکل رہے ہیں ان کی کھپت کس جگہ پر ہو رہی ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں with due respect اس سوال کے جواب سے disagree کرتا ہوں۔ ہمارے متعلقہ سیکرٹری صاحب ادھر موجود ہیں جب بچے ٹیوٹا سے اپنی ٹریننگ مکمل کرتے ہیں تو اس حوالے سے کوئی بھی SOP نہیں بنا ہوا کہ ان سے پوچھا جائے کہ اب آپ نے پرائیویٹ سیکٹر میں کام کرنا ہے یا گورنمنٹ سیکٹر میں کیونکہ ایک کروڑ نوکریوں والی سونامی ابھی تک تو چلی نہیں ہے جو کہ چلی تھی۔ Anyhow کوئی ایسا ڈیٹا جو انہوں نے خود کہا ہے کہ کوئی ڈیٹا موجود ہے تو kindly وہ ڈیٹا مجھے بھی provide کر دیں تاکہ میں بھی اپنے حلقہ احباب میں جا کر بتاؤں کہ اس طرح کا ڈیٹا مجھے منسٹر صاحب نے دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں زیادہ پرانی بات نہیں کرتا یہ مجھے financial year last کا ڈیٹا ہی آپ کے توسط سے دے دیں تاکہ اس کے مطابق میں آگے لوگوں کو بتا سکوں۔

جناب سپیکر! میرا تیسرا ضمنی سوال یہ ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! پہلے اس سوال کو تو ختم کر لیں کیونکہ یہ آپ نے totally نیا سوال پوچھ لیا ہے کہ۔۔۔

(اذان مغرب)

پہلے کبھی بھی کسی حکومت نے اس کا ڈیٹا اکٹھا کیا ہو ایسا ہم نے بھی نہیں سنا ہے۔ Recently بھی جو حکومت ختم ہوئی ہے اس میں بھی کوئی اس طرح کا ڈیٹا موجود نہیں تھا اگر ہوتا تو اس جواب میں آ جاتا۔

اب سوال یہ ہے کہ اس کا ڈیٹا ویسے انفارمیشن کے لئے تو رکھنا چاہئے لیکن اس میں after training کوئی surety نہیں ہوتی کہ ان سٹوڈنٹس کو گورنمنٹ جاب دے گی اور یہ کبھی بھی نہیں ہوئی۔ جب سٹوڈنٹس پرائیویٹ سیکٹر میں یا باہر کے ملک چلے جاتے ہیں تو ان کا ریکارڈ ٹیوٹا کے لئے رکھنا مشکل ہوتا ہے لہذا اس لئے یہ نیا سوال بنتا ہے اس لئے آپ اگلا ضمنی سوال کر لیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! اگر آپ نے کہہ دیا ہے تو I totally agree اس کے بعد میں اپنا آخری ضمنی سوال کرتا ہوں کہ missing facilities کے بارے میں انہوں نے جواب دیا ہے کہ تحصیل بھیرہ اور بھلوال میں دو انسٹیٹیوٹس ہیں اور دونوں کے لئے کتنی رقم رکھی گئی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں ان کے پہلے سوال کا جواب دینا چاہتا ہوں اس حوالے سے عرض ہے کہ گورنمنٹ بھی کوشش کرتی ہے کہ پرائیویٹ اور سرکاری ٹیکنیکل اداروں سے جو سٹوڈنٹس تعلیم حاصل کر کے نکل رہے ہیں ان کے لئے کوئی سکیم بنائی جائے، ان کے لئے کوئی soft loaning کی جائے تاکہ وہ اپنا کاروبار شروع کر سکیں۔ اس مقصد کے لئے حکومت پنجاب نے تقریباً 6.3 بلین روپے کے نئے projects initiate کئے ہیں تاکہ پرائیویٹ اور سرکاری ٹیکنیکل اداروں سے جو سٹوڈنٹس تعلیم حاصل کر کے آرہے ہیں ان کو loan دیا جائے تو اس میں cottage industry بھی شامل ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ چھ بلین روپے کے جو پراجیکٹس soft loaning کے لئے مردو خواتین کے لئے بھی شروع کئے ہیں اور اس کی inauguration انشاء اللہ تعالیٰ آنے والے چند روز میں وزیر اعلیٰ پنجاب کریں گے۔ اس میں ایک لاکھ روپے سے تیس لاکھ روپے تک کا قرضہ دیا جائے گا اس میں 80/20 کی ratio ہے کہ 80 فیصد گورنمنٹ اس کو capital provide کرے گی اور 20 فیصد جو قرضہ لینے آرہا ہے وہ خود اپنی pocket سے ادا کرے گا۔ خواتین کے لئے اس میں 90:10 کی ratio ہے کہ 90 فیصد گورنمنٹ اس کو capital provide کرے گی اور 10 فیصد جو قرضہ لینے آرہی ہیں وہ خود اپنی pocket سے ادا کریں گی اور اس میں operational charges seven percent

مردوں کے لئے اور چھ فیصد خواتین کے لئے رکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ period grace
مردوں کے لئے چھ ماہ رکھا گیا ہے اور خواتین کے لئے دس ماہ رکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر! So that ان ٹیکنیکل اداروں سے جو سٹوڈنٹس نکل رہے ہیں جن کے پاس
سرمایہ نہیں ہوتا گورنمنٹ ان کو سپورٹ کرے تاکہ وہ بہتر انداز میں اپنا کاروبار شروع کر سکیں تو
یہ بھی سکیم کا ایک حصہ ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات انہوں نے پوچھی تھی کہ گورنمنٹ یا پرائیویٹ سیکٹر میں کتنے
سٹوڈنٹس جاتے ہیں تو یہ ڈیٹا موجود نہیں ہے لیکن کچھ حد تک اس کو اکٹھا کیا جاسکتا ہے جس کے لئے
کوشش کی جارہی ہے اور جو سٹوڈنٹس باہر کے ملک چلے جاتے ہیں ان کا بھی ہمارے پاس اس سے
پہلے کوئی ڈیٹا موجود نہیں ہوتا تھا بہر حال جب بھی اس کا data compile ہوگا تو آپ کے سامنے
ہاؤس کو apprise کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میرے بھائی نے missing facilities کے حوالے سے جو سوال کیا ہے
اگر یہ اس کی تفصیل لینا چاہتے ہیں تو میں ایک ایک چیز کا بتا دیتا ہوں اور اگر یہ صرف سرگودھا
کے حوالے سے پوچھنا چاہتے ہیں تو۔۔۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں سرگودھا نہیں بلکہ صرف تحصیل بھلوال کے بارے
میں پوچھنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ سارے ضلع کو چھوڑیں صرف بھلوال تک جواب دے دیں۔
وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! ٹیچنگ میں ٹوٹل
103 missing facilities ہیں اور نان ٹیچنگ میں 123 ہیں اور ٹوٹل 226 ہیں اس کے لئے
required مشینری اور equipment تقریباً 127 ملین روپے کا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: شکریہ

جناب سپیکر: اب ہم نماز مغرب کے لئے پندرہ منٹ کا وقفہ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب کے لئے پندرہ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کر دی گئی)
(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد شام 5 بج کر 35 منٹ پر جناب سپیکر کرسیِ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال بھی جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! پچھلے سوال میں وزیر موصوف نے بڑی تفصیل سے ایک بات کی تھی کہ ہم لوگ within a month ایک نیا پروگرام لارہے ہیں جس کے تحت ہم انہیں قرضے دیا کریں گے تو آپ کی وساطت سے وزیر موصوف سے میری گزارش ہے کہ میرا حلقہ پی پی۔72 تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال کو kindly زیر نگرانی رکھیں تو میں grateful ہوں گا۔
جناب سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! یہ سوال تو نہیں بنتا؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! یہ میرا سوال نہیں تھا بلکہ پچھلے سوال کے حوالے سے میں نے وزیر موصوف سے request کی ہے۔ میرا سوال نمبر 1883 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا میں ٹیوٹا کے زیر انتظام اداروں سے متعلقہ تفصیلات

*1883: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع سرگودھا میں ٹیوٹا کے تحت کون کون سے ادارے کام کر رہے ہیں؟
- (ب) ان اداروں میں کون کون سی سکولز میں تعلیم و مہارت دی جاتی ہے؟
- (ج) ان اداروں میں کس کس شعبہ کے طلباء کو وظیفہ دیا جاتا ہے؟
- (د) کیا حکومت تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال میں مزید ایسے ادارے کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) ضلع سرگودھا میں ٹیوٹا کے تحت کل 17 ادارے کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع سرگودھا میں ٹیوٹا کے زیر انتظام ٹیکنیکل اداروں میں 49 سکڑ میں تعلیم و مہارت دی جا رہی ہے اس کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع سرگودھا میں ٹیوٹا کے زیر انتظام ٹیکنیکل اداروں میں زیر تعلیم طلباء و طالبات کو ٹیوٹا کی طرف سے کس قسم کا وظیفہ نہیں دیا جاتا ہے۔

(د) ٹیوٹا کے زیر انتظام تحصیل بھلوال میں گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ بھلوال اور گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ خواتین بھلوال ووکیشنل تعلیمی مہارت فراہم کر رہے ہیں۔ ٹیوٹا کے زیر انتظام تحصیل بھیرہ میں گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ بھیرہ ووکیشنل تعلیمی مہارت فراہم کر رہا ہے۔ تحصیل بھلوال بھیرہ میں ٹیوٹا کے زیر انتظام موجودہ ادارے ووکیشنل تعلیم کی ضرورت کو احسن طریقے سے پورا کر رہے ہیں۔ فی الحال تحصیل بھلوال اور بھیرہ میں کوئی نئے ادارے کھولنے کی تجویز زیر غور نہیں ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! محکمہ نے ج (د) کے جواب میں لکھا ہے کہ ٹیوٹا کے زیر انتظام تحصیل بھلوال میں گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ بھلوال اور گورنمنٹ ووکیشنل انسٹیٹیوٹ خواتین بھلوال، ووکیشنل تعلیمی مہارت فراہم کر رہے ہیں تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بھلوال میں خواتین کی تعداد بتادیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں پہلے معزز ممبر کے پہلے سوال کے حوالے سے تھوڑی سی وضاحت کر دوں اُس کے بعد میں معزز ممبر کے اس ضمنی سوال پر respond کروں گا۔

جناب سپیکر! حکومت پنجاب ان خواتین کو قرضے دینے کے لئے ایک سکیم بنا رہی ہے تو یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ کمیٹی کے ذریعے ایک independent panel تشکیل دے کر قرضوں کی تقسیم کی جائے۔ اُس کے اندر جو بھی ٹیکنیکل اداروں کے بچے و بچیاں اور otherwise دوسرے اداروں کے بچے و بچیاں یا کوئی بھی شخص اگر اُس میں apply کرتا ہے تو پاکستان کی best universities کے پروفیسر صاحبان جو بزنس کو سمجھتے ہیں اُن پر مشتمل ایک کمیٹی بنائی جائے گی جس پر حکومت کا کوئی influence نہیں ہوگا۔ وہ جب اپنا پراجیکٹ لے کر آئیں گے تو وہ اُس پراجیکٹ کو vet کرنے کے بعد وہ دیکھیں گے کہ اس پراجیکٹ کے اندر اتنی جان ہے کہ یہ پراجیکٹ چل سکتا ہے اور اُس کے بعد اُس کی ٹریننگ بھی کی جائے گی کہ جس کو 30 لاکھ روپے کا قرضہ دیا جا رہا ہے کیا وہ بزنس چلا بھی سکتا ہے یا نہیں؟ لہذا میں معزز ممبر کو اس platform سے گارنٹی کرتا ہوں کہ انشاء اللہ وہ قرضے 100 فیصد میرٹ پر اور across the board دیئے جائیں گے اُس پر کسی بھی حوالے سے کوئی political influence برداشت نہیں کی جائے گی۔ اُس کمیٹی کے بننے کے بعد معزز ممبر کے پاس اگر کوئی بھی شکایت آئے تو وہ یہاں پر آپ کے توسط سے متعلقہ محکمہ سے سوال کی شکل میں کر سکتے ہیں اور ہم اُس کا ازالہ کریں گے لیکن مجھے اُمید ہے کہ اس طرح کا کوئی سلسلہ نہیں ہوگا بلکہ اس کو purely merit پر رد دیکھا جائے گا۔

جناب سپیکر! معزز ممبر نے سوال نمبر 1883 کے حوالے سے ضمنی سوال کیا ہے تو پچھلے سوال کے اندر بھی تحصیل بھیرہ اور تحصیل بھلوال میں خواتین کی تعداد کے بارے میں بتایا گیا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں اپنا سوال دہراتا ہوں کیونکہ جو سوال irrelevant ہوتا ہے آپ اس پر زیادہ وقت دیتے ہیں۔ اس پر relevant سوال یہ ہے کہ میں گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ خواتین بھلوال کا پوچھ رہا ہوں، میں بھیرہ، سرگودھا، سلاوالی اور کوٹ مومن کا نہیں پوچھ رہا۔ میں صرف گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ خواتین بھلوال میں خواتین کی تعداد پوچھ رہا ہوں کیونکہ مجھے بھی اس کا جواب وہاں سے نہیں مل سکا۔

جناب سپیکر! آپ kindly مجھے صرف یہ بتا دیں کہ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ خواتین بھلوال میں خواتین کی تعداد کیا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! فیشن ڈیزائننگ میں 16، میٹرک ووکیشنل میں 19، بیوٹیشن میں 15، ٹیلرنگ میں 15، سرٹیفکیٹ ان کمپیوٹر اپلیکیشنز میں ---

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ٹوٹل تعداد بتادیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! یہ ٹوٹل خود کر لیں۔ اگر آپ کہتے ہیں تو میں گن کر بتا دیتا ہوں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرے خیال میں وزیر صاحب نے جواب نہیں پڑھا کیونکہ جن پروگرامز کا یہ بتا رہے ہیں وہ تو بھیرہ میں موجود ہی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے بتایا ہے کہ بھیرہ اور بھلوال میں فیشن ڈیزائننگ کا بتایا ہے۔ آپ خود پڑھ کر دیکھ لیں۔ انہوں نے on the floor of the House کہا ہے۔

جناب سپیکر: جناب صہیب احمد ملک! آپ اپنا سوال کر لیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ سوال نمبر 1883 کا جواب ٹیوٹا کی طرف سے موصول ہوا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ بھلوال میں آٹو مکینک، الیکٹریکل اور سرٹیفکیٹ کا پروگرام ہے بھیرہ کی تو بات ہی نہیں کر رہے۔ یہ جو فیشن ڈیزائننگ کی بات کر رہے ہیں تو میں پھر اپنے سوال کی طرف آتا ہوں کیونکہ موصوف دوسری طرف چل پڑتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ خواتین بھلوال میں خواتین کی تعداد کیا ہے؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ گورنمنٹ ووکیشنل انسٹیٹیوٹ بھلوال میں خواتین کی تعداد بتا دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! پہلے میں نے جو پڑھا ہے وہ غلط پڑھا گیا ہے۔ میں اس کی معذرت چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، کوئی بات نہیں۔ آپ اب بتادیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! بھیرہ میں خواتین کی کل تعداد 77 ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میں نے جز (د) کے حوالے سے ایک ہی سوال پوچھا ہے کہ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ خواتین بھلوال میں خواتین کی تعداد کیا ہے؟ انہوں نے پھر بھیرہ کا بتایا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ کل تعداد 3500 ہے۔ ہر ادارے کی خواتین و مردوں کی بھلوال، بھیرہ، سرگودھا۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ خواتین بھلوال میں خواتین کی تعداد کیا ہے وہ بتادیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! اب میں سارا جواب پڑھوں گا یہ اس کو سن لیں۔ ان کا جو portion ہو گا وہ نکال لیں چاہے وہ سرگودھا کا ہے یا بھلوال کا ہے۔

جناب سپیکر: آپ اس سوال کو چھوڑ دیں۔ اب ہم اگلے سوال پر چلتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 1895 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرا ایک سوال ہوا ہے۔ آپ نے تین کی اجازت دی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: آپ کے تین نہیں بلکہ دس سوال ہو گئے ہیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! آپ وزیر صاحب سے پوچھ لیں یہ میرے بڑے بھائی ہیں کہ میں نے کتنے سوال پوچھے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ تحصیل بھیرہ میں جو missing facilities ہیں اور جو پروگرام انہوں نے بتائے ہیں ان کو نہیں پتا تھا کہ وہ ہیں کیا یہ نئے پروگراموں کو جاری کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو مہربانی کر کے اسے کر دیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اتنا بتادیں کہ نئے پروگرامز شروع کرنے کا ارادہ ہے؟ وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جو پروگرامز missing ہیں وہ وقت کے ساتھ جیسے ہی بجٹ کی سہولت ملے گی تو شروع کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے پیسے ملیں گے تو ہو جائیں گے۔ اب ہم اگلے سوال پر چلتے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 1895 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

میں یہاں پر یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایک چیز طے ہوئی تھی کہ سوال پر ہم تین ضمنی سوال لیں گے۔ ممبران اگر اس طرح کریں گے تو باقیوں کے لئے وقت ختم ہو جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! سوال نمبر 1970 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ بھر میں پرائس کنٹرول کمیٹیوں

کے قیام اور مجسٹریٹس کی طرف سے کئے گئے چالان سے متعلقہ تفصیلات

* 1970: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں بڑھتی ہوئی اشیاء خورد و نوش کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے کے لئے پرائس کنٹرول کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں؟

- (ب) شہر لاہور میں کتنے پرائس کنٹرول مجسٹریٹ کام کر رہے ہیں؟
- (ج) شہر لاہور میں پچھلے چھ ماہ میں پرائس کنٹرول مجسٹریٹوں نے کل کتنے چالان کئے اور کتنا جرمانہ کیا؟
- (د) شہر لاہور کے گلی محلوں میں قائم سٹور پر من مانی قیمتوں کی روک تھام کے لئے محکمہ کیا کارروائی کرتا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

- (الف) یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں بڑھتی ہوئی اشیاء خورد و نوش کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے کے لئے پرائس کنٹرول کمیٹیاں نوٹیفائی کی گئی ہیں۔ صوبائی سطح پر ایک کمیٹی کمیٹی برائے پرائس کنٹرول زیر سربراہی وزیر صنعت و سرمایہ کاری نوٹیفائی کی گئی ہے اور ضلعی سطح پر ضلعی پرائس کنٹرول کمیٹیاں نوٹیفائی کی گئی ہیں جو کہ ڈپٹی کمشنر کے زیر اہتمام اشیاء خورد و نوش کی سپلائی اور قیمتوں کا جائزہ لیتی ہیں۔
- (ب) اس وقت ضلع لاہور میں 62 مجسٹریٹ محکمہ ہوم کی طرف سے نوٹیفائی کئے گئے ہیں جو کہ اوور چارجنگ ہو رڈنگ اور نان ڈسپلے آف ریٹ لسٹ کے خلاف ریڈ کرتے ہیں اور موقع پر سزا دیتے ہیں۔
- (ج) شہر لاہور میں گزشتہ چھ ماہ کے دوران پرائس کنٹرول مجسٹریٹوں نے 211،72 چالان کئے ہیں اور -/7,066,100 روپے جرمانہ کیا ہے۔
- (د) شہر لاہور کے گلی محلوں میں قائم سٹوروں پر من مانی قیمتوں کی روک تھام کے لئے حکومت نے ایک اینڈ رائیڈ اپیلیکیشن "قیمت پنجاب" کے نام سے بنائی ہے جس کی مدد ایک عام آدمی موقع پر اپنی شکایت درج کروا سکتا ہے جو کہ ڈائریکٹ متعلقہ پرائس مجسٹریٹ کو پہنچ جاتی ہے جس کو وہ 24 سے 48 گھنٹوں میں کارروائی کرنے کا پابند ہوتا ہے اور ڈپٹی کمشنر کو جوابدہ ہوتا ہے۔
- جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟**

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! مجھے پرائس کنٹرول کمیٹیوں سے متعلق جو جواب ملا ہے اور جو مہنگائی کا حال ہے وہ سب کو معلوم ہے لیکن جز (د) کے جواب میں کہا گیا ہے کہ ایک "ایپ" متعارف کرائی گئی ہے۔ میرا پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ ایپ کب متعارف کرائی گئی اور اب تک اس میں کتنے صارفین نے اپنی شکایات درج کرائی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ روزانہ کی بنیاد پر لوگوں کی شکایات آتی ہیں اور اس کے multiple functions ہیں۔ یہ ایپ رمضان المبارک میں متعارف کرائی گئی تھی۔ اس سے پہلے بھی یہ کچھ اضلاع میں موجود تھی لیکن اس کو سنٹر لائز کرنے کے لئے پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کے ذریعے اس ایپ کو متعارف کرایا گیا تھا۔ اس میں چیزوں کی قیمتیں بھی ہیں، شکایات بھی ہیں، response time بھی ہے اور punishable items کا بھی اندراج ہوتا ہے۔ آج تک اس پر کل کتنی شکایات آئی ہیں وہ میں اس وقت نہیں بتا سکوں گا اس حوالے سے میرا محکمہ جیسے ہی مجھے بتائے گا میں ایوان میں بتا دوں گا کیونکہ یہ سوال کے اندر نہیں ہے۔ اگر میں کہہ دوں کہ یہ ہزاروں کی شکل میں ہے تو ایسا بھی ممکن ہو سکتا ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ میرے سوال کی بنیاد اسی چیز پر ہے کہ ہر طرف مہنگائی کا دور دورہ تھا تو میں یہی پوچھنا چاہ رہی تھی کہ ہم کس طرح پرائس کنٹرول کر رہے ہیں۔ اگر یہ ایپ دو تین ماہ پہلے بنی ہے تو اس کا اتنا لمبا چوڑا ریکارڈ نہیں ہو گا کہ پیش نہ کیا جاسکے۔ آپ کے محکمہ کو چاہئے تھا کہ اس پر آپ کو ایک اچھا جواب بنا کر دیتا۔ چلیں! کوئی بات نہیں آپ بتا دیجئے گا جب بھی آپ کو پتا چلے گا۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں اس کی مزید وضاحت کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ یہ بات ختم ہو گئی ہے۔ اب محترمہ دوسرا ضمنی سوال کر لیتی ہیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا دوسرا ضمنی سوال ہے جیسا کہ میرے بھائی وزیر صاحب نے بتایا ہے کہ یہ ایپ متعارف ہوئی ہے جس میں مختلف sections ہیں جس میں چیزوں کی قیمتوں کا بھی ذکر کیا گیا ہے تو اس ایپ پر ٹماٹر کا سرکاری ریٹ کیا درج ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ یہ جو چاہے سوال کریں میں ہر سوال کے جواب کے لئے حاضر ہوں۔

جناب سپیکر: ٹماٹر کا نہیں۔ (تہتہ)

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! ٹماٹر کی قیمت کا جواب دینے کے لئے بھی حاضر ہوں۔ ہر سوال کا جواب دینا میری ذمہ داری ہے۔

جناب سپیکر! میری اس میں یہ درخواست ہے کہ اگر یہ نیا سوال پوچھنا چاہیں، پچھلا پوچھنا چاہیں، آگے پوچھنا چاہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ انہوں نے شکایات کا پوچھا تھا تو اس ایپ کو 15 لاکھ لوگوں نے download کیا ہے۔ اس ایپ پر جا کر تعداد کا بھی پتا چل سکتا ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے جز (د) میں جو سوال پوچھا ہے وہ میں دہرا دیتا ہوں پھر میں ان کو ٹماٹر کی قیمت بھی بتاتا ہوں اور باقی اشیاء کی بھی بتا دیتا ہوں۔

جناب سپیکر! انہوں نے جز (د) پوچھا ہے کہ شہر لاہور کے گلی محلوں میں قائم سٹور پر من مانی قیمتوں کی روک تھام کے لئے حکمہ کیا کارروائی کرتا ہے۔ یہ ان کا سوال ہے۔ اب آپ اس سے اندازہ کر لیں کہ ان کے ضمنی سوال کون سے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ہر ضمنی سوال کا جواب دینے کے لئے تیار ہوں جو یہ کہیں گی۔ اگر یہ ٹماٹر کی قیمت کا پوچھ رہی ہیں تو آج کی قیمت کے مطابق تقریباً -/200 روپے فی کلو ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! -/215 روپے ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: تمام ممبران بات سنیں۔ ہم سب منڈی میں نہیں بیٹھے لہذا اس کو منڈی نہ سمجھیں۔ ہر جگہ پر ریٹ تھوڑا مختلف ہی ہوتا ہے۔ جی، اب اگلا سوال take up کرتے ہیں۔ ملک محمد احمد خان!

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا سوال تو مکمل ہو لینے دیں۔

جناب سپیکر: جی، مکمل ہو گیا ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! ٹماٹر - /300 روپے کلو sale ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں۔ کسی اچھے ڈیپارٹمنٹل سٹور سے ٹماٹر خریدیں گے تو - /15 روپے مہنگا ہی ہو گا لیکن عام جگہ سے خریدیں گے تو سستا ہو گا بلکہ منڈی سے خریدیں گے تو مزید سستا ہو گا۔ جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 2196 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: ٹیوٹا ہیڈ آفس گلبرگ میں

چائینز لیٹگوئج کورس کی کلاسز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*2196: ملک محمد احمد خان: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹیوٹا ہیڈ آفس گلبرگ لاہور میں چائینز لیٹگوئج کورس کی کلاسز شروع کی گئی تھیں جن میں داخلہ فری تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کورس کی کلاسز صبح، دوپہر اور شام ہفتہ میں چھ دن شروع کی گئی تھیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کلاسز کے لئے اساتذہ کی خدمات بھی لی گئی تھیں جنہوں نے طالب علموں کو چائینز لیٹگوئج کورس میں تعلیم دینی تھی اور ان کے ساتھ فی گھنٹہ پڑھانے کا معاوضہ بھی مختص ہوا تھا یہ معاوضہ کن sops کے تحت مختص کیا گیا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب ان کلاسز میں داخلہ فری کی بجائے فیس کے ساتھ کر دیا گیا ہے اور فی کورس کی فیس - /6,750 روپے مقرر کی گئی ہے کیا اساتذہ کو سابقا sops کے مطابق معاوضہ دیا جا رہا ہے یا اس میں کوئی تبدیلی کی گئی؟

(۵) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کورس کی فیس مقرر کرنے سے ان کلاسز میں داخلہ نہ ہونے کے برابر ہے جس کی وجہ سے ان کلاسز کے لئے ہائر کردہ اساتذہ، عملہ بے روزگار ہو گئے ہیں؟

(۶) جن اساتذہ کی خدمات لی گئی تھیں ان کے ساتھ فی گھنٹہ معاوضہ کتنا طے ہوا، کیا ان کو طے شدہ معاوضہ پورا دیا گیا یا کم اور اس مد میں کتنی رقم رکھی گئی تھی کیا پوری تصرف میں آئی یا بقایا ہے اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت سابقا sops کے تحت دوبارہ فری کلاسز کا اجراء کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) یہ بات درست نہیں ہے چائیز لینگویج کورس کی کلاسز ٹیوٹا ہیڈ آفس گلبرگ لاہور کی بجائے اس سے منسلک ادارہ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ گلبرگ لاہور میں شروع کی گئیں جن میں داخلہ فری تھا۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ان کلاسز کو پڑھانے کے لئے اوپن مارکیٹ سے چینی زبان کے ماہرین کی خدمات لی گئی تھیں جن کا معاوضہ فی گھنٹہ کے حساب سے مجاز اتھارٹی کی منظوری سے طے کیا گیا تھا۔

(د) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ اس سے پہلے یہ کلاسز سالانہ ترقیاتی منصوبہ کے تحت چلائی گئی تھیں جن میں طلباء سے فیس وصول نہیں کی گئی تھی اور تمام خرچہ حکومت پنجاب (ٹیوٹا) نے برداشت کیا تھا۔ تاہم اب یہ کلاسز self-sustainable بنیادوں پر چلائی جارہی ہیں جن کی فیس -/6,750 روپے مقرر کی گئی ہے جو کہ مارکیٹ کی نسبت بہت کم ہے۔ چونکہ اساتذہ کا معاوضہ بھی اسی فیس میں سے ادا کرنا ہوتا ہے اس لئے معاوضہ پہلے سے کم مقرر کیا گیا ہے۔

(۵) پہلے کی طرح اس مرتبہ بھی ان کلاسز کو پڑھانے کے لئے اوپن مارکیٹ سے چینی زبان کے ماہرین کی عارضی خدمات لی گئی ہیں جن کا معاوضہ فی گھنٹہ کے حساب سے طے ہے علاوہ ازیں معقول فیس مقرر کرنے سے محض سنجیدہ نوجوان ہی داخلہ لیتے ہیں۔

(و) اساتذہ کو معاوضہ منظور SOP کے مطابق ادا کیا گیا ہے چونکہ فری چائنیز لینگویج کورس کی کلاسز مجاز اتھارٹی سے ترقیاتی بجٹ سے منظوری کے بعد شروع کی گئی تھیں کیونکہ رواں سال ترقیاتی بجٹ مطلوبہ ضروریات سے کم دیا گیا ہے فی الحال سابقہ SOP کے تحت دوبارہ فری کلاسز کا اجراء ممکن نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میرے دو سوال ہیں لیکن اگر آپ اجازت دیں تو میں اکٹھا ہی rephrase کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال اس کی پالیسی سے متعلق ہے۔ اگر حکومت یہ سمجھتی ہے کہ چائنیز لینگویج زیادہ سے زیادہ لوگوں کو پڑھانی چاہئے اور C-PEC کے لئے یہ instrumental ہے تو اس حوالے سے دو باتیں جواب میں دی گئی ہیں۔

جناب سپیکر! ج: (ہ) میں یہ کہا گیا ہے کہ تعداد کم ہو گئی ہے اور صرف سنجیدہ لوگ ہی داخلہ لیتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پہلے چائنیز لینگویج کے لئے ٹیوٹا کے زیر انتظام یا ٹیوٹا سے منسلک ادارے فری چائنیز لینگویج پڑھاتے تھے تاکہ C-PEC کے road sides پر بیٹھنے والے پنچر والوں، ویلڈرز یا دوسرے لوگ اس زبان کی how know رکھ سکیں، communicate کر سکیں اور یہی اس کا basic purpose تھا۔ اب یہ scrap کر دیا گیا ہے اور understanding یہ لگ رہی ہے کہ شاید بڑے پروفیشنل کورسز کی طرف جایا جائے گا لیکن فیس ادا کر کے کوئی بھی نہیں جائے گا۔ ہمارا اندازہ یہ ہے کہ وہ کورس بند ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! کیا حکومت یہ ارادہ رکھتی ہے کہ اس پروگرام کو further فنڈز دے اور یہ پروگرام جو اس سال شروع نہیں ہو سکا تو آگے شروع کر لیا جائے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! ملک محمد احمد خان نے جو سوال پوچھا ہے اس حوالے سے پہلے مرحلہ کے اندر چائنیز لیگنوج کا کورس free of cost تھا اور students سے فیس charge نہیں کی جاتی تھی۔ اُس وقت C-PEC کے معاملات میں ہمیں اس زبان کی ضرورت تھی تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو راغب کیا جائے اور ہمارے پاس جب چائنیز آتے ہیں تو کوئی مسئلہ درپیش نہ ہو لیکن ٹرانسلیٹر کی اُس وقت کمی تھی اس کے لئے ایک سکیم چلی جس کے تحت اچھی خاصی تعداد میں یہ کورس free کروایا اور اس کے تحت تقریباً 19027 طلباء کو فری چائنیز کورسز کروائے گئے لیکن وقت کے ساتھ اس کو sustainable کرنے کے لئے فیس کا component رکھا گیا کہ per month ایک بچہ دو ہزار فیس دے گا تب سیکھے گا۔ یہاں پر -/6750 روپے فیس لکھی ہوئی ہے لیکن اس میں -/750 روپے بچے کی enrolment ہے جبکہ دو ہزار per student رکھا گیا ہے۔ پہلے ٹیچر کو پڑھانے کا فی گھنٹہ معاوضہ -/1200 روپے تھا لیکن مارکیٹ کے اندر تقریباً 20 ہزار کے قریب نئے ٹیچرز induct ہو گئے جو مزید آگے پڑھا سکتے تھے اس لئے معاوضہ بعد میں -/1200 سے -/800 روپے کر دیا گیا جبکہ student کی فیس دو ہزار کر دی گئی۔ ابھی ہنرمند نوجوان پروگرام کے لئے ڈیڑھ ارب روپیہ مختص کیا گیا ہے اور کوشش یہ ہے کہ آنے والے دنوں میں اس دو ہزار فیس کو مزید کم کیا جائے تاکہ زیادہ سے زیادہ چائنیز لیگنوج سیکھنے والوں کو موقع فراہم ہو۔

جناب سپیکر: کیا فیس کی وجہ سے حاضری کم ہوئی ہے یا کوئی اور وجہ ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! آپ کا پوائنٹ بالکل ٹھیک ہے کیونکہ پہلے فیس نہ ہونے کی وجہ سے enrolment زیادہ ہوتی تھی اور non serious students بھی ہوتے تھے۔ بالفرض enrolment چالیس ہزار کی ہوتی ہے تو کوئی student شروع میں تو کوئی درمیان میں چھوڑ جاتا تھا کیونکہ اس نے فیس ادا نہیں کی ہوتی تھی۔ اب جب فیس رکھی گئی ہے تو serious students آتے ہیں۔ اس کورس کو sustainable کرنے کے لئے aspect یہ تھا تاکہ serious students آئیں اور کلاس کو A to Z پڑھ کر سیکھیں لہذا اب حکومت کا plan ہے کہ اس کو مزید subsidize کر دیا جائے۔

جناب سپیکر! اگرچہ میں سمجھتا ہوں کہ دو ہزار روپے فیس زیادہ نہیں ہے لیکن پھر بھی حکومت اپنے موجودہ وسائل کے اندر رہتے ہوئے کوشش کرے گی کہ فیس سٹرکچر کو تھوڑا کم کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: آج کل مہنگائی زیادہ ہے اس لئے یہ دو ہزار فیس زیادہ ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! اس سال 13 ہزار بچوں کو ہنرمند پروگرام کے تحت جو کورس کروائیں گے وہ free ہوگا۔

جناب سپیکر: کیا چائیز لینگویج کی بات کر رہے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! چائیز لینگویج سکھائیں گے۔

جناب سپیکر: یہ پروگرام ہونا چاہئے کیونکہ یہ بڑا ضروری ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! جب تک گورنمنٹ اس کو sponsor نہیں کرے گی تب تک فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔ اگر اس کو self-sustainable model پر چلائیں گے تو پھر مسئلہ یہ ہوگا کہ enrolment کے بعد فیس دیکھ کر اس پروگرام کے لئے وہ طبقہ جن کو actual ضرورت ہے وہ بھی نہیں کر پائیں گے۔ بنیادی طور پر پورے پاکستان میں کہیں اور یہ facility نہیں ہے اور صرف پنجاب میں ایک ہی ادارہ ہے جہاں دُور دُور سے لوگ آرہے ہیں۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! بات یہ ہے کہ یہ کیسے چیک ہوگا کہ یہ student پڑھنے میں serious ہے یا نہیں؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! بالکل درست بات ہے۔

جناب سپیکر: اگر کوئی serious ہو تو پھر اس کے لئے سکالرشپ وغیرہ ہو سکتا ہے لیکن یہ کیسے پتا چلے گا کہ student serious ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری صرف اتنی درخواست ہے کہ اس کے لئے کچھ بجٹ مختص کر دیں اور اس کے کوئی SOPs بنالیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ وہ اس کے لئے already کام کر رہے ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! بس یہی درخواست ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں نے آپ سے عرض کیا ہے کہ ہنرمند پروگرام کے لئے ڈیڑھ ارب روپیہ مختص کیا ہے۔ ہم فیس کے لئے حاضر ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ اگر enrolment چالیس ہزار students کی ہوتی ہے لیکن درمیان میں کوئی student دائیں بائیں ہو جائے گا تو پھر یہ کرنا پڑے گا۔ ہم 13 ہزار students کے لئے اسے already free کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، اس میں seriousness پیدا کرنے کے لئے آپ کی بات ٹھیک ہے لیکن فیس دو ہزار روپے زیادہ ہے جسے کم کر کے ایک ہزار روپے کریں۔ اس میں اگر کوئی تھوڑی فیس بھی دے گا تو کوئی غیر حاضر بھی نہیں ہوگا۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! جیسے آپ کا حکم ہے اس کے مطابق کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: میرا حکم نہیں بلکہ میری یہ تجویز ہے باقی فیصلہ تو آپ کا ہے۔ اس میں جو بہتر ہے وہ آپ اپنی پالیسی کے مطابق کریں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! تعمیل ہوگی۔

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جوابوں کی میز پر رکھے گئے)

گوجرانوالہ: فیکٹریوں میں بوائے لکڑ پھٹنے کے واقعات سے متعلقہ تفصیلات

*1606: چودھری اشرف علی: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ ریجن بھر کی فیکٹریوں میں 366 کے قریب خطرناک بوائے لکڑ نصب ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ تین سالوں میں بوائے لکڑ پھٹنے کے واقعات میں 40 افراد ہلاک اور 175 زخمی ہو چکے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 100 کے قریب بوائے لکڑ کی مدت ختم ہو چکی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ متعدد فیکٹریوں میں 1903 سے نصب بوائے لکڑ خستہ حال ہیں کیونکہ بوائے لکڑ کی مدت تقریباً 60 سال تک ہوتی ہے؟

(ه) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت خطرناک اور خستہ حال بوائے لکڑ کے تدارک اور مزدوروں کے تحفظ کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ گوجرانوالہ ریجن میں کوئی بھی بوائے لکڑ خطرناک حالت میں نصب نہیں ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ پچھلے تین سالوں میں گوجرانوالہ سرکل میں بوائے لکڑ کا کوئی بڑا حادثہ رونما نہیں ہوا اور نہ ہی کسی انسانی جان کا نقصان ہوا ہے۔ البتہ ستمبر 2015 میں ایک صنعتی یونٹ البدر 313 گھڑی ٹی روڈ گوجرانوالہ میں ایک صنعتی حادثہ ہوا جس میں تقریباً اٹھارہ لوگ جاں بحق ہو گئے لیکن یہ حادثہ بھی بوائے لکڑ کا نہیں تھا۔ بلکہ فیکٹری کے پراسس ہاؤس میں گیس کی لیکج کی وجہ سے ہوا۔ پنجاب حکومت نے اس کی انکوائری کے

لئے چیف منسٹر انسپکشن ٹیم (CMIT) کو مقرر کیا تھا جس نے اپنی تحقیقات میں پراسس ہاؤس میں گیس کی لکچ کو حادثے کی وجہ قرار دیا۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ آفس ریکارڈ کے مطابق گوجرانوالہ سرکل میں زائد المیاد بوائے بولڈرز کی تعداد 100 کے قریب نہیں ہے بلکہ ستائیس (27) ہے۔ ان تمام فیکٹریوں کو فردری / مارچ 2018 میں ان بوائے بولڈرز کو فی الفور بند کر دینے کے نوٹس جاری کئے گئے اور محکمہ ہذا نے ان میں سے پچیس (بوائے بولڈرز کو سیل) مہربند (کر دیا جبکہ باقی دو بوائے بولڈرز مالکان کے خلاف عدالتی کارروائی کا عمل شروع ہے۔

(د) یہ درست نہ ہے۔ 1903 کا کوئی بوائے بولڈرز نہ صرف گوجرانوالہ سرکل بلکہ پورے صوبہ پنجاب میں نصب نہیں ہے۔

(ه) جزائے بالا کا جواب نفی میں ہے۔ تاہم حکومت کسی بھی قسم کے حادثہ سے بچاؤ اور مزدوروں کی جان و مال کے تحفظ کے لئے تمام ضروری اقدامات کرتی ہے جن میں قانون کے مطابق ہر بوائے بولڈرز کی باقاعدگی کے ساتھ سالانہ انسپکشن کی جاتی ہے۔ انسپکشن کرتے وقت اس کا تفصیلی معائنہ کیا جاتا ہے اور اگر ان کی حالت تسلی بخش ہو تو ان کو آپریشنل سرٹیفکیٹ جاری کیا جاتا ہے جبکہ جن بوائے بولڈرز کی حالت تسلی بخش نہ ہو ان کو مرمت / تبدیلی کا نوٹس جاری کیا جاتا ہے۔ ان میں سے بعض بوائے بولڈرز کے مختلف حصوں کی لیبارٹری سے نان ڈسٹرکٹو ٹیسٹنگ (NDT) کروائی جاتی ہے اور بعض بوائے بولڈرز کی بقایا عمر کے تعین کے لئے حکومت سے منظور شدہ تھرڈ پارٹیز سے انسپکشن کروائی جاتی ہے اور مطلوبہ مرمت یا تبدیلی کے بعد سرٹیفکیٹ جاری ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ فیکٹریوں میں بوائے بولڈرز کے محفوظ آپریشن اور نگہداشت کے لئے اہل بوائے بولڈرز بھی تعینات کئے جاتے ہیں۔ بوائے بولڈرز کے بغیر بوائے بولڈرز کو چلانے کی اجازت نہیں ہے۔ بوائے بولڈرز سارا سال ہمہ وقت بوائے بولڈرز پر ڈیوٹی کرتے ہیں اور بوائے بولڈرز کے محفوظ آپریشن، لمبے پانی کی مقدار اور تیار شدہ بھاپ کو متعلقہ مشینری تک پہنچانے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ بوائے بولڈرز سے پیدا ہونے والی فضائی آلودگی کی روک تھام بھی کرتے ہیں۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: پی پی۔ 120 رجانہ میں گرلز اور بوائز کے لئے فنی تعلیمی ادارہ کے قیام سے متعلقہ تفصیلات

*1654: جناب محمد ایوب خان: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ٹیوٹا کے زیر انتظام کتنے گرلز اور بوائز فنی تعلیم کے ادارے کون کون سے موجود ہیں نیز اداروں میں کون سے شعبے / سبجیکٹس کی تعلیم دی جا رہی ہے؟
- (ب) کیا محکمہ ضلع میں فنی تعلیمی اداروں کو مزید اپ گریڈ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تاکہ نوجوان نسل ہنر سیکھ کر برسر روزگار ہو سکے؟
- (ج) کیا حلقہ پی پی۔ 120 کے علاقہ رجانہ میں گرلز اور بوائز کے لئے کوئی تعلیم کا ادارہ کام کر رہا ہے اگر نہیں تو محکمہ موجودہ مالی سال 19-2018 میں رجانہ میں فنی تعلیمی ادارہ قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

- (الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ٹیوٹا کے زیر انتظام کل آٹھ ادارے کام کر رہے ہیں۔ جن میں تین گرلز اور پانچ بوائز کے لئے فنی تعلیم کے ادارے ہیں ان اداروں میں جن جن شعبوں میں تعلیم و تربیت دی جا رہی ہے ان کی ادارہ وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) ٹیوٹا پہلے ہی علاقہ کی ضروریات کے مطابق اپنے اداروں میں کورسز کروا رہا ہے فی الفور اداروں کو مزید اپ گریڈ نہیں کیا جا رہا ہے۔
- (ج) جی نہیں! ٹیوٹا کا کوئی ادارہ حلقہ پی پی۔ 120 رجانہ میں کام نہیں کر رہا ہے اس کی وجوہات درج ذیل ہیں۔

1) رجانہ سنٹرل پوائنٹ ہے۔ ٹوبہ، کمالیہ، پیر محل تینوں تحصیلوں کا تقریباً 15 کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔

(2) رجانہ میں ایک مردانہ اور ایک زنانہ فیڈنگ ہائر سیکنڈری سکول ہے اور ایک ایلیمنٹری سکول ہے۔

(3) رجانہ چونکہ نہ ہی تحصیل ہے اور نہ ہی سب تحصیل اور uncovered تحصیل کے زمرے میں بھی نہیں آتا۔

(4) حلقہ پی۔پی۔120 کے طلباء و طالبات کی فنی تعلیم کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ٹیوٹا کے مندرجہ ذیل ادارے کام کر رہے ہیں۔

(1) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریڈنگ انسٹیٹیوٹ، ٹوبہ ٹیک سنگھ

(2) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریڈنگ انسٹیٹیوٹ، کمالیہ

(3) گورنمنٹ دو کیشل ٹریڈنگ انسٹیٹیوٹ، ٹوبہ ٹیک سنگھ

(4) گورنمنٹ دو کیشل ٹریڈنگ انسٹیٹیوٹ، کمالیہ

(5) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریڈنگ سنٹر، پیر محل

(6) گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی، کمالیہ

صوبہ میں ضلعی سطح پر کنزیومر کورٹس کے قیام سے متعلق تفصیلات

* 1832: چودھری اشرف علی: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ کے کن کن اضلاع میں کنزیومر کورٹس کا قیام عمل میں لایا جا چکا ہے اور کون کون سے اضلاع میں ابھی تک کنزیومر کورٹس کا قیام عمل میں نہیں لایا جاسکا؟

(ب) کن کن اضلاع کی کنزیومر کورٹس دوسرے اضلاع میں مہینے میں کتنی بار کیمپ آفس لگاتی ہیں؟

(ج) کنزیومر کورٹس پنجاب کے افسران و ملازمین کو آخری بار کب ریگولرائز کیا گیا اور کیا حکومت باقی ماندہ افسران و ملازمین کو بھی ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) کنزیومر کورٹس پنجاب کے 17 اضلاع میں کام کر رہی ہے۔ مالی سال 06-2005 میں

ابتدائی طور پر گیارہ اضلاع لاہور، سیالکوٹ، ساہیوال، سرگودھا، راولپنڈی، گجرات،

ملتان، گوجرانوالہ، بہاولپور، فیصل آباد اور ڈی جی خان میں عمل میں لایا گیا۔ سال

16-2015 میں چھ مزید اضلاع منڈی بہاؤ الدین، میانوالی، رحیم یار خان، بہاولنگر، لیہ اور بھکر میں کنزیومر کورٹس قائم کی گئیں۔

باقی ماندہ 19 اضلاع انک، چکوال، حافظ آباد، جہلم، نارووال، ننکانہ صاحب، قصور، شیخوپورہ، اوکاڑہ، پاکپتن، وہاڑی، خانیوال، لودھراں، راجن پور، مظفر گڑھ، خوشاب، ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ اور چنیوٹ کا ابھی تک کنزیومر کورٹس کا قیام عمل میں نہیں لایا جا سکا۔

(ب) لاہور ہائی کورٹ لاہور کے حکم کے تحت درج ذیل کنزیومر کورٹس اپنے ملحقہ اضلاع میں کیپ آفس لگاتی ہیں:

- (1) کنزیومر کورٹ گجرات مہینے میں چار مرتبہ ضلع جہلم میں کیپ آفس لگاتی ہیں۔
- (2) کنزیومر کورٹ گوجرانوالہ مہینے میں چار مرتبہ ضلع حافظ آباد میں کیپ آفس لگاتی ہیں۔
- (3) کنزیومر کورٹ راولپنڈی مہینے میں دو مرتبہ ضلع انک اور دو مرتبہ ضلع چکوال میں کیپ آفس لگاتی ہیں۔
- (4) کنزیومر کورٹ ساہیوال مہینے میں چار مرتبہ ضلع پاکپتن اور چار مرتبہ ضلع اوکاڑہ میں کیپ آفس لگاتی ہیں۔
- (5) کنزیومر کورٹ ڈی جی خان مہینے میں دو مرتبہ ضلع مظفر گڑھ میں کیپ آفس لگاتی ہیں۔
- (6) کنزیومر کورٹ فیصل آباد مہینے میں ایک ایک مرتبہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ، جھنگ اور چنیوٹ میں کیپ آفس لگاتی ہیں۔
- (7) کنزیومر کورٹ سیالکوٹ مہینے میں چار مرتبہ ضلع نارووال میں کیپ آفس لگاتی ہیں۔
- (8) کنزیومر کورٹ ملتان مہینے میں دو مرتبہ ضلع وہاڑی اور ایک ایک مرتبہ ضلع لودھراں اور خانیوال میں کیپ آفس لگاتی ہیں۔
- (9) کنزیومر کورٹ لاہور مہینے میں دو مرتبہ ضلع قصور میں کیپ آفس لگاتی ہیں۔

(ج) مارچ 2013 میں حکومت نے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا جس کے تحت سکیل 1 سے 15 تک کے کنزیومر کورٹس کے تمام ملازمین کو مستقل کر دیا گیا ہے جبکہ اسی نوٹیفکیشن کی شق (C) کے تحت سکیل 16 اور اس سے اوپر کے سکیل والے کنزیومر کورٹس کے 17 آفیسرز جنہیں متعلقہ سلیکشن کمیٹی نے سروس رولز کے مطابق بھرتی کیا انھیں پنجاب پبلک سروس کمیشن میں ان کی موزونیت برائے مستقل تعیناتی کے لئے بھیجا جانا تھا لیکن کنزیومر کورٹس کے کنٹریکٹ آفیسرز نے اس نوٹیفکیشن کے تحت اپنا کیس برائے مستقل تعیناتی بھیجنے کی بجائے تین دفعہ سمری برائے وزیر اعلیٰ پنجاب ارسال کی مگر ریگولیشن ونگ نے سمری کو ہر دفعہ مسترد کر دیا۔

2014 میں ان 17 کنٹریکٹ آفیسران نے 2013 کی پالیسی لاہور ہائیکورٹ میں چیلنج کر دی جو کہ اب تک زیر التواء ہے۔

فیصل آباد: گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی (فارمن) کے رقبہ،

بجٹ اور سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

* 1895: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی (فارمن) سمن آباد فیصل آباد کب قائم ہوا تھا؟
- (ب) اس کالج کا کل رقبہ کتنا ہے۔ اس کالج کا سال 17-2016، 18-2017 اور 19-2018 کا بجٹ مدوار بتائیں؟
- (ج) اس کالج میں اساتذہ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد عہدہ اور گریڈ وار بتائیں نیز کتنی اسامیاں خالی ہیں؟
- (د) اس کالج میں کس کس skill فیکٹی کی تعلیم دی جاتی ہے۔
- (ه) کلاس وارد داخل طالب علموں کی تعداد کتنی ہے اور ان سے ماہانہ / سالانہ کتنی فیس لی جاتی ہے اور کتنے طالب علموں کو فیس معاف کی گئی ہے۔

- (و) اس کالج کی labs کتنی ہیں اور اس میں کون کون سی سی اشیاء / مشینری ہے۔
- (ز) اس کالج کی labs اور کورسز کی اپ گریڈیشن کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے اور ان کے لئے کون کون سی اشیاء خرید کی جا رہی ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

- (الف) گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی (فارمن) سمن آباد فیصل آباد 1966 میں قائم ہوا تھا۔
- (ب) گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی (فارمن) سمن آباد فیصل آباد کا کل رقبہ 258 کنال پندرہ مرلہ تین سرائیاں ہے۔ اس کالج کا سال 17-2016، 18-2017 اور 19-2018 کا بجٹ مدوار تہہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) اس کالج میں اساتذہ کی منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 127 ہے جس میں سے 108 اسامیاں پڑھیں اور نان ٹیچنگ سٹاف کی منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 143 ہے جس میں سے 84 اسامیاں پڑھے، عہدہ اور گریڈ وار خالی اسامیوں کی تعداد تہہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) اس کالج میں جس جس skill میں تعلیم دی جاتی ہے اس کی تفصیل تہہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ه) گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی، فیصل آباد میں اس وقت داخل طالب علموں کی مجموعی تعداد 4313 ہے۔ جس کی کلاس وار تفصیل تہہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تین سالہ DAE میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء سے درج ذیل فیس وصول کی جاتی ہے۔

سالانہ فیس مارٹنگ شفٹ - /10782

سالانہ فیس سیکنڈ شفٹ - /16860

مستحق زیر تعلیم طلباء کو قواعد و ضوابط کے مطابق درج ذیل طلباء کی فیس معاف کی گئی۔

کل مستحق طلباء جن کی مکمل فیس معاف کی گئی = 58

کل مستحق طلباء جن کی آدھی فیس معاف کی گئی = 114

- (و) کالج ہذا میں مختلف ٹیکنالوجیز کی کل labs کی تعداد 44 ہے جبکہ اس میں استعمال ہونے والی مشینری اور اشیاء کی فہرست تہہ (ح) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ز) کالج ہذا کی لیبز کو اپ گریڈیشن کرنے کے لئے جس جدید مشینری کی خرید کرنی مقصود ہے اس کی تفصیل تہہ (خ) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جس کے لئے مبلغ 217.58 ملین روپے کا بجٹ برائے منظوری کے پراسس میں ہے۔

ڈیرہ غازی خان میں ٹیکس فری زون

اور انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*2392: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان میں روزگار کے مواقع بہت کم ہیں؟
- (ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس علاقہ کو ٹیکس فری زون قرار دینے اور انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ڈیرہ غازی خان میں روزگار کے مواقع بہت کم ہیں۔ یہ صوبہ پنجاب کا انتہائی پسماندہ علاقہ ہے۔ جہاں پر آج بھی بیشتر بنیادی ضروریات زندگی میسر نہیں ہیں۔ اس کی ایک بڑی وجہ صنعتوں کے قیام کا نہ ہونا بھی ہے۔ آبادی کا 70 فیصد حصہ دیہات میں رہائش پذیر ہے۔ بنیادی طور پر یہ ایک زرعی علاقہ ہے اور لوگوں کا زیادہ تر روزگار زراعت سے منسلک ہے۔

(ب) پنجاب حکومت ڈیرہ غازی خان کی تحصیل تونسہ میں انڈس ہائی وے پر سنگھڑیل کے نزدیک دستیاب تقریباً 50 ایکڑ اراضی پر سال انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے زمین کی خریداری کے لئے بجٹ 20-2019 میں مبلغ 100 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں سرکاری زمین کی محکمہ سال انڈسٹریز کارپوریشن کو منتقلی کے لئے بورڈ آف ریونیو پنجاب میں ضروری کارروائی کی جا رہی ہے۔ زمین کی منتقلی کے بعد موقع پر ترقیاتی کام

شروع کر دیا جائے گا۔ حکومت اس منصوبہ کو اسی مالی سال 20-2019 میں مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ منصوبہ کی تکمیل کے بعد اس کو سیٹل اکٹماک زون کا درجہ دیا جائے گا۔

خانوال: سال انڈسٹریل اسٹیٹ

کے کل رقبہ کی تعداد اور پلاٹس سے متعلقہ تفصیلات

*2526: جناب محمد فیصل خان نیازی: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) سال انڈسٹریل اسٹیٹ خانوال کب اور کتنے رقبہ پر بنائی گئی تھی؟
- (ب) اس میں کتنے پلاٹ کتنے کتنے مرلے کے بنائے گئے ہیں؟
- (ج) کتنے پلاٹ الاٹ کر دیئے گئے ہیں اور کتنے پلاٹ ابھی الاٹ کرنا باقی ہیں؟
- (د) جو پلاٹ الاٹ کئے گئے ہیں ان پر انڈسٹری لگانے کا مالک کتنے عرصہ میں پابند ہے؟
- (ه) اس کے کتنے پلاٹوں پر کون کون سی انڈسٹری لگائی گئی ہے؟
- (و) کیا سکہ پگھلانے والی بھٹیاں باقاعدہ منظوری سے لگائی گئی ہیں؟
- (ز) اس وقت اس سال انڈسٹریل اسٹیٹ کا status کیا ہے کیا یہاں پر باقاعدہ عملہ تعینات ہے تو ان کے نام اور عہدہ بتائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

- (الف) سال انڈسٹریز اسٹیٹ خانوال کا قیام سال 91-1990 میں سیلف فنانس سکیم کے تحت عمل میں لایا گیا جو کہ 520 کنال پر محیط ہے اور اس سلسلہ میں گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے زمین فری آف کاسٹ مہیا کی گئی جس کا باقاعدہ طور پر اخباری اشتہار جون 1991 میں پہلے آئے پہلے پائے کے تحت دیا گیا۔ پراجیکٹ کی ٹوٹل کاسٹ 28.306 ملین مختص کی گئی جو کہ بعد ازاں Revised ہو کر 34.276 ملین ہو گئی تھی۔ مذکورہ اسٹیٹ کی تکمیل سال 03-2002 میں ہوئی۔

(ب) سال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال میں کل پلاٹس کی تعداد 313 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

کیٹیگری	سائز	کل پلاٹ
A	دو کنال	103
B	ایک کنال	162
C	دس مرلہ	48
	ٹوٹل	313

(ج) سال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال کا کل رقبہ 520 کنال ہے۔ جس میں پلاٹس کی کل تعداد 313 ہے۔ جن میں سے 289 پلاٹس کی بکنگ / الاٹمنٹ ہو چکی ہے اور 24 پلاٹ خالی ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

کیٹیگری	سائز	بکنگ / الاٹمنٹ	خالی پلاٹ	کل پلاٹ
A	2 کنال	102 پلاٹ	01 پلاٹ	103
B	1 کنال	149 پلاٹ	13 پلاٹ	162
C	10 مرلہ	38 پلاٹ	10 پلاٹ	48
	ٹوٹل	289 پلاٹ	24 پلاٹ	313

سال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال میں پلاٹ کی بکنگ / الاٹمنٹ کے لئے پہلے آئیے پہلے پائے کی بنیاد پر مختلف اخبارات میں اشتہار دیئے گئے۔ بعد ازاں قرمہ اندازی کے ذریعے پلاٹ الاٹ کئے گئے۔ تاہم خانیوال میں جو 24 پلاٹ خالی ہیں ان کی الاٹمنٹ مراسلہ نمبری 222/46-Policy-Matters-EM/PSIC مورخہ 07-12-2006 کی روشنی میں 2002 Open Auction Policy کے مطابق کی جائے گی۔

(د) سال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال کی Conditions For Allotment & Terms of Plots کی رو سے سال انڈسٹریز اسٹیٹ کی تکمیل کے تین سال بعد تک الاٹی انڈسٹری لگانے کا پابند ہے لیکن جو پلاٹس الاٹ کئے جا چکے ہیں ان پر انڈسٹری نہ لگانے کی صورت میں الاٹیوں / مالکان سے Non Construction Charges وصول کئے جاتے ہیں۔ PSIC مینجمنٹ اب تک دو بار Non Construction Charges کی مد میں معافی بھی دے چکی ہے تاکہ پلاٹ الاٹیوں کو Encourage کیا جائے اور وہ اپنے پلاٹس پر انڈسٹریل یونٹس لگائیں۔ آخری بار PSIC Board of Management

نے 31.12.2016 تک نان کنسرکشن چارجز کی مد میں معافی دی ہے۔ اب 01.01.2017 سے پہلے سال پانچ فیصد فی کنال اور مابعد دس فیصد فی کنال as per DOR rate عائد ہیں تاکہ الاٹی جلد سے جلد اپنے پلاٹس پر انڈسٹریل یونٹ لگائیں۔ مزید برآں خالی پلاٹس کی cancellation کے لئے نوٹس جاری ہو چکے ہیں۔

(ہ) سال انڈسٹریز اسٹیٹ میں 76 پلاٹس پر 26 انڈسٹریل یونٹس لگے ہوئے ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

فلور مل ایک، فرنیچر انڈسٹری ایک، لیڈ پر اسیدنگ تین، پینٹس انڈسٹری ایک، کاشن جنٹل فیکٹری تین، سٹیل انڈسٹری ایک، Misc. انڈسٹری 13

(و) بیٹریوں کا سکھ پگھلائی کا یونٹ سال انڈسٹریز اسٹیٹس کی Negative list of Industries میں نہ ہے۔ تاہم ایسے تمام یونٹ جو Negative list of Industries میں شامل نہ ہیں لیکن ماحول کی آلودگی کا سبب بنتے ہیں وہ محکمہ تحفظ ماحول پنجاب سے این او سی لے کر لگائے جاسکتے ہیں۔ سال انڈسٹریز اسٹیٹ، خانیوال میں تین سکھ ڈھلائی کے پراجیکٹس لگے ہوئے ہیں جن کا کیس این او سی کے لئے ای پی اینج لاہور میں زیر کارروائی ہے۔ اس سلسلہ میں ای پی اینج لاہور کی ٹیم لیبارٹری ٹیسٹ کے لئے اسسٹنٹ ڈائریکٹر تحفظ ماحول، خانیوال کی موجودگی میں نمونہ جات لے جا چکی ہے نیز محکمہ کی جانب سے سکھ ڈھلائی کا کام کرنے والے پلاٹ الاٹیوں کو نوٹس جاری کئے گئے ہیں کہ وہ تمام قانونی تقاضے پورے کریں اور محکمہ تحفظ ماحول پنجاب کا این او سی جلد سے جلد مہیا کریں، بصورت دیگر پلاٹ کی الاٹمنٹ منسوخ کر دی جائے گی۔

(ز) سال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال 92-1991 میں بنائی گئی۔ اس کا آفس باقاعدگی سے انڈسٹریل اسٹیٹ میں قائم ہے۔ سٹاف شیڈول کے مطابق سات افراد اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ
1-	فرحان رضا	اسسٹنٹ ڈائریکٹر
2-	لیاقت علی	کلرک
3-	علی عمران	کلرک
4-	انظہر حسین	ٹیوب ویل آپریٹر
5-	چیرمنش	ڈرائیور (انچ ڈی ڈی او ہائی)
6-	ذوالفقار علی	چوکیدار
7-	محمد زمان	مالی

تحصیل خانیوال اور تحصیل جہانیاں میں انڈسٹریل اسٹیٹ کی تعداد

نیز کارخانوں اور فیکٹریوں سے متعلق تفصیلات

*2740: جناب محمد فیصل خان نیازی: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) تحصیل خانیوال اور تحصیل جہانیاں کی حدود میں کتنی کس کس جگہ انڈسٹریل اسٹیٹ ہیں اور یہ کتنے رقبہ پر کب بتائی گئی تھیں؟
- (ب) ان انڈسٹریل اسٹیٹ میں کس کس قسم کی فیکٹریاں اور کارخانے ہیں؟
- (ج) خانیوال کے علاقہ میں جو انڈسٹریل اسٹیٹ ہیں کیا وہاں پر تمام پلاٹوں پر فیکٹریاں / کارخانے موجود ہیں؟
- (د) کیا خانیوال کی انڈسٹریل اسٹیٹ میں ترقیاتی کام ہو چکے ہیں تو کون کون سے کام ہو چکے ہیں اور کون کون سے بقایا ہیں؟
- (ه) خانیوال میں کتنے پلاٹ پر انڈسٹری ابھی تک نہیں نصب ہوئی ہے؟
- (و) ان انڈسٹریل اسٹیٹ کا status اب کیا ہے؟
- (ز) کیا یہ انڈسٹریل اسٹیٹ محکمہ صنعت کے تحت چل رہی ہیں یا ان انڈسٹریل اسٹیٹ کی انتظامیہ اس کو چلا رہی ہے، تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) تحصیل خانیوال کی حدود میں ایک انڈسٹریل اسٹیٹ سال انڈسٹریل اسٹیٹ خانیوال کے نام سے ہے۔ سال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال، خانیوال شہر سے 5-KM کے فاصلہ پر جہانیاں روڈ پر قائم ہے جہاں سے جہانیاں شہر صرف 32 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ تحصیل جہانیاں میں کوئی انڈسٹریز اسٹیٹ نہ ہے۔

سال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال کا قیام سال 91-1990 میں سیلف فنانس سکیم کے تحت عمل میں لایا گیا جو کہ 520 کنال پر محیط ہے اور اس سلسلہ میں گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے زمین فری آف کاسٹ مہیا کی گئی جس کا باقاعدہ طور پر اخباری اشتہار جون 1991 میں پہلے آئے پہلے پائے کے تحت دیا گیا۔ پراجیکٹ کی ٹوٹل کاسٹ 28.306 ملین روپے مختص کی گئی جو کہ بعد ازاں revised ہو کر 34.276 ملین روپے ہو گئی تھی۔ مذکورہ اسٹیٹ کی تکمیل سال 03-2002 میں ہوئی۔

(ب) سال انڈسٹریز اسٹیٹ میں 76 پلاٹس پر 26 انڈسٹریل یونٹس لگے ہوئے ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے:

فلور ملز 04، فرنچیز انڈسٹری 01، لیڈر پراسیسنگ 03، پینٹس انڈسٹری 01،

کاشن جننگ فیکٹری 03، سٹیل انڈسٹری 01 Misc. انڈسٹری 13

(ج) سال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال میں پلاٹس کی کل تعداد 313 ہے۔ جن میں سے 289 پلاٹس کی بکنگ / الاٹمنٹ ہو چکی ہے اور 24 پلاٹ خالی ہیں۔ 289 پلاٹس میں سے 76 پلاٹس پر 26 فیکٹریاں / کارخانے لگے ہیں اور مزید پانچ فیکٹریاں زیر تعمیر ہیں۔

(د) سال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال میں درج ذیل سہولیات میسر ہیں:

(1) سڑکیں (2) بجلی (3) سیوریج

مزید برآں سال انڈسٹریز اسٹیٹ، خانیوال میں upgradation of Infrastructure کی مد میں چار دیواری، سیوریج لائن، واٹر سپلائی اور سڑکوں کی مرمت کے لئے محکمہ ہذا کی طرف سے مبلغ -/7,02,70,769 روپے کا work

order مورخہ 19.07.2019 جاری ہو چکا ہے۔ کمپنی نے کام کا آغاز کر دیا ہے جس کی مدت تکمیل 9 ماہ ہے۔

(ہ) سال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال میں کل پلاٹس کی تعداد 313 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

کیٹیگری	سائز	بنگ / الاٹمنٹ	خالی پلاٹ	کل پلاٹ
A	2 کنال	102 پلاٹ	01 پلاٹ	103
B	1 کنال	149 پلاٹ	13 پلاٹ	162
C	10 مرلہ	38 پلاٹ	10 پلاٹ	48
	ٹوٹل	289 پلاٹ	24 پلاٹ	313

سال انڈسٹریز اسٹیٹ، خانیوال میں 213 پلاٹس خالی ہیں جن کی الاٹمنٹ / بنگ ہو چکی ہے مگر ان پر تاحال انڈسٹریل یونٹ نہیں لگے۔

(و) سال انڈسٹریز اسٹیٹ خانیوال 92-1991 میں بنائی گئی اور اس سلسلہ میں گورنمنٹ آف پنجاب کی طرف سے زمین فری آف کاسٹ مہیا کی گئی اس کا آفس باقاعدگی سے انڈسٹریل اسٹیٹ میں قائم ہے۔ سٹاف شیڈول کے مطابق سات افراد اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام	عہدہ
1-	فرحان رضا	اسسٹنٹ ڈائریکٹر
2-	لیاقت علی	کلرک
3-	علی عمران	کلرک
4-	اظہر حسین	ٹیوب ویل آپریٹر
5-	پیر بخش	ڈرائیور (انچ ڈی ڈی او ہاؤس)
6-	ذوالفقار علی	چوکیدار
7-	محمد زمان	مالی

(ز) سال انڈسٹریز اسٹیٹ، خانیوال کے انتظامی امور پنجاب سال انڈسٹریز کارپوریشن کے پاس ہیں جو کہ ایک خود مختار ادارہ ہے اور محکمہ صنعت و تجارت کے تحت چل رہا ہے۔

شیخوپورہ: قائد اعظم اپیرل پارک کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

*2833: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) قائد اعظم اپیرل پارک شیخوپورہ کا منصوبہ کب شروع ہوا اور کب تک یہ مکمل ہو گا؟
 (ب) اس منصوبہ کے کیا مقاصد ہیں اور اس پر کتنی رقم خرچ کی جائے گی؟
 (ج) اس پارک میں کون سی صنعتیں لگائی جائیں گی اور یہاں کون سے افراد صنعتیں لگانے کے اہل ہوں گے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) قائد اعظم اپیرل پارک کا منصوبہ 2013 میں شروع ہوا تھا اور یہ منصوبہ دسمبر 2022 تک مکمل ہو جائے گا۔

(ب) اس منصوبے کے مقاصد درجہ ذیل ہیں:

1. روزگار کے مواقع پیدا کرنا۔
 2. فارن انویسٹرز کو صنعتیں لگانے کے مواقع فراہم کرنا۔
 3. جی ڈی پی میں اضافہ کرنا۔
 4. ٹیکسٹائل اور اپیرل صنعتوں کو فروغ دینا۔
- اس منصوبہ پر تقریباً 23- ارب روپے لاگت آئے گی۔
- (ج) اس پارک میں پہلے صرف ٹیکسٹائل اور اپیرل کی صنعتیں لگنی تھیں۔ مگر موجودہ بورڈ آف ڈائریکٹرز نے اس پارک کو تمام قسم کی صنعتوں کے لئے کھول دیا ہے اور اس کا نام بھی تبدیل کر کے قائد اعظم بزنس پارک رکھا ہے۔

صوبہ میں رواں سال میں

گراں فروشوں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*2958: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اشیاء خورد و نوش کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے کے لئے حکومت نے 2019 میں کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) 2019 میں گراں فروشوں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی؟

(ج) حکومت نے گراں فروشی کو روکنے کے لئے کیا حکمت عملی مرتب کی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) اشیاء خورد و نوش کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے کے لئے حکومت نے 2019 میں درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں:

i. اشیاء خورد و نوش کی قیمتوں کو مؤثر طریقے سے کنٹرول کرنے کے لئے صوبہ بھر کے ڈپٹی کمشنرز کو کنٹرولر جنرل آف پرائسز کے فرائض تفویض کئے گئے ہیں تاکہ وہ کسی بھی جنس کی قیمت کو اپنے علاقہ کی ضرورت اور صورتحال کو مد نظر رکھتے ہوئے طے کر سکیں۔ اضلاع میں ڈسٹرکٹ پرائس کنٹرول کمیٹیاں بنائی گئی ہیں جن میں سرکاری محکموں کے علاوہ جملہ تاجروں کی ایسوسی ایشن اور صارفین کے نمائندے شامل ہیں جو کہ اشیاء ضروریہ کی قیمتوں کا تعین کرتے ہیں۔ سال 2019 میں حکومت کی ہدایت پر ان پرائس کنٹرول کمیٹیوں کی عوامی نمائندگان کی مشاورت سے از سر نو تشکیل کی گئی ہے تاکہ عوام کے مسائل کو بہتر طریقے سے ان کمیٹیوں میں پیش کئے جاسکے اور حل نکالا جاسکے جبکہ تین بنیادی اشیاء خورد و نوش آٹا، چینی اور گھی کی قیمتوں کو صوبہ بھر کی سطح پر مختص کر دیا گیا ہے تاکہ ان کی قیمتوں میں اتار چڑھاؤ روکا جاسکے اور اضلاع کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ ان اشیاء کی نافذ العمل ریٹس پر فروخت کو یقینی بنائیں۔

ii. مارکیٹ کمیٹیاں روزانہ کی بنیاد پر سبزی اور پھل کی قیمتیں بذریعہ بولی (آکشن) مقرر کرتی ہیں۔ حکومت نے سال 2019 میں اس آکشن کو مانیٹر کرنے کے لئے ڈپٹی کمشنرز کو ہدایات جاری کی ہیں کہ مارکیٹ کمیٹی کے عمل کے ساتھ ان کے نمائندگان بھی بولی کے دوران موجود ہوں تاکہ کسی چیز کی قیمت میں ناجائز اضافہ نہ ہو سکے۔

iii. منسٹر اینڈ سٹریز کے زیر سرپرستی ایک ٹاسک فورس تشکیل دی گئی جو کہ روزانہ کی بنیادوں پر اشیاء کی قیمتوں اور سپلائی کا جائزہ لیتی ہے۔ ٹاسک فورس کی روزانہ وڈیو لنک میٹنگ ہوتی ہے کمشنر ز اور ڈی سی کے ساتھ جن کے ضلع وار پرائس کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اور سیشنل برانچ کی سپاٹ رپورٹوں سے موازنہ کیا جاتا ہے۔

iv. صوبہ بھر میں فامر مارکیٹ کا فروغ کیا جا رہا ہے جس سے کاشت کار خود اپنی جنس فروخت کرنے کے لئے منڈی میں لائے گا، جس سے آڑھتی اور پھڑپھڑیے کارول کم ہو گا اور اشیاء کے ریٹ 15 فیصد تک کم ہوں گے۔ صارفین کی سہولت کے لئے ایک اینڈرائیڈ ای (Qeemat Punjab) پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کی مدد سے تیار کی گئی ہے اسی ایپلی کیشن کی مدد سے اشیاء کی آن لائن ہول سیل نرخوں پر فراہمی کی سہولت بھی مہیا کی جا رہی ہے جس کا دائرہ کار ابھی صرف پانچ بڑے شہروں تک ہے۔ جسے بعد میں پورے پنجاب تک بڑھایا جائے گا۔

(ب) اس وقت صوبہ بھر میں 1109 پرائس مجسٹریٹس ہیں جن کی سال 2019 کی کارکردگی درج ذیل ہے:

چھاپے	=	1,090,924
جرمانہ	=	371,145,000
مقدمات	=	12,061
گرفتاریاں	=	110,64

(ج) گراں فروشی روکنے کے لئے حکومت نے پرائس مجسٹریٹس کی تعداد میں پچھلے سالوں کی نسبت اضافہ کیا ہے۔ ان مجسٹریٹس کی استعداد بڑھانے کے لئے ٹریننگ کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔ محکمہ ایم پی ڈی ڈی کے تعاون سے ضلع میں ماسٹر ٹرینرز بنائے جائیں گے، جو اضلاع کے دوسرے مجسٹریٹس کی ٹریننگ کروائیں گے۔ صارفین کی سہولت کے لئے ایک اینڈرائیڈ ایپ (Qeemat Punjab) پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ کی مدد سے تیار کی گئی ہے اس ایپ سے صارفین اپنے علاقے کی اشیاء خوردنی کے ریٹ معلوم کر سکتے ہیں اور کسی خلاف ورزی کی صورت میں شکایت بھی درج کر سکتے ہیں یہ شکایت فوری طور پر متعلقہ مجسٹریٹ تک پہنچ جاتی ہے اور اس پہ فوری ایکشن لیا جاتا ہے اس ایپ پر موصول ہونے والی شکایات کا فوری ایکشن لیا جاتا ہے اور متعلقہ مجسٹریٹ ایکشن

رپورٹ بھی ایپ میں درج کرنے کا پابند ہوتا ہے۔ جس کی اطلاع صارف کو بھی دی جاتی ہے۔ اب تک قیمت ایپ پر 804 شکایات وصول ہوئیں اور ان پر کارروائی عمل میں لائی گئی ہے۔

مجسٹریٹس گراں فروشی کے خلاف جو کارروائی کرتے ہیں اس کی میڈیا پر پرومکشن دی جا رہی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایک ٹول فری نمبر 0800-2345 اور واٹس ایپ نمبر 0307-0002345 پر بھی شکایات درج کرائی جاسکتی ہیں جن پر دو گھنٹے کے اندر کارروائی کرنا ضروری ہو گا۔

پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ

ڈویلپمنٹ و مینجمنٹ کمپنی کی کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

*3005: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ و مینجمنٹ کمپنی کی 16- اگست 2018 سے اب تک کیا کارکردگی ہے؟

(ب) رواں مالی سال میں اس کمپنی کو کتنا بجٹ دیا گیا ہے اور اس کمپنی کا سی ای او کون ہے۔

(ج) پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹس کی آباد کاری میں بھی اس کمپنی کا کوئی کردار ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹ ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی نے سندر انڈسٹریل اسٹیٹ کی 4th

جو کہ 40 میگاواٹ کی گنجائش رکھتی ہے مکمل کی اس پراجیکٹ کی کل مالیت 166 ملین

روپے ہے مزید برآں سندر اور ملتان انڈسٹریل اسٹیٹس کے باقی ماندہ انفراسٹرکچر

کی تکمیل کی گئی ان پراجیکٹس کی کل مالیت 45 ملین روپے ہے، رحیم یار خان میں 132

KV کے گریڈ سٹیشن کی سپلائی، ٹیسٹنگ، اور انسٹالیشن کا کام 60 فیصد تک مکمل کر لیا گیا

ہے اس پراجیکٹ کی کل مالیت 345 ملین ہے اس کے علاوہ بہاولپور انڈسٹریل اسٹیٹ کا

انفراسٹرکچر ڈیزائن کا کام مکمل ہو چکا ہے اور کنٹریکٹر کے لئے ٹینڈر جاری کر دیا گیا ہے

بہاولپور انڈسٹریل اسٹیٹ 500 ایکڑ پر محیط ہے اور قائد اعظم اپیرل پارک جو کہ 1532 ایکڑ کے رقبے پر محیط ہے اس کا انفراسٹرکچر ڈیزائن کا کام مکمل ہو چکا ہے۔ پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹس نے 16- اگست 2018 سے اب تک 72 کمپنیز کو 130 ایکڑ انڈسٹریل اراضی الاٹ کی ہے، اس میں ایک چائنیز کمپنی بھی شامل ہے جس نے 37 ایکڑ پر بھلوال انڈسٹریل اسٹیٹ میں کام شروع کر دیا ہے، جو کہ 70 ملین ڈالر کی فارن ڈائریکٹ انوسٹمنٹ ہے۔

- (ب) رواں مالی سال اس کمپنی کے لئے 250 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جن کی ریلیز تاحال نہ ہو سکی ہے کمپنی کے سی ای او جناب شیخ محمد جاوید الیاس ہیں۔
- (ج) پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹس کے زیر انتظام اسٹیٹس میں تقریباً 950 فیکٹریاں پروڈکشن میں ہیں اور تقریباً 353 فیکٹریاں تکمیل کے مراحل میں ہیں۔

ضلع راجن پور: ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹرز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*3167: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) ضلع راجن پور میں ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر کے کتنے ادارے ہیں ان میں سے کتنے چل رہے ہیں اور کتنے بند ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟
- (ب) ان اداروں میں کون کون سی سکولز میں تعلیم و مہارت دی جاتی ہے۔
- (ج) ان اداروں میں کس کس شعبہ کے طلباء کو وظیفہ دیا جاتا ہے۔
- (د) کیا حکومت ضلع راجن پور اور تحصیل جام پور میں مزید ایسے ادارے کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

- (الف) ضلع راجن پور میں ٹیوٹا کے کل 9 ادارے کام کر رہے ہیں اور ان میں سے کوئی ادارہ بھی بند نہ ہے۔ اداروں کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ب) ضلع راجن پور میں ٹیوٹا کے زیر انتظام ٹیکنیکل اداروں میں 23 سکڑ میں تعلیم و مہارت دی جا رہی ہے جس کی تفصیل تہہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) ضلع راجن پور کے ٹیوٹا کے زیر انتظام اداروں میں کسی بھی شعبہ میں طلباء کو وظیفہ نہیں دیا جاتا ہے۔
- (د) تحصیل رو جھان ضلع راجن پور میں خواتین کے لئے ٹیوٹا ایک نیا ادارہ (گورنمنٹ ووکیشنل انسٹیٹیوٹ برائے خواتین رو جھان مزاری) شروع کر رہا ہے۔ اس ادارہ کی بلڈنگ کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے اور بینڈنگ / ٹیکنگ اور کے مراحل میں ہے۔ ٹیوٹا اس ادارہ میں مستقبل قریب میں کلاسز کا اجراء کر دے گا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سال انڈسٹریز کے فروغ کے لئے سکیموں سے متعلق تفصیلات

530: سید عثمان محمود: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) حکومت ضلع رحیم یار خان میں سال انڈسٹریز کے فروغ کے لئے کون کون سی سکیمیں جاری ہیں اور کون سی مزید سکیمیں 19-2018 میں لانچ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟
- (ب) اس ضلع کے لئے سال 19-2018 میں سال انڈسٹری کے فروغ کے لئے کتنے فنڈز مختص کئے گئے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) پنجاب سال انڈسٹریز کارپوریشن ضلع رحیم یار خان میں دو سکیمیں بلا سود قرضہ جاری ہیں:

1. انٹرسٹ فری مالی معاونت سکیم برائے سکڑ، سیکی سکڑ اور ہوم پیسڈ ورکرز) مبلغ -/50000 روپے تا -/200000
2. انٹرسٹ فری مالی معاونت کریڈٹ سکیم ظاہر پیر تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان۔ (مبلغ -/25000 روپے)

(ب) ڈسٹرکٹ ڈویلپمنٹ آفس ضلع رحیم یار خان پنجاب سال انڈسٹریز کارپوریشن کے ریجنل آفس بہاولپور کے زیر سایہ کام کرتا ہے۔

پنجاب سال انڈسٹریز کارپوریشن بہاولپور کو مبلغ 1.05 ملین روپے (revolving fund) مختص کئے گئے جس میں سے ضلع رحیم یار خان کو اس کی ڈیمانڈ کے مطابق فنڈز فراہم کئے جاتے ہیں (IFFA) سکیم کے تحت 14 عدد درخواستیں برائے قرضہ ضلع رحیم یار خان میں زیر تکمیل ہیں۔

انٹرسٹ فری مالی معاونت کریڈٹ سکیم ظاہر پیر تحصیل خانپور ضلع رحیم یار خان کو ایک ملین (revolving fund) مختص کئے گئے ضلع رحیم یار خان کو اس کی ڈیمانڈ کے مطابق فنڈز فراہم کئے جاتے ہیں۔ مزید کریڈٹ سکیم کے تحت 13 درخواستیں برائے قرضہ ضلع رحیم یار خان میں منظور کی گئی ہیں۔

رمضان المبارک کے مہینہ میں اشیاء خورد و نوش

مہنگا ہونے سے بچانے کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

621: محترمہ نیلم حیات ملک: کیا وزیر صنعت تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

رمضان المبارک کے مہینہ میں حکومت نے اشیاء خورد و نوش کو مہنگا ہونے سے روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے تھے، تفصیلات فراہم فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

رمضان المبارک کے مہینے میں حکومت نے اشیاء خورد و نوش کو مہنگا ہونے سے روکنے کے لئے ہنگامی طور پر اقدامات کئے تاکہ عوام کو اشیاء خورد و نوش مناسب قیمت پر مل سکیں۔ اس حوالے سے حکومت پنجاب نے رمضان بازار، ماہ رمضان شروع ہونے سے پانچ دن پہلے قائم کئے تھے تاکہ عوام اپنی خریداری آسانی سے کر سکیں۔ اس مرتبہ پنجاب بھر میں 309 رمضان بازار لگائے گئے، جس میں اشیاء خورد و نوش سبسڈی اور رعایتی نرخوں پر فراہم کی گئیں۔ رمضان بازار میں آٹے کا دس کلو کا تھیدہ -/290

روپے میں سبسڈی ریٹ پر فروخت کیا گیا، جبکہ چینی -/55 روپے فی کلو کے حساب سے ایک اور دو کلو کی پیکنگ میں رعائتی قیمت پر فروخت کی گئی اور اسی طرح سے گھی مارکیٹ سے -/15 سے -/20 روپے کم قیمت پر فروخت کیا گیا، جبکہ سات اشیاء جس میں ٹماٹر، پیاز، لیموں، چاول، کھجوریں، دال چنا اور مینس شامل ہیں کور رمضان 2018 کی ریٹیل قیمت پر سبسڈی پر فروخت کی گئیں جو کہ اس حکومت کا احسن اقدام ہے، اس کے علاوہ 12 اشیاء خورد و نوش ہول سیل ریٹ پر فروخت کی گئیں جس میں آلو، بھنڈی، کرپلا، کدو، دال ماش، دال مسور، سفید چنا، ادرک، لہسن، سیب اور کیلا شامل ہیں۔ اس کے علاوہ مرغی کا گوشت مارکیٹ سے -/10 روپے فی کلو کے حساب سے کم قیمت پر فروخت کیا گیا اور انڈے -/5 روپے فی درجن کے حساب سے مارکیٹ سے کم قیمت پر فروخت کئے گئے۔

اس مرتبہ حکومت پنجاب نے پہلی مرتبہ رمضان بازار میں عید سٹال لگائے جس میں سوچی -/20 روپے فی کلو مارکیٹ سے کم قیمت پر فروخت کی گئی اور سویاں -/40 روپے فی کلو کے حساب سے کم قیمت پر فروخت کی گئیں اس کے علاوہ عید کی ضروری اشیاء بھی فراہم کی گئیں۔

گراں فروشوں کے خلاف مؤثر کارروائی اور من مانی قیمتوں کی روک تھام کے لئے حکومت پنجاب نے ایک اینڈ رائیڈ اپلیکیشن "قیمت پنجاب" کے نام سے بنائی۔ جس کی مدد سے ایک عام آدمی بھی موقع پر اپنی شکایت درج کروا سکتا تھا، جو کہ ڈائریکٹ متعلقہ پرائس مجسٹریٹ کو پہنچ جاتی، جس کو وہ 24 سے 48 گھنٹوں میں کارروائی کرنے کا پابند ہوتا تھا اور ڈپٹی کمشنر کو جوابدہ ہوتا۔ اس اپلیکیشن کی مدد سے گراں فروشوں کے خلاف کارروائی میں بہت مدد ملی اور یہ اپلیکیشن اس وقت بھی مکمل طور پر فنانسنگل ہے اور ایک عام آدمی آسانی سے اپنی شکایت درج کر سکتا ہے۔

مصنوعی گرانی کو روکنے کے لئے ہوم ڈیپارٹمنٹ نے 1124 کے قریب پرائس مجسٹریٹ مقرر کئے، جنہوں نے گرانی ریٹ لسٹ اور ناجائز ذخیرہ اندوزی کے خلاف چھاپے مارے اور خلاف ورزی کرنے والوں کو زیر دفعہ سات پرائس کنٹرول ایکٹ

1977 کے تحت موقع پر سزا دی۔ 6۔ مئی 2019 تا 3۔ جون 2019 تک پرائس

مجسٹریٹ کی پرفارمنس مندرجہ ذیل ہے:

چھاپے	جرمانے	ایف آئی آر	گرفتاریاں
182,851	71,096,330	2,202	2,021

لاہور: گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ

برائے خواتین میں مختلف فری کورسز سے متعلق تفصیلات

646: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش

بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین گوجر پورہ لاہور میں کل کتنی قسم

کے کورس کرائے جاتے ہیں؟

(ب) مذکورہ ادارے میں فری کورسز کی تفصیل بیان کریں؟

(ج) کیا مذکورہ ادارے میں چینی اور انگلش زبان کے کورسز کرائے جاتے ہیں اگر ہاں تو ان

کی فیسوں کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(د) کیا مذکورہ ادارے میں طالبات کی سہولت کے لئے بسوں کی سہولت دستیاب ہے

اگر نہیں ہے تو کیوں فراہم نہیں کی گئی ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین گوجر پورہ لاہور میں کل 12 قسم کے

کورس کرائے جاتے ہیں جن کی تفصیل تہہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین گوجر پورہ لاہور میں مندرجہ ذیل

کورسز فری کرائے جارہے ہیں۔

1۔ کمپیوٹر آپریٹر چھ ماہ

2۔ کیڈ / کیم آپریٹر چھ ماہ

- (ج) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین گوجر پورہ لاہور میں چینی زبان کا کورس نہیں کرایا جاتا جبکہ انگلش زبان کا دو ماہ کا سمرکیمپ کورس کروایا جا رہا ہے۔ جس کی دو ماہ کی فیس -/2200 روپے ہے۔
- (د) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین گوجر پورہ لاہور میں طالبات کے لئے ایک بس کی سہولت دستیاب ہے۔

ضلع لاہور میں ٹیوٹا کے اداروں کی تعداد

ان میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف سے متعلقہ تفصیلات

648: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع لاہور میں ٹیوٹا کے کل کتنے ادارے کام کر رہے ہیں؟
- (ب) خواتین اور مردوں کے اداروں کی تعداد علیحدہ علیحدہ بتائیں؟
- (ج) کیا مذکورہ بالا اداروں میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد مکمل ہے، تفصیل سے آگاہ کریں؟
- (د) کتنے خواتین اداروں میں ڈے کیئر سنٹرز قائم ہیں؟
- (ه) مذکورہ بالا اداروں کی کارکردگی اور نتائج کی تفصیل سال 2017-18 کی فراہم فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

- (الف) ضلع لاہور میں ٹیوٹا کے کل 28 ادارے کام کر رہے ہیں۔ جن کی تفصیل تہہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) ضلع لاہور میں خواتین کے 18، مردوں کے 9 اور ایک ادارہ مرد اور خواتین دونوں کے لئے مختص ہے جو کہ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر، سنٹرل جیل کوٹ لکھپت لاہور کے نام سے کام کر رہا ہے۔

- (ج) ضلع لاہور کے مذکورہ بالا اداروں میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد مکمل نہیں ہے۔ ٹیچنگ سٹاف کی کل تعداد 946 ہے جس میں 1403 اسامیاں خالی ہیں اور نان ٹیچنگ سٹاف کی کل تعداد 908 ہے جس سے 1382 اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل ادارہ وار تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) ضلع لاہور میں گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی برائے خواتین لٹن روڈ لاہور میں ڈے کیئر سنٹر قائم ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور میں یہ سہولت میسر نہیں ہے۔
- (ه) ضلع لاہور کے مذکورہ بالا اداروں کی کارکردگی نتائج کی بنیاد پر سال 2017 میں 87 فیصد اور سال 2018 میں 88 فیصد ہے جس کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سرگودھا: سلا نوالی ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر اور ووکیشنل انسٹیٹیوٹ شاہ نگدر سے متعلقہ تفصیلات

674: رانا منور حسین: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) سلا نوالی سٹی ضلع سرگودھا میں موجود ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر اور ووکیشنل انسٹیٹیوٹ سلا نوالی اور شاہ نگدر کی تفصیل سے آگاہ کریں؟
- (ب) سلا نوالی ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر کب قائم ہوا سالانہ فارغ التحصیل لوگوں کی تفصیل، عملہ کی تعداد اور ایک سال میں خرچ ہونے والے فنڈز کی تفصیل بیان فرمائیں؟
- (ج) ووکیشنل انسٹیٹیوٹ سلا نوالی اور شاہ نگدر کب قائم ہوئے عملہ کی تفصیل اور ایک سال میں خرچ ہونے والے فنڈز کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟
- (د) جب سے یہ ادارے قائم ہوئے ہیں کتنے لوگوں کو سکالرشپ مل رہا ہے اور کیا فارغ التحصیل لوگوں کو اسی ادارہ میں بھی نوکری ملی ہے؟
- (ه) ضلعی زکوٰۃ و عشر کمیٹی سرگودھا سے سالانہ کتنی رقم ان اداروں کو مل رہی ہے؟

(و) کیا حکومت چک نمبر 46 جنوبی، چک نمبر 113 جنوبی اور چک نمبر 120 جنوبی میں ووکیشنل انسٹیٹیوٹ قائم کرنے کا ارادہ ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) ٹیوٹا کے زیر اہتمام گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر سلاوالی میں درج ذیل چھ ماہ کے کورسز میں تعلیم فراہم کی جاتی ہے۔

1- وائر مین 2- ویلڈنگ

اس وقت کل زیر تعلیم طلباء کی تعداد 24 اور کل سٹاف کی تعداد پانچ ہے۔ تفصیل

تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ووکیشنل انسٹیٹیوٹ سلاوالی اور شاہ نگدر ٹیوٹا کے زیر اہتمام نہیں چل رہے۔ ان کا تعلق پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل ہے۔

(ب) گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر 1994 میں قائم ہوا۔ 2014 سے 2019 تک کے

فارغ التحصیل طلباء کی تعداد 243 ہے۔ جس کی تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی

گئی ہے۔ سنٹر نے موجودہ سال میں -/395100 روپے فنڈز خرچ کئے۔ عملہ کی

تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور خرچ کی تفصیل مدوار تتمہ (ب)

ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ووکیشنل انسٹیٹیوٹ سلاوالی اور شاہ نگدر پنجاب ووکیشنل ٹریننگ کونسل کے زیر انتظام

چل رہے ہیں۔

(د) ٹیوٹا کے زیر اہتمام گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر سلاوالی میں انڈسٹریل ڈیمانڈ ڈریون

شارٹ کورسز میں صرف 17-2016 میں 55 طلباء کو سکالرشپ دیا گیا ہے اور

فارغ التحصیل لوگوں کو اسی ادارہ میں نوکری نہیں ملی۔

(ه) ٹیوٹا کے زیر اہتمام گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر سلاوالی کو ضلعی زکوٰۃ و عشر میٹی

سرگودھا سے رقم نہیں مل رہی۔

(و) اس علاقے کی موجودہ ضروریات اور تعلیمی رجحانات کو مد نظر رکھتے ہوئے ٹیوٹا کا ایک فنی

ادارہ خدمات انجام دے رہا ہے۔ مزید اداروں کا قیام زیر غور نہیں ہے۔

صوبہ میں ٹیوٹا کے زیر انتظام فری سکلز پروگرامز سے متعلقہ تفصیلات

781: محترمہ سہلی سعدیہ تیمور: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) 2013 سے 2018 تک صوبائی حکومت کی طرف سے کتنے لوگوں کو حکومت کی طرف سے ٹیوٹا کے زیر انتظام سکلز پروگرام کے تحت تربیت دی گئی ہے؟

(ب) کیا موجودہ حکومت بھی نوجوانوں کو سکلز پروگرام کے تحت فری تربیت دینے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان کریں اگر ارادہ رکھتی ہے تو اس کا شیڈول کیا ہوگا؟
وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) 2013 سے 2018 تک صوبائی حکومت کی طرف سے سکلز پروگرام کے تحت ٹیوٹا کے زیر انتظام اداروں سے مجموعی طور پر 6,80,997 لوگوں کو مختلف شعبوں میں تربیت دی گئی جس کی تفصیل تہہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) موجودہ حکومت ٹیوٹا کے اداروں میں ہنرمند نوجوان پروگرام کے تحت مختلف شعبوں میں نوجوانوں کو فری تربیت مہیا کرے گی اور اس پروگرام کا آغاز دسمبر 2019 سے ہو گا۔

صوبہ میں چھوٹی صنعتوں کی تعداد

اور بہتری کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

782: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مالی سال 20-2019 میں چھوٹی صنعتوں کے فروغ کے لئے حکومت نے کتنی رقم مختص کی ہے؟

(ب) صوبہ بھر میں چھوٹی صنعتوں کی تعداد کتنی ہے اور حکومت ان کی بہتری کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ج) یہ چھوٹی صنعتیں معاشی ترقی میں کیا کردار ادا کرتی ہیں اور ان کی رجسٹریشن کا کیا طریق کار ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) حکومت نے مالی سال 2019-20 میں چھوٹی صنعتوں کے فروغ کے لئے 1024.953 ملین روپے مختص کئے ہیں۔

(ب) اربن یونٹ کے سروے کے مطابق صوبہ بھر میں چھوٹی صنعتوں کی تعداد کم و بیش 66,000 ہزار ہے۔ حکومت پنجاب نے چھوٹی صنعتوں کی ترقی کے لئے قرضہ جات کی فراہمی کے لئے PSIC کی وساطت سے درج ذیل سکیموں کا اجراء کیا ہے جن میں مالی سال 2019-20 میں خطیر رقم مختص کی گئی ہے۔

(1) فنانشل سپورٹ فار کامیج انڈسٹری / کلسٹر ڈویلپمنٹ

(2) انٹرسٹ فری فنانشل اسسٹنس فار سکڈ، سی سکڈ اینڈ ہوم بیسڈ ورکرز

(3) ایسپاورمنٹ آف نی میل آرٹیشن آف بہاولنگر اینڈ چولستان

(4) اپ سکیلنگ، ہیڈ ہولڈنگ آف لوئیز آف سی ایم ایس ای ایس

(5) چیف منسٹر سیلف ایمپلائمنٹ سکیم

(6) گریجویٹ اینڈ انکم جزیشن سکیم فار پیپلز ووڈس، بلتیز۔

مزید برآں ہیڈ کیرافٹ کی پروموشن کے لئے اور ہنرمند افراد کی حوصلہ افزائی کے لئے درج ذیل سکیمیں سال 2019-20 میں شامل ہیں۔

1. گندھارا آرٹ ویلج ٹیکسلا۔

2. اسٹیبلشمنٹ آف میٹل کرافٹ آرٹیشن ویلج شیخوپورہ روڈ لاہور۔

3. اپ گریڈیشن آف ہیڈی کرافٹ ڈویلپمنٹ سنٹر تونسہ شریف۔

4. اسٹیبلشمنٹ آف دو من ریسورس سنٹر اینڈ ایلو میٹرز

(ج) چھوٹی صنعتیں کسی بھی ملک کی ترقی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہیں۔

SMEDA کے سروے کے مطابق چھوٹی صنعتوں کا پاکستان کے کل GDP میں 40

فیصد حصہ ہے۔ یہ پاکستان کی برآمدات میں 30 فیصد حصہ ڈالتی ہیں۔ چھوٹی صنعت جس

میں ملازمین کی تعداد 10 یا 10 سے زیادہ ہو اُس کی رجسٹریشن لازمی ہے۔ چھوٹی صنعتوں کی رجسٹریشن فیکٹری ایکٹ 1934 کے تحت لیبر ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے۔

صوبہ میں انڈسٹریل اسٹیٹس کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

793: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) صوبہ بھر میں کتنی انڈسٹریل اسٹیٹس ہیں اور ان اسٹیٹس میں کل کتنی اراضی ہے؟
(ب) ان انڈسٹریل اسٹیٹس میں کون سی سہولتیں میسر ہیں اور اس سے صنعتکاروں کو کیا فائدہ ہو گا؟

(ج) صوبہ بھر کی انڈسٹریل اسٹیٹس میں کتنی زمین کی ڈویلپمنٹ کی گئی ہے اور اس زمین پر کون سی صنعتیں لگانے کا منصوبہ ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) صوبہ پنجاب میں کل 24 سال انڈسٹریز اسٹیٹس ہیں جس کا کل رقبہ 1969 ایکڑ ہے۔ پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹس کے زیر انتظام انڈسٹریل اسٹیٹس کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

1. سندھ انڈسٹریل اسٹیٹ (لاہور) 1763 ایکڑ
2. ملتان انڈسٹریل اسٹیٹ (فیر 1410) I-II ایکڑ
3. قائد اعظم انڈسٹریل اسٹیٹ (کوٹ لکھپت، لاہور) 565 ایکڑ
4. رحیم یار خان انڈسٹریل اسٹیٹ 1456 ایکڑ
5. بھلوال انڈسٹریل اسٹیٹ 427 ایکڑ
6. وہاڑی انڈسٹریل اسٹیٹ 277 ایکڑ
7. قائد اعظم ایئرل پارک (شیخوپورہ) 1536 ایکڑ
8. بہاولپور انڈسٹریل اسٹیٹ 500 ایکڑ

(ب) پنجاب انڈسٹریل اسٹریٹس ڈویلپمنٹ اینڈ مینجمنٹ کمپنی کے زیر انتظام انڈسٹریل اسٹریٹ میں درج ذیل سہولتیں میسر ہیں:

ون ونڈو سہولیات، بجلی، پانی، سوئی گیس، پختہ سڑکیں، نکاسی آب، سیوریج سسٹم، ڈسپوزل سٹیشن، اسٹریٹس کا اپنا گرڈ سٹیشن، چار دیواری، سکیورٹی کا مربوط نظام، ریسکیو 1122، کمرشل ایریا، ڈسپنری، مساجد، ٹریننگ انسٹیٹیوٹ اور پارکس وغیرہ۔ اس کے علاوہ بھلوال، رحیم یار خان، وہاڑی اور قائد اعظم اپرل پارک کو سٹیٹل اکنامک زون کا درجہ دیا جا چکا ہے۔ سٹیٹل اکنامک زون کے تحت فیکٹری لگانے والوں کو انکم ٹیکس اور مشینری کی امپورٹ پر ڈیوٹی اور ٹیکس کی چھوٹ ہے۔

(ج) پیڈمک کے تحت صوبہ بھر میں درج ذیل انڈسٹریل اسٹریٹس کی ڈویلپمنٹ مکمل ہو چکی ہے۔

- (1) سندھ انڈسٹریل اسٹریٹ (لاہور) 11763 ایکڑ
- (2) ملتان انڈسٹریل اسٹریٹ (1-11) فیروز 1410 ایکڑ
- (3) قائد اعظم انڈسٹریل اسٹریٹ (کوٹ لکھنوت، لاہور) 565 ایکڑ
- (4) رحیم یار خان انڈسٹریل اسٹریٹ 456 ایکڑ
- (5) بھلوال انڈسٹریل اسٹریٹ 427 ایکڑ
- (6) وہاڑی انڈسٹریل اسٹریٹ 277 ایکڑ
- (7) قائد اعظم اپرل پارک (شیخوپورہ) 1536 ایکڑ (زیر تعمیر)
- (8) بہاولپور انڈسٹریل اسٹریٹ 500 ایکڑ (زیر تعمیر)

پیڈمک کی انڈسٹریل اسٹریٹس میں ہر طرح کی انڈسٹری موجود ہے جس میں ٹیکسٹائل اور گارمنٹس، فارما سیوٹیکل، پلاسٹک، فوڈ پروسیسنگ، آٹو پارٹس، پیکجنگ اور دیگر شعبے شامل ہیں۔ پیڈمک کی اسٹریٹس میں جن کمپنیوں نے اپنے پلانٹ لگائے ہیں ان میں کوکا کولا، پیپسی، گورمے فوڈز، کوگلیٹ پامولو، ٹیڑاپیک، ہوسٹ، سروس شوز و دیگر جیسے بڑے نام شامل ہیں۔

اشیاء صرف کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے

اور ضلعی انتظامیہ کی جانب سے متعارف کردہ ایپ سے متعلقہ تفصیلات

795: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اشیاء صرف کی قیمتوں کو کنٹرول کرنے کے لئے ضلعی انتظامیہ لاہور نے ایپ متعارف کرائی ہے؟

(ب) اس ایپ کا کیا نام ہے اور اس کو کس طرح استعمال کیا جاتا ہے اس ایپ کے استعمال سے کیا نتائج حاصل ہوئے ہیں؟

(ج) یہ ایپ کس نے تیار کی ہے اور اس کی تیاری پر کتنے اخراجات آئے ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) حکومت پنجاب نے پنجاب انفارمیشن ٹیکنالوجی بورڈ (PITB) کے تعاون سے شہریوں کی سہولت کے لئے ایک اینڈرائیڈ فون ایپلیکیشن "Qeemat Punjab App" متعارف کرائی ہے۔

(ب) ایپلیکیشن کا نام "Qeemat Punjab App" ہے جو کہ play store پر موجود ہے اور بآسانی ڈاؤن لوڈ کیا جاسکتا ہے۔ یہ ایپ نہایت سہل اور user friendly ہے۔ اس کو استعمال کرنے کے لئے انٹرنیٹ کنکشن کا ہونا ضروری ہے۔ اس ایپ سے صارفین اپنے علاقے کی اشیاء خوردنی کے ریٹ معلوم کر سکتے ہیں اور کسی خلاف ورزی کی صورت میں شکایت بھی درج کر سکتے ہیں یہ شکایت فوری طور پر متعلقہ مجسٹریٹ تک پہنچ جاتی ہے اور اس پہ فوری ایکشن لیا جاتا ہے۔ مزید برآں متعلقہ مجسٹریٹ ایکشن رپورٹ بھی ایپ میں درج کرنے کا پابند ہوتا ہے۔ جس کی اطلاع صارف کو بھی دی جاتی ہے۔ اب تک قیمت ایپ پر 804 شکایات وصول ہوئیں اور ان شکایات میں سے 500 پر کارروائی مکمل کر دی گئی ہے جبکہ 304 شکایات پر کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔ اس طرح تقریباً 64 فیصد کارروائی مکمل کر دی گئی ہے۔

منسٹر انڈسٹریز کے زیر سرپرستی ایک ٹاسک فورس بھی تشکیل دی گئی ہے جو کہ روزانہ کی بنیادوں پر اشیاء کی قیمتوں اور سپلائی کا جائزہ لیتی ہے۔ ٹاسک فورس کی روزانہ وڈیو لنک میٹنگ ہوتی ہے کمشنرز اور ڈپٹی کمشنرز سے قیمت ایپ پر موصول ہونے والی شکایات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ اسی آپلیکیشن کی مدد سے اشیاء کی آن لائن ہول سیل نرخوں پر فراہمی کی سہولت بھی مہیا کی جا رہی ہے جس کا دائرہ کار ابھی صرف پانچ بڑے شہروں تک ہے۔ جسے بعد میں پورے پنجاب تک بڑھایا جائے گا۔

(ج) جیسا کہ بیان کیا گیا ہے یہ ایپ PITB نے تیار کی ہے اس پر پچاس ہزار روپے ماہوار بابت ہو سٹنگ خرچہ آتا ہے۔

صوبہ میں مالی سال 2019-20 میں

چمڑے کی صنعت کو فروغ دینے کے حکومتی اقدامات سے متعلق تفصیلات

814: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ چمڑے کی صنعت بحران کا شکار ہے؟
- (ب) مالی سال 2019-20 میں چمڑے کی صنعت کو فروغ دینے کے لئے حکومت نے کیا اقدامات تجویز کئے ہیں؟
- (ج) کیا ٹیوٹا سمیت کسی سرکاری ادارے میں چمڑے کی صنعت کے متعلق تعلیم دی جاتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

- (الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ چمڑے کی صنعت بحران کا شکار ہے۔ گزشتہ مالی سال 2017-18 کے مقابلہ میں 2018-19 میں تیار چمڑے کی برآمدات میں 23.61 فیصد اور چمڑے کی مصنوعات کی برآمدات میں 7.12 فیصد کمی واقع ہوئی ہے۔

(ب) حکومت نے چمڑے کی صنعت کو فروغ دینے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں:

1. انسٹیٹیوٹ ہڈہ چمڑے کی صنعت سے متعلق افراد کو بلا معاوضہ تربیتی کورس کروا رہا ہے۔

2. گورنمنٹ کامیاب نوجوان پروگرام کے تحت ہنرمند افراد کو قرضہ فراہم کر رہی ہے۔

3. حکومتی کادشوں سے انڈونیشیا نے چمڑے کی مصنوعات کی درآمدات پر ڈیوٹی ختم کر دی ہے۔

4. حکومت مختلف ممالک سے بلا معاوضہ تجارتی معاہدے کرنے کی کوششوں میں مصروف عمل ہے۔

5. حکومت نے کئی سالوں سے واجب الادا GST برآمد کنندگان کو ادا کر دیا ہے۔

6. حکومت نے صنعتوں کو بجلی کے بلا تعلق فراہمی کو یقینی بنایا ہے۔

7. چمڑے کی صنعت کے فروغ کے لئے قصور میں ایک ادارہ بنایا گیا ہے جس میں مختلف کورسز کا اجراء کر دیا گیا ہے۔

(ج) ٹیوٹا کے زیر انتظام تین ادارے جو کہ گوجرانوالہ اور قصور میں ہیں ان میں چمڑے کی صنعت کے متعلق تعلیم و تربیت دی جاتی ہے جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ بھر میں انڈسٹریل اسٹیٹس کی تعداد اور اراضی سے متعلق تفصیلات

826: محترمہ سہلی سعدیہ تیمور: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) انڈسٹریل اسٹیٹس میں صنعتی یونٹس لگانے کے لئے کیا حکمت عملی مرتب کی ہے؟

(ب) پنجاب میں کتنی انڈسٹریل اسٹیٹس ہیں اور ہر اسٹیٹس کی کل اراضی کتنی ہے؟

(ج) ان انڈسٹریل اسٹیٹس میں بجلی کی سستے نرخوں پر فراہمی کے لئے کیا طریق کار مرتب کیا گیا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) سال انڈسٹریز اسٹیٹس میں صنعتی یونٹس لگانے کے لئے مندرجہ ذیل حکمت عملی اختیار کی گئی ہے۔

1. پنجاب کے بڑوں شہروں میں بنائی گئی سال انڈسٹریز اسٹیٹس میں پلاٹس "پہلے آئے اور پہلے پائے" کی بنیاد پر آسان اقساط میں الاٹ کئے جاتے ہیں۔

2. سال انڈسٹریز اسٹیٹس میں بجلی، پانی، سڑکیں، سیوریج، گیس وغیرہ جیسی بنیادی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں۔

3. درخواست دہندہ کو ضروری کاغذی / دفتری کارروائی اور تمام واجبات کی ادائیگی کے بعد پلاٹ کا قبضہ دے دیا جاتا ہے۔

4. پنجاب سال انڈسٹریز کارپوریشن کے منظور شدہ تعمیراتی قانون کے تحت درخواست دہندہ کو فیکٹری کی عمارت تعمیر کرنے کی اجازت دے دی جاتی ہے۔

پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹس کے زیر انتظام تین اسٹیٹس کو سٹیٹل اکنامک زون کا درجہ دیا گیا ہے۔ مزید برآں سہولیات کی یقینی فراہمی اور جدید انفراسٹرکچر کی حامل یہ انڈسٹریل اسٹیٹس سرمایہ کاری کے لئے موزون ترین ہیں جبکہ سندر، ملتان اور قائد اعظم انڈسٹریل اسٹیٹس پہلے ہی آباد ہو چکی ہیں۔

(ب) پنجاب انڈسٹریل اسٹیٹس کے زیر انتظام آپریشنل اسٹیٹس کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

- 1) سندر انڈسٹریل اسٹیٹ 1763 ایکڑ
- 2) ملتان انڈسٹریل اسٹیٹ 1410 ایکڑ
- 3) قائد اعظم انڈسٹریل اسٹیٹ 1565 ایکڑ
- 4) رحیم یار خان انڈسٹریل اسٹیٹ 1456 ایکڑ
- 5) بھلوال انڈسٹریل اسٹیٹ 1427 ایکڑ
- 6) وہاڑی انڈسٹریل اسٹیٹ 1277 ایکڑ
- 7) قائد اعظم ایئرل پارک (شیخوپورہ) 1536 ایکڑ (زیر تعمیر)
- 8) بہاولپور انڈسٹریل اسٹیٹ 1500 ایکڑ (زیر تعمیر)

(ج) انڈسٹریل اسٹیٹس میں بجلی واپڈا کے سٹینڈرڈ رٹس پر مہیا کی جاتی ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس شروع کرتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 354 ملک محمد احمد خان کا ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

قصور: پرائیویٹ کمپنی کے سپروائزر سے ڈاکوؤں کی لوٹ مار سے متعلقہ تفصیلات

354: ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "دنیا" مورخہ 16- نومبر 2019 کی خبر کے مطابق قصور تھانہ "اے" ڈویژن کے علاقہ بلال مسجد کے قریب پرائیویٹ کمپنی کے سپروائزر محمد عمر سے ڈاکوؤں نے 2 لاکھ 81 ہزار روپے اور دیگر سامان لوٹ لیا مزاہمت کرنے پر اس پر تشدد بھی کیا گیا؟

(ب) کیا اس ڈکیتی کی واردات کا مقدمہ درج ہوا ہے تو اس کی ایف آئی آر کی کاپی فراہم فرمائیں نیز اس واردات کے کتنے ملزمان کو گرفتار کیا گیا ہے، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! (الف) یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا ہے۔

(ب) ملک محمد احمد خان نے یہ فرمایا تھا کہ کیا اس واقعہ کی ایف آئی آر درج ہوئی ہے تو 15- نومبر 2019 کو مقدمہ نمبر 19/711 بجرم 392 تھانہ "اے" ڈویژن ضلع قصور میں درج ہو چکا ہے۔ اس کی ایف آئی آر کی کاپی فراہم کی جائے تو میں انہیں ابھی ایف آئی آر کی کاپی دے رہا ہوں۔

(اس مرحلہ پر ایف آئی آر کی کاپی ملک محمد احمد خان کو دی گئی)

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! گرفتار ملزمان کی تفصیل سے متعلق بھی پوچھا تھا کہ کتنے ملزمان گرفتار ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس حوالے سے تفتیش جاری ہے اور ابھی تک کوئی گرفتاری عمل میں نہیں آئی۔ اس مقدمہ کے متعلق جو بھی پروگرام ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ ملک محمد احمد خان کو آگاہ کر دیا جائے گا جبکہ ایف آئی آر کی کاپی انہیں فراہم کر دی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 358 جناب محسن عطا خان کھوسہ کا ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

ڈیرہ غازی خان: تھانہ کوٹ مبارک کی حدود میں پولیس

اور ڈاکوؤں کے مابین فائرنگ سے ہلاکتوں سے متعلق تفصیلات

358: جناب محسن عطا خان کھوسہ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 10- نومبر 2019 کو تھانہ کوٹ مبارک ضلع ڈیرہ غازی خان کی حدود میں پولیس اور ڈاکوؤں کے مابین مقابلہ میں چار ہلاکتیں ہوئی ان میں دو بے گناہ معصوم راہ گیر عبداللہ کھوسہ اور حیدر کھوسہ بھی شامل تھے پولیس نے انہیں لادی ذکیت گروپ کا ممبر ٹھہرایا ہے؟

(ب) ان دو بے گناہ راہ گیروں کی ہلاکت پر وہاں کے لوگوں میں حکومت کے خلاف شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔ کیا حکومت ذمہ دار پولیس اہلکاروں کو فوری معطل کر کے واقعہ کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا ہے۔ اس کی ایف آئی آر بھی درج ہو چکی ہے اور تفتیش بھی جاری ہے لیکن اس میں تھوڑا سا confusion یہ پایا جاتا ہے کہ پولیس کا موقف اس میں بالکل مختلف ہے۔ معزز ممبر کے ساتھ میری بات ہوئی تھی اور انہوں نے جو موقف بیان کیا وہ بالکل ایک

دوسرے کے متضاد ہے کیونکہ میں نے سارا ریکارڈ بھی دیکھا ہے۔ اس لحاظ سے میں کچھ نہیں کہنا چاہوں گا کیونکہ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج ڈیرہ غازی خان already جوڈیشل انکوائری کا آرڈر کر چکے ہیں تو جوڈیشل انکوائری کارزٹ آئے گا انشاء اللہ تعالیٰ اس پر ہم عملدرآمد کریں گے۔

جناب سپیکر! مزید برآں یہ ہے کہ میری سردار صاحب سے بات ہوئی تو ان کا خیال یہ تھا کہ بجائے کسی مجسٹریٹ سے یہ انکوائری کروانے کے اگر سیشن جج سے انکوائری کروالی جائے تو یہ مناسب ہو گا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر آپ حکم دیں گے تو معزز ممبر کی تسلی کے مطابق جہاں سے وہ کہیں گے ہم اس کی جوڈیشل انکوائری کروانے کے لئے تیار ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، جناب محسن عطا خان کھوسہ! آپ بتائیں کہ جیسے آپ کہتے ہیں ہم وہاں سے انکوائری کروالیتے ہیں۔

جناب محسن عطا خان کھوسہ: جناب سپیکر! میری جناب محمد بشارت راجا کے ساتھ اسمبلی اجلاس سے پہلے اس بارے میں ملاقات ہوئی ہے مگر میں اس ایوان کا ممبر ہوتے ہوئے اور چونکہ یہ میرا حلقہ ہے جہاں پر یہ واقعہ ہوا ہے، میں بڑے اختصار کے ساتھ کہوں گا کہ اس کی دو جزئیات میں جو لکھی گئی ہیں جن سے تاثر یہ ابھرتا ہے کہ in between dacoit and police collateral damage ہوا ہے۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ پولیس نے ان دو راہ گیروں کو custody میں لیا اور ڈیڑھ گھنٹے کے بعد جب ان کا اپنا پولیس contingent شہید ہوا تو پھر ان دو راہ گیروں کو extra judicial killing میں "پار" کر دیا گیا۔

جناب سپیکر! میرا پوائنٹ یہ ہے کہ اگر ان کی connectivity ڈکیت کے ساتھ ملتی ہے، ان کا ریکارڈ criminal ہے تو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہونا چاہئے ہم لوگوں کو مطمئن کریں اس کے لئے میں نے جناب محمد بشارت راجا کو عرض کیا کہ مجسٹریٹ level سے ہٹ کر minimum Session Court تک کے سیشن جج تک اور وہ ڈسٹرکٹ سے باہر ہو اگر law permit کرتا ہے آپ کو allow کرتا ہے تاکہ ڈسٹرکٹ کا سیشن جج influence نہ ہو۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! ویسے آپ کا بھی اتنا تجربہ ہے اور مجھے بھی ان باتوں کا پتا ہے کہ یہ پولیس والے صرف نمبر پورے کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی ایسی کارروائی ڈال دیتے ہیں جس سے اپنا کیس بھی یہ خراب کرتے ہیں اور خواہ مخواہ بے گناہ جو لوگ مارے جاتے ہیں اس کی تو ذمہ داری حکومت پر آتی ہے۔

میرا خیال ہے کہ اگر سیشن جج سے ہی ان کی انکوائری ہو جائے اور جیسے معزز ممبر کہتے ہیں کہ اگر کوئی سیشن جج باہر سے ہو گا تو ان کا پوائنٹ اس حوالے سے صحیح ہے کہ وہاں پھر وہ influence نہیں ہو گا تو باہر جا کر influence کرنا مشکل ہوتا ہے ناں۔ میرا خیال ہے کہ ویسے تو سیشن جج کو influence کرنا ناممکن ہے لیکن اگر پھر بھی آپ کہتے ہیں تو کسی اور ڈسٹرکٹ میں یہ انکوائری سیشن جج کے ہی ذمہ لگادی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے حکم کے مطابق میں پوری کوشش کروں گا کہ جس طرح معزز ممبر فرما رہے ہیں اس کے مطابق کیا جائے نہیں تو کم از کم اس ضلع میں ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج کو ضرور request کی جائے گی۔ اس حوالے سے اب تک ایک ڈی ایس پی بھی معطل ہو چکا ہے اور دو ایس ایچ اوز معطل ہو چکے ہیں تو ہم اس پر کام کر رہے ہیں مگر ان کا مؤقف اس لئے بھی درست ثابت ہوتا ہے کہ پولیس already اپنے ملازمین کے خلاف بھی ایکشن لے چکی ہے لیکن ان کی مزید تسلی کے لئے جو ڈیشل انکوائری کروائی جائے گی اور سیشن جج سے ہی کروائی جائے گی۔ اگر ممکن ہو تو ضلع سے باہر بھی کروائی جاسکتی ہے۔

جناب سپیکر: جی، جناب محسن عطا خان کھوسہ! جیسے جناب محمد بشارت راجا نے کہا ہے کہ ایک تو یہ طے ہو گیا کہ اس کی انکوائری سیشن جج سے ہی کروائی جائے گی اس سے کم level پر نہیں ہوگی۔ ٹھیک ہے جی؟

دوسری بات یہ ہے کہ یہ دیکھ لیں گے کہ کیا دوسرے کسی ضلع میں سیشن جج کو یہ کیس دیا جائے اور وہاں انکوائری ہو جائے۔ اس حوالے سے آپ کے ساتھ جناب محمد بشارت راجا مشاورت میں رہیں گے۔

جناب محسن عطا خان کھوسہ: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ اس حوالے سے میں یہ وضاحت کروں کہ کسی بھی مجسٹریٹ یا لوکل سیشن جج جو ڈسٹرکٹ کے ہیں، کسی کی credibility پر میں doubt نہیں کر رہا کیونکہ میرے لئے سارے افضل ہیں۔ ساری پولیس کی credibility یا ان کی کاوشوں پر بھی مجھے اعتراض نہیں ہے۔ موقع پر جو operational staff تھا اور لمحہ بہ لمحہ کی جو داستان ہمارے نوٹس میں آتی رہی وہ لمحہ فکریہ ہے، انہیں کیفر کردار تک پہنچانا ضروری ہے۔ کسی بھی غیر جانبدار سیشن جج سے چاہے وہ ڈسٹرکٹ میں ہیں، انکو انری کروائی جائے تو میں مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جناب محمد بشارت راجا! جو بھی انکو انری ہو اس کے متعلق جناب محسن عطا خان کھوسہ کو inform بھی رکھیں اور یہ ضرور نیچے کہہ دیں۔ جناب محمد بشارت راجا! اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کر دیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و ہیٹ المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، اس کو dispose of فرمادیں۔ پہلے بھی میں نے آپ کے موقف سے اتفاق کیا لیکن میں پھر دوبارہ assurance دیتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان کی satisfaction کے مطابق کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! آپ بالکل اس حوالے سے in touch رہیں گے۔ کوئی چیز ایسی ہوتی ہے تو آپ ان کو بتائیں اور انشاء اللہ ٹھیک ہو گا۔
جناب محسن عطا خان کھوسہ: جناب سپیکر! شکریہ

تحریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 676 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

سی ٹی آئی سکول و کالج ٹیچرز کے لئے تھرڈ ڈویژن کو بھی اہل قرار دینے کا مطالبہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملوثی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے علم میں طلباء کے ایک وفد نے یہ معاملہ اٹھایا کہ CTI ٹیچرز اور سکول و کالج ٹیچرز کی ملازمت کے لئے انٹرویو دینے والے ایسے امیدوار جنہوں نے ڈبل ایم اے فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا ہو، ان کی بی ایڈ، ایل ایل بی، انٹر اور میٹرک میں بھی فرسٹ اور سیکنڈ ڈویژن ہوتی ہے، ان کو اس بناء پر انٹرویو اور ٹیسٹ کے لئے unfit قرار دیا جاتا ہے کہ ان کی بی ایے یا کسی اور ڈگری / سرٹیفکیٹ میں تھرڈ ڈویژن ہوتی ہے۔ اس اقدام سے امیدواروں کی ساری پڑھائی زیر و اور ان کا مستقبل تاریک ہو کر رہ گیا ہے۔ ان کے پاس کوئی راستہ نہیں ہے کہ وہ سوسائٹی کے لئے کوئی مثبت کردار ادا کر سکیں اور نہ ہی وہ اپنی فیملی کی سپورٹ کے لئے کچھ کر سکتے ہیں۔ ایسے امیدواران، ان کے لواحقین اور سول سوسائٹی نے مطالبہ کیا ہے کہ تھرڈ ڈویژن میں بی ایے یا کوئی اور امتحان پاس کرنے والوں کو بھی حکومتی اداروں میں ملازمت کرنے کا موقع ملنا چاہئے اور ان کو اچھوت نہ بنایا جائے تاکہ ان کا مستقبل تباہ نہ ہو۔ انہوں نے یہ پُر زور مطالبہ کیا ہے کہ آئندہ کے لئے حکومت میٹرک، ایف اے، بی اے، بی ایس سی اور ایم اے میں تھرڈ ڈویژن کو ختم کر دے اور ان کو فیل قرار دے یا موجودہ تھرڈ ڈویژن والوں کو بھی انٹرویو اور ٹیسٹ میں appear ہونے اور ان کو بھی ملازمت دینے کا اہل قرار دے۔ انہوں نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ گریڈنگ کا نیا نظام متعارف کرایا جائے اور ہر گریڈ کے حامل طلباء کو تمام ملازمتوں کے لئے موزوں (eligible) قرار دیا جائے۔ اس اذیت ناک اور انسانی مسئلے کو حل کرنے کی اشد ضرورت ہے لہذا حکومت اس معاملے کے فوری حل کے لئے کوئی پالیسی وضع کرے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! ابھی تو policy of course یہ ہے کہ CTIs کا ایک میرٹ بنتا ہے جس کا بڑا objective criteria ہے جو گزشتہ کئی سالوں سے چل رہا ہے۔ یہ چاہتے ہیں کہ اس پالیسی کو تبدیل کیا جائے تو اس کے لئے deliberations کی ضرورت ہے کہ کیا تھرڈ ڈویژن کو ختم کر دیا جائے؟ ہم by the way grading system لا رہے ہیں جو next year سے introduce ہو جائے گا۔ بہر حال CTIs تو ایک temporary arrangement ہوتا ہے۔ اس پر rely کرنے کی بجائے ہم اگلے سال سے یہ کوشش کریں گے کہ ایک proper hiring ہی ہو جائے اور CTIs والے temporary phase کو ختم کر دیا جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ تشریف رکھیں۔ (قیقہ)

اگلی تحریک التوائے کار نمبر 677/19 جناب محمد لطاسب سٹی کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال مری سپیشلٹ ڈاکٹروں

کی عدم تعیناتی کی وجہ سے علاج معالجہ کی سہولت سے محروم

جناب محمد لطاسب سٹی: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "92" اسلام آباد کی اشاعت مورخہ 15- اکتوبر 2019 کی خبر کے مطابق لاکھوں کی آبادی کے لئے عرصہ دراز سے قائم واحد تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال مری میں چلڈرن، گائنی، سرجن، آرٹھوپیدک، ریڈیالوجسٹ، پتھیالوجسٹ اور ہارٹ سمیت سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی

اسامیاں خالی ہیں جبکہ سرجن نہ ہونے کے باعث آپریشن تھیٹر بھی مکمل طور پر بند ہو چکا ہے۔ مری کے اس واحد سرکاری ہسپتال میں میڈیکل آفیسرز کی بارہ میں سے چار پوسٹیں خالی ہیں جبکہ سپیشلسٹ کی بارہ میں سے گیارہ پوسٹیں خالی ہیں جس کی وجہ سے ہسپتال انتظامیہ علاج معالجہ کی بہتر سہولیات فراہم کرنے سے قاصر ہے جبکہ اس وقت موجود ڈاکٹر اور نرسیں بھی سرکاری رہائش نہ ملنے پر تبادلہ کرانے کی کوششوں میں مصروف دکھائی دیتی ہیں۔ سپیشلسٹ ڈاکٹروں کی عدم تعیناتی کی وجہ سے علاج کے لئے ہسپتال کا رخ کرنے والے مریض مایوس لوٹنے پر مجبور ہیں اور اکثر مریضوں کو سہولیات نہ ہونے کے باعث راولپنڈی اور اسلام آباد کے ہسپتالوں میں ریفر کیا جاتا ہے۔ اس خبر سے مری سمیت صوبے کی عوام میں شدید پریشانی پائی جاتی ہے اور مری کی عوام کا مطالبہ ہے کہ حکومت فی الفور ڈی ایچ کیو ہسپتال مری میں سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی تعیناتی کرے تاکہ عوام کو فی الفور طبی سہولیات مل سکیں لہذا حکومت اس معاملے کے فوری حل کے لئے کوئی پالیسی وضع کرے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! اس میں یہ عرض ہے کہ تحصیل ہیڈ کوارٹر مری میں ایک گائناکالوجسٹ، ایک چائلڈ سپیشلسٹ، ایک Anesthetist، ایک Orthopedic Surgeon تعینات ہیں اور پبلک سروس کمیشن کے ذریعے مزید ایک سرجن، ایک Dermatologist اور ایک Eye Specialist کی بھرتی کر کے ہسپتال میں بھجوا دی گئی ہے۔ سینئر ڈینٹل سرجن اور دو ڈینٹل سرجن تعینات ہیں جبکہ ایک ڈینٹل سرجن maternity leave پر ہے۔ 14 general medical officers کی بھی اسامیوں پر 9 ڈاکٹرز تعینات ہیں۔ 10۔ اکتوبر کو مزید پانچ نئے ڈاکٹر بھرتی کئے گئے ہیں اور اب کوئی بھی اسامی خالی نہیں ہے۔ بارہ سینئر میڈیکل آفیسرز کی اسامیوں پر گیارہ ڈاکٹرز تعینات ہیں اور صرف ایک اسامی خالی ہے۔ پانچ سینئر و من میڈیکل آفیسرز کی اسامیاں ہیں جن پر ڈاکٹرز تعینات ہیں۔ علاوہ ازیں اس وقت ہسپتال میں دس نرسز، چار ہیڈ نرسز، پانچ ڈسپنسرز، ایک لیڈی ہیلتھ وزیٹر،

ایک لیبارٹری ٹیکنیشن، دو ڈینٹل ٹیکنیشن، ایک سینئر ڈاکٹر، دو آپریشن تھیٹر اسسٹنٹ، دو ایکس رے اسسٹنٹ، ایک دواساز، ایک ہومیوڈسپنری اور دو لیب اسسٹنٹ ہیں۔

جناب سپیکر! میں ایوان کو یہ بتانا چاہوں گی کہ الحمد للہ اس وقت کافی حد تک خالی اسمیوں کو پر کر دیا گیا ہے، جس طرح ڈاکٹر آتے جائیں گے ان کو ہم بھیجتے رہیں گے۔ وہاں اصل مسئلہ ڈاکٹروں کی رہائش کا ہے اور اس مسئلہ پر ہم already کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ہم جانتے ہیں کہ جب تک مری میں ڈاکٹروں کو رہائش نہیں ملے گی اس وقت تک ہمارے لئے ڈاکٹروں کو retain کرنا مشکل ہے۔ ہم اس پر کام کر رہے ہیں اور آپ کو جلد بتائیں گے کہ ان کے لئے کہاں رہائشیں بنا رہے ہیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد لطاسب سٹی! آپ مطمئن ہیں؟

جناب محمد لطاسب سٹی: جناب سپیکر! میں مطمئن ہوں لیکن اس کے لئے کوئی time frame دے دیا جائے کہ وہاں ان کے لئے رہائشیں کب تک مکمل ہو جائیں گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحبہ! کوئی time frame ہے؟

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! جس طرح میں نے بتایا ہے کہ ہمیں جتنے جلدی پبلک سروس کمیشن سے ڈاکٹر ملیں گے ہم تعینات کرتے جائیں گے۔ انشاء اللہ، end of this year majority of the seats will be the filled

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

بحث

پرائس کنٹرول پر عام بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم گورنمنٹ بزنس شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر پرائس کنٹرول پر بحث ہے۔ بحث کا آغاز وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری کی تقریر سے ہو گا تاہم دیگر ممبران جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں اپنے نام بھجوا دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! میں نے پوائنٹ آف آرڈر پر بڑا ضروری مسئلہ بیان کرنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! اگر serious مسئلہ ہے تو پھر آپ بات کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک و ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! آج کل لاہور کا موسم بہت خراب ہو چکا ہے اور سکولوں میں چھٹیاں ہو چکی ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اسمبلی میں بھی جمعہ کی چھٹی کر دی جائے کیونکہ ہماری آنکھوں پر اس کا بہت اثر پڑ رہا ہے۔ (تہقے)

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! آپ ایسی باتیں کر کے ایوان کا ٹائم ضائع کرتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ میں وزیر قانون کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے پرائس کنٹرول کمیٹی کے حوالے سے اہم بحث آج کے ایجنڈے پر رکھی ہے تاکہ اپوزیشن اور حکومتی بنچیز کی طرف سے جو بھی معزز ممبر participate کرنا چاہیں تو وہ کر سکیں، ہم ان کی مثبت تجاویز پر انشاء اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔

جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں ہے، کوئی دورائے نہیں ہے کہ اشیاء خورد و نوش کے حوالے سے price hike پورے پنجاب کے اندر دیکھنے میں آئی ہے۔ موجودہ حکومت کو سب سے بڑا چیلنج بھی اسی حوالے سے ہے۔ پورے پنجاب کے اندر دیکھا دیکھی جو ناجائز منافع خوری کی جارہی ہے اس کے حوالے سے بھی ایک بڑا چیلنج ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت اس سے غافل نہیں ہے۔ جو میں نے لفظ "غافل نہیں ہے" بولا ہے اس کو میں explain کروں گا کہ حکومت نے جو steps لئے ہیں، جو پرائس کنٹرول کمیٹیز کی performance جو رہی ہے وہ میں آپ کے سامنے رکھوں گا تاکہ سارا ایوان اس کو دیکھ سکے اور اس کے بعد ممبران کی جانب سے جو مثبت تجاویز آئیں گی انشاء اللہ تعالیٰ حکومت ان کو take up کرے گی۔

جناب سپیکر! اگر پرائس کنٹرول میکانزم کی بات کی جائے تو پاکستان کی اکاؤمی market based ہے جہاں پر اشیاء خورد و نوش کی قیمتوں کا تعین مارکیٹ کی ڈیمانڈ اور سپلائی کے مطابق کیا جاتا ہے۔ موسمی تبدیلیوں کی وجہ سے بھی، بارشیں زیادہ ہونے کی وجہ سے بھی، کم ہونے کی وجہ سے بھی، سیڈ کا ٹھیک نہ ہونا اور pesticide کا ٹھیک نہ ہونا بھی اپنے اثرات فصلوں پر چھوڑتا ہے۔ ابھی اپوزیشن کی طرف کچھ معزز ممبران نے ٹماٹر کی بات کی کیونکہ main فصل ہماری سندھ سے آتی ہے جو سندھ میں حالیہ بارشوں کی وجہ سے تھوڑی لیٹ ہوئی ہے۔ ہم انڈیا کے ساتھ ٹریڈ بند کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے وزیر اعظم پاکستان سے ایک میٹنگ کے اندر ایک specially request کی کہ ہمیں فیڈرل گورنمنٹ ایران سے ٹماٹر درآمد کرنے کی اجازت دے تو انہوں نے اجازت دی جس کی بناء پر میں یہ تو نہیں کہتا کہ ٹماٹر کی قیمت ایک دم نیچے آگئی ہے لیکن مارکیٹ کے اندر قیمت پر اثر ہوا ہے۔ جیسے میں نے ابھی -/200 روپے کہا تھا تو میرے ایک معزز ممبر بھائی نے کہا کہ -/215 روپے ہے تو میں انکاری نہیں بالکل ہے میں آپ کی بات بھی مانوں گا۔ یہ ٹماٹر کی قیمت -/190 روپے بھی ہے، -/200 روپے بھی ہے، -/250 روپے بھی ہے اور جس کا دا لگا اس نے -/300 روپے بھی کیا اور کوئی -/350 روپے بھی کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں کوئی اس میں چھپا کر بات نہیں کروں گا بالکل سامنے بات کروں گا۔ ہاں جنہوں نے کیا ہے اور حکومت نے ان کے ساتھ جو کیا ہے وہ بھی details آپ کو دوں گا تاکہ ان کو پتا ہو کہ اگر جس نے کیا ہے تو پھر اس کے ساتھ کیا سلوک ہوا ہے۔ اسی طرح جو basically essential items ہیں جو ہمارا انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ ہے وہ ان کی price structure کو notify کرتا ہے۔

جناب سپیکر! پورے پنجاب کے اندر آٹے کی جو قیمت ہے اسے ہم نے notify کیا ہے وہ بیس کلو بیگ کی قیمت -/808 روپے ہے لیکن ایک بات ذہن میں رکھی جائے کہ اب کی باری سندھ نے گندم کی procurement نہیں کی اور ایک دانہ نہیں خریدا یہ ان کی پالیسی ہوگی۔ خیر پختونخوا نے ایک دانہ نہیں خریدا یہ ان کی پالیسی ہے۔ حکومت پنجاب نے گندم کی procurement کی، شد و مد کے ساتھ کی تاکہ جو food security reserves ہیں ان کو بھی maintain کیا جائے اور سستا آٹا عوام تک پہنچایا جائے تو پنجاب کے اندر میں یہ بات بڑے دعوے سے بھی کہتا ہوں کہ more than 98 percent قیمت -/808 روپے پر پورے پنجاب کے اندر آٹا اس وقت available ہے۔ آپ کے پاس گندم وافر مقدار میں موجود ہے، ریلیز کی گئی پہلے -/1300 روپے کی جارہی تھی اور اب -/1375 روپے پر ریلیز کی گئی اور -/75 روپے کا effect آیا جس کو انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ نے بڑی محنت کے ساتھ اور فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے فلور ملز ایسوسی ایشن کے ساتھ بیٹھ کر اس کی قیمت کو طے کیا لیکن اس کے ساتھ ساتھ ایک پہلو یہ بھی ہے کہ جو آٹے کی قیمت -/808 روپے ہے لیکن اس کی جو product by ہے اس پر فلور ملز نے تھوڑا سا غلط play کیا کہ اگر -/75 روپے گندم کی قیمت بڑھی ہے تو امیدہ، سوچی اور فائن آٹا جو کہ تنورو کی روٹی نان میں زیادہ استعمال ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! ایک یہ بھی بات تھی کہ یہ سارے کا سارا افغانستان اور سنٹرل ایشیا میں یہاں سے جارہا تھا۔ وزیراعظم پاکستان سے ایک پرائس کنٹرول میننگ کے اندر ایک request کی گئی کہ فیڈرل level پر اس کو ban کیا جائے ابھی کیونکہ دونوں صوبوں نے گندم کی procurement نہیں کی تو جس کی وجہ سے problem آرہی ہے، ایک تو فیڈرل level پر جو پاسکو ہے وہ چھ ملین میٹرک ٹن دونوں صوبوں کو گندم فوری طور پر مہیا کرے۔ ہمیں گندم

کی ضرورت نہیں تھی ہمارے پاس reserves موجود ہیں۔ فیڈرل گورنمنٹ نے سندھ اور خیبر پختونخوا کو چھ ملین میٹرک ٹن گندم issue کی تاکہ ان کا معاملہ جو کہ وہاں پر price hike ہوئی اس کو کنٹرول کیا جاسکے۔ سندھ کے اندر اس وقت 20 کلو آٹے کا تھیلہ تقریباً 1150/- روپے کا ہے اور پنجاب کے اندر یہ 808/- روپے کا ہے۔ فوڈ پیارٹمنٹ نے اس پر بڑی محنت کی ہے اور سارے معاملے کو دیکھا ہے جو میں نے اس کی by product کے بارے میں بتایا، میدہ، فائن آٹا اور سو جی کے بارے میں بتایا تو فیڈرل گورنمنٹ نے اس پر پابندی لگائی تاکہ آپ کے صوبے اور پاکستان کی جو requirement ہے اس کو پہلے پورا کیا جائے پھر اس کو دیکھا جائے کہ جہاں پر ضرورت ہے اس کو بھیجا جائے۔ اس میں، میں یہ بھی تو نہیں کہہ سکتا کہ میدے کی جو price hike تھی اور وہ ایک دم کم ہو گئی ہے لیکن بتدریج اس میں کمی آرہی ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ آنے والے دنوں میں اس کی قیمت مزید کم ہونا شروع ہو جائے گی۔ آپ کا basic item آٹا ہے اور اسے 808/- روپے پر رکھا گیا۔ ہمیں دو ڈسٹرکٹ راولپنڈی اور ڈی جی خان کے اندر زیادہ problem آئی تو اس پر فوری طور پر ایکشن ہوا کیونکہ میں روزانہ 4:30 بجے پرائس کنٹرول کی میٹنگ کو conduct کرتا ہوں اور تمام کمشنرز اور ڈپٹی کمشنرز صاحبان کے ویڈیو لنک پر رابطہ ہوتا ہے۔ اس میں میرے ساتھ فوڈ منسٹر اور ایگریکلچر منسٹر اس کو دیکھتے رہے ہیں۔ اس پر فوری طور پر ایکشن لیا گیا اور وہاں پر جتنی گندم ان فلور ملز والوں کو issue کی جاتی تھی تو اس کے مطابق ہم یہ کہتے تھے کہ انہوں نے کتنے آٹے کے تھیلے بنائے ہیں اور کس جگہ پر دیئے ہیں تاکہ آٹے کی قیمت کو maintain کیا جائے۔ انہوں نے راولپنڈی کے اندر علیحدہ پیکنگ شروع کر لی تھی اور ہم نے 25 کلو اور 15 کلو پیکنگ کو ختم کر کے 10 کلو اور 20 کلو پر شفٹ کیا۔

جناب سپیکر! اب میں آپ کو کہہ سکتا ہوں کہ راولپنڈی کے اندر بھی 98 فیصد 20 کلو آٹے کی قیمت 808/- روپے ہے۔ اس آٹے کو لوگ اپنی زبان میں کہتے ہیں کہ یہ بہت اچھا آٹا ہے تو اس کو وہ سپیشل آٹا بنا کر اس کی قیمت کو اوپر نیچے کر رہے ہیں لیکن فوڈ پیارٹمنٹ نے categorically تمام فلور ملز ایسوسی ایشن کو message دیا کہ ہم جو آپ کو گندم ریلیز کر رہے ہیں 20 کلو آٹے کی قیمت 808/- روپے، 10 کلو آٹے کی قیمت 404/- روپے ہوگی اور اس کو ہی

implement کروایا گیا تو اس حوالے سے بہت زیادہ کریڈٹ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کو جاتا ہے کہ انہوں نے محنت کی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اب میں گھی کے حوالے سے بات کرنا چاہ رہا ہوں یہ بڑا important ہے میں اس وجہ سے item to item discuss کرنا چاہ رہا ہوں تاکہ میں آپ کے توسط سے ہاؤس کو apprise کر سکوں۔ پھر جو آپ کی طرف سے positive تجاویز آئیں گی تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم ان کو اپنی اس پالیسی اور میکنزم میں لے کر چلیں گے۔ گھی کی قیمت مارکیٹ کے اندر -/150 روپے بھی ہے، -/200 روپے بھی ہے، -/205 روپے بھی ہے اور -/220 روپے تک vary کر رہی ہے۔ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری، ڈی جی اور ساری ٹیم نے all Pakistan Vegetable Mill Association کے ساتھ مل کر، بیٹھ کر میٹنگ کی اور جس طرح فلور ملز والوں کے ساتھ فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے بیٹھ کر کام کیا اسی طرح انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ نے گھی والوں کے ساتھ مل کر کام کیا ہے اور discuss کیا کہ آپ کتنے میں پام آئل import کرتے ہیں، اس کا freight کتنا آتا ہے، ان کی ڈیوٹی کتنی ہے، product cost کتنی ہے اور overhead کتنے ہیں۔ کتنے گھی کی کوالٹی کو کہتے ہیں کہ ہماری گھی کی کوالٹی اسے سے بہتر ہے یا کسی دوسرے سے بہتر ہے۔ اس میں جو soft oil use کرتے ہیں تو کوئی پانچ فیصد کرتا ہے، کوئی دس فیصد کرتا ہے، کوئی پندرہ فیصد کرتا ہے اور کوئی بیس فیصد کرتا ہے تو اس حوالے سے بھی اس کی قیمت کو بڑی detail کے ساتھ اس کا جائزہ لیا گیا اور جائزہ لینے کے بعد یہ determine کیا گیا کہ پنجاب کے اندر گھی کی جو قیمت ہے وہ -/140 روپے سے لے کر -/180 روپے تک ہوگی۔ اس کو متعلقہ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ نے پورے پنجاب کے لئے notify کر دیا۔ یہ صرف انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ نے خود بیٹھ کر اس کو نہیں کیا بلکہ ان کی ایسوسی ایشن نے جو جو کچھ انہوں نے کہا تھا، انہوں نے کہا کہ یہ freight ڈال لیں، یہ ٹیکس ڈال لیں، یہ overheads ڈال لیں بلکہ جو انہوں نے کہا وہ ہم نے کر لیا۔ اب اس میں مسئلہ یہ تھا کہ مارکیٹ کے اندر اگر کوئی -/140 روپے میں بیچ رہا ہے تو اس آڑ میں وہ -/180 روپے میں بھی بیچ رہا تھا اور -/220 روپے میں بیچ رہا تھا لہذا ہم نے تمام متعلقہ ایڈمنسٹریشن یعنی متعلقہ کمشنرز اور ڈپٹی کمشنرز کو categorically direction دی کہ جس جس ضلع کے اندر گھی مل ہے وہاں پر اس کی labeling کی جائے گی اور اس پر قیمت لکھی

جائے اور اس کے ingredient کے مطابق لکھی جائے گی کہ اگر وہ جتنے فیصد soft oil use کرتا ہے۔ جو اُس نے ہمارے ساتھ بیٹھ کر اُس کی قیمت کو طے کیا وہ اُس کے ingredients بھی اوپر لکھے گا اُس کو پابند کیا گیا ہے اُس کے ساتھ ساتھ اُس کی قیمت بھی لکھے گا اور پھر اُن کی sampling پنجاب فوڈ اتھارٹی کرے گی اور فوڈ اتھارٹی اُس چیز کو confirm کرے گی کہ انہوں نے جو اوپر labeling کی ہے کیا اس کے مطابق اُس میں سافٹ آئل یا باقی جو ingredients ہیں یا نہیں ہیں لہذا یہ بھی ایک عمل کیا گیا اور اس کا ایک ٹیٹیکیشن پورے صوبے میں کیا گیا ہے۔ آٹے کی قیمت کا تعین centrally کیا جاتا ہے، گھی کی قیمت کا تعین centrally کیا جاتا ہے۔۔۔

(اذانِ عشاء)

جناب سپیکر! جیسے میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ آٹے کی قیمت، گھی کی قیمت اور چینی کی قیمت کا تعین centrally کیا جاتا ہے۔ اب چینی کی قیمت کی طرف آجاتے ہیں اس کی price high ہوئی یہ -/80 روپے کلو تک -/85 روپے کلو تک عام دیکھنے میں آئی ہے۔ اس سے میں کوئی انکار نہیں کر رہا میں کھڑے ہو کر کہوں نہیں نہیں اس کی قیمت نہیں بڑھی ہے، یہ بالکل بڑھی ہے چینی -/85 روپے کلو تک بھی گئی ہے لیکن ہم نے اپنے رمضان بازاروں کے اندر اس کو -/55 روپے کلو تک بھی کیا ہے۔ ہمارے تمام جتنے بھی 307 رمضان بازار تھے اُن کے اندر اس کی قیمت -/55 روپے فی کلو تھی۔ پہلے ایک کلو ایک کسٹر کے لئے پھر دو کلو بھی کی گئی، ایک وقت آیا تین، چار کلو بھی کی گئی، پانچ کلو بھی ایک کسٹر کے لئے کی گئی، جیسے جیسے رمضان کا مہینہ ختم ہو رہا تھا ہمارے پاس پیچھے سٹاک تھا ہم نے بیس میٹرک ٹن چینی تمام شوگر ملز ایسوسی ایشن سے غالباً -/52 روپے پر کلو کے حساب سے لی تھی اور اُس کی packing کی اور تھوڑی بہت ضائع ہونے کی cost ہے تو ایک اچھے عمل کے ساتھ ہم نے میکینزم کیا اور جتنی بھی سبسڈی اس مد میں گورنمنٹ آف پنجاب عام پبلک کو دے سکتی ہے ہم نے دی اور دعوے کے ساتھ کہتے ہیں کہ 307 بازاروں کے اندر ہم نے کوشش کی کہ اگر پیاز مارکیٹ کے اندر -/47 روپے تھا تو وہاں پر -/23 روپے کلو بھی بکتا رہا ہے اگر باہر آلو -/40 روپے تھا تو وہاں -/20 روپے کلو بھی بکتا رہا ہے۔ باقی سبزیاں، دالیں تھیں ایک ایک کی قیمت مجھے یاد ہے کیونکہ میں خود کافی جگہوں پر لاہور سے باہر

بھی رمضان بازاروں میں گیا اور اُن کو دیکھا۔ آج جو چینی کی قیمت ہم نے آل پاکستان شوگر مل ایسوسی ایشن (PASMA) جسے بولتے ہیں انہوں نے چینی - /65 روپے فیڈرل گورنمنٹ کے ساتھ طے کی اور ایک نوٹیفکیشن ہوا اُس کے مطابق ہم نے - /70 روپے قیمت کی، لیکن - /70 روپے مارکیٹ کے اندر نہیں ہے کہیں پر ایک، دو، تین روپے زیادہ بھی ہے کہیں پر 68 اور 69 بھی ہے یہ دو تین روپے vary کر رہی ہے لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ اب کیونکہ crushing season بھی شروع ہو رہا ہے اور ابھی تک گورنمنٹ کی کوئی پالیسی نہیں ہے کہ جس کی بناء پر ہم نے اس کو export کی اجازت بھی دینی ہے۔ ہمارے پاس reserve بھی موجود ہے تو آنے والے دنوں میں اس کی قیمت مزید کم ہوگی ڈیمانڈ اور سپلائی ضرور ہے لیکن اس میں hoarding بھی ہے، ذخیرہ اندوزی کے زیادہ factor پائے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے سامنے بالکل کھل کر بیان کر رہا ہوں اس بناء پر بڑوں کے سٹاک حکومت نے بحق سرکار ضبط بھی کئے ہیں اُن کو جرمانے بھی کئے ہیں، اُن کے سٹاک کو مارکیٹ کے اندر بیچا بھی ہے۔

جناب سپیکر! اب میں تھوڑا سا آپ کو یہ بتانا چاہ رہا ہوں کہ جو پرائس کنٹرول کمیٹیاں ہیں یہ 36 اضلاع ہیں، 36 اضلاع کے اندر 36 پرائس کنٹرول کمیٹیاں ہیں اور ڈی سی صاحبان ان کو notify کرتے ہیں۔ پنجاب لیول پر ایک پرائس کنٹرول کمیٹی بنائی جاتی ہے، جس میں کچھ منسٹر صاحبان بیٹھے ہیں، چیف سیکرٹری بیٹھے ہیں ویسے اُس کو وزیر اعلیٰ Chair چیر کرتے ہیں لیکن اگر وزیر اعلیٰ Chair نہ کریں تو باقی جو منسٹر صاحبان ہیں وہ اس Chair کرتے ہیں، آئی جی بھی اس کے ممبر ہیں، چیف سیکرٹری بھی اس کے ممبر ہیں اور باقی بھی جتنے سیکرٹری صاحبان ہیں اس کے ممبر ہیں یہ پنجاب لیول پر کمیٹی ہے اور ڈسٹرکٹ لیول پر متعلقہ ڈپٹی کمشنر ہے وہ اُن کمیٹیوں کو notify کرتا ہے۔

جناب سپیکر! اب یہاں پر district to district کچھ اشیاء کی قیمتوں کا تعین کیا جاتا ہے مثال کے طور پر اگر دالیں فیصل آباد میں import کی جاتی ہیں اور ایک دال جب دوسرے ضلع میں جاتی ہے تو اُس کے کرایہ کا جو تعین ہے اگر لاہور میں جو کچھ مختلف اشیاء کی قیمتیں ہیں میرے پاس یہاں پر موجود ہیں اگر فیصل آباد اور لاہور قریب ہیں تو تھوڑا فاصلہ ہے freight کم

ہے لیکن اگر آپ آگے جائیں گے تو پھر اُس کا freight زیادہ ہے تو دو تین روپے کسی نہ کسی چیز میں فرق آجاتا ہے۔ اُس کی transportation کا اور freight charges کی بناء پر otherwise جو essential items ہیں اُن کی قیمتیں حکومت centrally طے کرتی ہے اور کچھ چیزوں کو تھوڑا سا متعلقہ ایڈمنسٹریشن کو leverage دی ہیں کہ آپ ان کی قیمتوں کو اپنے ضلع کے مطابق adjustment کریں لہذا 2,3,4 روپے کا - / 5 روپے کا فرق اُن اشیاء میں ضرور ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! اب میں اس میں مزید ایک دو چیزیں آپ کے سامنے رکھنا چاہوں گا کہ ان کمیٹیوں کے ذریعے ہم نے کیا کیا۔ اُس سے پہلے میں صوبوں میں قیمتوں کا کچھ تقابلی جائزہ آپ کے سامنے رکھوں گا تاکہ جو معزز ممبران یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں وہ اس کو اس لحاظ سے بھی دیکھ لیں کچھ فصلیں پنجاب میں ہوتی ہیں، کچھ سندھ میں ہوتی ہیں، کچھ خیبر پختونخوا میں ہوتی ہیں، کچھ فصلیں ہمارے ہاں زیادہ ہوتی ہیں کبھی اُن کی قیمتیں کم ہوتی ہیں اور جس طرح میں نے شروع میں آپ کے سامنے رکھا ہے کہ جو موسمی تبدیلیاں ہیں وہ بھی ان پر اثرات ڈالتی ہیں لیکن چیزوں کے اس پرائس کنٹرول کے میکنزم کو کرنے کے لئے دو چیزیں فوری طور پر کی گئی ہیں وہ آپ کے سامنے اور ہاؤس کے سامنے میں رکھنا چاہتا ہوں۔ ایک تو یہ ہے کہ ہمارے 32 ماڈل بازار ہیں لیکن وزیر اعلیٰ پنجاب نے دو دن پہلے ایک مینٹگ کے دوران حکم دیا ہے کہ ان تمام ماڈل بازاروں کو تحصیل لیول پر بنایا جائے لہذا تحصیل لیول پر اب میں نے اپنے سیکرٹری کو directions دے دی ہیں تاکہ اُس کے مطابق اس کو تحصیل لیول پر کریں اور دوسرا اس میں یہ aspect ہے کہ جو grower ہیں اُس کو ہم نے ماڈل بازار میں direct access دی ہے تاکہ وہ ماڈل بازار کے اندر خود آئیں۔ اس کے اُس کو دو تین فائدے ہیں ایک تو ماڈل بازار کا اُس سے کرایہ charge نہیں کیا جائے گا، مارکیٹ کمیٹی کی fee charge نہیں کی جائے گی اور اُس کے جو ٹراپی، ٹرک یا ماز داہیں اُس کو sometime شہر کے اندر رات 11:00 بجے کے بعد آنے کی اجازت ہوتی ہے لیکن اُن کو ہم سپیشل اجازت دے رہے ہیں کہ اگر وہ صبح کے ٹائم پر بھی اُس روٹ کے تحت آنا چاہیں تو ہم اُن کو facilitate کر رہے ہیں تاکہ جو grower ہیں ان مارکیٹوں، ان ماڈل بازاروں کے اندر آئیں اور اپنی اشیاء کو اپنی قیمت کے مطابق بیچ سکیں۔

جناب سپیکر! یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ بازار کے اندر ایک چیز - 20 روپے کی grower بیچ کر جاتا ہے، کسان بیچ کر جاتا ہے۔ وہ آڑھتی کے ہتھے چڑھتی ہے آڑھتی سے پھڑیے کے ہتھے چڑھتی ہے پھڑیے سے سب پھڑیے کے ہتھے چڑھتی ہے اس کے بعد جو فائنل مارکیٹ کے اندر آتی ہے تو وہ شاید - 100 روپے سے بھی زیادہ ہو جاتی ہے تو جو grower ہے، جو کسان ہے وہ بے چارہ فضول میں مارا جاتا ہے جو اپنی فصل کو کیونکہ وہ perishable item ہے بیچ کر نکل جاتا ہے یا جو آڑھتی ہے جس سے اُس نے ادھار پیسے لئے ہوتے ہیں اُس کو دے کر چلا جاتا ہے اور جو آڑھتی ہے وہ پھڑیے کو دے دیتا ہے اور پھڑیا آگے سب پھڑیے کو دے کے چلا جاتا ہے اور پھر کچھ مارکیٹوں کے دکاندار ادھار بھی لے کر آتے ہیں۔ سیکرٹری مارکیٹ کمیٹی ایگریکلچر جب ان کی perishable items کی قیمتوں کا تعین کرتا ہے اور اس کے بعد جب وہ لسٹ کو مارکیٹ میں بھیج دیتا ہے تو پتا چلتا ہے کہ جو اس لسٹ پر ریٹ لکھا ہے اس ریٹ پر تو دکاندار وہ چیز لے کر آیا ہے کیونکہ وہ ادھار لے کر آتا ہے تو جب وہ ادھار چیز لے کر آتا ہے تو پھر اس کے لئے چیز کو اسی ریٹ پر فروخت کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ ہم grower کو direct access ان بازاروں میں دے رہے ہیں اور اگلے آنے والے دنوں میں آپ دیکھیں گے کہ ہم ان کی تحصیل لیول پر تیاری کریں گے تاکہ ہر تحصیل میں ماڈل بازار کھولے جائیں تاکہ grower کو direct access ان بازاروں میں دی جائے۔

جناب سپیکر! دوسرا ہم پرائس کنٹرول اتھارٹی بنارہے ہیں ابھی ہم نے مانگے تاکنگ کے مجسٹریٹ جیسا کہ کچھ انڈسٹری، Consumer Protection Councils، زراعت اور فوڈ ڈیپارٹمنٹ یعنی جس محکمے سے جو بندہ ملتا ہے اس کو ہوم ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے notify کر دیتے ہیں اور اس کو magisterial powers دے دی جاتی ہیں وہ تقریباً 1106 کے قریب ہیں جو کہ پورے پنجاب میں تعینات کئے گئے ہیں۔ لاہور میں ڈپٹی کمشنر سمیت 67 مجسٹریٹ ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے جب اس کو پی پی کے لحاظ سے ڈیزائن کیا تھا تو ہر پی پی میں ٹوٹل 30 حلقہ جات ہیں تو ہر پی پی کے اندر آپ کہہ سکتے ہیں کہ دو دو مجسٹریٹ ہیں اور ایک پی پی کا کافی بڑا سائز ہوتا ہے جہاں پر آبادی اور بازار بھی زیادہ ہوتے ہیں تو ان تمام مشکلات کو سامنے رکھتے ہوئے یہ پلان کیا گیا کہ پرائس کنٹرول اتھارٹی بنائی جائے جس کا permanent feature ہو اور میں

اپنی powers کو انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ سے withdraw کرتے ہوئے اس اتھارٹی کو دے دوں۔
 اتھارٹی میں صرف یہ نہیں ہوگا کہ انہوں نے صرف پرائس کنٹرول کرنی ہے بلکہ انہوں نے یہ
 بھی دیکھنا ہے کہ کون سی فصل کم ہو رہی ہے تو اس میں agriculturist, economist and
 accountant بھی شامل کریں گے۔

جناب سپیکر! میں اس کا خاکہ آپ کے سامنے roughly بیان کر رہا ہوں۔ اس میں
 مجسٹریٹ بھی ہوں گے اور ان کی سپیشل powers بھی ہوں گی وغیرہ وغیرہ۔ یہ پورا ایک set up
 پنجاب لیول پر ہوگا لیکن اس کی کمیٹیاں تمام ڈسٹرکٹس میں ہوں گی لہذا اس کے ذریعے
 بھی ہم کوشش کریں گے کہ اس پر ایک ایکٹ بنایا جائے اس حوالے سے ہماری آپس میں
 deliberations ہو رہی ہیں کہ کوئی اس طرح کا میکنزیم بنایا جائے جس میں کوئی کمی نہ رہ جائے۔
 جناب سپیکر! اس کے ساتھ ساتھ میں نے وزیر اعلیٰ پنجاب کو ایک Agriculture
 Fair Price Shops کے حوالے سے idea دیا تھا۔

جناب سپیکر! میرے ڈیپارٹمنٹ نے اور سیکرٹری انڈسٹری اور ان کی ٹیم نے اس کو
 تقریباً مکمل کر لیا ہے اور اس کی final presentation ہم نے وزیر اعلیٰ پنجاب کو انشاء اللہ تعالیٰ
 دینی ہے۔ اگر کوئی -/20 روپے کی چیز ہو تو وہ بازار میں -/120 روپے میں فروخت ہو رہی ہوتی
 ہے یعنی جس کا جو داؤ لگتا ہے وہ لگایا ہے۔ اس کی main reason magistracy system کا
 ختم ہو جانا ہے۔ جب magistracy system ختم ہو گیا اور پھر کوئی کنٹرول نہیں رہا اور اب کوئی
 اس کی responsibility لینے کو تیار نہیں ہے لہذا اس سسٹم کو بحال کرنے کی اپیل میرا خیال ہے
 کہ سپریم کورٹ میں پڑی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اس حوالے سے بھی فیڈرل لیول پر Prime Minister
 میں نے request کی تھی کہ وزیر قانون کے ذریعے اس کو take up کیا جائے اور سپریم کورٹ
 میں جو matter ہے اس کو دیکھا جائے کہ کس طرح magistracy system بحال ہو سکتا ہے۔
 ابھی ہم نے جن لوگوں کو مجسٹریٹ declare کیا ہوا ہے وہ اپنے ڈیپارٹمنٹ کا کام بھی کرتے ہیں
 اور یہ extra duty بھی کرتے ہیں تو ان کے لئے بھی تھوڑا مشکل ہو جاتا ہے۔ اب میں اس پر جو
 بات کرنا چاہ رہا تھا وہ یہ تھی کہ ہماری کوشش ہے کہ تمام اضلاع، ٹاؤنز، پی پی لیول اور یونین کونسل

لیول پر Agriculture Fair Price Shops بنائی جائیں۔ Agriculture Fair Price Shops کا موٹا موٹا concept یہ ہے کہ اگر کوئی چیز سبزی منڈی میں -/100 روپے کی ہے تو اس کو پانچ فیصد اضافے کے ساتھ جس دکاندار کو ہم enrolment کریں گے وہ مارکیٹ میں فروخت کرے گا اور گورنمنٹ ایک خاص رقم ہر ماہ اس دکاندار کو 30 سے 35 ہزار روپے دے گی تاکہ وہ گورنمنٹ کا ایک arm بن کر سبزیوں کو فروخت کرے۔ ہر ضلع میں الیکٹرانک بورڈ ہر دکان پر لگے گا اس کے ذریعے پورے لاہور میں تمام چیزوں کی ایک ہی قیمت ہوگی۔ گوجرانولہ اور رحیم یار خان میں different ہو سکتی ہے لیکن ایک ہی ہوگی۔ اس الیکٹرانک بورڈ کے ذریعے ہم اس کو centrally monitor کریں گے۔ یہ ایک مشکل کام ہے لیکن ہم کوشش کریں گے کہ عام آدمی کی سہولت کے لئے گورنمنٹ قیمتوں کو کم کرنے کے لئے جو بہتر سے بہتر کر سکتی ہے وہ کرے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان پرائس کنٹرول کمیٹیوں نے اب تک جو کام کیا ہے وہ میں آپ کے سامنے رکھ دیتا ہوں لیکن میں پہلے اشیاء کے حوالے سے تقابلی جائزہ لے لوں۔ اگر ہم گزشتہ سالوں کی نسبت چکن کی قیمت کو دیکھیں تو سال 2018 میں -/268 روپے فی کلو تھی جبکہ آج مارکیٹ میں چکن کی قیمت -/205 روپے فی کلو سے لے کر 215 کے درمیان ہے۔ دال چنا کی قیمت سال 2016 میں -/151 روپے فی کلو تھی جو کہ اب -/110 روپے فی کلو ہے۔

جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ ڈیمانڈ اور سپلائی کے مطابق چیزوں کی قیمتوں میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ میں یہ قطعاً نہیں کہہ رہا کہ اس سیزن میں سبزیوں کی قیمت میں اضافہ نہیں ہوا بلکہ ہوا ہے لیکن میں نے آپ سے عرض یہ کی ہے کہ یہ جو ڈیمانڈ اینڈ سپلائی کا concept ہے اس کے لئے ہم کمیٹی یا اتھارٹی بنانا چاہ رہے ہیں ہم اس اتھارٹی کے all for once SOPs and TORs decide کرنا چاہ رہے ہیں تاکہ اگر آپ کے پنجاب، سندھ یا کسی بھی جگہ پر کوئی فصل خدا نخواستہ کسی وجہ سے کم ہوئی ہے تو اس کا متبادل کیا ہے اور یہ فصل کس وقت اور کہاں سے منگوائی ہے تو well in time ہم ان چیزوں کو پہلے سے منگو کر رکھیں تاکہ ان چیزوں کی قیمتوں میں میانہ روی پیدا کی جاسکے کیونکہ انڈیا کے ساتھ ہماری ٹریڈ بند ہے تو کوئی مسئلہ نہیں۔ ہم کوشش کریں گے کہ صوبہ پنجاب کی requirement کو پورا کرنے کے لئے بہتر انداز میں چیزوں کو آگے کی طرف لے کر جائیں۔

جناب سپیکر! میں performance کے لحاظ سے تھوڑی بات کرنا چاہتا ہوں کہ میں اور میری حکومت کسی کو جرمانہ کرنا چاہتی ہے ہم کسی بھی شخص کو جرمانہ کر کے خوش ہوتے ہیں اور نہ ہی ہم یہ کہتے ہیں کہ ہم نے بہت بڑی کارکردگی دکھادی ہے کہ جرمانہ کر دیا ہے لیکن حکومت کا اتنا تو حق بنتا ہے کہ اگر کوئی ناجائز منافع خوری کر رہا ہے تو اس کو چیک کریں۔ اگر حکومت یہ نہیں کرے گی تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ ایک ماہ پہلے جو آٹے کی قیمت تھی اس کو یکدم بڑھا کر -/900 روپے تک لے گئے تھے اور اب اسی آٹے کی قیمت -/808 روپے پر کیوں آئی ہے وہ اسی وجہ سے آئی ہے کہ گورنمنٹ کی ایڈمنسٹریشن کے ذریعے اس کی releases کو check and balance کیا گیا اور ڈیمانڈ اینڈ سپلائی کو مد نظر رکھا گیا تب یہ ممکن ہوا۔

جناب سپیکر! میں performance کے حوالے سے آپ کے ایک چیز رکھ دوں۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہاں ایجنڈے میں بھی لکھا ہے کہ منسٹر تحریک پیش کریں گے نہ کہ تقریر پیش کریں گے۔ تقریر اس وقت کریں گے جب ہم بحث کر لیں گے تو اس کے بعد منسٹر صاحب اس کو close کریں گے لہذا بحث کا آغاز اتنا لمبا نہیں ہوتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! دیکھیں ہم اس پر آج بھی اور کل دو دن بحث کر سکتے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کل تو پھر جمعہ ہے آپ کل 10:00 یا 11:00 بجے صبح اجلاس شروع کریں گے تو 1:00 بجے نماز جمعہ کا وقت ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! ہم اس پر بحث سوموار والے دن بھی کر سکتے ہیں لہذا آپ تشریف رکھیں اور منسٹر صاحب کو بات کرنے دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! آپ نے فرمایا تھا کہ بحث کا آغاز کیا جائے لہذا میں اس پر بات کر رہا ہوں باقی جیسے ان کی مرضی ہے یہ جیسے کہتے ہیں میں ویسے ہی مان لیتا ہوں۔ میں تو نہ بھاگا ہوا ہوں اور میرا تو کام آپ کے سامنے on the floor of

the House true picture رکھنا ہے تاکہ یہ اچھی تجاویز دیں۔ میں تو بار بار ان سے کہہ رہا ہوں کہ میری تقریر کے بعد آپ کی جو مثبت تجاویز ہوں گی ان کو آگے لے کر چلیں گے۔

جناب سپیکر! میں performance کے حوالے سے عرض کروں گا جیسے میں نے پہلے کہا ہے کہ جرمانہ کرنا ہماری first priority نہیں ہے لیکن 2019 کے اندر گرانفروشی کے خلاف جو کارروائی کی گئی ہے اس کے مطابق اس وقت صوبہ بھر میں 1109 پرائس کنٹرول مجسٹریٹ ہیں ان کی 2019 کی کارکردگی آپ کے سامنے رکھنا چاہ رہا ہوں اس دوران صوبہ پنجاب کے اندر تقریباً 10 لاکھ 40 ہزار 91 دکانیں چیک کی گئی ہیں اور 37 کروڑ 11 لاکھ 45 ہزار روپے کے جرمانے کئے گئے ہیں، مقدمات کی تعداد 12061 ہے اور گرفتاریوں کی تعداد 11064 ہے۔ پرائس کنٹرول کمیٹیاں اور تمام متعلقہ ڈپٹی کمشنر صاحبان اپنی اپنی جگہ پر کام کر رہے ہیں لیکن ابھی اس میں مزید کام کرنے کی ضرورت ہے چونکہ یہ continuous process ہے اور ایک دفعہ کرنے سے یہ معاملہ ٹھیک نہیں ہونا اس لئے اسے بار بار دیکھنا پڑتا ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک اور بات بتاتا چلوں کہ ہم نے ایک SOP بنایا ہے جس کے مطابق ڈی جی انڈسٹری نے تمام کمشنر اور ڈپٹی کمشنر صاحبان کے ذریعے فلیکس کا ایک سائز دیا ہے اور پراڈکٹ بتائی ہیں کہ کون سی پراڈکٹ پہلے لکھی جائیں گی اور دکاندار اس فلیکس کو اپنی دکان کے باہر hang کرے گا اور اس پر قیمت لکھی ہوئی ہوگی تاکہ اس کے مطابق دیکھ لیا جائے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ابھی ایک سوال کے دوران میری ایک معزز بہن نے قیمتوں کی app کا ذکر کیا تھا تاکہ جن لوگوں کے پاس انڈر انڈیا دوسرا موبائل ہے وہ ڈاؤن لوڈ کر لیں۔ کافی لوگوں کے پاس ہیں، میں نہیں کہتا کہ سارے ہی اسے ڈاؤن لوڈ کرتے ہوں گے لیکن جو میرے پاس تعداد ہے اس کے مطابق تقریباً 1.5 ملین لوگوں نے اسے ڈاؤن لوڈ کیا ہے۔ اس پر روزانہ کی بنیاد پر قیمتیں بھیجی جاتی ہیں۔ جناب خلیل طاہر سندھو! یہ بات سن لیں آپ کے کام کی ہے، جو آپ کر رہے ہیں وہ بعد میں بھی ہو سکتی ہے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ۔۔۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! میری request ہے کہ۔۔۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! مجھے بات مکمل کر لینے دی جائے اس کے بعد ضرور بات کریں۔

سردار اولیس احمد خان لغاری: جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار اولیس احمد خان لغاری! منسٹر صاحب کو wind up کرنے دیں۔

سردار اولیس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! ابھی چودھری ظہیر الدین نے بات کی تھی، میں تو صرف رولز آف بزنس اور قانون کی بات کر رہا ہوں، میں ان کی تقریر کے متعلق بات نہیں کر رہا ہے۔ پنجاب اسمبلی نے جو ایجنڈا جاری کیا ہے اس پر انگریزی میں clearly لکھا ہوا ہے کہ:

A Minister to move for general discussion on price control, this is not the way.

جناب سپیکر! میں تین دفعہ قومی اسمبلی کا ممبر رہ چکا ہوں یہاں اس August House

کا ممبر رہ چکا ہوں Minister always winds up the discussion تمام لوگوں کی بات سن کر اس کے بعد منسٹر اس کا جواب دیتے ہیں۔ یہ پہلے سے اتنی لمبی تقریر کر رہے ہیں اس طرح تو ہمیں بات کرنے کا موقع نہیں ملے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار اولیس احمد خان لغاری! منسٹر صاحب ساری تفصیل بتا کر آپ کی انفارمیشن میں اضافہ کر رہے ہیں۔ سردار اولیس احمد خان لغاری! میں آپ کو کتاب دے رہا ہوں آپ Rule 243 کا (2) پڑھ لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! یہ سازش ہو رہی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! ٹائم ضائع کر رہے ہیں، انہیں wind up کرنے دیں۔ ان کے بعد آپ کی ہی ساری لسٹ ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پھر موقع نہیں ملے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: موقع کیوں نہیں ملے گا؟ آپ کو پورا موقع دیا جائے گا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! موقع نہیں ملے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب کو wind up کرنے دیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! ریکارڈ کے مطابق بھی منسٹر بحث کا آغاز کرتا ہے، ایک پالیسی دیتا ہے اور پھر اس کے مطابق اس پر discussion ہوتی ہے تو پھر اسے wind up کرتا ہے اور یہ ہمیشہ سے رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ دل بڑا کر لیں۔

معزز ممبران حزب اقتدار: منسٹر صاحب آدھ گھنٹے میں wind up کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! Carry on۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! پرائس کنٹرول کا میکنزم، صوبے کے اندر implement کرنے کے لئے ایڈمنسٹریشن، جو کمیٹیاں بنی ہیں، ڈیمانڈ اور سپلائی کے جو معاملات ہیں یا مختلف ایسوسی ایشنز ہیں کے ساتھ بیٹھ کر چیزوں کی قیمتوں کا تعین کیا جاتا ہے۔ ان تمام چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ اور پوری گورنمنٹ کی ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ best of the best ہم جو ایک عام آدمی کے لئے کر سکتے ہیں اسے کیا جائے۔ ہم اپنی پالیسی کو تقریباً فائنل کر چکے ہیں کہ کمزور آدمی کو ایک مہینے کا راشن کس طرح سے مہیا کیا جاسکتا ہے، ان essential items میں آٹا، گھی، چینی، کچھ دالیں چائے کی پتی وغیرہ ماہانہ اسے کس طرح سے دی جاسکتی ہیں۔ اس package کے بارے میں ایک تو فیڈرل گورنمنٹ احساس پروگرام کر رہی ہے اور احساس پروگرام کے اندر پہلے 100۔ ارب روپیہ (شور و غل)

جناب سپیکر! ہاؤس in order کروادیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! مجھے سمجھ نہیں آرہی کہ منسٹر صاحب کیا کر رہے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): تسانوں حالی تک سمجھ نہیں آئی تے تسانوں اگوں وی کوئی نہیں آئی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ احساس پروگرام میں پہلے 100- ارب روپیہ رکھا گیا تھا۔ اب اس میں 192- ارب روپیہ رکھا گیا ہے تاکہ کمزور لوگوں۔۔۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! انہیں بٹھادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا علی حیدر! پلیز تشریف رکھیں، منسٹر صاحب کو بات کرنے دیں۔ جی، منسٹر صاحب! آپ جاری رکھیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے اسی کام کے لئے 192- ارب روپیہ رکھا گیا ہے تاکہ جو کمزور لوگ ہیں انہیں help out کیا جائے۔ ہنرمند پروگرام بھی آرہا ہے اس کے لئے soft loan پروگرام بھی ہے۔ جناب سپیکر! میں اس سے ہٹ کر بتانا چاہ رہا تھا لیکن اس کے ساتھ ساتھ راشن کارڈ کے حوالے سے ہماری کوشش ہے کہ۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کچھ ٹائم ساڈے لئی وی رہن دیو۔ میں بھی منسٹر رہا ہوں ایسا تو کبھی نہیں ہوتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب wind up کر رہے ہیں، انہیں بات تو کرنے دیں۔ جناب خلیل طاہر سندھو! آپ ٹائم ضائع کر رہے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ہمیں پتا ہے۔ منسٹر صاحب وزیر اعلیٰ کے امیدوار ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! Carry on!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں آپ کی اجازت سے اس پر تھوڑا مزید بولنا چاہوں گا۔

معزز ممبران حزب اختلاف: جناب سپیکر! منسٹر صاحب دیکھ کر پڑھ رہے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! مجھے دیکھ کر پڑھنے کی عادت نہیں ہے اور یہ ان کو بھی اندازہ ہو گیا ہے۔ میں راشن کارڈ کے حوالے سے عرض کر رہا تھا کہ یہ ایک بہت بڑا package ہے اب ہم نے اس کو implement کس طرح سے کرنا ہے۔ جس طرح میں نے آپ کو Agriculture Fair Price Shop کے حوالے سے ایک بات کی ہے اسی طرح راشن کارڈ کے حوالے سے بھی ہمارا جو میکنزم ہے اسے آپ کے سامنے رکھنا چاہ رہا ہوں۔ ہم اس data کی authenticity چاہیں گے کہ اسے across the board دیکھا جائے تاکہ اس میں کوئی بندہ انگلی نہ اٹھا سکے کہ اے پارٹی سے تعلق ہے یا بی پارٹی سے تعلق ہے یا اس کا سی پارٹی سے تعلق ہے بلکہ ہم across the board کریں گے۔

جناب سپیکر! ہم نے اس کے لئے جو میکنزم بنایا ہے وہ in process ہے اور انشاء اللہ آنے والے دو تین ہفتوں میں اسے مکمل کر لیا جائے گا۔ جب آپ next time پرائس کنٹرول پر بحث رکھیں گے تو میں اس سارے میکنزم کو پورے ہاؤس کے سامنے رکھوں گا۔

جناب سپیکر! میں BISP یعنی بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے پرانے data کے بارے میں کوئی comments نہیں کرنا چاہتا لیکن نئے data کی authenticity کی ضرورت ہے۔ میں ہاؤس کے سامنے یہ معاملہ رکھتا ہوں کہ اگر معزز ممبران اس حوالے سے کوئی inputs دینا چاہیں تو ضرور دیں تاکہ policy frame کرتے ہوئے ان کی تجاویز کو مد نظر رکھا جائے۔

جناب سپیکر! اس حوالے سے میں ایک مثال عرض کرتا ہوں کہ لیسکو الیکٹرک کمپنی لاہور، قصور، اوکاڑہ، شیخوپورہ اور ننکانہ صاحب یعنی پانچ اضلاع پر مشتمل ہے۔ اس کے domestic consumers تقریباً 3.8 ملین ہیں اور 3.1 ملین لوگوں کے گھریلو bills دو ہزار روپے تک آتے ہیں یعنی 31 لاکھ لوگوں کے گھروں کا بل دو ہزار روپے تک آتا ہے۔ گیسکو، فیسکو، میککو اور اسی طرح کی دوسری distributions کمپنیوں کے ذریعے ہم لوگوں کا data لے سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں سوئی گیس کے bills کا بھی parameter بنایا جاسکتا ہے۔ اس طرح ہمارے پاس BISP سے ہٹ کر ایک data میسر آجائے گا۔ ہو سکتا ہے کہ BISP کے data میں یہ لوگ شامل ہوں اور میں اس سے بھی انکاری نہیں کہ وہ لوگ ضرورت مند ہوں گے لیکن اس طریق کار سے اس پروگرام میں نئے لوگ بھی شامل ہو سکیں گے۔

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے معزز ممبران حزب اختلاف کی inputs اس لئے لینا چاہتا ہوں تاکہ بعد میں یہ نہ کہا جائے کہ حکومتی پارٹی سے تعلق رکھنے والے ایم پی اے صاحبان کی سفارش پر BISP کے کارڈ جاری کر دیئے گئے ہیں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! ہمیں اور بھی کام ہیں اب منسٹر صاحب سے کہیں کہ وہ اپنی تقریر ختم کریں اور ہمیں بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا علی حیدر! This is not the way. آپ منسٹر صاحب کو اس طرح interrupt نہ کریں اور انہیں اپنی بات مکمل کرنے دیں کیونکہ وہ ایک سنجیدہ بات کر رہے ہیں اور پوری تفصیل بتا رہے ہیں لیکن You are not listening to it. آپ تشریف رکھیں۔ جب منسٹر صاحب اپنی بات مکمل کر لیں گے تو پھر آپ اپنی باری پر ان کی باتوں کا جواب دے لیجئے گا۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! ہمیں تو ان کی کوئی بات سمجھ نہیں آرہی کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں؟ جناب ڈپٹی سپیکر: آغا علی حیدر! آپ کو ساری باتیں سمجھ آرہی ہیں۔ آپ مہربانی کر کے بیٹھ جائیں اور انہیں بات کرنے دیں۔

شیخ علاؤ الدین: جناب سپیکر! آپ کو مبارک ہو کیونکہ آج آپ ایک نئی تاریخ رقم کر رہے ہیں۔ آپ respondent کو پہلے بولنے کا کہہ رہے ہیں۔ آپ پہلے اس حوالے سے رولز پڑھ لیں۔ ہمیشہ متعلقہ وزیر کی طرف سے بحث open کی جاتی ہے اور پھر باقی معزز ممبران بات کرتے ہیں اور آخر میں وزیر صاحب windup کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ علاؤ الدین! ابھی بہت سی تاریخیں رقم ہوں گی۔ آپ مہربانی کر کے بیٹھ جائیں۔ Do not tell me the rules. آپ پہلے خود رولز پڑھیں اور پھر مجھ سے بات کریں کیونکہ منسٹر صاحب رولز کے مطابق ہی بات کر رہے ہیں۔ وزیر قانون! ذرا ان کو متعلقہ رولز پڑھ کر سنا دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں شیخ علاؤ الدین کی انفارمیشن کے لئے متعلقہ rule پڑھوں گا۔ یہ Rule 243(2) ہے۔ اس میں لکھا گیا ہے کہ:

243. General Discussion:-

- (2) The Assembly shall proceed to discuss the motion after the mover has concluded his speech....

جناب سپیکر! منسٹر صاحب ابھی speech کر رہے ہیں اور جب وہ اپنی speech conclude کریں گے تو پھر آپ بولیں گے۔ اسی طرح آپ Rule 205 بھی دیکھ لیں۔ اس میں کہا گیا ہے کہ:

205. Order of speeches and right of reply.-

- (1) After the member who makes a motion has spoken, other members may speak....

جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے تحریک move کی ہے لہذا یہ پہلے بات کریں گے اور اس کے بعد آپ کو بات کرنے کا موقع دیا جائے گا۔
محترمہ زینب النساء: جناب سپیکر! یہ ٹماٹر کاریٹ بتائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ خاموش رہیں۔ جی، منسٹر صاحب! آپ اپنی بات مکمل کریں۔
وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں data کی authenticity ensure کرنے کے بارے میں ہاؤس کو apprise کر رہا تھا۔ (قطع کلامیاں)
جناب ڈپٹی سپیکر: Order please. Order in the House. اختیار کریں۔

وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! آپ معزز ممبران حزب اختلاف کی seriousness دیکھ لیں۔ اگر میں ہاؤس کو تمام چیزوں کے بارے میں apprise کر رہا ہوں تو یہ بھی ان کو قابل قبول نہیں ہے۔ ان کو صرف جانے کی جلدی ہے۔

جناب سپیکر! کل سارا دن قانون سازی ہوتی رہی لیکن ان میں سے کوئی بندہ موجود نہیں تھا۔ یہ ان کی seriousness ہے اور یہ عام آدمی کی کیا بات کریں گے؟ اگر میں بات کروں گا تو پھر ان کو تکلیف ہوگی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کل تو ہمیں bills کی کاپیاں تک نہیں دی گئیں اور کل ساری قانون سازی غلط طریقے سے کی گئی ہے اور ہم احتجاجاً واک آؤٹ کر گئے تھے۔

وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! کل انہوں نے کسی ایک بل پر participate نہیں کیا کیونکہ سب کو گھر جانے کی جلدی تھی۔ یہ صرف اپنے قائد کے سامنے حضریاں لگوا کر باہر چلے جاتے ہیں۔ یہ صرف اپنے لیڈر کو سلام کرنے کے لئے آتے ہیں۔ انہیں صرف اتنا پتا ہے کہ اپنے لیڈر کی تعریف کیسے کرنی ہے۔ جیسے ہی ان کا لیڈر ایوان سے باہر جاتا ہے تو اس کے فوراً بعد یہ بھی جانا شروع ہو جاتے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "جھوٹ جھوٹ" کی آوازیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: Order please. Order in the House. مہربانی کر کے خاموشی اختیار کریں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! آپ ہماری بات تو سن لیں۔ آپ ہمیں بات کرنے کا موقع ہی نہیں دے رہے۔

وزیر صنعت، تجارت اور سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں انتہائی سنجیدہ موضوع پر بات کر رہا ہوں۔ یہ پہلے میری بات سن لیں اس کے بعد بے شک دس گھنٹے تقریر کریں میں حاضر ہوں۔ میں عام آدمی کے مسائل کے بارے میں بات کر رہا ہوں۔ میں نے کب کہا ہے کہ آپ نہ بولیں؟ آپ اپنی باری پر ضرور بات کریں۔ جب شیخ علاؤ الدین خود منسٹر تھے اور بات کرتے تھے یا policy statement دیتے تھے تو ہم ان کی بات غور سے سنتے تھے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں ایک گزارش کرنی چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری ظہیر الدین!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر معزز ممبران حزب اختلاف کا رویہ یہی رہا کہ انہوں نے منسٹر کی بات کو نہیں سُننا تو پھر جب یہ بولنا چاہیں گے تو ہم ان کو بھی نہیں بولنے دیں گے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! یہ کیا بات ہوئی، یہ ہمیں threat کر رہے ہیں اور یہ ہمیں threat کیسے کر سکتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! ابھی تشریف رکھیں۔ میں آپ کو بعد میں موقع دیتا ہوں۔ وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! یہاں ایوان میں جناب اولیس احمد خان لغاری تشریف فرما ہیں، یہاں چودھری اقبال بیٹھے ہوئے ہیں اور حزب اختلاف کی طرف سے بہت سے سینئر معزز ممبران تشریف فرما ہیں۔ جب یہ اپنی باری پر ارشادات فرمائیں گے تو ہم ان کو ضرور سنیں گے لیکن اگر ان کا رویہ یہ ہو گا تو پھر ان کو کوئی نہیں بولنے دے گا اس لئے میں گزارش کروں گا کہ ہمارے منسٹر کو سُننا جائے۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! ان کو بٹھائیں۔ یہ کیا بات کر رہے ہیں؟ جناب ڈپٹی سپیکر: آغا صاحب! تشریف رکھیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! اگر معزز ممبران حزب اختلاف ہمارے منسٹر کو نہیں بولنے دیں گے تو پھر ہم انہیں بھی نہیں بولنے دیں گے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! چودھری ظہیر الدین ہمیں threat کر رہے ہیں۔ یہ انتہائی نامناسب بات ہے۔ He should apologize for it.

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، آپ بیٹھ جائیں وہ threat نہیں کر رہے۔ ملک محمد احمد خان! آپ وزیر موصوف کی بات سننے دیں اُس کے بعد آپ اپنا point of view پیش کریں اور اس پر ایک دن بحث کرنی ہے یا دو دن بحث کرنی ہے ہم اس پر دو دن بحث کر سکتے ہیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ (قطع کلامیاں)

آغا علی حیدر! یہ طریق کار ٹھیک نہیں۔ آپ بیٹھ جائیں۔ ایوان میں اچھا خاصا ماحول چل رہا ہے آپ اس ماحول کو خراب کر رہے ہیں۔

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کے توسط سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا قول ہے کہ یہ نہ دیکھو کہ بات کون کر رہا ہے، یہ دیکھو کہ بات کیا کی جا رہی ہے۔ یہ گیارہ کروڑ عوام کا اتنا اہم issue ہے اس پر میری submission یہ ہے کہ مہنگائی کے موضوع پر وزیر موصوف کو بات complete کرنے دیں اور وزیر موصوف نے مہنگائی کے تدارک کے لئے جتنی کوششیں اور کاوشیں کی ہیں وہ اُن پر روشنی ڈال رہے ہیں اس لئے اس حساس مسئلے پر پہلے وزیر موصوف کی پوری بات سن لی جائے۔ (قطع کلامیاں)

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میرا یہ issue ہے میں کل سے ایک ہی بات کر رہا ہوں اور میں یہ نہیں کہہ رہا کہ وزیر موصوف ہمیں جواب نہ دیں بلکہ ہم چاہتے ہیں کہ وزیر موصوف ہمیں جواب دیں۔ ہم جو بھی بات یہاں کرتے ہیں اُس کا کوئی positive response یہاں آتا ہی نہیں ہے۔ ہم پرائس کنٹرول کے بارے میں ہی بات کر رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

[*****]

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا علی حیدر! آپ بیٹھ جائیں۔ آپ تشریف رکھیں۔

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! آغا علی حیدر کی 55 سال سے زیادہ عمر ہے یہ کسی کو آٹنی کہہ رہے ہیں، کسی کو انکل کہہ رہے ہیں میں ان سے درخواست کروں گا کہ یہ ایسے نہ کریں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا حیدر علی کے الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔ آغا علی حیدر! آپ تشریف رکھیں۔ آپ اپنی باری پر بات کیجئے گا اور آپ نے خواتین کے بارے میں جو بات کی ہے اُس پر معذرت بھی کریں۔ (قطع کلامیاں)

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں اپنی معزز خواتین ممبران اسمبلی سے معذرت کرتا ہوں۔
جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! چونکہ پنجاب اسمبلی کا اجلاس ہے تو یہاں پر سارا میڈیا بھی موجود ہے اس وقت یہ چیز زیر بحث ہے کہ پاکستان اور خصوصاً پنجاب کے غریب عوام اپنی زندگی گزارنے کے لئے جن مشکلات سے گزر رہے ہیں اور overall پاکستان لیکن پنجاب میں مہنگائی کا جو طوفان آیا ہوا ہے اُس کے اوپر حکومت اپنا موقف دے رہی ہے، حزب اختلاف اُس پر اپنا موقف دے رہی ہے تو وزیر موصوف کی تقریر پر حزب اختلاف نے ایک اعتراض اٹھایا اُس کا وزیر قانون نے جواب بھی دے دیا اُس کے بعد آپ نے منسٹر فوڈ جناب سمیع اللہ چودھری کو بھی بات کرنے کا موقع دیا۔

جناب سپیکر! میں وزیر صنعت و تجارت سے کہوں گا کہ وہ اپنی patience اس طرح lose نہ کیا کریں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ ایک دن debate رکھیں کیونکہ ایک سال کے اندر پنجاب اسمبلی میں جو قانون سازی ہوئی وہ پنجاب کی پارلیمانی تاریخ کا ایک سیاہ باب ہے اس پر میں چیلنج کر رہا ہوں اُس کے لئے آپ ایک دن رکھیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے کہا ہے کہ پچھلی اسمبلی میں ہم تیس لوگ تھے ابھی آپ کو موقع دیا جاتا تھا میں دس مواقع گنواؤں گا جہاں ہمیں بولنے کا موقع نہیں دیا جاتا، ہم نے پچیس لوگوں کی ترامیم دی ہوتی ہیں چیز پر آپ ہوں یا کوئی اور ہمارا قابل احترام سپیکر یا چیئر مین ہو وہ پچیس میں سے

صرف ایک یا دو لوگوں کو بولنے کا موقع دیتا ہے۔ مجھے comparison میں بتائیں کہ پچھلے پانچ سال میں کتنے آرڈیننس آئے ہیں اور اب کتنے آرڈیننس آئے ہیں؟ اس پر تو ہم ابھی بات کریں گے۔ پنجاب اسمبلی میں legislation کے میدان کے اندر جو ایک سیاہ تاریخ رقم کی گئی ہے حیرت ہے اس کے لئے بھی ہمت چاہئے ہوتی ہے کہ آپ اُس کے اوپر فخر کریں اور یہ ہمت میاں محمد اسلم اقبال کے پاس ہے۔ اب میں زیادہ سخت لفظ نہیں بولوں گا کہ سیاہ ترین کارکردگی کو ہمت سے کہیں کہ ہاں قانون سازی میں ہم یہ کرتے تھے اور ہم وہ کرتے تھے اس طرح بات نہیں ہے ہم حقائق پر بات کر لیں گے کہ آپ کتنے بل لے کر آئے، وہ بل جب سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر گئے تو اُن کے ساتھ آپ نے کیا حشر کیا آپ نے بغیر کورم کے اُن سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر اُن بلوں پر بحث کرائی، آپ نے بغیر ووٹنگ کے سٹینڈنگ کمیٹی کے اندر لوکل باڈیز کا بل پاس کیا۔ آپ سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ کے minutes نکالوائیں کہ اگر لوکل باڈیز بل کی کسی بھی شق پر ووٹنگ ہوئی ہو تو ہمیں جو بھی سزا دیں ہم قبول کریں گے تو legislation کے اس معاملے کو مت چھیڑیں، یہ معاملے تو اب کورٹ میں بھی جارہے ہیں کہ یہاں پر جو legislation ہو رہی ہے وہ رولز آف بزنس سے ہٹ کر ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے آج صبح ہی جناب محمد بشارت راجا سے بات کی ہے کہ اس حوالے سے ہمارے بڑے serious concerns ہیں کہ ایک کمیٹی جو بنی ہی نہیں اور آپ نے یہاں paper پر لکھا ہے کہ اس کمیٹی کو ہم یہ بزنس refer کر رہے ہیں۔ یہ common sense کی بات ہے اس کے لئے وکیل ہونا ضروری نہیں ہے، ایک کمیٹی جس کا وجود نہیں ہے لیکن کل تین بل اس کمیٹی کو refer کئے گئے ہیں جو ابھی تشکیل ہی نہیں ہوئی۔ اس طرح کی چیزیں کورٹ میں جاسکتی ہیں۔ ہمیں یہاں کے issues یہیں پر حل کرنے چاہئیں۔ ہمیں عدالتوں کی طرف نہیں جانا چاہئے۔ اسلام آباد ہائیکورٹ کے چیف جسٹس کا یہ بڑا صائب مشورہ تمام سیاسی جماعتوں کو تھا صرف ہمیں نہیں تھا کہ اپنے issues کو اسمبلیوں کے اندر حل کریں۔ یہ چیزیں ہمارے پاس لے کر نہ آئیں۔ ہماری پارٹی کے اندر یہ رائے ہے کہ کل کی proceedings پر عدالت سے رجوع کیا جائے۔ ہم اس لئے نہیں گئے کیونکہ کم از کم میری یہ رائے ہے کہ اگر یہ issue اس ہاؤس میں حل ہو جائے تو بہتر ہے بجائے اس کے کہ کل کی legislation کو ہم ہائیکورٹ میں جا کر چیلنج کریں۔

میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ آج منسٹر صاحب نے آج کی debate کا آغاز کیا ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ ان کی speech کا پیرا 21 میں ذکر ہے لیکن یہ دونوں options ان کے پاس ہیں۔

جناب سپیکر! شیخ علاؤ الدین نے وزیر قانون کو پیرا 11 کو بار بار پڑھنے کا کہہ رہے تھے وہ یہی ہے کہ وہ منسٹر ایک سیٹمنٹ دیتے ہیں۔ ہم تو یہ کہہ رہے ہیں کہ یہ دو بار بات کریں۔ یہ پہلے شروع میں مختصر سیٹمنٹ دیں اور پھر پورے ایوان کو کہیں کہ اس issue پر بات کریں اور آخر میں دوسری بار تقریر کریں اور debate کو wind up کریں۔

جناب سپیکر! میں آخری بات یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اگر کسی دن لاء اینڈ آرڈر پر بحث آئی اور جناب محمد بشارت راجا نے کہا کہ میں نے پورے محکمہ کا بتانا ہے پولیس کا بجٹ بھی بتانا ہے، Anti Terrorist Force اور Elite Force کا بتانا ہے تو یہ اگر وہ شروع کریں گے تو پانچ دن تک اپنی تقریر ختم نہیں کر سکتے۔ اگر پورے محکمہ کا یہ احاطہ کریں گے تو ان کی تقریر کم از کم پانچ دن کی ہوگی اسی لئے یہ روایت ہے کہ منسٹر opening statement دے۔ اس کے بعد وہ دوسری بار تقریر کرے۔

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ پنجاب کے عوام مہنگائی کی وجہ سے پریشان ہیں ان کے لئے چاہے ہم اُدھر بیٹھے ہیں یا ادھر بیٹھے ہیں۔ وہ غریب لوگ پریشان ہیں اور اس ہاؤس کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ اگر کسی نے لمبی تقریر کی ہے تو کیا واقعی اس کے محکمہ نے ایسا کہا ہے یا انہوں نے خود سوچ کر کی ہے کہ 8:00 بجے تک اس ہاؤس کا وقت ہے۔ اگر ان کی یہ نیت ہے، میں ان کی نیت پر ابھی شک نہیں کر رہا لیکن اگر ان کی نیت یہ ہے کہ اپوزیشن اس issue پر بات نہ کرے اور جب 25 منٹ رہ جائیں گے تو کیا ہم ممبران بات کر سکیں گے۔

جناب سپیکر! مجھے معلوم ہے کہ حکومتی بچوں سے بھی ممبران نے بات کرنی ہے۔ کیا انہوں نے اپنے اپنے حلقوں میں اس مہنگائی کے حوالے سے جواب نہیں دینا۔ مہنگائی صرف اس طرف تو نہیں ہے۔ اس لئے گزارش ہے کہ متعلقہ منسٹر صاحب کو کہیں کہ وہ اپنی تقریر ختم کریں اور کل کا دن بھی اسی issue پر بحث کے لئے رکھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس issue پر کل کا دن بھی بحث کے لئے رکھا گیا ہے۔

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I am on personal explanation

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! مجھے انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان کی seriousness کا تو یہ عالم ہے کہ جس دن پرائس کنٹرول پر بات ہو رہی ہے اس دن legislation پر بات کر رہے ہیں اور جس دن legislation کی بات ہو رہی تھی اس دن اسمبلی کی سیڑھیوں پر بیٹھے ہوئے حضریاں لگا رہے تھے۔ جناب سمیع اللہ خان نے چیلنج کیا ہے تو کیا یہ درست نہیں ہے کہ آپ کی گزشتہ اسمبلی نے اپنے پانچ سالوں میں 106 آرڈیننس جاری کئے جو تقسیم کئے جائیں تو اکیس آرڈیننس فی سال کے بنتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پنجاب میں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں پنجاب کی بات کر رہا ہوں صوبہ خیبر پختونخوا کی بات نہیں کر رہا۔ آپ نے 106 آرڈیننس جاری کئے تھے جو فی سال کے اکیس بنتے ہیں۔ اگر میں غلط ہوں تو یہ میرے خلاف تحریک استحقاق لے کر آئیں۔ ہم نے پندرہ ماہ میں اٹھارہ آرڈیننس جاری کئے ہیں۔ اس صوبہ کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ آپ کی اسمبلی نے لگایا تھا۔ اس کے علاوہ آپ اپنے دور حکومت کے آخری تین ماہ لے لیں اس دوران آپ نے جتنے آرڈیننس جاری کر کے موجودہ اسمبلی پر جو بوجھ ڈال کر گئے ہیں تو آپ نے اس صوبہ کے عوام کے ساتھ دشمنی کی ہے۔ اگر میں غلط ہوں تو آپ میرے خلاف تحریک استحقاق لے کر آئیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہم عدالت میں چیلنج کریں گے تو یہ آپ کا حق ہے۔ آپ ضرور جائیں لیکن خدارا میڈیا سے کھیلنا بند کر دیں۔ آپ اس اسمبلی کی کارکردگی کو actionable بنا کر legislation پر اپنی نااہلی کو چھپاتے ہیں کہ یہ غیر آئینی ہے۔ میرے بھائی یہ غیر آئینی نہیں ہو سکتی۔ آپ نے پہلے دن بات کی تو میں نے اس پر آئین اور قانون کے مطابق defend کیا۔

جناب سپیکر! میں آج پھر آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بے شک بحث رکھ لیں اس سے آپ انکار نہیں کر سکتے۔ آپ جتنی بات کریں گے، یہاں کل لیڈر آف اپوزیشن بات کر رہے تھے تو میں نے ان کی بات نوٹ کر کے کہا کہ لیڈر آف اپوزیشن نے یہ فرمایا ہے کہ اس ملک میں بیماری کو ثابت کرنے کے لئے خود کشی کرنی پڑتی ہے میں نے یہ کہا۔ آپ نے۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: مرنا پڑتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): چلیں! مرنا پڑتا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! لوگ بھوک سے مر رہے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! لوگ بھوک سے نہیں مر رہے بلکہ ہسپتالوں میں آپ کی وجہ سے مر رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں آپ کا بہت احترام کرتا ہوں۔ آپ بڑے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آپ پچھلے دس سالوں میں جو کر گئے ہیں اب اس کو بھگتیں۔ میں الزام کی بات نہیں کر رہا۔

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! کل ہم نے 9 بل پاس کئے ہیں۔ اس میں سے جو غیر آئینی اور غیر قانونی تھے اس میں آپ participate نہ کرتے لیکن آپ نے ایک بل جس پر ترامیم دی ہوئی تھیں اس پر کیوں participate نہیں کیا۔ آپ کو کس نے روکا تھا۔ آپ کیوں بھاگے تھے۔ اس سے پہلے جب بھی legislation ہوتی ہے آپ دُبا کر بھاگ کر چلے جاتے ہیں اور الزام یہ لگاتے ہیں کہ یہ غیر آئینی legislation ہو رہی ہے۔ اگر غیر آئینی legislation ہو رہی ہے تو عدالتیں کھلی ہیں۔ اگر آپ کی جماعت relief کے لئے عدالتوں کے پاس جاتی ہے تو آپ یہ معاملہ بھی عدالت میں لے جائیں ہم اپنے آپ کو defend کریں گے۔ اگر ہم غلط ثابت ہوئے، غلط کام کیا تو درست ہو جائے گا لیکن خدا را یہ کام چھوڑ دیں کہ جو کام گورنمنٹ کے credit میں جا رہا ہوتا ہے تو

آپ کہتے ہیں کہ illegal اور غیر آئینی ہے۔ یہ کیوں غیر آئینی ہے اور کیا آپ ہی صرف آئین کے پاسدار ہیں۔ نہیں شاید آپ سے زیادہ ہماری جماعت آئین کی پاسدار ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں بڑے ادب سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ میرے بڑے قابل احترام دوست ادھر بھی بیٹھے ہیں اور ادھر بیٹھے ہیں۔ آپ یقین کیجئے کہ اس وقت اسمبلی کا جو message جارہا ہے وہ درست نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں اسمبلی میں بہت کم بات کرتا ہوں لیکن میں آپ سے بڑی مودبانہ التماس کروں گا کہ آپ پوری طرح سے اسمبلی کو کنٹرول کریں اور آپ منسٹر صاحب کو حکم جاری کریں کہ اپنی تقریر کو مختصر کر کے ختم کریں اور اپوزیشن کو بولنے کا موقع دیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ آپ یہ کریں کہ اس موضوع پر بحث ایک، دو یا تین دن لگے تو اسے رکھیں کیونکہ یہ بہت اہم topic ہے کہ لوگوں کی زندگی اجیرن ہو گئی ہے۔ اس پر ساری اسمبلی نے بات کرنی ہے۔ حکومتی پنجوں سے بھی ممبران نے بات کرنی ہے انہیں بھی موقع دیں کہ عوام کو پتا چلے کہ جنہوں نے ہمیں منتخب کر کے یہاں بھیجا ہے ان کے لئے ہم کیا کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ اس پر غور فرمائیں، ماحول کو درست کریں اور آگے بڑھیں۔ شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر!

چودھری محمد اقبال کے احترام میں، میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں اس بات کا احساس ہے کہ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے۔ اس گورنمنٹ نے اس اہم معاملہ کو اہم سمجھتے ہوئے 15 ماہ میں جو کیا ہے وہ منسٹر صاحب بیان کر رہے ہیں۔ وہ اپنے بیان کو مختصر کریں گے لیکن میں آپ کے احترام میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں اگر آپ اس کو continue کرنا چاہتے ہیں تو ہم بھاگتے نہیں آپ اس کو کل بھی جاری رکھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ہم اس issue پر کل بھی بحث جاری رکھیں گے اور اگر ضرورت پڑی تو اس سے آگے بھی کریں گے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ جس طرح جناب محمد بشارت راجانے فرمایا ہے میں اس کے مطابق اپنی بات مختصر کروں گا۔ جناب سپیکر! یہ کتاب ہے۔

(اس مرحلہ پر وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری نے اسمبلی ڈیپٹی ایوان میں دکھائی)

جناب سپیکر! میں اس وقت اپوزیشن میں تھا اور اس وقت کے سپیکر صاحب بھی یہاں تشریف رکھتے ہیں۔ میں یہاں پر ایک لفظ پڑھنا چاہتا ہوں کہ:

"اب زراعت پر عام بحث شروع کرتے ہیں۔ بحث کا آغاز وزیر زراعت اپنی تقریر سے کریں گے۔ جناب محمد نعیم اختر میں آپ کو وزیر بننے پر مبارکباد دیتا ہوں"

پھر انہوں نے کھڑے ہو کر تقریر کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کتنی دیر کی تقریر تھی۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ جس کے پاس جو میٹریل ہو گا اس نے اسی پر بولنا ہے۔ یہاں جو جتنی تیاری کے ساتھ آئے گا اس نے اسی کے مطابق بولنا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ ساری discussion میں جتنا ٹائم انہوں نے ضائع کیا ہے وہ آپ کے سامنے ہے۔ جب یہ بولتے ہیں تو ہم کو شش کرتے ہیں کہ چپ کر کے points note کریں یا ٹائمن لیں اور بار بار interrupt کرنے پر بھی ہمیں کوئی اعتراض نہیں بے شک یہ کریں لیکن ملک احمد صاحب نے برا منالیا کہ چودھری صاحب نے یہ کہا ہے۔ جب آپ ان کو نہیں بولنے دے رہے یا جب آپ بول رہے ہوں گے تو کیا وہ منہ پر ٹیپ لگا کر بیٹھ جائیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، آپ topic پر آئیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ آپ کا جودل کرتا ہے وہ کر لیں لیکن اُس کے مطابق ہی جواب آئے گا۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کیا یہ ڈیڑھ گھنٹہ speech کریں گے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! کیا یہ طریق کار ہے اور کیا بات کرنا بھی جرم ہے؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کیا یہاں کام ایسے ہوتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! ایسی بات نہیں ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! ہم بات بھی کریں تو انہیں برا لگتا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ہم ان کو بتا رہے ہیں کہ یہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! یہ بڑا اہم topic ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ یہ بس کر دیں۔ یہاں سے پھر انہیں بھی کوئی بات نہیں کرنے دے گا اور سارے بولیں گے۔ یہ آپ کر کے دیکھ لیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: آپ ایسے بات مت کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! اچھا خاصا ماحول چل رہا تھا لیکن ماحول کو خراب کر دیا۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! ہر بات پر نوک جھوک ٹوک۔ انہیں میڈیا پر صرف خبر بنانے کے علاوہ کوئی کام نہیں ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! کیا ان کا یہ رویہ اچھا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! یہ میڈیا کی کچھڑ میں جا کر بیٹھ جائیں کیونکہ ہر وقت انہیں میڈیا میں خبر چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! اس قوم کا آپ لوگوں نے خانہ خراب کر دیا ہے تو اب اس قوم سے کیا مانگتے ہیں؟ ہم سچی بات کریں گے تو تکلیف ہوگی اس لئے بس کر دیں اور جو topic ہے اسی پر چلنے دیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کیا ان کابات کرنے کا یہ طریق کار ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سب بیٹھ جائیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں صرف یہ کہوں گا کہ اسمبلی کے اندر اتنا لال پیلا ہونے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ان کو بات ختم کرنے دیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ میاں صاحب کو غصے میں لال پیلا ہونے کی کیا ضرورت تھی؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں ابھی تیس سیکنڈ بات نہیں کر پاتا تو آپ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ آپ پھر خود بات کر لیں۔ کیا آپ پہلی دفعہ اسمبلی میں آئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ دو منٹ تشریف رکھیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا محمد اقبال خان بات کریں گے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! مجھے اس بات کا افسوس ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! یہ ہمیں اس طرح مخاطب کریں گے تو ہمیں یہ قابل قبول نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا محمد اقبال خان کو بات کرنے دیں۔

جناب سميع اللہ خان: جناب سپيکر! اتنا تکبر اچھا نہیں لگتا۔ یہاں پر کوئی کسی کا مزاع نہیں ہے۔ ہم سب ممبران یہاں پر colleague ہیں اس لئے اتنا لال پیلا ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ جناب ڈپٹی سپيکر: جناب سميع اللہ خان! ذرا تشریف رکھیں اور رانا محمد اقبال خان کو بات کرنے دیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپيکر! میں آپ کی وساطت سے میاں محمد اسلم اقبال سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اس معزز ایوان کے معزز ممبر رہے ہیں لہذا غصے میں آکر threat کرنا ہرگز اچھی بات نہیں ہے کیونکہ آپ ایک سینئر پارلیمنٹیرین ہیں۔ ہاؤس کو چلانے کے لئے اچھے انداز کو اپنانا چاہئے۔ آپ کو اپنی speech کو wind up کرنا چاہئے کیونکہ بڑی دیر سے ہمارے ساتھی کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے بولنا ہے۔ دس آدمی ادھر سے اور دس آدمی ادھر سے بولیں گے تو پھر ٹائم کیا بچے گا؟ اپوزیشن کا کام یہی ہے کہ اس نے آپ کی بات پر criticize کرنا ہے۔ جب آپ wind up کریں گے تب جواب دیں گے اس لئے مہربانی کر کے فی الحال اس کو wind up کریں۔ جناب ڈپٹی سپيکر: منسٹر صاحب! رانا محمد اقبال خان سینئر ہیں جو request کر رہے ہیں اس لئے آپ wind up کریں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپيکر! آپ نے جو حکم دینا ہے میں نے اُس کے مطابق چلنا ہے۔ میں نے اپوزیشن کے کسی ممبر کے کہنے پر speech کو wind up نہیں کرنا لیکن آپ being a Custodian جو حکم دیں گے وہ میں کروں گا۔ سپيکر صاحب مجھے کہیں کہ اس سے زیادہ آگے نہیں جانا تو میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپيکر: چلیں، آپ اپنی گفتگو کو جاری رکھیں اور جلد wind up کی کوشش کریں۔ وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپيکر! میں اس کو wind up کر رہا ہوں۔ اب جس نے بولنا ہے وہ بات کریں۔

جناب ڈپٹی سپيکر: جی، منسٹر صاحب نے wind up کر لیا ہے لہذا اب سردار اولیس احمد لغاری بات کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انہوں نے اپنی speech کرنی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں صرف 30 سیکنڈ بات کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری صرف اتنی گزارش ہے کہ ہم سب ممبران کو پتا ہے کہ جب general discussion شروع ہوتی ہے تب منسٹر اپنی opening statement دیتے ہیں اور یہ اس ہاؤس کی روایات ہیں۔ اگر آپ نے روایات بدلنی ہیں تو بھلے بدل دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سردار اولیس احمد لغاری!

سردار اولیس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ جب منسٹر صاحب نے تقریر شروع کی تب میں نے ٹائم نوٹ کیا تھا۔ جب اپوزیشن کی طرف سے پوائنٹ آف آرڈر پر first interruption ہوئی اُس وقت پورے 45 منٹ گزر چکے تھے یعنی 45 منٹ ایک معزز ممبر جو گورنمنٹ کو represent کر رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری ظہیر الدین! آپ ذرا points note کریں کیونکہ میاں محمد اسلم اقبال کاٹی وی پر کوئی پروگرام ہے تو وہ جارہے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اسمبلی پہلے نمبر پر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں اور سردار اولیس احمد خان لغاری کو بات کرنے دیں۔ منسٹر صاحب اُن کی طرف سے notes لے رہے ہیں۔ یہاں وزیر قانون، فوڈ منسٹر اور دیگر منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں۔ جی، سردار اولیس احمد خان لغاری!

سردار اولیس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! اُن کو 45 منٹ کے بعد interrupt کیا گیا اور وہ بھی رولز آف بزنس کی understanding کے مطابق کیا گیا۔ اُس understanding کے بعد جب رولز آف پروسیجر کی کتاب ہمارے ساتھ share کرتے ہوئے Rule 243(2) دکھایا تو اُس کے بعد ہماری طرف سے ایک point of view آیا۔ جناب محمد بشارت راجا اور چودھری ظہیر الدین

سینئر پارلیمنٹیرین ہیں تو میں یہ عرض کرتا ہوں کہ کسی بھی ایوان کے اندر جب ایک discussion move ہوتی ہے تو حکومتی بچوں کی طرف سے پاکستان کی پارلیمانی تاریخ یا United Kingdom کی پارلیمانی تاریخ کے اندر جن کا سسٹم ہم follow کرتے ہیں آج تک کسی بھی منسٹر نے 45 منٹ کی opening statement دی لیکن conclude ضرور کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ بات on record کر رہا ہوں لہذا براہ مہربانی میری اس بات کو اپنے رولز یا archives سے دیکھ کر جس نے contradict کرنا ہے وہ facts کے ساتھ بے شک اگلے ایک مہینے کے اندر ضرور کرے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ میں معذرت کے ساتھ صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے فرمایا کہ 45 منٹ کبھی opening نہیں ہوئی لیکن پندرہ یا بیس منٹ opening speeches موجود ہیں۔ جس کسی کی پالیسی explain کرنے کی capacity of speech ہوتی ہے اُس نے اتنی ہی بات کرنی ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں کہ آپ کو ٹوکا لیکن آپ نے چونکہ 45 منٹ opening کے حوالے سے کہا اس لئے یہ ذہن میں نہ رکھئے گا کیونکہ کچھ لوگ اپنی بات کو explain کرنے کی زیادہ capacity رکھتے ہیں اور کچھ کی capacity نہیں ہوتی۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اُن کی 45 منٹ کی capacity ہے تو میری دو گھنٹے بات کرنے کی capacity ہے اس لئے مجھے دو گھنٹے دیجئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سردار اولیس احمد خان لغاری!

سردار اولیس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! ہمیں سیاسی زندگی میں یہی سکھایا گیا ہے اور پوری دنیا میں یہ ہوتا ہے کہ جب آپ اپنا بیان بہت لمبا کر لیتے ہیں تو لوگ اپنا interest lose کر لیتے ہیں۔ میں آج میاں محمد اسلم اقبال سے request کرتا ہوں کہ وہ اپنے حلقے کے کسی چوک میں جائیں تو قیمت کے اضافے کی بنیاد پر تقریر عوام کو سنائیں تو وہاں بیاز، ٹماٹر، کھیرا، گو بھی اور ہر چیز کی قیمت ان کی تقریر کے اوپر نہ ہو تو میرا نام بدل دیجئے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ گزار ہوں کہ آپ نے مجھے اس پر بولنے کا موقع دیا اور کل اور سوموار کو بھی اس پرائس کنٹرول issue پر continue کرنے کا کہا ہے کیونکہ ہمارے اپوزیشن کے ممبران جنہوں نے preparation کی ہے اور جن کے حلقے والے یہ expect کرتے ہیں کہ وہ ایوان میں بات کریں۔ بات 100 دن کے پروگرام سے شروع ہوتی ہے جو پروگرام بڑے دھوم دھام سے شروع کیا گیا لیکن اگر آرام سے ایوان کے اندر، دفاتر اور کمروں میں خاموشی سے 100 دن کا پروگرام بنایا جاتا اور کہا گیا ہوتا کہ اس کو follow کرو تب اور بات تھی۔ یہ بات کنونشن سنٹر اور لاہور کے 100 دن کے پروگرام کے function کے ساتھ شروع ہوئی لیکن اس کے بعد جب عوام نے پوچھا کہ بتاؤ کدھر ہے جنوبی پنجاب کا صوبہ، کدھر ہیں نوکریاں، کدھر ہیں وہ 50 لاکھ گھر جو تم نے 100 دنوں کے اندر promise کیا تھا کہ کام شروع ہو گا؟ ہمیں چھ مہینے کا بتایا گیا کہ اب چھ مہینے رکھو۔ جب وہ چھ مہینے ختم ہوئے اور پھر عوام نے چیخیں مارنا شروع کیں تو یہاں سے پوری پی ٹی آئی "الف سے لے کرے تک" نے راگ شروع کر دیا کہ "چور ہیں یہ ڈاکو ہیں"، یہ چور ہیں یہ ڈاکو ہیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "کیا یہ غلط ہے؟" کی آوازیں)

جناب سپیکر! لوگوں کی ان 100 دنوں اور چھ مہینے کی تمام چیزوں کا جب عوام جواب پوچھتی تھی تو انہوں نے ایک ہی راگ الاپا ہوا تھا کہ "یہ چور ہیں اور یہ ڈاکو ہیں" وہ phase گزرا اور اگلے phase شروع ہوا۔ Encroachment drive، تجاوزات کو مسمار کرنا جہاں کچی دکان آئی یا کچی دکان آئی، وہاں بڑی بلڈنگ آئی، وہاں چھوٹی بلڈنگ آئی، وہاں بے چارے چھابڑی والے آئے، وہاں پر غریب لوگوں کی چھابڑیوں اور کھوکھے تک یہ پہنچے۔ جب انہوں نے شور مچایا کہ تم یہ کام کیوں کر رہے ہو کیونکہ ہمارا روزگار لگا ہوا ہے اور ہماری چھابڑی ہے۔ ہم مہنگائی سے پس رہے ہیں اور ہم اپنا روزگار کما رہے ہیں جس سے اپنے بچوں کی دو وقت کی روٹی پوری کریں تب انہوں نے یعنی پوری پی ٹی آئی نے "الف سے لے کرے تک" ایک اور راگ الاپنا شروع کر دیا۔

جناب سپیکر! آپ کو پتا ہے کہ پی ٹی آئی کے بارے میں لوگ کیا کہہ رہے ہیں اور اس کا مطلب کیا ہے "پاکستان ٹھانڈا انصاف" یہ نام باقاعدہ لوگوں نے رکھ لیا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے نہیں رکھا بلکہ لوگوں نے رکھا ہے۔ وہاں پر جب ہم نے بات کی تو اس کا جواب ہمیں ملا کہ یہ تو پچھلی حکومت سے باقاعدہ encroachment drive ہو رہی ہے۔ اس پر criticism آ رہا ہے اور ان کے major policy makers اور میڈیا کے اوپر front foot پر کھیلنے والے کیا جواب دے رہے ہیں؟ دیکھیں reality میں کتنا فرق ہے اور وہ جواب دے رہے ہیں کہ "یہ تو پچھلی حکومتوں نے جو loans لئے تھے اس کی وجہ سے ہو رہا ہے۔" انہوں نے encroachment drive کا یہ باقاعدہ جواب دیا۔

جناب سپیکر! اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی نہروں پر encroachments ہٹائی گئیں اور وہ دکانیں آج دوبارہ بن گئی ہیں۔ جس ڈیپارٹمنٹ کی encroachments ہوئی ہے اس کی دوبارہ بنی ہے اور یہ لوگ کیا جواب دیتے ہیں۔ اس کے بعد پی ٹی آئی کی حکومت کا ان پندرہ مہینوں کا ایک اور phase شروع ہوا اور وہ phase loans کے اوپر focus تھا۔ خود کشی کرنے والے loans کی basis پر خود کشی کرنے والوں نے پوری دنیا میں loans کو ڈھونڈنا شروع کیا۔ وہ سعودی عرب گئے، چین گئے، قطر گئے اور پھر آخر کار آئی ایم ایف کے پاس گئے جبکہ اس سے پہلے باہر کے ممالک کے rulers کی ڈرائیوری بھی ہمارے وزیراعظم نے کی۔ سارا کچھ کیا اور سارا کچھ کرنے کے بعد پھر آئی ایم ایف سے پاکستان کی تاریخ میں سب سے مہنگے loans اٹھائے۔ اس کے بعد کیا کیا؟ گیس کی قیمت آسمان پر چڑھائی، بجلی کی قیمت آسمان پر چڑھائی، پٹرول کی قیمت کا آسمان کی طرف سفر کا آغاز کیا اور جب لوگوں نے پوچھا اور اپوزیشن نے چاہے وہ کوئی سیاسی جماعت ہو، جب اپوزیشن نے پوچھا کہ آپ لوگ یہ کیوں کر رہے ہیں؟ اس کا انہوں نے کیا جواب دیا معلوم ہے؟ اس کا جواب شروع کیا No NRO۔ ہم NRO نہیں دیں گے، ہم NRO نہیں دیں گے۔ لوگ loans کی بات کر رہے ہیں اور قیمت میں اضافے کی بات کر رہے ہیں لیکن انہوں نے NRO کا راگ الاپنا شروع کیا۔

(اس مرحلہ پر جناب چیئر مین (میاں شفیق محمد) کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئر مین: سردار اولیس احمد خان لغاری! اپنی بات جاری رکھیں۔

سردار اولیس احمد خان لغاری: جناب چیئرمین! اس کے بعد ایک اور phase شروع ہوا اور وہ phase تھا ٹماٹر کی - /300 روپے فی کلو گرام تک پہنچنے کا تھا جس کا عوام کو کیا جواب ملتا ہے اور وہ بھی مشیر خزانہ جو کہ ہاورڈ یونیورسٹی کے پڑھے ہوئے، ورلڈ بینک کے experienced، پہلے پاکستان کے اندر Finance Ministry اور Privatization Ministry کو سنبھالنے والے کیا جواب دیتے ہیں کہ "پاگل ہو گئے ہو، ٹماٹر تو - /17 روپے فی کلو گرام ہے"۔ (شیم شیم)

جناب چیئرمین! ایک غریب آدمی پس رہا ہے، وہ دکھی ہے کہ اس کی روز کی دو وقت کی روٹی پوری نہیں ہو رہی۔ کیا آپ کے حلقوں میں لوگ نہیں کہتے، کیا وزیر اعلیٰ کے ساتھ میٹنگز میں یہ discussions نہیں کرتے اور کیا میں جھوٹ بول رہا ہوں کہ مہنگائی پچھلے پندرہ مہینوں میں اس ملک میں نہیں ہوئی؟ جب - /300 روپے فی کلو گرام ٹماٹر کی بات کرو اور غریب کو کہو کہ - /17 روپے فی کلو گرام ہے اور کہیں کہ تجھے کیا پتا ہے تو غریب کیا کرے گا؟ اس کے بعد ان کی وفاقی حکومت کی ترجمان کی طرف سے مٹر کی قیمت کے متعلق کہا جاتا ہے کہ - /5 روپے فی کلو گرام ہے۔

جناب چیئرمین! ground realities کی باتیں نہ سمجھنے والوں کے ساتھ ہم بیٹھ کر strategic اور پاکستان کے overall policy کے اصول کیسے طے کریں گے؟ ان لوگوں کی یہ سکت اور ground realities کی understanding یا اس کی appreciation نہیں ہے۔ خدا کے واسطے لوگوں کے emotions کے ساتھ مت کھیلیں؟ یہ 45 منٹ کی statement emotions کے ساتھ کھیلنا ہے یا نہیں؟ یہ کیا تھا، یہ ایک محض strategy تھی کہ بیٹھ کر کوئی ہنس لے گا، کہیں گے کہ ہم اپوزیشن کو exhaust کر رہے ہیں اوجی "اینا لمبا چھکوا اینا لمبا چھکو کہ لوگ تھک جان" اور discussion کا وقت کم ہو جائے تو اس strategies کی ضرورت کیا ہے تو آپ realities کے اوپر کیوں نہیں آتے؟

جناب چیئرمین! آپ کو پتا ہے کہ وزیر اعظم پاکستان نے on the record مہنگائی کے متعلق کیا کہا ہے۔ This is an artificially created impression یہ مصنوعی impression ہے۔ یہ پی ٹی آئی کا founder کہہ رہا ہے۔ یہ پی ٹی آئی کا روح رواں کہہ رہا ہے۔ یہ

ان کا سپہ سالار کہہ رہا ہے کہ یہ artificially created ہے۔ یہ ایسی بات ہے اور یہ کوئی حقیقت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین! اس کے بعد اگلا phase ہے۔ "میاں محمد نواز شریف کا ملک سے باہر جانا"۔ اللہ انہیں صحت عطا فرمائے اور وہ واپس خیریت سے آئیں اور اللہ ہر مسلمان کو صحت عطا فرمائے اور پوری انسانیت کو صحت عطا فرمائے۔ (آمین)

جناب چیئرمین! چاہے وہ جس بھی creed یا religion سے ہوں۔ میاں محمد نواز شریف exit کرتے ہیں اس کے بعد سب سے خطرناک phase اب شروع ہو رہا ہے اور وہ ہے کہ جہاں ان کے وزیر اپنے ہی وزیر اعظم کو contradict کرنا شروع ہو گئے ہیں یعنی جھٹلانا شروع ہو گئے ہیں۔ وزیر اعظم کی بات چیت میں اور وزراء کی بات چیت میں ہم آہنگی نہیں ہے۔ الٹ چل رہے ہیں۔ آپ لوگ ابھی میاں محمد اسلم اقبال کو کہہ رہے تھے کہ "جذبات میں نہ آئیں۔" وہ سیکھتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے

"مہنگائی کی بات کریں" کی آوازیں)

جناب چیئرمین! میں اپنی تمہید باندھ کر ہی اپنے دلائل پیش کروں گا جس پر کسی کو کوئی issue نہیں ہونا چاہئے۔

MR CHAIRMAN: Order in the House, Order in the House

جی، سردار اولیس احمد خان لغاری!

سردار اولیس احمد خان لغاری: جناب چیئرمین! جناب خلیل طاہر سندھو کہہ رہے تھے کہ سیاستدان کو لال پیلے ہونے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ آرام سے بات کریں۔ میاں محمد نواز شریف کی بنائی ہوئی، میاں محمد نواز شریف کی opening کی ہوئی اور شاہد خاقان عباسی کی افتتاح کی ہوئی موٹروے پر جب وزیر اعظم افتتاح کرنے جاتے ہیں تو جو رویہ ان کا ہوتا ہے، میں اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ یہ رویہ حضور اکرمؐ نے ریاست مدینہ میں اپنی انسانی زندگی میں کبھی بھی کسی کو نہیں سکھایا تھا۔ اس قسم کا تکبر والا، اس قسم کا لوگوں کو taunt کرنے والا اور اس قسم کا لوگوں پر اپنے superiority complex کا اظہار کرنا۔ جتنا انسان بڑا ہوتا ہے اس میں اتنی ہی

humility آتی ہے۔ اس قسم کے رویے کے بعد ان کے وزراء اگر اس قسم کی بات کریں تو ہمیں زیادہ اعتراض نہیں ہونا چاہئے کہ یہ ان کا ایک رواج ہے۔

جناب چیئرمین! پانی کا issue ماحولیات کا issue اور زراعت کے issue پر، آپ کو میڈیا میں پی ٹی آئی کے front foot batsmen جو آتے ہیں اور سارے میڈیا پر ہر ٹاک شو میں آتے ہیں تو ان سے کبھی آپ نے پچھلے دو مہینے میں ان issues پر بات کرتے سنا ہے؟ ان کے پانی کے وزیر جو اس وقت تو فنڈز اکٹھے کر رہے ہوتے تھے جب جناب ثاقب نثار فنڈ create کر رہے ہوتے تھے لیکن اس کے بعد پانی کا issue آج تک کبھی discuss ہوا ہے؟ Environment کا issue آج آپ باہر نکلیں ناں اور میرے ساتھ آکر چار لمبے سانس لیں تو اگر آپ کو کھانسی کی بیماری نہ ہو تو میرا نام تبدیل کریں تو کیا environment کا issue کسی نے discuss کیا ہے؟ میں اس کا مہنگائی کے ساتھ linkage بتاتا ہوں۔ ایک تو environment کو خراب کرتے ہو اور پھر تمہارے وزیر ہنستے ہیں کہ یہ تو ان مولویوں کے آنے کی وجہ سے environment ہوئی ہے یعنی آلودگی ہوئی ہے۔ اس کے بعد environment میں خراب ہونے والی بیماریوں کی ادویات کو مہنگا کرتے ہو۔ پہلے ایک بیماری کو create کرتے ہو پھر اس کی ادویات کو مہنگا کرتے ہو اور لوگوں کو ذلیل کرواتے ہو۔ آج سکول بند ہوئے ہیں، کیا سکول بار بار بند کرنے سے تعلیم مہنگی نہیں ہوتی، جتنے دن سکول بند رہیں گے کیا per student کی cost of education مہنگی نہیں ہوگی، کیا جب اساتذہ ایک دن سکول میں نہیں پڑھائیں گے اور ان اداروں سے پیسے لیں گے کیا وہ per student کا cost of education مہنگا نہیں ہوگا، کیا یہ چیزیں مہنگائی میں contribute نہیں کر رہی ہیں؟ آپ نے ایگریکلچر کی ہر input کو مہنگا کیا ہے، آپ نے شوگر مل مافیا کو support کیا ہے اور شوگر مل مافیا کو support کرنے والی یہ حکومت ہے۔ یہ ابھی چینی کے ریٹس کی بات کر رہے تھے، اس کا زمیندار قصور وار ہے اور نہ ہی consumer قصور وار ہے۔ اس کا قصور وار middleman ہے جو حکومت کی support سے خود زندہ رہتا ہے اور لوگوں کو کھاتا ہے۔

جناب چیئرمین! میں فوڈ منسٹر کو چیلنج کرتا ہوں کہ پلیز میری تقریر کے بعد ہمیں سمجھائیں کہ لوگوں کو غذائی چیزیں پوری نہ ملنے کی جو پاکستان کے اندر مصیبت ہے، جو FAO recognize کر چکی ہے اس کا دنیا میں سب سے اچھا آزمایا ہوا ماڈل کون سا ہے؟ اگر فوڈ منسٹر مجھے اس ماڈل کا نام بغیر کسی کی پرچی receive کئے بتادیں تو میں ایم پی اے شپ سے استعفیٰ دے دوں گا، یہ اس ماڈل کا نام بتائیں؟ میں ان کو بتاتا ہوں کہ وہ برازیل کا ماڈل ہے۔ برازیل کے اندر mal nutrition کو کس طرح handle کیا گیا۔ وہاں اجناس پیدا کرنے والے producer اور consumer کے درمیان connection کو زیادہ بہتر کیا گیا اور middleman کو ہٹا کر ان کو affordability دی گئی۔ جب آپ اجناس سستی قیمت پر خریدیں گے تو آپ کی غذائی ضروریات زیادہ بہتر ہوں گی۔ کیا کبھی پی ٹی آئی کی حکومت کے portion نے اس چیز کو discuss کیا ہے؟

جناب چیئرمین! یہ جو باہر سموگ ہے، یہ تو مکڑی پر سپرے نہیں کروا سکے جس کی وجہ سے زمیندار کی تیسری فصل بھی خراب ہوئی ہے۔ پہلے زمیندار کی ایک فصل خراب ہوئی، پھر اس کی دوسری فصل خراب ہوئی اور اب پورے پنجاب میں اس کی rice کی فصل کے اندر دانے کا وزن ہی نہیں نکلا۔ زمیندار کے لئے کھاد کی قیمت ڈگنی ہوگئی، ادویات کی قیمت ڈگنی ہوگئی، پٹرول ڈیزل ڈگنا ہو گیا ہے اور اس کی تیسری فصل بھی تباہ ہو رہی ہے۔ خدا کے واسطے زمینداروں سے جا کر پوچھو کہ ان کے کیا حالات ہیں، ان سے پوچھو کہ مہنگائی کیا چیز ہے؟ زمیندار اب اپنی زمینوں کو کاشت کرنا ختم کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے یہ بتائیں کہ آج کا trader، آج کا کسان، آج کا وکیل، آج کا استاد، آج کا مزدور کیا یہ روڈز پر نہیں ہیں؟ کیا وہ سب اس حکومت کے خلاف احتجاج نہیں کر رہے ہیں، کیا آپ ہر روز چیئرنگ کر اس پر نہیں دیکھتے کہ یہاں کیا حال ہے؟ پھر بھی یہ حکومتی لوگ ایک ہی بات کہنے پر لگے ہوئے ہیں اور اب ایک نیا راگ آگیا ہے کہ "ہم کسی کو نہیں چھوڑیں گے۔" ہم بے چارے تو ان کی منہ بندی نہیں کر سکے ان کی منہ بندی چیف جسٹس آف پاکستان نے کی ہے۔ کیا وہ بھی خدا نخواستہ ہمارے ساتھ mixed up ہو گئے ہیں، کیا ان کے اوپر بھی کوئی الزام ہے کہ وہ پچھلے زمانے میں یہ کچھ کیا کرتے تھے؟ اب یہ ان کے خلاف بولیں اور بسم اللہ کریں۔ انہوں نے ان کی باتوں کو directly جھٹلایا ہے۔ "کسی کو نہیں چھوڑوں گا، کسی کو نہیں چھوڑوں گا۔" ان

کا تکبر، آسمان کی طرف منہ کر کے باتیں کرنا، humility کا نہ ہونا اور کسی rules of Islam کو نہ سمجھنا ان باتوں کو چیف جسٹس آف پاکستان خود negate کر رہا ہے۔ ایک انگریزی کا محاورہ ہے pride hath a fall یعنی تکبر ہر حالت میں بندہ کی تنزیلی کرتا ہے۔ آپ عوام سے جینے کا حق چھین چکے ہیں۔۔۔ (شور و غل)

جناب چیئر مین: خاموشی اختیار کریں۔ Order in the House۔

سردار اولیس احمد خان لغاری: جناب چیئر مین! 45 منٹ تو ہونے دیں اس کے بعد یہ بول لیں۔
وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب چیئر مین: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب چیئر مین! میں interrupt نہیں کرنا چاہتا تھا۔ جناب فاروق احمد خان لغاری کے صاحبزادے مہنگائی پر بول رہے ہیں۔ مجھے دکھ ہوتا ہے، انہوں نے چیلنج کیا تھا یہ سارا ریکارڈ دیکھ سکتے ہیں۔

جناب چیئر مین! میں 1988 میں جناب فاروق احمد خان لغاری کے ساتھ تھا انہوں نے مجھے تھوڑی دیر کے لئے speeches کی خاطر ڈپٹی اپوزیشن لیڈر بنا کر اپنے پاس رکھا تھا۔ بطور اپوزیشن لیڈر انہوں نے لاء اینڈ آرڈر پر اپنی speech open کرنی تھی اور انہوں نے اس پر تین گھنٹے speech کی تھی جو printed ہے اور وہ آج تک ہمارا pride ہے۔ مجھے دکھ ہوتا ہے، آپ (ن) کے لیول پر نہ جائیں بلکہ جناب فاروق احمد خان لغاری کے لیول پر جائیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)
جناب چیئر مین: بہت شکریہ۔ سردار اولیس احمد لغاری! آپ بات کریں۔

سردار اولیس احمد خان لغاری: جناب چیئر مین! اللہ تعالیٰ اُن کو غریقِ رحمت کرے۔ جناب فاروق احمد خان نے جو speech کی تھی۔ چودھری ظہیر الدین نے خود کہا ہے کہ وہ as an opposition leader کی تھی اور میں نے منسٹر کی statement کی بات کی ہے۔ I don't know why you have to say irrelevant things (شور و غل)

جناب چیئر مین: سردار اولیس احمد خان! آپ پلیز continue کریں۔

سردار اولیس احمد خان لغاری: جناب سپیکر! ایک ہوتی ہے poverty line یعنی غربت کی لکیر۔ جب آپ چیزوں کو مہنگا کرتے ہیں تو آپ لوگوں کو غربت کی لائن سے نیچے دھکیلتے ہیں یہ basic economic rules or laws ہیں۔ آپ لوگوں کو poverty line سے نیچے دھکیل چکے ہیں۔ یہاں فوڈ منسٹر بیٹھے ہوئے ہیں یہ حساب لگالیں اگر ان کو غریبوں کا پتا ہے کہ وہ ہر روز کتنے روپے کی روٹی کھاتے ہیں۔ جناب عمران خان، صرف ایک فرد جو پاکستان کا وزیر اعظم ہے وہ اگر ہر روز اسلام آباد سیکرٹریٹ سے اپنے گھر تک ہیلی کاپٹر کی rides روک دے تو اس سے ہر روز کم از کم پانچ سو تا چھ سو لنگر خانوں کا کھانا مہیا کیا جاسکتا ہے اور ہر لنگر خانہ کا کھانا ایک ہزار افراد کے لئے ہو گا۔ ان پندرہ مہینوں میں بالکل آپ کامیاب ہوئے ہیں۔ آپ کاروبار کو تباہ کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں، آپ بے روزگاری بڑھانے میں کامیاب ہوئے ہیں، آپ نے مہنگائی میں کامیابی حاصل کی ہے، آپ نے بجلی، گیس اور پٹرول کی قیمتوں میں اضافہ کرنے میں کامیابی حاصل کی ہے، آپ نے زرعی سیکٹر کی تباہی میں کامیابی حاصل کی ہے، آپ نے جنوبی پنجاب کو نہ بنا کر کامیابی حاصل کی ہے [*****]

معزز ممبران حزب اختلاف: شیم، شیم، شیم۔۔۔

سردار اولیس احمد خان لغاری: جناب چیئرمین! ادویات کی قیمتوں میں اضافہ کر کے کامیابی حاصل کی ہے، آپ نے سی پیک۔۔۔ (شور و غل) وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں interrupt نہیں کرنا چاہتا تھا۔ کیا یہ حلفاً کہہ سکتے ہیں کہ کشمیر کا قبضہ دیا گیا ہے، خدا ارادہ کیوں اپنا مذاق بنواتے ہیں؟

سردار اولیس احمد خان لغاری: جناب چیئرمین! آپ نے قبضہ دیا ہے۔ آپ اپنی ذاتیات کی خاطر اس ملک کو داؤ پر مت لگائیں۔۔۔

جناب چیئرمین: وزیر خوراک بات کرنا چاہ رہے ہیں۔

وزیر خوراک (جناب سميع اللہ چودھری): جناب سپیکر! صرف میڈیا کو رتبہ کے لئے اور کل کے اخبار میں اپنی خبر نمایاں لگوانے کے لئے اس اسمبلی میں اتنا بڑا الزام لگایا جا رہا ہے اور اتنا بڑا جھوٹ بولا جا رہا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ان باتوں سے اجتناب کرنا چاہئے اور صرف relevant issues پر بات کرنی چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جو انہوں نے کشمیر پر قبضہ کی بات کی ہے وہ انہیں واپس لینی چاہئے۔

جناب چیئرمین: ان کے الفاظ کو کارروائی سے حذف کیا جاتا ہے۔ جی، سردار اولیس احمد خان لغاری!

سردار اولیس احمد خان لغاری: جناب چیئرمین! ان کو کامیابی حاصل ہوئی ہے ادویات کی قیمتوں میں اضافہ کرنے سے، ان کو کامیابی حاصل ہوئی ہے سی پیک کو cold shelf میں رکھوانے سے۔ اب یہ کہیں گے کہ اس کامیابی کے ساتھ کیا تعلق ہے؟

جناب چیئرمین! جب سی پیک کے پروگرام cold shelf میں جائیں گے، جب لوگوں کا بننے والا روزگار ختم ہوگا، ان کی قوت خرید ختم ہوگی تو آپ غربت کو فروغ دیں گے۔ جس کا direct اثر قیمتوں کے اضافے کے ساتھ ہوتا ہے۔ ساہیوال کے واقعے میں جو بے گناہ قتل ہوئے ہیں آپ نے ان کے cases کو ختم کروانے کی کامیابی حاصل کی ہے۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئرمین! میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ Pakistan Bureau of statistics کے figures ہیں جو ان کی حکومت کے تحت چلتی ہے۔ ادراک - 200/- سے 400/- روپے پر گئی، لہسن - 160/- سے 360/- روپے پر گیا، ٹماٹر - 50/- سے 350/- روپے پر گیا۔ پیاز - 50/- سے 70/- روپے تک گیا، پیٹرول - 70/- سے 114/- روپے پر چلا گیا، چینی - 50/- سے 85/- روپے، آٹا - 360/- سے 500/- روپے، کوکنگ آئل - 450/- روپے سے 600/-

روپے، گیس- /129 سے غالباً پتا نہیں اتنا اوپر چلی گئی ہے کہ ہم حساب کتاب چھوڑ گئے ہیں۔۔۔ (شوروغل)

جناب چیئرمین: سردار اولیس احمد خان لغاری! آپ ایک منٹ میں wind up کریں۔ اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے۔ یہ بحث کل بھی جاری رہے گی۔

سردار اولیس احمد خان لغاری: جناب چیئرمین! آپ مجھے پانچ منٹ دے دیں۔

جناب چیئرمین: سردار اولیس احمد خان لغاری! ویسے میں ایک عرض کروں کہ آپ کی speech کا میں بھی wait کر رہا تھا کہ آپ پرائس کنٹرول اور ایگریکلچر پر بات کریں گے لیکن آج کا میٹرل پارٹی میٹرل ہے وہ price hike پر نہیں ہے۔ آپ ایک منٹ میں اپنی بات ختم کریں۔

سردار اولیس احمد خان لغاری: جناب چیئرمین! آپ نے میرا ایک منٹ لینا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، یہ آپ کا حق ہے۔

سردار اولیس احمد خان لغاری: جناب چیئرمین! میرا ایک منٹ آپ لے لیں۔

جناب چیئرمین: پلیز! آپ ایک منٹ لیں۔

سردار اولیس احمد خان لغاری: جناب چیئرمین! آپ تو پہلے میرا ایک منٹ لے گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں، آپ لے لیں۔

سردار اولیس احمد خان لغاری: جناب چیئرمین! یہ حکومت پرائس کنٹرول کرے گی۔ اس کے وزیر اعلیٰ کے ضلع میں بتاؤں کیا ہو رہا ہے، یہ کوئی وزیر prices کو کنٹرول کرتے ہیں، بیورو کریسی اور ایڈمنسٹریشن کنٹرول کرتی ہے۔ ان کے اپنے ضلع میں آپ کو بتاؤں کہ پندرہ مہینے میں۔۔۔

جناب چیئرمین: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوا لہذا اب اجلاس کل بروز جمعہ المبارک مورخہ 22- نومبر 2019 صبح 9:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

INDEX

	PAGE NO.
A	
ABIDA BIBI, MS.	
question REGARDING-	
-Number of Dialysis machines in hospitals of Rawalpindi (<i>Question No. 1386*</i>)	160
Abu Hafas Muhammad Ghayas-ud-Din, Mr.	
point of order REGARDING-	239
-Demand for redressing the grievances of employees of Punjab Land Record Authority protesting in front of Punjab Assembly	
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
-Closure of drain in Chak No.195 G.B in tehsil Samundari	304
-Demand for activation of Trauma Centre in Gujar Khan	224
-Demand for closure of illegal Campuses of University of Lahore	226
-Demand to declare third division master degree holder eligible for posts of CTI Teacher	420
-Embezzlement of state funds by Chief Officer district Rajanpur	229
-Increase in incidents of timber thefts in forests of Bhagowal, Sargodha	94
-Non availability of specialist doctors in THQ Hospital Murree	421
AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-	
-18 th November, 2019	3
-19 th November, 2019	129
-20 th November, 2019	233
-21 st November, 2019	349
AKHTAR ALI, CHAUDRY	
question REGARDING-	
-Procedure of promotion of Paramedical staff of hospitals of Lahore (<i>Question No. 2867*</i>)	203
ALI ABBAS KHAN, MR.	
question REGARDING-	
-Establishment of Faisalabad Institute of Cardiology and recruitment therein (<i>Question No. 1670*</i>)	164
ALI HAIDAR, AGHA	
question REGARDING-	279
-Establishment of District Jail in Nankana Sahib (<i>Question No. 1226*</i>)	

	PAGE
	NO.
ALLA-UD-DIN, SHEIKH	
question REGARDING-	
-Ad hoc posting of 32 medical officers in General Hospital Lahore (<i>Question No. 2824*</i>)	201
ANEEZA FATIMA, MS.	
questions REGARDING-	60
-Details about plantation campaign in Lahore (<i>Question No. 1569*</i>)	210
-Grant of time scale to employees of Children Hospital Multan (<i>Question No. 620</i>)	145
-Kidney and prostate patients in Jinnah Hospital (<i>Question No. 1246*</i>)	80
-Plantation at roads and canal banks in Lahore under "Green Pakistan Programme" (<i>Question No. 634</i>)	
ASHRAF ALI, CHOUDHARY	
Privilege motion REGARDING-	218
-NOT ATTENDING THE TELEPHONE CALL OF HONORABLE MPA BY M.S	135 277
DHQ HOSPITAL GUJRANWALA	384
questions REGARDING-	252
-Construction of Institute of Mental Health Lahore (<i>Question No. 1032*</i>)	77
-Details about AIDS and other patients in prisons (<i>Question No. 1130*</i>)	
-Establishment of consumers courts on district level (<i>Question No. 1832*</i>)	381
-Establishment of prisons at district level (<i>Question No. 1000*</i>)	63
-Illegal occupants over land of Forest Department in Gujranwala (<i>Question No. 550</i>)	
-Incidents of burst of boilers in factories of Gujranwala (<i>Question No. 1606*</i>)	
-Step taken for increase in silk production (<i>Question No. 1902*</i>)	
AUTHORITIES-	
-Of the House	7
AWAIS AHMAD KHAN LAGHARI, SARDAR	
DISCUSSION On-	
-Price control	456
AYSHA IQBAL, MS.	
question REGARDING-	
-Establishment of offices of Specialized Healthcare and Medical Education in rented building of Khawaja Safdar Medical University Sialkot	193

	PAGE
	NO.
(Question No. 2612*)	
AZMA ZAHID BOKHARI, MRS.	
question REGARDING-	76
-Issuance of game licences since August 2018 (Question No. 529)	

B

BILLS-

-The Companies Profits (Workers Participation) (Amendment) Bill 2019 (Introduced in the House)	110
-The Provincial Employees Social Security (Amendment) Bill 2019 (Bill No. 8 of 2019) (Considered and passed by the House)	323-326
-The Punjab Aab-e-Pak Authority (Amendment) Bill 2019 (Bill No. 26 of 2019) (Considered and passed by the House)	331-334
-The Punjab Khal Panchayat Bill 2019 (Bill No. 16 of 2019) (Considered and passed by the House)	326-329
-The Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2019 (Considered and passed by the House)	111-114
-The Punjab Minimum Wages Bill 2019 (Considered and passed by the House)	334-336
-The Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2019 (Bill No. 24 of 2019) (Considered and passed by the House)	319-322
-The Punjab Seized and Freezed Facilities (Hospitals and Dispensaries) Bill 2019 (Considered and passed by the House)	315-319
-The Punjab Seized and Freezed Institutions (Madaaris and Schools) Bill 2019 (Considered and passed by the House)	120-124
-The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2019 (Introduced in the House)	110
-The Punjab Water Bill 2019 (Considered and passed by the House)	312-315
-The Punjab Workers Welfare Fund Bill 2019 (Bill No. 28 of 2019) (Considered and passed by the House)	329-331
-The Punjab Zakat and Ushr (Amendment) Bill 2019 (Considered and passed by the House)	114-120
-The Rawalpindi Women University, Rawalpindi Bill 2019 (Considered and passed by the House)	336-346

C

CABINET-

-OF THE PUNJAB

	PAGE NO.
Call attention Notices REGARDING-	
-Deaths in area of Police Station Kot Mubarik, Dera Ghazi Khan	416
during counter firing of police and robbers	415
-Looting by robbers from supervisor of a private company in Kasur	90
-Murder of boy and girl on refusal to marry	91
-Murder of five persons due to firing of terrorists in Rajanpur	
CHIEF MINISTER OF PUNJAB	
-SEE UNDER USMAN AHMED KHAN BUZDAR, MR.	
D	
DISCUSSION On-	
-Price control	424-467
E	
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-	
-Resolution on condemnation of blasphemies against the Holy Prophet and his companions	89
EXTENSION IN VALIDITY PERIOD OF ORDINANCES-	
-The Rawalpindi Women University, Rawalpindi Ordinance 2019 (IX of 2019)	103
-The Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Ordinance 2019 (IIX of 2019)	106
-The Punjab Public Private Partnership Ordinance 2019 (XI of 2019)	105
-The Punjab Probation and Parole Service Ordinance 2019 (XIII of 2019)	107
-The University of Mianwali Ordinance 2019 (X of 2019)	104
F	
FARAH AZMI, SYEDA	
questions REGARDING-	
-Lack of medical facilities in Trauma Centre of Government Allama Iqbal Teaching Hospital Sialkot (<i>Question No. 2257*</i>)	189
-Medical facilities in Government Khawaja Safdar Medical College and Government Allama Iqbal Teaching Hospital Sialkot (<i>Question No. 2256*</i>)	188
-Non availability of M.S and Surgeon Doctor in Government Sardar Begum Teaching Hospital Sialkot (<i>Question No. 652</i>)	212
FAROOQ AMANULLAH DRESHAK, SARDAR	
Fateha khwani (CONDOLENCE)-	
-On sad demise of Moulana Rehmatullah Ex MPA, daughter of	18

	PAGE
	NO.
Mumtaz Ali MPA and Shohda of Security Forces in Rajanpur	
Fateha khwani (CONDOLENCE)-	
-On sad demise of Moulana Rehmatullah Ex MPA, daughter of Mumtaz Ali MPA and Shohda of Security Forces in Rajanpur	17
-On sad demise of wife of Mian Fazal-e-Haq MPA	239
FIRDOUS RAHNA, MS.	
question REGARDING-	
-Awarding of contract of cleanliness in Allied Hospital and Children Hospital Faisalabad (<i>Question No. 2795*</i>)	199
FOREST, WILDLIFE & FISHERIES DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	75
-Allocation of funds for "Green Punjab Programme" (<i>Question No. 442</i>)	
-Annual production of fish larvae and area of Fisheries Department (<i>Question No. 1894*</i>)	37
-Area and budget of Forest Department in district Kasur (<i>Question No. 1693*</i>)	62
-Area of Forest Department in district Chiniot (<i>Question No. 1704*</i>)	27
-Areas suitable for cultivation of olive in the province (<i>Question No. 2816*</i>)	69
-Budget, machinery and motor vehicles for Forest Department district Faisalabad (<i>Question No. 670</i>)	82
-Details about Guzara Forest Advisory Committee Rawalpindi (<i>Question No. 2348*</i>)	65
-Details about plantation campaign in Lahore (<i>Question No. 1569*</i>)	60
-Employees involved in illegal cutting of timber in forests of Sahiwal during June 2017 to May 2018 (<i>Question No. 679</i>)	84
-Illegal occupants over land of Forest Department in Gujranwala (<i>Question No. 550</i>)	77
-Income and expenditures of Forest Department for the years 2016 to 2018 (<i>Question No. 574</i>)	78
-Income from Guzara Forests in Rawalpindi during the years 2016-18 (<i>Question No. 2349*</i>)	67
-Issuance of game licences since August 2018 (<i>Question No. 529</i>)	76
-Number of animals in Lahore Zoo and import of elephant (<i>Question No. 676</i>)	83
-Number of employees of Forest Department in district Lahore and recruitment during 2017-18 (<i>Question No. 710</i>)	86
-Number of fish farms and production of fish in the province (<i>Question No. 440</i>)	72
-Number of plants planted during plantation campaign in Lahore (<i>Question No. 1640*</i>)	22
-Number of plants planted during 2018 (<i>Question No. 2782*</i>)	50

	PAGE
NO.	
-Offices and budget of Forest Department in Faisalabad (<i>Question No. 1494*</i>)	19
-Offices, employees and budget of Forest Department in district Sargodha (<i>Question No. 2077*</i>)	42 30
-Plantation campaign in Sargodha (<i>Question No. 1842*</i>)	70
-Plantation of Sheesham trees in the province (<i>Question No. 2817*</i>)	33
-Posts of watcher in Fisheries Department (<i>Question No. 1871*</i>)	
-Plantation at roads and canal banks in Lahore under "Green Pakistan Programme" (<i>Question No. 634</i>)	80 68
-Procedure for plantation campaign (<i>Question No. 2815*</i>)	
-Replacement of trees on the banks of canals and water courses (<i>Question No. 2792*</i>)	57
-Selection of suitable plants to be planted in Hyetal (dependent to rainfall) areas under Green Pakistan Programme (<i>Question No. 2712*</i>)	45
-Step taken for increase in area of forests and number of nurseries in the province (<i>Question No. 759</i>)	87 63
-Step taken for increase in silk production (<i>Question No. 1902*</i>)	54
-Step taken for protection of Forests (<i>Question No. 2783*</i>)	
-Total area of forests in district Sahiwal and area under control of illegal occupants (<i>Question No. 649</i>)	81

G

GULNAZ SHAHZADI, MRS.

question REGARDING-	
-Number and progress of X-Ray and other machines in Civil Hospital Sialkot (<i>Question No. 1381*</i>)	154

H

HAMID RASHID, MR.

questions REGARDING-	
-Posts of doctors and paramedical staff in Allied Hospital Faisalabad (<i>Question No. 1549*</i>)	177
-Shifting of District Jail Faisalabad away from Agriculture University (<i>Question No. 1546*</i>)	280
-Vacancies of Doctors and Paramedical staff in DHQ Faisalabad (<i>Question No. 1954*</i>)	186

HASSAN MURTAZA, SYED

questions REGARDING-	
-Area of Forest Department in district Chiniot (<i>Question No. 1704*</i>)	27 288
-Funds allocated for establishment of prisons (<i>Question No. 2577*</i>)	

PAGE

NO.

I

INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT DEPARTMENT-

questions REGARDING-	395
-Action against price hikers (<i>Question No. 2958*</i>)	413
-Area and number of industrial estates (<i>Question No. 826</i>)	
-Area and number of plots in Small Industrial Estate Khanewal (<i>Question No. 2526*</i>)	389
-Area, budget and staff of Government College of Technology (formen) Faisalabad (<i>Question No. 1895*</i>)	386
-Colleges of TEVTA in Sargodha (<i>Question No. 1882*</i>)	359
-Details about free courses in Government Technical Training Institute for Women Lahore (<i>Question No. 646</i>)	403
-Details about posts of Deputy General Manager (Cooperative) in TEVTA head office (<i>Question No. 1793*</i>)	356
-Details about Sillanwali Technical Training Centre and Vocational Institute Shah Nagdar Sargodha (<i>Question No. 674</i>)	405
-Establishment of consumers courts on district level (<i>Question No. 1832*</i>)	384
-Establishment of Industrial Estate and tax free zone in Dera Ghazi Khan (<i>Question No. 2392*</i>)	388
-Establishment of Price Control Committees (<i>Question No. 1970*</i>)	371
-Establishment of Technical Education Institute in PP-120 Rajana Toba Tek Singh (<i>Question No. 1654*</i>)	383
-Free skills programmes in institutions of TEVTA (<i>Question No. 781</i>)	407
-Incidents of burst of boilers in factories of Gujranwala (<i>Question No. 1606*</i>)	381
-Institutions of TEVTA in Sargodha (<i>Question No. 1883*</i>)	366
-Launching of Android Application for control over prices of utilities (<i>Question No. 795</i>)	411
-Number of Industrial Estates in tehsil Khanewal and Jahanian (<i>Question No. 2740*</i>)	392
-Number of Industrial Estates in the province (<i>Question No. 793</i>)	409
-Number of Institutions of TEVTA in district Lahore and details about staff therein (<i>Question No. 648</i>)	404
-Number of small industries and step taken for betterment thereof by the Government (<i>Question No. 782</i>)	407
-Number of Technical Training Centres in district Rajanpur (<i>Question No. 3167*</i>)	399
-Progress of Punjab Industrial Estate Development and Management Company (<i>Question No. 3005*</i>)	398
-Project of Quaid-e-Azam Apparel Park Sheikhpura (<i>Question No. 2833*</i>)	395
-Schemes for development of Small Industries in Rahim Yar Khan	400

	PAGE
	NO.
(Question No. 530)	
-Starting of Chinese Language Course classes in TEVTA head office Gulberg Lahore (Question No. 2196*)	375
-Step taken against increase in prices of edibles in month of Ramdhan (Question No. 621)	401
-Step taken for development of leather industries in financial year 2019-20 (Question No. 814)	412
J	
JAVED KAUSAR, MR.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Demand for activation of Trauma Centre in Gujar Khan	224
K	
KANWAL PERVAIZ CH, MS.	
questions REGARDING-	
-Details about free courses in Government Technical Training Institute for Women Lahore (Question No. 646)	403
-Details about prisons in Lahore (Question No. 1877*)	283
-Establishment of Price Control Committees (Question No. 1970*)	371
-Number of AIDS patients in District Jail Lahore and details about their treatment (Question No. 3052*)	292
-Number of animals in Lahore Zoo and import of elephant (Question No. 676)	83
-Number of Family Physicians running private clinics in Lahore (Question No. 1973*)	173
-Number of Institutions of TEVTA in district Lahore and details about staff therein (Question No. 648)	404
-Number of per day patients in out door of Kot Khawaja Saeed Hospital Lahore (Question No. 623)	211
-Selection of suitable plants to be planted in Hyetal (dependent to rainfall) areas under Green Pakistan Programme (Question No. 2712*)	45
KHADIJA UMER, MS.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Demand to declare third division master degree holder eligible for posts of CTI Teacher	420
question REGARDING-	
-Ratio of female staff in prisons according to number of female prisoners (Question No. 2087*)	286
KHALID MEHMOOD BABAR, MALIK	
questions REGARDING-	209

	PAGE
	NO.
-Construction of Civil Hospital Bahawalpur (<i>Question No. 599</i>)	187
-Details about project of Children Hospital Bahawalpur (<i>Question No. 2023*</i>)	
-Number of students in Quaid-e-Azam Medical College Bahawalpur (<i>Question No. 1873*</i>)	180
KHALIDA MANSOOR, MS.	
question REGARDING-	151
-Non availability of facilities in Civil Hospital Faisalabad (<i>Question No. 1328*</i>)	
KHALIL TAHIR SINDHU, MR.	
point of order REGARDING-	
-Demand for implementation upon ruling of the chair for giving name of Waris Meer underpass to the underpass adjacent to New Campus Lahore	93
M	
MINISTER FOR HIGHER EDUCATION ADDITIONAL CHARGE OF PUNJAB INFORMATION AND TECHNOLOGY BOARD	
-See under Yasir Humayun, Mr.	
MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT	
-See under Muhammad Aslam Iqbal, Mian	
MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS, SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL	
-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.	
MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTH AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION	
-See under Yasmin Rashid, Ms.	
MINISTER FOR PRISONS	
-See under Zawar Hussain Warraich, Mr.	
MINISTER FOR REVENUE	
-See under Muhammad Anwar, Malik	
MINISTER FOR SCHOOL EDUCATION	
-See under Murad Raas, Mr.	
MOHSIN ATTA KHAN KHOSA, MR.	
Call attention Notice REGARDING-	
-Deaths in area of Police Station Kot Mubarak, Dera Ghazi Khan during counter firing of police and robbers	416
MOMINA WAHEED, MS.	
questions REGARDING-	
-Launching of Android Application for control over prices of utilities (<i>Question No. 795</i>)	411 409
-Number of Industrial Estates in the province (<i>Question No. 793</i>)	302

	PAGE
	NO.
-Provision of facilities in prisons (<i>Question No. 790</i>)	
MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH, MR.	
questions REGARDING-	
-Areas suitable for cultivation of olive in the province (<i>Question No. 2816*</i>)	69
-Procedure of handing over the dead body of prisoners to his family (<i>Question No. 2084*</i>)	284
MUHAMMAD AFZAL, MR.	
question REGARDING-	70
-Plantation of Sheesham trees in the province (<i>Question No. 2817*</i>)	
MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK	
Call attention Notice REGARDING-	415
-Looting by robbers from supervisor of a private company in Kasur	62
questions REGARDING-	375
-Area and budget of Forest Department in district Kasur (<i>Question No. 1693*</i>)	
-Starting of Chinese Language Course classes in TEVTA head office Gulberg Lahore (<i>Question No. 2196*</i>)	
MUHAMMAD ANWAR, MALIK (<i>Minister for Revenue</i>)	
point of order REGARDING-	
-Demand for redressing the grievances of employees of Punjab Land Record Authority protesting in front of Punjab Assembly	305
MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.	
questions REGARDING-	
-Employees involved in illegal cutting of timber in forests of Sahiwal during June 2017 to May 2018 (<i>Question No. 679</i>)	84
-Income and expenditures of Forest Department for the years 2016 to 2018 (<i>Question No. 574</i>)	78
-Provision of high security in Central Jail Sahiwal (<i>Question No. 1803*</i>)	267
-Step taken for welfare of women prisoners in Central Jail Sahiwal (<i>Question No. 998*</i>)	241
-Total area of forests in district Sahiwal and area under control of illegal occupants (<i>Question No. 649</i>)	81
MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN (<i>Minister for Industries, Commerce & Investment</i>)	
Answers to the questions REGARDING-	396
-Action against price hikers (<i>Question No. 2958*</i>)	414
-Area and number of industrial estates (<i>Question No. 826</i>)	

	PAGE
	NO.
-Area and number of plots in Small Industrial Estate Khanewal (<i>Question No. 2526*</i>)	389
-Area, budget and staff of Government College of Technology (formen) Faisalabad (<i>Question No. 1895*</i>)	387 359
-Colleges of TEVTA in Sargodha (<i>Question No. 1882*</i>)	
-Details about free courses in Government Technical Training Institute for Women Lahore (<i>Question No. 646</i>)	403
-Details about posts of Deputy General Manager (Cooperative) in TEVTA head office (<i>Question No. 1793*</i>)	357
-Details about Sillanwali Technical Training Centre and Vocational Institute Shah Nagdar Sargodha (<i>Question No. 674</i>)	406
-Establishment of consumers courts on district level (<i>Question No. 1832*</i>)	384
-Establishment of Industrial Estate and tax free zone in Dera Ghazi Khan (<i>Question No. 2392*</i>)	388 372
-Establishment of Price Control Committees (<i>Question No. 1970*</i>)	
-Establishment of Technical Education Institute in PP-120 Rajana Toba Tek Singh (<i>Question No. 1654*</i>)	383 407
-Free skills programmes in institutions of TEVTA (<i>Question No. 781</i>)	
-Incidents of burst of boilers in factories of Gujranwala (<i>Question No. 1606*</i>)	381 367
-Institutions of TEVTA in Sargodha (<i>Question No. 1883*</i>)	
-Launching of Android Application for control over prices of utilities (<i>Question No. 795</i>)	411
-Number of Industrial Estates in tehsil Khanewal and Jahanian (<i>Question No. 2740*</i>)	393 409
-Number of Industrial Estates in the province (<i>Question No. 793</i>)	
-Number of Institutions of TEVTA in district Lahore and details about staff therein (<i>Question No. 648</i>)	404
-Number of small industries and step taken for betterment thereof by the Government (<i>Question No. 782</i>)	408
-Number of Technical Training Centres in district Rajanpur (<i>Question No. 3167*</i>)	399
-Progress of Punjab Industrial Estate Development and Management Company (<i>Question No. 3005*</i>)	398 395
-Project of Quaid-e-Azam Apparel Park Sheikhupura (<i>Question No. 2833*</i>)	
-Schemes for development of Small Industries in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 530</i>)	400
-Starting of Chinese Language Course classes in TEVTA head office Gulberg Lahore (<i>Question No. 2196*</i>)	376
-Step taken against increase in prices of edibles in month of Ramdhan (<i>Question No. 621</i>)	401
-Step taken for development of leather industries in financial year 2019-20 (<i>Question No. 814</i>)	412
DISCUSSION On-	424

	PAGE
	NO.
-Price control	
MUHAMMAD AYUB KHAN, MR.	
question REGARDING-	
-Establishment of Technical Education Institute in PP-120 Rajana Toba Tek Singh (<i>Question No. 1654*</i>)	383
MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. (<i>Minister for Law & Parliamentary Affairs, Social Welfare & Bait-ul-Maal</i>)	
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
-Demand for closure of illegal Campuses of University of Lahore	227
	94
-INCREASE IN INCIDENTS OF TIMBER THEFTS IN FORESTS OF BHAGOWAL, SARGODHA	
BILLS (<i>Discussed upon</i>)-	110
-The Companies Profits (Workers Participation) (Amendment) Bill 2019	323
-The Provincial Employees Social Security (Amendment) Bill 2019 (Bill No. 8 of 2019)	331 326
-The Punjab Aab-e-Pak Authority (Amendment) Bill 2019 (Bill No. 26 of 2019)	111
-The Punjab Khal Panchayat Bill 2019 (Bill No. 16 of 2019)	334
-The Punjab Land Revenue (Amendment) Bill 2019	
-The Punjab Minimum Wages Bill 2019	319
-The Punjab Regularization of Service (Amendment) Bill 2019 (Bill No. 24 of 2019)	315
-The Punjab Seized and Freezed Facilities (Hospitals and Dispensaries) Bill 2019	120 110
-The Punjab Seized and Freezed Institutions (Madaaris and Schools) Bill 2019	313
-The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill 2019	329 114
	336
-THE PUNJAB WATER BILL 2019	
-THE PUNJAB WORKERS WELFARE FUND BILL 2019 (BILL NO. 28 OF 2019)	416 415
-THE PUNJAB ZAKAT AND USHR (AMENDMENT) BILL 2019	90 91
-The Rawalpindi Women University, Rawalpindi Bill 2019	
Call attention Notices REGARDING-	89
-Deaths in area of Police Station Kot Mubarak, Dera Ghazi Khan during counter firing of police and robbers	
-Looting by robbers from supervisor of a private company in Kasur	103
-Murder of boy and girl on refusal to marry	
-Murder of five persons due to firing of terrorists in Rajanpur	106

	PAGE
	NO.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-	105
-Resolution on condemnation of blasphemies against the Holy Prophet and his companions	107
	104
EXTENSION IN VALIDITY PERIOD OF ORDINANCES-	
-The Rawalpindi Women University, Rawalpindi Ordinance 2019 (IX of 2019)	108
	108
-The Punjab Medical Teaching Institutions (Reforms) Ordinance 2019 (IIX of 2019)	308
-The Punjab Public Private Partnership Ordinance 2019 (XI of 2019)	109
-The Punjab Probation and Parole Service Ordinance 2019 (XIII of 2019)	
-THE UNIVERSITY OF MIANWALI ORDINANCE 2019 (X OF 2019)	93
ORDINANCES (Laid in the House)-	
-The Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Ordinance 2019	98
-The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2019	354
-The Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2019	309
-THE PUNJAB VILLAGE PANCHAYATS AND NEIGHBOURHOOD COUNCILS (AMENDMENT) ORDINANCE 2019	125
points of order REGARDING-	
-Demand for implementation upon ruling of the chair for giving name of Waris Meer under-pass to the under pass adjacent to New Campus Lahore	
-Demand for withdrawal of Ordinances mentioned in Agenda and to legislate in accordance with rules	
-Stopping MPAs by Police to meet visitors on the eve of attendance in the court	
report (LAID IN THE HOUSE) REGARDING-	
-ANNUAL REPORT/POST ELECTION REVIEW 2018	
zero hour notice REGARDING-	
-Demises of many persons due to wild pigs in tehsil Kotli Satian	
MUAHMMAD FAISAL KHAN NIAZI, MR.	
questions REGARDING-	
-Area and number of plots in Small Industrial Estate Khanewal (Question No. 2526*)	389
-Number of Industrial Estates in tehsil Khanewal and Jahanian	392

	PAGE
	NO.
(<i>Question No. 2740*</i>)	195
-Number of wards and beds in Chaudhary Parvez Elahi Institute of Cardiology Multan (<i>Question No. 2769*</i>)	197
-Number of wards and beds in General Hospital and Children Hospital Multan (<i>Question No. 2770*</i>)	
MUHAMMAD ILLYAS, MR.	
Fateha khwani (CONDOLENCE)-	
-On sad demise of Moulana Rehmatullah Ex MPA, daughter of Mumtaz Ali MPA and Shohda of Security Forces in Rajanpur	18
MUHAMMAD JAMIL, MR.	
question REGARDING-	176
-Establishment of Bahawalnager Medical College (<i>Question No. 1394*</i>)	
MUHAMMAD LATASUB SATTI, MR.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Non availability of specialist doctors in THQ Hospital Murree	421
MUHAMMAD RAZA HUSSAIN BUKHARI, MR. (<i>Parliamentary Secretary for Forestry, Wildlife & Fisheries</i>)	
Answers to the questions REGARDING-	
-Annual production of fish larvae and area of Fisheries Department	38
(<i>Question No. 1894*</i>)	28
-Area of Forest Department in district Chiniot (<i>Question No. 1704*</i>)	
-Number of plants planted during plantation campaign in Lahore (<i>Question No. 1640*</i>)	23
	51
-Number of plants planted during 2018 (<i>Question No. 2782*</i>)	19
-Offices and budget of Forest Department in Faisalabad (<i>Question No. 1494*</i>)	
-Offices, employees and budget of Forest Department in district Sargodha (<i>Question No. 2077*</i>)	42
	30
-Plantation campaign in Sargodha (<i>Question No. 1842*</i>)	33
-Posts of watcher in Fisheries Department (<i>Question No. 1871*</i>)	
-Replacement of trees on the banks of canals and water courses (<i>Question No. 2792*</i>)	58
-Selection of suitable plants to be planted in Hyetal (dependent to rainfall) areas under Green Pakistan Programme (<i>Question No. 2712*</i>)	46
	54
-Step taken for protection of Forests (<i>Question No. 2783*</i>)	
MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR, MR.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Closure of drain in Chak No. 195 G.B in tehsil Samundari	304
MUHAMMAD SAQIB KHURSHED, MR.	
question REGARDING-	
-Number of fish farms and production of fish in the province	72

	PAGE
	NO.
(Question No. 440)	
MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.	
questions REGARDING-	
-Admissions in MBBS and other classes in Punjab Medical College Faisalabad (Question No. 1935*)	185
-Annual production of fish larvae and area of Fisheries Department (Question No. 1894*)	37
-Approved and affiliated private medical colleges of Faisalabad with PMDC (Question No. 1934*)	183
-Area, budget and staff of Government College of Technology (formen) Faisalabad (Question No. 1895*)	386
-Budget, machinery and motor vehicles for Forest Department district Faisalabad (Question No. 670)	82
-Details about Borstal Jail Faisalabad (Question No. 1796*)	282
-Details about District Jail Faisalabad (Question No. 1795*)	280
-Details about posts of Deputy General Manager (Cooperative) in TEVTA head office (Question No. 1793*)	356
-Number of barracks in Central Jail Faisalabad (Question No. 568)	296
-Number of HIV/AIDS patients in Hospitals of Faisalabad division (Question No. 754)	216
-Number of Medical Colleges in Faisalabad and details about admissions therein (Question No. 591)	207
-Offices and budget of Forest Department in Faisalabad (Question No. 1494*)	19
MUHAMMAD WARIS SHAD, MR.	
BILL (Discussed upon)-	
	314
-THE PUNJAB WATER BILL 2019	
	309
report (LAID IN THE HOUSE) REGARDING-	
-Annual Report/Post Election Review 2018	
MUNAWAR HUSSAIN, RANA	
question REGARDING-	
-Details about Sillanwali Technical Training Centre and Vocational Institute Shah Nagdar Sargodha (Question No. 674)	405
MUNIRA YAMIN SATTI, MS.	
questions REGARDING-	
-Details about Guzara Forest Advisory Committee Rawalpindi (Question No. 2348*)	65
-Income from Guzara Forests in Rawalpindi during the years 2016-18 (Question No. 2349*)	67
	254

	PAGE
NO.	
-Vacancies of Head Warden in Central Jail Adiyala (<i>Question No. 1110*</i>) MURAD RAAS, MR. (<i>Minister for School Education</i>)	
zero hour notice REGARDING-	
-Charging of full fee for vacation period by private schools despite of orders of the supreme court	126
N	
NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-	
-18 th November, 2019	16
-19 th November, 2019	134
-20 th November, 2019	238
-21 st November, 2019	352
NADEEM KAMRAN, MALIK	
point of order REGARDING-	
-Stopping MPAs by Police to meet visitors on the eve of attendance in the court	355
NASEER AHMAD, MR.	
point of order REGARDING-	
-Stopping MPAs by Police to meet visitors on the eve of attendance in the court	353
NASRIN TARIQ, MS.	
question REGARDING-	
-Step taken for look after of children living with women prisoners (<i>Question No. 1162*</i>)	255
NEELUM HAYAT MALIK, MS.	
question REGARDING-	
-Step taken against increase in prices of edibles in month of Ramdhan (<i>Question No. 621</i>)	401
NOTIFICATION of-	
-Summoning of 16 th session of 17 th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 18 th November, 2019	1
O	
OFFICERS-	
-Of the House	13

	PAGE
	NO.
ORDINANCES (<i>Laid in the House</i>)-	
-The Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Ordinance 2019	
-The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2019	108
-The Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2019	108
-The Punjab Village Panchayats and Neighbourhood Councils (Amendment) Ordinance 2019	308
	109
P	
Panel of Chairmen-	
-Announcement regarding Panel of Chairmen for 16 th session of 17 th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 18 th November, 2019	17
Parliamentary Secretaries-	11
-OF THE PUNJAB	
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR FORESTRY, WILDLIFE & FISHERIES	
-SEE UNDER MUHAMMAD RAZA HUSSAIN BUKHARI, MR.	
points of order REGARDING-	
-Demand for implementation upon ruling of the chair for giving name of Waris Meer under-pass to the under pass adjacent to New Campus Lahore	93
-Demand for redressing the grievances of employees of Punjab Land Record Authority protesting in front of Punjab Assembly	239, 305
-Demand for withdrawal of Ordinances mentioned in Agenda and to legislate in accordance with rules	95
-Stopping MPAs by Police to meet visitors on the eve of attendance in the court	353
PRISONS DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	
-Channel of promotion of officers and officers cadre in Prisons Department (<i>Question No. 548</i>)	294
-Details about AIDS and other patients in prisons (<i>Question No. 1130*</i>)	277
-Details about Borstal Jail Faisalabad (<i>Question No. 1796*</i>)	282
-Details about District Jail Faisalabad (<i>Question No. 1795*</i>)	280
-Details about prisons in Lahore (<i>Question No. 1877*</i>)	283
-Establishment of District Jail in Nankana Sahib (<i>Question No. 1226*</i>)	279
	252
	286

	PAGE
	NO.
-Establishment of prisons at district level (<i>Question No. 1000*</i>)	
-Expenditures incurred upon Iftari of prisoners (<i>Question No. 2138*</i>)	300
-Facilities and numbers of prisoners in District Jail Rahim Yar Khan (<i>Question No. 737</i>)	288
-Funds allocated for establishment of prisons (<i>Question No. 2577*</i>)	261
-Increase in telephone booths in prisons (<i>Question No. 1642*</i>)	292
-Number of AIDS patients in District Jail Lahore and details about their treatment (<i>Question No. 3052*</i>)	296
-Number of barracks in Central Jail Faisalabad (<i>Question No. 568</i>)	265
-Permission for availability of TV and Radio in prisons (<i>Question No. 1644*</i>)	284
-Procedure of handing over the dead body of prisoners to his family (<i>Question No. 2084*</i>)	302
-Provision of facilities in prisons (<i>Question No. 790</i>)	267
-Provision of high security in Central Jail Sahiwal (<i>Question No. 1803*</i>)	297
-Purchase of cooking oil for Sehri and Iftari of prisoners (<i>Question No. 658</i>)	286
-Ratio of female staff in prisons according to number of female prisoners (<i>Question No. 2087*</i>)	280
-Shifting of District Jail Faisalabad away from Agriculture University (<i>Question No. 1546*</i>)	255
-Step taken for look after of children living with women prisoners (<i>Question No. 1162*</i>)	241
-Step taken for welfare of women prisoners in Central Jail Sahiwal (<i>Question No. 998*</i>)	290
-Treatment of Hepatitis and AIDS patients in District Jail Rahim Yar Khan (<i>Question No. 2609*</i>)	254
-Vacancies of Head Warden in Central Jail Adiyala (<i>Question No. 1110*</i>)	

	PAGE
	NO.
Privilege motion REGARDING-	
	218
-NOT ATTENDING THE TELEPHONE CALL OF HONORABLE MPA BY M.S	
DHQ HOSPITAL GUJRANWALA	
	Q
questions REGARDING-	
FOREST, WILDLIFE & FISHERIES DEPARTMENT-	75
-Allocation of funds for "Green Punjab Programme" (<i>Question No. 442</i>)	
-Annual production of fish larvae and area of Fisheries Department (<i>Question No. 1894*</i>)	37
-Area and budget of Forest Department in district Kasur (<i>Question No. 1693*</i>)	62
-Area of Forest Department in district Chiniot (<i>Question No. 1704*</i>)	27
-Areas suitable for cultivation of olive in the province (<i>Question No. 2816*</i>)	69
-Budget, machinery and motor vehicles for Forest Department district Faisalabad (<i>Question No. 670</i>)	82
-Details about Guzara Forest Advisory Committee Rawalpindi (<i>Question No. 2348*</i>)	65
-Details about plantation campaign in Lahore (<i>Question No. 1569*</i>)	60
-Employees involved in illegal cutting of timber in forests of Sahiwal during June 2017 to May 2018 (<i>Question No. 679</i>)	84
-Illegal occupants over land of Forest Department in Gujranwala (<i>Question No. 550</i>)	77
-Income and expenditures of Forest Department for the years 2016 to 2018 (<i>Question No. 574</i>)	78
-Income from Guzara Forests in Rawalpindi during the years 2016-18 (<i>Question No. 2349*</i>)	67
-Issuance of game licences since August 2018 (<i>Question No. 529</i>)	76
-Number of animals in Lahore Zoo and import of elephant (<i>Question No. 676</i>)	83
-Number of employees of Forest Department in district Lahore and recruitment during 2017-18 (<i>Question No. 710</i>)	86
-Number of fish farms and production of fish in the province (<i>Question No. 440</i>)	72
-Number of plants planted during plantation campaign in Lahore (<i>Question No. 1640*</i>)	22
-Number of plants planted during 2018 (<i>Question No. 2782*</i>)	50
-Offices and budget of Forest Department in Faisalabad	19

	PAGE
	NO.
(<i>Question No. 1494*</i>)	42
-Offices, employees and budget of Forest Department in district Sargodha (<i>Question No. 2077*</i>)	30
-Plantation campaign in Sargodha (<i>Question No. 1842*</i>)	70
-Plantation of Sheesham trees in the province (<i>Question No. 2817*</i>)	33
-Posts of watcher in Fisheries Department (<i>Question No. 1871*</i>)	80
-Plantation at roads and canal banks in Lahore under "Green Pakistan Programme" (<i>Question No. 634</i>)	68
-Procedure for plantation campaign (<i>Question No. 2815*</i>)	57
-Replacement of trees on the banks of canals and water courses (<i>Question No. 2792*</i>)	45
-Selection of suitable plants to be planted in Hyetal (dependent to rainfall) areas under Green Pakistan Programme (<i>Question No. 2712*</i>)	87
-Step taken for increase in area of forests and number of nurseries in the province (<i>Question No. 759</i>)	63
-Step taken for increase in silk production (<i>Question No. 1902*</i>)	54
-Step taken for protection of Forests (<i>Question No. 2783*</i>)	81
-Total area of forests in district Sahiwal and area under control of illegal occupants (<i>Question No. 649</i>)	395
INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT DEPARTMENT-	413
-Action against price hikers (<i>Question No. 2958*</i>)	
-Area and number of industrial estates (<i>Question No. 826</i>)	389
-Area and number of plots in Small Industrial Estate Khanewal (<i>Question No. 2526*</i>)	386
-Area, budget and staff of Government College of Technology (formen) Faisalabad (<i>Question No. 1895*</i>)	359
-Colleges of TEVTA in Sargodha (<i>Question No. 1882*</i>)	403
-Details about free courses in Government Technical Training Institute for Women Lahore (<i>Question No. 646</i>)	356
-Details about posts of Deputy General Manager (Cooperative) in TEVTA head office (<i>Question No. 1793*</i>)	405
-Details about Sillanwali Technical Training Centre and Vocational Institute Shah Nagdar Sargodha (<i>Question No. 674</i>)	384
-Establishment of consumers courts on district level (<i>Question No. 1832*</i>)	388
-Establishment of Industrial Estate and tax free zone in Dera Ghazi Khan (<i>Question No. 2392*</i>)	371
-Establishment of Price Control Committees (<i>Question No. 1970*</i>)	383
-Establishment of Technical Education Institute in PP-120 Rajana Toba Tek Singh (<i>Question No. 1654*</i>)	407
-Free skills programmes in institutions of TEVTA (<i>Question No. 781</i>)	381
-Incidents of burst of boilers in factories of Gujranwala (<i>Question No. 1606*</i>)	366
-Institutions of TEVTA in Sargodha (<i>Question No. 1883*</i>)	411
-Launching of Android Application for control over prices of	

	PAGE
	NO.
utilities (<i>Question No. 795</i>)	392
-Number of Industrial Estates in tehsil Khanewal and Jahanian (<i>Question No. 2740*</i>)	409
-Number of Industrial Estates in the province (<i>Question No. 793</i>)	404
-Number of Institutions of TEVTA in district Lahore and details about staff therein (<i>Question No. 648</i>)	407
-Number of small industries and step taken for betterment thereof by the Government (<i>Question No. 782</i>)	399
-Number of Technical Training Centres in district Rajanpur (<i>Question No. 3167*</i>)	398
-Progress of Punjab Industrial Estate Development and Management Company (<i>Question No. 3005*</i>)	395
-Project of Quaid-e-Azam Apparel Park Sheikhupura (<i>Question No. 2833*</i>)	400
-Schemes for development of Small Industries in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 530</i>)	375
-Starting of Chinese Language Course classes in TEVTA head office Gulberg Lahore (<i>Question No. 2196*</i>)	401
-Step taken against increase in prices of edibles in month of Ramdhan (<i>Question No. 621</i>)	412
-Step taken for development of leather industries in financial year 2019-20 (<i>Question No. 814</i>)	
PRISONS DEPARTMENT-	294
-Channel of promotion of officers and officers cadre in Prisons Department (<i>Question No. 548</i>)	277
-Details about AIDS and other patients in prisons (<i>Question No. 1130*</i>)	282
-Details about Borstal Jail Faisalabad (<i>Question No. 1796*</i>)	280
-Details about District Jail Faisalabad (<i>Question No. 1795*</i>)	283
-Details about prisons in Lahore (<i>Question No. 1877*</i>)	279
-Establishment of District Jail in Nankana Sahib (<i>Question No. 1226*</i>)	252
-Establishment of prisons at district level (<i>Question No. 1000*</i>)	286
-Expenditures incurred upon Iftari of prisoners (<i>Question No. 2138*</i>)	300
-Facilities and numbers of prisoners in District Jail Rahim Yar Khan (<i>Question No. 737</i>)	288
-Funds allocated for establishment of prisons (<i>Question No. 2577*</i>)	261
-Increase in telephone booths in prisons (<i>Question No. 1642*</i>)	292
-Number of AIDS patients in District Jail Lahore and details about their treatment (<i>Question No. 3052*</i>)	296
-Number of barracks in Central Jail Faisalabad (<i>Question No. 568</i>)	265
-Permission for availability of TV and Radio in prisons (<i>Question No. 1644*</i>)	284
-Procedure of handing over the dead body of prisoners to his family (<i>Question No. 2084*</i>)	302
-Provision of facilities in prisons (<i>Question No. 790</i>)	267
-Provision of high security in Central Jail Sahiwal (<i>Question No. 1803*</i>)	297
-Purchase of cooking oil for Sehri and Iftari of prisoners	

	PAGE
	NO.
(Question No. 658)	286
-Ratio of female staff in prisons according to number of female prisoners (Question No. 2087*)	280
-Shifting of District Jail Faisalabad away from Agriculture University (Question No. 1546*)	255
-Step taken for look after of children living with women prisoners (Question No. 1162*)	241
-Step taken for welfare of women prisoners in Central Jail Sahiwal (Question No. 998*)	290
-Treatment of Hepatitis and AIDS patients in District Jail Rahim Yar Khan (Question No. 2609*)	254
-Vacancies of Head Warden in Central Jail Adiyala (Question No. 1110*)	
SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION DEPARTMENT-	201
-Ad hoc posting of 32 medical officers in General Hospital Lahore (Question No. 2824*)	185
-Admissions in MBBS and other classes in Punjab Medical College Faisalabad (Question No. 1935*)	183
-Approved and affiliated private medical colleges of Faisalabad with PMDC (Question No. 1934*)	199
-Awarding of contract of cleanliness in Allied Hospital and Children Hospital Faisalabad (Question No. 2795*)	171
-Cases of pediatric surgery in Children Hospital Lahore (Question No. 1944*)	205
-Completion of Teaching Hospitals in Dera Ghazi Khan, Sahiwal and Gujranwala and Urology Institute Rawalpindi (Question No. 549)	209
-Construction of Civil Hospital Bahawalpur (Question No. 599)	135
-Construction of Institute of Mental Health Lahore (Question No. 1032*)	192
-Details about C-Arm machine in Services Hospital Lahore (Question No. 2569*)	190
-Details about Doctors, staff and unavailable facilities in Sheikh Zayed Hospital Rahim Yar Khan (Question No. 2265*)	178
-Details about parking area and building of Ganga Ram Hospital Lahore (Question No. 1840*)	187
-Details about project of Children Hospital Bahawalpur (Question No. 2023*)	176
-Establishment of Bahawalnager Medical College (Question No. 1394*)	215
-Establishment of Cancer Hospital in Dera Ghazi Khan (Question No. 709)	214
-Establishment of Cardiology Centre in Dera Ghazi Khan division (Question No. 707)	214
-Establishment of Children Hospital in Dera Ghazi Khan (Question No. 708)	164
-Establishment of Faisalabad Institute of Cardiology and recruitment therein (Question No. 1670*)	192
-Establishment of Mental Hospitals at division level (Question No. 2384*)	213
-Establishment of mother and Child Care Hospital in Dera Ghazi Khan	

	PAGE
NO.	
(Question No. 706)	
-Establishment of offices of Specialized Healthcare and Medical Education in rented building of Khawaja Safdar Medical University Sialkot	193
(Question No. 2612*)	210
-Grant of time scale to employees of Children Hospital Multan	145
(Question No. 620)	
-Kidney and prostate patients in Jinnah Hospital (Question No. 1246*)	189
-Lack of medical facilities in Trauma Centre of Government Allama Iqbal Teaching Hospital Sialkot (Question No. 2257*)	188
-Medical facilities in Government Khawaja Safdar Medical College and Government Allama Iqbal Teaching Hospital Sialkot (Question No. 2256*)	151
-Non availability of facilities in Civil Hospital Faisalabad	212
(Question No. 1328*)	
-Non availability of M.S and Surgeon Doctor in Government Sardar Begum Teaching Hospital Sialkot (Question No. 652)	154
-Number and progress of X-Ray and other machines in Civil Hospital Sialkot (Question No. 1381*)	160
-Number of Dialysis machines in hospitals of Rawalpindi	173
(Question No. 1386*)	
-Number of Family Physicians running private clinics in Lahore	216
(Question No. 1973*)	
-Number of HIV/AIDS patients in Hospitals of Faisalabad division	207
(Question No. 754)	
-Number of Medical Colleges in Faisalabad and details about admissions therein (Question No. 591)	162
-Number of Pathologists in Punjab (Question No. 1458*)	211
-Number of per day patients in out door of Kot Khawaja Saeed Hospital Lahore (Question No. 623)	180
-Number of students in Quaid-e-Azam Medical College Bahawalpur	141
(Question No. 1873*)	
-Number of Ultra Sound Machines in Services Hospital Lahore	195
(Question No. 1177*)	
-Number of wards and beds in Chaudhary Parvez Elahi Institute of Cardiology Multan (Question No. 2769*)	197
-Number of wards and beds in General Hospital and Children Hospital Multan (Question No. 2770*)	168
-Position of Blood Banks in hospitals of Lahore (Question No. 1908*)	177
-Posts of doctors and paramedical staff in Allied Hospital Faisalabad	181
(Question No. 1549*)	
-Posts of Pharmacists in Services Hospital Lahore (Question No. 1875*)	182
-Posts of Pharmacy technician and X-Ray technician in Services Hospital Lahore (Question No. 1876*)	203
-Procedure of promotion of Paramedical staff of hospitals of Lahore	186
(Question No. 2867*)	

-VACANCIES OF DOCTORS AND PARAMEDICAL

	PAGE
	NO.
STAFF IN DHQ FAISALABAD (QUESTION NO. 1954*)	
QUORUM-	
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTING HELD ON-	
-19 th November, 2019	230
R	
RABIA NASEEM FAROOQI, MS.	
questions REGARDING-	395
-Action against price hikers (<i>Question No. 2958*</i>)	171
-Cases of pediatric surgery in Children Hospital Lahore (<i>Question No. 1944*</i>)	286
-Expenditures incurred upon Iftari of prisoners (<i>Question No. 2138*</i>)	86
-Number of employees of Forest Department in district Lahore and recruitment during 2017-18 (<i>Question No. 710</i>)	22
-Number of plants planted during plantation campaign in Lahore (<i>Question No. 1640*</i>)	407
-Number of small industries and step taken for betterment thereof by the Government (<i>Question No. 782</i>)	168
-Position of Blood Banks in hospitals of Lahore (<i>Question No. 1908*</i>)	33
-Posts of watcher in Fisheries Department (<i>Question No. 1871*</i>)	395
-Project of Quaid-e-Azam Apparel Park Sheikhpura (<i>Question No. 2833*</i>)	297
-Purchase of cooking oil for Sehri and Iftari of prisoners (<i>Question No. 658</i>)	412
-Step taken for development of leather industries in financial year 2019-20 (<i>Question No. 814</i>)	87
-Step taken for increase in area of forests and number of nurseries in the province (<i>Question No. 759</i>)	
RAHEELA NAEEM, MRS.	
questions REGARDING-	75
-Allocation of funds for "Green Punjab Programme" (<i>Question No. 442</i>)	178
-Details about parking area and building of Ganga Ram Hospital Lahore (<i>Question No. 1840*</i>)	141
-Number of Ultra Sound Machines in Services Hospital Lahore (<i>Question No. 1177*</i>)	
RASHIDA KHANAM, MS.	
Fateha khwani (CONDOLENCE)-	239
-On sad demise of wife of Mian Fazal-e-Haq MPA	

	PAGE
	NO.
RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -	15
-18 th November, 2019	133
-19 th November, 2019	237
-20 th November, 2019	351
-21 st November, 2019	
report (LAI D IN THE HOUSE) REGARDING-	309
-Annual Report/Post Election Review 2018	
RUKHSANA KAUSAR, MS.	
question REGARDING-	
-Details about C-Arm machine in Services Hospital Lahore (<i>Question No. 2569*</i>)	192
S	
SABEEN GUL KHAN, MS.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Embezzlement of state funds by Chief Officer district Rajanpur	229
SALMA SAADIA TAIMOOR, MS.	
questions REGARDING-	413
-Area and number of industrial estates (<i>Question No. 826</i>)	407
-Free skills programmes in institutions of TEVTA (<i>Question No. 781</i>)	50
-Number of plants planted during 2018 (<i>Question No. 2782*</i>)	
-Progress of Punjab Industrial Estate Development and Management Company (<i>Question No. 3005*</i>)	398
-Step taken for protection of Forests (<i>Question No. 2783*</i>)	54
QUORUM-	
-Indication of quorum of the House during sitting held on 19 th November, 2019	230
SALMAN RAFIQ, KHAWAJA	
questions REGARDING-	
-Channel of promotion of officers and officers cadre in Prisons Department (<i>Question No. 548</i>)	294
-Completion of Teaching Hospitals in Dera Ghazi Khan, Sahiwal and Gujranwala and Urology Institute Rawalpindi (<i>Question No. 549</i>)	205
-Increase in telephone booths in prisons (<i>Question No. 1642*</i>)	261
-Permission for availability of TV and Radio in prisons (<i>Question No. 1644*</i>)	265
SAMI ULLAH KHAN, MR.	

	PAGE NO.
point of order REGARDING-	
-Demand for withdrawal of Ordinances mentioned in Agenda and to legislate in accordance with rules	95
SHAHEEN RAZA, MS.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Demand for closure of illegal Campuses of University of Lahore	226
SHAHEENA KARIM, MS.	
questions REGARDING-	
-Establishment of Cancer Hospital in Dera Ghazi Khan (<i>Question No. 709</i>)	215
-Establishment of Cardiology Centre in Dera Ghazi Khan division (<i>Question No. 707</i>)	214
-Establishment of Children Hospital in Dera Ghazi Khan (<i>Question No. 708</i>)	214
-Establishment of Industrial Estate and tax free zone in Dera Ghazi Khan (<i>Question No. 2392*</i>)	388 192
-Establishment of Mental Hospitals at division level (<i>Question No. 2384*</i>)	
-Establishment of mother and Child Care Hospital in Dera Ghazi Khan (<i>Question No. 706</i>)	213
SHAHIDA AHMED, MS.	
question REGARDING-	
-Replacement of trees on the banks of canals and water courses (<i>Question No. 2792*</i>)	57
SHAZIA ABID, MS.	
Call attention Notice REGARDING-	
-Murder of five persons due to firing of terrorists in Rajanpur	91
Fateha khwani (CONDOLENCE)-	
-On sad demise of Moulana Rehmatullah Ex MPA, daughter of Mumtaz Ali MPA and Shohda of Security Forces in Rajanpur	17 399
question REGARDING-	
-Number of Technical Training Centres in district Rajanpur (<i>Question No. 3167*</i>)	
SHUJAHAT NAWAZ, MR.	
question REGARDING-	
-Procedure for plantation campaign (<i>Question No. 2815*</i>)	68
SOHAIB AHMAD MALIK, MR.	

	PAGE
	NO.
questions REGARDING-	359
-Colleges of TEVTA in Sargodha (<i>Question No. 1882*</i>)	366
-Institutions of TEVTA in Sargodha (<i>Question No. 1883*</i>)	
-Offices, employees and budget of Forest Department in district Sargodha (<i>Question No. 2077*</i>)	42
-Plantation campaign in Sargodha (<i>Question No. 1842*</i>)	30
SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	
-Ad hoc posting of 32 medical officers in General Hospital Lahore (<i>Question No. 2824*</i>)	201
-Admissions in MBBS and other classes in Punjab Medical College Faisalabad (<i>Question No. 1935*</i>)	185
-Approved and affiliated private medical colleges of Faisalabad with PMDC (<i>Question No. 1934*</i>)	183
-Awarding of contract of cleanliness in Allied Hospital and Children Hospital Faisalabad (<i>Question No. 2795*</i>)	199
-Cases of pediatric surgery in Children Hospital Lahore (<i>Question No. 1944*</i>)	171
-Completion of Teaching Hospitals in Dera Ghazi Khan, Sahiwal and Gujranwala and Urology Institute Rawalpindi (<i>Question No. 549</i>)	205
-Construction of Civil Hospital Bahawalpur (<i>Question No. 599</i>)	209
-Construction of Institute of Mental Health Lahore (<i>Question No. 1032*</i>)	135
-Details about C-Arm machine in Services Hospital Lahore (<i>Question No. 2569*</i>)	192
-Details about Doctors, staff and unavailable facilities in Sheikh Zayed Hospital Rahim Yar Khan (<i>Question No. 2265*</i>)	190
-Details about parking area and building of Ganga Ram Hospital Lahore (<i>Question No. 1840*</i>)	178
-Details about project of Children Hospital Bahawalpur (<i>Question No. 2023*</i>)	187
-Establishment of Bahawalnager Medical College (<i>Question No. 1394*</i>)	176
-Establishment of Cancer Hospital in Dera Ghazi Khan (<i>Question No. 709</i>)	215
-Establishment of Cardiology Centre in Dera Ghazi Khan division (<i>Question No. 707</i>)	214
-Establishment of Children Hospital in Dera Ghazi Khan (<i>Question No. 708</i>)	214
-Establishment of Faisalabad Institute of Cardiology and recruitment therein (<i>Question No. 1670*</i>)	164
-Establishment of Mental Hospitals at division level (<i>Question No. 2384*</i>)	192
-Establishment of mother and Child Care Hospital in Dera Ghazi Khan (<i>Question No. 706</i>)	213
-Establishment of offices of Specialized Healthcare and Medical Education	

	PAGE
	NO.
in rented building of Khawaja Safdar Medical University Sialkot (<i>Question No. 2612*</i>)	193
-Grant of time scale to employees of Children Hospital Multan (<i>Question No. 620</i>)	210 145
-Kidney and prostate patients in Jinnah Hospital (<i>Question No. 1246*</i>)	
-Lack of medical facilities in Trauma Centre of Government Allama Iqbal Teaching Hospital Sialkot (<i>Question No. 2257*</i>)	189
-Medical facilities in Government Khawaja Safdar Medical College and Government Allama Iqbal Teaching Hospital Sialkot (<i>Question No. 2256*</i>)	188
-Non availability of facilities in Civil Hospital Faisalabad (<i>Question No. 1328*</i>)	151
-Non availability of M.S and Surgeon Doctor in Government Sardar Begum Teaching Hospital Sialkot (<i>Question No. 652</i>)	212
-Number and progress of X-Ray and other machines in Civil Hospital Sialkot (<i>Question No. 1381*</i>)	154
-Number of Dialysis machines in hospitals of Rawalpindi (<i>Question No. 1386*</i>)	160
-Number of Family Physicians running private clinics in Lahore (<i>Question No. 1973*</i>)	173
-Number of HIV/AIDS patients in Hospitals of Faisalabad division (<i>Question No. 754</i>)	216
-Number of Medical Colleges in Faisalabad and details about admissions therein (<i>Question No. 591</i>)	207 162
-Number of Pathologists in Punjab (<i>Question No. 1458*</i>)	
-Number of per day patients in out door of Kot Khawaja Saeed Hospital Lahore (<i>Question No. 623</i>)	211
-Number of students in Quaid-e-Azam Medical College Bahawalpur (<i>Question No. 1873*</i>)	180
-Number of Ultra Sound Machines in Services Hospital Lahore (<i>Question No. 1177*</i>)	141
-Number of wards and beds in Chaudhary Parvez Elahi Institute of Cardiology Multan (<i>Question No. 2769*</i>)	195
-Number of wards and beds in General Hospital and Children Hospital Multan (<i>Question No. 2770*</i>)	197 168
-Position of Blood Banks in hospitals of Lahore (<i>Question No. 1908*</i>)	
-Posts of doctors and paramedical staff in Allied Hospital Faisalabad (<i>Question No. 1549*</i>)	177 181
-Posts of Pharmacists in Services Hospital Lahore (<i>Question No. 1875*</i>)	
-Posts of Pharmacy technician and X-Ray technician in Services Hospital Lahore (<i>Question No. 1876*</i>)	182
-Procedure of promotion of Paramedical staff of hospitals of Lahore (<i>Question No. 2867*</i>)	203
-Vacancies of Doctors and Paramedical staff in DHQ Faisalabad (<i>Question No. 1954*</i>)	186

SUMMONING-

	PAGE
	NO.
-Notification of summoning of 16 th session of 17 th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 18 th November, 2019	1
U	
USMAN AHMED KHAN BUZDAR, MR. (<i>Chief Minister of Punjab</i>)	
Answers to the questions REGARDING-	75
-Allocation of funds for "Green Punjab Programme" (<i>Question No. 442</i>)	62
-Area and budget of Forest Department in district Kasur (<i>Question No. 1693*</i>)	70
-Areas suitable for cultivation of olive in the province (<i>Question No. 2816*</i>)	83
-Budget, machinery and motor vehicles for Forest Department district Faisalabad (<i>Question No. 670</i>)	66
-Details about Guzara Forest Advisory Committee Rawalpindi (<i>Question No. 2348*</i>)	61
-Details about plantation campaign in Lahore (<i>Question No. 1569*</i>)	85
-Employees involved in illegal cutting of timber in forests of Sahiwal during June 2017 to May 2018 (<i>Question No. 679</i>)	77
-Illegal occupants over land of Forest Department in Gujranwala (<i>Question No. 550</i>)	78
-Income and expenditures of Forest Department for the years 2016 to 2018 (<i>Question No. 574</i>)	68
-Income from Guzara Forests in Rawalpindi during the years 2016-18 (<i>Question No. 2349*</i>)	76
-Issuance of game licences since August 2018 (<i>Question No. 529</i>)	84
-Number of animals in Lahore Zoo and import of elephant (<i>Question No. 676</i>)	86
-Number of employees of Forest Department in district Lahore and recruitment during 2017-18 (<i>Question No. 710</i>)	73
-Number of fish farms and production of fish in the province (<i>Question No. 440</i>)	71
-Plantation of Sheesham trees in the province (<i>Question No. 2817*</i>)	80
-Plantation at roads and canal banks in Lahore under "Green Pakistan Programme" (<i>Question No. 634</i>)	69
-Procedure for plantation campaign (<i>Question No. 2815*</i>)	87
-Step taken for increase in area of forests and number of nurseries in the province (<i>Question No. 759</i>)	64
-Step taken for increase in silk production (<i>Question No. 1902*</i>)	
-Total area of forests in district Sahiwal and area under control of illegal occupants (<i>Question No. 649</i>)	81
USMAN MEHMOOD, SYED	
questions REGARDING-	190

	PAGE
	NO.
-Details about Doctors, staff and unavailable facilities in Sheikh Zayed Hospital Rahim Yar Khan (<i>Question No. 2265*</i>)	300
-Facilities and numbers of prisoners in District Jail Rahim Yar Khan (<i>Question No. 737</i>)	400
-Schemes for development of Small Industries in Rahim Yar Khan (<i>Question No. 530</i>)	290
-Treatment of Hepatitis and AIDS patients in District Jail Rahim Yar Khan (<i>Question No. 2609*</i>)	
UZMA KARDAR, MS.	
Call attention Notice REGARDING-	
-Murder of boy and girl on refusal to marry	
questions REGARDING-	90
-Posts of Pharmacists in Services Hospital Lahore (<i>Question No. 1875*</i>)	181
-Posts of Pharmacy technician and X-Ray technician in Services Hospital Lahore (<i>Question No. 1876*</i>)	182
Y	
YASIR HUMAYUN, MR. (<i>Minister for Higher Education Additional Charge of Punjab Information and Technology Board</i>)	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Demand to declare third division master degree holder eligible for posts of CTI Teacher	421
YASMIN RASHID, MS. (<i>Minister for Primary & Secondary Health and Specialized Healthcare & Medical Education</i>)	
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
-Demand for activation of Trauma Centre in Gujar Khan	224
-Non availability of specialist doctors in THQ Hospital Murree	422
Answers to the questions REGARDING-	
-Ad hoc posting of 32 medical officers in General Hospital Lahore (<i>Question No. 2824*</i>)	202
-Admissions in MBBS and other classes in Punjab Medical College Faisalabad (<i>Question No. 1935*</i>)	185
-Approved and affiliated private medical colleges of Faisalabad with PMDC (<i>Question No. 1934*</i>)	184
-Awarding of contract of cleanliness in Allied Hospital and Children Hospital Faisalabad (<i>Question No. 2795*</i>)	199
-Cases of pediatric surgery in Children Hospital Lahore (<i>Question No. 1944*</i>)	171
-Completion of Teaching Hospitals in Dera Ghazi Khan, Sahiwal and Gujranwala and Urology Institute Rawalpindi (<i>Question No. 549</i>)	205
	209
	136

	PAGE
NO.	
-Construction of Civil Hospital Bahawalpur (<i>Question No. 599</i>)	
-Construction of Institute of Mental Health Lahore (<i>Question No. 1032*</i>)	193
-Details about C-Arm machine in Services Hospital Lahore (<i>Question No. 2569*</i>)	191
-Details about Doctors, staff and unavailable facilities in Sheikh Zayed Hospital Rahim Yar Khan (<i>Question No. 2265*</i>)	178
-Details about parking area and building of Ganga Ram Hospital Lahore (<i>Question No. 1840*</i>)	187
-Details about project of Children Hospital Bahawalpur (<i>Question No. 2023*</i>)	176
-Establishment of Bahawalnager Medical College (<i>Question No. 1394*</i>)	216
-Establishment of Cancer Hospital in Dera Ghazi Khan (<i>Question No. 709</i>)	214
-Establishment of Cardiology Centre in Dera Ghazi Khan division (<i>Question No. 707</i>)	215
-Establishment of Children Hospital in Dera Ghazi Khan (<i>Question No. 708</i>)	165
-Establishment of Faisalabad Institute of Cardiology and recruitment therein (<i>Question No. 1670*</i>)	192
-Establishment of Mental Hospitals at division level (<i>Question No. 2384*</i>)	214
-Establishment of mother and Child Care Hospital in Dera Ghazi Khan (<i>Question No. 706</i>)	
-Establishment of offices of Specialized Healthcare and Medical Education in rented building of Khawaja Safdar Medical University Sialkot (<i>Question No. 2612*</i>)	194
-Grant of time scale to employees of Children Hospital Multan (<i>Question No. 620</i>)	210
-Kidney and prostate patients in Jinnah Hospital (<i>Question No. 1246*</i>)	146
-Lack of medical facilities in Trauma Centre of Government Allama Iqbal Teaching Hospital Sialkot (<i>Question No. 2257*</i>)	190
-Medical facilities in Government Khawaja Safdar Medical College and Government Allama Iqbal Teaching Hospital Sialkot (<i>Question No. 2256*</i>)	189
-Non availability of facilities in Civil Hospital Faisalabad (<i>Question No. 1328*</i>)	152
-Non availability of M.S and Surgeon Doctor in Government Sardar Begum Teaching Hospital Sialkot (<i>Question No. 652</i>)	213
-Number and progress of X-Ray and other machines in Civil Hospital Sialkot (<i>Question No. 1381*</i>)	154
-Number of Dialysis machines in hospitals of Rawalpindi (<i>Question No. 1386*</i>)	161
-Number of Family Physicians running private clinics in Lahore (<i>Question No. 1973*</i>)	174
	217
-Number of HIV/AIDS patients in Hospitals of Faisalabad division (<i>Question No. 754</i>)	208
-Number of Medical Colleges in Faisalabad and details about admissions therein (<i>Question No. 591</i>)	162

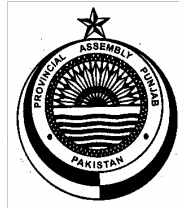
	PAGE
	NO.
-Number of Pathologists in Punjab (<i>Question No. 1458*</i>)	212
-Number of per day patients in out door of Kot Khawaja Saeed Hospital Lahore (<i>Question No. 623</i>)	180
-Number of students in Quaid-e-Azam Medical College Bahawalpur (<i>Question No. 1873*</i>)	141
-Number of Ultra Sound Machines in Services Hospital Lahore (<i>Question No. 1177*</i>)	195
-Number of wards and beds in Chaudhary Parvez Elahi Institute of Cardiology Multan (<i>Question No. 2769*</i>)	197
-Number of wards and beds in General Hospital and Children Hospital Multan (<i>Question No. 2770*</i>)	168
-Position of Blood Banks in hospitals of Lahore (<i>Question No. 1908*</i>)	177
-Posts of doctors and paramedical staff in Allied Hospital Faisalabad (<i>Question No. 1549*</i>)	181
-Posts of Pharmacists in Services Hospital Lahore (<i>Question No. 1875*</i>)	182
-Posts of Pharmacy technician and X-Ray technician in Services Hospital Lahore (<i>Question No. 1876*</i>)	204
-Procedure of promotion of Paramedical staff of hospitals of Lahore (<i>Question No. 2867*</i>)	186
-Vacancies of Doctors and Paramedical staff in DHQ Faisalabad (<i>Question No. 1954*</i>)	

Z

ZAHRA NAQVI, SYEDA

question REGARDING-	162
-Number of Pathologists in Punjab (<i>Question No. 1458*</i>)	
ZAWAR HUSSAIN WARRAICH, MR. (<i>Minister for Prisons</i>)	
Answers to the questions REGARDING-	
-Channel of promotion of officers and officers cadre in Prisons Department (<i>Question No. 548</i>)	294 277
-Details about AIDS and other patients in prisons (<i>Question No. 1130*</i>)	283
-Details about Borstal Jail Faisalabad (<i>Question No. 1796*</i>)	281
-Details about District Jail Faisalabad (<i>Question No. 1795*</i>)	283
-Details about prisons in Lahore (<i>Question No. 1877*</i>)	279
-Establishment of District Jail in Nankana Sahib (<i>Question No. 1226*</i>)	253
-Establishment of prisons at district level (<i>Question No. 1000*</i>)	287
-Expenditures incurred upon Iftari of prisoners (<i>Question No. 2138*</i>)	301
-Facilities and numbers of prisoners in District Jail Rahim Yar Khan (<i>Question No. 737</i>)	288
-Funds allocated for establishment of prisons (<i>Question No. 2577*</i>)	262
-Increase in telephone booths in prisons (<i>Question No. 1642*</i>)	293
-Number of AIDS patients in District Jail Lahore and details about	296

	PAGE
	NO.
their treatment (<i>Question No. 3052*</i>)	
-Number of barracks in Central Jail Faisalabad (<i>Question No. 568</i>)	266
-Permission for availability of TV and Radio in prisons (<i>Question No. 1644*</i>)	285
-Procedure of handing over the dead body of prisoners to his family (<i>Question No. 2084*</i>)	302
-Provision of facilities in prisons (<i>Question No. 790</i>)	268
-Provision of high security in Central Jail Sahiwal (<i>Question No. 1803*</i>)	298
-Purchase of cooking oil for Sehri and Iftari of prisoners (<i>Question No. 658</i>)	286
-Ratio of female staff in prisons according to number of female prisoners (<i>Question No. 2087*</i>)	280
-Shifting of District Jail Faisalabad away from Agriculture University (<i>Question No. 1546*</i>)	256
-Step taken for look after of children living with women prisoners (<i>Question No. 1162*</i>)	242
-Step taken for welfare of women prisoners in Central Jail Sahiwal (<i>Question No. 998*</i>)	291
-Treatment of Hepatitis and AIDS patients in District Jail Rahim Yar Khan (<i>Question No. 2609*</i>)	255
-Vacancies of Head Warden in Central Jail Adiyala (<i>Question No. 1110*</i>)	
zero hour notices REGARDING-	
-Charging of full fee for vacation period by private schools despite of orders of the supreme court	126
-Demises of many persons due to wild pigs in tehsil Kotli Satian	125



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

(جمعۃ المبارک 22، سوموار 25، منگل 26، بدھ 27، جمعرات 28، جمعۃ المبارک 29۔ نومبر 2019)
(یوم الجمعہ 24، یوم الاثنین 27، یوم الثلاثاء 28، یوم الاربعاء 29، یوم الخمیس 30۔ ربیع الاول، یوم الجمعہ یکم ربیع الثانی 1441ھ)

سترہویں اسمبلی : سولہواں اجلاس

جلد 16 : شمارہ جات : 5 تا 10



صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

سولہواں اجلاس

جمعۃ المبارک، 22- نومبر 2019

جلد 16 : شمارہ 5

صفحہ نمبر	مندرجات
469	1- ایجنڈا
471	2- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
472	3- نعت رسول مقبول ﷺ
	سوالات (محکمہ زراعت)
473	4- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
5-	مسودہ قانون پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پنجاب 2019	
477	کے بارے میں مجلس قائمہ برائے پی اینڈ ڈی کی رپورٹ کا پیش کیا جانا	477
6-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (--- جاری)	477
	سرکاری کارروائی	
	بحث	
7-	پرائس کنٹرول پر عام بحث (--- جاری)	484
	سو مواع، 25- نومبر 2019	
	جلد 16 : شمارہ 6	
8-	ایجنڈا	523
9-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	527
10-	نعت رسول مقبول ﷺ	528
	تعزیت	
11-	سابق معزز ممبر راجہ ارشد محمود کی والدہ کی وفات پر دعائے مغفرت	529
	سوالات (محکمہ آبپاشی)	
12-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	529
	پوائنٹ آف آرڈر	
13-	میڈیکل اور ڈینٹل کے طالب علموں کو Viva کی بنیاد پر فیل نہ کرنے کا مطالبہ	539
14-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (--- جاری)	543
15-	نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	557

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
16-	غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	592
17-	قواعد کی معطلی کی تحریک	601
	قرار داد	
18-	ناروے میں قرآن پاک کی بے حرمتی کی پُر زور الفاظ میں مذمت	602
19-	قواعد کی معطلی کی تحریک	603
	قرار داد	
20-	ڈیرہ غازی خان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کا نام فتح محمد بزدار انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی رکھنے کا مطالبہ	604
	توجہ دلاؤ نوٹس	
21-	لاہور: گلے پر پتنگ کی ڈور پھرنے سے 35 سالہ نوجوان کی ہلاکت سے متعلقہ تفصیلات	607
22-	شینخوپورہ: گھریلو ملازمہ کا زیادتی کے بعد قتل	608
	تحریر ایک التوائے کار	
23-	گنگرام ہسپتال میں مدراء اینڈ چائلڈ بلاک کا منصوبہ التواء کا شکار	610
24-	لاہور میں خطرناک عمارتوں میں اضافہ	612
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
25-	مختص پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2017	
	کابینہ میں پیش کیا جانا	613

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
26-	لاہور، گوجرانوالہ، راولپنڈی اور سرگودھا ڈویژنوں کی کیٹل مارکیٹ مینجمنٹ کمپنیوں کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 2016-17 کا ایوان میں پیش کیا جانا	614
27-	حکومت پنجاب کے حسابات مد بندی برائے مالی سال 2016-17 کا ایوان میں پیش کیا جانا	614
28-	حکومت پنجاب کا مالی گوشوارہ برائے مالی سال 2016-17 کا ایوان میں پیش کیا جانا	615
29-	چیف میٹروپولیٹن پلانر اور چیف ٹاؤن پلانر، یوڈی ونگ ایل ڈی اے لاہور، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ لاہور حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال 2014 کا ایوان میں پیش کیا جانا	615
30-	سی اینڈ ڈبلیو، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای، آبپاشی، ایل جی اینڈ سی ڈی ڈیپارٹمنٹس، بی آئی ایس ای راولپنڈی حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 2017-18 کا ایوان میں پیش کیا جانا	616
31-	ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر گجرات، محکمہ داخلہ حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال 2016-17 کا ایوان میں پیش کیا جانا	616
32-	پبلک سیکٹر کمپنیز (والیم-iii) حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 2017-18 کا ایوان میں پیش کیا جانا	617
33-	قواعد کی معطلی کی تحریک	618
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
34-	مسودہ قانون پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پنجاب 2019	625

صفحہ نمبر	مندرجات
636	35- مسودہ قانون میانوالی یونیورسٹی 2019
671	36- مسودہ قانون اینیمیل ہیلتھ پنجاب 2019
676	37- مسودہ قانون (ترمیم) فورٹ منرو ڈویلپمنٹ اتھارٹی 2019
	منگل، 26- نومبر 2019
	جلد 16 : شمارہ 7
683	38- ایجنڈا
687	39- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
688	40- نعت رسول مقبول ﷺ
	رپورٹ (میعاد میں توسیع)
	41- مسودہ قانون پرومیشن اینڈ پیرول سروس پنجاب 2019
692	کے بارے میں رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں توسیع
	سوالات (محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)
693	42- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
730	43- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)
743	44- غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
	تحریک التوائے کار
	45- ماڈل ٹاؤن کی کمرشل مارکیٹوں میں
762	سوسائٹی کے ممبران کی ملی بھگت سے تجاوزات کا قیام
	46- پنجاب کے ٹیچنگ ہسپتالوں میں ڈاکٹرز، نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف
763	کی ہڑتال سے عوام الناس علاج معالجے کی سہولت سے محروم

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	غیر سرکاری ارکان کی کارروائی	
	مسودہ قانون (متعارف کرنے کی تحریک)	
47-	مسودہ قانون متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک (--- جاری)	765
	مسودہ قانون (جو متعارف ہوا)	
48-	مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں پنجاب 2019	765
	قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)	
49-	65 سال سے زائد بزرگ شہریوں کو تمام سرکاری ٹرانسپورٹ	
	میں کرایہ سے مستثنیٰ قرار دینے کا مطالبہ (--- جاری)	766
50-	نئی تعلیمی اداروں کے یونیفارم، کتابیں	
	اور کاپیاں بآسانی مارکیٹ میں دستیاب کروانے کا مطالبہ	768
51-	سرکاری ونچی ہسپتالوں میں وفات پا جانے والے مریضوں کے لواحقین سے	
	بقایا جات کی رقم وصول نہ کرنے کے بارے میں قانون سازی کا مطالبہ	769
52-	صوبہ میں سلاٹر ہاؤسز کی تعداد میں اضافے کا مطالبہ	771
53-	پینے کے صاف پانی کی فراہمی کا بنیادی حق آئین میں شامل کرنے کا مطالبہ	773
54-	شوگر ملوں کی طرف سے زمینداروں کو گٹے کی سپلائی کی ادائیگی	
	فی الفور کروانے کا مطالبہ	774
	رپورٹیں (میعاد میں توسیع)	
55-	تھارک استحقاق بابت سال 2019 کے بارے میں مجلس استحقاقات	
	کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	778
56-	قواعد کی معطلی کی تحریک	779

صفحہ نمبر	مندرجات
	قرارداد
780	57- ایڈورڈ کانج پشاور کو واپس متعلقہ چرچ کے دائرہ اختیار میں دینے کا مطالبہ
	زیر وار نوٹس
783	58- چو آسیدن شاہ روڈ (جہلم) پہاڑی ایریا میں ڈکیتی کی وارداتوں میں اضافہ
	بدھ، 27- نومبر 2019
	جلد 16 : شمارہ 8
787	59- ایجنڈا
789	60- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
790	61- نعت رسول مقبول ﷺ
	سوالات (محکمہ سکولز ایجوکیشن)
791	62- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
823	63- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)
852	64- غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
	پوائنٹ آف آرڈر
873	65- مایہ ناز آرٹسٹ جناب شوکت علی کی تیمارداری اور مالی امداد کا مطالبہ
	تحریریک التوائے کار
	66- پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ کی مالی مشکلات کی وجہ سے
875	ہزاروں طالبات تعلیمی وظائف سے محروم

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
67-	حکومت پنجاب کے مختلف محکموں اور پراجیکٹس	
877	کی آڈٹ رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا	
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
878	68- مسودہ قانون سزا دہی پنجاب 2019	
	زیر و آرنوٹس	
69-	چنیوٹ جھنگ روڈ ٹول پلازہ سے وصول ہونے والا	
880	ٹال ٹیکس خور دہر دہونے کا انکشاف	
	پوائنٹ آف آرڈر	
70-	گتے کے کاشتکاروں کو ادائیگی، کرشنگ سیزن شروع	
881	اور گتے کی قیمت میں اضافہ کرنے کا مطالبہ	
	جمعرات، 28- نومبر 2019	
	جلد 16 : شمارہ 9	
885	71- ایجنڈا	
889	72- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	
890	73- نعت رسول مقبول ﷺ	
	سوالات (محکمہ مواصلات و تعمیرات)	
891	74- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	
926	75- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	
950	76- غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات	

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
	توجہ دلاؤ نوٹس	
959	77- سرگودھا: منشیات فروشوں کی فائرنگ سے پولیس کانسٹیبل کی ہلاکت رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)	
	78- مسودہ قانون پروٹیکشن اینڈ پیرول سروس پنجاب 2019	
960	کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	
	79- مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019، مسودہ قانون (ترمیم) ویلنج پنچائیتیں اینڈ نیبر ہڈ کونسلز پنجاب 2019 اور مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019	
961	کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا تحریر ایک التوائے کار	
	80- کوٹ لکھپت قبرستان میں تین نومولود بچوں کی تدفین شدہ میتیں برآمد ہونے کا انکشاف	
962		
963	81- معصوم بچوں سے جنسی زیادتی اور پورنو گرافی جیسے واقعات میں اضافہ	
966	82- سبزہ زار ڈی ہلاک لاہور میں مویشیوں کی وجہ سے مکینوں کو پریشانی کا سامنا	
	83- قیدی محمد اقبال اور محمد انور کی عمر کم ہونے کی وجہ سے سزائے موت ختم کرنے کا مطالبہ	
967		
968	84- کورم کی نشاندہی	
	سرکاری کارروائی	
	85- قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997	
970	کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک	

صفحہ نمبر	مندرجات
971	86- آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت آرڈیننسوں کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک آرڈیننس (میعاد میں توسیع کی قراردادیں)
972	87- آرڈیننس (ترمیم) ایگزیکٹو مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2019
973	88- آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019
974	89- آرڈیننس (ترمیم) ویلج پنچائیتیں اینڈ میئر ہڈ کونسلز پنجاب 2019
976	90- آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019 رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)
977	91- حکومت پنجاب کے مختلف محکموں کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا زیر وارنٹس
978	92- (کوئی زیر وارنٹس پیش نہ ہوا) جمعۃ المبارک، 29- نومبر 2019 جلد 16 : شمارہ 10
981	93- ایجنڈا
983	94- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ
984	95- نعت رسول مقبول ﷺ پوائنٹ آف آرڈر
985	96- کورٹ میں پیشی کے دوران معزز ممبر اسمبلی پر پولیس کا تشدد سوالات (محکمہ زراعت)
995	97- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صفحہ نمبر	مندرجات
997	98- کورم کی نشاندہی
998	99- نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)
1022	100- غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
1043	101- اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ
	102- انڈکس

469

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 22- نومبر 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

پرائس کنٹرول پر عام بحث جاری

ایک وزیر پرائس کنٹرول پر بحث جاری رہے گی۔

471

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا سولہواں اجلاس

جمعۃ المبارک، 22- نومبر 2019

(یوم الجمع، 24- ربیع الاول 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں صبح 10 بج کر 41 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَا یَسْمَعُونَ فِیْهَا لَفْوًَا وَلَا یُکَذِّبُا ۝ جَزَاءُ مِمَّنْ

رَبِّکَ عَطَاءٌ ۝ حَسَابًا ۝ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا

الرَّحْمٰنِ لَا یَمْلِکُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۝ یَوْمَ یَقُومُ الرُّوْحُ وَ

الْمَلٰئِکَةُ صَفًّا ۚ اَ لَا یَتَذٰکُرُوْنَ اِلَّا مَن اٰذِنَ لَهُ الرَّحْمٰنُ

وَقَالَ صَوَابًا ۝

سُورَةُ النَّبَا آیات 35 تا 38

وہاں نہ بیہودہ بات سنیں گے نہ جھوٹ (خرافات) (35) یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے صلہ ہے انعام کثیر (36) وہ جو آسمانوں اور زمین اور جو ان دونوں میں ہے سب کا مالک ہے بڑا مہربان کسی کو اس سے بات کرنے کا یارا نہیں ہوگا (37) جس دن روح (الامین) اور فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے تو کوئی بول نہ سکے گا مگر جس کو (خدا نے) رخصت اجازت بخشے اور اس نے بات بھی درست کہی ہو (38) وما علینا الا البلاغ

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

بے ہیں دونوں جہاں شاہ دو سرّ کے لئے
 سبھی ہے محفل کونین مصطفیٰ کے لئے
 حضورؐ نور ہیں محمودؐ ہیں محمدؐ ہیں
 جگہ جگہ نئے عنوان ہیں ثناء کے لئے
 فراز طور پہ وہ بے نقاب کیوں ہوتے
 کہ آشنا کی تجلی تھی آشنا کے لئے
 میرے کریمؐ میرے چارہ ساز و بندہ نواز
 تڑپ رہا ہوں تیرے شہر کی ہوا کے لئے

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ زراعت سے متعلق سوالات کئے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال جناب نصیر احمد کا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! وزیر قانون کل بھی تشریف فرما تھے۔ آج یہ جو مہنگائی کا issue بہت important ہے اور لوگوں کا بڑا deep concern ہے اور لوگوں کا جسم اور روح کا رشتہ برقرار رکھنا مشکل ہو چکا ہے تو اس لئے کل یہ بات ہوئی تھی کہ اگر ہو سکے تو وقفہ سوالات کو cancel کر کے مہنگائی کے issue پر بحث کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! اصل میں سب کی تیاری ہے اس لئے ہم کچھ سوال take up کر کے پھر آگے بڑھیں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

RANA MUNAWAR HUSSAIN: Mr Speaker! on his behalf.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں!

رانا منور حسین: جناب سپیکر! سوال نمبر 565 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ زراعت کا زرعی زمین پر صنعتی زون

قائم کرنے کے لئے این اوسی جاری کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*565: جناب نصیر احمد: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کلین اینڈ گرین پنجاب سکیم کے تحت زرعی اور قابل کاشت رقبہ کو انڈسٹریل مقاصد کے

استعمال میں لانے سے روکنے کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) سال 2018 کے دوران محکمہ زراعت نے زرعی زمین پر صنعتی زون قائم کرنے کے لئے

اب تک کتنے این اوسی جاری کئے ہیں؟

(ج) یہ این اوسی کتنے کتنے رقبہ کے لئے اور کس کس علاقہ کے لئے جاری کئے گئے ہیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) یہ جز محکمہ زراعت پنجاب سے متعلقہ نہ ہے۔

(ب) یہ جز محکمہ زراعت پنجاب سے متعلقہ نہ ہے۔

(ج) یہ جز محکمہ زراعت پنجاب سے متعلقہ نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا منور حسین: جناب سپیکر! سوال کے تینوں جز جن کے جوابات مانگے گئے ہیں۔ ان میں لکھا ہوا

ہے کہ یہ محکمہ زراعت سے متعلق نہیں ہیں تو میری منسٹر صاحب سے یہ request ہے کہ اس

وقت جتنی بھی ہاؤسنگ کالونیز بن رہی ہیں ان سب کی رجسٹری اُس وقت نہیں ہوتی جب تک اس کا

این اوسی جاری نہیں ہوتا ہے اور یہ اتنا اہم کام ہے کہ جہاں زرعی رقبہ پر صنعتی زون بننے ہیں یا کوئی

بھی انڈسٹری لگتی ہے تو اس کا این اوسی جاری کرنا محکمہ ایگریکلچر کی ذمہ داری ہے تو یہاں تینوں جز

کا جواب آیا ہوا ہے کہ ہمارے متعلق سوال نہیں ہے تو میں اس بارے میں منسٹر صاحب سے پوچھنا

چاہتا ہوں کہ کیا واقعی ایسا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کی وضاحت کر دیں۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! میرے بھائی نے جو سوال پوچھا ہے اس میں ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کوئی role نہیں ہوتا۔ اس میں role ضلع کو نسل یا میونسپل کمیٹیوں کا ہے یہ این او سی میونسپل کمیٹی یا ضلع کو نسل دیتے ہیں اور اس پر پانچ چھ ایسے ڈیپارٹمنٹ ہیں جن کا الگ الگ این او سی لینا پڑتا ہے لیکن محکمہ زراعت اس میں کوئی role play نہیں کرتا۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! بالکل منسٹر صاحب بات ٹھیک فرما رہے ہیں لیکن آج کل جہاں پر بھی کوئی انڈسٹری لگ رہی ہے، میرا تعلق سرگودھا سے ہے اور وہاں stone crushing industry میں تھوڑا بہت increase ہو رہا ہے ویسے تو کاروبار بالکل ہی بند ہو گیا ہے۔ اگر کوئی یونٹ لگتا ہے تو اس کو پہلے environment والوں سے این او سی لینا پڑتا ہے پھر اس کا بجلی کا کنکشن لگتا ہے۔ یہ اتنا بڑا اور اہم کام ہے کہ جہاں پر ایگریکلچر لینڈ پر انڈسٹری لگتی ہے تو اس سے محکمہ زراعت لا تعلق ہے مجھے تو بالکل حیرانی ہوئی ہے اور میں اس جواب پر مطمئن نہیں ہوں۔ اس میں ذرا صحیح طریقے سے منسٹر صاحب اپنے ڈیپارٹمنٹ کو ساتھ بٹھائیں اور پوچھیں کیونکہ زرعی رقبوں کو بڑی تیزی سے ہاؤسنگ کالونیز اور انڈسٹریز میں utilize کیا جا رہا ہے۔ آنے والے وقتوں میں پاکستان اور صوبہ کی عوام کے لئے بڑی پریشانی ہوگی۔ ہماری crops disturb ہوں گی تو اس بارے میں کیا اقدامات کر رہے ہیں اس پر تھوڑا سا ہاؤس کو apprise کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! اس میں آپ کو پتا ہے کہ جو ایگریکلچر لینڈ ہے وہ کسی نہ کسی کی پراپرٹی ہوتی ہے اور وہ اپنی پراپرٹی کس طرح utilize کرتا ہے اس پر ہمارا کوئی اختیار نہیں ہے۔ اب urbanization کیونکہ over population اور lake of facilities کی وجہ سے بڑے شہروں میں لوگ migrate کر کے آرہے ہیں تو اس میں ہم ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کسی طرح کا role play نہیں کر سکتے۔ یہ کوئی پالیسی urbanization کو کنٹرول کرنے کے لئے بنے تو اس میں کچھ ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میرے بھائی کی جو reservation ہے وہ ہے تو بالکل ٹھیک لیکن اس میں ہم بطور ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کوئی role play نہیں کر سکتے۔

رانا منور حسین: جناب سپیکر! منسٹر صاحب بالکل ٹھیک فرما رہے ہیں۔ میں نے ایک precedent آپ کو پیش کیا ہے کہ environment والے جب این اوسی نہیں دیتے کسی بھی انڈسٹری کا اس وقت تک بجلی کا میٹر نہیں لگتا اور وہاں پر ٹرانسفارمر کی installation نہیں ہوتی تو جب environment ڈیپارٹمنٹ نے اتنی strict policy adopt کی ہوئی ہے تو کیا جہاں پر ہمارا اتنا وسیع رقبہ محکمہ ایگریکلچر کا utilize ہو رہا ہے تو کیا آپ اس پر آپس میں ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ coordination نہیں کر سکتے اور اس ایگریکلچر لینڈ کو جن لوگوں نے بہت زیادہ رقبے لے کر ان کو occupied کر کے ان کی چار دیواریاں بنا کر ان کو بنجر قدیم بنا کر چھوڑا ہوا ہے تو اس بارے میں بھی سوچیں تاکہ ہمارے زرعی رقبے بلاوجہ خراب نہ ہوں اور وہاں پر crops پیدا ہونی چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس کو دیکھ لیں۔ ان کی بڑی genuine قسم کی reservation ہے اس پر ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جو کچھ ہو سکے یا آپ جو بھی کر سکیں اس کو لازمی دیکھ لیجئے گا، اس چیز کو take care کر لیں اور یہ ان کا valid point ہے۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

رپورٹ

(جو پیش ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب جاوید کوثر قائمہ برائے پلاننگ و ڈویلپمنٹ کی رپورٹ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

مسودہ قانون پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پنجاب 2019
کے بارے میں مجلس قائمہ برائے پی اینڈ ڈی کی رپورٹ کا پیش کیا جانا
جناب جاوید کوثر: جناب سپیکر! میں

The Punjab Public partnership Bill 2019. (Bill No.30
of 2019).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے پلاننگ و ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں
پیش کرتا ہوں۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(--- جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 1529 سید عثمان محمود کا ہے ان کی request آئی ہوئی ہے
کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال
نمبر 1574 جناب ممتاز علی کا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ان کی بیٹی کی death ہوئی ہے لہذا اس سوال کو
بھی pending کر دیتے ہیں۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔
محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1596 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور
کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور شہر میں گندے پانی سے سبزیوں کی کاشت کو روکنے سے متعلقہ تفصیلات

*1596: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شہر لاہور میں (ڈرین) گندے نالوں کے پانی سے سبزیوں کو

سیراب کیا جا رہا ہے؟

- (ب) کون سے علاقوں میں فصلوں کو گندے پانی سے سیراب کیا جا رہا ہے؟
- (ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ اس گھٹاؤ نے کام کو روکنے کے لئے کوئی اقدامات اٹھا رہا ہے یا مستقبل میں سدباب کے لئے کیا حکمت عملی اپنائی جا رہی ہے تو تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

- (الف) جی، ہاں! شہر لاہور کے مضافاتی کچھ علاقوں میں کاشتکار اپنی فصلوں کو سیراب کرنے کے لئے گندے نالوں کا پانی استعمال میں لاتے ہیں۔
- (ب) شہر لاہور کے مضافات میں مندرجہ ذیل علاقوں میں فصلوں کو گندے پانی سے سیراب کیا جا رہا ہے۔ بلوکی، گجواتہ، پکوانہ بستی، ڈلو خورد، چندرائے، دیوٹانی، ہڈیارہ، نورپور، گاگا، کھرملیاں، جھلیاں۔ ان علاقوں میں مجموعی طور پر 284 ایکڑ قبہ گندے پانی سے سیراب کیا جا رہا ہے جس میں سے زیادہ تر قبہ سبزیات اور بقیہ چارہ جات و دیگر فصلات کے زیر کاشت ہے۔
- (ج) محکمہ زراعت کاشتکاروں کی راہنمائی کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہے اور کسانوں کو گندے پانی سے فصلات اور سبزیات کی کاشت سے منع کرتا ہے۔ تاہم اس بات کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ گندے پانی سے سبزیات کی کاشت کو روکنے کے لئے پنجاب فوڈ اتھارٹی کا رروائی کرنے کی مجاز ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میرا سوال تھا کہ لاہور شہر میں بہت بڑا مسئلہ بنتا جا رہا ہے کیونکہ لاہور شہر میں جو ہمیں سبزی میسر ہے وہ سارے گندے پانی سے سیراب کی جا رہی ہے تو پہلے میں محکمہ کاشتکاریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے میری ساری باتیں کو admit کیا جو کہ میں تمام ہاؤس کے سامنے رکھنا چاہوں گی اور سب کی توجہ چاہوں گی۔

جناب سپیکر! میں نے پہلا سوال یہ پوچھا تھا کہ کیا شہر لاہور میں گندے پانی ڈرین کے ساتھ سبزی کو سیراب کیا جا رہا ہے تو محکمے نے بالکل اسے admit کر کے کہا کہ بالکل کیا جا رہا ہے۔

جناب سپیکر! میرا دوسرا سوال یہ تھا کہ کون سے علاقے ہیں جو کہ ان گندے پانی اور نالوں سے سبزیوں کو سیراب کر رہے ہیں تو جواب ملا کہ بلوکی، گجومتہ، کچوانہ، بستی، ڈلو خورد، چندرائے، دیوٹانی، ہڈیارہ، نورپور، گاگا، کھرملیاں، جھلیاں۔ It means کہ یہ تمام مضافاتی علاقے ہیں اور انہی علاقوں میں سیراب ہونی والی جو سبزی ہے وہ شہر کو دستیاب ہوتی ہے تو میں اس لئے بھی محکمہ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے اس چیز اور serious matter کو admit بھی کیا اور عوام کو بتایا بھی اور یہ بھی بتایا کہ 1284 ایکڑ زمین پر سبزی گندے اور زہریلے پانی کے ساتھ سیراب ہو رہی ہے جو لاہور شہر کے باسیوں تک پہنچ رہی ہے لیکن مجھے تھوڑی سی مایوسی اس بات پر ہوئی کہ جو میرا اصل مقصد highlight کرنے کا تھا وہ یہ تھا کہ ان کے خلاف کاتادہی کارروائی کی جا رہی ہے، کون سے ایسے اقدامات ہیں کہ ہم جن سے لاہور شہر میں آنے والی زہریلی سبزی سے بچ سکیں تو اس میں ادارے نے کہا کہ ہم ویسے تو انہیں بتاتے رہتے ہیں کہ یہ کام ٹھیک نہیں ہے لیکن یہ ذمہ داری فوڈ اتھارٹی سے متعلقہ ہے۔

جناب سپیکر! میرا معصومانہ سوال یہ ہے کہ سبزیاں کاشت ہو رہی ہیں اور فصلیں لگی ہوئی ہیں تو کیا ان فصلوں کا زراعت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! سبزیاں پیشک زراعت کے ساتھ منسلک ہیں لیکن میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ ہم صرف کسانوں کو روک سکتے ہیں لیکن زبردستی نہیں کر سکتے۔ جہاں تک محترمہ کی بات ہے تو یہ فوڈ اتھارٹی کی domain میں آتا ہے اور ہم وقتاً فوقتاً ان کو لکھ کر بھیجتے ہیں کہ یہ کام صحیح نہیں ہو رہا اور اس پر فوڈ اتھارٹی نے کئی دفعہ ہل بھی چلائے ہیں لیکن ہمارے کاشتکار بھائی کو روکنا اتنا آسان نہیں ہوتا جن کی زمین ہوتی ہے اسے کسی نہ کسی طریقے سے utilize رکھنا چاہتے ہیں تو وہ نقصان بھی for the time being برداشت کر لیتے ہیں لیکن جیسے رکتا چاہئے وہ ہمارے کسان رکتے نہیں ہیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے پوچھتی ہوں کہ کیا ہم سب اس ایوان میں اتنی بے بسی کا مظاہرہ کریں اور ہم کہیں کہ ہاں مانا کہ ہمارے گھروں تک زہر آرہا ہے، ہمارے بچے وہ زہر کھا رہے ہیں، ہماری خواتین اور ہمارے بزرگ زہر کھا رہے ہیں لیکن زراعت کا شعبہ اس لئے بے چارہ بے بس ہے کہ وہ موجود ہاریوں اور کاشتکاروں کو روک نہیں سکتا تو اس کا مطلب ہے کہ گورنمنٹ کی writ تو پھر کہیں fall نہیں کرتی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ میں اپنی زمین پر زہر اگانے لگ جاؤں تو کوئی مجھے اس لئے نہیں روکے گا کہ وہ میری زمین ہے اور اگر فوڈ اتھارٹی کا اس سے لنک ہے تو زراعت کے محکمے نے اس issue پر کتنی میٹنگز ان کے ساتھ کیں، ان کے خلاف کیا کیا تا دہی کارروائیاں کیں، کیا اس اقدام کو روکنے کے لئے کوئی موثر حکمت عملی اپنائی گئی ہے، کیا اس گندے پانی کو روکنے کے لئے یا ان فصلوں کو کبھی تلف کیا گیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس پر تھوڑا سا ایکشن لیا جائے آپ آپس میں فوڈ اتھارٹی کے ساتھ ایک کنکشن بنائیں اور جو لوگ یہ کر رہے ہیں کوشش کریں ان کو روکیں یہ تو بڑی عجیب سی بات ہے کل کو کوئی اپنی زمین پر بھنگ اگانا چاہے تو وہ بھنگ اگانا شروع کر دے اور کچھ اور کرنا چاہے کر دے۔ The concerned Ministry should be serious about it. اس معاملے کے لئے منسٹر صاحب! آپ بھی کچھ کریں۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہاں کے جو کسان ہیں انہیں on board لیں ان کے ساتھ بات کریں کوئی ایسا طریق کار لے کر آئیں کہ کل کو اگر وہ دوبارہ ایسا کریں تو قانون کے مطابق ان کے خلاف کارروائی ہو۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! میں گزارش کروں گا کہ جو ہمارے ارہن ایریا کے ساتھ زمینیں ہیں یہ سلسلہ کم از کم 20، 30، اور 40 سال سے چلا آرہا ہے اب چونکہ ہمیں awareness ہوئی ہے اور ہم اس چیز کو بڑا seriously لے رہے ہیں۔ اب for the time being یہ ہمیں نظر آرہا ہے لیکن ہم اس کو روکنے کی پوری کوشش کر رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس کو روکیں گے کیونکہ یہ اب serious matter بن گیا ہے۔ آپ کو پتا ہے کہ یہ ہمارے

کسان بھائی routine میں ہمیشہ شہروں کے ساتھ سبزیاں اسی پانی سے سیراب کرتے تھے اب چونکہ یہ sensitive matter ہے ہم اس کو seriously لے رہے ہیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کا شکریہ۔ میرا اس ہاؤس میں سوال کو لانے کا صرف مقصد یہ تھا کہ یہ سوال آئے اور چند منٹ ہونے کے بعد ختم نہ ہو جائے یہ بہت اہم ایشو ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ اس کے اوپر کوئی ایسی رولنگ دے دیں، کوئی رپورٹ آجائے یا minutes آجائیں کہ کام ہو رہا ہے یا کیا ہونے جا رہا ہے؟ Otherwise میرا یہاں کھڑے ہونے کا مقصد بھی فوت ہو جائے گا کہ سوال ختم ہوا اور پھر وہی سبزیاں اور وہی ساری چیزیں، وہی سب کچھ چلے گا تو اس میں ذرا مہربانی کریں یہ عام بندے کی بات ہے میرا اور آپ کا معاملہ نہیں ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جو گندے پانی سے سبزیاں اگائی جا رہی ہیں یہ صرف شہروں کا گندہ پانی نہیں ہے بلکہ انڈسٹری کا بھی جو کیمیکل والا پانی ہے وہ بھی ان کو لگ رہا ہے جیسے ملک نعمان احمد لنگڑیال نے فرمایا ہے کہ ایگر لیکچر ڈیپارٹمنٹ نہیں فوڈ ڈیپارٹمنٹ اس کا ذمہ دار ہے تو فوڈ ڈیپارٹمنٹ اُس وقت ذمہ دار ہو گا جب وہ اشیاء خورد و نوش منڈی تک پہنچیں گی، جب تک اُس پر کوئی پھل ہی نہیں لگتا کوئی سبزی تیار ہی نہیں ہوتی تو میرا نہیں خیال کہ وہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہو گی وہ ذمہ داری انہی کی ہو گی جس طرح منسٹر صاحب بے بسی کا اظہار کر رہے ہیں ایک دو روز قبل ہیلتھ منسٹر صاحبہ نے بھی کہہ دیا کہ یہاں پر ڈاکٹر زہی نہیں ہیں تو میں کہاں سے لاؤں یہ سارا کام کرنا انہی کی ذمہ داری ہے۔ کل کو مجھے اجازت دیں میں پوسٹ کاشت کر دیتا ہوں پھر مجھے کچھ نہیں کہیں گے اور میرے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہو گی۔

جناب سپیکر! جب ہم اپنی فصلوں کو تلف کرنے کے لئے جلاتے ہیں جس سے یہ سموگ وغیرہ ہو رہی ہے تو اس پر بھی کارروائی محکمہ زراعت کرتا ہے تو یہ اتنی بے بسی کا اظہار نہ کریں ہاؤس میں ensure کریں کہ ہم اس پر کارروائی بھی کریں گے ایکشن بھی لیں گے اور اس کو روکیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ایکشن لیں گے۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! کوئی بے بسی کا اظہار ہے اور نہ ہی کوئی اس طرح کی ہمیں مجبوری ہے میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے یہ practice پچھلے چالیس، پچاس سال سے چلی آرہی ہے اب چونکہ ہم اس معاملے میں sensitive ہوئے ہیں تو ہمیں اس کو روکنا ہے۔ ہمیں بھی پتا ہے اور کاشت کرنے والوں کو بھی پتا ہے کہ یہ مضر صحت ہے اب اس پر ایکشن ہو گا اور کوئی اس پر بے بسی کی بات نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ensure کرتے ہیں کہ آپ اس پر ایکشن لیں گے۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! میں یہاں پر اپنے محکمے تک assurance دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! ensure کر رہے ہیں کہ اس پر ایکشن لیں گے۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر! یہ خالی لاہور کا مسئلہ نہیں ہے یہ پورے پنجاب کا مسئلہ ہے یہ صرف لاہور کو پوائنٹ آؤٹ کر رہے ہیں ہمارا ڈسٹرکٹ لیول کا ہر جو شہر ہے اس کے گرد و نواح میں اس طرح کے پانی کا بندوبست ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، تین سوال ہو چکے ہیں چلیں آپ سوال کر لیں۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب سے یہ گزارش کروں گا کہ میری بہن معزز ممبر اور پارلیمانی لیڈر پیپلز پارٹی سید حسن مرتضیٰ نے جو پوائنٹ اٹھایا یہ valid ہے فوڈ پارٹمنٹ نے اس پر کافی ایکشن لیا ہم اس سے انکاری نہیں ہیں انہوں نے بہت ساری فصلیں تلف کیں، بہت سارے زمینداروں نے ان کے راستے میں روڑے اٹکائے لیکن انہوں نے کسی کو بھی خاطر میں نہیں رکھا۔ یہ اتنا میجر مسئلہ ہے کہ آپ اس کو کمیٹی کے سپرد کریں اور محکمہ تحفظ ماحول والوں کو بھی بلائیں محکمہ فوڈ کو بلایا جائے اور منسٹر صاحب خود اس کو ہیڈ کریں، محرک کو بھی بلائیں اور وہاں پر کوئی لائحہ عمل تیار کیا جائے جو مستقل بنیاد پر ہو چاہئے کتنا ہی بڑا زمیندار کیوں نہ آڑے آئے لیکن یہ زہر جو لوگوں تک پہنچ رہا ہے اس کی بندش کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے ڈیپارٹمنٹ والے بیٹھے ہیں اور یہاں پر جو discussion ہو رہی ہے جو important بات محترمہ نے کی اس کے نوٹس لے رہے ہیں؟ وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! مجھے بتائیں کون سے آفیسر بیٹھے ہیں؟ منسٹر صاحب! یہ بڑے افسوس کی بات ہے آپ کے ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری کدھر ہیں آپ یہاں پر آئے ہوئے ہیں، آپ کا سیکرٹری یہاں بیٹھا ہے، کوئی ایڈیشنل سیکرٹری ہے اور نہ ہی سیشنل سیکرٹری ہے۔ یہ انتہائی اہم ہے۔ آپ دیکھ لیں آپ کا ڈیپارٹمنٹ اس حوالے سے کتنا سیریس ہے؟ یہ بالکل سیریس نہیں ہے sorry to say میں تمام سوالات کو pending کر رہا ہوں۔ اب ہم general discussion کی طرف آتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

چودھری علی اختر: جناب سپیکر! صرف سوال pending نہ کریں بلکہ رولنگ بھی دیں کہ یہ کیوں ہاؤس کو اہمیت نہیں دیتے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے رولنگ دے دی ہے۔ منسٹر صاحب! جب آپ 9:00 بجے آسکتے ہیں تو سیکرٹری صاحبان کیوں نہیں آسکتے؟ آپ کو شش کریں کہ آئندہ ایسے نہ ہو۔

سرکاری کارروائی

بحث

پرائس کنٹرول پر بحث

(۔۔ جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم گورنمنٹ بزنس شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر پرائس کنٹرول پر بحث جاری ہے۔ جی، سید حسن مرتضیٰ! پرائس کنٹرول پر بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پنجابی میں عرض کروں گا ایک نعبد وایاک نستعین۔ کل ایک نامعلوم شخص ٹی وی دے اُتے کہہ رہیا سی کہ معیشت جیڑی بہتر ہو رہی ہے signals دے positive نہیں۔ معیشت کی بہتری پر کھن لئی پوری دنیا دے ویچ میرا خیال اے دیکھیا جاندا اے کہ اک عام آدمی دی قوت خرید کی اے۔ کیا اشیائے خورد و نوش اُہندی قوت خرید ویچ آندی اے یا نہیں۔ ساڈے کول تھوڑی دیر پہلے جناب خلیل طاہر سندھو نے کہیا اے کہ روح اور جسم دار شتہ قائم رکھنا مشکل ہو گیا اے۔ آئے دن مہنگائی جہیڑی ہے سرچڑھ کے بول رہی اے۔ جس وقت وی مہنگائی دی گل ہوندی اے تے دوسری سائیڈ توں جواب آندا اے کہ این آر او نیں دیاں گے، معاف نیں کراں گے، چورڈا کو اندر پادیاں گے، نکلن نیں دیاں گے۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، no cross talk سید حسن مرتضیٰ کو بات کرنے دیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں ہن ایندے تے کی کراں ایناں اپنے حلقے وچ جا کے منہ کی ویکھانا اے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ اُردو میں بات کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! کوئی میں کسے دی پوچھل تے پیر رکھیا اے؟ اگر اے رویہ رہنا اے تے اے بالکل مناسب نیں ایناں اپنے حلقے وچ نہیں جاناں، ایناں اپنے عوام نوں جواب نہیں دینا اے مینوں حلفاً دسو کہ فیر میں ٹماٹر کہنا اے، ٹماٹر تہاڑی چھیڑا اے، فیر ایناں نے چیخا اے، 200 روپے ٹماٹر - 200 روپے ہو گیا اے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! -/300 روپے کلو ٹماٹر ہو گیا اے۔ (شورو غل)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ لوگ خاموش ہو کر بات سنیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اے جنا بولن گے اتنا بے عزت ہون گے۔ میں جویں کل میاں محمد اسلم اقبال شام تک لگے رہے نیں میں وی ڈھیٹاں طرح لگیاں رینا اے تے فیر بہہ جانا اے۔ فیر ٹماٹر تو ہی شروع کرنا اے کہ بھئی ٹماٹر -/300 روپے کلو اے۔ ایہتھے سارے ہائپر سٹار توں خریداری کرن والے بیٹھے نے اینہاں نوں کی پتا اے کہ غریب آدمی دا حال کی اے؟ اینہاں کدی ریٹ پوچھے ہون تے اینہاں نوں پتا ہووے۔

محترمہ طلعت فاطمہ نقوی: جناب سپیکر! ٹماٹر انہوں نے لگائے نہیں اگر لگائے ہوتے تو ہمیں آج ٹماٹر import نہ کرنے پڑتے۔

سید حسن مرتضیٰ: محترمہ! تیرے تے سارے ٹماٹر ہی وک گئے نے تے توں ایوں ہی لگی ہوئی ایں بولن۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ Chair سے بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں Chair سے ہی بات کر رہا ہوں لیکن میں گل ٹماٹر توں ہی شروع کرنی اے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! بات جہاں سے مرضی شروع کریں لیکن بات Chair سے کریں۔ آپ سب تشریف رکھیں۔ جی، سید حسن مرتضیٰ! آپ بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ ٹماٹر -/300 روپے دا کلو ہو گیا اے۔ جس طریقے نال ایس ہاؤس دے اندر مذاق تے تمسخر اڈایا جا رہا اے تے اس غریب عوام نوں ایہہ کی مسج جا رہا ہوئے گا [*****]

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ [*****] والے الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! [*****] رہن دیو کیونکہ [***] غیر پارلیمانی لفظ نئی اے۔

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! یہ بھی پارلیمانی لفظ نہیں ہے۔ (شورو غل)
محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! یہ اپنے الفاظ واپس لیں انہوں نے [***] کا لفظ کس کے لئے استعمال کیا ہے۔ یہ اپنے الفاظ واپس لیں اور معافی مانگیں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! میں نے یہ الفاظ کارروائی سے حذف کروادیئے ہیں لہذا آپ تشریف رکھیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ اپنے الفاظ واپس لیں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ اپنے الفاظ واپس لیں۔ آپ ماحول کو خراب کر رہے ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں خواتین داتے اکھیائی نئی۔ میں خواتین دانائ ای نئی لتا۔ میں تے کیا اے کہ 126 دن دھرنے دے وچ کی ہویا اے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! غلط بات ہے لہذا آپ اپنے الفاظ واپس لیں۔
سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں آپ کے کہنے پر الفاظ واپس لے لیتا ہوں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے لہذا آپ سب خواتین تشریف رکھیں کیونکہ سید حسن مرتضیٰ نے اپنے الفاظ واپس لے لئے ہیں۔ (شورو غل)

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ہاؤس کو in order کروائیں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House آپ سب بیٹھ جائیں پھر میں بات کرتا ہوں۔
انہوں نے معذرت کر لی ہے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! جس طرح انہوں نے مائیک پر آکر الفاظ استعمال کئے ہیں اسی طرح مائیک پر آکر معذرت کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! انہوں نے معذرت کر لی ہے۔ میں نے وہ الفاظ بھی کارروائی سے حذف کروادیئے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ بڑے حساس معاملات ہوتے ہیں لیکن ہم لوگ بعض اوقات جذبات میں آکر ایسی بات کر جاتے ہیں جو کہ مناسب نہیں ہوتی۔ اب ایک پولیٹیکل پارٹی کی خواتین کے متعلق اجتماعی طور پر [***] کا لفظ استعمال کرنا انتہائی شرمناک اور گھٹیا حرکت ہے۔

جناب سپیکر! اگر معزز ممبر نے categorically کھڑے ہو کر اس بات پر معذرت نہیں کرتے اور اپنے الفاظ واپس نہیں لیتے تو ہم اس proceeding کا حصہ نہیں بننے اور ہم ٹریڈری بننے والے اس پرواک آؤٹ کریں گے لہذا ہم اس اجلاس کا حصہ نہیں بنیں گے جہاں پر ایسی زبان استعمال کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! اب آپ اپنی بات پر معذرت کر لیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! نہیں، نہیں بس آپ اپنی بات پر معذرت کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آپ میری بات تو سن لیں میں معذرت ہی کرنے لگا ہوں۔ آپ میری ریکارڈنگ نکلو اکرو دیکھیں جیسا کہ وزیر قانون نے کہا ہے تو میں نے کسی خاتون کے بارے میں بات نہیں کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ تین مرتبہ پارلیمنٹ کے ممبر رہ چکے ہیں اور پیپلز پارٹی کے لیڈر ہیں لہذا آپ کے منہ سے ایسے الفاظ اچھے نہیں لگتے۔

(اس مرحلہ پر حزب اقتدار کی تمام

معزز خواتین سپیکر ڈیسک کے سامنے آکر احتجاجاً کھڑی ہو گئیں)

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میری بات سن لیں۔ میں آپ کی اور وزیر قانون کی honor میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔ اگر میرے الفاظ سے کسی کی دل آزاری ہوئی ہے تو میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔

محترمہ آسیہ امجد: جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ یہ ہاتھ جوڑ کر معافی مانگیں۔

(اس مرحلہ پر معزز خاتون

ممبران حزب اقتدار احتجاجاً سپیکر ڈیسک کے سامنے آکر کھڑی ہو گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بیٹھ جائیں۔ انہوں نے معذرت کر لی ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ میں اپنے الفاظ واپس لیتا ہوں۔ This is not the way انہوں نے on the floor of the House معافی مانگی ہے لہذا آپ سب تشریف رکھیں۔ سید علی حیدر گیلانی بات کرنا چاہ رہے تھے۔ جی، سید علی حیدر گیلانی!

سید علی حیدر گیلانی: جناب سپیکر! آپ نے الفاظ کارروائی سے حذف بھی کر دیئے ہیں اور ہمارے پارلیمانی لیڈر حسن مرتضیٰ نے اپنے الفاظ واپس لئے ہیں اور معذرت بھی کر لی ہے۔ جناب سپیکر! میں بھی اپنی پارٹی کی طرف سے معذرت کرتا ہوں لہذا منسٹر صاحب سے گزارش ہے کہ ہم کارروائی شروع کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! سید حسن مرتضیٰ نے معذرت کر کے بہت اچھا کیا ہے، تمام معزز خواتین سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تمام معزز ممبران تشریف رکھیں، Please be seated now

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں صرف اتنی گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ سید حسن مرتضیٰ ہمارے لئے بہت قابل احترام ہیں۔ یہ جس قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں، یہ آل رسول میں سے ہیں ان کی زبان سے ہمیشہ اچھی باتیں ہی سننے میں شاید آج ان سے کوئی slip of tongue ہو گئی ہے۔ یہ بہتر بات کرتے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ یہ آئندہ بھی بہتر بات کریں گے۔ سید حسن مرتضیٰ! اب آپ ارشاد فرمائیں!

جناب ڈپٹی سپیکر: تمام ممبران اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں۔ Order in the House
میاں صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔ جی، سید حسن مرتضیٰ! پلیز پرائس کنٹرول پر ہی focus
رکھیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں عرض کرتا ہوں کہ کوئی ایسے ہی ماحول خراب نہیں
ہوتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! جوابات ہو گئی ہے اسے repeat نہ کریں۔
سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے آپ کے حکم پر اپنے الفاظ واپس لئے ہیں۔ میں نے کبھی
خواتین کی تضحیک کے بارے میں سوچا بھی نہیں ہے۔ ہماری پارٹی کی لیڈر خاتون تھیں، ہم تو خواتین
کا احترام کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! پلیز آپ پرائس کنٹرول پر بات کریں۔
سید حسن مرتضیٰ: یہ تو ہاؤس کا ماحول خراب کرنے کے لئے استعمال کئے گئے ہیں۔
محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! ہم ان کو بات نہیں کرنے دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے معذرت کر لی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ This is not the
way انہوں نے معذرت کر لی ہے۔ آپ بیٹھ جائیں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! ان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ ایسے الفاظ استعمال کریں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: ان سے غلطی ہو گئی ہے اور انہوں نے on the floor of the House
معافی مانگ لی ہے۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ This is not the way آپ تشریف رکھیں اور
انہیں بات کرنے دیں۔ جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ ٹماٹر - / 300 روپے کلو ہو گیا اے۔ انتہائی شرم دما مقام
اے کہ اک زرعی ملک وچ اسیں ٹماٹر ایران توں لیا رہے آں، ساڈا پنجاب اتنا زر خیز اے، وقفہ
سوالات وچ وی گل ہو رہی سی کہ ایس پنجاب دی زمیاناں نوں ہاؤسنگ سکیمیں تے انڈسٹری وچ
تبدیل کر دے جا رہے آں۔ مینوں نہیں لگدا کہ آن آلیاں دو دہایاں وچ ساڈے کول ساڈی کھان

پین دی ضروریات زندگی پوری کرن لئی ایہ زمین کافی رہ جاوے۔ ساڈی سبزیاں، ساڈیاں دالاں، ساڈا گھیو، ساڈا آٹا بنیادی چیزاں نیں جہڑیاں ہر غریب دی ضرورت نیں، جنہاں صبح اُٹھنا اے اونہاں نے اپنے دن دا آغاز اوناں نے ای چیزاں نال کرنا اے۔ اینہاں چودہ مہینیاں وچ- /1700 روپے آٹا دتھیا مہنگا ہو گیا اے گھیو- /210 روپے تک پہنچ گیا اے۔ کس طریقے نال اک عام آدمی جس دی پندرہ ہزار توں سترہ ہزار روپے تک تنخواہ اے ایہ گزارہ کر سکدا اے۔ اگر تسیں بجلی دے بل ویکھو تے چودہ مہینیاں وچ کوئی بیج واری ددھ چکے نیں۔ جدوں کہ حکومت دا ایہ دعویٰ اے کہ مسلم لیگ (ن) نے بجلی دی ضرورت پوری کرن لئی مہنگے داموں بجلی خریدی، جدوں ایہ مہنگی خرید رہے سن یا agreement کر رہے سن ادوں وی بجلی سستی سی۔ تسیں تے بجلی دا اک سنگل یونٹ نہیں بنایا اور ریٹ بیج واری ددھ دتے نیں۔ جناب اسد عمر on the floor of the House فرمادے سن کہ پٹرول- /40 روپے دالٹر ہونا چاہیدا اے لیکن آج ایہ- /115 روپے دا لٹر ہو گیا اے۔ ایہ کیوں ددھ رہیا اے؟ جنہاں نوں تسیں بے ایمان اور چور آکھدے سو اونہاں دے وقت وچ ایہ چیزاں سستیاں سن اور جدوں ایماندار لوگوں دا حکومت آئی اے آج لوگاں لئی روٹی کھانی مشکل ہو گئی اے۔

جناب سپیکر! اگر تساں ادویات نوں ویکھ لیو تے دوا یاں 200 فیصد مہنگیاں ہو گیاں نیں۔ آج وی تسیں اپنے حلقیاں وچ جا کے ویکھو تے غریب آدمی شوگر، بلڈ پریشر دامر یض اک دن چھڈ کے دوائی لیا رہیا اے اوہ ایہ afford ای نہیں کر دا کہ ایہ مہینے وچ تیس گولیاں کھاوے اس لئی ایہ پندرہ گولیاں نال گزارہ کر رہیا اے۔ جہڑا پتا- /100 روپے داسی آج او- /300 روپے دا ہو گیا اے۔ مہنگائی دا جہڑا طوفان آرہیا اے ایہنوں روکن لئی ایہ تقریراں تے کافی نیں نیں کہ ایک نامعلوم شخص میڈیا تے آکر کہہ دیوے کہ معیشت بہتر ہو رہی اے، میں چور پھڑ لئے نیں، میں ڈاکو پھڑ لئے نیں۔ چور ڈاکو جو پھڑے نیں تے کی recover کیتا اے اور کسے تے کوئی ریفرنس دائر کر لیا اے؟

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! یہ ٹماٹر ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ہن جہڑا میرے تے جملہ کسا گیا اے اُہندی معافی کہنے منگنی اے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! تیں اپنی گل کرو۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ایہ جہڑے non serious لوگ نیں اہناں دا اے عالم اے کہ۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! Carry on!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ٹماٹر بنیادی ضرورت اے اور اے ہر ہانڈی وچ پیندا اے۔ اگر ٹماٹر -/300 روپے کلو ہو جاوے، ادرک -/500 روپے کلو ہو جاوے، تھوم -/380 روپے کلو ہو جاوے، اہناں چیزاں دے نال ساڈے پنڈاں دے لوگ چٹنی بنا کے روٹی کھا لیندے سن۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! تیں کوئی ہو ر گل وی کر لیسو۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! -/300 روپے دا ٹماٹر وارہ نہیں جے کھاندا۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: order, order in the House. جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ٹماٹر وی کسی دی چھیڑاے؟ میں تے ناں وی نہیں لے رہیا میں تے نامعلوم شخص آکھیا اے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! تیں دیکھو کہ ہیلٹھ منسٹر کھلو کے کہندی اے کہ مینوں ڈاکٹر لہجہ دے ای نہیں، میں ڈاکٹر کتھوں لے آواں۔ ایہہ کی اے؟ ایہہوں اس تے appreciate کرنا چاہیدا اے۔ سپوکس پرسن باقاعدہ اجلاس بلا کے کہندے نیں کہ تیں ہو ر سخت زبان استعمال کرو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایہتے ٹماٹر دی گل ہو رہی ہے تیں ہیلٹھ کتھے لے آئے ہو۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ہیلٹھ وچے اے، دوا یاں 200 فیصد مہنگی ہو گیاں نیں۔ ہن تے ٹماٹر لین جاؤ اور دو کلو ٹماٹر لیسو تے ایف بی آر دانوٹس آجاندا اے کہ منی ٹریل دیو، source of income دسو، کتھوں آئے نے پیسے جہڑے تیں ٹماٹر خریدے نیں؟ مہنگائی دا ایہ طوفان روکن

لٹی اینہاں نوں کہوؤ کہ برداشت کرن، ایہ پالیسیاں منسٹر ز نے بنائیاں نیں، اینہاں نے نہیں بنائیاں۔ اک نامعلوم شخص نے افتتاح شدہ منصوبے دا افتتاح کیتا، اہ ہمیشہ افتتاح شدہ منصوبیاں دا ای افتتاح کردا اے۔ ایہنے افتتاح شدہ منصوبے دا افتتاح کر دیاں ہوئیاں اپوزیشن نوں آڑے ہاتھوں لیا۔ میں چھڈاں گا نہیں، میں پھڑلاں گا، میں اندر کر دیاں گا۔

جناب سپیکر! تھانیدار نوں تسیں کی لادتا اے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اگر ساڈی حکومت دے کول کوئی پالیسی ہے کہ ٹماٹر سستا ہو جاوے (شورو غل)

جناب سپیکر! ایہہ cross talk بند کرواؤ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: No cross talk جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ایہ گاہاں کڈھی جا رہیاں نیں، تساں صرف ڈھلا جیہا آکھ دیندے او۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کسی نے گالی نہیں نکالی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! مہنگائی دن بدن ودھدی جا رہی اے، دوا یاں مہنگیاں ہو گئیاں نیں، خورد و نوش دیاں چیزیاں ٹماٹر مہنگا ہو گیا اے، ادراک مہنگی ہو گئی اے، تھوم مہنگا ہو گیا اے، پیاز مہنگا ہو گیا اے، کوئی سبزی نہیں لیا سکدے اور دالاں کم از کم دو دو سو روپے دی ہو گئیاں نیں۔ عام آدمی دال نہیں لیا سکدا، دوا یاں نہیں لیا سکدا، تعلیم دا ایہہ حال اے۔۔۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: یہ ٹماٹر ہیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ہن سنیا جے کہ کی کہیا؟ جہڑا ایہناں کہیا اے ایہہ الفاظ واپس لٹن۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے نہیں سنا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب! میں نہیں سنیا لیکن میں تے سن لیا اے۔ پہلے ایہہ الفاظ واپس لے جاؤں تے پھر کارروائی اگے چل سکدی اے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کس نے بات کی ہے؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب! سپیکر! ایہہ بہت زیادتی اے۔ ایہہ کہڑا طریقہ اے جیڑا اینہاں نے اختیار کیتا ہویا اے، ایہناں توں پچھو کہ اینہاں نے کی کہیا اے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! میرا خیال ہے کہ اس بات کو اب رہنے دیں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب! سپیکر! ایہناں نے غلط گل کیتی اے۔ جناب عنایت اللہ لک دے کولوں پچھو کہ ایہناں نے کی کہیا اے۔ خالد صاحب توں پچھو ایہناں نے کی کہیا اے۔ خالد صاحب اپنے شرمندہ ہو رہے کہ اوہناں نے منہ اوراں کر لیا اے۔ ایہہ زیادتی اے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ اپنی تقریر مکمل کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب! سپیکر! پہلے اوہ معذرت کرے گی تے میں پھر تقریر کر اں گا۔ ایہہ کہڑا طریقہ اے کہ اوہ غلط گل کرن تے اوہناں نوں کچھ وی نہیں آکھناں۔ میاں محمد اسلم اقبال حلفاً کہہ دین کہ اس بی بی نے کچھ نہیں کہیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب! سپیکر! میں سید حسن مرتضیٰ سے یہ گزارش کروں گا کہ محترمہ عظمیٰ کاردار نے جو الفاظ کہے ہیں وہ آپ پر suit نہیں کرتے اس لئے کہ آپ کا رنگ ٹماٹر جیسا نہیں ہے۔

جناب! سپیکر! میں یہ الفاظ ان کی طرف سے withdraw کرتا ہوں۔ محترمہ عظمیٰ کاردار! بہت بڑی بات ہے کیونکہ سید حسن مرتضیٰ کے لئے یہ الفاظ مناسب نہیں ہیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب! سپیکر! میں یہ الفاظ واپس لیتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! اب تو انہوں نے اپنے الفاظ بھی واپس لے لئے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں تو محترمہ عظمیٰ کاردار کی مذمت کرتا ہوں کہ انہوں نے سید حسن مرتضیٰ کو ٹماٹر کہا ہے۔

جناب سپیکر! میں محترمہ کے behalf پر سید حسن مرتضیٰ سے معذرت کرتا ہوں۔ کیا ہم نے کوئی افریقہ سے ٹماٹر منگوائے ہیں کہ ان کا رنگ سید حسن مرتضیٰ جیسا ہو گیا ہے؟ یہ بہت بُری بات ہے۔ یہ زیادتی ہے لہذا میں بھی محترمہ سے کہتا ہوں کہ وہ اس پر معذرت کریں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! میں سید حسن مرتضیٰ سے معذرت کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ اب تو انہوں نے معذرت کر لی ہے لہذا آپ continue کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! ایس خاتون دے non-serious رویے دے خلاف میں ایوان توں واک آؤٹ کرنا آں۔ اک منسٹر صاحب نے بے شک اپنی کاوڑوی کڈی اے لیکن اوہناں نے موہڈا اک معزز ممبر دا استعمال کیتا اے۔ حکومت دے معزز ممبر ان غیر سنجیدہ نے تے میں احتجاجاً واک آؤٹ کر رہیا آں۔ یہ ہاؤس قطعاً serious نہیں اے کہ مہنگائی تے کنٹرول کیتا جاوے۔ ٹماٹر ایہناں نوں انج لگیا اے جیویں میں وزیر اعظم داناں لے دتا اے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں سید حسن مرتضیٰ سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ واک آؤٹ نہ کریں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب جناب فیاض الحسن چوہان بات کریں گے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! سید حسن مرتضیٰ احتجاجاً واک آؤٹ کر گئے ہیں۔ وہ اپنی پارٹی کے پارلیمانی لیڈر ہیں۔ میں کہوں گا کہ کسی کو بھجوا کر انہیں ایوان میں واپس لایا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں جناب اعجاز مسیح اور آغا علی حیدر سے کہوں گا کہ وہ جائیں اور سید حسن مرتضیٰ کو مناکر ایوان میں واپس لائیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): انتہائی قابل احترام سپیکر! آج اسمبلی کے فلور پر پرائس کنٹرول پر عام بحث ہو رہی ہے۔ پرائس کنٹرول اور مہنگائی کے حوالے سے پچھلے کئی ماہ سے حزب اختلاف کی طرف سے ایک طوفان برپا کیا گیا ہے۔ ان کی باتوں سے ایسے لگتا ہے کہ یہ ساری مہنگائی ہماری حکومت کے آنے کے بعد ہوئی ہے۔ حزب اختلاف کے مطابق مہنگائی، micro and macro level of economics کے جتنے indicators ہیں ان کی اچھائی اور برائی کے سارے معاملات ہماری حکومت کے دور حکومت میں یعنی پچھلے سوا سال کے اندر ہی ظہور پذیر ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں آپ کے سامنے ایک چیز clear کرنا چاہوں گا کہ میثاق جمہوریت کی چھتری تلے پچھلے دس سال جو حکومتیں قائم رہی ہیں انہوں نے اربوں ڈالر کے قرضے کا بھاری بوجھ ملک کے اوپر ڈالا ہے۔۔۔

ملک محمد وحید: جناب سپیکر! ان سے کہیں کہ کوئی نئی بات کریں کیونکہ یہ سُن کر تو ہمارے کان پک گئے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: Order please. Order in the House. ملک محمد وحید بیٹھ جائیں اور منسٹر صاحب کو بات کرنے دیں۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میری کوشش ہے کہ میں decent طریقے سے اور دلائل کے ساتھ ساری بات کروں لیکن اردو کا محاورہ ہے کہ "لاتوں کے بھوت باتوں سے نہیں مانتے" میں نہیں چاہتا کہ کوئی ایسی بات کروں کہ جس پر یہ سارے اٹھ کر پی ٹی کرنا شروع ہو جائیں۔ میں بڑے اچھے انداز سے facts & figures کے ساتھ بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں حزب اختلاف کے معزز ممبران سے گزارش کروں گا کہ خدا کے واسطے خاموشی سے میری بات سُن لیں کیونکہ اس میں انہی کا بھلا ہے۔

ملک محمد وحید: جناب سپیکر! اگر یہ جھوٹ نہ بولیں تو سب ان کی بات سُنیں گے۔ انہیں کہہ دیں کہ یہ جھوٹ نہ بولیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد وحید! آپ بیٹھ جائیں۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میرے ایک بڑے فاضل ممبر نے یہاں پر کہا کہ 126 دن مجرا ہوتا رہا۔ میں حیران ہوں کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس معاملے کو رہنے دیں۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں تو بڑے اچھے طریقے سے اس کا جواب دینا چاہتا ہوں۔

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! یہ معاملہ ختم ہو چکا ہے لہذا اس حوالے سے اب دوبارہ بات کرنا مناسب نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک ندیم کامران! آپ بیٹھ جائیں۔ منسٹر صاحب! آپ صرف پرائس کنٹرول پر بات کریں۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! یہ ایک fact ہے کہ ہمارے اس ملک میں ایسے لیڈر بھی موجود ہیں کہ جب وہ گفتگو کرتے ہیں، جب وہ اپنے بال جھٹکتے ہیں اور جب وہ اپنے ہاتھوں کے اشارے کرتے ہیں تو پتا لگتا ہے کہ وہ مجرا کر رہے ہیں۔ اب میں ان سے پوچھوں گا کہ آپ ان کے متعلق کیا کہیں گے؟ ایسے لیڈر بھی موجود ہیں جو کی کو کا اور کا کو کی کہتے ہیں، جو گی کو گا اور گا کو گی کہتے ہیں اور جو ابھی تک رومن اردو کے سہارے اپنی سیاست چلا رہے ہیں۔ (قطع کلامیاں)

ملک ندیم کامران: جناب سپیکر! یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ اس طرح سے بات نہیں ہوگی۔ ہم ان کو اس طریقے سے بات نہیں کرنے دیں گے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف احتجاجاً اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے)

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! جو یہ بات کہتے ہیں کہ جناب عمران خان 70 سال کی عمر میں جوان کہلانے کے شوقین ہیں۔ ان کے لیڈر کی 28 سال کی عمر ہونے کے باوجود لوگ ان کے جوان ہونے پر شک کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سب معزز ممبران اپنی نشستوں پر تشریف رکھیں۔ میں منسٹر صاحب سے بات کرتا ہوں۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں نے ان سے کہا تھا مجھے decent طریقے سے بات کرنے دیں۔ انہوں نے ابتداء کی ہے تو پھر اس کا جواب تو دینا پڑتا ہے۔ (اس مرحلہ پر وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان) اور معزز ممبر جناب جعفر علی کے درمیان تلخ جملوں کا تبادلہ ہوا)

جناب جعفر علی: جناب سپیکر! [*****]

ملک محمد وحید: جناب سپیکر! [*****]

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب جعفر علی! آپ غلط الفاظ ادا کر رہے ہیں اور میں ان تمام الفاظ کو کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

آپ on the floor of the House گالیاں دے رہے ہیں۔ ملک ندیم کامران! آپ اپنے ممبر کو منع کریں۔ یہ انتہائی غلط بات ہے۔ He is abusing. This is not the way. یہ بہت غلط بات ہے۔ جناب فیاض الحسن چوہان! آپ تشریف رکھیں۔ میں نے ان کے یہ الفاظ کارروائی سے حذف کر دیئے ہیں۔ ملک ندیم کامران! ان کو بٹھائیں۔ ایک منٹ کے لئے سب معزز ممبران بیٹھ جائیں۔ (قطع کلامیاں)

اس دوران یہاں پر جتنے بھی un parliamentary words use کئے گئے ہیں میں اُن کو حذف کرتا ہوں اور آپ پرائس کنٹرول debate پر focus کریں۔ شکریہ جی، جناب فیاض الحسن چوہان! (قطع کلامیاں)

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میں تو بڑے پیار و محبت سے پرائس کنٹرول کے issue پر بات کرنے لگا تھا سارا میڈیا اور یہ معزز ایوان بھی جانتا ہے کہ حزب اختلاف نے جس انداز سے behave کیا وہ سب کے سامنے ہے لیکن بہر حال 96- ارب ڈالر قرضوں کے ساتھ جو معیشت ہمیں دی گئی۔۔۔

* بحکم جناب ڈپٹی سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! یہ اپنے الفاظ پر معذرت کریں وگرنہ میں نے جواب ضرور دینا ہے۔ انہوں نے بات کی تو انہیں معذرت بھی کرنی ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے وہ الفاظ حذف کر دیئے ہیں۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! سید حسن مرتضیٰ میرے لئے بڑے قابل

احترام ہیں میں آپ کی وساطت سے ان سے پوچھتا ہوں کہ میں کس بات پر معذرت کروں؟

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہاں بڑی ایسی چیزیں ہیں جو کہنے پر کافی کچھ ہو سکتا ہے۔ انہیں مراد سعید کی وہ تقریر یاد نہیں جس میں وہ کہتے تھے کہ جناب عمران خان جائے گی اور باہر سے 200- ارب ڈالر لے کر آئے گی ایک سو ارب ڈالر باہر کی دنیا کے منہ پر مارے گی اور 100- ارب ڈالر قوم کے منہ پر مارے گی۔ ان کو وہ "گی" اور "گا" بھول گیا ہے ان کو مراد سعید کی چیخیں بھول گئی ہیں اور آج یہ قومی لیڈر کے اوپر باتیں کرتے ہیں۔ اگر یہ اس طرح کی زبان استعمال کریں گے تو پاکستان پیپلز پارٹی بھی اسی طرح کی زبان استعمال کرے گی۔ جناب فیاض الحسن چوہان ہمارے لئے بھی قابل احترام ہیں لیکن ہم سے عزت تو کرائیں۔ میں نے اپنی تقریر میں ایک جگہ پر بھی جناب عمران خان کا نام نہیں لیا۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! میرے بھائی سید حسن مرتضیٰ نے آپ نے

سامنے جو apprehension رکھا ہے آپ ابھی ساری کی ساری audios نکال کر سن لیں میں نے اگر ان کے لیڈر کا نام لیا ہو تو میں سب کے سامنے معافی مانگوں گا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! یہ تو چور کی داڑھی میں تنکے والی بات ہوئی ناں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں نے بھی کسی کا نام نہیں لیا۔ میں تو مراد سعید کی چیخیں ہی بتا

رہا ہوں۔ کیا میں یہاں پر ریحام خان کی کتاب لے کر آ جاؤں؟ یہ بہت زیادتی ہے یہ نہیں ہونی چاہئے۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب فیاض الحسن چوہان!

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! یہاں پر پاکستان پیپلز پارٹی کے میرے جتنے دوست تشریف فرما ہیں وہ ماشاء اللہ سب اچھے اور ڈیسنٹ ہیں لیکن آج سید حسن مرتضیٰ سے تھوڑی سی غلطی ہو گئی ہے کہ انہوں نے ایسا فقرہ استعمال کر لیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں نہیں، وہ حذف ہو گیا ہے۔

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! پاکستان پیپلز پارٹی کے میرے بھائیوں کو اگر میری کسی بات سے direct or indirect کچھ محسوس ہوا ہے تو میں ان سے معذرت کر لیتا ہوں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! جناب فیاض الحسن چوہان نے معذرت کی ہے وہ ہمیں قبول ہے۔ میں بھی مراد سعید کی چیخوں کے حوالے سے معذرت کر لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب فیاض الحسن چوہان!

وزیر کالونیز (جناب فیاض الحسن چوہان): جناب سپیکر! 96- ارب ڈالر کا قرضہ مسلط کرنے کے بعد دس سال میثاق جمہوریت کی چھتری تلے حکومت کر کے، لوٹ مار کا بازار گرم کر کے پاکستان کا current account خسارہ 25- ارب ڈالر تک لا کر، پاکستان کی exports کو تباہ کر کے، پاکستان کے اوپر imports کا بوجھ لادنے کے بعد، پاکستان کے اوپر foreign direct investment کا low level تک لانے کے بعد جب پاکستان کی economy جناب عمران خان کے حوالے کی گئی اُس کے بعد ہمارے سامنے کیا options تھے کہ ہم کس طریقے سے economy کو چلاتے؟

جناب سپیکر! میں آپ کے سامنے picture clear کروں گا تو اسحاق ڈار صاحب جو اس وقت لندن کے اندر مفروزی کاٹ رہے ہیں انہوں نے اپنے پانچ سالوں میں ڈالر کی قیمت کو maintain کرنے کے لئے پاکستان کی معیشت میں 25- ارب ڈالر جھونکا۔ میں بہت بڑا economist تو نہیں ہوں لیکن میں نے صرف MA Economics کیا ہوا ہے یا 30/35 سال سے ایک چھوٹا سا political worker ہوں تو ہم اتنا ضرور جانتے ہیں کہ جب آپ fake and so called طریقے سے ڈالر کی قیمت کو maintain کرتے ہیں تو اُس کے بعد جو after

effects آتے ہیں اور اُس کے ساتھ ساتھ جو side effects آتے ہیں وہ بڑے خطرناک ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! اب ہوا یہ کہ ہم نے پچھلے ایک سال میں ان کا 10.5- ارب ڈالر کا قرضہ واپس کیا ہے۔ انہوں نے جو 25- ارب ڈالر پاکستان کی معیشت میں جھونکا تھا اُس کے اثرات پچھلے سو سال میں مہنگائی کی صورت میں ہم face کر رہے ہیں اور آج پاکستان کے اندر اگر کچھ مہنگائی ہے تو اُس کی بنیادی وجہ وہ 25- ارب ڈالر پاکستان کی معیشت میں جھونکنے کے بعد جعلی طریقے سے ڈالر کی قیمت کو maintain کرنے کی وجہ سے آج پاکستان کے اوپر مہنگائی کا یہ عذاب آیا ہے لیکن میں اپنے قائد، اپنے لیڈر اور پاکستان کے ہیر و جناب عمران خان کو خراج تحسین پیش کروں گا کہ جنہوں نے سو سال انتھک محنت کر کے پوری دنیا کے جو دورے کئے اُن پر اپنے بیوی بچوں، اپنے پوتوں اور پوتیوں، اپنے دوہتوں اور دوہتیوں اور اپنے خاندان والوں کو ساتھ لے کر نہیں گئے۔ وہ اقوام متحدہ گئے تو انہوں نے ملیجہ لودھی کو پیچھے بٹھا کر اپنے خاندان کے لوگوں کو اپنے ساتھ نہیں بٹھایا۔ انہوں نے targeted دورے کئے اور پاکستان کی economy کو stable کیا، پاکستان کی economy کو بہتر کیا اور پچھلے دو ماہ سے ورلڈ بینک کے IMF، president کے officials higher، تمام بین الاقوامی مالیاتی ادارے اور فورم اس بات کو acknowledge کر رہے ہیں کہ اب پاکستان کی economy بہتری کی طرف جا رہی ہے۔ پاکستان کا current account خسارہ 35 فیصد کم ہوا ہے، پاکستان کی imports کم ہو رہی ہے، پاکستان کا export level بڑھ رہا ہے، foreign direct investment بھی بڑھ رہی ہے اور تمام مالیاتی ادارے اس بات کو accept کر رہے ہیں تو بات یہ ہے کہ اس وقت حزب اختلاف کے پاس صرف مہنگائی کا tool ہے تو وہ مہنگائی انہی کی وجہ سے آئی جو میں نے سب کچھ آپ کے سامنے رکھ دیا ہے اور انشاء اللہ آپ کو اگلے چھ ماہ کے اندر جناب عمران خان کی متحرک قیادت کے نتیجے میں پاکستان کے اندر اُس مہنگائی کے اوپر بھی کنٹرول ملے گا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں صرف اتنا کہوں گا کہ آج پاکستان کے حصہ میں اگر کسی قسم کی negativity ہے تو اس کی ذمہ دار پاکستان لوٹ مار ایسوسی ایشن ہے جس نے 35 سال عموماً اور پچھلے دس سال خصوصاً اس پاکستان کو مگر مچھوں کی طرح، مچھندروں کی طرح لوٹا ہے، نوچا ہے،

مدھولا ہے، اور ڈبویا ہے۔ انہوں نے لوگوں کے سروں پر یہ مہنگائی اور رسوائی مسلط کی ہے جو جناب عمران خان انشاء اللہ ختم کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان صاحب!۔ موجود نہیں ہیں۔ جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری! محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! کل وزیر محترم صاحب نے پوری قوم کو یہ بتانے میں جو اتنی محنت فرمائی ہے کہ مہنگائی کیسے ہوتی ہے، مہنگائی کیا ہوتی ہے اور بہت سے لوازمات ہوتے ہیں، بہت سارے factors ہوتے ہیں۔ مجھے لگتا ہے کہ کچھ زیادہ نیا پاکستان بن گیا ہے۔ شاید موسمی تبدیلیاں بھی اسی دور میں ہو رہی ہیں اور ذخیرہ اندوزی بھی صرف اسی دور میں ہو رہی ہے۔ یہ جب یہاں بیٹھا کرتے تھے تو ان تمام چیزوں کا ملبہ وہ کیسے پچھلی حکومتوں پر ڈالا کرتے تھے وہ سب کو یاد ہے۔ ابھی وزیراعظم نے بھی بتایا ہے کہ مہنگائی کی وجہ سے غربت ہوتی ہے۔ یہ اتنی بڑی سائنس ہے جسے پاکستان کو سمجھنے میں بہت دیر لگی ہے کہ مہنگائی اور غربت کیسے ایک ساتھ ہیں۔ جناب سپیکر! میں صرف دو باتیں کرنا چاہتی ہوں کہ وزیراعظم جب اپوزیشن میں تھے تو

انہوں نے ایک narrative build کیا تھا اور انہوں نے کہا تھا کہ:

"جب مہنگائی ہو تو سمجھ جائیں کہ حکمران چور ہوتے ہیں"

جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ:

"جب قیمتیں بڑھ جائیں تو سمجھ جائیں کہ حکمران چور ہوتے ہیں"

جناب سپیکر! اب میرے بڑے logically دو تین سوالات ہیں۔ آپ نے تبدیلی کا وعدہ کیا تھا، آپ نے یہ وعدہ کیا تھا کہ پٹرول -/60 روپے کے قریب ملا کرے گا، آپ نے وعدہ کیا تھا کہ بجلی کی قیمتوں میں کمی کی جائے گی اور آپ نے وعدہ کیا تھا کہ گیس کی قیمتوں میں کمی کی جائے گی۔ ہمارے پی ٹی آئی کے ارسطو بھائی جان جناب اسد عمر نے پٹرول کے حوالے سے تو بڑی زبردست calculation کی تھی کہ اتنے ٹیکس ہوتے ہیں، اتنا یہ ہوتا ہے، اتنا وہ ہوتا ہے اور پٹرول کی قیمت -/46 روپے ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! اب میرا سوال یہ ہے کہ تبدیلی کی حکومت کو کیا امر مانع ہے کہ وہ -/46 روپے کا پٹرول اس قوم کو فراہم نہیں کر پارہی۔ اس کے بعد یہ بھی وزیراعظم نے دعویٰ کیا تھا کہ ان کے پاس 200 ماہرین کی ایک ٹیم تیار ہے، وہ آئے گی تو اوپر سے پیسوں کی بارش بھی ہونا شروع ہو جائے گی اور لوگ ٹیکس بھی دینا شروع کر دیں گے۔ ایک رپورٹ آئی ہے اس کے مطابق رونیو کے حوالے سے ایک بڑا short fall ہے جس پر وزیراعظم فرمایا کرتے تھے چونکہ لوگ اعتبار نہیں کرتے، چونکہ چور ڈاکو بیٹھے ہوئے ہیں اس لئے لوگ ٹیکس نہیں دیتے تو میں اب پوچھنا چاہتی ہوں کہ اب صادق اور امین آکر بیٹھ گئے ہیں تو قوم اب کیوں ٹیکس نہیں دے رہی۔ آپ نے کہا تھا کہ باہر سے پیسوں کی بارش ہوگی لیکن ایک بوند بھی کسی کو نہیں ملی بارش ہونا تو بہت بعد کی بات ہے۔ اس کے علاوہ مزے کی بات یہ ہے کہ جن commodities کی قیمت وزیر خزانہ یا مشیر خزانہ نے بتائی ہے یا ہماری جو معاون خصوصی صاحبہ ہیں وہ کہتی ہیں۔ آپ اگر relief نہیں دے سکتے تو کم از کم لوگوں کا مذاق مت اڑائیں اور لوگوں کو پاگل نہ سمجھیں۔ آپ نے کنٹینر پر جو کہنا تھا وہ کہہ لیا کرتے تھے اس وقت آپ کا شاید حساب کتاب نہیں ہوتا تھا۔ اب آپ حکومت میں ہیں آپ کا حساب کتاب ہو گا۔

جناب سپیکر! چینی مافیا کا معلوم نہیں پیٹ کب بھرے گا۔ ان کے پیسے کب پورے ہوں گے جو انہوں نے الیکشن پر لگائے ہیں اور اس قوم کی کب سنی جائے گی۔ اس وقت سوال یہ ہے کہ جناب اسد عمر جو خود ان کے بہت بڑے stalwart ہیں انہوں نے نیشنل اسمبلی میں کھڑے ہو کر کہا کہ چینی کی قیمتوں میں اضافہ کرنے میں چینی مافیا کی پشت پناہی ہے۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ اس پر کیا ہوا اور اس چینی مافیا پر کس نے ہاتھ ڈالا ہے؟ وہ چینی آج -/80 روپے سے اوپر بک رہی ہے اس پر آخر ان کے پیسے کب پورے ہوں گے اور غریب آدمی کی سنی جائے گی۔ اس کے بعد یہ عجیب بات ہے کہ ان کا وژن جو 200 ماہرین نے تیار کیا تھا وہ لنگر خانے پر آکر ختم ہو گیا ہے۔ لنگر خانوں پر مجھے اعتراض نہیں ہے لنگر خانے NGOs بناتی ہیں اور charity کے ادارے کرتے ہیں لیکن خدا کا واسطہ آپ کو یقین آ جانا چاہئے کہ آپ charity کا ادارہ نہیں چلا رہے بلکہ آپ 22 کروڑ آبادی کا ایک ملک چلا رہے ہیں۔ اس ملک کو کارخانوں کی ضرورت ہے۔ اس ملک کو لنگر خانوں کی ضرورت نہیں ہے۔ اس ملک کو مرغیاں، کٹے

اور وچھوں کی ضرورت نہیں ہے۔ اس ملک کے لوگوں کو باعزت روزگار کی ضرورت ہے جس کا وعدہ آپ نے کیا تھا۔ آپ نے ایک کروڑ نو کڑیاں دینی تھیں جبکہ سیٹ بنک کی رپورٹ کہتی ہے کہ اس ایک سال کی حکومت میں دس لاکھ لوگ بے روزگار ہو گئے ہیں اور ابھی بے شمار لوگوں کے بے روزگار ہونے کی شنید ہے۔

جناب سپیکر! کل وزیر صاحب نے ہمیں بتایا کہ 15 لاکھ صارفین App سے مستفید ہو رہے ہیں۔ میرا پہلا سوال اور objection یہ ہے کہ اس App کی implementation کہاں ہے۔ اس کی implementation نہ ہونے کے برابر ہے۔ دیکھئے! پی ٹی آئی cut, copy and paste کر کے سوشل میڈیا پارٹی کے طور پر تو چل جاتی تھی لیکن ہمیں گراؤنڈ پر نظر آنا چاہئے کہ آپ کیا کر رہے ہیں اور گراؤنڈ پر آپ کی جو کارکردگی ہے وہ zero سے بھی بہت نیچے ہے۔ اس ملک پر نااہلوں اور نالائقوں کی ٹیم مسلط کر دی گئی ہے۔ اس پر ان سے پوچھ بھی نہیں سکتے اگر پوچھیں تو ان کے mood خراب ہو جاتے ہیں اور دھمکیاں دیتے ہیں۔ آپ دھمکیاں نہ دیا کریں کیونکہ آپ کا اب فرض ہے کہ جواب دیں۔ آپ کو ہماری باتیں سننی پڑیں گی۔ اگر آپ نہیں سنا چاہتے تو آپ کی مرضی ہے ہمیں سنا آتا ہے ہم سنالیں گے۔ اس وقت صرف لاہور کی آبادی دو کروڑ سے اوپر ہے اور یہ پندرہ لاکھ صارفین کی بات کر رہے ہیں۔ مجھے نہیں لگتا کہ پندرہ لاکھ صارفین نے اس App کو download کیا ہو گا میں اس کو بھی چیلنج کرنا چاہتی ہوں۔ اس کی implementation کہیں بھی نظر نہیں آتی، وہ ماڈل بازار ہوں، عام بازار ہوں، بڑی سپر مارکیٹس ہوں کہیں بھی commodities کی صحیح قیمتیں نظر نہیں آرہیں۔ اس کے بعد انہوں نے کنٹرول کمیٹی کی بات کی تو جتنے ہارے ہوئے لوگ ہیں، جتنے الیکشن سے رہ گئے ہیں ان سب کو چُن چُن کر کسی کو پرائس کمیٹی کے اندر اور کسی کو کسی دوسری جگہ پر لگا کر ہم پر احسان کیا جا رہا ہے کہ یہ کمیٹیاں کام کریں گی۔

جناب سپیکر! اخبار میں چھپا ہے کہ افسروں کے سبزی منڈیوں کے دورے کئے جا رہے ہیں تو یہ خانہ پُری ہے۔ یہ خانہ پُری اب note کی جا رہی ہے۔ جناب عثمان احمد خان بُزدار نے افسروں کو کہہ دیا، جناب عثمان احمد خان بُزدار شہنشاہ آدمی ہیں انہوں نے بیٹھ کر کہہ دیا کہ دورے

کریں۔ اب افسر آتے ہیں پندرہ منٹ تک تصاویر بنواتے ہیں اور چلے جاتے ہیں اور ان کا خیال یہ ہے کہ غریبوں کے مسائل ان کی آنیاں جانیاں دیکھ کر ٹھیک ہو جائیں گے جو قطعاً نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! اس کے بعد راشن کارڈ کی بات ہوئی ہے تو دنیا چاند پر چلی گئی ہے اور یہ ہمیں پھر 60 کی دہائی میں لے جانا چاہتے ہیں۔ اس قوم کو راشن کارڈ کی ضرورت نہیں ہے۔ اس قوم کو باعزت روزگار کی ضرورت ہے ان کی جو capacity ہے اس کو بڑھانے کی ضرورت ہے کہ ان کے پاس اتنی قوت خرید ہو کہ وہ ان چیزوں کو خرید سکیں۔ ہمیں ایسا لگتا ہے کہ آپ نے جیسے صحت کارڈ کو انصاف کارڈ بنایا ویسے یہ بھی کوئی چوری کر لیں گے۔ اس کے علاوہ شکل دیکھ کر آپ انصاف کارڈ تقسیم کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ احساس پروگرام کیا ہے۔ احساس پروگرام پانچ مختلف ڈیپارٹمنٹ جوڑ کر بنا لیا ہے۔ اس وقت آپ کہتے تھے کہ آپ عوام کو بھیک منگا بنا رہے ہیں اور اس طرح آپ کو پیسے ضائع نہیں کرنے چاہئیں۔ آپ اب یہ جو کرنے جا رہے ہیں جس میں شکل دیکھ کر لوگوں کو adjust کریں گے۔ آپ پھر لنگر خانے اپنے کھول لیں۔ سیلانی والوں کے لنگر خانوں پر تصاویر لگوا رہے ہیں یعنی کسی کے projects پر اور سختی پر سختی لگا رہے ہیں۔ آپ کی دوسروں کی تصاویر پر اپنی تصویریں چپکانے کی پرانی عادت ہے جو جانیں سکتی اور نہ جائے گی۔

جناب سپیکر! رمضان بازار کے حوالے سے وزیر موصوف نے بات کی ہے۔ میرے خیال میں وہ مصروف رہتے ہیں اور ان کی توجہ نہیں گئی کہ اس پر جو عوامی رائے ملی ہے وہ ٹی وی چینلز کو beep کر کے سنائی پڑتی تھی وہ as it is سنائیں پاتے تھے جو اس حکومت کے بارے میں لوگ کہتے تھے۔ یہ under training team سمیت وزیر اعلیٰ کہ کیونکہ وہ خود کہتے ہیں کہ وہ ابھی trained ہو رہے ہیں تو یہ under training team اس قوم کو بہت مہنگی پڑی ہے۔ یہاں 1992 کے ورلڈ کپ کو دیکھ کر کسی کے مسائل کا حل ہو رہا ہے اور نہ کسی کو وزیر اعظم کی تقاریر سنا کر relief دیا جاسکتا ہے۔ ہر فرد مشکل کا شکار ہے کیونکہ بجلی کے بل، گیس کے بل اور بچوں کی ضروریات پوری کرنا مشکل ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! میں آخر میں دو شعر پڑھوں گی جو میں بڑی مشکل سے وزیراعظم کے لئے چُن کر لائی ہوں۔ مجھے اس پر بہت محنت کرنی پڑی ہے۔

اڑے تھے ضد پہ کہ سورج بنا کے چھوڑیں گے
پسینے چھوٹ گئے اک دیا بنانے پے
رُخ روشن کا روشن کوئی پہلو بھی نہیں نکلا
جسے یہ چاند سمجھے تھے وہ جگنو بھی نہیں نکلا
بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ندیم قریشی!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی):

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! پریس گیلری سے صحافی حضرات واک آؤٹ کر گئے ہیں۔ انہیں واپس لانے کے لئے کسی کو بھیجا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں شوکت علی لالہ کاجائیں اور اُن کو لے آئیں۔ جی، جناب محمد ندیم قریشی!

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب سپیکر! شکریہ۔ پہلی بار مجھے اس ایوان کا حصہ بننے کا اعزاز ملا ہے اور جو لوگ پہلی بار ممبر اسمبلی بن کر آتے ہیں تو اُن کے لئے بڑا chance ہوتا ہے کہ وہ اپنے سینئر ممبران سے سیکھیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا تھا کہ اپوزیشن کے ہمارے دوست جو پچھلے 35/40 سال مختلف صورتوں میں اقتدار میں رہے بلکہ پچھلے دس سال باقاعدہ اُن کا اقتدار جاری و ساری رہا تو وہ اس اہم issue پر کوئی تجاویز دیں گے لیکن کچھ نہیں کیا۔

جناب سپیکر! میں ذاتی طور پر یہ سمجھتا ہوں کہ حکومت کے اس مشکل وقت میں کسی جگہ بھی ideal صورت حال نہیں ہے۔ گورنمنٹ آف پاکستان اور پاکستان تحریک انصاف کو جس بڑے چیلنج کا سامنا ہے وہ یقیناً مہنگائی ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا تھا کہ ہمارے اپوزیشن کے دوست کوئی متبادل حل دیں گے لیکن انہوں نے ہمیشہ تنقید در تنقید کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے حالانکہ یہ انتہائی سنجیدہ معاملہ تھا۔ حکومت اور اپوزیشن دونوں بچوں کی طرف سے تجاویز آتی چاہئیں تھیں لیکن افسوس کہ یہاں ہر شخص اپنی پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی میں job پکی کرنے کی کوشش کرتا ہے جہاں سے شاید اب ان کو golden handshake بھی نہ ملے۔

جناب سپیکر! میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جناب عمران خان نے UNO میں تاریخی خطاب کیا اور پوری دنیا کا attitude change کیا۔ خطاب کے چار points میں سے جہاں کشمیر بڑا اہم پوائنٹ تھا وہاں جناب عمران خان نے بطور وزیر اعظم پاکستان climate change کو بھی ایک factor قرار دیا۔ چونکہ میں ایگریکلچر کا student ہوں اس لئے میں آپ سے یہ بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے پاس سارے statistics بھی موجود ہیں۔ پاکستان جس region میں واقع ہے یہاں آنے والے دنوں میں climate change ہماری زراعت کو تباہی کی طرف لے کر جا رہا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ جناب عمران خان اپنی capacity میں دس گنا زیادہ محنت کر کے کوشش کر رہے ہیں کہ چیزوں کو take up کیا جائے لیکن ماضی میں حکمرانوں کی توجہ اس ملک میں آبی ذخائر کے حوالے سے رہی اور نہ ہی انہوں نے آنے والے climate change پر کوئی plan کیا۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں سید حسن مرتضیٰ بار بار لفظ ٹماٹر استعمال کر رہے تھے لیکن ٹماٹر اب ایران سے import ہو رہا ہے اس لئے مجھے خطرہ یہ ہے کہ مولانا فضل الرحمن اُس پر بھی فتویٰ نہ لگا دیں کہ ایران سے آنے والا ٹماٹر استعمال نہیں کر سکتے۔ پاکستان میں ماضی میں بھی shortage رہی ہے۔ جناب بلال یلین وزیر خوراک تھے اُس وقت ٹماٹر -/400 روپے فی کلو sale ہوا تھا اور میڈیا پر اُن کا بیان آیا تھا کہ اگر لوگ دو ماہ ٹماٹر نہیں کھائیں گے تو کون سا فرق پڑ جائے گا۔

جناب سپیکر! میں اس معزز ایوان کے ذریعے آپ سے request کرتا ہوں کہ فیڈرل گورنمنٹ کو on board کیا جائے۔ یہاں پر وزیر قانون بھی تشریف فرما ہیں جن سے میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ عین Islamic rule کے مطابق ایک حد سے زیادہ نفع لینا غیر شرعی اور

حرام ہے لہذا میری خواہش ہوگی کہ ہمارے اپوزیشن کے دوست ہمارے ساتھ مل کر اس بات کو آگے لے کر چلیں۔ اگر پاکستان میں یہ ماحول بنا ہوا ہے کہ مہنگائی نے ہم سب لوگوں کو پریشان کیا ہو ہے تو یقین کریں اس میں صرف گورنمنٹ کی ذمہ داری نہیں بلکہ اپوزیشن کے دوستوں کی بھی ذمہ داری ہے۔ ہونا یہ چاہئے کہ اپوزیشن کے دوست تجاویز دیتے لیکن یہ شعر و شاعری اور طعن و تشنیع کر کے کوشش کرتے ہیں کہ اپنی بات کو توجہ طلب کروایا جائے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ایگریکلچر کے حوالے سے اس وقت جو ہمارا کاٹن زون ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ندیم قریشی! ذرا wind up کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے اطلاعات و ثقافت (جناب محمد ندیم قریشی): جناب سپیکر! میں آخری بات کروں گا۔ کاٹن زون میں کاٹن کی فصل ختم ہونے جا رہی ہے اس لئے میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ ایگریکلچر کے حوالے سے crop zoning کی جائے جو آنے والے وقتوں میں ہمارے لئے help out ہو گا۔ وہ areas جس crop کے لئے ہوں وہاں وہی فصل ہی کاشت ہو۔ ابھی سید حسن مرتضیٰ نے ایک بات فرمائی تھی جس کا میں جواب نہیں دینا چاہتا لیکن آج سے چار سال پہلے محترمہ بے نظیر بھٹو کی شہادت پر لاڑکانہ میں جلسہ ہو رہا تھا تب وہاں سابق صدر پاکستان نے تقریر فرمائی تھی جو آج نیب کی custody میں ہیں۔

جناب سپیکر! ابھی ہمارے دوست کہہ رہے تھے کہ مہنگائی ہو گئی ہے لیکن سستا کیا ہوا ہے تو میں کہتا ہوں کہ سستے تو وہ قیدی ہو گئے جو سابقہ دور میں حکمران تھے۔

جناب سپیکر! میں ایک شعر کے ساتھ اپنی بات ختم کرنا چاہوں گا۔ سابق صدر کا افسوس ناک منظر پوری دنیا میں میڈیا نے دکھایا جس پر مجھے ایک ہی شعر یاد آتا ہے کہ:

مجھے کلڑوں میں نہیں جینا ہے، قطرہ قطرہ تو نہیں پینا ہے

ابھی زندہ ہوں تو جی لینے دو، بھری برسات میں پی لینے دو

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آغا علی حیدر!

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ۔ میں نے کل بھی پرائس کنٹرول پر بات کرنے کی بڑی کوشش کی لیکن مجھے موقع نہیں دیا۔ میں چاہتا ہوں کہ میں صرف پرائس کنٹرول پر بات کروں کیونکہ میری کسی بھی بات پر وزیر قانون اپنے کان نہیں دھرتے۔

جناب سپیکر! مجھے اس ایوان اور وزیر قانون سے یہ گلہ ہے کہ جو بات بھی اس ایوان میں کی جاتی ہے اس پر کوئی نہ کوئی ایسی بات ہو جاتی ہے جو implement نہیں ہو سکتی۔

جناب سپیکر! میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ ہم جو بات بھی ایوان میں کرتے ہیں جس پر آپ رولنگ دیتے ہیں لیکن اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوتا لہذا ایوان میں کی گئی ہر بات پر عملدرآمد ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں دوسری بات پرائس کنٹرول پر کرتا ہوں کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ٹماٹر - /300 روپے کلو، پیاز - /120 روپے کلو اور لہسن - /500 روپے کلو ہے لہذا اس پر ہم سب کو مل کر کام کرنا چاہئے کیونکہ قیمتیں زیادہ ہونے کی وجہ سے غریب آدمی جس طرح پلس اور خر رہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان میں اگر دو مہینے مزید یہی حالات رہے تو پھر غریب آدمی ضرور خر جائے گا۔ اس پرائس کنٹرول پر جس قسم کی سیاست ہو رہی ہے وہ قطعاً نہیں ہونی چاہئے۔ اگر آپ لوگوں کو اس طریقے سے ہراساں کریں گے اور لوگوں پر پرحے دیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ کام اس حکومت کے لئے ٹھیک نہیں ہے کیونکہ انہوں نے بعد میں یہ سب بھگتنا ہے۔

جناب سپیکر! میں اپنے حلقے کی بات کروں گا کہ پچھلے دنوں دو دن ہمارے بازار بند رہے لیکن کوئی پرسان حال نہیں تھا۔ بازار اس لئے بند رہے کیونکہ پرائس کنٹرول کی وجہ سے تقریباً پانچ سے دس پرحے درج ہوئے تھے، لوگوں کو گر فٹار کیا گیا، لوگوں کو ہراساں کیا گیا اور غریب آدمی کی ریڑھیوں کو توڑ دیا گیا جس پر وہ - /500 روپے کا سامان لگاتا ہے۔ صرف اور صرف اس لئے ریڑھیوں کو توڑا گیا کیونکہ وہ (ن) لیگ کے supporter تھے اور مجھے ووٹ دیا ہے لہذا آپ اس بات پر انصاف کریں۔

جناب سپیکر! میں اس ایوان میں ایسی باتیں کر کے تھک گیا ہوں کہ ہمیں انصاف چاہئے۔ ہم priority نہیں چاہتے کہ آپ ہمارے خلاف پرچے ختم کروائیں۔ اگر کوئی بندہ غلط کام کر رہا ہے تو میں خود اس بات کا حامی ہوں کہ اس کے خلاف قانونی طور پر کارروائی ہونی چاہئے لیکن وہ آدمی جو کچھ بھی نہیں کر رہے اُن کے خلاف پرچے درج ہو رہے ہیں۔ اگر آپ ریڑھی والے کو 15 ہزار روپے fine کریں گے تو وہ مرنے لگے گا۔ اُس ریڑھی والے نے نہ جانے کس طریقے سے سبزی یا فروٹ لیا ہے۔ /- 250 روپے سیب کاریٹ اور کیلا /- 150 روپے درجن ہے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! کیلے کاریٹ /- 50 روپے ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ اُن کو بات کرنے دیں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں نے کل بھی ان سے ایسی کوئی بات نہیں کی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ بات کریں اور wind up کریں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں یہ کہہ رہا ہوں کہ اُن غریبوں کے خلاف ناجائز پرچے ہوئے۔ میں نے توجہ دلاؤ نوٹس دیا لیکن اُس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوا۔ آپ جو بات کرتے ہیں اُس پر عملدرآمد ہو۔ ہم /- 300 روپے کلو ٹماٹر نہیں خرید سکتے اس لئے نہیں خرید سکتے کہ اگر ہم /- 300 روپے کے ٹماٹر لیں گے تو ہماری ساری تنخواہ ٹماٹروں پر لگ جائے گی۔ (قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: No cross talks اُن کو بات کرنے دیں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! آپ کا صرف ایک منٹ اور لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! پہلے بھی سپیکر صاحب نے جناب محمد بشارت راجا کو دو تین دفعہ بڑی clear Ruling دی اور آپ نے بھی دی لیکن انہوں نے کوئی عملدرآمد نہیں کیا۔ جن لوگوں کے آپ نے گھر گرائے تھے وہ بھی مر گئے ان میں سے کئی لوگ فوت ہو چکے ہیں لیکن اس حکومت نے ان لوگوں کو گھر بنا کر نہیں دیئے۔

جناب سپیکر! میرے ساتھ جناب محمد بشارت راجا نے دو میٹنگز بھی کیں لیکن اس پر کوئی عملدرآمد نہیں ہوا۔ اب جن لوگوں کی ریڑھیاں توڑی جا رہی ہیں، جن پر پرائس کنٹرول کے پرچے ہو رہے ہیں، ان کا کون پوچھنے والا ہے اس حکومت نے پوچھنا ہے؟ ہم تو نہیں پوچھ سکتے کیونکہ ہمارے تو بس میں ہی نہیں ہے۔ میرے بھائی نے تھانہ فون کیا تو اس کے خلاف پرچہ ہو گیا کہ ایس ایچ او نے کہا "اس نے مجھے گالیاں دی ہیں" اس کے خلاف پرچہ دیا جائے۔ ناجائز پرچے دیئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہم تو ڈرتے ہوئے تھانیدار کو فون نہیں کرتے، ڈی پی او کو فون نہیں کرتے کہ اگر ان کے پاس فون کریں گے تو ہمارے خلاف پرچہ ہو جائے گا تو یہ پرائس کنٹرول کی جو باتیں ہیں ہم کس کو بتائیں؟

جناب سپیکر! وزیر قانون تو میری بات سنتے ہی نہیں ہیں کیونکہ مجھے پتا ہے کہ وہ بات کیوں نہیں سنتے لیکن ہمارے ساتھ انصاف کیا جائے اور وہاں پر لوگوں پر جو ناجائز پرائس کنٹرول کے پرچے ہو رہے ہیں اس کے خلاف تھوڑی سی رولنگ دے دیں اور خدا را اس پر تھوڑا سا عملدرآمد بھی کروائیں۔ اگر عملدرآمد نہیں ہو گا تو میرے حلقے کے لوگ جو ہیں وہ غریب ہیں اور وہ کوئی اتنے بزنس مین نہیں ہیں تو مہربانی کریں کیونکہ ہم تو آپ کے ساتھ مل کر چلنا چاہتے ہیں۔ ہم -/300 روپے کلو گرام والا ٹماٹر -/50 روپے میں ملے، پیاز ہمیں -/20 روپے کلو گرام ملیں اور وہاں سے رپورٹ منگوائیں اور دیکھیں کہ وہ پرچے ناجائز کیوں درج ہو رہے ہیں۔ وہ اس لئے ہو رہے ہیں کہ وہ لوگ (ن) لیگ کے سپورٹر ہیں اور انہیں pin point کر کے ان پر پرچے درج کئے جا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ، آغا علی حیدر! جناب محمد بشارت راجا! وقت کم ہے اس لئے اگر اپوزیشن کو زیادہ وقت دے دیا جائے تو کیا خیال ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و ہیٹ المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! وہاں سے رپورٹ منگوالی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ رپورٹ منگوا لیتے ہیں اور پھر اس پر بات کریں گے۔
 جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! آغا علی حیدر کے معاملے کو دیکھ لیجئے اور ان کے reservations کو دور کر دیں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں اس حوالے سے ایک توجہ دلاؤ نوٹس بھی جمع کروایا ہے لیکن اسمبلی سیکرٹریٹ والے شاید ڈرتے ہیں۔۔۔
 جناب ڈپٹی سپیکر: تہفہ۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! مجھے توجہ دلاؤ نوٹس ملا ہی نہیں اور میں کس چیز کی رپورٹ منگواؤں۔
 آغا علی حیدر: جناب سپیکر! میں نے اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کروایا ہے۔
 وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! مجھے تو کاپی نہیں ملی۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! شاید اسمبلی کے لوگ جناب محمد بشارت راجا سے ڈرتے ہیں اس لئے انہیں نہیں دے رہے۔
 جناب ڈپٹی سپیکر: آغا علی حیدر! آپ اس کی کاپی مجھے دے دیں میں جناب محمد بشارت راجا کو دے دوں گا۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! کوئی ڈرتا ہوا میرا توجہ دلاؤ نوٹس ہی نہیں دیتا تو میں کیا کروں؟
 جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، میں چیک کر لیتا ہوں۔
 آغا علی حیدر: جناب سپیکر! مجھ پر کوئی رحم کریں کیونکہ میں بڑا رحم والا بندہ ہوں اس لئے مجھ پر رحم فرمایا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبر جن خدشات کا اظہار کر رہے ہیں یہ پرچے اور دوسری چیزیں تو میں سمجھتا ہوں کہ وہاں پر کوئی ایسی صورت حال نہیں ہے کیونکہ ہمارے وہاں سے وفاقی وزیر داخلہ ایم این اے اعجاز شاہ ہیں

اور وہ تمام لوگوں کا خیال رکھ رہے ہیں۔ مسئلہ صرف یہ ہے کہ معزز ممبر کی ان کے ساتھ شاید understanding نہیں ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ وہ منتخب شدہ ہیں اور پورے حلقے کا انہوں نے خیال رکھا ہوا ہے۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! یہی تو مسئلہ ہے کہ وزیر داخلہ سے جناب محمد بشارت راجا ڈرتے ہیں۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اعجاز شاہ ہمارے لئے قابل احترام ہیں اور پورے حلقے کا خیال رکھے ہوئے ہیں۔

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! آپ جناب محمد بشارت راجا کو کہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا علی حیدر! تشریف رکھیں۔ جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

آغا علی حیدر: جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجا کو کہہ دیں کہ وہ رپورٹ منگوائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آغا علی حیدر! میں نے آپ کے سامنے جناب محمد بشارت راجا کو کہہ تو دیا ہے۔ جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ

خاک اڑتی ہے خون برستا ہے یہی رستہ ہمارا رستہ ہے
اور بہہ رہا ہے فراز صدیوں سے پانی مہنگا ہے خون سستا ہے۔

جناب سپیکر! میں کوشش کروں گا کہ to the point بات کروں تاکہ میں اپنے بھائی میاں محمد اسلم اقبال کو assist کر سکوں نہ کہ resist کروں۔ ایسے دور میں جہاں کتے کے لئے ویکسین موجود ہو اور انسان کے لئے ویکسین موجود نہ ہو، جہاں پر روشنی ہم نے بینائی چھین لے اور گناہ ہم سے دعائیں چھین لیں، مشینیں ہم سے مروت چھین لیں وہاں پر آج۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو! بات کریں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: آغا علی حیدر! جان دیوتی بیٹھو ایہہ کی کر رہے او۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں شکر گزار ہوں اور I will take only two or three minutes. کہ ایک سال میں کس طرح سے مہنگائی ہو گئی اس حوالے سے میں تھوڑا سا تقابلی جائزہ میاں محمد اسلم اقبال کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر! 18- اگست 2018 کو جب نگران حکومت ختم ہوئی تو اس وقت ڈالر -/123 روپے کا تھا اور اب -/169 روپے کا ہے۔

(اذان جمعہ)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ۔ 2018 میں پٹرول 18- اگست کو -/95 روپے فی لٹر ہے جو کہ اب -/118 روپے لٹر ہے۔ قرضوں کے متعلق بار بار کہہ رہے ہیں اور اس پر بات ہو رہی ہے تو وہ قرضے 30 ہزار روپے ڈالر تھے جو کہ اب ایک سال میں 37 ہزار ڈالر لئے گئے۔ سٹاک مارکیٹ اس وقت 42446 پوائنٹس تھی جو کہ اب 28764 پوائنٹس ہے۔ سونا اس وقت 54 ہزار روپے تولہ تھا جو کہ سونا 89 ہزار روپے تولہ ہے۔ روٹی چھ روپے کی تھی جو کہ اب -/10 یا -/12 روپے کی ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار کی طرف سے

"روٹی -/10 روپے کی تھی" کی آوازیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: معزز ممبران interrupt نہ کریں کیونکہ منسٹر صاحب notes لے رہے ہیں۔ جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ابھی چینی کی بات کروں گا تو پھر یہ نکتہ چینی کریں گے۔ چینی اس وقت -/60 روپے فی کلو گرام تھی جو کہ اب -/80 روپے فی کلو گرام ہے۔ گھی -/180 روپے کا تھا جو کہ اب -/220 روپے فی کلو گرام ہے۔ دال چنا -/95 روپے تھی جو اب -/120 روپے فی کلو گرام ہے۔ چاول -/100 روپے فی کلو گرام تھے اور اب یہ -/120 روپے فی کلو گرام ہیں۔ آج کی تازہ قیمت ٹماٹر کی -/300 روپے فی کلو گرام ہے، آلو -/80 روپے فی

کلوگرام ہے، پیاز -/100 روپے فی کلوگرام ہے۔ ادرک -/400 روپے فی کلوگرام ہے اور تھوم -/320 روپے فی کلوگرام ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کی طرف سے "غلط ہے" کی آوازیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! انہیں روکیں ورنہ میں نے انہیں suspension کرنے کی رولنگ دے دینی ہے۔ جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

(اس مرحلہ پر جناب محمد بشارت راجا کی طرف سے

معزز خواتین ممبران حزب اقتدار کو خاموش رہنے کی ہدایت)

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! سبز مرچ اس وقت -/200 روپے فی کلوگرام تھی جو کہ آج -/220 روپے فی کلوگرام ہے تو میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ when the concurrent list was abolished اٹھارہویں ترمیم جب ہوئی تو اس کے بعد this is the fundamental duty of the provinces کہ وہ مہنگائی کو کنٹرول کریں۔

جناب سپیکر! میری معزز وزیر سے گزارش ہوگی وہ اپنی کوشش کرتے ہوں گے لیکن اس میں بہت سارے ایسے محرکات ہیں کہ جو مہنگائی کو دن بدن بڑھاتے جا رہے ہیں تو ان محرکات پر قابو پانے کی ضرورت ہے ورنہ اگر ہم ایک دوسرے پر اسی طرح تنقید کرتے رہے تو جو عام آدمی ہے وہ پس جائے گا۔ جس طرح میں نے پہلے request کی تھی کہ اس کا جسم اور روح کا رشتہ برقرار رکھنا مشکل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! میں ایک میڈیکل سٹور پر گیا تو وہاں پر دو بچے اپنی والدہ کی میڈیسن لینے کے لئے آئے۔ جب انہوں نے شوگر کی میڈیسن کی قیمت پوچھی تو وہ -/447 روپے کی تھی لیکن ان کے پاس -/395 روپے تھے تو وہ بے چارے وہاں سے چلے گئے کیونکہ ان کے پاس پیسے پورے نہیں تھے۔

جناب سپیکر! آج انہوں نے ابھی کیا کیا ہے کہ بجلی ایک روپے 80 پیسے فی یونٹ بڑھادی ہے اور آج ایک نیا کام انہوں نے کیا ہے کہ جس کا directly غریب پر اثر پڑے گا کہ کل انہوں نے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا ہے کہ جتنے سرکاری ہسپتال ہیں ان کی جتنی لیبارٹریز ہیں ان کے ٹیسٹ

ہر بندہ اپنی فیس دے کر کرواتا ہے۔ جب پٹرول بڑھے گا، جب ڈالر بڑھے گا تو اس کا direct effect غریب اور common man پر پڑے گا۔ ہم یہاں پر اس لئے آئے ہیں کہ ہم common man کی بات کریں اگر ہم اس کی بات نہیں کرتے تو ہم نا انصافی کرتے ہیں، یہ ہم اپنے ساتھ بھی نا انصافی کرتے ہیں اور ان کے ساتھ بھی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ تقابلی جائزہ پیش کرنا چاہتا تھا جو میں نے آپ کے اور قابل احترام منسٹر صاحب کے سامنے رکھا ہے کہ اس پر توجہ دی جائے۔ اگر ہم ایک دوسرے کے ساتھ اسی طرح کرتے رہیں گے اور ایک دوسرے کو غلط القابات سے پکارتے رہیں گے تو پھر اس سے کام نہیں بنے گا۔

جناب سپیکر! میں آخر میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ:

غریب شہر تو فاقے سے مر گیا عارف
امیر شہر نے ہیرے سے خود کشی کر لی
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اس کو wind up کر لیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! بہت شکریہ

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! ابھی تو کافی سارے لوگ رہتے ہیں۔ منسٹر صاحب کی wind up speech سو موٹا کور کھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! سو موٹا کو possible نہیں ہو گا کیونکہ سو موٹا کو ہم legislation لے کر آرہے ہیں۔ سو موٹا کے بعد پھر ایک دن اور رکھ لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، سو موٹا کے بعد ایک دن اور رکھ لیتے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! اب نماز کی بریک کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، اب مزید ایک دو ممبران کی speech کروالیتے ہیں۔ جناب عمار صدیق خان! وہ تشریف نہیں رکھتے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی (جناب احمد شاہ کھگد): جناب سپیکر! میں نے بہت مختصر بات کرنی ہے مجھے موقع دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، پارلیمانی سیکرٹری! آپ بات کر لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے توانائی (جناب احمد شاہ کھگد): جناب سپیکر! میں پورے ایوان کے سامنے دو تجاویز رکھنا چاہتا ہوں اور میری جناب محمد بشار راجہ سے بھی گزارش ہوگی کہ وہ میری بات پر توجہ فرمائیں۔ مہنگائی کے حل کے بارے میں میری ایک تجویز یہ ہے کہ جو ہمارے زمیندار ہیں ان کے لئے کوئی ایسا قانون بنایا جائے کہ جس زمیندار کے پاس پانچ ایکڑ رقبہ ہے تو وہ اس رقبے کی چار کنال پر سبزی اگائے۔

جناب سپیکر! دوسری تجویز یہ ہے کہ ہر ایکڑ پر چار درخت لگائے جائیں۔ جناب محمد بشارت راجا اگر اس پر غور فرمائیں اور ایسا قانون بنالیں کہ اگر کسی کے پاس دس ایکڑ رقبہ ہو وہ ایک ایکڑ پر سبزی لازمی کاشت کرے تاکہ وہ خود بھی کھائے اور دس گھروں کو بھی کھلائے۔ یہ میں دو تجاویز اس مہنگائی کے حوالے سے پیش کرنا چاہتا تھا۔ اگر ہم یہ کام سدا بہار کے لئے کر جائیں گے تو اگلی آنے والی نسلیں بھی اس کو یاد رکھیں گی۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری محمد اقبال!

چودھری محمد اقبال:

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت عنایت فرمایا۔ میں کسی جھگڑے والی بات میں نہیں پڑوں گا میں صرف چند تجاویز دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری محمد اقبال! ماشاء اللہ کل بھی آپ نے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں نے یہی کہا تھا کہ کام چلنے دینا چاہئے۔ میں ایک بات ضرور کروں گا اس پر آپ اور ہمارے دوست ناراض نہ ہونا۔ وہ یہ ہے کہ آپ کی پارٹی اور آپ کی قیادت نے عوام کو بڑی high hopes دی تھیں۔ لوگ بھی کہتے تھے کہ اب اس ملک کے اندر دودھ کی نہریں بہہ جائیں گی اور حالات بہت ٹھیک ہو جائیں گے۔ یقین مانیں کچھ بھی نہیں ہوا۔ ان کے ایک بندے نے بڑی سچی بات کی تھی جس کا نام اسد عمر ہے وہ دوبارہ کیبنٹ میں آگیا ہے۔

جناب سپیکر! انہوں نے فرمایا تھا کہ ایک دفعہ تو لوگوں کی چیخیں نکلیں گی بعد میں معاملات ٹھیک ہو جائیں گے۔ ان کی وہ بات سچی ثابت ہو گئی۔ پورے ملک کے اندر لوگوں کی چیخیں نکل گئی ہیں۔

جناب سپیکر! اس کو ٹھیک کرنے کے لئے میں دو تجاویز پیش کروں گا۔ ایک تو یہ مینجمنٹ ٹھیک کر لیں کیونکہ ان کی مینجمنٹ بہت poor ہے۔ اس قسم کے حالات پہلے بھی صوبے میں ہوتے رہے ہیں لیکن صوبے کا وزیر اعلیٰ جس کا نام میاں محمد شہباز شریف تھا جب وہ باہر نکلتا تھا تو بڑے سے بڑے افسر کی ٹانگیں کا نپتی تھیں اور لوگ کہتے تھے کہ وزیر اعلیٰ آگیا ہے۔ جب پرائس کنٹرول نہیں ہوئی تو کمشنر تبدیل ہوئے، ڈی سی تبدیل ہوئے۔ اگر صوبے کے اندر اس طرح کا monitoring کا نظام رکھا جائے گا تو پھر آپ کے حالات ٹھیک ہوں گے۔

جناب سپیکر! پرائس کنٹرول کمیٹیوں کو effective بنایا جائے۔ پنجاب کے اندر ایسا check رکھا جائے اور دیکھا جائے کہ کس ضلع کے اندر قیمتیں اوپر جا رہی ہیں اور وہاں قیمتیں درست کیوں نہیں ہو رہی ہیں؟ کیا وہاں پر ڈی سی کام نہیں کر رہا ہے، مارکیٹ کمیٹی کام نہیں کر رہی ہے اور کون کام نہیں کر رہا ہے؟ اس کو taken to task لیا جائے تاکہ حالات بہتر ہوں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں long term planing کے متعلق بات کروں گا۔ کیا منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون notes لے رہے ہیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! چلیں، ٹھیک ہے۔ جب تک پروڈکشن نہیں بڑھے گی اس وقت تک ہمارے حالات ایسے ہی رہیں گے۔ ابھی ایگریکلچر کے دوست بہت اچھی باتیں کر رہے تھے۔ ان سے پہلے معزز ممبر نے بھی بڑی اچھی بات کی ہے کہ ہمیں صوبے کے اندر فی ایکڑ پیداوار بڑھانی چاہئے۔ یہ زرعی صوبہ ہے، یہاں بہترین نہری نظام ہے، بہترین اور محنتی کاشتکار ہے۔ فی ایکڑ پیداوار ایک سے پانچ من کا ٹارگٹ رکھا جائے کہ ہم نے گندم کی پیداوار بڑھانی ہے، ہم نے گنے کی پیداوار بڑھانی ہے، ہم نے سبزیوں کی پیداوار بڑھانی ہے۔ ہم ساری فصلوں کا ایک تاپانچ من کا ٹارگٹ رکھیں کہ ہم نے اس کو کر کے دکھانا ہے۔ جب یہ کر کے دکھائیں گے تو ہم ان کو appreciate کریں گے۔ جب تک پروڈکشن نہیں بڑھے گی حالات اسی طرح رہیں گے کیونکہ ڈیمانڈ اور سپلائی کا مسئلہ ہے۔ اگر ڈیمانڈ زیادہ ہوگی اور سپلائی نہیں ہوگی تو پھر حالات خراب ہی رہیں گے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ اب اتنی زیادہ advancement ہو گئی ہے اور اتنا انفارمیشن کا دور آ گیا ہے تو کیا یہ نہیں پتا چلایا جاسکتا کہ ٹماٹر مہنگے ہونے والے ہیں لہذا ہمیں کسی جگہ سے import کرنا چاہئے؟ اس کا اب خیال آیا ہے جب ٹماٹر کی قیمت -/300 روپے کلو ہو گئی ہے حالانکہ اس کی planning پہلے ہی کرنی چاہئے تھی، اس کو preplan کرتے اور باہر سے منگوا لیتے۔ ایسا سسٹم بنائیں کہ اس کو calculate کیا جائے کہ کون سی فصل صوبے کے اندر کم ہو رہی ہے اور ہم نے کس طرح سے demand کو meet کرنا ہے؟ وقتی طور پر چیزیں باہر سے بھی منگوائی

جاسکتی ہیں۔ اس کے بعد export avenues کھولیں۔ یہ مسئلہ ابھی تک ہے، اس میں ہم بھی شامل ہیں، ہماری حکومت بھی شامل رہی ہے۔ اگر گندم زیادہ پیدا ہو جاتی ہے تو اس کے لئے export avenue کوئی نہیں ہے اور جب کم ہوتی ہے تو پھر ہمیں باہر سے منگوانی پڑتی ہے۔ ہمیں export avenue بھی باہر کھولنے چاہئیں کہ اگر ہماری کوئی فصل زیادہ ہو جائے تو اس کو export کس طرح سے کرنا ہے۔ سارے ملکوں کے اندر جو ہمارے کمرشل اتاشی ہیں وہ manage کریں کہ ہماری گندم باہر فروخت ہو سکے۔ خاص طور پر صوبہ پنجاب میں پھل بہت اچھا ہوتا ہے اس کو کس طرح سے export کیا جائے۔ کم از کم ہماری پروڈکشن کی consumption ٹھیک ہو سکے۔

جناب سپیکر! میری تیسری بات جو سب سے اہم ہے اور ابھی میرے بھائی بھی کر رہے تھے۔ جب تک آپ farmer کو establish نہیں کریں گے اور اس کو facilitate نہیں کریں گے اس وقت تک معاملات اسی طرح رہیں گے۔ اس وقت farmer کی حالت یہ ہے، میں خود farmer ہوں اس لئے برملا کہہ رہا ہوں کہ ہمارا کوئی کاشتکار اپنے بیٹے کو کاشتکار نہیں بنانا چاہتا۔ آپ دیکھیں کہ جو کیل ہوتا ہے اس کی بڑی خواہش ہوتی ہے کہ میرا بیٹا وکیل بن جائے، جو جج ہے اس کی بڑی خواہش ہوتی ہے کہ میرا بیٹا جج بن جائے، جو تاجر ہے اس کی بڑی خواہش ہے کہ میرا بیٹا بے شک نہ پڑھے مگر تاجر بن جائے۔ کوئی زمیندار یہ نہیں چاہتا کہ میرا بیٹا زمیندار ہو۔ وہ چاہتا ہے کہ میرا بیٹا کہیں نائب قاصد ہو جائے، کوئی سرکاری ملازم ہو جائے لیکن اس پیشے سے نکل جائے کیونکہ یہ پیشہ منافع والا نہیں رہا۔ اگر آپ اس کو profitable پیشہ نہیں بنائیں گے تو لوگ اس میں سے نکلتے جائیں گے اور یہ پیشہ downward ہی چلتا جائے گا۔ ساری دنیا میں ایگرکچر سبسڈی پر چل رہا ہے لہذا آپ اس کو subsidize کریں۔

جناب سپیکر! مثال کے طور پر اگر گندم -/1500 روپے من ہو اور آپ آٹا ہزار روپے من دیں تو وہ کیسے دیا جاسکتا ہے؟ اس کے حل کے دو طریقے ہیں۔ ایک تو آپ farmer کو inputs سستی قیمت پر دیں، آدھی قیمت پر دیں اور اس کو subsidize کر کے دیں تاکہ اس کو فصل کی پوری قیمت ملے۔ ساری دنیا میں ایگرکچر subsidize چل رہا ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ زمیندار جو ڈیزل استعمال کرتا ہے اس کو کوئی رعایت نہیں ملتی لہذا اس کی billing کم کی جائے اور اس کو subsidized rate پر بجلی مہیا کریں تاکہ اس کو آسانی پیدا ہو۔ میری ساری عمر اس میں گزری ہے سنا یہی تھا کہ جتنے اچھے حکمران ہوتے ہیں ان کا یہ فارمولہ ہوتا تھا کہ اگر حکمرانی کرنی ہے تو روٹی سستی کی جائے۔ اتنا ترک نے کہا تھا کہ حکومت اس طرح نہیں ہو سکتی کہ روٹی مہنگی ہو جائے۔ جو حکمران روٹی سستی نہیں کر سکتا وہ حکمرانی نہیں کر سکتا۔

جناب سپیکر! میری بڑی مؤدبانہ گزارش ہے کہ ہم ان سے positive باتیں کرتے ہیں، یہ ان کو سنا کریں، ان کو نوٹ کیا کریں اور ان پر عمل بھی کیا کریں۔ آپ کا بہت شکریہ

MR DEPUTY SPEAKER: Thank you. The House is adjourned to meet on Monday the 25th November 2019 at 3:00 PM.



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

سوموار، 25- نومبر 2019

(یوم الاثنین، 27- ربیع الاول 1441ھ)

سترہویں اسمبلی: سولہواں اجلاس

جلد 16 : شمارہ 6

523

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 25- نومبر 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

1- محاسب پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2017 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر محاسب پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

2- لاہور، گوجرانوالہ، راولپنڈی اور سرگودھا ڈویژنوں کی کیٹل مارکیٹ مینجمنٹ کمپنیوں کے اکاؤنٹس کی

آڈٹ رپورٹ برائے سال 2016-17 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر لاہور، گوجرانوالہ، راولپنڈی اور سرگودھا ڈویژنوں کی کیٹل مارکیٹ مینجمنٹ کمپنیوں کے

اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 2016-17 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

524

- 3- حکومت پنجاب کے حسابات، مد بندی برائے مالی سال 17-2016 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ایک وزیر مختص پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2017 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔
- ایک وزیر حکومت پنجاب کے حسابات، مد بندی برائے مالی سال 17-2016 کا ایوان کی میز پر رکھیں گے۔
- 4- حکومت پنجاب کا مالی گوشوارہ برائے مالی سال 17-2016 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا ایک وزیر حکومت پنجاب کا مالی گوشوارہ برائے مالی سال 17-2016 کا ایوان کی میز پر رکھیں گے۔
- 5- چیف میٹروپولیٹن پلانر اور چیف ٹاؤن پلانر، یوڈی ونگ ایل ڈی اے لاہور، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ لاہور حکومت پنجاب کے سیشنل آڈٹ کی رپورٹ برائے سال 2014 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا
- ایک وزیر چیف میٹروپولیٹن پلانر اور چیف ٹاؤن پلانر، یوڈی ونگ ایل ڈی اے لاہور، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ لاہور حکومت پنجاب کے سیشنل آڈٹ کی رپورٹ برائے سال 2014 کا ایوان کی میز پر رکھیں گے۔
- 6- سی اینڈ ڈبلیو، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای، آپاشی، ایل جی اینڈ سی ڈی ڈیپارٹمنٹس، بی آئی ایس ای راولپنڈی حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 18-2017 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا
- ایک وزیر سی اینڈ ڈبلیو، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای، آپاشی، ایل جی اینڈ سی ڈی ڈیپارٹمنٹس، بی آئی ایس ای راولپنڈی حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 18-2017 کا ایوان کی میز پر رکھیں گے۔
- 7- ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر گجرات، محکمہ داخلہ حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس کی سیشنل آڈٹ رپورٹ برائے سال 17-2016 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا
- ایک وزیر ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر گجرات، محکمہ داخلہ حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس کی سیشنل آڈٹ رپورٹ برائے سال 17-2016 کا ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

525

- 8- پبلک سیکٹر کمپنیز (دالیم-III) حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 2017-18 کا ایوان کی میز پر رکھا جاتا
- ایک وزیر پبلک سیکٹر کمپنیز (دالیم-III) حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 2017-18 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

(بی) مسودات قانون پر غور و خوض اور ان کی منظوری

- 1- مسودہ قانون پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 30 بابت 2019)
- ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پنجاب 2019 کو فوری طور پر زیر غور لانے کی غرض سے قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت متذکرہ قواعد کے قاعدہ 95 کی مقتضیات کو معطل کیا جائے۔
- ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پنجاب 2019، جیسا کہ سینیٹنگ کمیٹی برائے پلاننگ و ڈویلپمنٹ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔
- ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔
- 2- مسودہ قانون میانوالی یونیورسٹی 2019 (مسودہ قانون نمبر 29 بابت 2019)
- ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون میانوالی یونیورسٹی 2019، جیسا کہ سینیٹنگ کمیٹی برائے ہائر ایجوکیشن نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔
- ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون میانوالی یونیورسٹی 2019 منظور کیا جائے۔

526

3- مسودہ قانون اینیمیل ہیلتھ پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 14 بابت 2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون اینیمیل ہیلتھ پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 14 بابت 2019)، جیسا کہ اسے اسمبلی میں پیش کیا گیا اور جیسا کہ اسے مورخہ 22- اپریل 2019 کو سینیٹنگ کمیٹی برائے لائیو سٹاک وڈیری ڈویلپمنٹ کے سپرد کیا گیا، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 154(6) کے تحت فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون اینیمیل ہیلتھ پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔
4- مسودہ قانون (ترمیم) فورٹ منر وڈویلپمنٹ اتھارٹی 2019 (مسودہ قانون نمبر 25 بابت 2019)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) فورٹ منر وڈویلپمنٹ اتھارٹی 2019 (مسودہ قانون نمبر 25 بابت 2019)، جیسا کہ اسے اسمبلی میں پیش کیا گیا اور جیسا کہ اسے مورخہ 29- جولائی 2019 کو سینیٹنگ کمیٹی برائے ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کے سپرد کیا گیا، قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 154(6) کے تحت فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) فورٹ منر وڈویلپمنٹ اتھارٹی 2019 منظور کیا جائے۔

527

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا سولہواں اجلاس

سوموار، 25- نومبر 2019

(یوم الاثنین، 27- ربیع الاول 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیئرمین زلالہ نور میں شام 4 بج کر 12 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبد الماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝۱۰ اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهُ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا
مُّهِیْنًا ۝۱۱ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ
مَا اُكْتُسِبُوْا فَفَعَلْنَا اَحْتِمَالًا بِهٖنَّ نَارًا وَاَنشَأْنَا مِنْهَا ۝۱۲

سورة الأحزاب آیات 56 تا 58

اللہ اور اس کے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں۔ مومنو! تم بھی ان پر درود اور سلام بھیجا کرو (56) جو لوگ اللہ اور اس کے پیغمبر کو رنج پہنچاتے ہیں ان پر اللہ دنیا اور آخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لئے اس نے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے (57) اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ایسے کام (کی تہمت سے) جو انہوں نے نہ کیا ہو ایذا دیں تو انہوں نے بہتان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنے سر پر رکھا (58) وما علینا الا البلاغ

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج حافظ مرغوب احمد ہمدانی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

نبی سید الانبیاء کے برابر نہ پہلے تھا کوئی، نہ اب ہے، نہ ہوگا
محمدؐ کا ثانی محمدؐ کا ہمسر نہ پہلے تھا کوئی، نہ اب ہے، نہ ہوگا
اگر ہے تو اک ذات اللہ کی ہے جو ذات محمدؐ سے اعلیٰ ہے ورنہ
محمدؐ سے اعلیٰ محمدؐ سے بڑھ کر نہ پہلے تھا کوئی، نہ اب ہے، نہ ہوگا
جسے حق نے بلوایا عرش علی پر ہوئے فضل حق سے وہ محبوبِ داور
خدا کی خدائی میں ایسا پیہر نہ پہلے تھا کوئی، نہ اب ہے، نہ ہوگا

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

تعزیت

سابق معزز ممبر راجہ ارشد محمود کی والدہ کی وفات پر دعائے مغفرت

محترمہ زیب النساء: جناب سپیکر! راجہ ارشد محمود، راولپنڈی سے ایم پی اے تھے ان کی والدہ محترمہ انتقال کر گئی ہیں۔ ان کے لئے دعائے مغفرت کی جائے۔

جناب سپیکر: جی، دعائے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر سابق معزز ممبر راجہ ارشد محمود کی والدہ (مرحومہ)

کے لئے ایوان میں دعائے مغفرت کی گئی)

سوالات

(محکمہ آبپاشی)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: آج کے ایجنڈے پر محکمہ آبپاشی سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 1279 جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1309 جناب محمد ارشد ملک کا ہے، ان کی request آئی ہے۔ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1360 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اریکیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ ماڈل کی سٹڈی سے متعلقہ تفصیلات

*1360: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) اریگیٹیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں ایک ماڈل سڈی کی پرکتنائنام درکار ہوتا ہے؟
- (ب) اس ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں کس کس ماڈل پر ریسرچ کی جاتی ہے؟
- (ج) سال 2019 میں کتنے ماڈل کی سڈی کی گئی؟
- (د) مصنوعی طریقوں سے زیر زمین پانی کے لیول کو بڑھانے کے لئے ریسرچ سے کتنا استفادہ ہوا، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند):

- (الف) ایک ماڈل سڈی کی تکمیل کا دورانیہ، پراجیکٹ کی نوعیت اور ضرورت کے مطابق ہوتا ہے۔ عموماً ماڈل سڈیز چار سے چھ ماہ میں مکمل کی جاتی ہیں۔
- (ب) اریگیٹیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ مختلف اقسام کی ماڈل سڈیز پر ریسرچ کرتا ہے۔

1. Bridge Alignment
2. River Training Works
3. Barrages/ Headworks
4. Water Reservoir / Dam
5. Hydro Power Projects

- (ج) اریگیٹیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ نے سال 2019 میں چار ماڈل کی سڈی کی ہے۔
- (د)

1) اریگیٹیشن ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف پنجاب نے اریگیٹیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں گراؤنڈ واٹر مینجمنٹ سیل قائم کیا ہے۔ یہاں صوبہ پنجاب کے کینال کمانڈ ایریا میں سال میں دو دفعہ گراؤنڈ واٹر لیول اور کوالٹی کا ڈیٹا لیا جاتا ہے۔ گراؤنڈ واٹر لیول اور کوالٹی کے نقشہ جات بنا کر پنجاب اریگیٹیشن ڈیپارٹمنٹ کی ویب سائٹ پر رکھے جاتے ہیں۔

2) مصنوعی طریقوں سے زیر زمین پانی کے لیول کو بڑھانے کے لئے ریسرچ انسٹیٹیوٹ اولڈ میلسی کینال سکیم پر کام کر رہا ہے۔ جس کے ذریعے ہیڈ اسلام پر سیلاب کے پانی کو اولڈ میلسی کینال (جو کہ 1965 سے بند تھی) میں ذخیرہ کر کے زیر زمین پانی میں شامل کرنا ہے، ریسچارج کی صلاحیت اور رفتار کو بڑھانے کے لئے اضافی کنویں بنائے گئے ہیں اور زیر زمین پانی کے لیول کو چیک کرنے کے لئے پیزومیٹر لگائے گئے ہیں۔ پراجیکٹ پر ابھی سول ورک کا کام ہو رہا ہے۔ بعد ازاں پراجیکٹ پر مصنوعی طریقے سے زیر زمین پانی کے لیول کو بڑھانے کا کام شروع

ہوگا۔ زیر زمین پانی کے لیول کو مصنوعی طریقہ سے بڑھانے کے لئے مختلف تجربات اور بندوبست کیا جا رہا ہے جس کے تحت فیلڈ ریسرچ اسٹیشن باکوال میں Rain Water Harvesting ماڈل بنایا گیا ہے اس کے علاوہ ٹھوکر نیاز بیگ لاہور اور NUST راولپنڈی میں بھی زیر زمین پانی کے لیول کو بڑھانے کے لئے تجربات اور مشاہدات کئے جا رہے ہیں۔

(3) زیر زمین پانی کو ریگولیت کرنے کے لئے واٹر ایکٹ 2019 بنایا گیا ہے جو منظوری کے مراحل میں ہے۔

(4) پانی کے ذخائر کو مناسب طریقے سے استعمال کرنے کے لئے پنجاب واٹر پالیسی 2018 بنائی گئی ہے جو کہ منظور ہو چکی ہے۔

(5) کسانوں اور دیگر عوام میں آگاہی مہم کے ذریعے زیر زمین پانی کی اہمیت اور مناسب استعمال کے لئے دو سیمینار اور پورے پنجاب میں چھ ورکشاپس منعقد کی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راجیلہ نعیم: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ نے سال 2019 میں چار ماڈل سٹڈیز کی ہیں۔ اس کی تفصیلات وزیر موصوف ہمیں بتادیں۔ اس کے علاوہ ریسرچ پر کتنے اخراجات ہوئے اور اس سے کس کس نے فائدہ اٹھایا ہے؟

جناب سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! میری بہن نے ٹھیک کہا ہے کہ 2019 میں چار ماڈل سٹڈیز ہوئی ہیں۔ ان پر کتنے اخراجات آئے اس بارے میں گزارش ہے کہ اخراجات ہر پراجیکٹ کی نوعیت سے ہوتے ہیں۔ پراجیکٹ کی نوعیت کیا ہے کوئی پراجیکٹ چھوٹا ہوتا ہے اور کوئی بڑا ہوتا ہے۔ ہم نے پراجیکٹس کی تفصیل دے دی ہے۔ اگر ان کو پرائس کی detail چاہئے تو یہ نیا سوال دے دیں تو ہم انشاء اللہ ان کو provide کر دیں گے۔

محترمہ راجیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں نے بڑا limited سوال پوچھا ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ چار ماڈل سٹڈیز ہیں۔ یہ ہر ایک کے اخراجات بتادیں کہ فنڈز کتنے تھے اور کتنے اخراجات ہوئے؟

جناب سپیکر: آپ نے جواب دیا ہے کہ اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ نے سال 2019 میں چار ماڈل کی سٹڈی کی ہے۔ وہ کہہ رہی ہیں کہ آپ نے سٹڈیز کا کہا ہے تو ان پر کتنا خرچ آیا ہے؟ پارلیمانی سیکرٹری برائے آبپاشی (جناب محمد اشرف خان رند): جناب سپیکر! میں اس کی تفصیل محکمہ سے لے کر انشاء اللہ محترمہ کو دے دوں گا۔

محترمہ راجیلہ نعیم: جناب سپیکر! یہ سوال ہاؤس کی پراپرٹی ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! اس کا جواب ہاؤس کو دینا ہے۔ منسٹر صاحب! آپ اس میں help کریں۔ آپ نے پارلیمانی سیکرٹری کو کھڑا کر دیا ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! اسی طرح تو ان کو groom کریں گے۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ ٹریننگ سنٹر تو نہیں ہے یا آپ یہاں نہ بیٹھتے تو پھر ان کی ٹریننگ میں کر دیتا۔ وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں ان کو assist کرنے کے لئے یہاں بیٹھا تھا۔

جناب سپیکر: اگر آپ ہاؤس میں ہوں گے تو جواب آپ کو دینا ہو گا۔ اگر پارلیمانی سیکرٹری نے جواب دینا ہے تو پھر آپ کو باہر جانا پڑے گا۔ اگر آپ یہاں موجود ہیں تو یہ آپ کا محکمہ ہے۔ آپ کو یہ arrangement پہلے کرنا چاہئے تھا۔ اب آپ ہی جواب دیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): حاضر جناب!

جناب سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری سن لیں گے کہ جواب کیا آتے ہیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! آپ نے میری تصحیح فرمادی ہے۔ میرا خیال یہ تھا کہ ہمارے جو نئے ممبران آئے ہیں ان کو اس طرح confidence ملے گا اور انہیں exposure ہو گا۔ میں اس لئے ساتھ بیٹھا تھا کہ اگر ان کو کہیں مدد کی ضرورت ہو تو میں ان کو بتا سکوں۔

جناب سپیکر: ہم ان کی ٹریننگ کر لیں گے۔ آپ اس کی فکر نہ کریں لیکن جب آپ ہوں گے تو جواب آپ نے ہی دینا ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! جی، حاضر ہوں۔ یہ جو چار ماڈل سنڈیز ہوئی ہیں ان پر تقریباً 2.5 ملین فی سنڈی خرچ آتا ہے کیونکہ ہر چیز کا ماڈل بنایا جاتا ہے اور simulation run کی جاتی ہے جن میں مختلف scenarios آسکتے ہیں۔ ان چار سنڈیز پر تقریباً دس ملین روپے خرچ آیا ہوگا۔ اس کی اگر exact detail چاہئیں تو انشاء اللہ وہ بھی میں آپ کو provide کر دوں گا۔ اس وقت ہر سنڈی کی الگ الگ detail میرے پاس نہیں ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں نے یہ بھی پوچھا تھا کہ جب آپ نے اتنے بھاری اخراجات کئے ہیں تو اس سے کتنی عوام مستفید ہوئی ہے یا آپ نے کتنی awareness دی کہ لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! یہ جو سنڈیز ہوتی ہیں یہ مختلف نوعیت کی ہوتی ہیں۔ کہیں پر دریا کی taming کرنی ہے، اگر کہیں پر دریا کی taming کر کے کوئی پل بنانا ہے دریا کا behavior کیا ہوگا اور اس پل سے کتنے لوگ گزریں گے تو اس بہاؤ کو دیکھنے کے لئے یا under ground water situation کو دیکھنے کے لئے یہ persons specific as such ہوتی۔ یہ broad based studies ہوتی ہیں جن کا آبادی کی تعداد سے تعلق نہیں ہوتا بلکہ پانی کے نظام کو بہتر کرنے سے ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: اس انسٹیٹیوٹ میں سب سے اچھی چیز یہ ہے کہ جو water level نیچے چلا گیا ہے اس کو raise کرنے کے حوالے سے پروگرام بن رہے ہیں۔ وہ سب سے کام کی چیز ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میرا ایک اور ضمنی سوال ہے کہ smart واٹر مینجمنٹ سسٹم کے لئے ابھی تک جو ریسرچ ہوئی ہے اس کا کام کب تک شروع کریں گے کہ لوگ پانی کی کمی میں بھی فائدہ اٹھا سکیں گے کہ زمین کا گھیراؤ کم ہوگا، پانی کم استعمال ہوگا اور ہم زیادہ سے زیادہ فصلیں لے سکیں گے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! ہمارا پانی کا نظام ایسا ہے کہ جس کی ownership مختلف جگہوں پر مختلف اداروں کی ہوتی ہے۔ پانی جب دریا میں ہوتا ہے تو اس کو وفاق دیکھتا ہے جب نہروں میں آتا ہے تو ہمارے پاس آتا ہے جب واٹر کورسز میں چلا جاتا ہے تو

ایگریکلچر کے پاس چلا جاتا ہے جب شہروں میں پینے کا پانی استعمال ہونا ہے تو پھر واسا اور اس قسم کے ادارے دیکھتے ہیں اس لئے ہر ایک کا اپنا اپنا domain ہے جس کے ساتھ اس کو ہم نے لے کر چلانا ہے۔ پانی کی قیمت، پانی کا استعمال، کس کے لئے کتنے پانی کی allocation کرنی ہے تو اس کے لئے ابھی ہم واٹر ایکٹ لائے ہیں اس کے تحت ایک ہی باڈی کے تحت وہ ہو گا اور اس کے ساتھ ہم اس چیز کو آگے لے کر چل سکیں گے کہ پانی کا استعمال کون سے سیکٹر میں ہو رہا ہے۔ انڈسٹری، کسانوں بلکہ ہر جگہ پر پانی کی ضرورت ہے کیونکہ پانی زندگی ہے۔ اس کو regulate کرنے کے لئے ہم نے پچھلے دنوں واٹر ایکٹ پاس کیا ہے اس کے تحت ہم اس کو مانیٹر بھی کریں گے بلکہ اس میں تمام سٹیک ہولڈرز کی input کے ساتھ آگے لے کر چلیں گے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! اگر اجازت دیں تو ایک ضمنی سوال اور پوچھ لوں؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کا سوال تھا کہ واٹر کی مینجمنٹ کیسے بہتر کی جاسکتی ہے تاکہ فصل بھی زیادہ ہو اور پانی بھی کم استعمال ہو۔ میں بتا دیتا ہوں کہ ہم نے اس کا best system یہ شروع کیا تھا کہ ہر یونین کونسل میں laser level provide کئے تھے جس سے واٹر مینجمنٹ بہت بہتر ہو گیا تھا۔ جب level ٹھیک ہوتا ہے تب پانی کم استعمال ہوتا ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میرا اس ایک اور ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: یہ آخری ضمنی سوال ہو گا۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! اگر منسٹر صاحب کے جواب کے بعد ایک اور ضمنی سوال نکل آیا تو اس کو بھی allow کر دیجئے گا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اب تک انہوں نے کتنی canal اور نالیوں کو پکا کر لیا ہے کیونکہ سب سے اچھا source یہی ہے کہ پانی کی shortage اور پانی کو بچانے کی غرض سے canal اور کھالوں کو پکا کر لیا جائے؟

جناب سپیکر: کیا آپ سارے پنجاب کے بارے میں پوچھ رہی ہیں؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! یقیناً میں نے پورے پنجاب کے حوالے سے پوچھا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ تو fresh question ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! یہ fresh question کیسے بنتا ہے؟ میں fresh question کروں گی تو پھر اس کا جواب 6 یا 9 مہینے بعد آئے گا۔

جناب سپیکر: محترمہ! پورے پنجاب کا یہ کیسے بتایا جاسکتا ہے کیونکہ منسٹر صاحب کے پاس یہ انفارمیشن نہیں ہو سکتی کہ پورے پنجاب میں کون کون سے کچے کھالے کچے کئے ہیں؟ یہ انفارمیشن نہیں دی جاسکتی اس کے لئے fresh question آئے گا۔ میں اس کی اجازت نہیں دوں گا۔ اگلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ مجھے آج ایک دفعہ پھر احساس ہوا ہے کہ پوری پنجاب حکومت trained ہو رہی ہے جیسا کہ ابھی منسٹر صاحب اپنے پارلیمانی سیکرٹری کو trained کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میرا سوال نمبر 1414 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جام پور: موضع ہیرو میں حفاظتی بند کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*1414: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع ہیرو (تحصیل جام پور) کی حفاظت کے لئے حفاظتی بند بنایا گیا تھا؟

(ب) اس بند کو بنے کتنا عرصہ ہو گیا ہے اور اس بند کی اب تک کتنی بار مرمت کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ 2010 کے سیلاب میں یہ بند ٹوٹ گیا تھا جس سے موضع

ہیرو کی آبادی شدید متاثر ہوئی اور 9 سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود اس بند کو دوبارہ

تعمیر نہیں کیا گیا اور نہ ہی اس کے لئے کوئی فنڈ مختص کئے گئے ہیں؟

(د) مذکورہ بند کی تعمیر و مرمت کا حکومت کب تک ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی

وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) یہ درست نہ ہے، موضع ہیر و تحصیل جام پور کی حفاظت کے لئے کوئی بند نہ بنایا گیا تھا۔ لیکن دریائے سندھ کی چند چھوٹی مغربی شاخوں کو بند کرنے کے لئے مٹی کا ایک گرائن (Groyne) ضلعی حکومت نے بنایا تھا جس کو ہیر و فلڈ بند (گرائن) کہا جاتا ہے۔ یہ بند (گرائن) 1991 میں محکمہ آبپاشی کو منتقل کر دیا گیا۔

(ب) ہیر و فلڈ بند (گرائن) 1991 میں محکمہ آبپاشی کو منتقل کیا گیا اور 2012 اور 2015 میں اس کام کی مرمت کی گئی ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ 2010 کے فلڈ میں پانی اس بند (گرائن) کے اوپر سے گزرا اور اس بند میں دو شکاف ہو گئے تھے۔ جس سے موضع ہیر و کی آبادی متاثر ہوئی تھی لیکن 2012 میں اس بند (گرائن) کی مرمت کر دی گئی تھی اور اس کو مضبوط کر دیا گیا تھا۔

(د) دریائے سندھ کی ایک مغربی شاخ اب ہیر و فلڈ بند (گرائن) کے بہت قریب آچکی تھی اور کٹاؤ کرتی ہوئی بند کی طرف بڑھ رہی تھی۔ جنوری 2019 سے ہیر و فلڈ بند کے بچاؤ کے لئے ایک سکیم پر کام شروع کیا گیا تھا جس میں تین پتھر کے سٹڈ بنائے گئے اور ہیر و فلڈ بند (گرائن) کو دریا کے کٹاؤ سے بچانے کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس کام کا تخمینہ تقریباً 10 کروڑ روپے ہے اور یہ کام 30- جون 2019 کو مکمل کر لیا گیا ہے۔ جولائی اور اگست 2019 میں دریائے سندھ میں درمیانے درجے کا سیلاب تھا۔ جس کو ان سٹڈوں کی تعمیر کی وجہ سے بحفاظت ہیر و فلڈ بند سے گزار دیا گیا اور کسی قسم کا کوئی نقصان نہ ہوا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میرا سوال موضع ہیر و فلڈ بند کے حوالے سے تھا کہ موضع ہیر و کی حفاظت کے لئے حفاظتی بند بنایا گیا تھا جس کا منسٹر صاحب کی طرف سے جواب آیا ہے کہ کوئی بند نہیں بنایا گیا بلکہ ایک Groyne بنایا گیا تھا۔ 30- جون 2019 کو اس Groyne کے اوپر انہوں نے 10 کروڑ روپے کا خرچ کر کے پتھر ڈالے اور اسے مضبوط کیا۔

جناب سپیکر! میرا یہ سوال تھا کہ اگست میں سیلاب آیا جس سے بہت سے موضوعات ڈوب گئے لیکن حکومت نے اس کو totally deny کیا کہ سیلاب سے کوئی گاؤں نہیں ڈوبا جبکہ 30- جون 2019 کو 10 کروڑ روپے کی لاگت سے Groyne کو مضبوط کرنے کے لئے پتھر ڈالا جاتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سیلاب درمیانے درجے کا تھا لیکن حیرت کی بات یہ تھی کہ درمیانے درجے کے سیلاب میں بھی قریبی بستیاں پُل ماہتم، کچی بخش، موضع ہیر وزیر آب آئے، سینکڑوں ایکڑ کھڑی فصلات زیر آب آئیں اور لوگوں کے مکانات منہدم ہو گئے لیکن ہاؤس کے اندر حکومت ہمیں یہ کہتی ہے کہ وہاں کوئی سیلاب ہی نہیں آیا تھا؟ جب یہ ہاؤس کے اندر اس طرح deny کر دیتے ہیں تو اس کا مطلب یہی بتا ہے کہ ان کو کچھ پتا ہوتا ہے، وہاں جاتے ہیں اور نہ ہی وہاں کے لوگوں کے نقصانات کا تخمینہ لگاتے ہیں؟ وہاں لوگوں کی کھڑی فصلیں تباہ ہوئیں اور لوگوں کے مکانات منہدم ہو گئے تو یہ ان کی کیا دادرسی کریں گے جبکہ سرے سے یہ تخمینہ ہی نہیں لگاتے؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کی speech آگئی ہے لہذا اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، منسٹر صاحب! وزیر آبپاشی (جناب محمد حسن لغاری): جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے ممبر کو سمجھایا کیونکہ سوال پالیسی سٹینٹ ہوتا ہے لیکن خبر بنانے کے لئے کچھ اور چیز ہوتی ہے۔

جناب سپیکر! میرے پاس جو statistics موجود ہیں ان کے مطابق یہ دس کروڑ روپے 2012 میں خرچ ہوئے تھے جب اس کو strengthen کیا تھا۔ 2010 میں سیلاب کا پانی بند کے اوپر سے گزرا تھا لیکن بند as such ٹوٹا نہیں تھا اور اُس بند کو اوپر کیا گیا ہے۔ ابھی اس پر 69 لاکھ 35 ہزار 887 روپے کا کام ہوا ہے جس کی ابھی تک payment نہیں ہوئی اور اُس کا process چل رہا ہے۔ Groyne اور بند کا بھی فرق ہے۔

جناب سپیکر: کیا 69 لاکھ اب استعمال ہوئے ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد حسن لغاری): جناب سپیکر! 10 کروڑ روپے سے پہلے کام ہو چکا ہے لیکن اس سال اُس کو مزید strengthen کرنے پر 69 لاکھ 35 ہزار 887 روپے کا کام ہوا ہے۔ اس وقت میری اطلاع کے مطابق پانی بغیر کوئی نقصان کئے گزر گیا ہے۔ اگر ہماری بہن کے پاس کوئی

ثبوت ہے کہ موضع جات میں پانی گیا ہے تو بتائیں ہم اُس کو address کریں گے لیکن ہماری اطلاع کے مطابق پانی safely pass ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! پانی تو safely گزر جاتا ہے لیکن نقصان بعد میں نکلتا ہے۔ چلیں، محترمہ سے پوچھ لیتے ہیں۔

محترمہ شازیہ عابدہ: جناب سپیکر! جیسے میں نے پہلے بھی عرض کیا کہ پُل ماہتم، کچی بخش اور ہیر وکی جو بستیاں ہیں وہاں پر فصلیں بھی برباد ہوئی ہیں اور مکانات بھی تباہ ہوئے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! وہ ہیر و اور دوسری بستیوں کی بات کر رہی ہیں۔ آپ کے محکمہ اریگیشن کے سیکرٹری صاحب نظر نہیں آرہے وہ کدھر ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! رش کی وجہ سے وہ late ہو گئے ہیں اور گاڑی park کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں، اجلاس کا ٹائم 3:00 بجے کا ہے۔ اب گاڑی سیدھی کرنے کا کیا فائدہ ہے، اُن کی اپنی گاڑی تو اب خراب ہو گئی ناں؟ میں یہ سوالات postpone کرتا ہوں۔ ہم یہ سوال دوبارہ take up کریں گے لیکن سیکرٹری صاحب یہاں خود آئیں۔ ہاؤس بتائے کہ کیا پندرہ منٹ دیکھ لیں؟ منسٹر صاحب! ہاؤس کی رائے ہے کہ پندرہ منٹ دیکھ لیتے ہیں لہذا اُن کو جا کر لے آئیں۔

ہاؤس کی انفارمیشن کے لئے ہم نے ایک میٹنگ اپوزیشن کے ساتھ کی ہے جس میں کچھ چیزیں طے کی ہیں اور پارٹی کے سب لوگ اُس پر بات کریں گے۔ میٹنگ میں یہ چیز طے ہوئی ہے کہ ہر پارٹی سے 30/35 ممبران میرے ساتھ بیٹھ کر اکٹھا اجلاس کریں گے جس میں حکومت اور اپوزیشن کے نمائندے بھی ہوں گے۔ اُس میٹنگ میں ہم نے ہاؤس کے اندر ہونے والی گفتگو سمیت کچھ چیزیں طے کرنی ہیں کیونکہ ہماری اور آپ سب کی یہ اجتماعی ذمہ داری بنتی ہے۔ جمعہ کے دن unfortunately جو گفتگو ہوئی ہے اُس سے پورے ہاؤس کا وقار مجروح ہوا ہے کیونکہ پورے ہاؤس کے اثرات جو میڈیا میں گئے ہیں وہ اس قدر خراب گئے ہیں جس میں ہم سب قصور وار اور ذمہ دار بنتے ہیں لہذا ان چیزوں کو روکنے کے لئے ہماری اجتماعی ذمہ داری بنتی ہے۔ ہم اس issue پر اکٹھے میٹنگ کریں گے جس کے بعد اُس کی implementation ہر پارٹی کا فرض ہو گا۔ اب

جناب سميع اللہ خان بھی آگئے ہیں۔ جناب سميع اللہ خان! میں ہاؤس کو brief کر رہا تھا کہ ہاؤس کا decorum اور وقار مجروح نہ ہو اس لئے ایسی تجاویز بھی رکھیں گے جن پر عملدرآمد کروانا ہر پارٹی کی لیڈر شپ کا کام ہے۔ ہم نے ابھی پندرہ منٹ کا وقفہ اس لئے کیا ہے کیونکہ سیکرٹری اریگیشن لابی میں موجود نہیں تھے اس لئے منسٹر صاحب سے کہا ہے کہ اُن کو لے کر آئیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

میڈیکل اور ڈینٹل کے طالب علموں کو VIVA کی بنیاد پر فیل نہ کرنے کا مطالبہ
محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں وزیر ہائر ایجوکیشن کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ کی توجہ ایک نہایت ہی اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتی ہوں کہ مجھے جو ذاتی تجربہ ہوا ہے کہ ہمارے میڈیکل اور ڈینٹل کے students جو کہ ڈاکٹر بن رہے ہیں، ان کے viva کا process بہت عجیب ہے۔ میں نے پہلے بھی پچھلے دور میں بھی یہ بات کی تھی اور میں دوبارہ کہہ رہی ہوں کہ بچوں کے future چند examiners کے یا کچھ ایسے "بڑوں" کے ہاتھ میں ہوتے ہیں جہاں پر وہ اس دن کس موڈ کا شکار ہیں، پتا نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! ایک بچہ جس نے dentistry میں پتھالوجی کے ڈیپارٹمنٹ میں distinction لی ہے لیکن اس کے examiner نے اسے ایک نمبر سے fail کر دیا چونکہ وہ بچہ کلاس میں انہیں پسند نہیں تھا یہی تھا یہی نہیں بلکہ viva میں 49 نمبر دے کر کل سات بچے fail کئے جبکہ ان میں سے ایک بچے کی distinction تھی جو کہ ضائع ہو گئی۔ اس کلاس میں احمد حسن نام کے دو بچے تھے تو ان میں سے ایک بچہ "سر" کے پاس گیا اور اس نے کہا کہ مجھے کیوں fail کیا کیونکہ میرا viva تو بہت اچھا ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ "اچھا" میں نے دوسرے والے کو fail کرنا تھا چلو کوئی بات نہیں۔

جناب سپیکر! یہ ظلم ہے اور اس طرح بچے ڈپریشن میں جاتے ہیں۔ جو بچے محنت کر رہے ہیں، جو ڈاکٹر کی stage تک پہنچتے ہیں اور میڈیکل کالجز میں پہنچتے ہیں وہ بچے ہماری "کریم" ہوتے ہیں چونکہ میری بچی وہاں پڑھتی ہے تو اس لئے مجھے ذاتی تجربہ ہے۔

جناب سپیکر! میں وزیر ہائر ایجوکیشن سے گزارش کروں گی کہ اس پر کوئی طریق کار بنایا جائے۔ میڈیکل کونسل کو تجویز کیا جائے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! اس پر تو وزیر صحت کوئی بات کریں گی۔ وزیر ہائر ایجوکیشن کا اس سے تعلق نہیں بتا بلکہ وزیر صحت کا بتا ہے تو وہ آتی ہیں تو ان سے ان کا موقف لیا جائے گا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ ہمیں کچھ نہ کچھ recommend کرنا چاہئے اور viva کے اندر بچوں کو fail کرنے کا طریق کار ویسے ہی ختم ہو جانا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! جو بچے پڑھ کر distinction لے رہے ہیں انہیں viva میں fail کیسے کیا جاسکتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر ہائر ایجوکیشن! آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! جی، میں اس سلسلے میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ basically concept تو ان کا ٹھیک ہے اور یہ درست کہہ رہی ہیں جو کہ بہت پہلے change ہو جانا چاہئے even admissions کا جو process ہے اس میں ہائر ایجوکیشن بھی اگلے چند سالوں میں کچھ changes recommend کر رہا ہے کیونکہ صرف کسی ایک چیز پر depend کر کے آپ ایک student کا مکمل ریکارڈ خراب نہیں کر سکتے اور کسی ایک شخص کے ہاتھ میں بھی ان کا مستقبل نہیں دے سکتے I agree with lit اور آئندہ میں انشاء اللہ ہیلتھ منسٹر صاحبہ سے بھی بات کرتا ہوں Thank you Sir

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! بچوں کی جو recommendations منسٹر صاحب بنا رہے ہیں تو اس میں ایک چیز اور add کر لیں۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب نے اچھی بات کی ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! اس میں ایک چیز اور add کر لیں کہ viva کے اندر fail کرنے کا concept نہیں ہونا چاہئے۔ کوئی تھیوری میں fail ہو جائے تو اور بات ہے۔
(اس مرحلہ پر وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن
(محترمہ یاسمین راشد) ایوان میں داخل ہوئیں)

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ منسٹر ہیلتھ صاحبہ بھی آگئی ہیں تو ان سے بھی اس حوالے سے ان کا موقف لے لیتے ہیں۔ جی، منسٹر ہیلتھ صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):
جناب سپیکر! محترمہ اپنی بات repeat کر دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! repeat کر دیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ میڈیکل کالجز کے students جنہیں viva کے اندر ایک نمبر سے fail کر دیا جاتا ہے۔ اس دفعہ جو BDS سیکنڈائر کا جو رزلٹ آیا ہے ان میں سے ایک لڑکا جس کی پتھالوجی میں تھیوری کے اندر distinction ہے لیکن اسے viva میں 49 نمبر دے کر ایک نمبر سے fail کر دیا گیا اور fail اس لئے کیا گیا ہے کہ اس کالج کے جو internal examiner تھے انہیں وہ لڑکا پسند نہیں تھا یا کلاس میں وہ انہیں تنگ کیا کرتا تھا۔ پھر احمد حسن نام کے دو لڑکے تھے جن میں سے ایک احمد حسن کو غلطی سے fail کر دیا کیونکہ انہوں نے دوسرے احمد حسن کو fail کرنا تھا۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ پنجاب اسمبلی میں ہم کوئی قرارداد پاس کر لیں یا جیسے آپ بہتر سمجھیں تو یہ ہمارے بچوں پر احسان ہو گا کیونکہ بچے ہمارا future ہیں۔ بچے ڈپریشن میں جاتے ہیں جب ان کا رزلٹ بن کر آئے گا۔ Sir without any reason red mark ہو گا اس کے اس رزلٹ کارڈ کے اوپر تو ہم کوئی قرارداد پاس کریں یا ڈیٹیل کو نسل کو یہ recommend کریں کہ viva کے اندر بچوں کو fail کرنے کا concept ختم ہونا چاہئے۔ اگر کوئی بچہ تھیوری پاس نہیں کرتا جس نے اگر محنت نہیں کی تو وہ تھیوری پاس نہیں کرے گا اور وہ

fail ہو جائے گا لیکن viva کے اندر ذاتی پسند ناپسند کے اوپر بچوں کا future ان کے ہاتھوں میں دینا قطعی طور پر نامناسب ہے جو کہ نہیں ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جی، منسٹر صاحبہ!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

جناب سپیکر! سب سے اہم چیز تو یہ ہے کہ کبھی ایک examiner نہیں ہوتا اور professional

exams کے اندر ایک سے زائد examiner ہوتے ہیں۔ اس کا یہ مطلب ہے کہ اگر پتھالوجی میں

ہے تو کم از کم وہاں پر دو examiners ہوں گے اور دو examiners میں سے ایک internal

examiner ہوتا ہے اور دوسرا باہر سے external examiner آیا ہوتا ہے۔ Important یہ

چیز ہے کیونکہ clinical کام ہیں تو viva کے بغیر بڑا مشکل ہو جاتا ہے کہ آپ بچوں کو assess کر

سکیں۔ ساری دنیا کے اندر vivas ہوتے ہیں، آپ ان سے سوالات پوچھتے ہیں اور سوالات کے

جواب لیتے ہیں۔ Clinical side کے اوپر توچھ، چھ examiners ہوتے ہیں جو صرف ensure

کرنے کے لئے examiners کے درمیان marks divided ہوتے ہیں تاکہ کسی قسم کی

discrepancy نہ ہو۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحبہ! پھر بھی آپ دیکھ لیں کیونکہ ایک تجویز آئی ہے تو اسے آپ

examine کر لیں۔

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد):

جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ میں پتا کر لوں گی اور خاص طور پر اس کیس کے بارے میں ضرور پتا

کروں گی ورنہ اس کو ensure کرنے کے لئے کہ human error جو ہے وہ کم سے کم ہو۔ یہ ہوتا

ہے کہ viva کے اندر کچھ سوالات ہوتے ہیں جو ایک تو ان کی real performance کے بھی

ہوتے ہیں۔ یہ جو انہوں نے کیس بتایا ہے تو میں سارا پتا کر کے اس کے بارے میں تفصیل سے بتا

دوں گی۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں اس بچے کی distinction آئی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، محترمہ! اب آپ تشریف رکھیں کیونکہ آپ کا پوائنٹ آگیا ہے جس پر منسٹر صاحبہ نے اسے examine کرنے کی یقین دہانی کروائی ہے۔
(اس مرحلہ پر سیکرٹری آبپاشی سپیکر گیلری میں آگئے)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(--- جاری)

جناب سپیکر: چونکہ ہم نے سیکرٹری آبپاشی کی عدم موجودگی کے باعث پندرہ منٹ کے لئے وقفہ سوالات کو pending کیا تھا چونکہ اب سیکرٹری آبپاشی آگئے ہیں تو قبل ازیں محترمہ شازیہ عابد کا سوال زیر بحث تھا۔ منسٹر صاحب! آپ اس حوالے سے سیکرٹری سے انفارمیشن لیں ناں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! محترمہ! جو ذکر کر رہی ہیں تو دریا کا ایک area ہوتا ہے، سمجھانے میں ٹائم زیادہ لگ جائے گا تو اس دریا کے area کے اندر دریا خود بہتا رہتا ہے اور اپنا رخ بدلتا رہتا ہے۔ یہ جو بند اور groyne بنائے جاتے ہیں یہ دریاؤں کو channelize کرنے کے لئے اس علاقے میں پہلے بنائے جاتے ہیں جہاں پر زیادہ آبادی ہو جاتی ہے۔ جب اس بند کو پانی نے cross ہی نہیں کیا تو اس بند کے ارد گرد علاقہ میں جو کہ دریا سے باہر والا تھا، وہاں پر کیسے نقصان پہنچ سکتا ہے۔ نقصان ضرور ہوا ہے لیکن اس علاقے میں ہوا ہے جو دریا کے اندر کا علاقہ تھا۔ جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ٹھیک ہے لیکن آپ یہ سمجھیں ناں کہ جو موضع جات ہیں جن کی محترمہ نے نشاندہی کی ہے اور جہاں پر actually loss ہوا ہے اس کو آپ assess کرالیں۔ ان کا مقصد صرف یہی ہے۔ محترمہ! موضع جات کے نام بتادیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! جو موضع جات ہیں یہ اس کے نقصانات کو assess تو کریں۔۔۔
جناب سپیکر: محترمہ! آپ موضع جات کے نام بتادیں کیونکہ اب سیکرٹری صاحب بھی آگئے ہیں جو کہ انہیں نوٹ کریں گے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ ان کے نام ہیں پل ماہتم، کچی بخش اور موضع بستی ہیر وہیں تو پل ماہتم موضع ہیر وکا ہی حصہ ہے۔ بستی ہیر وہیں تو گھر بھی منہدم ہوئے ہیں اور یہاں پر سینکڑوں ایکڑ پر کھڑی فصلات بھی زیر آب آئی ہیں تو منسٹر صاحب اس کے نقصانات کو assess کر انہیں تاکہ حقائق سامنے آسکیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ منسٹر صاحب اور سیکرٹری صاحب نے نوٹ کر لیا ہے تو وہ اس کا جواب دے دیں گے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 1461 سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1464 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1503 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: کینال جلو موڑ تا موہلنوال کی بھل صفائی سے متعلقہ تفصیلات

* 1503: محترمہ عنیزہ فاطمہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا لاہور کینال جلو موڑ تا موہلنوال کی بھل صفائی سال 19-2018 میں کی گئی ہے اگر ہاں تو کون سی برُجی سے لے کر کون سی برُجی تک کی گئی ہے، تفصیل بیان کریں؟
- (ب) بھل صفائی میں کون سی مشینری استعمال کی گئی اور کتنے اخراجات ڈیزل، پٹرول وغیرہ کی مد میں خرچ کئے گئے، تفصیل بیان فرمائیں؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ نہر میں ٹریکٹر سے کوڑا کرکٹ اور بھل وغیرہ کو ہموار کر دیا گیا ہے بھل نہر سے باہر نہ نکالی گئی ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ نہر کی بھل صفائی، تزئین و آرائش اور مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

- (الف) لاہور کینال کی صفائی ٹھوکر نیاز بیگ سے لے کر شاہکام چوک / مولہنوال برجی نمبر 000+0 سے 000+36 (نیاز بیگ ڈسٹری بیوٹری) تک کی گئی ہے۔ جلوہیڈ سے لے کر ٹھوکر نیاز بیگ تک بمطابق سائٹ سروے بھل صفائی کی ضرورت نہ ہے۔
(ب) بھل صفائی بذریعہ کنٹریکٹر کروائی گئی ہے جس پر 11,00,000 روپے خرچہ آیا ہے۔
(ج) چونکہ جلوہیڈ سے لے کر ٹھوکر نیاز بیگ تک بھل صفائی کی ضرورت نہ ہے لہذا بھل صفائی کی بجائے نہر کے پینڈے میں سے تمام رکاوٹیں دور کر کے ہموار کیا گیا ہے۔
(د) ضرورت کے تحت حکومت اس کی بھل صفائی اور مرمت کا ارادہ رکھتی ہے جبکہ نہر کی تزئین و آرائش محکمہ PHA کے ذمہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عنیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) کے جواب میں لکھا ہے کہ:
"مولہنوال برجی نمبر 000+0 سے 000+36 تک نیاز بیگ ڈسٹری بیوٹری تک لاہور کینال کی بھل صفائی کی گئی ہے اور جلوہیڈ سے لے کر ٹھوکر نیاز بیگ تک بمطابق سائٹ سروے بھل صفائی کی ضرورت نہیں ہے"

جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ آخر کیوں ضرورت نہیں ہے کیونکہ میں روزانہ ایف سی کالج انڈر پاس سے جاتی ہوں تو یہ کینال کا چھوٹا سا area ہے اگر یہاں پر نہر کے دونوں اطراف میں گندہ اور لفافے و دیگر کوڑا کرکٹ پڑا ہوتا ہے تو کیا جلوہیڈ سے لے کر ٹھوکر نیاز بیگ تک نہر کی صفائی کا کام نہیں ہوگا، میرا سوال یہ ہے کہ انہوں نے کیوں ضرورت محسوس نہیں کی کہ باقی کی صفائی کروائی جائے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! desilting اور بھل صفائی ایک پروگرام کے تحت ہوتی ہے۔ ہر نہر کی ہر سال صفائی نہیں ہوتی بلکہ اکثر نہروں کو پانی کے flow کے ساتھ ہی صاف کیا جاتا ہے اور وہ اس کے ساتھ ہی صاف ہو جاتی ہیں۔ لاہور والی نہر کو ایک خصوصی حیثیت حاصل ہے کیونکہ یہ ہمارے capital کے درمیان میں سے گزرتی ہے اور اس کے دونوں اطراف تزیین و آرائش کا ایک سلسلہ ہوتا ہے اور ہمارے ہاں خوبصورتی کے لئے بھی اس کی اہمیت ہے تو اس کی صفائی کی جاتی ہے لیکن اس میں پی ایچ اے والوں سے مل کر اس پر کام کیا جاتا ہے۔ ہمارا کام پانی کے flow کے اندر جو رکاوٹ ہوتی ہے اس کو دور کرنا ہوتا ہے اور خوبصورتی کے لئے کام پی ایچ اے والے کرتے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ تو ماشاء اللہ دیہاتی علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں ہر سال بھل صفائی must ہوتی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

منسٹر صاحب! آپ سر نہ ہلائیں۔ جب غلام حیدر وائیں وزیر اعلیٰ تھے تو ان کے بارے میں مشہور ہو گیا تھا کہ غلام حیدر وائیں! تسی ہو کوئی کم نئی کر دے صرف بھل صفائی کر دے او۔ اُس وقت زمینداروں کو بہت فائدہ ہوا تھا۔ جب میرا دور تھا ہم اس وقت بھی ہر سال بھل صفائی کرواتے تھے۔ آپ کو کوئی غلط guide کر رہا ہے کہ یہ پانی کے flow سے صاف ہوگی۔ اگر یہ پانی کے flow سے صاف ہونی ہوتی تو پھر کیا ہی بات تھی، پھر تو کمال ہو جانا تھا۔ ایسے نہیں ہوتا بلکہ اس کے لئے بھل صفائی کرانا بہت ضروری ہوتا ہے۔ یہ نہر جس کا محترمہ نے ذکر کیا ہے یہاں تو گندہی بہت پڑا رہتا ہے۔ وہاں پر صفائی نہ کرنے کی وجہ سے smell شروع ہو جاتی ہے۔ سڑک کی جو main artery ہے اگر بھل صفائی نہ ہو تو پھر وہاں smell آ جاتی ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! چونکہ ہمارے لوگ اس میں گند پھینک رہے ہوتے ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے محکمے کی یہ ذمہ داری ہے کہ اس کو صاف کرے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! جی، بالکل صحیح۔

جناب سپیکر: میں ہر روز وہاں سے خود گزرتا ہوں وہ بالکل صاف نہیں ہوتی، وہاں کوئی بھل صفائی کرتا ہی نہیں ہے۔ محترمہ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! حاضر سر، اب کریں گے۔

جناب سپیکر: آپ نے تو آرڈر دینا ہے کہ بھل صفائی کی جائے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! اس کی تعمیل ہوگی۔

محترمہ عزیزہ فاطمہ: جناب سپیکر! جز (ب) میں پوچھا گیا ہے کہ بھل صفائی میں کون سی مشینری استعمال کی گئی ہے؟ اس کے جواب میں انہوں نے لکھا ہے کہ بھل صفائی contractor سے کروائی گئی ہے جس پر 11 لاکھ روپے لاگت آئی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا contractor کو contract دینے کے بعد ان کی ذمہ داری ختم ہو جاتی ہے، کیا یہ پوچھنا ان کی ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ کس مشین سے صفائی کریں گے، کیا اسے چیک کرنا ان کی ذمہ داری نہیں ہے کہ آیا یہ صفائی ہوئی ہے یا نہیں ہوئی؟ مجھے سمجھ نہیں آتی یہ فنڈز مانگتے ہیں، ان کو گرانٹ دی جاتی ہے اور وہ فنڈز خرچ بھی ہو جاتے ہیں لیکن پچھلے ڈیڑھ سال سے کوئی کام نظر نہیں آتا۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! بھل صفائی کو excavator سے صاف کر کے، ٹریکٹر ٹرائی کے ذریعے manual labour کے ساتھ وہاں سے remove کر دیا جاتا ہے۔ ان کا سوال تھا کہ کس مشینری سے صفائی کی جاتی ہے؟ میں نے جواب دے دیا ہے کہ اس کو اس طرح سے صاف کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میں آپ کو بتاؤں کہ ہمارے ضلع گجرات میں زمیندار بھل صفائی کے لئے رو رہے ہیں کیونکہ وہاں پچھلے کئی سالوں سے نہیں ہوئی۔ آپ کو تو ایک سال ہوا ہے میں کہہ رہا ہوں کہ پچھلے کئی سالوں سے بھل صفائی نہیں ہوئی ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! ورک پلان کے اندر یہ ہماری priorities میں ہے۔ جب canal close ہونے کا وقت آئے گا تو اس پر کام ہوگا۔

جناب سپیکر: آپ اس کو اس طرح سے نہ لیں کہ یہ بھل صفائی آپ کے آنے سے نہیں ہوئی، یہ کوئی ایک سال کی بات نہیں ہے میں تو پچھلے چار پانچ سالوں کی بات کر رہا ہوں کہ یہ نہیں ہوئی۔
وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں بھی یہ عرض کر رہا ہوں کہ دسمبر میں جب نہروں کا closure ہو گا، اس کا پورا ایک schedule بنایا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! محکمہ کے عملہ کو کھینچو کہ بھل صفائی کرانا بہت ضروری ہے۔
وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! جی، بالکل۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 1556 جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1560 چودھری افتخار حسین چچکھر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1584 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سیلاب کے پانی کو سمندر میں گرنے

سے بچاؤ کے سلسلہ میں حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

* 1584: چودھری اشرف علی: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ہر سال سیلاب کے دنوں میں دریائی پانی نہروں کی ضرورت سے

زیادہ ہوتا ہے چونکہ سیلابی پانی ذخیرہ کرنے کے لئے نئے ڈیمز نہیں بنائے گئے اس لئے

صوبہ میں 10 سے 20 ملین ایکڑ پانی سمندر کی نذر ہو جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سال کے باقی ماندہ دنوں یعنی ستمبر سے جون تک دریاؤں میں پانی کی دستیابی ضرورت سے کم ہوتی ہے اس لئے آبپاشی کے لئے مطلوبہ پانی دستیاب نہیں ہو پاتا؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو سیلاب کے دنوں میں پانی کو سمندر کی نذر ہونے سے بچانے اور باقی ماندہ دنوں یعنی ستمبر سے جون تک پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) درست ہے بلکہ ہر سال اوسطاً 29 ملین ایکڑ فٹ پانی سمندر کی نظر ہو جاتا ہے۔ پانی کا یہ ضیاع نئے ڈیم بنانے سے رُک سکتا ہے لیکن بڑے ڈیم بنانا وفاقی حکومت کے دائرہ اختیار میں ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) سیلاب کے دنوں میں پانی کو سمندر کی نذر ہونے سے بچانے اور باقی ماندہ دنوں یعنی ستمبر سے جون تک پانی کی کمی کو پورا کرنے کے لئے نئے ڈیم بنانا ضروری ہے۔ نئے ڈیم بنانا مرکزی حکومت پاکستان کے دائرہ اختیار میں ہے اس سلسلہ میں یہ بتانا ضروری ہے کہ واپڈا نے سال 2002 میں ایک ڈویلپمنٹ پلان 2025 ترتیب دیا تھا جس میں پانی کی صورت حال اور دریاؤں پر نئے ڈیم بنانے کے منصوبوں کی نشاندہی کی گئی تھی اس پلان کے مطابق، سکردو، بھاشا، کالا باغ، منڈا، ڈھوک پٹھان اور روتاش جیسے بڑے ڈیموں کی نشاندہی کی گئی تھی۔ موجودہ حکومت پاکستان نے اس کانوٹس لیتے ہوئے بھاشا ڈیم جس پر سب صوبے متفق ہیں۔ جس کے بنانے کے عزم کا اعلان کیا ہے۔ واپڈا اس سلسلے میں مناسب کارروائی کر رہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب نصیر احمد: سپیکر! اس سے پہلے کہ میں سوال کروں ابھی آپ نے سیکرٹری صاحب کی غیر حاضری پر جس طرح سے نوٹس لیا ہے یہ بڑی اچھی بات ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ہاؤس کی عزت میں اضافہ ہوا ہے۔ جس باریک بینی اور مشاہدے کے ساتھ آپ ہاؤس کو چلا رہے ہیں کاش اس صوبے کا وزیر اعلیٰ بھی تھوڑی سی فہم استعمال کرتا تو آج صوبے کے حالات زیادہ بہتر ہوتے۔ خیر، میرا منسٹر صاحب سے ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ہر سال سیلاب کے دنوں میں دریائی پانی نہروں کی ضرورت سے زیادہ ہوتا ہے چونکہ سیلابی پانی ذخیرہ کرنے کے لئے نئے ڈیمز نہیں بنائے گئے اس لئے صوبہ میں 10 سے 20 ملین ایکڑ فٹ پانی سمندر کی نذر ہو جاتا ہے؟

جناب سپیکر! اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ یہ درست ہے بلکہ ہر سال اوسطاً 29 ملین ایکڑ فٹ پانی سمندر کی نذر ہو جاتا ہے۔ یعنی 10 سے 20 ملین نہیں بلکہ 29 ملین ایکڑ فٹ پانی ضائع ہو جاتا ہے جسے نئے ڈیمز بنا کر روکا جاسکتا ہے لیکن بڑے ڈیم بنانا وفاق کی ذمہ داری ہے۔

جناب سپیکر! منسٹر صاحب! جب آپ 2008 تا 2012 تک اپوزیشن میں تھے تو پورے پانچ سال ہر سیشن میں آپ کی تقریر میں صرف کالا باغ ڈیم کی ہی بات ہوتی تھی۔ بقول آپ کے کہ جنوبی پنجاب کی lifeline اگر ہے تو وہ کالا باغ ڈیم ہے۔ صرف انسان نہیں بلکہ جانور، درخت اور پوری زراعت پانی پر منحصر کرتی ہے اور کالا باغ ڈیم سے وہاں پر ایک انقلابی تبدیلی آسکتی ہے۔ یہ کیا وجہ ہوئی ہے کہ جب سے آپ منسٹر بنے ہیں اس کے بعد کالا باغ ڈیم کا ذکر بھی نہیں ہوا اور اس کے بنانے کی اہمیت بھی ختم ہو چکی ہے؟ آپ نے اس جواب میں بتا دیا ہے کہ جب تک یہ ڈیمز نہیں بنیں گے 29 ملین ایکڑ فٹ پانی جس کی بلین میں cost ہے ضائع ہو تا رہے گا۔

جناب سپیکر! پچھلے ڈیڑھ سال سے کالا باغ ڈیم بنانے کے حوالے سے یا بھاشا ڈیم کے علاوہ کوئی بڑا ڈیم بنانے کی کوئی بات ہوئی ہے؟

جناب سپیکر! منسٹر صاحب! اس کی میں وضاحت کر دیتا ہوں۔ ان کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم نے تو ڈیم نہیں بنایا لیکن کم از کم آپ ہی وعدہ کر لیں کہ ہم ڈیم بنائیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! جو پوائنٹ آؤٹ کیا گیا ہے میں اس کے بارے میں یہ عرض کروں گا کہ بالکل ہم اس وقت دنیا میں ان ملکوں میں ہیں جہاں پانی کا storage سب سے کم ہے۔ ہم اپنے annual flow کا تقریباً 8 سے 9 فیصد پانی سنور کرتے ہیں اور دنیا کی اوسط 40 فیصد ہے۔ پانی کے storage کی capacity ہمیں ہر صورت بڑھانی ہے۔ ہمارے پانی کی تقسیم کا صوبوں کے درمیان فارمولا جس کو 1991 کا water preparation record کہتے ہیں اس میں بھی یہ چیز واضح لکھی گئی ہے کہ نئے storages بنائے جائیں گے۔ ان نئے storages بنانے میں پنجاب صرف 12 فیصد حصہ لے گا اور 88 فیصد باقی صوبوں کو دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے کہ نئے storage بنانا بہت ضروری ہے۔ جہاں تک کالا باغ ڈیم کی بات ہے تو کالا باغ ڈیم کے اوپر ہماری تمام چیزیں مکمل ہیں۔ اس کو ہم فننس کر کے کل سے ہی شروع کروا سکتے ہیں لیکن بد قسمتی سے کالا باغ ڈیم پر باقی صوبوں کی reservations ہیں جس کی وجہ سے یہ ایک controversial project بن گیا ہے۔ اس کا بننا بہت ضروری ہے لیکن ہم لوگ اپنی نا سمجھی کی وجہ سے نقصان کر رہے ہیں۔ 29 ملین ایکڑ فٹ پانی جو ہم ہر سال نیچے بھیج رہے ہیں اگر ہم اس کی monetary value لیں تو دنیا کہتی ہے کہ ایک ملین ایکڑ فٹ پانی کے ساتھ over a billion dollars کی economy generate ہوتی ہے۔ ہم ہر سال تقریباً 30 ارب ڈالر اپنی economic activity کا potential loose کر رہے ہیں۔ ہماری حکومت آنے کے بعد ہم نے بھاشا ڈیم پر کام کرنا شروع کیا ہے، اس کے اوپر کام ہو رہا ہے اور انشاء اللہ ہو گا۔ جہاں تک ہمارے پنجاب کا تعلق ہے تو ہم پوٹھوہار کے علاقے میں اور ڈیرہ غازی خان راجن پور کی کوہ سلیمان والی range کے اندر جو پہاڑی نالے آتے ہیں ان کو tame up کر کے اپنے نئے storages کے لئے وہاں کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ابھی recently ہمارے وزیر اعلیٰ نے ہدایت دی تھی کہ کوہ سلیمان کی range کے اندر پانی آکر تباہی پھیلا رہا ہے اس تباہی کی بجائے ہم اس سے آبادی کریں۔ انشاء اللہ تین چار سالوں میں ہم اس پانی کو harness کر کے استعمال کریں گے۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ میں آپ کی انفارمیشن کے لئے بتانا چاہتا ہوں کہ یہ جو پچھلے پانچ سال گزرے ہیں اس میں سب سے زیادہ خیر پختونخوا میں ڈیمز بنے ہیں اور small dams بھی بنے ہیں۔ ادھر میں نے پنجاب میں کوئی 25 چھوٹے ڈیمز پوٹھوہار کے علاقے میں بنائے تھے اور unfortunately پچھلے دس سالوں میں ایک سال ڈیم بھی نہیں بنا۔ دیکھیں! یہ fact ہے اور آپ چیک کر لیں۔ دس سالوں میں اتنا کچھ ہو سکتا تھا کہ آپ کم از کم سارے اس علاقے میں پچاس سال ڈیم بنا سکتے تھے، اس کا فائدہ ہونا تھا اور آپ کو credit ملنا تھا لیکن unfortunately وہ نہیں ہوا۔ چلیں وہ نہیں ہوا لیکن بڑے ڈیموں کی تو بات چھوڑیں وہ وفاقی حکومت کرے گی اور کر رہی ہے لیکن موجودہ صوبائی حکومت اس پر کام شروع کرے اور میرے دور میں جو ڈیم بنے ہوئے ہیں، آگے اس کی جو distribution ہے جس میں sprinkler, irrigation system پر وگرام تھا، آپ کوئی ایسا پروگرام لائیں جس سے زمیندار تک پانی پہنچ جائے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! اس وقت ہمارے گیارہ ڈیمز مختلف stages پر ہیں جو بن رہے ہیں اور یہ وہ پانی ہے جس کا ہمارا سندھ کے ساتھ جھگڑا ہو گا اور نہ کسی اور کے ساتھ جھگڑا ہو گا یہ ہمارا اپنا پانی ہے جس کو ہم use کریں گے۔ ہم جو پانی ضائع کر رہے ہیں اس کو ہم use کریں گے اور ہماری ترجیحات میں سے اولین ترجیح یہ ہے کہ ہم نے اپنے پانی کے وسائل کو بہتر استعمال کرنا ہے اور اپنے پانی کی storage capacity کو بڑا ہنا ہے جو پنجاب حکومت کے اختیار والی چیزیں ہیں، وہ ہم کر رہے ہیں اور ہمارا جو ڈیولپمنٹ کا بجٹ ہے ہم mainly اس میں اسی پر ہی کام کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب محمد یوسف کا ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ 29 ملین ایکڑ فٹ پانی ضائع ہو رہا ہے تو اس حوالے سے کوئی ایک پروگرام بن رہا ہے اور مجھے بڑی خوشی ہوئی ہے، اللہ کرے کہ اگر دو سے تین سال یہ حکومت رہتی ہے تو وہ کیا پلان ہے اس کا ذکر کریں گے کہ جس میں ابھی انہوں نے کہا ہے کہ 29 ملین ایکڑ فٹ پانی کو look after کریں گے؟

جناب سپیکر: وہ تو انہوں نے بتا دیا ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد حسن لغاری): جناب سپیکر! میری گزارش ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! پہلے جواب آگیا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد یوسف کا ہے۔

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: ایک سوال لینے کے بعد پھر نماز کے لئے وقفہ کر دیں گے۔ ویسے بھی پھر وقفہ سوالات تقریباً پورا ہو جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1608 جناب محمد یوسف کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1825 جناب ممتاز علی کا ہے ان کی request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1826 بھی جناب ممتاز علی کا ہے ان کی request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1830 چودھری اشرف علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1896 جناب طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! سوال نمبر 2016 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خانوال: نہر کے موگہ جات

کے سائز کو مصنوعی طریقہ سے کم کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*2016: محترمہ شاہدہ احمد: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل خانوال 10R/2L کے تمام موگہوں کا سائز ایک فٹ تین انچ چوڑا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان موگہ جات کو دو/دو اینٹوں مع مشین سے آدھا بند کر دیا گیا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ موگہ جات کو اس طرح بند کرنے سے زمیندار کا ہفتہ وار منظور شدہ پانی آدھا رہ گیا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اسی وجہ سے زمیندار پانی پورا کرنے کے لئے ٹیوب ویل چلانے پر مجبور ہیں جس کی وجہ سے زیر زمین پانی کافی نیچے جا چکا ہے۔ کیا حکومت زمینداروں کے پانی کا یہ مسئلہ حل کرنے اور $2L/10R$ کے موگہ جات پر لگائی گئی اینٹیں نکالنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) ہر موگہ CCA پر ڈیزائن شدہ ہے اور ہر موگہ کا اپنا منظور شدہ پانی ہے۔

(ب) تمام موگے sanctioned A-Form کے تحت نصب ہوئے ہیں اور یہ درست نہ ہے کہ موگہ جات کو دو/دو اینٹوں سے بند کیا گیا ہے۔ مزید یہ کہ وہ موگے جو منظور شدہ سائز سے بڑے پائے گئے ان کی درستی کی گئی ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے۔ ہر موگے سے منظور شدہ پانی کا ہی اخراج ہو رہا ہے۔

(د) محکمہ انہار $2L/10R$ مائٹر کو اس کے AFS کے مطابق منظور شدہ پانی دے رہا ہے اور کسی قسم کی بھی غیر قانونی تبدیلی موگہ جات میں محال ہے اور محکمہ انہار اس قسم کے اقدام کا قطعاً سوچ بھی نہیں سکتا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال 13- مارچ کو submit کروایا تھا اور اس کا جواب آج آیا ہے۔ میں محکمہ کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور پنجاب اسمبلی کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں کہ میں نے جس مقصد کے لئے سوال raise کیا تو وہ مقصد حل ہو گیا اور اس حلقے میں اس نہر سے تمام موگوں کی اینٹیں نکال دی گئیں۔ وہاں پر ایک سب انجینئر ہیں جو کہ یہ اینٹیں دیتا تھا اور غریب عوام سے پیسے لے کر ان اینٹوں کو نکالتے تھے تو اللہ کا شکر ہے کہ وہ مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ اب سب اینٹیں نکل چکی ہیں اور میرے سوال کا یہ فائدہ ہوا ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہو گیا۔ اگلا سوال 2059 جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2176 جناب محمد ارشد چودھری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ملک محمد احمد خان کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 2194 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ: موضع امیر اتیجیکا تحصیل دیپالپور

کے قریب بی ایس لنک کی پل کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

* 2194: ملک محمد احمد خان: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع امیر اتیجیکا تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے قریب بی ایس لنک کی پل بہت پرانی ہے اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پل بہت تنگ ہے اور ٹرانسپورٹ کی ضروریات پوری کرنے کے قابل نہ ہے؟
(ج) کیا حکومت مذکورہ بالا پل کی کشادگی اور اس کی تعمیر نو کے لئے تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

- (الف) یہ درست ہے کہ بصیر پور سے موضع امیر اتیجیکا تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی طرف جانے والی سڑک پر بی ایس لنک (1) کی RD.261+879 پر پل بہت پرانا ہے اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اس پل کی repair کا کام اس سال کے 2019-20 کے ورک پلان میں شامل ہے اور اس کو اسی سال repair کر دیا جائے گا۔

(ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ پل علاقے کی بڑھتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے تنگ ہے۔ تاہم مذکورہ پل D.R Bridge ہے اور اس کی چوڑائی 14 فٹ ہے۔ اس کی چوڑائی کو بڑھانے کے لئے نیا پل تعمیر کرنا پڑے گا۔

(ج) فی الحال اس کی کشادگی زیر غور نہ ہے لیکن اس کی repair کا کام اسی سال مکمل کر دیا جائے گا۔ پل کی چوڑائی بڑھانے کے لئے نیا پل تعمیر ہونا ضروری ہے جو کہ M&R فنڈز سے تعمیر ہونا ممکن نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میرا اس میں ایک ضمنی سوال ہے، براہ مہربانی کیا منسٹر صاحب بتا سکیں گے کہ اگر اس میں کوئی فنڈز رکھے گئے ہیں تو وہ کب تک utilize ہو جائیں گے اور اگر رکھے گئے ہیں تو کتنے رکھے گئے اگر اس کی ٹریفک کی need کو دیکھنا چاہتے ہیں تو پھر یہ چھوٹا bridge ہے تو کیا اس کی expansion کا بھی کچھ کیا جاسکتا ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! شاید ان کی آواز eco ہو رہی ہے۔

I couldn't quit understand what he was saying, Sir?

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! سوال کے جواب میں کہا گیا ہے کہ اس کی M&R میں اس پل کی مرمت کر دی جائے گی اور ساتھ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ پل چھوٹا پل ہے تو میری معزز منسٹر سے request ہے کہ اگر کوئی فنڈز رکھے گئے ہیں تو kindly وہ بتادیں اور کام کب تک مکمل ہو جائے گا یا ٹریفک کے count کو دیکھتے ہوئے اس کی expansion کی جاسکتی ہے اگر یہ possible ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! یہ M&R کے وسائل سے زیادہ بڑا کام ہے تو اس کو ADP میں شامل کر کے اس کو رکھنے کے لئے بالکل غور کیا جاسکتا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

اوکاڑہ میں نہروں اور راجباہوں کی صفائی سے متعلقہ تفصیلات

*1279: جناب منیب الحق: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چھ ماہ کے دوران ضلع اوکاڑہ میں نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی کا کام کیا گیا ہے ان نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی کے لئے کون کون سی مشینری استعمال ہوئی اور اس پر کتنے اخراجات آئے، انہار اور راجباہ وار تفصیل بتائیں؟

(ب) مذکورہ علاقہ میں جن نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی نہیں ہوئی ان کی صفائی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ علاقہ کی بقایا نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ انہار کی تین کینال ڈویژن آتی ہیں۔ جو درج ذیل ہیں:

1. اوکاڑہ کینال ڈویژن (LBDCIP)

2. قصور کینال ڈویژن (لاہور زون)

3. خانواہ کینال ڈویژن (لاہور زون)

4. ڈویژن وار بھل صفائی کی تفصیل درج ذیل ہے:

اوکاڑہ کینال ڈویژن پچھلے چھ ماہ کے دوران اوکاڑہ کینال ڈویژن ایل بی ڈی سی میں نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی کا کوئی کام نہ کیا گیا ہے۔ ان نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی کے لئے کوئی مشینری استعمال نہ ہوئی لہذا اس پر کوئی اخراجات نہ آئے۔

قصور کینال ڈویژن مالی سال 19-2018 میں قصور کینال ڈویژن تحصیل دیپالپور کی 14 راجباہوں پر بذریعہ ٹھیکیدار بھل صفائی کا کام کروایا گیا۔ اخراجات اور انہار کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

خانواہ کینال ڈویژن خانواہ کینال ڈویژن میں ضلع اوکاڑہ تحصیل دیپالپور میں 39 راجباہوں کی بھل صفائی کا کام بذریعہ ٹھیکیدار کیا گیا ہے۔ اخراجات اور انہار کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اوکاڑہ کینال ڈویژن کی تمام نہریں اور راجباہوں کی کنکریٹ لائننگ

Rehabilitation and upgradation of channels of Okara Division LBDC کے تحت مکمل ہو چکی ہے۔ نہروں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے بھل صفائی کی فی الحال ضرورت نہ ہے تمام نہریں اپنے ڈیزائن ڈسپارچ کے مطابق چل رہی ہیں۔

قصور کینال ڈویژن قصور ڈویژن ڈی سی سی، قصور کی حد بندی میں واقع حسب ضرورت تمام نہروں کی بھل صفائی کروائی جا چکی ہے۔

خانواہ کینال ڈویژن ضلع اوکاڑہ میں زیادہ تر نہروں کی بھل صفائی ہو چکی ہے۔ بقایا کوئی نہر ایسی نہیں جس کی بھل صفائی کی ضرورت ہو۔

(ج) اوکاڑہ کینال ڈویژن کی تمام نہروں اور راجباہوں کی بھل صفائی کی فی الحال ضرورت نہ ہے اور تمام نہروں اور راجباہوں کی ٹیل ہائے جات اپنے حق کے مطابق پانی دے رہی ہے۔

قصور کینال ڈویژن قصور ڈویژن ڈی سی سی، قصور کی حد بندی میں واقع حسب ضرورت تمام نہروں کی بھل صفائی کروائی جا چکی ہے۔

خانواہ کینال ڈویژن ضلع اوکاڑہ تحصیل دیپالپور میں محکمہ کے خیال میں بقایا نہروں کی بھل صفائی کی فی الحال ضرورت نہ ہے۔

چنیوٹ میں محکمہ کے دفاتر / انہار / مائنز اور منظور شدہ پانی سے متعلقہ تفصیلات

* 1461: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں کون کون سی انہار / راجہ / مائنز ہیں اور ان کا recommended پانی کتنا ہے؟

(ب) ان میں اس وقت کتنا پانی چھوڑا جا رہا ہے؟

(ج) اس ضلع کا منظور شدہ پانی کتنا ہے اور یہ کس تناسب / طریق کار کے تحت منظور کیا گیا تھا؟

(د) اس ضلع میں محکمہ ہذا کے کون کون سے دفاتر کہاں کہاں قائم ہیں ان میں کون کون سے فرائض سرانجام دیئے جاتے ہیں؟

(ه) اس ضلع میں کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

(و) اس ضلع میں کون کون سی مشینری چالو حالت میں ہے اور کون کون سی ناکارہ پڑی ہوئی ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ انہار فیصل آباد زون کی دو کینال ڈویژن ہیں جو کہ فیصل آباد کینال ڈویژن اور جھنگ کینال ڈویژن ہیں ان کی نہروں کی تفصیل درج ذیل ہے:

فیصل آباد کینال ڈویژن

نام راجہ	منظور شدہ ڈسچارج (Cs)
چروالا ڈسٹی	21.00
ولائی والا ڈسٹی	24.00
ساروالا مائنز	2.70
جونا والا ڈسٹی	20.12
شیخین مائنز	2.25
چنیوٹ ڈسٹی اینڈ سٹم	158.00

9.50	کوٹ غنی براچی
2.50	رجوہ مانتر
4.00	کوٹ والا مانتر
41.90	کوٹ احمد یار براچی
1.50	کوہ والا مانتر
4.80	کموکا مانتر

جھنگ کینال ڈویژن

نام راجپاہ	منظور شدہ ڈسپانچ (Cs)
بھوانہ براچی	506.00
مندرج ذیل نہریں بھوانہ براچی سے نکلتی ہیں	
لنگرانہ ڈسٹی	2.96
چوٹی ڈسٹی	8.49
ہیو آند ڈسٹی	5.65
فیڈر ڈسٹی	228.22
احمد نگر مانتر	5.05
نہرت پور مانتر	9.58
سلطان پاکھڑ ڈسٹی	208.37
موچیوالا ڈسٹی	5.57
بورپوالا ڈسٹی	5.58

فیصل آباد کینال ڈویژن

نام راجپاہ	منظور شدہ ڈسپانچ (Cs)
مجید والا مانتر	6.31
کوٹ وسال مانتر	15.53
رسالو مانتر	4.70
ٹھٹھہ فتح علی مانتر	3.60
جھانپ مانتر	12.25
سرتنگہ مانتر	3.70
جمال جٹی ڈسٹی	26.29
کاٹگرا ڈسٹی	5.43
واگھ والا ڈسٹی	36.00
جین والا مانتر	6.40

جھنگ کینال ڈویژن

نام راجہ	منظور شدہ ڈسپارچ (Cs)
مستان پور مائنر	4.33
عربی مائنر	6.73
منڈوالی ڈسٹی	19.88
امین پور ڈسٹی	11.15
گوتراں ڈسٹی	38.13
نلا-1 ڈسٹی	16.61
نلا-2 ڈسٹی	17.61

(ب) ان میں اس وقت 857.42 کیوسک پانی چھوڑا جا رہا ہے اور ان نہروں میں پانی کی کمی بیشی Rotational Programme کی وجہ سے ہے۔

(ج)

- i. منظور شدہ پانی 880.34 کیوسک ہے۔
- ii. منظور شدہ شرح پانی = 2.84 اور 1.89 کیوسک فی ہزار ایکڑ ہے۔
- (د) اس ضلع میں محکمہ انہار فیصل آباد کے مندرجہ ذیل دفاتر قائم ہیں اور ان میں مندرجہ ذیل فرائض سرانجام دیئے جاتے ہیں۔

1- دفتر سب ڈویژنل آفیسر امین پور سب ڈویژن (فیصل آباد کینال ڈویژن) امین پور

- i. ریونیو کیسز کی سماعت۔
- ii. عدالتی امور کی تیاری۔
- iii. نہری پانی چوری کی روک تھام کیلئے اقدامات۔
- iv. دیگر سرکاری امور۔

2- دفتر سب ڈویژنل آفیسر چنیوٹ ڈسٹرکٹ سب ڈویژن چنیوٹ۔

- i. چنیوٹ فلڈ بند کی دیکھ بھال۔
- ii. سیم نالوں کی دیکھ بھال۔

(ہ) اس ضلع میں دفتر سب ڈویژنل آفیسر چنیوٹ ڈرینج سب ڈویژن چنیوٹ کی مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں۔

i. ارتھ ورک مسٹری = 1

ii. بیلدار = 1

iii. سب انجینئر = 1

(و) اس ضلع میں دفتر سب ڈویژنل آفیسر چنیوٹ ڈرینج سب ڈویژن چنیوٹ میں ایک ٹریکٹر مع ٹرائی اور ایک ریت بھرنے والی مشین درست حالت میں موجود ہے۔ اس کے علاوہ کوئی ناکارہ مشینری موجود نہ ہے۔

فیصل آباد: محکمہ آبپاشی کے دفاتر، مشینری سے متعلقہ تفصیلات

*1464: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ آبپاشی کے کتنے دفاتر ہیں؟
 (ب) اس ضلع میں کون کون سی انہار / راجباہ / مائنر ہیں؟
 (ج) اس ضلع میں کتنا بجٹ مالی سال 19-2018 میں فراہم کیا گیا ہے؟
 (د) اس ضلع میں محکمہ ہذا کی کتنی مشینری ہے کتنی درست حالت میں اور کتنی ناکارہ پڑی ہوئی ہے؟

(ہ) کیا حکومت ناکارہ مشینری کی فروخت کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) اس ضلع میں کون کون سی اسامیاں محکمہ ہذا میں خالی پڑی ہوئی ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

- (الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ انہار کے کل 30 دفاتر ہیں۔
 (ب) ضلع فیصل آباد میں کل 163 انہار / راجباہ / مائنر ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ج) ضلع فیصل آباد میں محکمہ آبپاشی کو 19-2018 میں کل 1295.75 ملین روپے بجٹ فراہم کیا گیا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:
- i. محکمہ آبپاشی ضلع فیصل آباد کو 19-2018 میں ترقیاتی مد میں 62.744 ملین روپے بجٹ فراہم کیا گیا۔
- ii. محکمہ آبپاشی ضلع فیصل آباد کو 19-2018 میں مرمت و نگہداشت کی مد میں 216.497 ملین روپے بجٹ فراہم کیا گیا۔
- iii. محکمہ آبپاشی ضلع فیصل آباد کو 19-2018 میں تنخواہوں اور الاؤنسز وغیرہ کی مد میں 1016.509 ملین روپے بجٹ فراہم کیا گیا۔
- (د) ضلع فیصل آباد میں 53 مشینیں ہیں جن میں 31 چالو حالت میں ہیں۔ چار مرمت کی وجہ سے بند پڑی ہیں اور 18 ناکارہ حالت میں پڑی ہیں۔
- (ه) محکمہ مجوزہ قوانین کے تحت فروخت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ مزید یہ کہ پانچ ناکارہ مشینوں کی سروے رپورٹ منظور ہو چکی ہے اور ان کی چار دفعہ نیلامی بھی ہوئی ہے۔ مگر بولی مقرر کردہ قیمت سے کم ہونے کی وجہ سے نیلام نہیں ہوئیں اب ان کی دوبارہ نیلامی کرنی ہے۔
- (و) ضلع فیصل آباد میں کل 168 خالی اسامیاں ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع اوکاڑہ کی نہروں کی بھل صفائی سے متعلقہ تفصیلات

*1556: جناب منیب الحق: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع اوکاڑہ کی تمام نہروں کی بھل صفائی کہاں سے لے کر کہاں تک کب کی گئی تھی نہر وار تفصیل بیان کریں؟
- (ب) بھل صفائی میں کون کون سی مشینری استعمال کی گئی، کتنی سرکاری مشینری استعمال کی گئی اور کتنی کرایہ پر لی گئی نیز اس پر کتنے اخراجات پٹرول / ڈیزل وغیرہ کی مد میں کئے گئے تفصیل بیان کریں؟

- (ج) مذکورہ ضلع میں گزشتہ چھ ماہ میں کتنی نہروں / راجباہوں کی بھل صفائی کی گئی ہے اس پر کتنے اخراجات آئے ہر نہر اور راجباہوں کی الگ الگ تفصیل بیان کریں؟
- (د) کیا حکومت مذکورہ ضلع کی تمام نہروں / راجباہوں کی بھل صفائی اور تعمیر و مرمت کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ انہار کی تین کینال ڈویژن اوکاڑہ، قصور اور خانواہ کینال ڈویژن آتی ہیں۔ جن کی بھل صفائی کی تفصیل درج ذیل ہے:

اوکاڑہ کینال ڈویژن: پچھلے پانچ سالوں سے اوکاڑہ کینال ڈویژن LBDC میں نہروں کو بچختہ کئے جانے کا کام بذریعہ پراجیکٹ ڈائریکٹر LBDCIP لاہور جاری ہے جس کی وجہ سے اوکاڑہ کینال ڈویژن میں بھل صفائی کا کوئی کام نہ ہوا ہے اور تمام نہریں ڈیزائن ڈسپارج کے مطابق چل رہی ہیں۔

قصور کینال ڈویژن: مالی سال 19-2018 میں قصور کینال ڈویژن تحصیل دیپالپور کی 14 راجباہوں پر رُرجی نمبر 0 سے ٹیل تک بذریعہ ٹھیکیدار بھل صفائی کا کام کروایا گیا ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

خانواہ کینال ڈویژن: خانواہ کینال ڈویژن ضلع اوکاڑہ میں 39 نہروں کی بھل صفائی کا کام بذریعہ ٹھیکیدار کروایا گیا ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ بذریعہ ٹھیکیدار نہروں پر بھل صفائی کا کام کرواتا ہے۔ بھل صفائی پر سرکاری مشینری نہ استعمال کی گئی ہے لہذا اس مد میں پٹرول اور ڈیزل کے کوئی اخراجات نہ آئے ہیں۔

(ج) گزشتہ چھ ماہ میں قصور کینال ڈویژن میں 14 راجباہ کی بھل صفائی کا کام کروایا گیا ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

خانواہ ڈویژن ضلع اوکاڑہ میں 39 نہروں کی بھل صفائی کی گئی ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (د) اوکاڑہ کینال ڈویژن کی تمام نہریں اور راجباہوں جن میں ڈسپارچ 50 کیوسک اور اس سے کم ہے کی کنکریٹ لائینگ Rehabilitation and upgradation of channels of Okara Division LBDC کے تحت تقریباً مکمل ہو چکی ہے۔ نہروں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے بھل صفائی کی ضرورت نہ ہے اور تمام نہریں اپنے ڈیزائن ڈسپارچ کے مطابق چل رہی ہیں۔
- قصور کینال ڈویژن تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی 14 راجباہوں کی بھل صفائی کا کام مکمل ہو چکا ہے۔
- خانواہ ڈویژن میں تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں زیادہ تر نہروں کی بھل صفائی ضرورت / فنڈز کی دستیابی کے مطابق ہو چکی ہے۔

اوکاڑہ میں نہروں کی دیکھ بھال کے لئے ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1560: چودھری افتخار حسین چھپھر: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع اوکاڑہ میں نہروں / راجباہوں کی دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں تفصیل فراہم کریں؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ طاہر کوٹھی محکمہ انہار کا بنگلہ ہے اس کا کل رقبہ کتنا ہے کتنا رقبہ پر بلڈنگ اور کتنا رقبہ خالی پڑا ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کی بلڈنگ خستہ حال ہو چکی ہے کیا حکومت مذکورہ بلڈنگ کو پرانے سٹرکچر پر بحال کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟
- (د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس بنگلہ میں سکول، ڈسپنسری، اور ریست ہاؤس تھا باؤنڈری وال بھی تھی یہ سب کچھ ختم ہو چکا ہے حکومت نے ریست ہاؤس کی تعمیر و مرمت اور تزئین و آرائش کے لئے سال 19-2018 میں کتنا بجٹ مختص کیا ہے؟
- (ه) کیا حکومت اس ضلع میں نہروں کی دیکھ بھال کرنے والے ملازمین کی تعداد بڑھانے اور بنگلہ مذکورہ کو اپنی اصل حالت میں لانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) ضلع اوکاڑہ میں محکمہ انہار کی تین کینال ڈویژن آتی ہیں۔ جن میں نہروں / راجباہوں کی دیکھ بھال کے لئے ملازمین کی تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے:

1-	اوکاڑہ کینال ڈویژن (LBDCIP)	تعداد ملازمین	137	تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
2-	خانواہ کینال ڈویژن (لاہور ڈون)	تعداد ملازمین	175	تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
3-	قصور کینال ڈویژن (لاہور ڈون)	تعداد ملازمین	10	بیلدر
		ٹوٹل	322	

(ب) جی، ہاں! طاہر ریست ہاؤس محکمہ انہار کا بنگلہ ہے۔ اس کا کل رقبہ 15 ایکڑ، بلڈنگ 0.5 ایکڑ اور 14.5 ایکڑ ملحقہ خالی رقبہ ہے۔ جس میں فیلڈ سٹاف کے کوارٹر بھی شامل ہیں۔

(ج) طاہر ریست ہاؤس کی بلڈنگ پرانی ہے لیکن قابل استعمال ہے۔ مزید فنڈز ملنے کی صورت میں بحالی ممکن ہے۔

(د) طاہر ریست ہاؤس میں محکمہ ایجوکیشن کے زیر سایہ سکول موجود ہے اور اس میں تدریس کا عمل جاری ہے۔ ڈسپنری عرصہ دراز سے محکمہ صحت نے بند کر دی ہے۔ ریست ہاؤس کی فرنٹ سائیڈ پر باؤنڈری وال موجود ہے باقی سائیڈوں پر قابل مرمت / تعمیر کی ضرورت ہے۔ 19-2018 میں مذکورہ بنگلہ کی مد میں کوئی بجٹ نہیں دیا گیا ہے۔

(ه) نہروں کی دیکھ بھال کے لئے ملازمین کی تعداد گورنمنٹ کی پالیسی / sanction کے مطابق ہے۔ خالی اسامیوں پر بھرتی کی ضرورت ہے۔ تاہم ایسا حکومت کی جانب سے ہدایت پر ممکن ہے۔ بنگلہ مذکورہ کو اپنی اصلی حالت میں لانے کے لئے خصوصی فنڈز درکار ہیں جو کہ عمومی M&R گرانٹ میں ممکن نہیں ہے۔

وہاڑی: پی پی۔ 229 میں راجباہ کو پختہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

* 1608: جناب محمد یوسف: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل بورے والا، ضلع وہاڑی راجباہ 3L3/3R, 4L/3L, L/3 کو پی ایس ڈی پی کے تحت 2015 میں شروع کیا گیا؟

(ب) پی پی-229 دہاڑی میں پی ایس ڈی کے تحت کتنے راجباہ کو پختہ کیا گیا ہے اور کتنے نامکمل ہیں ان کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مندرجہ بالا سکیم ابھی تک نامکمل ہے نیز اس حلقہ میں کتنے راجباہ پختہ ہیں اور کتنے ابھی تک نامکمل ہیں اس کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا حکومت اس منصوبہ کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) یہ درست ہے کہ درج ذیل راجباہ ہائے کومالی سال 16-2015 میں مختلف ٹھیکیداران کو پختہ لائننگ Under PSDP کا کام Award کیا گیا۔ جس پر ٹھیکیداران نے دستیاب فنڈز کے مطابق راجباہ ہائے کو پختہ کرنے کا کام کیا۔ جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

i. راجباہ L/3L3 جس کی لمبائی 5.28KM ہے۔ جس کی کل تخمینہ لاگت 19.812 ملین روپے تھی۔ مالی سال 16-2015 میں 2 ملین روپے اور 17-2016 میں 3.8 ملین روپے بجٹ ریلیز ہوا جس میں سے 2 کلومیٹر کام مالی سال 17-2016 تک مکمل کیا گیا۔ اس کے بعد کوئی فنڈ نہ دیا گیا۔ موجودہ حکومت نے مالی سال 19-2018 میں 10.014 ملین روپے فنڈز ریلیز کئے تھے۔ جس سے مالی سال 19-2018 میں 70 فیصد کام مکمل ہو گیا ہے۔ بقیہ کام مکمل کرنے کے لئے 7.555 ملین روپے فنڈز درکار ہیں۔

ii. راجباہ L/3L4 جس کی ٹوٹل لمبائی 5.29 کلومیٹر ہے اس سکیم کے لئے کل تخمینہ لاگت 19.955 ملین روپے تھی۔ مالی سال 16-2015 میں 2.00 ملین اور 17-2016 میں 4.00 ملین بجٹ ریلیز ہوا اور جس کے تحت 1.90 کلومیٹر کام مالی سال 17-2016 تک مکمل ہوا اس کے بعد کوئی فنڈ نہ دیا گیا موجودہ حکومت نے مالی سال 19-2018 میں 3.0 ملین فنڈز ریلیز کئے تھے۔ جن سے تقریباً 60 فیصد کام مکمل ہو گیا ہے۔ بقیہ کام مکمل کرنے کے لئے 10.361 ملین فنڈز درکار ہیں۔

iii. $L/3R/3L1$ جس کی ٹوٹل لمبائی 3.82 کلو میٹر ہے جس کی کل تخمینہ لاگت 12.21 ملین روپے تھی مالی سال 16-2015 میں 2 ملین بجٹ ریلیز ہوا جس کے تحت 10 فیصد کام مکمل ہوا۔ اس کے بعد کوئی فنڈ نہ دیا گیا۔ موجودہ حکومت نے مالی سال 19-2018 کے آخری عشرہ میں 4.0 ملین روپے فنڈز ریلیز کئے تھے لیکن موقع پر کام شروع نہ ہو سکا کیونکہ کام پچھلے دو سال (17-2016 & 18-2017) سے زائد عرصہ سے فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے بند تھا ٹھیکیدار کہیں اور کاموں میں مصروف تھا بار بار نوٹس لکھنے کے باوجود کام موقع پر شروع نہ ہو سکا اگر موجودہ مالی سال میں فنڈ جاری کر دیئے گئے تو کام مکمل ہو جائے گا۔ سکیم مکمل کرنے کے لئے 10.211 ملین روپے فنڈز درکار ہیں۔

(ب) صوبائی حلقہ پی پی 229 میں 10 راجباہ ہائے کو PSDP کے تحت پختہ کرنے کا ٹھیکہ ہوا جن میں سے آٹھ پر کام مکمل ہو گیا ہے جبکہ بقیہ دو پر کام ابھی تک نامکمل ہے۔ نامکمل راجباہ ہائے فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے نامکمل ہیں۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ سکیم راجباہ ہائے 2-AR اور 4-L پی پی 229 ابھی تک نامکمل ہیں کیونکہ سابقہ مالی سالوں میں ان سکیم ہائے کا کام مکمل کرنے کے لئے فنڈز نہ مل سکے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) محکمہ ان منصوبہ جات کو مکمل کرنا چاہتا ہے۔ جس کا دار و مدار فنڈز پر ہے جو ابھی فنڈز مہیا ہو جائیں گے بقیہ کام مکمل کر دیئے جائیں گے۔

گوجرانوالہ ڈویژن میں آلودہ پانی سے

مضر صحت فصلوں کی کاشت روکنے کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*1830: چودھری اشرف علی: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ سمیت ڈویژن کے دیگر شہروں، قصبوں اور دیہاتوں کا استعمال شدہ اور فیکٹریوں کا کیمیکل ملا 25 ہزار کیوسک پانی سیوریج پائپ لائنوں سے ہو

- کر قلعہ میاں سنگھ منڈیالہ میر شکاراں فرانسس آباد سمیت مختلف ڈریز اور نالوں میں پھینکا جاتا ہے جس سے ہزاروں ایکڑ رقبہ پر کھڑی فصلوں کو سیراب کیا جا رہا ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ڈویژن بھر میں بعض دیگر مقامات پر بھی کیمیکل ملے پانی کا نکاس اپر چناب نہر، راجپاہوں اور دریاؤں میں کر دیا گیا ہے جس کی وجہ سے آبی ذخائر آلودہ ہو رہے ہیں؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ زرعی ماہرین کے مطابق گھروں اور فیکٹریوں کے استعمال شدہ پانی سے سیراب ہونے والی زمین جلد بنجر ہو جاتی ہے اور اس میں کاشت کی گئی فصلیں مضر صحت ہوتی ہیں؟
- (د) اگر جزائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت آبی ذخائر کو آلودگی سے بچانے، زرخیز زمین کو بنجر ہونے سے بچانے اور مضر صحت فصلوں کی کاشت روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہی ہے تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

- (الف) گندے پانی کا نکاس نالوں اور ڈریز میں ہی ہوتا ہے۔ تاہم اس کی ٹریٹمنٹ ہونی چاہئے جس کی ذمہ داری محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (واسا) اور محکمہ تحفظ ماحول کی ہے۔ مزید برآں محکمہ انہار نالوں اور ڈریزوں کا پانی فصلوں کی سیرابی کے لئے نہیں دیتا۔ اس پانی سے فصلوں کی کاشت محکمہ انہار کی ذمہ داری نہیں۔ یہ محکمہ زراعت اور محکمہ تحفظ ماحول سے متعلقہ ہے۔
- (ب) نہروں سمیت آبی ذخائر میں گندے پانی کا نکاس ممنوع ہے۔ جسے روکنے کے لئے محکمہ انہار اپنے تئیں کارروائی کرتا ہے۔ جس میں پولیس رپورٹ، محکمہ تحفظ ماحول اور سول ایڈمنسٹریشن سے رابطہ برائے ضروری کارروائی شامل ہیں۔ تاہم دریاؤں میں گندے پانی کا نکاس متعلقہ محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ (واسا) اور محکمہ تحفظ ماحول ہے۔
- (ج) یہ محکمہ زراعت اور محکمہ تحفظ ماحول سے متعلقہ ہے۔

(د) آبی ذخائر کو آلودگی سے بچانے کا جواب جز (ب) میں موجود ہے۔ زمین کو بخر ہونے سے بچانا اور مضر صحت فصلوں کی کاشت کو روکنا، محکمہ زراعت سے متعلقہ ہے۔

اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے ملازمین کی تعداد اور بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*1896: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ لاہور کا سال 18-2017 اور 19-2018 کا بجٹ سال وار اور مدوار بتائیں؟

(ب) اس انسٹیٹیوٹ میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں۔ ان کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ج) اس انسٹیٹیوٹ نے ان دو سالوں کے دوران صوبہ کی کس نہر کی کشادگی اور پانی میں اضافہ کے لئے study کی؟

(د) اس انسٹیٹیوٹ نے ان دو سالوں کے دوران صوبہ کے کس کس دریا اور ندی نالے میں سیلاب کی روک تھام کے لئے study کی؟

(ه) اس انسٹیٹیوٹ نے ان نہروں پر study کے لئے کن کن محکموں کے ملازمین کی خدمات حاصل کیں اور ان کو کتنی رقم ادا کی؟

(و) کیا حکومت اس ادارہ کا سپیشل آڈٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ، لاہور کا سال 18-2017 اور 19-2018 کے بجٹ کی سال وار اور مدوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ملازمین کی عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) انسٹیٹیوٹ از خود کوئی سٹڈی نہ کرتا ہے جب تک اُس کو تفویض نہ کی جائے۔ سال

18-2017 اور سال 19-2018 میں انسٹیٹیوٹ کو بابت نہر کی کشادگی اور پانی کے

اضافے کے بارے میں کوئی کام تفویض نہ ہوا ہے۔

- (د) سال 18-2017 اور 19-2018 میں 27 سٹڈیز کی گئیں۔ ان دریاؤں اور نالوں پر کی گئی ماڈل سٹڈیز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ه) جیسا کہ درج بالا سوال کے جزء (ج) کے جواب میں بتایا ہے کہ اس انسٹیٹیوٹ نے مذکورہ بالا عرصہ میں کسی بھی نہر کی سٹڈی نہ کی ہے اور نہ ہی کسی دوسرے محکمہ کے ملازمین کی خدمات حاصل کی ہیں۔
- (و) اریگیشن ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے سالانہ بجٹ کا ہر سال آڈٹ ہوتا ہے اور حال ہی میں مورخہ 17.05.2019 کو آڈٹ اینڈ ورکس ڈیپارٹمنٹ آڈٹ کر چکا ہے۔ مذکورہ عرصہ میں اس ادارے کے پاس نہ کوئی سپیشل پراجیکٹ ہے اور نہ ہی کوئی بیرونی امداد سے کام سرانجام پا رہا ہے لہذا سپیشل آڈٹ اس ادارے کی حد تک جتا بھی نہیں اور نہ ہی ضروری ہے۔

ضلع ساہیوال کے مختلف چلوک میں محکمہ آبپاشی نے جی ڈی

ڈسٹری بیوٹرز کمپنی سے لائینگ کرانے کی مد میں اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*2059: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) محکمہ اریگیشن نے R,5L,4R,9L,1L/9L,2L/9L5 بھونی جی ڈی ڈسٹری بیوٹریز کی لائینگ پر کتنے اخراجات آئے تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ نہروں، راجباہوں، مائنرز و ڈسٹری بیوٹرز کی لائینگ اپنی مقررہ میعاد سے پہلے ہی ٹوٹ چکی ہیں اور اسکی تعمیر کروانے والی ٹیم اور نیس پاک کی کارکردگی تسلی بخش نہ رہی ہے جو ناقص کام ہونے کی بنیادی وجہ ہے؟
- (ج) درج بالا لائینگ کرنے والی کون کون سی کمپنیز ہیں نیز ان کی کیا کیا ذمہ داری تھی اور ان کی کتنی کتنی سکیورٹیز محکمہ کے پاس جمع ہے مزید ناقص کام کرنے والی کمپنیز کے خلاف حکومت نے کیا کارروائی کی ہے مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) ایشین بینک کے تعاون سے محکمہ آبپاشی نے لوئر باری دو آب کینال امپروومنٹ پراجیکٹ کے تحت درج ذیل چینلز کی لائننگ کا کام کروایا تھا جس پر اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نمبر شمار	چینلز کا نام	خرچ کردہ رقم
1	L-9L2	91,246,620/- روپے
2	L-9L1	96,098,980/- روپے
3	L9	84,180,478/- روپے
4	R4	44,530,631/- روپے
5	L5	93,353,007/- روپے
6	R5	31,200,741.00 روپے
7	R5 بھوانی	73,191,191.00 روپے
8	گوگیرہ ڈسٹری	48,206,638.00 روپے

(ب) یہ درست نہیں ہے کہ مذکورہ چینلز پر کی گئی لائننگ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ بلکہ یہ تمام چینلز لائننگ کے کام کے بعد کامیابی کے ساتھ کسانوں کو نہری پانی مہیا کر رہی ہیں۔ لائننگ و دیگر کاموں کی باقاعدہ نگرانی بذریعہ کنسلٹنٹ (نیس پاک) کی جاتی رہی ہے اور کام کے دوران نقص دور کروائے جاتے ہیں لہذا نیس پاک کی کارکردگی تسلی بخش ہے۔

(ج) میسرز ایس کے بی نے گوگیرہ ڈسٹری بیوٹری اور 5R بھوانی کا کام اور باقی نہروں کا کام میسرز (NEIE-LAC) نے سرانجام دیا ہے اور گورنمنٹ کے پاس مکمل کنٹریکٹ میں میسرز ایس کے بی کی بطور سکیورٹی پر فارمنس گارنٹی کی مد میں 489,112,074 روپے اور ریٹینشن کی رقم میں 201,585,963 روپے جمع ہیں۔ اسی طرح میسرز (NEIE-LAC) کی بطور سکیورٹی پر فارمنس گارنٹی کی مد میں 505,760,405 روپے اور ریٹینشن کی رقم میں 298,478,052 روپے جمع ہیں اور کام کو ہر طرح مکمل اور مطمئن ہونے پر یہ رقم واپس کی جاتی ہے۔ کام کرنے والے کنٹریکٹر کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی گئی کیونکہ اس کے مکمل کردہ کام میں کسی قسم کے نقص نہ پائے گئے۔

گجرات: پی پی۔ 34 تحصیل سرائے عالمگیر نہر پر جہلم

کے پلوں کے اطراف میں حفاظتی جنگل لگائے جانے سے متعلقہ تفصیلات

*2176: جناب محمد ارشد چودھری: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔ 34 تحصیل سرائے عالمگیر (گجرات) میں نہر پر جہلم کے دونوں اطراف متعدد دیہات آباد ہیں اور ان دیہاتوں کے عوام اور بالخصوص ان دیہاتوں میں قائم بوانزو گرلز سکولوں کے بچے اور بچیاں روزانہ نہر پر جہلم کے پلوں پر سے گزرتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ تمام پلوں کی سالانہ مرمت اور مناسب دیکھ بھال نہ ہونے کی وجہ سے ان کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ اور جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ متذکرہ پلوں کے دونوں اطراف حفاظتی جنگل / دیواریں ٹوٹ پھوٹ جانے کی وجہ سے نہر میں گرنے کے متعدد واقعات رونما ہو چکے ہیں؟

(د) اگر جزائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان تمام پلوں کے دونوں اطراف نئے حفاظتی جنگل لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) یہ درست ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ تمام پل درست حالت میں ہیں۔ چند ایک پل کی سائیڈ ریلنگ نہ ہیں۔ جس کی جگہ پکے parapit کنکریٹ کے بنادیئے گئے ہیں۔

(ج) درست نہ ہے۔ سائیڈ جنگل کی جگہ پکے parapit بنادیئے گئے ہیں۔

(د) جو سائیڈ کی ریلنگ مسنگ تھیں۔ ان کی جگہ پکے parapit بنادیئے گئے ہیں۔ چند ایک باقی ہیں جن کی تکمیل فنڈز آنے کے بعد فوری طور پر کر دی جائے گی۔

میانوالی: عمر خان راجباہ کو اپ گریڈ کر کے

نہر بنانے کے منصوبہ کی تکمیل اور مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*2225: جناب محمد فیصل خان نیازی: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ عمر خان راجباہ میانوالی جو کہ خیبر پختونخوا کی حدود سے دریائے کرم سے نکلتا ہے اس کو اپ گریڈ کر کے نہر بنانے کا منصوبہ سابقہ دور میں منظور ہوا تھا اور اس کے لئے بجٹ میں رقم بھی مختص کی گئی تھی؟

(ب) اس منصوبہ کی منظوری کب ہوئی تھی اور اس کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی؟

(ج) اس منصوبہ پر کتنی رقم خرچ ہوئی ہے، کتنا کام ہوا ہے اور کتنا بچا ہوا ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبہ پر کام روک دیا گیا ہے اور اس منصوبہ کے لئے مالی سال 19-2018 میں رقم بھی مختص نہ کی گئی ہے؟

(ه) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس منصوبہ کے مکمل ہونے سے میانوالی کی ہزاروں ایکڑ زمین سیراب ہونی تھی؟

(و) کیا حکومت اس منصوبہ کو جلد از جلد مکمل کرنے کے لئے فنڈز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد حسن لغاری):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ عمر خان راجباہ دریائے کرم سے صوبہ پنجاب کی حدود میں تعمیر کر کے تحصیل عیسیٰ خیل ضلع میانوالی کو سالانہ بنیادوں پر نہری پانی مہیا کرنے کا منصوبہ سال 18-2017 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں سیریل نمبر 8208 پر شامل تھا اور اس کے لئے بجٹ میں 220 ملین روپے کی رقم مالی سال 18-2017 میں مختص کی گئی تھی۔

(ب) اس منصوبہ کی منظوری سال 18-2017 میں نہ ہوئی تھی، صرف غیر منظور شدہ منصوبہ کے طور پر سالانہ ترقیاتی پروگرام میں یہ منصوبہ شامل تھا اور 220 ملین کی رقم مختص کی گئی تھی۔

- (ج) اس منصوبہ میں نہر کی تعمیر پر کوئی رقم خرچ ہوئی اور نہ ہی کام ہوا۔
- (د) مالی سال 2018-19 میں سالانہ ترقیاتی پروگرام میں اس منصوبہ کو شامل کیا گیا تھا اور نہ ہی کوئی رقم مختص کی گئی تھی۔
- (ه) یہ درست ہے۔
- (و) حکومت پاکستان نے عمر خان کینال کی اپ گریڈیشن اور تعمیر کرنے کا منصوبہ سال 2019-20 ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا ہے جس کا سیریل نمبر 993 اور مالیت 10- ارب روپے ہے۔ اس منصوبہ کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کے لئے تجویز کردہ دریائے کرم پر بیراج کی ماڈل سٹڈی جاری ہے۔ ماڈل سٹڈی کی تکمیل کے بعد PC-1 مرتب ہو کر D&P بورڈ میں منظوری کے لئے بھیجوا یا جائے گا۔

صوبائی واٹر پالیسی اور پانی کو بہتر استعمال کرنے کے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*2359: محترمہ مہوش سلطانیہ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) پاکستان کو شدید پانی کی قلت کا سامنا ہے ہماری صوبائی واٹر پالیسی کیا ہے؟
- (ب) صوبہ میں پانی کے بہتر استعمال کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟
- (ج) ڈیمز اور سال ڈیمز کے علاوہ اگر کوئی پانی بچانے کی پالیسی ہے تو بتائی جائے اگر نہیں تو حکومت اس پر قانون سازی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟
- (د) چکوال میں کتنے ڈیمز ہیں اور کتنے ڈیمز کی feasibility بتائی گئی ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

- (الف) محکمہ آبپاشی پنجاب نے پالیسی اور قانون سازی کے ضمن میں اہم اقدامات اٹھائے ہیں۔ محکمہ آبپاشی نے پنجاب واٹر پالیسی تیار کی جس کی 29- دسمبر 2018 کو صوبائی کابینہ نے باقاعدہ منظوری دی۔ پنجاب واٹر پالیسی کا بنیادی مقصد صوبے میں پانی کے ذرائع (زمینی اور زیر زمین اور نکاسی آب) کا انتظام و انصرام اور تخصیص کو حکومت پنجاب کے لئے واضح سمت دینا ہے تاکہ صوبہ بھر میں پائیدار بنیادوں پر پانی کو استعمال کرنے والے تمام ذیلی شعبہ جات (گھریلو، صنعتی، کمرشل یا ماحول) کی ذمہ داریوں کا تعین کرنے کے ساتھ

ساتھ صوبہ بھر کے تمام علاقوں کے لئے indus basin میں موجود نہری نظام اور اس سے باہر کے علاقے کو برابری کی سطح پر پانی کا انتظام و انصرام اور تقسیم کا تعین کرنا ہے۔ مخصوص مقاصد درج ذیل ہیں:

- پانی کے موجودہ دستیاب ذرائع کو بڑھانا: چھوٹے بڑے ڈیموں کی تعمیر، سیلابی پانی کا صحیح استعمال، پانی کے استعمال کے مختلف شعبہ جات کے درمیان پانی کی دوبارہ تخصیص اور گندے پانی کو دوبارہ قابل استعمال بنانا۔
- زیر زمین پانی کے بے دریغ استعمال کا بہتر انتظام و انصرام۔
- زمینی اور زیر زمین پانی کے ذخائر کو آلودگی اور زہریلے مواد سے بچانا اور اس کی کوالٹی کو بہتر بنانا۔
- موسمیاتی تبدیلی کے موافق سیلاب اور قحط سالی کے اثرات سے بچنا۔
- پانی کی طلب کا موثر طریقے سے انتظام اور اس غرض سے ذخائر کا تحفظ، موثر آبپاشی کی ترویج، پانی کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ، فصلوں کی کاشت کی بہتر منصوبہ بندی، پانی اور خوراک کے مسائل کا بہتر حل اور آبادی میں اضافہ پر قابو پانا۔
- Integrated Water Resource Management اپروچ اپناتے ہوئے، کسانوں اور دیگر لوگوں کی شمولیت اور اداروں کی اصلاح سے پانی کے انتظام و انصرام کو بہتر کرنا۔
- معاشی پائیداری کی یقین دہانی۔ مناسب قیمت پر نہری پانی کی دستیابی، اریگیشن سٹرکچر کی تعمیر و مرمت اور بحالی کے نئے منصوبوں کے لئے منصوبہ سازی کرنا۔
- صوبوں کے باہر پانی کی تقسیم کے مسائل اور متنازعہ معاملات کو بات چیت کے ذریعے کم کرنا۔
- GIS ٹیکنالوجی کو استعمال کرتے ہوئے پانی سے متعلقہ امور کا ڈیٹا بنانا۔

(ب) محکمہ آبپاشی پنجاب نے صوبہ بھر میں پانی کے بہترین استعمال کے لئے درج ذیل اقدامات اٹھائے ہیں۔

بیراجز کی ترقی و بحالی

دریائے چناب پر واقع تریہوں اور چنجد بیراجز کی اپ گریڈیشن 16-ارب 80 کروڑ کی لاگت سے ایشیائی ترقیاتی بینک کی معاونت سے جاری ہے۔ اس منصوبے کی تکمیل سے دونوں بیراجز آئندہ سو سال کی مدت کے لئے محفوظ ہو جائیں گے اور آبپاشی کی بہتر سہولیات فراہم کر سکیں گے۔ تریہوں بیراج کی استعداد کار 6 لاکھ 45 ہزار کیوسک سے بڑھ کر 8 لاکھ 75 ہزار کیوسک ہو جائے گی اور اس سے 13 لاکھ 60 ہزار ایکڑ اراضی سیراب ہوگی جبکہ چنجد بیراج کی استعداد کار 7 لاکھ کیوسک سے بڑھ کر 8 لاکھ 70 ہزار کیوسک ہو جائے گی اور اس سے مجموعی طور پر 15 لاکھ 40 ہزار ایکڑ اراضی سیراب ہوگی۔

دریائے ستلج پر واقع اسلام پیراج کی بحالی کا منصوبہ ایشیائی ترقیاتی بینک کی معاونت سے 3- ارب 27 کروڑ اور 90 لاکھ روپے کی لاگت سے مکمل کیا جائے گا۔ اس منصوبہ کی تکمیل سے اسلام پیراج کی استعداد کار 3 لاکھ کیوسک سے بڑھ کر 3 لاکھ 32 ہزار کیوسک ہو جائے گی اور اس سے 10 لاکھ ایکڑ اراضی سیراب ہوگی۔

جلاپور کینال پراجیکٹ

جلاپور کینال کا منصوبہ 32- ارب 72 کروڑ اور 10 لاکھ روپے کی لاگت سے شروع کیا چکا ہے۔ 110 میل لمبی یہ نہر دریائے جہلم کے دائیں کنارے سے نکلے گی جس کی مجموعی استعداد کار 1350 کیوسک ہوگی۔ اس نہر کے باعث ایک لاکھ 60 ہزار ایکڑ قابل کاشت اراضی سیراب ہوگی جس سے علاقے میں زرعی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہو گا۔ اس منصوبہ سے مجموعی طور جہلم اور خوشاب کے اضلاع میں 80 دیہات کے 2 لاکھ 25 ہزار افراد کو معاشی فوائد حاصل ہوں گے۔

گریٹر تھل کینال چوبارہ برانچ پراجیکٹ

تھل کی صحرائی زمینوں کو سیراب کرنے کے لئے گریٹر تھل کینال فیئر II- چوبارہ برانچ کا منصوبہ شروع کیا جا چکا ہے، اس منصوبہ کے تحت چوبارہ برانچ اور اس کی ضمنی نہریں تعمیر کی جائیں گی جن کی کل لمبائی 278 میل ہوگی اور مجموعی لاگت 9- ارب 70 کروڑ روپے ہوگی۔ یہ منصوبہ 2 لاکھ 94 ہزار اور 110 ایکڑ اراضی کو سیراب کرے گا۔

نہروں کی اپ گریڈیشن اور بحالی

تریموں سدھنائی لنک کینال کا منصوبہ 2- ارب 44 کروڑ اور 50 لاکھ روپے کی لاگت سے جاری ہے۔

ایس ایم بی لنک کینال کی بحالی اور میلسی ساکن کی استعداد کار میں اضافے کا منصوبہ 4- ارب 3 کروڑ اور 40 لاکھ روپے کی لاگت سے جاری ہے۔ احمد پور برانچ کی بحالی کی منصوبہ ایک ارب 76 کروڑ اور 20 لاکھ روپے کی لاگت سے جاری ہے۔ ایٹرن صادقہ کینال کی بحالی کا منصوبہ 95 کروڑ 80 لاکھ روپے کی لاگت سے جاری ہے۔

نہروں کی چٹنگی

3- ارب 50 کروڑ روپے کی لاگت سے 450 میل لمبی منتخب نہروں کی چٹنگی کا فیئر III- منصوبہ جاری ہے۔ 6- ارب روپے کی لاگت سے 600 میل لمبی منتخب نہروں کی چٹنگی کا فیئر IV- منصوبہ تیار کر لیا گیا ہے۔

کسان package کے تحت 6- ارب روپے کی لاگت سے 680 میل لمبی منتخب نہروں کی ٹیل ریچر بہتری کا منصوبہ تیار کر لیا گیا ہے۔

نہروں کی بھل صفائی

صوبہ بھر میں ہر سال تقریباً 600 نہروں میں پانی کی بلار کاوت ترسیل جاری رکھنے کے لئے بھل صفائی کی جاتی ہے۔

چھوٹے ڈیموں کی تعمیر

محکمہ آبپاشی پنجاب پوٹھوہار ریجن کے چار اضلاع (انک، راولپنڈی، جہلم اور چکوال) میں چھوٹے ڈیموں کی تعمیر و مرمت کا ذمہ دار ہے۔ اب تک 56 چھوٹے ڈیم مکمل ہو چکے ہیں۔ 13 چھوٹے ڈیموں کی تعمیر 2022 تک مکمل ہو جائے گی۔ جن کی پانی جمع کرنے کی استعداد کار 3 لاکھ 72 ہزار ایکڑ فٹ ہو جائے گی۔

سات نئے چھوٹے ڈیم بنانے کی منصوبہ بندی پر کام جاری ہے۔ جن میں تقریباً 68,725 ایکڑ فٹ پانی جمع کیا جاسکے گا۔

5- ارب 65 کروڑ اور 50 روپے کی لاگت سے گھیر ڈیم منصوبہ کا آغاز کر دیا گیا ہے جس سے بارانی علاقوں میں پانی جمع کر کے نہ صرف 15 ہزار ایکڑ زرخیز اراضی کو آبپاشی کے لئے پانی فراہم کیا جائے گا بلکہ ضلع چکوال کی آبادی کو پینے کے لئے پانی بھی مہیا ہو گا۔

ڈوچہ ڈیم کی تعمیر کا منصوبہ تیار کر لیا گیا ہے، اس ڈیم سے راولپنڈی کی آبادی کو 35 ملین گیلن پومپ پینے کا پانی دستیاب ہو گا۔ منصوبہ کی تکمیل کے لئے اراضی خریدی جا رہی ہے اور یہ منصوبہ عرصہ تین سال میں مکمل ہو گا۔

(ج) ڈیمز اور سہل ڈیمز کے علاوہ پانی بچانے کے مختلف ذرائع جیسا کہ کھال کی پختگی، لیزر لینڈ لیولر کا استعمال، furrow & bed اور ڈرپ سپر نکرار یکیشن ہیں جو کہ محکمہ زراعت سے متعلقہ ہیں۔

محکمہ آبپاشی پنجاب نے بھی پالیسی اور قانون سازی کے ذریعے پانی کو بچانے کے سلسلے میں اہم اقدامات کئے ہیں۔ محکمہ آبپاشی نے پنجاب واٹر پالیسی تیار کی جس کی 29- دسمبر 2018 کو صوبائی کابینہ نے باقاعدہ منظوری دی۔ اسی منظور شدہ واٹر پالیسی کی سفارشات کے مطابق صوبے میں پانی کے انتظام و انصرام اور تخصیص کے لئے جامع قانون سازی کی ضرورت ہے۔

علاوہ ازیں زیر زمین پانی کے استعمال کے لئے بھی قوانین مربوط نہیں ہیں جس کے نتیجے میں زیر زمین پانی کی سطح تیزی سے نیچے جا رہی ہے۔ اس سنگین صورتحال کے پیش نظر پنجاب حکومت نے زمینی اور زیر زمین پانی کے استعمال اور نکاسی آب کے لئے جامع قانون سازی کی ہے جس کی صوبائی کابینہ سے بھی منظوری لی جا چکی ہے اور اسے جلد ہی صوبائی اسمبلی میں پیش کر دیا جائے گا۔ اس قانون سازی سے پائیدار بنیادوں پر پانی کے استعمال اور زیر زمین پانی کے ذخیرہ کے تحفظ کی راہ ہموار ہو سکے گی۔

اس کے علاوہ مجوزہ واٹر ایکٹ 2019 کے مقاصد میں صوبے میں واٹر گورننس کو بہتر بنانے، پانی کے حقوق کے تعین، پانی کے انتظام و انصرام کی ذمہ داریوں کا تعین، پانی بچانے کے مختلف ذرائع، پانی کا پائیدار بنیادوں پر استعمال، پانی کے استعمال کی قیمت کا تعین، آبی ذرائع سے پانی کے حصول اور نکاسی آب کے طریق کار اور دیگر متعلقہ امور کے بارے میں تفصیلات شامل ہیں۔

(د) ضلع چکوال میں اکیس سال ڈیمز تکمیل شدہ اور operational ہیں۔ دو سال ڈیمز زیر تعمیر ہیں جبکہ ایک سال ڈیم گھمبیر کی feasibility بنائی جا رہی ہے۔

ضلع رحیم یار خان میں زمینداروں اور کسانوں کے لئے

ٹیل تک پانی کی باہم رسائی کے لئے کئے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*2364: سید عثمان محمود: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان کا نہری نظام انتہائی بُری حالت میں ہے جس وجہ سے کسانوں / زمینداروں کو ٹیل تک پانی نہ پہنچ رہا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ بیشتر انہار کے موگہ جات ٹوٹ چکے ہیں یا توڑ دیئے گئے ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو محکمہ زمینداروں اور کسانوں کے لئے ٹیل تک پانی کی

بروقت فراہمی کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) ضلع رحیم یار خان کانہری نظام پُرانا ہے اس کے باوجود تسلی بخش حالت میں ہے۔ محکمہ انہار کے افسران اور عملہ فیلڈ کی محنت سے ٹیل تک پانی بمطابق حق ڈسچارج پہنچ رہا ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے ان انہار کے موگہ جات بمطابق منظور شدہ ڈیزائن ہیں اور تسلی بخش حالت میں چل رہے ہیں۔ زمینداران / کسان دانستہ طور پر موگہ جات کو توڑ کر اپنے رقبہ کی آبپاشی زائد از حق کرتے ہیں لیکن محکمہ انہار کے افسران اور عملہ فیلڈ دن رات نہروں پر گشت کر کے ٹوٹے ہوئے موگہ جات کو مرمت کرتے ہیں جس کی وجہ سے ٹیلوں تک پانی بمطابق حق ڈسچارج پہنچ رہا ہے۔

(ج) محکمہ انہار کے آفیسران اور عملہ دن رات نہروں پر گشت کرتے ہیں اور ٹیلوں پر پانی پہنچاتے ہیں۔ پانی چوری کرنے والوں کے خلاف زیر دفعہ 70 کینال اینڈ ڈریج ایکٹ کے تحت جرمانہ کیا جاتا ہے اور متعلقہ تھانہ جات میں زیر دفعہ 70/73A کینال اینڈ ڈریج ایکٹ کے تحت ایف آئی آر بھی درج کروائی جاتی ہیں۔ فصل خریف 2019 کے دوران پانی چوری کرنے والوں کے خلاف زیر دفعہ 70 کینال اینڈ ڈریج ایکٹ کے تحت 141 ملزمان کو 957900 روپے جرمانہ کیا گیا ہے اور 1172 قاصران کے خلاف زیر دفعہ 70/73A ترمیم شدہ سال 2016 کے تحت ایف آئی آر درج کروائی گئی ہیں۔

ضلع بہاولنگر: کنال ڈویژن صادقہ فورڈواہ اور ہاکڑہ میں

پانی چوری میں ملوث افسران کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*2410: جناب محمد جمیل: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع بہاولنگر میں واقع کنال ڈویژن صادقہ فورڈواہ اور ہاکڑہ واقع ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان تمام کینال ڈویژن میں پانی چوری کی وارداتیں انتہائی اونچے درجے پر جاری ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان تمام ڈویژن میں سے صادقہ کینال ڈویژن کی انہار فٹج اور گنجانی پر پانی چوری کی بھرمار ہے مگر جات کا نام و نشان تک نہ ہے اور باثر زمیندار پائپ لگا کر پانی حاصل کر رہے ہیں جس کی وجہ سے پانی ٹیل پر نہ پہنچتا ہے اور غریب کاشتکار متاثر ہو رہے ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ڈپٹی کمشنر بہاولنگر نے کمشنر بہاولپور کو بذریعہ لیٹر نمبر DC/RJ/426 CAMP مورخہ 10-10-2018 کو آگاہ کیا کہ اس پانی چوری میں ایس ڈی او سے لے کر XEN اور SE تک سب ملوث ہیں اگر یہ درست ہے تو پھر ان افسران کے خلاف اور پانی چوری روکنے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع بہاولنگر میں ڈویژن صادقہ، فورڈواہ اور ہاکڑہ واقع ہیں۔

(ب) بہاولنگر کینال سرکل کی تمام نہریں فارمر آرگنائزیشن سسٹم کے تحت مارچ 2011 سے 2014 تک تھیں جو کہ اب حکم انتاعی کے تحت فارمر آرگنائزیشن سسٹم کے تحت چل رہی ہیں۔ اس نظام کے تحت تمام تر ذمہ داری برائے پانی چوری پر کنٹرول اور پانی چوروں کے خلاف پرچہ جات کا اندراج فارمر آرگنائزیشن نے کروانا ہوتا ہے لیکن اس ضمن میں فارمر آرگنائزیشن ناکام ہو چکی ہے اور اب گورنمنٹ آف پنجاب لاء اینڈ پارلیمنٹری افیئرز ڈیپارٹمنٹ نے کھال پنچایت آرڈیننس (III of 2019) جاری کر دیا ہے۔ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ اور کھال پنچایت کمیٹیاں مل کر پانی چوری پر کنٹرول حاصل کریں گی۔ صادقہ کینال ڈویژن، ہاکڑہ کینال ڈویژن اور فورڈواہ کینال ڈویژن کی حدود میں زیر زمین پانی کڑوا ہونے اور بارشیں کم ہونے کی وجہ پانی چوری کے وقوعہ جات رونما ہوتے رہتے ہیں۔ پانی چوروں کے خلاف محکمہ کی طرف سے بروقت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے جس کا واضح ثبوت فصل خریف 2019 میں مندرجہ بالا کینال ڈویژن میں بالترتیب 335، 480، 530 کل 1345 پانی چوری کی روبرکار پولیس کو بھجوائی گئیں جس پر پولیس نے ایف آئی آر 479 درج کی ہیں۔

اس کے علاوہ دفعہ 70 کی کارروائی عمل میں لاتے ہوئے پانی چوروں کے خلاف نقد جرمانے عائد کئے گئے جس کی مالیت بالترتیب -/240,000، -/272000، -/400000 جو کہ ٹوٹل -/9,12000 روپے بنتی ہے جو کہ گورنمنٹ کے اکاؤنٹ میں جمع کروادی گئی ہے۔

(ج) صادقہ کینال ڈویژن کی انہار فٹ ڈسٹی اور گیانی ڈسٹی پر موگہ جات اپنے منظور شدہ ڈیزائن کے مطابق چل رہے ہیں۔ فٹ اور گیانی نہریں فارمر آرگنائزیشن سسٹم مارچ 2011 سے اگست 2014 تک کا دورانیہ تھا لیکن ستمبر 2014 سے تاحال عدالتی حکم امتناعی سے چل رہی ہیں۔ فارمر آرگنائزیشن کی باڈی کے ممبران پانی چوری کروانے میں ملوث ہیں۔ صدر فارمر آرگنائزیشن محمد ایوب موگہ جات کی شکستگی کے ساتھ ساتھ مالی بد عنوانیوں میں بھی ملوث تھا جو کہ نومبر 2018 سے انٹی کرپشن نے گرفتار کر کے جوڈیشل بھیج دیا جو کہ تاحال جیل میں بند ہے اور اس کے خلاف بد عنوانی کے سلسلے میں انکوائری زیر تکمیل ہے۔

محکمہ انہار کی کاوشوں کی وجہ سے جس کا تفصیلی ذکر سوال نمبر (ب) کے جواب میں مفصل درج ہے۔ پانی چوروں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے اور فٹ اور گیانی نہروں کی ٹیلوں پر پانی انکے حق کے مطابق پہنچ رہا ہے اور اب گورنمنٹ آف پنجاب لاء اینڈ پارلیمنٹری افیئرز ڈیپارٹمنٹ نے کھال پنچایت آرڈیننس (III of 2019) جاری کر دیا ہے۔ اریگیشن ڈیپارٹمنٹ اور کھال پنچایت کمیٹیاں مل کر پانی چوری پر کنٹرول حاصل کریں گی۔

(د) جناب کمشنر بہاولپور کے لیڈ کی روشنی میں سیکرٹری اریگیشن کے حکم سے سپیشل چیکنگ کمیٹی بنائی گئی اس کمیٹی نے بہاولنگر کینال سرکل کے تمام موگہ جات کو چیک کیا اور تمام موگہ جات کو کمیٹی کی رپورٹ پر ڈیزائن کے مطابق درست کیا گیا اور اس وقت کے ایکسٹن فورڈ واہ ہاکڑہ، سب ڈویژنل آفیسرز چشتیاں منجین آباد، ہارون آباد اور مختلف سیکشن کے دس سب انجینئرز کو اپنے فرائض میں کوتاہی کی وجہ سے معطل کر دیا گیا اور ان کے خلاف محکمہ انکوائری لگادی گئی جو کہ تاحال زیر سماعت ہے اور سیکرٹری نے

بہاولنگر کینال سرکل کے تمام آفیسران کو تبدیل کر کے نئے آفیسرز تعینات کر دیئے ہیں جو کہ پانی چوروں کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لا کر ٹیلوں پر پانی کی فراہمی کو یقینی بنارہے ہیں۔ مزید یہ کہ موجودہ تعینات شدہ افسران کے خلاف پانی چوری میں ملوث ہونے کے کوئی شواہد سامنے نہیں آئے۔

ملتان: چیف انجینئر کینال آبپاشی کے تحت

خالی اسامیوں کی تعداد نیز رولز A-17 کے تحت بھرتی سے متعلق تفصیلات

*2564: جناب محمد فیصل خان نیازی: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چیف انجینئر (کینال) محکمہ آبپاشی ملتان کے تحت کتنی اسامیاں کس کس عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں؟

(ب) خانیوال، ساہیوال، ملتان اور بہاولپور میں رولز A-17 کے تحت بھرتی کے لئے کتنی درخواستیں زیر التواء ہیں؟

(ج) رولز A-17 کے تحت بھرتی کا اختیار کس اتھارٹی کے پاس ہے؟

(د) کیا حکومت رولز A-17 کے تحت موصول شدہ درخواستوں پر جلد از جلد بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ه) جو درخواستیں زیر التواء ہیں وہ کب سے ہیں اور کس بنیاد پر زیر التواء ہیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) زونل آفس ملتان اور اس کے ماتحت سرکل اور ڈویژن ہائے دفاتر میں مختلف کیٹیگری کی 1765 اسامیاں خالی ہیں جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) زونل آفس ملتان اور اس کے ماتحت سرکلز / ڈویژن ہائے دفاتر میں رولز A-17 کے تحت چار درخواستیں زیر التواء ہیں۔ بہاولپور زونل آفس میں رولز A-17 کے تحت کوئی درخواست زیر التواء نہ ہے، تاہم اس کے ماتحت سرکل اور ڈویژن ہائے دفاتر میں 34 درخواستیں زیر التواء ہیں۔

(ج) زونل آفس میں سینئر موسٹ سٹاف آفیسر / ایگزیکٹو انجینئر آپریشن بھرتی کرنے کے مجاز ہیں جبکہ سرکل اور ڈویژن ہائے دفاتر میں سپرنٹنڈنگ انجینئر اور ایگزیکٹو انجینئر بھرتی کرنے کے مجاز ہیں۔

(د) یہ درخواستیں دوران سروس وفات پانے والے اور میڈیکل کی بنیادوں پر ریٹائر ہونے والے ملازمین کے بچوں کی ہوتی ہیں، ان درخواستوں پر جلد از جلد بھرتی کا کام مکمل کیا جاتا ہے تاہم بعض اوقات کاغذات کی جانچ پڑتال یا پھر مطلوبہ پوسٹ خالی نہ ہونے کی بناء پر دیر ہو جاتی ہے۔

(ه) ملتان زون اور بہاولپور زون کے ماتحت سرکل اور ڈویژن ہائے دفاتر میں جو درخواستیں زیر التواء ہیں، ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع قصور کی حدود میں محکمہ

کے دفاتر اور ملازمین کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*2662: ملک محمد احمد خان: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع قصور کی حدود میں محکمہ آبپاشی کے دفاتر کہاں کہاں ہیں اس ضلع میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) اس ضلع میں محکمہ کے کتنے ریست ہاؤسز کہاں کہاں اور کتنے رقبہ پر ہیں؟

(ج) اس ضلع کی کتنی زرعی اراضی کو نہری پانی مل رہا ہے اور کن انہار / راجباہ / مانسر سے پانی مل رہا ہے؟

(د) اس ضلع کی انہار / راجباہ / مانسر کا منظور شدہ پانی کتنا ہے؟

(ه) اس ضلع کی تمام زرعی اراضی کے لئے کتنا نہری پانی مزید درکار ہے اور اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) ضلع قصور میں محکمہ آبپاشی کی تین ڈویژنز لاہور سی بی ڈی سی، قصور ڈویژن اور بلوکی

ہیڈورکس ڈویژن کام کر رہی ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

i. ضلع قصور کی حدود میں محکمہ آبپاشی لاہور ڈویژن سی بی ڈی سی کے دو دفاتر کام کر

رہے ہیں جن میں (1) پانڈوکی سب ڈویژنل آفس واقع مین فیروزپور روڈ نزد للیانی

اور (2) دوسرا دفتر چھانگا مانگا کینال ریٹ ہاؤس میں واقع ہے۔ اس ضلع میں 340

ملازمین کام کر رہے ہیں۔

ii. ضلع قصور میں قصور ڈویژن محکمہ انہار کا مرکزی دفتر نزد ضلع کچہری مین فیروزپور

روڈ قصور پر واقع ہے جبکہ سب ڈویژنل آفیسرز کے دفاتر مندرجہ ذیل جگہوں میں

واقع ہیں۔

سب ڈویژن چوئیاں اور سب ڈویژن کھڈیاں بمقام کھڈیاں خاص دیپالپور روڈ پر

واقع ہیں، سب ڈویژن کنگن پور کا دفتر منڈی احمد آباد ضلع اوکاڑہ میں واقع ہے اور

قصور ڈویژن ضلع قصور میں 272 ملازمین کام کر رہے ہیں۔

iii. ضلع قصور میں ایکسیشن بلوکی ہیڈورکس ڈویژن کا دفتر اور سب ڈویژنل آفیسر بلوکی

ہیڈورکس کا دفتر بلوکی کے مقام پر واقع ہیں اور اس میں 225 ملازمین کام کر رہے

ہیں۔

(ب) لاہور ڈویژن ضلع قصور کی حدود میں لاہور ڈویژن سی بی ڈی سی لاہور کے دو ریٹ

ہاؤسز ہیں جن میں بھمبھہ ریٹ ہاؤس RD:374/L MBL پر اور واں ریٹ ہاؤس

(چھانگا مانگا) چوئیاں روڈ پر واقع ہیں جو کہ بالترتیب 5 اور 13 ایکڑ کے رقبہ جات پر

مشتعل ہیں۔

ضلع قصور کی حدود میں قصور ڈویژن محکمہ آبپاشی کے چھ ریٹ ہاؤسز ہیں جن کی مع

رقبہ جات تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بلوکی ہیڈورکس ڈویژن بلوکی کا ضلع قصور کی حدود میں ایک ریٹ ہاؤس بلوکی ریٹ

ہاؤس بلوکی کے مقام پر واقع ہے اس کا کل رقبہ دو ایکڑ ہے۔

(ج) لاہور ڈویژن سی بی ڈی سی لاہور محکمہ آبپاشی کی ضلع قصور کی حدود میں 55 راجباہ ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جو کہ ضلع قصور کی تقریباً 386782 ایکڑ اراضی کو سیراب کرتے ہیں۔

ضلع قصور کی حدود میں قصور ڈویژن کی تقریباً 38 راجباہ ضلع کی زرعی زمین کو پانی مہیا کرتی ہیں جن سے تقریباً 277356 ایکڑ قبہ سیراب کیا جاتا ہے۔ راجباہوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور جبکہ ضلع قصور کی حدود میں بلوکی ہیڈور کس ڈویژن کی گیارہ راجباہ ضلع کی زرعی زمین کو پانی مہیا کرتے ہیں جن سے تقریباً 27492 ایکڑ قبہ سیراب کیا جاتا ہے۔ راجباہوں کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) لاہور ڈویژن سی بی ڈی سی لاہور محکمہ آبپاشی کی ضلع قصور میں واقع مذکورہ بالا راجباہوں کا منظور شدہ پان 2012 کیوسک ہے۔ قصور ڈویژن ضلع قصور میں راجباہ کا منظور شدہ بمطابق L سیکشن پانی 2450 کیوسک ہے اور جبکہ ضلع قصور میں واقع رقبہ CCA جو کہ بلوکی ڈویژن سے سیراب ہو رہا ہے۔ اُس کا موجودہ حساب سے پانی 183 کیوسک ہے۔

(ه) ضلع قصور کی حدود میں لاہور ڈویژن سی بی ڈی سی اور بلوکی ہیڈور کس ڈویژن میں اس ضلع کی زرعی اراضی کو سیراب کرنے کے لئے مزید نہری پانی درکار نہ ہے اور جبکہ ضلع قصور اور ضلع اوکاڑہ میں قصور ڈویژن محکمہ انہار کی تمام زرعی اراضی کو سیراب کرنے کے لئے مزید 583 کیوسک پانی درکار ہے۔ قصور ڈویژن کو پانی کی سپلائی BRBD Link Canal سے ہوتی ہے۔ مگر راستے میں Ravi Syphon پر (جو کہ دریائے راوی پر موجود ہے) Barrels کے سلٹ اپ ہونے کی وجہ سے پورا پانی جو کہ لاہور اور قصور ڈویژن کی ڈیمانڈ کے مطابق ہو، نہیں گزرتا جس کی وجہ سے قصور ڈویژن کو پانی کا پورا حصہ نہیں ملتا۔ تاہم محکمہ راوی سائنسز کی remodeling کا منصوبہ تیار کر رہا ہے جس کے مکمل ہونے پر قصور ڈویژن میں پانی کی کمی کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

حکومت پنجاب کا سال ڈیم بنانے سے متعلقہ تفصیلات

* 2729: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا حکومت پنجاب کا نئے سال ڈیم بنانے کا ارادہ ہے تو کتنے نئے ڈیم بنانا چاہتی ہے؟
- (ب) مالی سال 2019-20 میں نئے ڈیم بنانے کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے، اگر حکومت نئے ڈیم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو ان ڈیمز کی تعمیر سے کتنا پانی ذخیرہ ہو سکے گا؟
- (ج) کیا حکومت نے پانی کو ضائع ہونے سے بچانے کے لئے کوئی اقدامات اٹھائے ہیں اس بارے میں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

- (الف) پوٹھوہار کے علاقہ میں سال ڈیمز کی تعمیر کے potential اور علاقہ میں زیر زمین پانی کی کمی کے پیش نظر حکومت پنجاب حتی المقدور ڈیم بنانا چاہتی ہے۔ مالی سال 2019-20 میں نئے ڈیمز تعمیر کے 14 منصوبہ جات شامل ہیں۔
- (ب) ان منصوبوں کے لئے مبلغ 3416.803 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں جس سے اسی سال تین ڈیمز پر کام مکمل کر لیا جائے گا، بقیہ گیارہ منصوبوں کو اگلے دو سال میں فنڈز کی دستیابی سے مشروط مکمل کرنے کو شش کی جائے گی اور ان جاری منصوبوں میں سے راولپنڈی میں ڈھوچہ ڈیم کی تعمیر بھی شامل ہے جو کہ دسمبر 2019 تک موقع پر شروع کر دی جائے گی۔
- مزید برآں نئے ڈیمز کی تعمیر کے لئے مالی سال 2019-20 میں حکومت پنجاب ایک feasibility study کروا رہی ہے جس کے نتیجے میں مزید نئے ڈیمز تعمیر کئے جائیں گئے۔ پانی ذخیرہ ہونے کی مقدار کا تعین feasibility study میں کیا جائے گا۔
- (ج) بارش کے پانی کو ضائع ہونے سے بچانے کے لئے محکمہ انہار پنجاب مندرجہ بالا اقدامات کے ذریعے اپنی بہترین کوشش کر رہی ہے۔

سیلاب سے بچاؤ کے لئے حکومت کے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*2730: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

عوام کو سیلاب سے محفوظ بنانے کے لئے محکمہ نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں اور حکومت مزید کیا اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

فلڈ سیزن ہر سال 15- جون سے شروع ہو کر 15- اکتوبر تک جاری رہتا ہے۔ اس دوران شدید بارشوں کے باعث کسی بھی دریا یا نالے میں سیلاب کے آجانے کا قوی امکان ہوتا ہے اس لئے سیلاب کے ممکنہ نقصانات سے بچنے کے لئے پہلے سے ہی پنجاب اریگیشن ڈیپارٹمنٹ دوسرے اداروں سے مل کر انتظامات کر لیتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

- (1) تمام متعلقہ اریگیشن فلڈ ڈویژن کے فلڈ فائٹنگ پلان بنا کر متعلقہ اداروں میں بروقت تقسیم بھی کر دیئے جاتے ہیں۔ فلڈ فائٹنگ پلان ہر ہر ڈویژن کا (contingency plan) ہوتا ہے جس میں سیلاب کے پیش نظر حساس مقامات پر جو بھی اقدامات اٹھانے ہوتے ہیں وہ سب اس میں درج ہیں۔
- (2) تمام پشتوں اور بندوں، اور برچہنگ سیکشنز کی انسپشن مکمل کر لی گئی تھی اور جہاں جہاں خامیاں پائی گئیں ان کو دور کر دیا گیا ہے۔
- (3) تمام غیر قانونی طور پر قائم شدہ (encroachments) کی نشاندہی کر کے فہرستیں سول انتظامیہ کو ارسال کر دی گئی تھیں۔
- (4) تمام بندوں اور پشتوں کے کام مکمل کر لئے گئے ہیں۔
- (5) کسی بھی فلڈ کی ہنگامی صورت سے نمٹنے کے لئے ضروری سامان، پتھر اور مشینری کا بھی پہلے سے انتظام کر لیا گیا ہے۔
- (6) حساس ترین مقامات پر سیلابی صورت حال سے نمٹنے کے لئے ایکشن پلان برائے تعیناتی مشینری اور افرادی قوت مرتب کئے گئے ہیں۔
- (7) تمام فلڈ ڈویژن میں ضروری تربیتی مشقوں کا کام مکمل ہو چکا ہے۔
- (8) مزید برآں اس سال 2019 کے فلڈ سیزن کے شروع ہونے سے پہلے، پنجاب اریگیشن ڈیپارٹمنٹ کی کاوش سے پنجاب انجینئرنگ اکیڈمی میں فلڈ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں اریگیشن کے تمام افسران نے شرکت کی اور سیلاب سے بچاؤ کے سلسلہ میں متعلقہ تیاری کا جائزہ لیا گیا۔
- (9) ڈریج اینڈ فلڈ زون کے زیر نگرانی فلڈ وارننگ سینٹر (جو کہ 46 جیل روڈ پر واقع ہے) نے 15- جون سے کام اپنا شروع کر دیا تھا جو کہ 15- اکتوبر تک جاری رہے گا۔ جہاں تمام دریاؤں کے بیراجوں، نالوں کا ڈیٹا پولیس کیونکیشن ڈیپارٹمنٹ

کے ذریعہ سے اکٹھا کر کے تمام متعلقہ اداروں کو بھیجا جاتا ہے اور مزید برآں office.Met سے ملنے والی ہر فلڈ وارنگ / الارٹ کو متعلقہ اداروں کو بھیجا جاتا ہے تاکہ سیلاب کے پیش نظر ممکنہ نقصانات سے بچنے اور اُسے کم کرنے کے لئے ضروری اقدامات کئے جاسکیں۔

مزید برآں آئندہ کی سیلابی صورتحال سے اور زیادہ بہتر طریقے سے نمٹنے کے لئے بیراجوں کی discharge capacity بڑھائی جا رہی ہے جو کہ درج ذیل ہے:

(1) تریوں بیراج 6,42,000 سے بڑھ کر 8,75,000 ہو جائے گی۔

(completion date: 2022)

(2) پچند ہیڈورس 7,00,000 سے بڑھ کر 8,65,000 ہو جائے گی۔

(completion date: 2022)

سیلنگ کی ہیڈورس کی upgradation / rehabilitation کا کام جاری ہے جس کا کام 2020 میں مکمل ہو جائے گا۔

گریٹر تھل کینال فیز III- کی بدولت سیم و تھور پر قابو پانے سے متعلقہ تفصیلات

*2859: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گریٹر تھل کینال فیز تھری کی تکمیل سے علاقے میں سیم و تھور پر قابو پانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں؟

(ب) اس بارے اگر کوئی منصوبہ تیار کیا گیا ہے تو اس کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) اگر کوئی منصوبہ بنایا گیا ہے تو یہ کب مکمل ہو گا اور اس پر کتنی لاگت آئے گی؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) گریٹر تھل کینال نہروں کی تکمیل سے سیم و تھور میں اضافہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ بڑی نہریں بختہ کی گئی ہیں اور چھوٹی نہروں سے سیم و تھور کا خطرہ نہ ہو گا۔ نیز یہ نہریں ششماہی ہیں۔

(ب) ابھی تک سیم و تھور کے امکان نہ ہونے کی وجہ سے کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

(ج) کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے اس لئے لاگت اور تکمیل کی مدت نہ ہے۔

بہاولپور: اسلام بیراج کی اپ گریڈیشن پر اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

*2905: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اسلام بیراج (بہاولپور) کی اپ گریڈیشن کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(ب) اسلام بیراج کی اپ گریڈیشن پر کتنے اخراجات ہوں گے اور اس سے کتنی اراضی

سیراب ہوگی؟

(ج) یہ منصوبہ کتنی مدت میں مکمل ہوگا؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) اسلام بیراج (بہاولپور) کی اپ گریڈیشن کا منصوبہ پراونشل ڈویلپمنٹ ورکنگ پارٹی اور

پلاننگ کمیشن، وزارت منصوبہ بندی، ترقی و اصلاحات، پاکستان سے منظور ہو گیا

ہے۔ منصوبے کی نگرانی کے لئے تین کنسلٹنٹ فرموں کو شارٹ لسٹ کیا گیا جن کی

تکمیل اور مالی جانچ پڑتال مکمل ہونے کے بعد رپورٹ ایشیائی ترقیاتی بینک کو بھجوا دی گئی

ہے۔ آئندہ ماہ کے وسط تک کنسلٹنٹس کے ساتھ معاہدے پر دستخط ہو جائیں گے جس

کے بعد ایشیائی ترقیاتی بینک کی پروکیورمنٹ گائیڈ لائن کے تحت ورکس کنٹریکٹ کی

الاٹمنٹ کا عمل شروع کیا جائے گا اور مئی 2020 تک کنٹریکٹر کا انتخاب مکمل کر لیا

جائے گا۔ فلڈ سیزن 2020 کے بعد منصوبے پر عملی طور پر کام شروع ہو جائے گا۔

(ب) اسلام بیراج (بہاولپور) کی اپ گریڈیشن پر 2993.18 ملین روپے خرچ ہوں گے اور

اس سے اسلام بیراج کی عمر کم از کم 50 سال بڑھ جائے گی اور فلڈ ڈسچارج کی استطاعت

بھی بڑھ جائے گی۔ علاوہ ازیں یہ منصوبہ 4,50,000 ایکڑ زرعی اراضی تک پانی کی رسائی کو یقینی بنائے گا۔
(ج) یہ منصوبہ تین سال کی مدت میں مکمل ہو گا۔

چکوال: گھیر ڈیم کی افادیت سے متعلقہ تفصیلات

*3044: محترمہ سہیلی سعدیہ تیمور: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گھیر ڈیم سے چکوال کی کتنی اراضی زیر آب آئے گی؟

(ب) گھیر ڈیم سے عوام کو کیا پینے کا صاف پانی بھی میسر آئے گا؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) گھیر ڈیم سے ضلع چکوال کا تقریباً 1500 ایکڑ رقبہ زیر آب آئے گا اور اس سے

15,500 ایکڑ بارانی رقبہ سیراب ہو گا۔

(ب) گھیر ڈیم سے عوام کو پینے کا پانی میسر آئے گا اس ڈیم میں 66,000 ایکڑ فٹ پانی ذخیرہ کرنے کی گنجائش موجود ہے۔

ڈاڈھوچہ ڈیم راولپنڈی کی افادیت سے متعلقہ تفصیلات

*3045: محترمہ سہیلی سعدیہ تیمور: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ڈاڈھوچہ ڈیم سے راولپنڈی کے رہائشیوں کے لئے پینے کا کتنا پانی فراہم ہو سکے گا اس ڈیم کی لاگت کتنی ہے۔

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

ڈاڈھوچہ ڈیم سے راولپنڈی کے رہائشیوں کے لئے 35 MGD (ملین گیلن پر ڈے)

پانی فراہم ہو سکے گا۔ ڈاڈھوچہ ڈیم کی لاگت 6.4 بلین روپے ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

فیصل آباد میں محکمہ آبپاشی کی سرکاری رہائش گاہوں پر

ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

560: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) فیصل آباد شہر میں محکمہ آبپاشی کی کتنی سرکاری رہائش گاہیں کہاں کہاں ہیں۔ یہ کن کن افسران کے زیر استعمال ہیں اور ان کا رقبہ کتنا ہے؟
- (ب) ان سرکاری رہائش گاہوں کی مرمت اور تزئین و آرائش پر سال 18-2017 اور 19-2018 میں کتنی رقم خرچ ہوئی ہے، تفصیل علیحدہ علیحدہ رہائش گاہ سمیت بتائیں؟
- (ج) کیا کسی سرکاری رہائش گاہ پر کسی فرد یا ادارے نے ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے؟
- (د) کیا کسی سرکاری رہائش گاہ کے رقبہ پر کوئی نرسری یا دیگر کوئی غیر قانونی کام ہو رہا ہے؟
- (ه) کیا حکومت ان سرکاری رہائش گاہوں کے رقبہ کو غیر قانونی قابضین سے واگزار کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

- (الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) سرکاری رہائش گاہوں پر نرسری کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ سرکاری رہائش گاہوں پر کوئی غیر قانونی کام نہ ہو رہا ہے۔
- (ه) مستقبل قریب میں ان رہائش گاہوں کو خالی کروالیا جائے گا۔

فیصل آباد شہر میں محکمہ آبپاشی کے رقبہ کے تصرف سے متعلقہ تفصیلات

561: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) فیصل آباد شہر میں محکمہ آبپاشی کا کتنا رقبہ کس کس جگہ ہے؟
- (ب) کتنا رقبہ خالی پڑا ہے اور کتنے رقبہ پر سرکاری عمارات ہیں؟
- (ج) کتنے رقبہ پر نرسریاں ہیں؟

(د) کتنے رقبہ پر کن کن افراد نے قبضہ کر رکھا ہے، ان کے نام اور رقبہ کی تفصیل فراہم کریں؟

(ه) کتنا رقبہ کن کن افراد کو پٹہ / لیز / ٹھیکہ پر دیا گیا ہے ان سے سالانہ کتنی آمدن ہو رہی ہے؟

(و) کتنا رقبہ کس کس نہر پر واقع ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) 495.45 کنال رقبہ چک نمبر 212 ر، ب فیصل آباد میں واقع ہے۔

(ب) 104 کنال رقبہ خالی پڑا ہے۔ باقی 391.45 پر سرکاری آفس اور عمارات ہیں۔

(ج) 104 کنال پر نرسریاں اور سبزیاں لگائی جاتی ہیں۔

(د) 57 کنال رقبہ پر ناجائز قبضہ ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ه) کوئی رقبہ پٹہ / لیز / ٹھیکہ پر نہیں دیا گیا۔

(و) رقبہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گوجرانوالہ: قلعہ میاں سنگھ مانسٹر کی تعمیر اور صفائی سے متعلقہ تفصیلات

626: جناب محمد توفیق بٹ: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ قلعہ میاں سنگھ مانسٹر کی تعمیر کب شروع ہوئی، اس منصوبے پر کتنی لاگت آئی اور کب تک مکمل ہوگا؟

(ب) اس زیر تعمیر مانسٹر کی گہرائی کتنی ہے اور کیا محکمہ انہار اس میں عرصہ دراز سے کھڑے پانی اور گندگی کی صفائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

(ج) کیا اس مانسٹر میں نہری پانی چلایا جائے گا اگر ہاں تو کب تک؟

(د) اس کے ارد گرد لگنے والے پودوں کو پانی لگانے یا کٹائی وغیرہ کرنے کا ذمہ دار کون ہے ان کو کب تک مستقل پانی لگانے کا بندوبست کرنے اور کٹائی کروانے کا محکمہ ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) قلعہ میاں سنگھ مائنر کی کنکریٹ لائننگ کا کام فروری 2016 کو ADP سلیکٹو لائننگ آف اریگیشن چینلز ان پنجاب فیز III کے تحت شروع ہوا جس کا تخمینہ لاگت 101.191 ملین روپے ہے۔ اب تک موقع پر اس نہر پر 86.34 ملین لاگت آچکی ہے اور 37825 فٹ لمبائی کی لائننگ کا کام مکمل ہو چکا ہے۔

(ب) اس مائنر کی گہرائی 4 فٹ ہے۔ اس نہر میں گوجرانوالہ شہر کا گندہ سیوریج پانی ڈالا جاتا ہے۔ گندہ پانی صاف کرنے کی صورت میں اگلے دن ہی نہر میں دوبارہ گندہ پانی جمع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس علاقہ میں گندے پانی کی نکاسی کا کوئی اور ذریعہ نہ ہے۔ محکمہ نے کئی بار واسا کو گندے پانی کی نکاسی کے متبادل ذرائع بنانے کا کہا ہے جس پر واسا نے اب ایک ڈرین بنانے کا کام شروع کیا ہے۔ ڈرین بننے کی صورت میں نہر کی مکمل صفائی کی جائے گی۔

(ج) محکمہ نے اس سال کنکریٹ لائننگ کا کام مکمل کرنے کے لئے 14.85 ملین فنڈ کی ڈیمانڈ کی ہے۔ کام مکمل ہونے کی صورت میں اور واسا کے ڈرین مکمل ہونے پر نہر کی صفائی کر کے خریف 2020 میں نہر میں پانی چھوڑا جائے گا۔ اس سال اس کام کے لئے 12.578 ملین روپے کی allocation موجود ہے۔

(د) یہ سوال محکمہ انہار کے متعلقہ نہ ہے یہ کام محکمہ PHA گوجرانوالہ کی ذمہ داری ہے کیونکہ یہ پودہ جات محکمہ انہار نے نہ لگائے ہیں۔

لاہور میں برساتی نالوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

675: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شہر لاہور میں کل کتنے برساتی نالے ہیں؟
(ب) برساتی نالوں کی صفائی کا طریق کار کیا ہے کتنی مدت کے بعد صفائی / مرمت کا انتظام کیا جاتا ہے؟

(ج) سکھ نہر شمال مار گندے نالے کی صفائی کب کروائی گئی تھی؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

- (الف) شہر لاہور میں برساتی نالوں کی صفائی کا کام محکمہ واسایل ڈی اے و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے تاہم ضلع لاہور میں محکمہ اریگیشن ڈریج ڈویژن کی 28 ڈریجز واقع ہیں جو کہ seepage کم storm واٹر ڈریجز ہیں۔
- (ب) ضرورت کے تحت سالانہ ورک پلان میں ڈریجز کی نشاندہی کی جاتی ہے جن پر صفائی اور مرمت کا کام کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور محکمہ اریگیشن فنڈز کا انتظام کرتا ہے اور فنڈز مہیا ہونے پر ان ڈریجز کی صفائی محکمہ مشینری سے کروائی جاتی ہے، عموماً تین سال عرصہ کے بعد باری باری ڈریجز کو اس لسٹ میں شامل کیا جاتا ہے۔
- (ج) سکھ نہر نام کی کوئی نہر نہیں ہے۔ بلکہ یہ شالیمار گندہ نالہ ہے جس کی صفائی محکمہ انہار کی ذمہ داری نہ ہے شہری علاقہ کی ڈریجز کی صفائی اور مرمت کا کام محکمہ ایل ڈی اے و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ کی ذمہ داری ہے۔

ضلع بہاولنگر: نہر ہاکڑہ برانچ کی منظور شدہ پانی کی بحالی سے متعلقہ تفصیلات

788: جناب محمد ارشد: کیا وزیر آبپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ہاکڑہ برانچ ضلع بہاولنگر کی بحالی rehabilitation کے لئے 77 کروڑ روپے منظور ہو چکا ہے جس پر 20 کروڑ روپے خرچ ہو چکے ہیں؟
- (ب) نہر ہاکڑہ برانچ کا منظور شدہ پانی 3100 کیوسک ہے جبکہ ہیڈ جال والا سے ہاکڑہ برانچ نے 3100 کیوسک پانی لینا ہوتا ہے ہاکڑہ برانچ کی capacity کم ہونے کی وجہ سے یہ 2600 کیوسک لے رہی ہے جس کا نقصان ہیڈ جال والا سے آگے ہاکڑہ برانچ میں سے جتنی نہریں نکلتی ہیں 500 سو کیوسک جو ہاکڑہ برانچ کم لیتی ہے وہ کمی ہاکڑہ سے نکلنے والی نہروں پر تقسیم کر دی جاتی ہے اس وارا بندی کو ختم کرنے کے لئے حکومت نے 77 کروڑ روپے اس نہر کی capacity بڑھانے کے لئے منظور کیا لیکن اب تک تین ماہ میں سے تقریباً 20 کروڑ روپے نہر پر خرچ ہوا اور ہاکڑہ برانچ پر 20 کروڑ رقم خرچ ہونے کے بعد یہ حالت ہو گئی ہے کہ وہ پہلے سے بھی کم پانی یعنی 2600 کی بجائے 2400 کیوسک پانی پر آچکی ہے؟

(ج) اس ہاکڑہ برانچ کی capacity کو بڑھانے کے لئے 77 کروڑ روپے کی رقم کو ڈولپمنٹ والے جنہوں نے یہ کام کروانا ہے وہ operational ونگ والوں سے مشورہ کر کے اس نہر کی کشادگی کریں تاکہ وارا بندی ختم ہو سکے اگر یہ رقم صحیح استعمال نہ ہوئی اور وارا بندی اسی طرح برقرار رہی تو ہم پھر 50 سال پیچھے چلے جائیں گے؟

وزیر آبپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) ہاکڑہ برانچ کی بحالی کا منصوبہ جس کی contract amount 64 کروڑ 4 لاکھ روپے ہے جس میں سے اب تک ایگریمنٹ کے مطابق ٹھیکیدار کو, 15 percent advance mobilization کی مد میں 9 کروڑ 60 لاکھ کی ادائیگی کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ جو کام نہر پر ہوا ہے اُس کی ادائیگی 4 کروڑ 40 لاکھ ہے یہ کام نیس پاک کنسلٹنٹس کی زیر نگرانی ہو رہا ہے۔

(ب) ہاکڑہ برانچ کینال کا منظور شدہ ڈسپارچ (پانی) 3068 کیوسک ہے اور اس کی بحالی کا منصوبہ مئی 2019 میں شروع ہوا جو کہ دو سال بعد مئی 2021 میں مکمل ہو گا اور منصوبہ کے مکمل ہونے کے بعد ہاکڑہ برانچ کینال اپنے ڈیزائن کے مطابق 3068 کیوسک پانی لے سکے گی جس سے نہروں کی وارا بندی ختم ہو جائے گی۔ جس جگہ پر نہر کمزور ہے اُن جگہوں پر کام جاری ہے اس کے علاوہ باقی بھی کمزور جگہوں پر مضبوطی کا کام جاری ہے کیونکہ منصوبہ دو سال کا ہے اس لئے مکمل طور پر کمزور جگہوں پر کام مکمل ہونے میں کچھ وقت لگے گا۔ کیونکہ نہر کے کناروں کی مضبوطی کا کام مختلف کمزور جگہوں پر جاری ہے اس سے نہر کی گنجائش ہر گز کم نہ ہوئی ہے بلکہ اس سے نہر کی صورت حال میں بہتری آئی ہے۔

(ج) ہاکڑہ برانچ کینال پر جو کام ہو رہا ہے وہ operational ونگ ہاکڑہ کینال ڈویژن بہاولنگر کے مشورہ سے ہو رہا ہے۔ اس منصوبہ پر جو کام ہونا ہے اس کی تیاری ہاکڑہ کینال ڈویژن بہاولنگر نے کی ہے اور اس منصوبہ کو مکمل کروانے کے لئے یہ کام ڈولپمنٹ ڈویژن بہاولنگر کو دیا گیا ہے اور اس کام کے مکمل ہونے کے بعد ہاکڑہ برانچ کینال اپنے

ڈیزائن ڈسچارج کے مطابق پانی لینا شروع کر دے گی، جس سے وارا بندی ختم ہو جائے گی۔

آپاشی کے میگا پراجیکٹ کے لئے

ایشیئن ڈویلپمنٹ بینک کی طرف سے فراہم کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

802: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر آپاشی ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ایشیئن ڈویلپمنٹ بینک آپاشی کے میگا پراجیکٹ کے لئے 90 فیصد فنڈز کن شرائط پر فراہم کرے گا اس بارے میں تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) یہ فنڈز کن منصوبوں پر خرچ کئے جائیں گے اور ان منصوبوں سے عوام کو کیا فائدہ ہوگا؟

وزیر آپاشی (جناب محمد محسن لغاری):

(الف) ایشیئن ڈویلپمنٹ بینک تین منصوبوں کے لئے قرض فراہم کرے گا:

1. جلال پور اریگیشن پراجیکٹ

2. Project Readiness Financing for Punjab Water Resources

Management

3. گریٹر تھل کینال پراجیکٹ فیئر II چوبارا (Choubara) براچ کینال سسٹم کی تعمیر اور جی ٹی سی پی

(GTCP) کے فیئر I (Mankera Branch System) اور فیئر II، چوبارا (Choubara Branch System)

System)

منصوبہ نمبر 2 اور 3 کے کمانڈ ایریا ڈویلپمنٹ (CAD) قرض کی شرائط و ضوابط کو قرض

مذاکرات (Loan Negotiations) کے مرحلے پر حتمی شکل دی جاتی ہے۔ ابھی

حکومت پاکستان اور اے ڈی بی کے مابین قرض کی بات چیت کا آغاز نہیں ہوا ہے لہذا

ان دو منصوبوں کے لئے قرض کی شرائط و ضوابط کو اس مرحلے پر بیان نہیں کیا جا

سکتا جبکہ منصوبہ نمبر 1 کے لئے ایشیئن ڈویلپمنٹ بینک (ADB) سے قرضے کا معاہدہ

13- اپریل 2018 کو ہوا تھا جس کے تحت جلالپور کینال کی تعمیر کے لئے تخمینہ لاگت کا

تقریباً 88 فیصد ADB ادا کرے گا 10 فیصد پنجاب حکومت اور 2 فیصد کسان تنظیمیں ادا کریں گی۔ مزید تفصیل درج ذیل ہے۔

(ب)

- i. ADB پاکستان کو اپنے عمومی وسائل سے 274.63 ملین ڈالر کا قرضہ مہیا کرے گا جو کہ وقتاً فوقتاً پراجیکٹ کے اوپر اٹھنے والے اخراجات کے عوض قرضہ کی شرائط کے مطابق ادا کیا جائے گا۔ یہ اس قرضہ کی رقم 31 مئی 2018 سے لے کر 30 جون 2024 تک کے عرصہ میں حاصل کی جاسکیں گی۔
- ii. قرضہ کی رقم معاہدہ میں درج مختلف کاموں کے لئے مختص کردہ تناسب سے ہی خرچ کی جائے گی۔
- iii. حکومت پاکستان قرضہ کی منوثر شدہ تاریخ (31 مئی 2018) کے 60 دن بعد سے کل مختص کردہ قرضہ میں سے وصول شدہ رقم منہا کرنے کے بعد بقیہ رقم پر 0.15 فیصد سالانہ کے حساب سے (Commitment Charges) بھی ادا کرے گی۔
- iv. قرضہ پر سود اور Commitment Charges سال میں دو مرتبہ یعنی فروری اور اگست میں ادا کئے جائیں گے جو کہ ADB قرضہ کے اکاؤنٹ سے کاٹ لیا کرے گا۔
- v. تمام سامان کی خریداری، کاموں اور کنسلٹنٹ سروس کا حصول ADB کی ہدایات اور طے شدہ طریق کار کے تحت کیا جائے گا۔ اگر کوئی اخراجات طے شدہ اصولوں کے مطابق نہ ہوئے تو ADB ان کاموں اور سامان پر قرضہ کی رقم سے ادائیگی نہ کرے گا۔
- vi. حکومت پنجاب منصوبہ کی تکمیل کے سلسلہ میں ADB سے تمام معاملات میں مشاورت کرنے کے بعد عملدرآمد کرے گی۔
- vii. منصوبہ کی تیاری، ڈیزائن، تعمیر اور تکمیل کے دوران متعلقہ قوانین برائے ماحول، آباد کاری، صحت اور حفاظت کو ملحوظ خاطر رکھا جائے گا۔
- viii. حکومت پنجاب اس بات کو یقینی بنائے گی کہ منصوبہ کے لئے درکار زمین اور آباد کاری کے اخراجات کا بندوبست حکومت اپنے وسائل سے کرے اور کام شروع کرنے سے پہلے ان مراحل کو مکمل کرے۔

ix. حکومت پنجاب اس بات کو یقینی بنائے گی کہ قرضہ کی رقم سے متعلقہ تمام اخراجات کاریکارڈ اور اکاؤنٹ معیاری اصولوں کے تحت رکھا جائے گا اور اس کا سالانہ آڈٹ ہو گا۔

Project Readiness Financing for Punjab Water
Resources Management

میں فنڈز کو مندرجہ ذیل منصوبوں کی تیاری پر استعمال کیا جائے گا۔

- i. ڈیرہ غازی خان کینال سسٹم کی از سر نو تشکیل اور اپ گریڈنگ۔
- ii. بالائی جہلم کینال سسٹم (Upper Jhelum Canal System) کی بحالی اور اپ گریڈنگ
- iii. ڈیرہ غازی خان اور راجن پور میں Hill Torrents۔
- iv. گریٹر قتل کینال پراجیکٹ فیز III ڈھنگانہ (Dhingana) برانچ، نور پور برانچ (Noorpur) اور محمود سب برانچ کینال
- v. آر کیو، کیوبی اور بی ایس (R-Q, Q-B & B-S) لنک نہروں کی دوبارہ تشکیل اس منصوبے کا مقصد پنجاب گروتھ اسٹریٹجی 2018 کے مطابق ہے۔ اس منصوبے سے فصلوں کی پیداواری صلاحیت میں بہتری، پانی کا موثر استعمال، جدید ٹیکنالوجی کا پھیلاؤ، سیلاب سے حفاظت اور ماحولیاتی تبدیلی اور ماحولیاتی ماحول کے پہلوؤں کا جائزہ لیتا ہے۔

تیسرے پراجیکٹ کے فنڈز کو چو بارا (Choubara) برانچ کینال سسٹم (فیز II) کی تعمیر اور جی ٹی سی پی (GTCP) کے فیز I، (Mankera Branch System) اور فیز II (Choubara Branch System) کے کمانڈ ایریا ڈویلپمنٹ (سی اے ڈی) کے لئے استعمال ہوں گے۔

اس کا مقصد ایک بڑی مقامی آبادی کے لئے روزگار کی فراہمی ہے، اس منصوبے سے خریف فصلوں کی پیداوار 12,032 ٹن / سالانہ سے بڑھ کر 270,378 ٹن / سالانہ تک ہوگی جس سے منصوبے کے علاقے کے لوگوں میں خوشحالی آئے گی۔ جلال پور اریگیشن پراجیکٹ کے قرضہ کی رقم کو مندرجہ ذیل کاموں پر خرچ کیا جائے گا۔

(1) Out Put جلاپور نہر 115 کلومیٹر لمبائی مع 23 ڈسٹریبیوٹرز اور سات ماسٹرز کی تعمیر اور 16 برساتی نالوں کی Channelization کا کام۔

(2) Out Put واٹر پوزر ایسوسی ایشن (WUA) کی تشکیل۔ 485 کھال پکے بنانے۔ لیزر کے ذریعہ 1,29,136 ایکڑ رقبہ کو ہموار کرنا اور 1941 ایکڑ رقبہ پر ڈرپ اریگیشن کا نظام قائم کرنا۔

(3) Out Put کسانوں کو جدید طرز پر زراعت کی معلومات اور ٹریننگ مہیا کرنا اور 664 نمائشی فارمز کی تشکیل۔

قرضہ سے عوام کو مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوں گے۔

i. نہری پانی دستیاب ہونے سے کسانوں کی زرعی پیداوار بڑھے گی اور خوشحالی آئے گی۔

ii. برساتی نالے چونکہ نمک کے پہاڑوں سے آتے ہیں اس لئے اپنے ساتھ نمکین پانی لاتے ہیں جس سے لوگوں کی زمینوں میں شور (Salinity) پیدا ہوتا ہے اور زیر زمین پانی کڑوا ہو جاتا ہے۔ برساتی نالوں کی Channelization سے زمین کی خرابی دور ہوگی اور زیر زمین پانی بھی ٹھیک ہو جائے گا۔

iii. جدید زرعی طریقوں کو اپنانے سے کسانوں کی آمدن میں خاطر خواہ اضافہ ہوگا اور علاقہ میں سکول، کالج اور مارکیٹیں قائم ہوں گی اور کاروبار بڑھے گا جس سے روزگار کے مواقع بڑھیں گے۔

جناب سپیکر: اب نماز مغرب کے لئے پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب

کے لئے پندرہ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(وقفہ نماز مغرب کے بعد جناب سپیکر 5 بج کر 45 منٹ پر کرسیِ صدارت پر متمکن ہوئے)

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محترمہ خدیجہ عمر، محترمہ حنا پرویز بٹ، محترمہ عظمیٰ کاردار اور بہت سے دوسرے معزز ممبران نے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ

234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ناروے میں قرآن مجید کی بے حرمتی کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت طلب کی ہے۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ناروے میں قرآن پاک کی بے حرمتی کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ناروے میں قرآن پاک کی بے حرمتی کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ نمبر 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ناروے میں قرآن پاک کی بے حرمتی کے حوالے سے ایک مذمتی قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

ناروے میں قرآن پاک کی بے حرمتی کی پُر زور الفاظ میں مذمت

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان ناروے میں قرآن پاک کی بے حرمتی پر اپنے دکھ اور رنج کا اظہار کرتا ہے۔ ناروے کی ایک انتہا پسند اسلام مخالف تنظیم سیان کی ریلی میں قرآن پاک کی بے حرمتی کی گئی جس سے تمام مسلم امہ میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔

یہ ایوان اس واقعے کی پُر زور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور حکومت پاکستان سے سفارش کرتا ہے کہ وہ ناروے کی حکومت سے اس واقعے کے ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کرے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ آئندہ ایسے واقعات کا اعادہ نہ ہو۔ مزید یہ کہ اس واقعے کو بین الاقوامی سطح پر اُٹھایا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان ناروے میں قرآن پاک کی بے حرمتی پر اپنے دکھ اور رنج کا اظہار کرتا ہے۔ ناروے کی ایک انتہا پسند اسلام مخالف تنظیم سیان کی ریلی میں قرآن پاک کی بے حرمتی کی گئی جس سے تمام مسلم امہ میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔

یہ ایوان اس واقعے کی پُر زور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور حکومت پاکستان سے سفارش کرتا ہے کہ وہ ناروے کی حکومت سے اس واقعے کے ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کرے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ آئندہ ایسے واقعات کا اعادہ نہ ہو۔ مزید یہ کہ اس واقعے کو بین الاقوامی سطح پر اُٹھایا جائے۔"

چونکہ یہ ایک متفقہ قرارداد ہے اور اس قرارداد کی مخالفت ہو ہی نہیں سکتی۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان ناروے میں قرآن پاک کی بے حرمتی پر اپنے دکھ اور رنج کا اظہار کرتا ہے۔ ناروے کی ایک انتہا پسند اسلام مخالف تنظیم سیان کی ریلی میں قرآن پاک کی بے حرمتی کی گئی جس سے تمام مسلم امہ میں شدید غم و غصہ پایا جاتا ہے۔

یہ ایوان اس واقعے کی پرزور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور حکومت پاکستان سے سفارش کرتا ہے کہ وہ ناروے کی حکومت سے اس واقعے کے ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کا مطالبہ کرے اور اس بات کو یقینی بنائے کہ آئندہ ایسے واقعات کا اعادہ نہ ہو۔ مزید یہ کہ اس واقعے کو بین الاقوامی سطح پر اٹھایا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب سپیکر: اگلی قرارداد محترمہ شاہینہ کریم، محترمہ سبین گل خان، محترمہ شاہدہ احمد ایم پی ایز کی ہے وہ اپنی قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کے لئے تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ: "قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ڈیرہ غازی خان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کے نام کی تبدیلی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ڈیرہ غازی خان انسٹیٹیوٹ

آف کارڈیالوجی کے نام کی تبدیلی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ڈیرہ غازی خان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کے نام کی تبدیلی کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: اب محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

ڈیرہ غازی خان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کا نام فتح محمد بزدار

انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی رکھنے کا مطالبہ

محترمہ شاہینہ کریم: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ڈیرہ غازی خان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کا نام

فتح محمد بزدار انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، ڈیرہ غازی خان رکھا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ ڈیرہ غازی خان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کا نام

فتح محمد بزدار انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، ڈیرہ غازی خان رکھا جائے۔"

MS AZMA ZAHID BOKHARI: Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے اس قرارداد کو oppose کیا ہے۔ جی، محترمہ! آپ اس

قرارداد پر بات کر لیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! قواعد کی معطلی کے بعد یہ Resolutions آرہی ہیں تو ہمارے پاس ان Resolutions کی کاپیاں نہیں ہیں۔ اگر آپ کو یاد ہو کہ پاکستان تحریک انصاف ناموں کے اوپر بڑا اعتراض کرتی رہی ہے۔ اُن کا خیال یہ ہوتا تھا کہ شخصیات کے نام کے اوپر اس طرح سے politics نہیں ہونی چاہئے۔ تصویریں کل بُری لگتی تھیں آج سب حلال ہے۔ نام کل تک بُرے لگتے تھے آج سب حلال ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتی ہوں کہ جناب عثمان احمد خان بُزدار، وزیر اعلیٰ پنجاب کے والد صاحب بڑے قابل احترام ہیں لیکن اگر نام تبدیل بھی کرنا ہو تو ڈی جی خان کے اندر بڑے اچھے اور بڑے competent لوگ ہیں جن کی ڈیرہ غازی خان کے حوالے سے بہت بڑی خدمات ہوں گی اور یہ کام وہاں کے مقامی لوگوں کو کرنا چاہئے، rather کہ آپ صرف ایک وزیر اعلیٰ کو خوش کرنے کے چکر میں آپ اُن کے والد صاحب کے نام پر ایک ہسپتال کا نام رکھنا چاہتے ہیں۔ یہ قطعی طور پر نامناسب اور غلط ہے۔ میں اُس پالیسی کی مخالفت کر رہی ہوں جو کل تک ہمیں حکومت میں آنے سے پہلے بتائی گئی تھی کہ شخصیات کے اوپر اداروں کے نام نہیں ہونے چاہئیں، شخصیات کی تصویریں نہیں لگنی چاہئیں۔ آج اگر اُسی کو کاپی کر کے یہ حکومت تبدیل کرنے جارہی ہے تو یہ قطعی طور پر غلط ہے اور میں اس کی پُر زور مخالفت کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ کا پوائنٹ آگیا ہے لہذا آپ تشریف رکھیں۔ دیکھیں، دو چیزیں ہیں ایک چیز تو یہ ہے کہ یہ ہسپتال ابھی نہیں بنا ابھی اس ہسپتال کا صرف سنگ بنیاد رکھا گیا ہے۔ اگر یہ ہسپتال پہلے سے بنا ہوا ہو تا تو پھر آپ کی بات بالکل صحیح تھی یعنی کوئی اور بنائے تو اُس کے اوپر اپنا نام نہیں ہونا چاہئے یہ fact ہے اور میں نے بے شمار کام کئے ہیں تو میرے کاموں کے ساتھ جو حشر ہوا ہے وہ سارے جانتے ہیں اس لئے مجھے اس کے بارے میں بڑا تلخ تجربہ ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں تو قرارداد کی مخالفت کر رہی ہوں لیکن ہمارے بے تحاشا projects کے اوپر تختیاں لگائی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ تشریف رکھیں آپ کا پوائنٹ آگیا ہے۔ جی، وزیر قانون!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پیسے لے کر لائل پور کا نام بھی فیصل آباد کیا گیا تھا۔

جناب سپیکر: جناب خلیل طاہر سندھو! آپ جو بات کر رہے ہیں تب آپ پیدا ہی نہیں ہوئے تھے تو اس بات کو چھوڑ دیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے جن خیالات کا اظہار کیا اور آپ نے اُس کی وضاحت فرمادی کہ یہ پہلے سے قائم شدہ کسی ادارے کا نام نہیں ہے بلکہ یہ ایک نیا ادارہ بننے جا رہا ہے۔ یہ ادارہ حقیقتاً اور واقعاً جناب عثمان احمد خان بزدار، وزیر اعلیٰ پنجاب کی ذاتی کاوشوں سے وہاں قائم ہوا ہے۔

جناب سپیکر! محترمہ نے دوسری بات فرمائی کہ وہاں پر اور بہت سارے اہم لوگ موجود ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ڈیری غازی خان یا اُن پسماندہ علاقوں کا رونا ہی یہ ہے کہ اُن علاقوں میں سے جو اہم لوگ صدر، گورنر یا وزیر اعلیٰ رہے ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں اس بات کی توفیق نہیں دی کہ وہ وہاں پر کوئی ایسا انسٹیٹیوٹ بنائیں۔

جناب سپیکر! تیسری بات یہ ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی اچھا کام کرے تو اُس کے نام کے ساتھ اُس ادارے کو منسوب کر دیا جائے تو اس میں کوئی بُری بات نہیں ہے۔ قائد حزب اختلاف یہاں پر موجود ہیں اُن کی فیملی نے بے شمار جگہ پر ہسپتال بنائے، کالج بنائے، یونیورسٹیز بنائیں اور آج اُن تمام کا نام میاں محمد نواز شریف یا میاں محمد شہباز شریف کے نام سے منسوب ہے اُس وقت تو کسی نے اعتراض نہیں کیا تو میں سمجھتا ہوں کہ جو شخص اچھا کام کرے اگر ہم اُس کو due credit دیں اور ایک ایسی شخصیت جن کے بارے میں آپ نے خود فرمایا سردار فتح محمد بزدار ایک طویل عرصہ تک اس معزز ایوان کے ممبر بھی رہے اور اُن کی خدمات بھی ہیں اور پھر میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت جنوبی پنجاب کے لئے جناب عثمان احمد خان بزدار کی جو خدمات ہیں اُس کے نتیجے میں اگر اس انسٹیٹیوٹ کا نام اُن کے والد صاحب کے نام پر رکھ دیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی بُرائی کی بات نہیں ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: محترمہ! ڈیری غازی خان میں کارڈیالوجی ہسپتال بن رہا ہے جو آپ کے دور میں نہیں بنا تو آپ کو خوش ہونا چاہئے کہ ایک اچھا کام ہو رہا ہے۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے لہذا اب سوال یہ ہے کہ:
 "اس ایوان کی رائے ہے کہ ڈیرہ غازی خان انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی کا نام
 فتح محمد بُزدار انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، ڈیرہ غازی خان رکھا جائے۔"
 (قرارداد منظور ہوئی)

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس 359 محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

لاہور: گلے پر پتنگ کی ڈور پھرنے

سے 35 سالہ نوجوان کی ہلاکت سے متعلق تفصیلات

محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
 (الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "92" مورخہ 18- نومبر 2019 کی خبر کے مطابق لاہور
 مغلیہ سہاواڑی کے علاقہ میں 35 سالہ نوجوان محمد عامر کے گلے پر پتنگ کی ڈور
 پھرنے سے موقع پر ہی اُس کی موت واقع ہو گئی تھی؟
 (ب) مذکورہ واقعہ کے اندراج مقدمہ کے سلسلہ میں کی گئی پیشرفت اور پولیس کی کارروائی
 سے متعلق تفصیلاً آگاہ فرمائیں؟
 جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ
 درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا اور اس میں ایک شخص جاں بحق ہوا۔ اس پر مقدمہ نمبر 1848
 مورخہ 11-17-2019 جرم 322 تپ اور کائیٹ فلائنگ ایکٹ تھانہ مغل پورہ درج ہوا۔
 چونکہ یہ نوجوان پہلے زخمی ہوا تھا جس کی بعد میں موت واقع ہو گئی اور بعد ازاں جرم 302 کا ایذا دکر
 دیا گیا۔

جناب سپیکر! اس مقدمہ میں تین لوگ نامزد ہوئے تھے جن میں سے ایک محمد قاسم ولد عتیق گرفتار ہو کر جوڈیشل ہو چکا ہے اور دو ملزمان نے ابھی عبوری ضمانت کرائی ہوئی ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ ان کی عبوری ضمانت reject کر اکر انہیں بھی گرفتار کر کے قانون کے مطابق سزا دلوائی جاسکے۔

جناب سپیکر! میں یہاں ایک بات ضرور عرض کرنا چاہوں گا کہ کائیٹ فلائنگ کے حوالے سے جہاں تک قانون نافذ کرنے والے اداروں کی ذمہ داری ہے اتنی ہی ماں باپ کی بھی ذمہ داری ہے اور معزز ذمہ دار شہریوں کی بھی ذمہ داری ہے کہ اس کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ کائیٹ فلائنگ والوں کے خلاف 2018 میں صرف 37 مقدمات درج کئے گئے تھے لیکن 2019 میں موجودہ حکومت کے آنے کے بعد 103 مقدمات درج کئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! میں صرف ایک تھانے کی figures آپ کو دے رہا ہوں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس سے گورنمنٹ کی intention کا آپ کو اندازہ ہو گا کہ ہم سختی کے ساتھ اس پر کنٹرول کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر کہیں اکا دکا واقعات ہوتے ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ قانون کے مطابق ان کے خلاف سخت سے سخت کارروائی کی جائے گی۔

جناب سپیکر: اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آگیا ہے لہذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ عظمیٰ کاردار کا ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

شیخوپورہ: گھریلو ملازمہ کا زیادتی کے بعد قتل

360: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "دنیا" نیوز مورخہ 19- نومبر 2019 کی خبر کے مطابق تھانہ سٹی "اے" ڈویژن کے علاقہ نشاط ٹاؤن میں 16 سالہ گھریلو ملازمہ کو مبینہ زیادتی اور تشدد کے بعد قتل کر دیا گیا۔ مقتولہ زینب کی لاش کو مردہ حالت میں پھینک کر ملزم فرار ہو گئے؟

(ب) اس واقعہ کا پولیس حکام نے کیا ایکشن لیا ہے۔ اس کی اب تک کی پیشرفت سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و ہیٹ المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں اس میں تھوڑی سی تصحیح کرنا چاہتا ہوں کہ جو واقعات معزز ممبر نے بیان کئے ہیں تو یہ اس طرح نہیں ہیں۔ یہاں تاثر یہ دیا گیا ہے کہ شاید اس سے زیادتی کے بعد قتل کیا گیا ہے۔ اصل صورتحال یہ ہے کہ مقتولہ زینب عمران ورک کے گھر میں مردہ پائی گئی تھی تو اس وقت ملزم جس کو نامزد کیا گیا اور اس کا ڈرائیور جس کو بھی ملزم نامزد کیا گیا وہ دونوں گھر پر موجود نہیں تھے لیکن اس کی صرف والدہ گھر پر موجود تھیں۔ اصل ملزم جس کے متعلق قتل کا تاثر دیا گیا ہے یا جس کے خلاف ایف آئی آر درج کرائی گئی ہے اس کا نام عمران ہے۔ اس وقت تک پولیس کی تفتیش کے مطابق عمران وقوعہ والے دن پاکستان میں موجود ہی نہیں تھا۔ اس کی ہم نے ساری travel history نکوالی ہے وہ اس دن ملک میں موجود نہیں تھا۔ جہاں تک اس کے ڈرائیور کا تعلق ہے تو وہ بھی ملزم عمران کی بیوی کو لے کر شہر سے باہر گیا ہوا تھا۔ اس کی اس دن لاہور میں موجودگی نہیں پائی جا رہی۔ ہم نے ان دونوں کا ٹیلیفون ریکارڈ بھی نکالا ہے اس کے مطابق بھی اس کا ڈرائیور لاہور میں موجود نہیں تھا۔ اس کے علاوہ ہم نے samples لے کر Forensic Lab میں بھیجے ہیں۔ اس وقت تک جو میڈیکل رپورٹ آئی ہے اس میں زیادتی کا ذکر نہیں ہے بلکہ ایک دوائی Duraflex زیادہ مقدار میں کھانے کے بعد یہ واقعہ ہوا ہے۔ یہ بظاہر اس وقت کی تفتیش کے مطابق خودکشی کی واردات لگتی ہے۔

جناب سپیکر! اس پر میں تھوڑا سا مزید عرض کر دیتا ہوں کہ خودکشی کی وجوہات یہ ہیں کہ مقتولہ زینب کے والدین اس کی شادی زبردستی کراچی میں ایک شخص سے کرنا چاہتے تھے جو مقتولہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔ اس سے پہلے مقتولہ کے مالک عمران نے اس کے گھر والوں کو شکایات بھی بھیجیں تھیں کہ اس کا کسی شخص کے ساتھ ٹیلیفون پر رابطہ ہے آپ اپنی بچی کو کنٹرول کریں۔ انہوں نے باقاعدہ اس سے موبائل چھین کر اس کے والدین کو دو دفعہ دیا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ زیادتی کی واردات نہیں ہے بلکہ خودکشی کی واردات ہے۔ بہر حال forensic report آنے

کے بعد کسی حتمی نتیجہ پر پہنچا جائے گا لیکن دو بندے جن کو نامزد کیا گیا تھا وہ دونوں شامل تفتیش ہیں اور پولیس ان سے تفتیش کر رہی ہے۔

جناب سپیکر: اس توجہ دلاؤ نوٹس کا جواب آگیا ہے لہذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔

تحریک التوائے

جناب سپیکر: اب ہم تحریک التوائے کا لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کا نمبر 19/672 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ جی، محترمہ! آپ اپنی تحریک التوائے کا پڑھیں۔

گنگارام ہسپتال میں مدر اینڈ چائلڈ بلاک کا منصوبہ التواء کا شکار

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 5- اکتوبر 2019 کی خبر کے مطابق گنگارام ہسپتال لاہور میں مدر اینڈ چائلڈ بلاک کا منصوبہ التواء کا شکار، منصوبے کی لاگت کا تخمینہ 6- ارب روپے بجٹ میں 50 کروڑ روپے مختص کئے گئے۔ پنجاب حکومت کا گنگارام ہسپتال میں مدر اینڈ چائلڈ بلاک بنانے کا منصوبہ التواء کا شکار ہو گیا۔ ماں بچہ کی صحت کا منصوبہ فی الحال کاغذوں تک محدود ہے۔ رواں سال منصوبے کی لاگت کا 6- ارب روپے کا تخمینہ لگایا گیا لیکن بجٹ میں صرف 50 کروڑ روپے مختص کئے گئے۔ محکمہ صحت پنجاب کی جانب سے منصوبے پر ابھی تک کوئی پیشرفت نہیں کی گئی۔ اس منصوبے سے گنگارام ہسپتال میں ماں بچہ کی صحت کی طبی سہولیات دی جانی تھیں جو کہ ابھی تک اس ہسپتال میں میسر نہیں۔ اس خبر سے لاہور سمیت صوبے بھر کی عوام میں شدید پریشانی پائی جاتی ہے اور ان کا مطالبہ ہے کہ حکومت ماں اور بچے کی صحت کے حوالے سے بنائے جانے والے منصوبے کے لئے فی الفور فنڈز مہیا کر کے مدر اینڈ چائلڈ بلاک کو تعمیر کیا جائے کیونکہ ہسپتال میں ماں بچہ کی صحت کے حوالے سے بہت سی پریشانیاں لاحق ہیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! لنگارام ہسپتال لاہور میں مدر اینڈ چائلڈ بلاک کا منصوبہ کسی التواء کا شکار نہیں ہے۔ یہ منصوبہ موجودہ مالی سال 20-2019 میں شروع کیا گیا ہے۔ منصوبے کا PC-I تیار ہو چکا ہے جس کے مطابق منصوبے کی لاگت تخمینہ 6380 ملین روپے لگایا گیا ہے اور اس کے لئے 50 کروڑ روپے موجودہ مالی سال کے اندر مختص کئے گئے ہیں۔ اس منصوبے کی مدت چار سال ہے، منصوبے کا PC-I پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ میں منظوری کے مرحلے میں ہے۔ اس کی منظوری کے بعد درکار فنڈز مہیا کر دیئے جائیں گے۔ اس منصوبے سے ماں بچے کی صحت کے لئے جو طبی سہولیات دی جانی ہیں وہ کسی حد تک ہسپتال میں میسر ہیں جبکہ منصوبہ کی تکمیل کے بعد جدید سہولیات جو کہ عالمی معیار کے مطابق ہوں گی وہ مہیا کی جائیں گی۔ یہ کہنا کہ منصوبے پر کوئی پیشرفت نہیں ہو رہی تو یہ غلط بات ہے۔ اس کی سب چیزیں تیار ہیں اور انشاء اللہ اگلے سال کے شروع میں اس کی باقاعدہ ground breaking بھی ہو رہی ہے۔ اس منصوبے پر پیشرفت جاری ہے اور موجودہ مالی سال میں اگر مزید فنڈز درکار ہوئے تو وہ بھی حکومت کی طرف سے مزید بڑھائے جائیں گے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/680 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ جی، محترمہ! آپ اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

لاہور میں خطرناک عمارتوں میں اضافہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" کی اشاعت مورخہ 17-اکتوبر 2019 کی خبر کے مطابق میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور تازہ سروے کے مطابق شہر میں خطرناک عمارتوں میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے اور ان کی تعداد 508 ہو چکی ہے۔ محکمہ ان عمارتوں کو فوری خالی کرانے کے نوٹس جاری کرتا ہے۔ محکمہ اور

میٹروپولیٹن کارپوریشن نے حالیہ بارشوں میں چھتیں گرنے کے واقعات رپورٹ ہونے پر سروے کرایا لیکن مزید کارروائی ہونا باقی ہے۔ ان خطرناک عمارتوں کے مکین اپنی زندگیوں کے حوالے سے بہت فکر مند ہیں۔ انہوں نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ان عمارتوں کی بحالی، تعمیر و مرمت پر کام کو تیز کیا جائے تاکہ وہ کسی ناگہانی حادثے کا شکار نہ ہوں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ جو تحریک التوائے کارپیش کی گئی ہے تو یہ درست ہے کہ لاہور میں بیشمار عمارتیں ایسی ہیں کہ جن کو رہائش کے لئے خطرناک declare کیا گیا ہے اور یہ ایک continuous process ہے جس کے تحت میٹروپولیٹن کارپوریشن ان کو منہدم کرنے کے لئے کارروائی کرتی رہتی ہے۔ میں ایک بات سے اتفاق نہیں کرتا کہ جس طرح محترمہ نے فرمایا ہے کہ ان خطرناک عمارتوں کے مکین اپنی زندگیوں کے حوالے سے بہت فکر مند ہیں۔ اگر وہ فکر مند ہوں اور ہمارے ساتھ تعاون کریں تو ہمیں یہ عمارتیں خالی کرانے میں ایک دن بھی نہیں لگتا۔ سب سے بڑی resistance انہی مکینوں کی طرف سے آتی ہے جو وہاں پر رہ رہے ہیں۔ ہم کوشش یہ کر رہے ہیں اور جیسے میں نے پہلے کہا کہ ایک continues process کے تحت ہم کارروائی کرتے ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ میں متعلقہ محکمہ کو ہدایت جاری کروں گا کہ اس سلسلے میں مزید تندہی سے کام کریں اور خطرناک عمارتوں کے حوالے سے بعض جگہوں پر stay orders ہیں تو ان کو vacate کروانے کی کوشش کریں۔ اس سلسلے میں انشاء اللہ تعالیٰ کارروائی ضرور ہوگی۔

جناب سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس قرار داد کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ Laying of reports ہیں۔ جی، وزیر قانون!

مختسب پنجاب کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2017 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I lay the Annual Report of Ombudsman Punjab for the year 2017.

MR SPEAKER: The Annual Report of Ombudsman Punjab for the year 2017 has been laid. Minister for law!

لاہور، گوجرانوالہ، راولپنڈی اور سرگودھا ڈویژنوں
کی کیٹل مارکیٹ مینجمنٹ کمپنیوں کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ
برائے سال 2016-17 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I lay the Audit Report on the Accounts of Cattle Market Management Companies of Lahore, Gujranwala, Rawalpindi & Sargodha Divisions for the Audit Year 2016-17.

MR SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of Cattle Market Management Companies of Lahore, Gujranwala, Rawalpindi & Sargodha Divisions for the Audit Year 2016-17 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No. 2 for examination and report within one year. Minister for Law!

حکومت پنجاب کے حسابات مد بندی
برائے مالی سال 2016-17 کا ایوان میں پیش کیا جانا

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**
Mr Speaker! I lay the Appropriation Accounts of Government of the Punjab for the Financial year 2016-17.

MR SPEAKER: The Appropriation Accounts of Government of the Punjab for the Financial year 2016-17 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No. 2 for examination and report within one year. Minister for Law!

حکومت پنجاب کا مالی گوشوارہ برائے
مالی سال 2016-17 کا ایوان میں پیش کیا جانا

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**
Mr Speaker! I lay the Financial Statement of the Government of the Punjab for Financial year 2016-17.

MR SPEAKER: The Financial Statement of the Government of the Punjab for Financial year 2016-17 has been laid and is referred to the

Public Accounts Committee No. 2 for examination and report within one year. Minister for Law!

چیف میٹروپولیٹن پلانز اور چیف ٹاؤن پلانز، یوڈی ونگ ایل ڈی اے لاہور،
ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ لاہور حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ
رپورٹ برائے سال 2014 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I lay the Special Audit Report on the record of Chief Metropolitan Planner & Chief Town Planner, UD-Wing LDA, Lahore, HUD & PHE Department, Lahore, Government of the Punjab for the year 2014.

MR SPEAKER: The Special Audit Report on the record of Chief Metropolitan Planner & Chief Town Planner, UD-Wing LDA, Lahore, HUD & PHE Department, Lahore, Government of the Punjab for the year 2014 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No. 2 for examination and report within one year. Minister for Law!

سی اینڈ ڈبلیو، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای، آبپاشی، ایل جی اینڈ سی ڈی
ڈیپارٹمنٹس، بی آئی ایس ای راولپنڈی حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس
کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 2017-18 کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I lay the Audit Report on the Accounts of C&W, HUD & PHE, Irrigation, LG&CD Departments & BISE Rawalpindi, Government of the Punjab for the Audit Year 2017-18.

MR SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of C&W, HUD & PHE, Irrigation, LG&CD Departments & BISE Rawalpindi, Government of the Punjab for the Audit Year 2017-18 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No. 2 for examination and report within one year. Minister for Law!

ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر گجرات، محکمہ داخلہ حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس
کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال 2016-17 کا ایوان میں پیش کیا جانا

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**
Mr Speaker! I lay the Special Audit Report on the Accounts of District Police Officer Gujrat, Home Department, Government of the Punjab for the Audit year 2016-17.

MR SPEAKER: The Audit Report on the Special Audit Report on the Accounts of District Police Officer Gujrat, Home Department, Government of the Punjab for the Audit year 2016-17 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No. 2 for examination and report within one year. Minister for Law!

پبلک سیکٹر کمپنیز (والیم-iii) حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ
برائے سال 2017-18 کا ایوان میں پیش کیا جانا

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**
Mr Speaker! I lay the Audit Report on the Accounts of Public Sector Companies (Vol-III) Government of the Punjab for the Audit year 2017-18.

MR SPEAKER: The Audit Report on the Accounts of Public Sector Companies (Vol-III) Government of the Punjab for the Audit year

2017-18 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No. 2 for examination and report within one year.

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ کا کیا پوائنٹ آف آرڈر ہے؟ اگر ایک منٹ کی بات ہے تو کر لیں۔
محترمہ سعدیہ سہیل رانا: بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! ابھی دو دن پہلے ایک واقعہ ہوا جو میڈیا پر بھی بہت دکھایا گیا کہ ایک استاد نے کچھ students کو ہلہ گلہ کرنے اور بدتمیزی کرنے پر کالج سے نکالا۔ وہ فوٹج بہت دکھائی گئی کہ استاد کو جس طرح students نے مارا پیٹا اور پریشر ڈال کر رپورٹ بھی واپس لے لی گئی۔ میری اس ہاؤس سے استدعا ہے کہ استاد کا احترام بہت ضروری ہے۔ خواہ وہ اپنی رپورٹ واپس بھی لے لیں لیکن ریاست کو اپنی Writ قائم کر کے شاگردوں کو قرار واقعی سزا دینی چاہئے۔

جناب سپیکر: جی، آپ منسٹر صاحب کو بتادیں۔ اب مسودہ قانون پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کی جائے گی۔

Minister for law may move the motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I move:

"That the requirements of rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules *ibid*, for immediate consideration of the Punjab Public Private Partnership Bill 2019."

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! پہلے میں پڑھ تولوں۔
 جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں نے صحیح oppose کیا ہے۔
 جناب سپیکر: جی، آپ غلط کھڑے ہوئے ہیں۔
 جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں بتاتا ہوں۔
 جناب سپیکر: جب میں پڑھوں گا تب ہاؤس کی یہ پراپرٹی بنے گی۔ اوپر سے دیکھیں تو پتا چلتا ہے کہ
 آپ کا ماشاء اللہ سات فٹ قد ہے لیکن آپ ابھی تک کھڑے ہیں۔
 جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں آپ کے برابر ہوں۔
 جناب سپیکر: مجھ سے آپ زیادہ بڑے ہیں۔

The motion moved is:

"That the requirements of rule 95 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules *ibid*, for immediate consideration of the Punjab Public Private Partnership Bill 2019."

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں oppose کرتا ہوں۔

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، اب آپ oppose کر سکتے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں بات کرتا ہوں۔ جس rule 234 کے تحت اس کو suspend کرایا جا رہا ہے اُس کا پہلا حصہ relevant ہے جو میں پڑھ دیتا ہوں۔

234. Suspension of Rules:

Whenever any inconsistency or difficulty arises in the application of these rules.

جناب سپیکر! ان کی ایک difficulty کا مجھے پتا ہے جس کی میں وضاحت کر دیتا ہوں لیکن اس کے علاوہ رولز suspend کرنے کی وجہ یہی ہے کہ کوئی تضاد یا مشکل ہو۔ رولز میں یہی ذکر ہے کہ جب کوئی مشکل پیش آجائے یا اُس میں تضاد آجائے تو پھر یہ رولز suspend ہو سکتے ہیں۔ وزیر قانون کی ایک مشکل کا مجھے پتا ہے جس کی وجہ سے یہ رولز suspend ہوئے ہیں۔ وہ مشکل یہ ہے کہ اس ہاؤس کی تشکیل ہوئے تقریباً 14 ماہ ہو گئے ہیں، یہ روایت تھی کہ PAC-1 کی Chairmanship اپوزیشن کے پاس ہوگی جیسے میاں محمود الرشید بھی اُسی فارمولے کے تحت پچھلے پانچ سال چیئر مین رہے۔ جب یہ ہاؤس معرض وجود میں آیا تب سے ہماری طرف سے بھی مطالبہ تھا کہ لیڈر آف اپوزیشن کو چیئر مین PAC-1 بنایا جائے۔ اس پر گورنمنٹ نے generally agree کیا کہ ہم پنجاب اسمبلی کی روایت پر عمل کرتے ہوئے بنائیں گے لیکن delay کرتے کرتے آج 14 ماہ ہو گئے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلا کہ ہم نے پہلے سٹینڈنگ کمیٹیوں سے بائیکاٹ کیا، اُس کے بعد سات آٹھ دن پہلے ہم نے 100 کے قریب ممبران کے resignation آپ کو پیش کر دیئے۔ اس پر آپ نے حکومت اور اپوزیشن کو آپس میں بٹھا کر اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی جس میں تین ممبران حکومتی اور تین اپوزیشن کے تھے جس کی سربراہی آپ نے خود فرمائی۔ اس کا پہلا اجلاس آج ہوا ہے اور اس میں ایک sense میں بات آگے بڑھی کہ کچھ اور ٹائم ملے تاکہ اس deadlock کو توڑا جائے۔ ہاؤس میں جو قانون سازی ہو رہی ہے اس حوالے سے میں یہ کہوں گا کہ اگر ہم سٹینڈنگ کمیٹیوں کا بائیکاٹ کرتے ہیں تو رولز اس صورت میں قانون سازی کی اجازت دیتے ہیں۔ کسی specific سٹینڈنگ کمیٹی کے ٹوٹل گیارہ ارکان ہیں جس میں چھ حکومتی اور پانچ ہمارے اپوزیشن کے ہیں جبکہ کمیٹی میں کورم کی تعداد چار ہے۔ اگر حکومت چھ میں سے چار ممبر اپنے ہی حاضر کر لے تو رولز کے تحت قانون سازی کی جاسکتی ہے لیکن میرا آپ سے سوال یہ ہے کہ کیا اپوزیشن کے بغیر چاہے رولز آپ کو اجازت بھی دیتے ہوں، قانون سازی کرنی چاہئے؟ کیا پاکستان کی جمہوریت کے لئے یہ ادارے جو میں سمجھتا ہوں کہ ابھی 70 سال میں بھی طاقتور نہیں ہوئے، کیا ہم دونوں کا فرض نہیں ہے کہ اپنے اداروں کو مضبوط کریں اور اس طرح سے قانون سازی نہ کریں جس میں اپوزیشن اس ادارے سے غائب ہو؟

جناب سپیکر! میں اکثر کہتا ہوں کہ one wheeling کے ذریعے ہم اس ہاؤس کو چلانے کی کوشش نہ کریں۔ میں سیاسی بات کر رہا ہوں کہ اگر کسی سٹینڈنگ کمیٹی میں چھ ممبر گورنمنٹ یا کسی اتحادی جماعت کے ہوں گے اور کورم پورا کر کے کام کر لیں گے تو پھر یہ کمیٹی پی ٹی آئی کی کمیٹی ہوگی۔ پی ٹی آئی کے چار ارکان اپنے سیکرٹریٹ میں بیٹھ کر قانون سازی کر لیں تو اس کا اس میں کوئی فرق نہیں ہوگا کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ قانون سازی کی جو سیاسی اور جمہوری ساکھ ہے وہ damage ہوگی لہذا میری وزیر قانون سے یہ گزارش ہے کہ جو آپ کو مشکل اس rule میں ہے اس کے علاوہ مجھے کوئی مشکل نظر نہیں آتی۔ اگر اس کے علاوہ وزیر قانون کو رولز suspend کرنے والی کوئی مشکل پیش آئی ہے تو اس کی وضاحت فرمادیں لیکن جو مشکل میں نے feel کی ہے اگر یہی ہے تو اس کو حل کریں۔ جب تک قانون سازی میں آپ اپوزیشن کو on board نہیں لیتے تب تک اس قانون سازی کی کوئی credibility نہیں ہوگی۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں صرف یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 95 کو وزیر قانون suspend کروانا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! قاعدہ 234 کہتا ہے کہ inconsistency or difficulty وہ ٹھیک اپنی جگہ لیکن بات یہ ہے کہ reportedly ہم نے سنا ہے کہ جمعہ کے دن کمیٹی نے وہ بل ادھر دے دیا۔ یہ میرے ہاتھ میں جمعہ کے دن کا ایجنڈا ہے جس میں مکمل طور پر یہ بل ہاؤس میں نہیں آیا۔ جب ہاؤس کے اندر یہ بل نہیں آیا تو اس کے بعد it means یہ آپ پر لازم ہے کہ ہاؤس کے جو لوگ ہیں، ان کے پاس یہ پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ والے بل کی کاپی پہنچے۔

جناب سپیکر! اس میں سب سے پہلی irregularity یہ ہے کہ کمیٹی کے اندر اس کی reading ہونی تھی جو کہ نہیں ہوئی۔۔۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے آپ کا پوائنٹ آگیا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! حوصلے کے ساتھ ذرا مجھے بات کر لینے دیں ناں۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! اس کو repeat نہ کریں ناں اور نئی بات کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ میرے والا point fresh ہے۔ میرا پوائنٹ انہوں نے نہیں لیا بلکہ یہ fresh point ہے۔ اب اس کے لئے کم از کم تین دن mandatory ہیں کہ تین دن کے بعد جب بل lay ہو گا یعنی circulate ہو گا تو اس کے بعد انہوں نے تین دن لینے ہیں۔ ابھی تک یہ بل circulate ہی نہیں ہوا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں ناں۔ اسی rule کو suspend کر رہے ہیں اور آپ پھر وہی بات کر رہے ہیں۔ اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ جب ہاؤس کے بزنس کے لئے۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میری بات تو پوری ہو لینے دیں۔۔۔

جناب سپیکر: ویسے بھی کسی رولز کے تحت یہ ضروری نہیں ہے کہ پہلے بل lay کر دیا جائے۔ کوئی نہیں ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اگر ہم کر بھی دیں تو کچھ بھی آپ کر لیں کیونکہ انہوں نے پڑھنا نہیں ہے اور پڑھے بغیر ہی ہاؤس میں آ جانا ہے تو پھر مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی یہ اس معزز ایوان میں تشریف فرما تھے تو آپ نے رولز کو suspend کرنے کی تحریک منظور کی جس کا مطلب یہ تھا کہ وہ تین دن پورے نہیں تھے اسی لئے ہم نے ہاؤس سے خصوصی طور پر اجازت لی ہے۔ آپ کیا کر سکتے ہیں؟ جناب سپیکر! دوسری بات یہ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جناب سمیع اللہ خان نے فرمایا کہ اپوزیشن کے بغیر قانون سازی کا کوئی جواز نہیں ہے۔

جناب سپیکر! ہم نے کب اپوزیشن کو block کیا ہے؟ میں انتہائی معذرت کے ساتھ ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کے پُر زور اصرار پر وزیراعظم خصوصی طور پر اجازت لے کر سپیکر صاحب نے لیڈر آف دی اپوزیشن کو اس بات کا موقع فراہم کیا ہے کہ وہ اسمبلی کی proceedings میں حصہ لینے کے لئے اسمبلی میں تشریف لائیں اور contribution کریں۔

آپ دیانتداری کے ساتھ بتادیں کہ ان کے آنے کے بعد ان کی کیا contribution ہے؟ Legislation شروع ہوئی تو آپ کے آدھے سے زیادہ ممبران لیڈر آف دی اپوزیشن کے ساتھ اٹھ کر چلے گئے۔

جناب سپیکر! اب اس میں ہمارا کیا قصور ہے؟ ہم تو چاہتے ہیں کہ آپ کارروائی میں حصہ لیں، کام کریں لیکن آپ کام نہیں کریں گے تو ایک بات آج سے دو دن پہلے بھی میں نے واضح کی تھی اور آج بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ یہاں ہاؤس میں ہم کوئی غیر آئینی اور غیر قانونی کام نہیں کر رہے۔ جو کچھ کر رہے ہیں وہ آئین اور قانون کے تحت کر رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر کسی کی یہ سوچ ہے کہ اس طرح گورنمنٹ کو block کیا جاسکتا ہے کہ وہ legislation نہ کرے تو وہ غلط فہمی تھی۔ ہم اپنا ایک legal right استعمال کرتے ہوئے legislation کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں ایک اور بہت اہم بات کرنے لگا ہوں کہ یہاں پر پہلے بہت شور مچایا جاتا رہا کہ گورنمنٹ آرڈیننسز کے ذریعے چل رہی ہے۔ حکومت آرڈیننس کی فیکٹری ہے۔ ہم یہ سنتے رہے۔ ایک دن میرے قابل احترام بھائی نے یہ کہا کہ اگر اس معزز ایوان میں سب سے نااہل ممبر ہے تو وہ وزیر قانون ہے کیونکہ جو کچھ کیا جا رہا ہے اس کا تو کوئی وجود ہی نہیں ہے۔ جناب سپیکر! میں نے دو دن لگا کر ان کے پورے پانچ سال کے اندر جو آرڈیننسز انہوں نے کئے ہیں، وہ نکلائے ہیں۔ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اپنے پانچ سالوں کے اندر 106 آرڈیننسز جاری کئے۔ (شیم شیم)

جناب سپیکر! اب ہم نے ڈیڑھ سال میں صرف 18 آرڈیننسز کئے تھے اور اگر سالانہ اوسط نکالی جائے تو ایک سال میں 21 بنتے ہیں تو ہم آپ سے نیچے ہیں ہیں۔ 2013 میں آپ نے 9 آرڈیننسز کئے، 2015 ایک ایسا سال ہے اور میں پوچھنا چاہوں گا ہمارے اپوزیشن کے بچوں پر جو دوست بیٹھے ہوئے ہیں کہ کیا 2015 میں مارشل لاء لگ گیا تھا اور جناب محمد شہباز شریف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر پنجاب لگے ہوئے تھے کہ 36 آرڈیننس آپ نے ایک سال میں کئے۔ (شیم شیم)

جناب سپیکر! ہمیں اور اس کو reject کریں۔ ایک سال میں 36 آرڈیننس، 2016 میں 20 آرڈیننس کئے، 2017 میں 16 آرڈیننس کئے چونکہ 2018 آدھا سال تھا تو اس عرصہ کے دوران انہوں نے سات آرڈیننس کئے۔

جناب سپیکر! میں ایک اور چیز عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کوئی اخلاقیات کے بھی تقاضے ہوتے ہیں، جب 31۔ مئی 2018 کو ان کی حکومت جارہی تھی تو میں اس ہاؤس کو بتانا چاہتا ہوں کہ ان کے پاس کوئی اخلاقی جواز تھا کہ 28۔ مئی کو بھی آرڈیننس کیا ہے۔ 31۔ مئی کو آپ کی حکومت ختم ہو رہی ہے اور پانچ آرڈیننسز ایسے ہیں جو آپ نے 26، 27 اور 28۔ مئی کو کئے جو کہ gazette میں notify آپ کی حکومت کے جانے کے بعد ہوئے ہیں۔ آپ اس صوبے کے ساتھ کر کے کیا گئے ہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ اس صوبے کے قانون، قاعدہ، آئین، معیشت اور ہر چیز کی تباہی کر کے گئے ہیں۔ اگر ہم قانون اور ضابطے کے تحت کر رہے ہیں تو ہم اس کے لئے جوابدہ ہیں۔ آپ rules & regulations کے خلاف اگر کوئی بات ہے تو وہ point out کریں ہم اس کا جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جناب سمیع اللہ خان نے اپوزیشن لیڈر کے متعلق پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی چیئر مین شپ کے لئے بات کی ہے تو اس کے اوپر آج کافی discussion ہوئی تھی۔ آپ کے ساتھ آپ کی پارٹی کے لوگ تھے اور حکومت کے بھی لوگ تھے تو اس میں یہی طے ہوا تھا کہ اس میں ابھی ہمیں تھوڑا نام دیں اور proper time پر ہم انشاء اللہ کوشش کریں گے کہ یہ جو ایک چیز صرف رہ گئی ہے جو کرنے والی ہے۔ اس پر بالکل تسلی رکھیں کہ ہم آہستہ آہستہ اس پر پیشرفت کریں گے۔ یہ طے ہوا تھا۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! میں respond کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں نے اپنی گفتگو میں جس طرح کہا کہ پہلے اس کے دو حصے کر لیں جناب محمد بشارت راجا نے جو ابھی گفتگو فرمائی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ میں نے اپنی گفتگو میں بھی کہا کہ اگر یہ اپوزیشن کے بغیر legislation کرنا چاہتے ہیں تو یہ کر سکتے ہیں لیکن کیا

جمہوری اداروں کے لئے یہ مناسب ہو گا کہ اگر اپوزیشن نے resignations دے دیئے ہیں اور اگر اپوزیشن سٹینڈنگ کمیٹیوں سے باہر آگئی ہے تو اب ان کے پاس راستہ بھی بچتا ہے کہ یہ legislation کا جو process due ہے اس کو اختیار نہ کرتے ہوئے اسی لئے یہ ایسی سٹینڈنگ کمیٹی کے پاس بزنس بھیج دیتے ہیں جو سٹینڈنگ کمیٹی ابھی تشکیل بھی نہیں ہوئی اس لئے یہ اس طرح کے ہتھکنڈے legislation کے لئے استعمال کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! جہاں تک انہوں نے کہا کہ آپ نے تو پانچ سال میں آرڈیننس نہیں باقی بھی سارا کچھ کر دیا۔ یقیناً جناب عثمان احمد خان بزدار کی سربراہی میں جس طرح کا پنجاب وزیر قانون یہاں پر اسمبلی میں یہ تصویر paint کرتے ہیں تو میں کہوں گا کہ ذرا باہر جا کر پنجاب کے 11 یا 12 کروڑ عوام سے پوچھیں کہ عثمان بزدار کی سربراہی میں جو پنجاب کی حالت ہے۔۔۔

(اذان عشاء)

جناب سپیکر! میں آخری بات کرنا چاہتا ہوں کہ پی ٹی آئی ہمیشہ کچھ ماہ یا کچھ ہفتے بعد U-turn کا لفظ استعمال کرتی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے آپ کی ساری بات آگئی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! اب جو ہوا چل رہی ہے وہ یہ چل رہی ہے کہ یہ جو جناب عثمان احمد خان بزدار کی گورننس پر پندرہ ماہ سے فخر کر رہے تھے اب یہ خود ہی ان کو change کرنے لگے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، مہربانی۔

Now, the question is:

"That the requirements of rule 95 of the Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under rule 234 of the Rules *ibid*, for immediate consideration of the Punjab Public Private Partnership Bill 2019."

(The motion was carried.)

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ پنجاب 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Public Private Partnership Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr. Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Public Private Partnership Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Public Private Partnership Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The First amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Ms Azma Zahid Bokhari, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Malik Khalid Mehmood Babar, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs. Raheela Naeem, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Naseer Ahmad, Mr Javed Alla-ud-Din Sajid, Mr Muneeb ul Haq, Ms Bushra Anjum Butt, Malik Muhammad Waheed, Mr Sohaib Ahmad Malik,

Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Noor ul Amin Wattoo, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Muhammad Arshad Malik, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Aneez Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Chaudhary Ashraf Ali, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Ms Mehwish Sultana, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Public Private Partnership Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st January 2020."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Public Private Partnership Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st January 2020."

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: وزیر قانون نے اس کو oppose کیا ہے۔ جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! چونکہ آپ نے مجھے روک دیا تھا لیکن میں اپنی reservations ضرور دوں گا کیونکہ functions of the committees کے تحت کمیٹی کا یہ کام تھا کہ وہ یہاں جمعہ کو بل circulate کرتی اور اس کے بعد each and every members تک اس بل کا ڈرافٹ پہنچنا چاہئے تھا لیکن میرا وہ objection kill ہو گیا۔

جناب سپیکر! میں on record یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ due process مکمل نہیں ہوا۔ اس due process کے مکمل نہ ہونے کی وجہ سے، میں یہ بھی کہوں گا کہ لوکل گورنمنٹ بل بھی اسی طرح لایا گیا تھا۔ وہ بھی Friday کو لایا گیا تھا، ہمیں proper time بھی نہیں دیا گیا، اس کی اسی طرح سے legislation ہو گئی جو آج تک hang کر رہی ہے اور اس زیادتی کی وجہ سے پورا پنجاب اس کا نتیجہ بھگت رہا ہے۔ وہ کیس ابھی تک کورٹ میں ہے۔ اگر اُس وقت ہمیں proper time دیا جاتا تو شاید جناب محمد بشارت راجا اور ہم کسی نکتے پر اکٹھے ہو جاتے۔ اس میں ہمیں ترامیم دینے کا وقت ہی نہیں ملا اور یہ قواعد انضباط کارروائی صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 95 کو suspend کروا کر لے آئے ہیں۔ حالانکہ اگر یہ بل کل آجاتا تو کوئی قیامت نہیں آجانی تھی اور رولز بھی suspend نہ کرنے پڑتے۔ بہر حال اس کے پیچھے کیا حقیقت ہے وہ جناب محمد بشارت راجا ہی بہتر جانتے ہیں لیکن جو قانون کی اصل روح ہے اس کو kill کیا گیا ہے۔ پہلی reading proper ہوئی اور نہ ہمیں opportunity provide کی گئی کہ ہم اس پر proper ترامیم دے سکیں۔

جناب سپیکر! میں نے تھوڑا بہت اس بل کو دیکھا ہے کہ پنجاب کے 35 یا 36 محکموں کے اوپر اس بل کے ذریعے سے ایک باڈی بن رہی ہے۔ وہ باڈی یہ کام کرے گی کہ کسی محکمے کو پتا نہیں ہو گا اور وہ اوپر ہی اوپر سے for sale کسی کو بھی اٹھالیں گے، کسی ہسپتال کو اٹھالیں گے۔ ابھی آپ MTI کا حشر دیکھ لیں۔

جناب سپیکر! اگر میں کہوں گا تو شاید آپ ناراض ہوں گے کہ MTI میں اتنی عجلت نہیں کی جا رہی ہے کیونکہ ڈاکٹروں نے بڑا pressure built کیا ہوا ہے اور یہ ہے بھی حقیقت کہ اس سے سارے ہسپتال privatize ہو رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ہمیں آپ کی مدد درکار ہے آپ بھی اپنی input دیں کیونکہ یہ ایک ایسی باڈی بنا رہے ہیں کہ اس میں اپنے بندے ڈال کر، انہیں اختیارات دے کر یہ پنجاب کی کسی بھی چیز کو فروخت کر سکتے ہیں۔ یہ پنجاب کو for sale لگا رہے ہیں اور اس سے آئی ایم ایف کی شرائط پوری کی جا رہی ہیں۔ اس کے لئے خدارا پبلک کا اعتماد لیں اور انہیں on board لیں۔ کم از کم پبلک کو پتا تو ہو کہ ہمارے ساتھ ہو کیا رہا ہے۔ یہ بل انتہائی خطرناک ہے، اسے circulate ہونا چاہئے اور اس میں پبلک کی opinion لینی چاہئے اس لئے میں اس بل کی سخت مخالفت کروں گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: یہ اتنا خطرناک بل آپ کے ہاتھ میں کیسے آگیا؟ (تہقیر)

جی، وزیر قانون!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

MR KHALIL TAHIR SINDHU: Mr Speaker! Thank you. I will be so precise and I will try my best to convince the Honorable Law Minister

جناب سپیکر! اگر وہ convince ہو جائیں۔ Functions of Committees کے

Rule 154 کی second Clause یہ ہے کہ:

154(2) In the case of Bill, the Committee shall also examine whether or not the Bill violates, disregards or is otherwise not in accordance with the Constitution.

جناب سپیکر! اس بل کی کلوز 4، That is against the Constitution،

Approval of ہے 17 کلوز اس کی کلوز 17 regarding to establish the Board.

Government support کہ ایک بورڈ فیصلہ کر دے گا اور گورنمنٹ کو یہ حکم دے گا کہ ہمیں اتنی رقم چاہئے اور اتنے پیسے چاہئیں۔

جناب سپیکر! تیسری بات اس میں ٹینڈر کی ہے جو دینا چاہئے تھا لیکن اس بل میں اس کے بارے میں کسی قسم کی کوئی وضاحت نہیں کی گئی۔

جناب سپیکر! میری اس میں humble submission یہ ہے کہ کوئی اتنی جلدی نہیں ہے جس طرح آپ نے کہا کہ 28 تاریخ اور 31 تاریخ کو حکومت جانی تھی، شاید آپ کے نیچے دو تین دن ابھی حکومت نہ جائے اس لئے کوئی ایسی جلدی نہیں ہے ابھی تو اس لئے مہربانی فرمائیں کیونکہ یہ ساری چیزیں spirit of the Constitution of Pakistan کے against جاری ہیں۔

جناب سپیکر! آپ کے توسط سے میری وزیر قانون سے humble submission ہے کہ اس کو ایک دفعہ مشتہر کریں اور آپ باقی لوگوں کی بھی رائے لیں۔ یہ جو آپ بورڈ بنا رہے ہیں that is clear-cut آپ ماشاء اللہ بڑے competent ہیں لیکن یہ against the constitution ہے اور اس کی spirit کے خلاف ہے۔ No.3 جو (234) article ہے اور یہ جو رولز کی کتاب ہے شاید ہو سکتا ہے کہ میں misinterpret کر رہا ہوں لیکن یہ رولز کے بارے میں ہے، یہ legislation کی کتاب نہیں ہے اور legislation میں یہ ہے جو آپ کرنا چاہ رہے ہیں۔ That is against the constitution تو میری humble submission ہوگی کہ اس کو مشتہر کیا جائے تاکہ باقی لوگوں کی بھی رائے آسکے اور اس کا اچھا impact جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں گزارش یہ کرنا چاہوں گا کہ جناب محمد وارث شاد نے جو بات پہلے کرنی تھی وہ ابھی کی ہے۔ انہوں نے جو میری تحریک کو oppose کیا ہے وہ oppose اس لئے کیا ہے کہ اس کو عوامی رائے کے لئے مشتہر کیا جائے اور انہوں نے end میں آکر کہا کہ مشتہر کیا جائے لیکن مشتہر کرنے کی پہلے بات نہیں کی۔ اس بل کو مشتہر کرنے کی اس لئے ضرورت نہیں ہے کیونکہ یہ بل مورخہ 03-08-2019 کو پہلے آرڈیننس کے طور پر آیا، اس کے بعد اس کو فوری طور پر نافذ کیا گیا اور اسی روز اس آرڈیننس کو محکمہ قانون کی ویب سائٹ پر مشتہر کر دیا گیا جو آج تک وہاں پر موجود ہے۔

آپ کی طرف سے اور کسی پبلک کے کسی اور شخص کی طرف سے اس وقت تک ہمیں کوئی اعتراض موصول نہیں ہوا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ کو بھی اس پر کوئی اعتراض ہے تو آپ اس میں ترمیم لے آتے جس طرح ابھی بڑے پرسکون طریقے سے اپنا point of view دے رہے ہیں آپ اس کی ہر شق پر ترمیم لے کر آتے، ہم اس کا جواب دیتے اور آپ کو مطمئن کرتے لیکن میرے خیال میں ماسوائے دو ترمیم کے ایک مشتہر کرنے کی اور ایک سپیشل کمیٹی کو ریفر کرنے کے علاوہ آپ کی کوئی اور ترمیم نہیں ہے۔ آپ کی اس بل کے ساتھ commitment عوام کے مفاد کا تحفظ وہ اسی سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ دیا تو آپ نے کچھ بھی نہیں ہے اور اعتراض سب پر کر رہے ہیں۔

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Public Private Partnership Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 31st January 2020."

(The motion was lost.)

The second amendment is from: Mr Muhammad Waris Shad, Ms Azma Zahid Bokhari, Mr Khalil Tahir Sindhu, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Sami Ullah Khan, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Bilal Farooq Tarar, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Yousaf, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Malik Khalid Mehmood Babar, Malik Ahmad Saeed Khan, Mrs. Raheela Naeem, Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Naseer Ahmad, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Mr Muneeb-ul-Haq, Ms Bushra Anjum Butt, Malik Muhammad Waheed, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Rana Muhammad Iqbal Khan, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar,

Mr Muhammad Arshad Malik, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Ms Aneez Fatima, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Jamil, Mrs Gulnaz Shahzadi, Mrs Faiza Mushtaq, Chaudhary Ashraf Ali, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Ms Mehwish Sultana, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Mr Ghazanfar Ali Khan, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali and Ms Shazia Abid. Any mover except the one who has moved or discussed the earlier motion may move it.

MS MEHWISH SULTANA: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Public Private Partnership Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be referred to a Select Committee consisting of the following Members with the instructions to report thereon by 31st January 2020."

1. Mr Tanveer Aslam Malik.
2. Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt.
3. Chaudhary Adil Buksh Chattha.
4. Mr Jahangir Khanzada.
5. Rana Muhammad Afzal.
6. Ms Bushra Anjum Butt.
7. Mr Saeed Akbar Khan.
8. Mr Ali Akhtar.
9. Mr Ghazanfar Abbas.
10. Mr Muhammad Waris Aziz.
11. Mr Saeed Ahmad.
12. Ms Uzma Kardar.

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Public Private Partnership Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be referred to a Select Committee consisting of the following Members with the instructions to report thereon by 31st January 2020."

1. Mr Tanveer Aslam Malik.
2. Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt.
3. Chaudhary Adil Buksh Chattha.
4. Mr Jahangir Khanzada.
5. Rana Muhammad Afzal.
6. Ms Bushra Anjum Butt.
7. Mr Saeed Akbar Khan.
8. Mr Ali Akhtar.
9. Mr Ghazanfar Abbas.
10. Mr Muhammad Waris Aziz.
11. Mr Saeed Ahmad.
12. Ms Uzma Kardar.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: جی، اب آپ بات کریں۔

محترمہ مہوش سلطانیہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں precisely اس میں کچھ points raise کرنا چاہوں گی اور ہم نے یہ ترمیم اس لئے دی تھی کہ یہ جو The Punjab Public Private Partnership کا بل لایا جا رہا ہے اس میں ڈیپارٹمنٹ کی اتھارٹی کو چیلنج کیا جا رہا ہے اس میں جتنے بھی پرائیویٹ ڈیپارٹمنٹس ہیں وہ اپنا ماسٹر پلان پہلے خود بناتے تھے لیکن اب یہ ان کے اوپر ایک اتھارٹی لائی جا رہی ہے جس کے تحت ڈیپارٹمنٹ کے پاس یہ اتھارٹی نہیں ہوگی کہ وہ اپنی کوئی بھی

پلاننگ کر سکیں بلکہ یہ اتھارٹی ایک ماسٹر پلان بنا کر ڈیپارٹمنٹ کو دے گی اور different departments کو instructions دے گی کہ انہوں نے اس طرح سے چلنا ہے۔ I think which is not suitable for the government and for the authority.

جناب سپیکر! اس میں دوسرا problem یہ آرہا ہے کہ یہ ہمارے پیپرارولز کے ساتھ بھی conflict کر رہا ہے اور ہمیشہ سے گورنمنٹ اتھارٹی رہی ہے، گورنمنٹ ماسٹر پلان دیتی ہے اور گورنمنٹ ہی ہر چیز کی stakeholder ہوتی ہے لیکن اس میں ہم ایک پرائیویٹ گروپ کو ایک مکمل اتھارٹی دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اس میں اس کے علاوہ اور بھی بہت ساری ambiguities ہیں اور یہ تھوڑا ambiguous ہے۔ ہمیں اس میں کچھ چیزوں میں clarity چاہئے جس کے لئے میں request کروں گی کہ اس بل کو سیلیکٹ کمیٹی کو دیا جائے تاکہ وہ اس میں جتنے بھی pros and cons یا جتنے بھی اس کے issues ہیں ان کو discuss کر لیں اور اس میں مزید بہتری لائی جاسکے because ظاہر ہے کہ ہم جو لاء بناتے ہیں وہ ہمیشہ کے لئے ہوتا ہے اور long term کے لئے ہوتا ہے تو اگر بل بناتے وقت ہی اس پر اچھی طرح سے غور کر لیں گے اور مزید اس پر discussion ہو جائے گی تو ظاہر ہے وہ پنجاب کی بہتری کے لئے اور عوام کی بہتری کے لئے ہو گا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں پھر دوبارہ عرض کرنا چاہوں گا اور کہا گیا ہے کہ اس کو سپیشل کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے اور بل کے مندرجات میں نقص نکالے جا رہے ہیں۔ اگر آپ کو بل کے کچھ حصوں پر اعتراض تھا تو اس کے لئے آپ کو ترمیم لے کر آنی چاہئے تھی لیکن آپ تو صرف بات کر رہے ہیں کہ اسے سپیشل کمیٹی کو بھیج دیا جائے تو میں انتہائی معذرت کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ آپ نے کمیٹیوں کا تو بائیکاٹ کیا ہوا ہے۔ ہم بھیجیں گے بھی تو آپ نے آنا نہیں ہے تو اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ non-seriousness ہے۔

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Public Private Partnership Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Planning and Development, be referred to a Select Committee consisting of the following Members with the instructions to report thereon by 31st January 2020."

1. Mr Tanveer Aslam Malik.
2. Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt.
3. Chaudhary Adil Buksh Chattha.
4. Mr Jahangir Khanzada.
5. Rana Muhammad Afzal.
6. Ms Bushra Anjum Butt.
7. Mr Saeed Akbar Khan.
8. Mr Ali Akhtar.
9. Mr Ghazanfar Abbas.
10. Mr Muhammad Waris Aziz.
11. Mr Saeed Ahmad.
12. Ms Uzma Kardar.

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That the Punjab Public Private Partnership Bill 2019 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 4 to 54

MR SPEAKER: Second reading starts. We take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 4 to 54 of the Bill are under consideration. There is no amendment in these Clauses.

Now, the question is:

"That Clauses 4 to 54 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3, CLAUSE 2, CLAUSE 1,

PREAMBLE & LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, the Clause 3, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That the Clause 3, Clause 2 , Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Public Private Partnership Bill 2019, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Public Private Partnership Bill 2019, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Public Private Partnership Bill 2019, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون میانوالی یونیورسٹی 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the University of Mianwali Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the University of Mianwali Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the University of Mianwali Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The First amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja ur Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq,

Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir and Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

"That the University of Mianwali Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th December 2019."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the University of Mianwali Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th December 2019."

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: جی، جناب محمد بشارت راجا oppose کر رہے ہیں اب آپ بات کر لیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یونیورسٹی بہت اچھا کام ہے یہ بن رہی ہے تو پہلے ہمارے دور میں ہم نے ادھر سرگودھا یونیورسٹی کا کیمپس بنایا تھا اس کام کی پہلے بنیاد ہم نے رکھ دی تھی۔ اب اگر آپ full-fledged یونیورسٹی بنا رہے ہیں تو یہ میرا علاقہ ہے میں اس میں خوش ہوں لیکن یہ جو بل ہے اس حوالے سے میں آپ سے اس بات پر رولنگ لوں گا کہ ہم محنت کرتے ہیں اور جب کبھی اگر جناب محمد بشارت راجا ہمیں ٹائم دے دیں اور ایک دو دن کوئی tricks استعمال نہ ہوں اور ہم دے پائیں تو اس صورت میں یہ میں نے ایک، دو، تین، چار، پانچ، پتا نہیں کوئی سات آٹھ ٹرامیم۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ legislation ہو رہی ہے۔ یہ مہربانی کریں۔

جناب سپیکر: جی، No cross talk please

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! معزز ممبران legislation میں تو serious attitude رکھیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ بات کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ Clause 23، Clause 26 ہے اس پر آپ سے رولنگ چاہوں گا کہ کیا جو آفس ہے ہماری دی ہوئی ٹرامیم کو delete کر کے ایجنڈے پر بزنس میں ہماری صرف دو تین ٹرامیم لائے دو general اور ایک Clause 3 کی ہے تو اس پر میں سب سے پہلے آپ کی توجہ چاہوں گا کہ اس طرح legislation کیسے ہوگی؟

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! یہ delete کیسے ہوگئی؟ یہ WhatsApp پر تو تھی نہیں کہ delete ہوگئی ہیں آپ کی آٹھ ٹرامیم آئی ہوئی ہیں آپ نے اور کتنی ٹرامیم دی ہوئی ہیں؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میرے پاس جو circulation ہے تو اس میں تو کوئی نہیں آئی ہوئیں اور اگر آئی ہوئی ہیں تو پھر یہ مجھے کاپی دے دیں میں ان پر بولوں گا۔

جناب سپیکر: جو آپ کے پاس ایجنڈا کی کاپی ہے اس میں آپ کو ڈھونڈ دیتے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میرے پاس نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: آپ کے پاس ہے آپ نے کاغذوں کا پورا دستہ پکڑا ہوا ہے اُس میں آپ دیکھتے نہیں ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں آپ کو آکر چیک کر ادیتا ہوں ادھر نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میں نے تو آپ کے حق کی بات کی ہے کہ آپ کی ترمیم ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! بالکل ہم contribute کرنا چاہتے ہیں ہم اس لئے یہ کہہ رہے ہیں کہ اس میں کئی چیزیں ایسی nitty-gritty ہیں جس کو اور بھی درست کرنے کی ضرورت ہے چونکہ آج جو بنیاد رکھی جائے گی وہ پھر بعد میں چلتی رہے گی۔

جناب سپیکر: آپ دیکھیں! پھر آپ کو standing committees میں آنا چاہئے اُس میں آکر تجاویز دیں اگر آپ کی تجاویز اچھی ہوئیں تو سارے مانیں گے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں نے ترمیم دی ہیں اور بھی ترمیم انشاء اللہ دیں گے۔ میرا اس سلسلہ میں عرض کرنے کا مقصد تھا کہ یہ تھوڑا سا اگر publicly مشہور ہو جاتی تو اس میں اور بھی کئی قسم کی آراء آسکتی تھیں۔ یہ نیک کام ہے اور نیک کام میں کوئی رکاوٹ ڈالنے والی بات نہیں ہے لیکن اگر یہ circulate کر دیا جائے تو میں سمجھتا ہوں وہ زیادہ بہتر ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ اچھا کام ہے اچھے کام میں بلاوجہ رکاوٹ ڈالنے کی ضرورت کیا ہے اور اگر معزز ممبر کا کوئی بنیادی اعتراض ہے تو یہ بتائیں۔

جناب سپیکر! آپ کو یاد ہو گا آج جب ہماری ایڈوائزری بزنس کمیٹی کی میٹنگ ہو رہی تھی اُس میں بھی سیکرٹری صاحب کی طرف سے یہ پوائنٹ آؤٹ کیا گیا تھا کہ کچھ ترمیم ایسی ہیں جو گورنمنٹ کی طرف سے بھی ہیں اور اپوزیشن کی طرف سے بھی ہیں تو میں نے انتہائی کھلے دل کے ساتھ کہا تھا کہ اگر ہماری ترمیم اور اپوزیشن کی ترمیم identical ہیں تو ہم اپوزیشن کو credit

دیں گے کہ وہ ترمیم لے کر آجائیں لیکن وہ تب ہی ہوتا ہے جب آپ کسی کمیٹی کی میٹنگ میں آئیں، آپ کہیں بیٹھیں، آپ کوئی بزنس میں seriousness دکھائیں تو ہو سکتا ہے۔

جناب سپیکر! ان کے جو معزز ممبران اس کمیٹی میں موجود تھے میں ان کے نام نہیں لینا چاہتا کہ یہ embarrassing ہو گا باقاعدہ ان کو نوٹس ملا کمیٹی کی میٹنگ میں آتے اپنی پارٹی کا point of view وہاں پر دیتے اگر نہیں آئیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کے نہ آنے کی وجہ سے کیونکہ وہ ان ہی کے منتخب کردہ ممبران ہیں ہمارے نہیں ہیں اگر وہ نہ آئیں، contribute نہ کریں، ان کی خاطر ہم پورے ہاؤس کے بزنس کو block کر دیں یہ نامناسب ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں اس کو مشتہر کرنے کی ضرورت نہیں ہے یہ already website پر موجود ہے اور ہمیں کوئی اعتراض بھی موصول نہیں ہوا۔

MR SPEAKER: Now the motion moved and the question is:

"That the University of Mianwali Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 15th December 2019."

(The motion was lost.)

The second amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad

Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla ud Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo ud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir and Ms Rukhsana Kausar. Any mover except the one who has moved or discussed the earlier motion may move it.

MS MEHWISH SULTANA: Mr Speaker! I move:

"That the University of Mianwali Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th December 2019."

1. Mr Tanveer Aslam Malik.
2. Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt.
3. Chaudhary Adil Buksh Chattha.

4. Mr Jahangir Khanzada.
5. Rana Muhammad Afzal.
6. Ms Bushra Anjum Butt.
7. Mr Saeed Akbar Khan.
8. Mr Ali Akhtar.
9. Mr Ghazanfar Abbas.
10. Mr Muhammad Waris Aziz.
11. Mr Saeed Ahmad.
12. Ms Uzma Kardar.

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the University of Mianwali Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th December 2019."

1. Mr Tanveer Aslam Malik.
2. Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt.
3. Chaudhary Adil Buksh Chattha.
4. Mr Jahangir Khanzada.
5. Rana Muhammad Afzal.
6. Ms Bushra Anjum Butt.
7. Mr Saeed Akbar Khan.
8. Mr Ali Akhtar.
9. Mr Ghazanfar Abbas.
10. Mr Muhammad Waris Aziz.
11. Mr Saeed Ahmad.
12. Ms Uzma Kardar.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: محترمہ! اب آپ بات کر لیں۔

محترمہ مہوش سلطانیہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میانوالی یونیورسٹی کا بل آج یہاں پر پیش ہوا ہے اور اس میں obviously government majority میں ہے اور وہ اس کو پاس بھی کر لیں گے لیکن اس میں کچھ چیزیں ہیں جو کہ میں چاہتی ہوں کیونکہ اس سے پہلے میں نے بھی ہائر ایجوکیشن کے ساتھ کام کیا ہے اور مجھے تھوڑا سا ideal بھی ہے اور اس میں ہم کچھ چیزیں چاہتے ہیں کہ اب ظاہر ہے With the time these should be changed اور اس میں سب سے important یہ ہے کہ جو لوگ stakeholders ہیں جو پبلک ہے ان تک اس کا پہنچنا ضروری ہے جیسے پہلے اس کے لئے بولا کہ اس کو public opinion کے لئے publish بھی کیا جائے لیکن اس بل میں کچھ چیزیں میں پڑھ رہی تھی جو ہم نے کوشش بھی کی کہ ہم اس میں ترامیم بھی دے سکیں لیکن وہ somehow accept نہیں ہوئی ہیں لیکن اس میں کچھ بہت important points ہیں جس میں وائس چانسلر کی کوالیفیکیشن ہے جس میں ہم نے ترامیم دی تھی کہ اُس کو PHD at least ہونا چاہئے وہ اس میں mentioned نہیں ہے لیکن اس کو ضرور دیکھنا چاہئے اُس کے علاوہ کلاز 14 کا جو سیکشن 6 ہے اُس میں

The Chancellor shall appoint the Vice Chancellor for
each term of four years but he shall serve during the
pleasure of the Chancellor.

I think pleasure ایک rude word ہے کہ جب تک Chancellor کی خوشی

ہوگی وائس چانسلر کام کر سکتا ہے جب وہ ناخوش ہو جائے گا تو وہ اس کو ہٹا دے گا۔ I think this doesn't make sense اس میں بہت ساری چیزیں ہیں جو تبدیل ہونی چاہئیں ایک jurisdiction of the university ہے اُس کے بارے میں بھی ضرور opinion ہونی چاہئے

اس لئے میں recommend کروں گی کہ اس کو سیلیکٹ کمیٹیز کے سپرد کیا جائے تاکہ اس میں جو اس طرح کی چھوٹی موٹی چیزیں ہیں ان کو ہم correct کر سکیں اور اس میں مزید بہتری لاسکیں۔

جناب سپیکر! ظاہر ہے کہ یونیورسٹی long term منصوبہ ہے اور ہمارے بچوں کا مستقبل اس سے associated ہے، ایجوکیشن provide کرنا state کی ذمہ داری بھی ہے اور ہم سب اس کو اپنی responsibility سمجھتے ہیں لیکن اب ہمیں quality towards education میں جانا چاہئے اور اس کے لئے کچھ چیزیں جو کہ ہم بہتر کر لیں گے تو شاید زیادہ بہتر طریقے سے یونیورسٹی کام کر سکے تو اس لئے اس کو سیلیکٹ کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

"That the University of Mianwali Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th December 2019."

1. Mr Tanveer Aslam Malik.
2. Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt.
3. Chaudhary Adil Buksh Chattha.
4. Mr Jahangir Khanzada.
5. Rana Muhammad Afzal.
6. Ms Bushra Anjum Butt.
7. Mr Saeed Akbar Khan.
8. Mr Ali Akhtar.
9. Mr Ghazanfar Abbas.
10. Mr Muhammad Waris Aziz.
11. Mr Saeed Ahmad.
12. Ms Uzma Kardar.

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That the University of Mianwali Bill 2019, as recommended by the Standing Committee on Higher Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The first amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja ur Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla ud Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo ud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb ul Haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan,

Ms Mehwish Sultana and Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs. Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir and Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! (3) Clause کے سب سیکشن (1) میں ہم نے کیا ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! پہلے mover اس کو move کرے گا اور پھر اس کے بعد اس پر بات کرے گا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں یہ بل move کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! اس طرح آپ move نہیں کر سکتے بلکہ اس کو پڑھیں I move that in Clause 3 of the Bill. اس کو پورا پڑھنا پڑے گا۔

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 3 of the Bill, as recommended by the Standing Committee..."

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! نہیں، نہیں، یہ نہیں ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! مجھے ترمیم مل نہیں رہی۔

جناب سپیکر: ان کی اپنی دی ہوئی ترمیم بھی نہیں مل رہی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جب پہلی ترمیم پر بات ہو رہی تھی تو میں نے جان بوجھ کر یہ کہا تھا کہ میں نام نہیں لینا چاہتا کیونکہ اصولی

اور اخلاقی طور پر اس بل کو متفقہ طور پر پاس ہونا چاہئے کیونکہ اس بل پر جو سٹینڈنگ کمیٹی کام کر رہی تھی اس میں آپ کے ممبران نے باقاعدہ شرکت کی ہے جن میں قیصر اقبال، پی پی۔60 اور محترمہ خالدہ منصور نے شرکت کی اور ان کی consent سے یہ بل متفقہ طور اس ہاؤس میں آیا ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ بیٹھ کر بات سنیں۔ آپ کی پارٹی کی اچھی تجاویز جو کہ اس بل میں پیش کی گئی تھیں وہ وزیر قانون نے accept کر لی تھیں کہ واقعی انہوں نے صحیح نشاندہی کی ہے وہ ساری تجاویز آگئی ہیں جو کہ آپ کی پارٹی نے recommend کی تھیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اب بل میں ہم نے بہت اہم ترمیم دی ہے لہذا آپ مہربانی کریں۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! یہ ترمیم تو بہت اہم ہے لیکن آپ کے پاس پڑھنے کے لئے کچھ موجود ہی نہیں ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں نے ابھی پڑھ دی ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ نے کب زبانی پڑھی ہے؟ یہ تو اب ہم نے آپ کو ترمیم کی کاپی دی ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ہم چار ماہ تک اس کی کاپی مانگتے رہے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں۔ آپ پڑھ دیں۔ یہ ہاؤس کی پراپرٹی اس وقت تک نہیں بنے گی جب تک آپ اس کو پڑھیں گے نہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی ہے لہذا میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! جی، پڑھ دیں۔

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

That in Clause 3 of the Bill:

- (i) in sub-clause (4), for the words "ten years",
the words "five years" be substituted; and

(ii) for sub-clause (6), the following be substituted;

(6) All employees, regular or on contract basis, serving at the sub-campus of University of Sargodha at Mianwali immediately before coming in to force of this Act, shall be considered on deputation with the University, but they shall not be entitled to any deputation allowance and shall be liable to be transferred to their parent university at any time."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 3 of the Bill:

(i) in sub-clause (4), for the words "ten years", the words "five years" be substituted; and

(ii) for sub-clause (6), the following be substituted;

(6) All employees, regular or on contract basis, serving at the sub-campus of University of Sargodha at Mianwali immediately before coming in to force of this Act, shall be considered on deputation with the University, but they shall not be entitled to any deputation allowance and shall be liable to be transferred to their parent university at any time."

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: جی اب جناب محمد وارث شاد! بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں آپ کی ایک منٹ توجہ چاہتا ہوں کہ پریس گیلری والے صاحبان اوپر تشریف فرما نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! وہ ابھی آجائیں گے لہذا آپ تشریف رکھیں۔ جتنی پریس گیلری کی آپ کو فکر ہے اس سے زیادہ مجھے فکر ہے۔ جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں اس پر یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ میانوالی ہمارا far-flung area ہے اور وہاں سرائیکی بولی جاتی ہے اور میلوں کا سفر ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس کے بالکل identical ہماری بھی ایک ترمیم ہے تو عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جناب محمد وارث شاد اپنی ترمیم move کر چکے ہیں لہذا میں بھی move کر لیتا ہوں تو دونوں ترمیم کو آپ approve کر دیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ والی بھی وہی ترمیم ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، وہی ترمیم ہے لہذا میں پڑھ دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ پڑھ دیں پھر پہلی ترمیم withdraw ہو جائے گی اور یہ ترمیم متفقہ طور پر پاس ہو جائے گی۔ جی، وزیر قانون!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

That in the said Bill, in Clause 3, for sub-clause (6),
the following be substituted:

"(6) All employees, regular or on contract basis,
serving the sub-campus of University of
Sargodha at Mianwali, immediately before
coming into force of the Act shall be considered
on deputation with the University; but they shall
not be entitled to any deputation allowance and
shall be liable to be transferred to their parent
University or Department at any time."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in the said Bill, in Clause 3, for sub-clause (6),
the following be substituted:

"(6) All employees, regular or on contract basis,
serving the sub-campus of University of
Sargodha at Mianwali, immediately before
coming into force of the Act shall be considered
on deputation with the University; but they shall
not be entitled to any deputation allowance and
shall be liable to be transferred to their parent
University or Department at any time."

Now, the question is:

That in the said Bill, in Clause 3, for sub-clause (6),
the following be substituted:

"(6) All employees, regular or on contract basis, serving the sub-campus of University of Sargodha at Mianwali, immediately before coming into force of the Act shall be considered on deputation with the University; but they shall not be entitled to any deputation allowance and shall be liable to be transferred to their parent University or Department at any time."

(The motion was carried unanimously.)

Now, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 4 TO 6

MR SPEAKER: Now, Clauses 4 to 6 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 4 to 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar,

Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja ur Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla ud Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor ul Amin Wattoo, Mr Muneeb ul Haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana and Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs. Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir and Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

That in Clause 7 of the Bill, the following paras (a) and (b) be added at the end:

- "(a) the University shall impart free education to at least 25 percent deserving students in each discipline; and
- (b) each sub-campus of the University shall impart free education to at least 15 percent deserving students in each discipline."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 7 of the Bill, the following paras (a) and (b) be added at the end:

- "(a) the University shall impart free education to at least 25 percent deserving students in each discipline; and
- (b) each sub-campus of the University shall impart free education to at least 15 percent deserving students in each discipline."

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد! وزیر قانون نے oppose کیا ہے لہذا اب آپ بات کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں تو expect کر رہا تھا کہ جناب محمد بشارت راجا نیکی کما رہے ہیں۔ ماشاء اللہ آپ پورے پنجاب کو جانتے ہیں، یقین کریں میں کوئی لفاظی نہیں کر رہا ہمارے خوشاب، بھکر اور میانوالی میں انتہائی poor economy ہے یہ تینوں پسماندہ اضلاع ہیں۔ جس طرح سرگودھا یونیورسٹی ہے بچے ہمارے پاس آتے ہیں تو ہم وائس چانسلر کے پاس جا کر ان کی منتیں کرتے رہتے ہیں لیکن کوئی نہیں مانتا اور deserving سٹوڈنٹس جن کے بہت high marks ہوتے ہیں انہیں بھی کوئی relaxation نہیں ملتی۔ اچھا نہیں لگتا لیکن یونیورسٹیوں میں جو

کچھ ہو رہا ہے یا ہوتا رہا ہے یا ابھی سامنے آرہا ہے وہ سارے پنجاب کو پتا ہے یونیورسٹیاں بہت پیسا کماتی ہیں اور lavish قسم کے اخراجات کئے جاتے ہیں چونکہ ان کی power سنڈیکیٹ کے پاس ہوتی ہے اور ہمارے جو تین ایم پی ایز ہمیشہ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں بھی دو دفعہ سنڈیکیٹ کا ممبر رہا ہوں ایک دفعہ آپ نے مہربانی کر کے مجھے سرگودھا یونیورسٹی کی سنڈیکیٹ کا ممبر بنایا تھا پھر میاں محمد شہباز شریف نے مہربانی کی لیکن میں نے یہ دیکھا ہے کہ سنڈیکیٹ میں ہمارے ایم پی ایز۔۔۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! اب یہ غلطی دوبارہ نہیں ہوگی۔

جناب سپیکر: ایسے نہ بولیں۔ جناب محمد وارث شاد! آپ بات کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یقین کریں ہمارے سامنے اتنی بلائیں لیتے تھے، واری واری جاتے تھے لیکن میں آخری سیٹ پر پڑا ہوتا تھا۔ میں حسن مرتضیٰ کی جگہ لطیفہ سنا کر جاؤں گا، جب ایم پی ایز اکٹھے کر رہے تھے تو میں 180 ماڈل ٹاؤن گیا تو مجھے کہا گیا کہ ہمارے ممبر پورے ہو گئے ہیں۔ میں نے پوچھا کس طرح پورے ہو گئے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہم نے سارے ممبر پورے کروا کر جناب شوکت علی لالیکا کے پیچھے لگا دیئے ہیں اور لالیکا صاحب سارے ممبر اکٹھے کر کے ہمارے ساتھ آرہے ہیں اور ہماری گورنمنٹ بن جائے گی۔

جناب سپیکر! میں نے کہا کہ جناب شوکت علی لالیکا تو بنی گالہ پہنچے بیٹھے ہیں اور آپ کو پتا ہی نہیں ہے۔ لالیکا صاحب کی مخبری میں نے کی تھی، میں نے بتایا کہ وہ تو بنی گالہ بیٹھے ہیں لیکن وہ کہتے رہے کہ وہ بنی گالہ نہیں بلکہ وہ تو ہمارے ساتھ ہیں۔ میں نے کہا کہ وہ ادھر گئے ہوئے ہیں۔ جناب سپیکر! میں صرف یہ عرض کروں گا کہ۔۔۔

وزیر زکوٰۃ و عشر (جناب شوکت علی لالیکا): جناب سپیکر! اس میں لطیفہ کیا ہوا؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ غریب علاقہ ہے لہذا جناب محمد بشارت راجا مہربانی کر کے اس ترمیم کو accept کریں۔ جو غریب اور deserving سٹوڈنٹس ہیں کم از کم ان کے لئے یہ provision موجود ہونی چاہئے تاکہ وائس چانسلر اور سنڈیکیٹ اس پر عمل کر سکیں۔

جناب سعید اکبر خان اُدھر بیٹھے تھے اور رندھاوا صاحب بھی ہمارے پڑوس میں ہیں۔ آپ سے استدعا ہے کہ آپ جناب محمد بشارت راجا کو سفارش کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں اس پر logic دوں گا۔

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! جناب محمد وارث شاد نے جو بات کی ہے اس میں logic نہیں تھا؟

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جناب سعید اکبر خان! ہائر ایجوکیشن کمیشن نے سیکلرشپ پہلے سے بہت زیادہ کم کر دیئے ہیں۔ وزیر قانون سے میری humble submission ہوگی کہ اس دور میں جہاں ٹائٹ بھی کم از کم -/300 روپے کلومل رہے ہیں، لوگوں کے پاس کھانے پینے کے لئے کچھ نہیں ہے۔ جو بچے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں جس طرح پڑھا لکھا پنجاب کی بات ہے یا اس طرح کی کوئی اور بات ہو۔

جناب سپیکر! جناب محمد بشارت راجا تو نہیں سن رہے چونکہ ان کے ذہن میں ہے کہ ہم نے عددی اکثریت سے بل منظور کروالینا ہے لیکن میری humble submission ہوگی کہ خدا کے لئے بہت سے ایسے بچے ہیں جن بے چاروں کے بہت اچھے نمبر آتے ہیں لیکن وہ آگے پڑھ نہیں سکتے۔ چلو آپ 25 فیصد نہیں کر سکتے تو جتنا بھی کر سکتے ہیں کریں ضرور تاکہ پاکستان کا future تانباک ہو سکے۔ ورنہ جس طرح سے عباس تابش نے کہا تھا:

بھوک چہرے پہ لئے چاند سے پیارے بچے
بیچتے پھرتے ہیں گلیوں میں غبارے بچے
یہ ضروری ہے کہ کل کی ضمانت دی جائے
ورنہ سڑکوں پہ نکل آئیں گے سارے بچے
بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں جناب محمد وارث شاد کی سوچ سے کیا اتفاق کروں؟ اس میں بڑی عجیب سی بات ہے ابھی جناب محمد وارث شاد نے فرمایا کہ یہ خود سنڈیکیٹ کے ممبر رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا ہے کہ میاں محمد شہباز شریف نے انہیں سنڈیکیٹ کا ممبر نامزد کیا تھا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ایک دفعہ چودھری صاحب نے اور دوسری دفعہ میاں محمد شہباز شریف نے مجھے سنڈیکیٹ کا ممبر نامزد کیا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اب میری بات سن لی جائے، میں ان سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! جناب محمد وارث شاد کہہ رہے ہیں کہ انہیں ایک دفعہ میں نے بھی سنڈیکیٹ کا ممبر بنایا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں ان کو یہ بتانا چاہ رہا تھا کہ چونکہ میاں صاحب نے انہیں سنڈیکیٹ کا ممبر بنا دیا تھا لیکن ان کو بااختیار نہیں بنایا تھا۔ ہمارا یہ قانون باقاعدہ سنڈیکیٹ کو اس بات کا اختیار دیتا ہے کہ وہ فیسوں میں کمی بیشی اور اس کا تعین کر سکتے ہیں۔ یہ بدلا ہوا وقت ہے اگر وہاں ہمارے سنڈیکیٹ کے ممبر ہوں گے تو وہ بااختیار ہوں گے فیسوں کا تعین کرنا ان کا اختیار ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں تمام کو دیکھ چکا ہوں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آپ پرانا وقت بھول جائیں اور نئے وقت کے ساتھ چلنا سیکھیں۔

جناب سپیکر! ان کی یہ ترمیم بے بنیاد ہے لہذا اسٹد عا ہے کہ اسے reject کیا جائے۔

MR SPEAKER: Now, the amendment moved and the question is:

That in Clause 7 of the Bill, the following paras (a)

and (b) be added at the end:

- "(a) the University shall impart free education to at least 25 percent deserving students in each discipline; and
- (b) each sub-campus of the University shall impart free education to at least 15 percent deserving students in each discipline."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 8 TO 13

MR SPEAKER: Now, Clauses 8 to 13 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 8 to 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir P:ervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja ur Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik

Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla ud Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo ud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor ul Amin Wattoo, Mr Muneeb ul Haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana and Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs. Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir and Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

MS MEHWISH SULTANA: Mr Speaker! I move:

That in Clause 14 of the Bill, for sub-clause (6) the following be substituted:

"(6) The Government shall appoint the Vice-Chancellor for a term of three years."

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 14 of the Bill, for sub-clause (6) the following be substituted:

"(6) The Government shall appoint the Vice-Chancellor for a term of three years."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I oppose it sir.

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا نے اسے oppose کیا ہے لہذا اب آپ بات کر لیں۔
محترمہ مہوش سلطانیہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس کلاز کے حوالے سے صرف یہ add کرنا چاہوں گی کہ اس میں جو تین سال کا پیریڈ رکھا گیا ہے یہ ایک normal اور sensible period لگتا ہے اور اگر تین سال کے بعد extend کرنا ہو تو وہ کیا جاسکتا ہے لیکن چار سال ایک long term of period ہے اور پہلے بھی تین سال کی پریکٹس چلی آرہی ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور important چیز selection of Vice Chancellor ہے، میں نے اس حوالے سے پہلے بھی بات کی ہے اور ہم نے اس بارے میں ترمیم بھی دی ہوئی تھی لیکن وہ ادھر شامل نہیں کی گئی وہ یہ ہے کہ for the eligibility of the Vice Chancellor he should be at least a P.HD جو کہ اس میں mention نہیں کیا گیا حالانکہ یہ بہت important ہے۔ اس کے علاوہ کلاز 6 کی second part of line میں pleasure of the Chancellor ہے۔ اب pleasure کا کیا مطلب ہے؟ اگر کسی کی وائس چانسلر سے کوئی ناراضگی ہو جاتی ہے otherwise وہ qualify کرتا ہے لیکن چانسلر کو یہ اختیار ہو گا کہ وہ وائس چانسلر کو ہٹا دے۔
جناب سپیکر! میں نے ترمیم میں بھی دیا تھا جو یہاں add نہیں ہوا اسے ضرور دیکھنا چاہئے چونکہ یہ دونوں چیزیں بہت important ہیں اس لئے آپ انہیں ضرور consider کریں اور ہماری اس ترمیم کو accept کریں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ اس وقت تک ہماری پبلک سیکٹرز کی جتنی بھی یونیورسٹیز ہیں تمام کا پیریڈ چار سال ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اگر تھوڑا سا پڑھ لیتے تو اس وقت تک یہی معزز ایوان جتنی بھی یونیورسٹیز کی منظوری دے چکا ہے تقریباً ان سب کے مندرجات ایک سے ہیں چونکہ باقی یونیورسٹیز میں بھی چار سال ہے اس لئے ہم نے اس میں بھی چار سال رکھا ہے۔

MR SPEAKER: Now, the motion moved and question is:

That in Clause 14 of the Bill, for sub-clause (6) the following be substituted:

"(6) The Government shall appoint the Vice-Chancellor for a term of three years."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration.

There is an amendment in it. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja-ur-Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla-ud-Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo ud Din Sajid, Ch Ifikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor-

ul-Amin Wattoo, Mr Muneeb-ul-Haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana and Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs. Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir and Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 15 of the Bill, in sub-clause (5), in para (b), after the word "amount", the words "up to rupees fifty thousand" be added."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 15 of the Bill, in sub-clause (5), in para (b), after the word "amount", the words "up to rupees fifty thousand" be added."

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: وزیر قانون نے اسے oppose کیا ہے لہذا اب آپ بات کریں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! جس طرح میں نے پہلے بھی بتایا ہے کہ میں بطور سنڈیکیٹ ممبر دو terms گزار چکا ہوں۔ وائس چانسلر کے پاس پہلے بھی (3) Clause-13 کے تحت بہت زیادہ اختیارات تھے اور اب یہی اختیارات (5) Clause-15 کے تحت اسے دیئے جا رہے ہیں۔ اس Clause کے تحت وائس چانسلر کے پاس unlimited powers ہیں۔ وائس چانسلر صاحبان کو یہ سمجھ نہیں آتی کہ یہ powers اصل میں unlimited نہیں بلکہ limited ہیں۔ وہ اس حاصل شدہ اختیار کے تحت بہت زیادہ اخراجات کرتے ہیں حالانکہ انہوں نے within certain time اس کی سنڈیکیٹ سے منظوری لینی ہوتی ہے۔ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ وائس چانسلر کی سنڈیکیٹ کے ساتھ نہیں بنتی۔

جناب سپیکر! میں اس حوالے سے سرگودھا یونیورسٹی کی مثال دوں گا۔ سرگودھا یونیورسٹی کے وائس چانسلر چودھری اکرم نے (3) Clause-13 کے تحت اپنا اختیار استعمال کرتے ہوئے بہت زیادہ اخراجات کئے تھے اور اب اس کی انہوں نے سنڈیکیٹ سے منظوری لینی تھی۔ جب یہ معاملات سنڈیکیٹ کو منظوری کے لئے پیش کئے گئے تو انہوں نے اس کی منظوری دینے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے کہا کہ وائس چانسلر! یہ سب کچھ آپ نے کیا ہے لہذا اب آپ ہی اسے جھگٹیں تو میں یہ تجویز دوں گا کہ (5) Clause-15 کے تحت اس بل میں وائس چانسلر کو اخراجات کرنے کے لئے جو unlimited اختیارات دیئے جا رہے ہیں ان کو 50 ہزار روپے تک restrict کریں۔ یونیورسٹی کا جو بھی وائس چانسلر ہو گا یہ اس کی security and safety کے لئے ہے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے پہلی بھی گزارش کی ہے کہ ہماری تمام یونیورسٹیوں میں یہی طریق کار ہے جو کہ اس بل میں وضع کیا گیا ہے۔ یہ تمام اختیارات سنڈیکیٹ کے پاس موجود ہیں اور وہ جب چاہیں اپنے اختیارات کو استعمال کر سکتے ہیں۔

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That in Clause 15 of the Bill, in sub-clause (5), in para (b), after the word "amount", the words "up to rupees fifty thousand" be added."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 16 TO 22

MR SPEAKER: Now, Clauses 16 to 22 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 16 to 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. There are two amendments in it. The first amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir P:ervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja ur Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid

Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla ud Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo-ud-Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor ul Amin Wattoo, Mr Muneeb ul Haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana and Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf, Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs. Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir and Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

That in Clause 23 of the Bill, in sub-clause (1):

- (i) in para (d), the word "women", be omitted and the words "including one member from the opposition" be added at the end; and
- (ii) in para (l), for the word " five", the word "three" and for the word "two" the word "one" be substituted respectively.

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 23 of the Bill, in sub-clause (1):

- (i) in para (d), the word "women", be omitted and the words "including one member from the opposition" be added at the end; and

(ii) in para (1), for the word " five", the word "three"
and for the word "two" the word "one" be
substituted respectively.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں نے اپنی پہلی ترمیم میں لفظ "women" کو omit کرنے کے لئے کہا ہے اور اسی طرح میں نے اپنی دوسری ترمیم میں لفظ "five" کی جگہ "three" تجویز کیا ہے۔ یہ بالکل logical ہے۔ میری بس یہی دو ترمیم ہیں۔

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

That in Clause 23 of the Bill, in sub-clause (1):

- (i) in para (d), the word "women", be omitted and the words "including one member from the opposition" be added at the end; and
- (ii) in para (1), for the word " five", the word "three"
and for the word "two" the word "one" be
substituted respectively.

(The motion was lost.)

MR SPEAKER: The second amendment is from Minister for Law. He may move it.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

In the said Bill, in Clause 23, in sub-clause (1), for paragraph (d), the following be substituted:

"(d) three members of Provincial Assembly of the Punjab including at least one woman member to be nominated by the Speaker of the Assembly;"

MR SPEAKER: The motion moved is:

In the said Bill, in Clause 23, in sub-clause (1), for paragraph (d), the following be substituted:

"(d) three members of Provincial Assembly of the Punjab including at least one woman member to be nominated by the Speaker of the Assembly;"

Now, the question is:

In the said Bill, in Clause 23, in sub-clause (1), for paragraph (d), the following be substituted:

"(d) three members of Provincial Assembly of the Punjab including at least one woman member to be nominated by the Speaker of the Assembly;"

(The motion was carried.)

Now, the question is:

"That Clause 23 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 24 & 25

MR SPEAKER: Now, Clauses 24 & 25 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 24 and 25 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 26

MR SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Mr Tanveer Aslam Malik, Khuwaja Muhammad Mansha Ullah Butt, Mr Zeeshan Rafique, Chaudhary Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Ashraf Ali, Chaudhary Mohammad Iqbal, Mr Sohaib Ahmad Malik, Mian Manazar Hussain Ranjha, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Jaffar Ali, Mr Muhammad Tahir Pervaze, Mr Ali Abbas Khan, Mr Faqir Hussain, Mr Muhammad Ashraf Rasool, Mr Sajjad Haider Nadeem, Mr Sami Ullah Khan, Mr Mujtaba Shuja ur Rehman, Rana Mashhood Ahmad Khan, Malik Muhammad Waheed, Mr Naseer Ahmad, Mr Ramzan Saddique, Mr Muzaffer Ali Sheikh, Khawaja Imran Nazeer, Malik Khalid Mehmood Babar, Rana Muhammad Tariq, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Sheikh Alla ud Din, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Javed Allo ud Din Sajid, Ch Iftikhar Hussain Chhachhar, Mr Noor ul Amin Wattoo, Mr Muneeb ul Haq, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Mr Muhammad Saqib Khurshed, Mr Muhammad Jamil, Chaudhary Mazhar Iqbal, Mr Zaheer Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mr Ijaz Ahmad, Sardar Awais Ahmad Khan Laghari, Ms Zakia Khan, Ms Mehwish Sultana and Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Ishrat Ashraf,

Ms Hina Pervaiz Butt, Ms Sania Ashiq Jabeen, Ms Tahia Noon, Ms Saba Sadiq, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Mrs. Faiza Mushtaq, Ms Bushra Anjum Butt, Mrs Raheela Naeem, Ms Aneeza Fatima, Mr Khalil Tahir Sindhu, Mr Muhammad Safdar Shakir and Ms Rukhsana Kausar. Any mover may move it.

MS MEHWISH SULTANA: Mr Speaker! I move:

That in Clause 26 of the Bill, in sub-clause (2), in para (i), for the word "advise", the words "brief" be substituted.

MR SPEAKER: The motion moved is:

That in Clause 26 of the Bill, in sub-clause (2), in para (i), for the word "advise", the words "brief" be substituted.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: جی، محترمہ مہوش سلطانہ!

محترمہ مہوش سلطانہ: جناب سپیکر! اصل میں سنڈیکیٹ decision making body ہے جیسا کہ وزیر قانون نے کچھ دیر پہلے فرمایا ہے کہ ہم سنڈیکیٹ کو بہت زیادہ اختیارات دے رہے ہیں تو ان کے لئے advise کی جگہ brief زیادہ suitable word لگتا ہے۔ یونیورسٹی کے وائس چانسلر یا سٹاف کے ممبران ان کو brief کر سکتے ہیں advise نہیں کر سکتے۔ اگر آپ یہاں پر word "brief" لگائیں گے تو وہ زیادہ suitable ہو گا۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ تمام یونیورسٹیوں کے bills میں لفظ advise ہی لکھا گیا ہے اس لئے ہم نے اس یونیورسٹی کے بل میں بھی اسے repeat کیا ہے۔

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

That in Clause 26 of the Bill, in sub-clause (2), in para (i), for the word "advise", the words "brief" be substituted.

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 26 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 27 TO 54

MR SPEAKER: Now, Clauses 27 to 54 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 27 to 54 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the University of Mianwali Bill 2019, as amended, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the University of Mianwali Bill 2019, as amended, be passed."

Now, the question is:

"That the University of Mianwali Bill 2019, as amended, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill, as amended, is passed.)

Applause!

مسودہ قانون اینیمل ہیلتھ پنجاب 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Animal Health Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Animal Health Bill 2019, as introduced and referred to Standing Committee on Livestock and Dairy Development on 22 April 2019, may be taken into consideration at once under rule

154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997.”

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Animal Health Bill 2019, as introduced and referred to Standing Committee on Livestock and Dairy Development on 22 April 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it. Now, the question is:

"That the Punjab Animal Health Bill 2019 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 22

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 22 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

ADDITION OF NEW CLAUSES

MR SPEAKER: Now, Addition of New Clauses is under consideration. There is an amendment from the Law Minister. He may move it.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

In the said Bill, after Clause 22, the following new Clauses 23, 24, 25 and 26 be inserted and the subsequent clauses be renumbered accordingly:

"23. The Tribunal.- (1) An offence punishable under the Act shall be exclusively triable by the Tribunal constituted under section 38 of the Punjab Livestock Breeding Act 2014 (XIII of 2014), in accordance with the provisions of the Code of Criminal Procedure 1898 (V of 1898), as if the Tribunal were a court of sessions.

(2) The Tribunal may try an offence under the Act in a summary manner in terms of Chapter XXII of the Code of Criminal Procedure 1898 (V of 1898).

24. Cognizance of offence.- The Tribunal shall not take cognizance of an offence punishable under the Act except on the complaint of the Deputy Director Livestock concerned.

25. Appeal.- Any person aggrieved by a final order of the Tribunal may, within thirty days from the date of communication of the sentence, prefer an appeal to Lahore High Court.

26. Indemnity.- A suit, prosecution or other legal proceeding shall not lie against an officer of the Livestock and Dairy Development Department of the Government for anything done or intended to be done in good faith under the Act."

MR SPEAKER: The motion moved is:

In the said Bill, after clause 22, the following new clauses 23, 24, 25 and 26 be inserted and the subsequent clauses be renumbered accordingly:

"23. The Tribunal.- (1) An offence punishable under the Act shall be exclusively triable by the Tribunal constituted under section 38 of the Punjab Livestock Breeding Act 2014 (XIII of 2014), in accordance with the provisions of the Code of Criminal Procedure 1898 (V of 1898), as if the Tribunal were a court of sessions.

(2) The Tribunal may try an offence under the Act in a summary manner in terms of Chapter XXII of the Code of Criminal Procedure 1898 (V of 1898).

24. Cognizance of offence.- The Tribunal shall not take cognizance of an offence punishable under the Act except on the complaint of the Deputy Director Livestock concerned.

25. Appeal.- Any person aggrieved by a final order of the Tribunal may, within thirty days from the date of communication of the sentence, prefer an appeal to Lahore High Court.

26. Indemnity.- A suit, prosecution or other legal proceeding shall not lie against an officer of the Livestock and Dairy Development Department of the Government for anything done or intended to be done in good faith under the Act."

Now, the question is:

In the said Bill, after Clause 22, the following new Clauses 23, 24, 25 and 26 be inserted and the subsequent Clauses be renumbered accordingly:

"23. The Tribunal.- (1) An offence punishable under the Act shall be exclusively triable by the Tribunal constituted under section 38 of the Punjab Livestock Breeding Act 2014 (XIII of 2014), in accordance with the provisions of the Code of Criminal Procedure 1898 (V of 1898), as if the Tribunal were a court of sessions.

(2) The Tribunal may try an offence under the Act in a summary manner in terms of Chapter XXII of the Code of Criminal Procedure 1898 (V of 1898).

24. Cognizance of offence.- The Tribunal shall not take cognizance of an offence punishable under the Act except on the complaint of the Deputy Director Livestock concerned.

25. Appeal.- Any person aggrieved by a final order of the Tribunal may, within thirty days from the date of communication of the sentence, prefer an appeal to Lahore High Court.

26. Indemnity.- A suit, prosecution or other legal proceeding shall not lie against an officer of the Livestock and Dairy Development Department of the Government for anything done or intended to be done in good faith under the Act."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: New Clauses 23, 24, 25 and 26 of the Bill, do stand part of the Bill and subsequent Clauses stand renumbered accordingly.

RENUMBERED CLAUSES 27 TO 31

MR SPEAKER: Now, renumbered Clauses 27 to 31 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That renumbered Clauses 27 to 31 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

**SCHEDULE, CLAUSE 2, CLAUSE 1,
PREAMBLE AND LONG TITLE**

MR SPEAKER: Now, Schedule, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Schedule, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Animal Health Bill 2019, as amended, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Animal Health Bill 2019, as amended, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Animal Health Bill 2019, as amended, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill, as amended, is passed.)

Applause!

مسودہ قانون (ترمیم) فورٹ منروڈ وڈیلپمنٹ اتھارٹی 2019

MR SPEAKER: Now, we take up the Fort Munroe Development Authority (Amendment) Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Fort Munroe Development Authority (Amendment) Bill 2019, as introduced and referred to Standing Committee on Housing, Urban Development & Public Health Engineering on 29 July 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Fort Munroe Development Authority (Amendment) Bill 2019, as introduced and referred to Standing Committee on Housing, Urban Development & Public Health Engineering on 29 July 2019, may be taken into consideration at once under rule 154(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

Since there is no amendment in it. Now, the question is:

"That the Fort Munroe Development Authority (Amendment) Bill 2019 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 2 to 5

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 2 to 5 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 2 to 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

ADDITION OF NEW CLAUSE

MR SPEAKER: Now, Addition of New Clause is under consideration. There is an amendment from the Law Minister. He may move it.

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

In the said Bill, after Clause 5, the following new Clause 6 shall be added:

"6. Amendment in long title and preamble of Act XXIII of 2016.- In the Act, in long title and preamble, for the words "Fort Monroe" the words "Koh-e-Suleman" shall be substituted."

MR SPEAKER: The motion moved is:

In the said Bill, after Clause 5, the following new Clause 6 shall be added:

"6. Amendment in long title and preamble of Act XXIII of 2016.- In the Act, in long title and preamble, for the words "Fort Monroe" the words "Koh-e-Suleman" shall be substituted."

Now, the question is:

In the said Bill, after Clause 5, the following new Clause 6 shall be added:

"6. Amendment in long title and preamble of Act XXIII of 2016.- In the Act, in long title and preamble, for the words "Fort Monroe" the words "Koh-e-Suleman" shall be substituted."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That New Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Fort Munroe Development Authority
(Amendment) Bill 2019, as amended, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Fort Munroe Development Authority
(Amendment) Bill 2019, as amended, be passed."

Now, the question is:

"That the Fort Munroe Development Authority
(Amendment) Bill 2019, as amended, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill, as amended, is passed.)

Applause!

جناب سپیکر: محترمہ عظمیٰ کاردار! آپ ایک منٹ کے لئے اپنی بات کر لیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ so kind of you آج ہماری gender based violence کے خلاف commitment ہے کہ پوری دنیا میں ایک wave چل رہی ہے۔ ہم اس حوالے سے پورے پاکستان کے لئے پنجاب اسمبلی سے اپنی commitment show کر رہے ہیں۔ آج جیسے ہی اجلاس ختم ہو گا آپ لوگوں سے request ہے کہ آپ باہر آئیں اور ہمارے ساتھ شامل ہوں۔ ہم باہر میڈیا کے پاس جائیں گے۔ پنجاب اسمبلی کی بلڈنگ کو اسی سلسلہ میں orange lights سے روشن کیا گیا ہے اور ہم اس دن کو کشمیر کی ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کے نام کر رہے ہیں کیونکہ ان پر سب سے زیادہ ظلم ہو رہا ہے۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا وقت اور ایجنڈا ختم ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس کل بروز منگل مورخہ 26- نومبر 2019 صبح 11:00 تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

منگل، 26- نومبر 2019

(یوم الثالثہ، 28- ربیع الاول 1441ھ)

سترہویں اسمبلی: سولہواں اجلاس

جلد 16 : شماره 7

683

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 26- نومبر 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اول

(مسودہ قانون)

The Punjab Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2019

Resumption of Motion for Leave: Concerned Minister to respond on the motion that leave be granted to introduce the Punjab Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2019.

Ms Sadia Sohail Rana: to introduce the Punjab Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2019.

حصہ دوم

(مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں)

(مورخہ 19 - ستمبر 2019 کے ایجنڈے سے زیر التواء قراردادیں)

1- محترمہ شاہدہ احمد: اس ایوان کی رائے ہے کہ 65 سال اور زائد عمر کے بزرگ

شہریوں کو تمام سرکاری ٹرانسپورٹ (ٹرین، بسیں، میٹرو بس،

پیڈوبس) میں کرایہ سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔

684

2- جناب منیب الحق: یہ ایوان وفاقی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ کھادوں کی قیمت

میں حالیہ اضافہ فی الفور واپس لیا جائے۔

3- جناب محمد منیب سلطان چیمہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے اکثر تعلیمی اداروں نے عوام

کو نوٹے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ ہر سکول یونیفارم، کاپیوں

اور کتابوں کو از خود مجھے داموں فروخت کرتا ہے اور تمام نجی

تعلیمی ادارے ایسا یونیفارم، کاپیاں اور کتابیں تیار کرواتے ہیں جو

مارکیٹ میں دستیاب نہ ہو اور مجبوراً طلباء کو سکول سے یہ اشیاء

مجھے داموں خریدنی پڑتی ہیں لہذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ

کرتا ہے کہ صوبہ کے تمام نجی تعلیمی اداروں کو پابند کیا جائے کہ

وہ ایسے یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کا انتخاب کریں جو تمام تعلیمی

اداروں میں یکساں ہوں اور بآسانی مارکیٹ میں دستیاب ہوں

تاکہ بچوں کے والدین پر فیسوں کے بھاری بوجھ کے علاوہ مہنگا

یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو خریدنے کا بوجھ کم ہو سکے۔

4- محترمہ مسرت جمشید: صوبائی اسمبلی پنجاب کا ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے

کہ نوزائیدہ بچوں میں پائی جانے والی مہلک اور جان لیوا بیماری

(Methylmalonic Academia (MMA) کا واحد

علاج اور لائیو سیونگ میڈیکل سنٹر دودھ یا خوراک (XMTVI)

(Maxamaid) بغیر کسی ٹیکس وڈیوٹی اور پیکیج پر بغیر اردو تحریر

درآمد کرنے کی اجازت دی جائے۔

5- محترمہ حنا پرویز بٹ: یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت اس حوالے

سے قانون سازی کرے کہ تمام سرکاری و نجی ہسپتالوں میں

وفات پائے جانے والے مریض کے لواحقین سے بقایا جات کی

رقم وصول نہ کی جائے اور ان کو فی الفور میت لے جانے کی

اجازت دی جائے بلکہ ہسپتال انتظامیہ فری ایبولینس کا انتظام

کرے تاکہ میت کو گھر بروقت پہنچایا جاسکے۔

685

موجودہ قراردادیں

- 1- محترمہ حنا پرویز بٹ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں مردہ، لاغر اور بیمار جانوروں کے گوشت کے ساتھ حرام گوشت بھی فروخت ہو رہا ہے۔ جس کی ایک وجہ مناسب تعداد میں سلاٹر ہاؤس نہ ہونا ہے لہذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ سلاٹر ہاؤسز کی تعداد میں اضافہ کیا جائے نیز مضر صحت گوشت فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔
- 2- جناب محمد لطاسب سٹی: اس ایوان کی رائے ہے کہ ہائی کورٹ کی جانب سے تحصیل مری میں تعمیرات پر عائد پابندی ختم کئے جانے کے فیصلے پر عملدرآمد نہ ہونے سے مری میونسپل کارپوریشن کو ریونیو کی مد میں کروڑوں روپے کے نقصان کا سامنا ہے اور لوگوں کے بنیادی حقوق بھی سلب ہو رہے ہیں لہذا یہ ایوان مطالبہ کرتا ہے کہ عدالت عالیہ کے فیصلے پر عملدرآمد کیا جائے تاکہ حلقے کے عوام کو درپیش مسائل حل ہو سکیں۔
- 3- محترمہ سبین گل خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ پانی انسانی زندگی کے لئے بنیادی ضرورت ہے لیکن عوام کی بڑی تعداد اس بنیادی ضرورت سے محروم ہیں لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین کے آرٹیکل 19- الف میں دیئے گئے حق معلومات اور آرٹیکل 25- الف میں دی گئی مفت اور لازمی تعلیم کی فراہمی کی طرح پاکستان کے ہر شہری کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو بھی بطور بنیادی حق آئین میں شامل کیا جائے۔
- 4- سردار فاروق امان اللہ: اس ایوان کی رائے ہے کہ انسانی زندگی میں صفائی کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ سینی ٹیشن کو بطور بنیادی حق، آئین میں شامل کیا جائے۔
- 5- جناب محمد صفدر شاکر: اس ایوان کی رائے ہے کہ جن شوگر ملوں نے زمینداروں کو گئے کی سپلائی کی ادائیگی نہیں کی، حکومت انہیں فوری ادائیگی کا حکم جاری کرے۔

687

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا سولہواں اجلاس

منگل، 26- نومبر 2019

(یوم الثالثہ، 28- ربیع الاول 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں دوپہر 12 بج کر 22 منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبد الماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم o

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تَوْبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنْكُمُ سَيِّئَاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا أَتِمِّمْ لَنَا نُورَنَا وَاعْفُ لَنَا إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝

سورة التَّحْرِيم آیت 8

مومنو! اللہ کے آگے صاف دل سے توبہ کرو۔ امید ہے کہ وہ تمہارے گناہ تم سے دور کر دے گا اور تم کو باغہائے بہشت میں جن کے تلے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا اس دن اللہ پیغمبر کو اور (ان لوگوں کو) جو ان کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا (بلکہ) ان کا نور ایمان ان کے آگے اور داہنی طرف (روشنی کرتا ہوا) چل رہا ہو گا اور وہ اللہ سے التجا کریں گے کہ اے پروردگار ہمارا نور ہمارے لئے پورا کر اور ہمیں معاف فرما۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے (8)

وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
وَعَلٰی اٰلِهِ وَ صَحْبِهِ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ
جب حُسن تھا اُن کا جلوہ نما انوار کا عالم کیا ہوگا
ہر کوئی فدا ہے بن دیکھے دیدار کا عالم کیا ہوگا
جس وقت تھے خدمت میں اُن کی ابو بکر، عمر، عثمان، علی
اُس وقت رسول اکرم کے دربار کا عالم کیا ہوگا
چاہیں تو اشاروں سے اپنے کا یا ہی پلٹ دیں دنیا کی
یہ شان ہے خدمت گاروں کی سردار کا عالم کیا ہوگا
میرے مصطفیٰ میرے مجتبیٰ سا حسین آیا نہ آئے گا
اُنہیں دیکھنا ہو جو خواب میں تو دُرود اُن پر پڑھا کرو

MR DEPUTY SPEAKER: Bismillahi-r-Rahmani-r-Rahim. We welcome the Members of the Parliament from Sindh Assembly to the Punjab Assembly. They are sitting in Speaker's gallery and I would like to invite all of you. All the members should participate. ہمارا قذافی سٹیڈیم میں 2:00 بجے دوپہر میچ ہے۔ آپ سب وہاں پر تشریف لائیں۔

جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے ابھی فرمایا ہے کہ اس وقت سپیکر گیلری میں سندھ سے آئے ہوئے خواتین و حضرات ممبران سندھ اسمبلی تشریف فرما ہیں۔

جناب سپیکر! میں گورنمنٹ آف پنجاب اور بالخصوص وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بزدار کی طرف سے ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں امید کرتا ہوں کہ ان کا پنجاب میں قیام خوشگوار گزرے گا۔ میں آپ کے توسط سے ممبران تک یہ بات بھی پہنچانا چاہتا ہوں کہ پنجاب میں قیام کے دوران انہیں جہاں کہیں بھی جانے کے لئے یا کسی بھی قسم کی assistance اگر گورنمنٹ کی طرف سے ہو تو یہ ہمارے لئے باعث اعزاز ہو گا کہ ہم ان کی خدمت کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں یہ بھی عرض کرنا چاہوں گا کہ exchange of delegations بڑا اچھا اقدام ہے۔ میں جب چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل ہوتا تھا تو اس وقت لوکل گورنمنٹ کے exchange of delegations ہوتے تھے۔ اس طرح کے دورے یا exchange of delegations سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح آج معزز ممبران سندھ اسمبلی سے یہاں پر تشریف لائے ہیں ان کے ساتھ آپ کی sitting ہوئی لیکن اس کا ایک اور بہتر انداز بھی تھا کہ اگر ہم انہیں اپنی پوری گورنمنٹ کی طرف سے ایک بریفنگ دیتے کہ اس دوران ہماری گورنمنٹ کی کارکردگی کیا رہی ہے، legislation اور different initiatives کے حوالے سے کارکردگی کیسی رہی ہے۔ اس سے ان کو ہم سے اور ہم کو ان سے بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملتا۔

جناب سپیکر! ہم ان کے تجربات سنتے تو ہمیں بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملتا اس لئے میں آپ سے بالخصوص عرض کرنا چاہتا ہوں کہ since you are custodian of the House تو اس قسم کے exchange of delegations کے لئے آپ ضرور اقدامات کریں۔ پنجاب اسمبلی سے بھی delegations سندھ میں جانے چاہئیں، خیبر پختونخوا اور بلوچستان میں جانے چاہئیں۔ جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ سیکھنے کا ایک اچھا موقع بھی ہے اور اس سے بھائی چارے کی فضا میں اضافہ بھی ہو گا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ بہت سی غلط فہمیاں ایسی ہوتی ہیں جو آپس میں مل بیٹھنے سے دور ہو سکتی ہیں۔ میں ایک دفعہ پھر ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ بہت شکریہ جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں سندھ سے تشریف لانے والے خواتین و حضرات جو یہاں پر تشریف فرما ہیں ان کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ جیسا کہ جناب محمد بشارت راجا نے ابھی فرمایا ہے کہ exchange of delegations چاروں صوبوں میں ہونے سے ایک well knitted nationalist society بننے کے لئے نہ صرف مدد ملے گی بلکہ جو چھوٹی چھوٹی رکاوٹیں ہوتی ہیں جو bitterness ہوتی ہیں۔ ان کو سمجھنے اور دور کرنے میں بھی مدد ملے گی۔

جناب سپیکر! میں صرف اتنی گزارش کرنی چاہوں گا کہ تمام سندھ کے عوام اور ان کے نمائندگان جو یہاں آئے ہیں ہمارے لئے بہت ہی محترم ہیں۔ ہمارے دل میں ان کی بہت عزت ہے۔ اخبارات میں یا میڈیا میں سیاسی باتیں ہوتی ہیں ان کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ جناب سپیکر! میں صرف ایک چیز کا اضافہ کروں گا کیونکہ جناب محمد بشارت راجا نے تمام باتیں فرمادی ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ کہوں گا کہ department to department بھی exchange of delegations ہو کرتے تھے۔ 2005 میں ایکسائز، لاء اور لوکل گورنمنٹ کے محکمہ جات کے منسٹر صاحبان کے delegations اس محکمے کے مہمان ہوتے تھے۔ اگر اس طرح بھی کیا جائے

تو اس طرح delegations کی دو اقسام ہو جائیں گی۔ میں صرف یہ تجویز جناب کے سامنے رکھنا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر! میں ایک دفعہ پھر آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور سندھ سے آنے والے ساتھیوں کو بہت زیادہ good luck کہتا ہوں اور خوش آمدید بھی کہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، رانا محمد اقبال خان!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میں سندھ سے آئے ہوئے ممبران جو یہاں کرکٹ کھیلنے کے لئے آئے ہیں ہم ان کی دل کی اتھاہ گہرائیوں سے خوش آمدید کہتے ہیں۔ وزراء صاحبان نے خیر اپنی بات کی ہے میں اپوزیشن کی طرف سے بات کر رہا ہوں کہ اپوزیشن بھی اسی طرح ان کو welcome کرتی ہے۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ parliamentarians کے یہ جو تعلقات بن رہے ہیں انشاء اللہ ان میں بہتری آئے گی۔

جناب سپیکر! میں ان کے لئے کہتا ہوں کہ:

عقباتی روح جب بیدار ہوتی ہے جوانوں میں
نظر آتی ہے ان کو اپنی منزل آسمانوں میں
شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا محمد اقبال! ماشاء اللہ۔ Indeed It's a great learning جو exchange programmes ہوتے ہیں ان میں بہت کچھ سیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں بھی سندھ جانا چاہئے۔ مجھے بھی تھوڑی بہت سندھی آتی ہے۔ میں بھی تمام ممبران سندھ اسمبلی کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون رپورٹ کی میعاد میں توسیع کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جی، وزیر قانون!

مسودہ قانون پروبیشن اینڈ پیرول سروس پنجاب 2019

کے بارے میں رپورٹ پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"The Punjab Probation and Parole Service Bill 2019

(Bill No.32 of 2019.)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔ جنوری 2020 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"The Punjab Probation and Parole Service Bill 2019

(Bill No.32 of 2019.)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔ جنوری 2020 تک توسیع کر دی جائے۔"

اس تحریک کی کسی نے مخالفت نہیں کی اس لئے سوال یہ ہے کہ:

"The Punjab Probation and Parole Service Bill 2019

(Bill No.32 of 2019.)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 31۔ جنوری 2020 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

سوالات

(محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں!

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1355 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: شاہ گوہر پیر قبرستان کے راستے میں کوڑا کرکٹ پھینکنے سے متعلقہ تفصیلات

* 1355: محترمہ راحیلہ نعیم: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-154 لاہور شاہ گوہر پیر قبرستان کے راستے میں سارے علاقے کا کوڑا کرکٹ پھینکا جا رہا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ راستے میں کوڑا کرکٹ کی وجہ سے قبرستان جنازہ لے کر جانا بہت مشکل ہے۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کوڑا کرکٹ کی وجہ سے قبرستان اور آبادی میں بدبو پھیلی ہوئی ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت مذکورہ قبرستان سے کوڑا کرکٹ کو کسی دوسری جگہ شفٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) حلقہ پی پی-154 لاہور شاہ گوہر قبرستان کے راستے میں دو عدد کنٹینرز کوڑا کرکٹ کے لئے رکھے گئے ہیں۔ تاہم یونین کونسل نمبر 134 کے رہائشی کوڑا کرکٹ کنٹینرز کے علاوہ راستے میں بھی پھینک دیتے ہیں۔

(ب) حلقہ پی پی-154، یونین کونسل نمبر 134 میں تنگ گلیاں ہونے کی وجہ سے کنٹینرز گلیوں میں نہیں رکھے جاسکتے اس لئے دو کنٹینرز قبرستان کے پاس مناسب جگہ پر رکھے گئے ہیں۔ مسلم آباد، گرین پارک، کرول گھاٹی، کرول بازار جیسے بہت تنگ علاقوں میں کنٹینرز نہیں رکھے جاسکتے۔ یونین کونسل نمبر 134 میں صرف ایک جگہ ہے جہاں یونین کونسل کا تقریباً 75 فیصد کوڑا دو کنٹینرز (جن کا سائز پانچ کیوبک میٹر ہے) میں اکٹھا کیا جاتا ہے۔ مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں یہ کنٹینرز اس جگہ سے ہٹانا مناسب نہیں ہے۔ بصورت دیگر پوری یونین کونسل میں کوڑا اکٹھا کرنے کا کام متاثر ہو گا اور رہائشی کوڑا اسی جگہ پر پھینکتے رہیں گے۔ اس وقت کنٹینرز کو روزانہ ایک دفعہ خالی کیا جاتا ہے۔ تاہم اس میں بہتری لانے کی کوشش کی جا رہی ہے تاکہ مستقبل میں اس طرح کی شکایت سے بچا جاسکے۔ مزید برآں ہماری سوشل موبلائزرز ٹیم نے علاقے میں صفائی آگاہی مہم شروع کر رکھی ہے تاکہ رہائشی راستوں کی بجائے کوڑا کوڑے دان (کنٹینرز) میں ڈالے۔

(ج) کوڑا روزانہ کی بنیاد پر اٹھایا جاتا ہے لہذا یہ کہنا درست نہ ہے۔

(د) جواب اثبات میں نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راجیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں نے جز (الف) میں جو سوال پوچھا اُس کا جواب ڈپٹی پارلیمنٹ نے admit کر لیا کہ آپ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہیں۔ جب میں اُس کو درست کرنے کی بات کرتی ہوں تو صاف انکار کر دیتے ہیں۔ جب آپ ایک بات کو درست مان رہے ہیں کہ شاہ گوہر پیر قبرستان کے باہر کوڑا کرکٹ کا انبار لگا ہوا ہے اور پوری یونین کونسل کا کچر اوہاں پر پھینک دیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! اگر میں پوچھتی ہوں کہ کیا آپ اسے کہیں اور شفٹ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں تو اس پر ڈیپارٹمنٹ صاف انکار کر رہا ہے۔ آج سے پہلے ایسا واقعہ کبھی نہیں ہوا اس لئے بڑا افسوسناک مرحلہ ہے۔ آپ پارلیمانی سیکرٹری سے اس کا جواب لے لیں پھر میں اس کی اصل حقیقت بھی بتا دیتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ شاہ گوہر پیر قبرستان والا علاقہ بڑا congested ہے، تنگ گلیاں ہیں اور جہاں سے یہ راستہ جاتا ہے وہ بھی بہت تنگ ہے۔ اگر ہم اس کو تبدیل کرتے ہیں تو وہاں کے مقامی لوگ اتنا دُور جا کر اپنا کوڑا کرکٹ کیسے پھینکیں گے؟

جناب سپیکر! ہماری معزز ممبر اپنے سوال میں ہی admit کر رہی ہیں کہ راستے میں گندے کوڑے کی وجہ سے جنازہ قبرستان لے کر جانا بہت مشکل ہے۔ اگر یہ نیچے جواب میں پڑھیں تو ہم بتا رہے ہیں کہ سوشل مو بلانز رٹھیوں نے آگاہی مہم شروع کی ہوئی ہے۔ ہم ایسا نہیں کر سکتے کہ وہاں کی مقامی آبادی کو neglect کر کے کوڑا کرکٹ کے کنٹینر اور collection centers کو کہیں دُور شفٹ کریں۔ ابھی نمبر ہڈ کو نسلیں بن رہی ہیں اور مقامی لوگوں کے پاس یہ اختیارات آ رہے ہیں تب وہ جو فیصلہ کریں گے وہ best ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! اگلا ضمنی سوال کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! مجھے نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ ہمارے پارلیمانی سیکرٹری وہاں گئے بھی ہیں یا نہیں یا ڈیپارٹمنٹ نے جو پرچی ان کو لکھ کر دے دی ہے اُس پر عمل کر رہے ہیں۔ میں نے آپ سے یہ بات کی ہے کہ آج سے پہلے ایسا واقعہ کبھی نہیں ہوا کہ وہاں پر اس طرح کوڑے کے انبار لگے ہوں۔ یہ بات درست ہے کہ وہاں پر تنگ گلیاں ہیں لیکن پہلے روزانہ کی بنیاد پر کوڑا کرکٹ اٹھالیا جاتا تھا۔

جناب سپیکر! اب انہوں نے کہا کہ ممبر خود اس بات کو admit کر رہی ہیں تو میں نے بالکل یہ کہا ہے کہ راستے میں کوڑا کرکٹ اس طرح بکھرا پڑا ہے کہ قبرستان جنازہ لے جانا بھی مشکل ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ سوال کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! قبرستان جائے عبرت ہے اس لئے اُس کو اپنی سیاست کی نذر مت کریں۔ پارلیمانی سیکرٹری خود admit کر رہے ہیں کہ وہ تنگ علاقے ہیں لہذا ایسا سسٹم جو پاکستان مسلم لیگ (ن) نے introduce کروایا تھا کہ جگہ جگہ پر چھوٹے dust bin رکھے گئے تھے جس کی وجہ سے قبرستان کی طرف لوگوں کو گزرنا کبھی محال نہیں ہوتا تھا۔ یہ admit کر لیں کہ اس میں ان کی نااہلی ہے کیونکہ جواب میں موجود ہے کہ ان کا ڈیپارٹمنٹ properly وہاں کام نہیں کر رہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ سوال کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! آپ کا ڈیپارٹمنٹ وہاں کام نہیں کر رہا۔ جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اب آپ بیٹھ جائیں کیونکہ speech نہیں ہو سکتی اور صرف سوال ہو سکتا ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! یہ ضمنی سوال ہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں عرض کرتا ہوں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! مجھے سوال تو کر لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اتنی دیر سے تقریر کئے جا رہی ہیں لیکن ضمنی سوال کریں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! یہ ضمنی سوال ہی ہے۔ جب پارلیمانی سیکرٹری مان رہے ہیں کہ وہاں پر کوڑے کے انبار لگے ہوئے ہیں تو انہیں اٹھانے کا یہ کیا سسٹم introduce کروا رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! معزز ممبر میری request سن لیں۔ یہ collection centers ان کے اپنے بنائے ہوئے ہیں لیکن ہم نے اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ یہ ہمارے ساتھ میٹنگ کر لیں اور ہمیں وہاں لے جائیں۔ اس سوال میں سیاسی point scoring کی بات نہیں ہے بلکہ یہ بڑا genuine مسئلہ ہے لیکن ground realities یہ ہوتی ہیں کہ کچھ جگہوں پر ہمیں لوگوں کو facilitate کرنا پڑتا ہے۔ اُدھر جگہیں تنگ ہیں اور مقامی لوگ کہاں جائیں گے؟ اگر وہاں سے کوڑا اٹھا کر آدھا کلو میٹر دُور لے جائیں اور وہاں collection center بنادیں تو مقامی لوگوں کو دقت پیش آئے گی۔ جیسے محترمہ فرما رہی ہیں تو ان کے اپنے یہ collection centers بنائے ہوئے ہیں جس پر میں سیاسی بات نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر! میں نے پوری تحقیق کی ہے اور اگر میری بہن چاہیں گی تو میں وہاں کی تصاویر بھی بھجوا دوں گا۔ اگر محترمہ چاہیں تو ہمارے ساتھ میٹنگ کے لئے ٹائم رکھ لیں تو ہم اُدھر بھی محکمہ کو بھجوا دیتے ہیں اور جو ان کے خدشات ہیں وہ دُور کر دیتے ہیں۔ اس میں ابلی یا نا ابلی کی کوئی بات نہیں ہے۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! میں سب سے پہلے پارلیمانی سیکرٹری کی توجہ اس طرف کروانا چاہتا ہوں کہ محترمہ کا بالکل جائز سوال ہے لیکن ڈیپارٹمنٹ نے غلط جواب دیا ہے کیونکہ یہ میری constituency ہے۔ شاہ گوہر پیر قبرستان کا محل وقوع یہ ہے کہ اُس کی ایک سائیڈ پر

100 فٹ چوڑا سلطان محمود روڈ ہے جو پختہ ہے اور دوسرا وہ قبرستان دو حصوں میں تقسیم ہے ایک left اور ایک right side پر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ ضمنی سوال کر لیں۔

چودھری اختر علی: اس میں ایک 60 فٹ کا روڈ جاتا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب اپنے محکمہ سے یہ نوٹس لیں کہ یہ غلط جواب کیوں دیتے ہیں؟ پہلے اُس علاقے کا کوڑا کرکٹ جمع ہوتا تھا لیکن daily basis پر وہ اٹھا کر لے جاتے تھے لیکن اب کئی کئی دن کوڑا پڑا رہتا ہے۔ کیا وجہ ہے کہ اتنی چوڑی سڑکیں ہونے کے باوجود کوڑا نہیں اٹھایا جاتا اور پارلیمانی سیکرٹری کو نہیں پتا کہ دونوں طرف بہت چوڑی سڑکیں ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: پارلیمانی سیکرٹری! ان کی reservations کو نوٹ کر لیں اور انہیں دُور کریں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! ہم بالکل نوٹ کرتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ میں نے سڑکوں کی بات ہی نہیں کی بلکہ particular شاہ گورہ پیر قبرستان کے علاقہ کی بات کی ہے جو ان کا interior area ہے۔ جو قبرستان کا راستہ نکلتا ہے وہ شاہ گورہ قبرستان کے اندر محلوں سے نکلتا ہے۔ ہم معزز ممبر کی تجویز نوٹ کر لیتے ہیں لیکن انہوں نے یہ خود admit کیا ہے۔

جناب سپیکر! ج: (ج) میں یہ دیکھیں تو ہم ان سے کہہ رہے ہیں کہ روزانہ کی بنیاد پر کوڑا اٹھایا جا رہا ہے۔ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ روزانہ کی بنیاد پر کوڑا نہیں اٹھایا جا رہا اور یہ satisfy نہیں ہیں تو نشاندہی کریں ہم انشاء اللہ اُس کو چیک کرائیں گے۔

محترمہ راجیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں بتاتی ہوں۔

خواجہ عمران نذیر: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، تشریف رکھیں۔ تین ضمنی سوال already ہو چکے ہیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں ایک منٹ کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! محترمہ راحیلہ نعیم نے فرمایا تھا کہ ہمارا سسٹم بہتر تھا۔ اُن کے پہلے ویسٹ مینجمنٹ کے ڈی جی و سیم اجمل آج کل نیب کی حراست میں ہیں جن کا یہ پتا کر لیں کہ وہ کتنے ارب روپے کے گھپلے میں اندر ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! تشریف رکھیں۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔

چودھری افتخار حسین جھمچھم: جناب سپیکر! جناب محمد ارشد ملک نے سوال نمبر 1373 اور 1374 کو pending کرنے کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ دونوں سوال pending کئے جاتے ہیں۔ ہم سندھ اسمبلی کے ممبران کو پنجاب اسمبلی آمد پر اور سپیکر گیلری میں خوش آمدید کہتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ہاؤس نے ڈیسک بجا کر ممبران سندھ اسمبلی کا پرتپاک استقبال کیا)

اگلا سوال سیدہ زہرا نقوی کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

سیدہ زہرا نقوی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1460 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور کی یونین کونسل نمبر 265

اور یونین کونسل نمبر 266 میں سڑکوں کی ٹوٹ پھوٹ سے متعلقہ تفصیلات

*1460: سیدہ زہرا نقوی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور کی یونین کونسل نمبر 265 اور یونین کونسل نمبر 266 سڑکوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے کیس پائپ لائن بچھانے کی وجہ سے سڑکیں / گلیاں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ب) ان یونین کونسلز میں سڑکوں کی مرمت کا کام کب تک شروع کیا جائے گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) جی ہاں! یونین کونسل نمبر 265 اور یونین کونسل نمبر 266 میں محکمہ سوئی نادرن گیس پائپ لائنز کی طرف سے گیس سپلائی کے لئے لائنیں بچھانے کے لئے مختلف سڑکات پر روڈ کٹ لگائے گئے ہیں۔ ان روڈ کٹس کی بحالی کا تخمینہ مبلغ -/2,14,73,900 روپے کا ڈیمانڈ نوٹس محکمہ سوئی گیس کو بھیجا گیا ہے۔

(ب) جیسے ہی محکمہ سوئی گیس کی طرف سے روڈ کٹ چار جز وصول ہوتے ہیں ان سڑکات کی مرمت کر دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

سیدہ زہرا نقوی: جناب سپیکر! میں صرف یہ پوچھنا چاہوں گی کہ سڑکوں کی مرمت کا کام جس حوالے سے میں نے سوال کیا ہے، یہ کوئی تاریخ بتادیں کہ کب تک یہ کام مکمل ہوگا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری! اس کی کوئی date بتادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! اس حوالے سے کوئی تاریخ ہم نہیں بتا سکتے اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ کام محکمہ سوئی گیس سے متعلقہ ہے اور وہ کوئی cut off date دے گا تو ہم بتائیں گے۔ وہاں پر کام تو شروع ہے اور ہم ان سے پتا کر لیتے ہیں کہ کب تک وہ کام ختم کریں گے تو ان سے پوچھ کر ہم انہیں بتادیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! سوئی گیس کا کام ختم ہو گا تو آپ کو بتائیں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! بالکل ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

سیدہ زہرا نقوی: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ میں جواب سے مطمئن ہوں اور اللہ کرے کہ یہ کام جلد مکمل ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 1523 محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1547 جناب حامد رشید کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔

خواجہ عمران ندیر: جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب گیلری میں موجود نہیں ہیں تو اس حوالے سے آپ کی رولنگ بھی موجود ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سیشنل سیکرٹری اور ایڈیشنل سیکرٹری بھی موجود ہیں جبکہ سیکرٹری صاحب کی طرف سے request آئی ہے اور وہ میرے پاس آئے تھے ان کی وزیر اعلیٰ کے ساتھ کوئی میٹنگ تھی۔

خواجہ عمران ندیر: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 1566 محترمہ ربیعہ نصرت کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! چونکہ اس سوال کا جواب موصول نہیں ہوا تو میری گزارش ہے کہ اس سوال کو pending کر دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری! سوالات کی وصولی کی تاریخ 20۔ فروری 2019 ہے اور جواب میں لکھا ہوا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا تو کیا وجہ ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! ہم نے ان کو displeasure notice دے دیا ہے اور جن کے متعلقہ یہ سوال ہیں تو انہیں 2/3 notices بھیجوائے ہیں۔ سیکرٹری صاحب اور۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے تو ان سوالات نمبر 1637 اور 1706 کو pending کرتے ہیں اور آپ بھی دیکھ لیں۔ اگلا سوال محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1722 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: عزیز بھٹی ٹاؤن سے جانوروں کے انخلاء سے متعلقہ تفصیلات

* 1722: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت نے عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور سے گائے اور بھینسیں شہری حدود سے باہر نکالنے کا حکم دیا تھا؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت کے واضح احکامات کے باوجود عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور میں جانور پھر رہے ہیں نیز ان کا گوبر بھی گٹروں میں ڈالا جا رہا ہے۔
- (ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت نے سال 19-2018 میں عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور سے کتنی گائے اور بھینسیں قبضہ میں لیں نیز ان کے مالکان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی۔ تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

- (الف) درست ہے کہ حکومت نے ضلع لاہور کے 9 زونز کے شہری علاقوں سے مال مویشی نکالنے کا حکم دیا تھا۔
- (ب) عزیز بھٹی زون نے حکومت کے حکم پر آپریشن انخلاء مویشی کا حکم دیا جس پر عملہ عزیز بھٹی زون ریگولیشن نے کارروائی کرتے ہوئے بیس حویلیاں سیل کیں اور ملزمان کے خلاف ایف آئی آر درج کروادی ہیں۔ یہ کہ عزیز بھٹی زون روزانہ کی بنیاد پر انخلاء مویشیوں کے لئے کارروائی کر رہا ہے۔
- (ج) یہ کہ عملہ ریگولیشن نے مورخہ 01-01-2019 تا 01-08-2019 تک بیس حویلیاں سیل کیں اور 237 جانور (گائے بھینسیں) عزیز بھٹی زون کے علاقے سے باہر نکال دی ہیں۔ 34 گائے، بھینسیں گرفت کر کے مالکان کے خلاف بیس ایف آئی آر زون اور -/53500 روپے جرمانہ کیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! جی، بالکل میرا ضمنی سوال جز (الف) سے متعلق ہے کہ کیا لاہور کے ان 9 زونوں کے شہری علاقوں میں مال مویشی نکال دیئے گئے ہیں کیونکہ ایک اطلاع کے مطابق ابھی بھی مال مویشی وہاں موجود ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! ہماری اطلاع کے مطابق یہ مال مویشی نکال دیئے گئے ہیں اور اگر جز (ج) میں دیکھیں تو بیس عدد حویلیوں کو بھی seal کیا گیا ہے اور 237 جانور جن میں گائے بھینسیں بھی نکالی ہیں نیز بیس عدد ایف آئی آر ز بھی درج کروائی گئی ہیں اور پچاس ہزار سے اوپر جرمانے بھی ہوئے ہیں۔ میرے خیال میں اب 100 فیصد تو میں نہیں کہہ سکتا لیکن almost مال مویشی وہاں سے نکل گیا ہے۔ اگر کوئی کسی ایک آدھ جگہ پر موجود ہے تو محترمہ نشاندہی کروادیں ہم اس پرائیکشن لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال جز (ب) سے متعلق ہے کہ عزیز بھٹی ٹاؤن میں صرف بیس حویلیاں seal کی گئی ہیں جو پارلیمانی سیکرٹری نے بھی ابھی بات کی ہے تو اس پورے زون میں کیا صرف بیس حویلیاں ہی موجود تھیں اور باقی لوگوں کے خلاف کارروائی کیوں نہیں کی گئی؟ آپ جیسے کہہ رہے ہیں کہ وہاں پر مال مویشی اب نظر نہیں آرہے ہیں جبکہ ہم سب کو پتا ہے کہ ہر جگہ اور ہر زون میں یہ موجود ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! اس میں حویلیوں کی نشاندہی کرنے کا مسئلہ ہے۔ محترمہ ہمیں fresh question دے دیں تو ہم ان حویلیوں کے بارے میں دوبارہ آپریشن کر لیتے ہیں۔ جن حویلیوں کا ہمیں پتا ہے اور جہاں کی ہمیں انفارمیشن ہے تو ہم نے وہ حویلیاں sealed کر دی ہیں جبکہ ان کے خلاف ایف آئی آر ز بھی درج کی جا چکی ہیں نیز جرمانے بھی ہو چکے ہیں۔ میرے خیال میں، جو ہم نے

investigate کیا ہے almost تقریباً عزیز بھٹی ٹاؤن کے 9 زونوں سے سارا مال مویشی نکل چکا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! آٹھ ماہ کے اندر 237 جانوروں کو نکالا گیا ہے تو آپ خود بتائیں کہ جن حویلیوں کو seal نہیں کیا گیا تو اس کی کیا وجہ ہے؟ اس کی proper انکوائری ہو کیونکہ گزشتہ آٹھ ماہ میں 237 جانوروں کو نکالا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! میں وہی عرض کر رہا ہوں کہ جو حویلیاں کھلی ہیں اور ان کے علم میں ہیں تو یہ ہمیں بتائیں۔ یہ ہمیں list دے دیں تو ہم انہیں بند کروادیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ لسٹ دیں۔ آپ مجھے دے دیں میں انہیں دے دوں گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! بالکل ایسی حویلیاں ہوتی ہیں تو یہ ہمیں بتادیں ہم ان کو بند کروادیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ لسٹ دیں تو وہ بند کروادیتے ہیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! ہماری اطلاع کے مطابق ایسی حویلیاں ہیں اور ایسے لوگ ہیں جن سے "منٹھلی" پیسے وصول کئے جاتے ہیں اور ان پر کوئی چیک نہیں ہوتا تو پلیز اگر ایسی کوئی چیز exist کرتی ہے تو میں لسٹ بھی provide کر دوں گی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ لسٹ دے دیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں لسٹ بھی provide کر دوں گی اگر ان کے خلاف کارروائی کی جائے لیکن ساری حویلیاں seal ہونی چاہئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: He will make sure کہ ان کے خلاف کارروائی ہوگی۔ اگلا سوال بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! سوال نمبر 1723 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: عزیز بھٹی ٹاؤن، فتح کڑھ اور مسلم آباد میں تجاوزات سے متعلقہ تفصیلات
* 1723: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان
فرمائیں گے کہ:-

- (الف) عزیز بھٹی ٹاؤن لاہور فتح کڑھ، مسلم آباد میں دکانداروں نے تجاوزات قائم کر رکھی
ہیں۔ جس سے ٹریفک تو کیا پیدل چلنا بھی مشکل ہو چکا ہے؟
(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ٹی ایم اے کے افسران ان دکانداروں سے منتحلی بھتہ وصول
کرتے ہیں جس کی وجہ سے یہ تجاوزات ابھی تک قائم ہیں؟
(ج) کیا حکومت نے اس معاملہ پر کوئی انکوائری کروائی ہے، اس انکوائری کی رپورٹ فراہم
کی جائے؟
(د) کیا حکومت اور متعلقہ انتظامیہ اس مسئلہ کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب
تک؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

- (الف) درست ہے کہ سروس روڈ پر عارضی تجاوزات ریڑھی وغیرہ کی صورت میں قائم ہو جاتی
ہیں جن کو عملہ ریگولیشن عزیز بھٹی زون کے علاوہ سیشل سکواڈ بھی آپریشن کر کے موقع
سے عارضی تجاوزات ختم کرواتا ہے۔ دوبارہ عارضی تجاوزات قائم ہونے کی صورت
میں بھی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ مزید یہ کہ دونوں اطراف گرین بیلٹ جو کہ
پی ایچ اے کے زیر انتظام ہے گا ہے بگا ہے پی ایچ اے کے ہمراہ ٹریفک وارڈن کی مدد
سے بھی عزیز بھٹی زون ان کے خلاف کارروائی عمل میں لاتے ہوئے تجاوزات ختم کرتا
ہے جس کی رپورٹ بذریعہ واٹس ایپ گروپ میں اتھارٹی کو دی جاتی ہے۔

- (ب) درست نہ ہے۔ بھتہ خوری کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔
- (ج) ایسی کوئی انکوائری نہ کی گئی ہے۔
- (د) جی، ہاں! موقع سے انٹی انکروچمنٹ آپریشن کر کے تمام تجاوزات ختم کر دی گئی ہیں۔
- نیز اگر کوئی عارضی انکروچمنٹس دوبارہ قائم کی جاتی ہیں تو حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (الف) سے ہے کہ مسلم آباد روڈ پر اگر آپ دیکھیں تو "یا سروسٹ سے لے کر تبارک مسجد تک" بہت سی ایسی دکانیں ہیں جن کے باہر تجاوزات موجود ہیں بلکہ اگر آپ تبارک مسجد کے سامنے دیکھیں تو سروسٹ پر اس قدر تجاوزات موجود ہیں، ابھی بھی جائیں تو وہاں فروٹ کی ریڑھیاں لگی ہوئی ہیں تو ان کے خلاف کیا کارروائی کی گئی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! ہوتا یہ ہے کہ یہ تجاوزات ختم ہو جاتی ہیں اور پھر آ جاتی ہیں ہم پھر چلے جاتے ہیں اور ہمارے ساتھ ساتھ ٹریفک وارڈنز بھی ہمراہ ہوتے ہیں۔ بعض کو جرمانے کئے جاتے ہیں اور بعض کے اگر چھوٹے موٹے کھوکھے ہوں تو ان کو seal کیا جاتا ہے۔ میرے خیال میں جو موقع سے ہم نے anti-encroachment operation کر کے تمام تجاوزات ختم کر دی ہیں۔

جناب سپیکر! مجھے جو رپورٹس ملی ہیں تو اس وقت وہاں پر کوئی ایسا scene نظر نہیں آرہا۔ تجاوزات کے خلاف آپریشن کے وقت ٹریفک وارڈنز بھی ہوتے ہیں اور گاہے بگاہے کھوکھے اور ریڑھیاں وغیرہ اٹھواتے رہتے ہیں۔

جناب سپیکر! اگر محترمہ کو وہاں پر کوئی ایسی تجاوزات نظر آتی ہیں تو یہ بتائیں ہم اُدھر سے بھی اٹھواتے ہیں۔ کوئی مسئلہ نہیں ہے ویسے یہ "آپریشن کلین اپ" گاہے بگاہے ہفتے دس دن بعد ہوتا رہتا ہے۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال جز (ب) سے ہے کہ میں نے بالکل بھتہ خوری کی بات نہیں کی بلکہ میں نے یہ کہا ہے کہ محکمہ کے کچھ لوگ ان دکانداروں اور ریڑھی والوں سے "منھلی" وصول کر رہے ہیں جس کی وجہ سے ان کے خلاف کارروائی نہیں ہو رہی تو پلیز اس کا جواب دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! تو بھتہ ہی ہو گیاناں یہ۔ This is Bhatta۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! یہ معزز ممبر نے جز (ب) میں اپنے سوال میں منھلی اور بھتہ خوری ہی کہا ہے تو میں یہی عرض کروں گا کہ بھتہ خوری کا ثبوت ہوتا نہیں ہے۔

جناب سپیکر! محترمہ ان ملازمین کی identification کر دیں یا ہم خود بھی پتا کرتے ہیں۔ اگر کوئی ایسا معاملہ ہو رہا ہے تو ہمارے علم میں نہیں ہے لیکن آج کل کے دور میں میرا نہیں خیال کہ اس قسم کا scene اب رہ گیا ہے۔ آج سے دس بیس سال پہلے ہو تو میں نہیں کہہ سکتا۔ (اس مرحلہ پر جناب چیئر مین (میاں شفیع محمد) کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئر مین: جی، محترمہ! اپنی بات جاری رکھیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئر مین! محکمہ نے اس کے خلاف کوئی کارروائی کی ہے اگر نہیں کی تو پلیز کی جائے اور مجھے یہ بتایا جائے کہ یہ عملہ کب تک اس جگہ پر ڈیوٹی پر تھا اور اسے تبدیل کرنے کا کوئی ارادہ ہے کیونکہ محکمہ کے وہی same لوگ لگے ہوتے ہیں جن میں "منھلی" charge کرنے کا trend ہوتا ہے "to please اس کے خلاف ایک انکوائری کی جائے، چیک کیا جائے اور ملازمین کی ڈیوٹیاں تبدیل کرنے کو تیار ہیں؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری! پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب سپیکر! انکوائری کے لئے پہلے determine کرنا پڑتا ہے کہ اس پر کوئی الزام لگے۔ اگر ان کی نظر میں ہے تو یہ بتائیں ہم اس کی انکوائری کریں گے۔ میں پورے محکمہ کا یہ کیسے ensure کر سکتا ہوں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئر مین! Witness! موجود ہیں اور آپ کو بھی پتا ہے اور ابھی جا کر بے شک چیک کر لیں کیونکہ ابھی بھی وہاں پر encroachments موجود ہیں تو ان تجاوزات کی وجہ کیا ہے؟ اگر ڈیوٹی انچارج allow نہیں کر رہے تو وہاں پر تجاوزات کیسے موجود ہیں؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئر مین! محترمہ! ٹھیک بات کر رہی ہیں۔ تجاوزات جس جگہ پر موجود ہیں ہم اس کا پتا کر لیتے ہیں کہ وہاں پر جس کی بھی ڈیوٹی ہے ہم ان کے خلاف انکوائری کروا لیتے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب چیئر مین! ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئر مین: جی، نہیں، تین ضمنی سوالات ہو چکے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب چیئر مین! ایک انتہائی اہم ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئر مین: جی، نہیں۔ کیونکہ اسمبلی میں ایک circular جاری ہوا ہے جس کے مطابق ایک سوال پر تین سے زائد ضمنی سوالات نہیں کئے جاسکتے۔

چودھری اختر علی: جناب چیئر مین! ایک مختصر سا سوال کر لینے دیں۔

جناب چیئر مین: اپوزیشن اور حکومت کے درمیان اجلاس میں فیصلہ ہو گیا ہے کہ ایک سوال پر تین سے زائد ضمنی سوالات نہیں کئے جاسکتے۔

چودھری اختر علی: جناب چیئر مین! یہ جناب عنایت لک نے فیصلہ کیا ہے۔۔

جناب چیئر مین: اس کا circular جاری ہوا ہے، میں witness ہوں مجھے وہ circular ملا ہے اور میں نے پڑھا ہے۔ اگر آپ نے نہیں پڑھا ہے تو میں آپ کو بتا رہا ہوں۔ اگلا سوال محترمہ سیمابہ طاہر کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں!

محترمہ سیمابہ طاہر: جناب چیئر مین! سوال نمبر 1730 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

دھاڑی بھٹیاں نکانہ صاحب کے داخلی راستہ پر سولنگ لگانے سے متعلقہ تفصیلات

*1730: محترمہ سیمابہ طاہر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع نکانہ صاحب کے گاؤں دھاڑی بھٹیاں کا داخلی سولنگ ختم ہو چکا ہے اور راستے میں کئی کئی فٹ گہرے کھڈے پڑنے سے علاقہ مکینوں کو انتہائی مشکلات کا سامنا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ گاؤں میں آگ لگنے کا ایک وقوعہ ہوا لیکن راستہ ٹھیک نہ ہونے کی وجہ سے 1122 کی گاڑیاں گاؤں تک نہیں پہنچ سکیں اور لاکھوں روپے کا نقصان ہوا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ گاؤں کو جاتے ہوئے راستے میں آنے والا نہر کا پل بھی انتہائی خراب اور بوسیدہ ہو چکا ہے جو کسی حادثے کا پیش خیمہ ہو سکتا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ضلع نکانہ صاحب کے گاؤں دھاڑی بھٹیاں کے داخلی راستے کو از سر نو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) گاؤں دھاری بھٹیاں کے دو داخلی راستے ہیں ایک راستہ کا سولنگ مرمت طلب ہے۔ جبکہ دوسرا راستہ بالکل درست ہے۔

(ب) اس واقعہ کا علم نہیں تاہم مذکورہ گاؤں میں نکانہ صاحب کی جانب سے دوسرا راستہ درست ہے۔

(ج) یہ معاملہ محکمہ انہار کے متعلقہ ہے۔

(د) ڈسٹرکٹ کونسل نکانہ صاحب نے تخمینہ مرتب کر دیا ہے۔ مجاز اتھارٹی کی منظوری کے تحت سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا جاسکتا ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سیمابہ طاہر: جناب چیئرمین! میں ان تمام جوابات سے مطمئن ہوں لیکن میری ایک تجویز ہے کہ یہ نکانہ صاحب کے گاؤں دھاڑی بھنیاں کی بات ہو رہی ہے اس کا راستہ اتنا خراب ہے کہ وہاں ریسکیو 1122 بھی نہیں جاسکتی اور دوسرے راستوں میں بھی مسئلے مسائل ہیں۔ اس کی جلد از جلد مرمت کا کام شروع کروایا جائے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں پر لوگ بہت مشکلات کا شکار ہیں۔ شکریہ

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! جو ہمارا نیا لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 آیا ہے اس میں لوکل ڈویلپمنٹ بورڈ بن چکے ہیں جن کا 3- نومبر کو نوٹیفکیشن بھی ہو گیا ہے۔ جیسے ہی ان کا کام شروع ہو گا تو یہ کام انشاء اللہ priority basis پر کروادیا جائے گا۔

جناب چیئرمین: محترمہ! کیا آپ جواب سے مطمئن ہیں؟

محترمہ سیمابہ طاہر: جناب چیئرمین! میں جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 1807 محترمہ عنیزہ فاطمہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1847 جناب صہیب احمد ملک کا ہے ان کی request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں!

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1857 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور جنرل بس سٹینڈ پر بسوں سے اڈافیس کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

*1857: چودھری اختر علی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جنرل بس سٹینڈ لاہور پر ہر بس سے کس شرح سے اڈا فیس وصول کی جاتی ہے۔ کیا فیس کی وصولی سرکاری انتظامیہ خود کرتی ہے۔ یا مذکورہ فیس کی وصولی کا ٹھیکہ نیلام کیا جاتا ہے۔ اگر پرائیویٹ ٹھیکیدار ہے تو اس وقت ٹھیکیدار کون ہے اور کتنی سالانہ رقم کے عوض ٹھیکہ دیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ اس سٹینڈ پر حکومت کی طرف سے طے کردہ اڈا فیس سے کئی گنا زیادہ اڈا فیس وصول کی جاتی ہے اور زائد فیس ادا نہ کرنے والے ٹرانسپورٹر کو سٹینڈ پر بس کھڑی کرنے کی سہولت مہیا نہیں کی جاتی؟

(ج) گزشتہ تین سالوں میں جنرل بس سٹینڈ کے کون کون ایڈمنسٹریٹر رہے ان کا تعیناتی عرصہ کتنے ماہ پر محیط ہے۔ کیا کسی ایڈمنسٹریٹر کے خلاف کھلے عام زائد فیس وصول کرنے والے عناصر کو نہ روکنے پر کارروائی کی گئی تو تفصیل فراہم فرمائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) جنرل بس سٹینڈ لاہور میں مندرجہ ذیل شرح سے اڈا فیس وصول کی جا رہی ہے۔

(اے سی بسیں)

کم از کم -/500 روپے یا ایک ٹکٹ کرایہ فی بس فی پھیرا

(نان اے سی بسیں)

کم از کم -/300 روپے یا ایک ٹکٹ کرایہ فی بس فی پھیرا

(36- سیٹ تک گاڑیاں)

فی ٹکٹ کرایہ فی پھیرا فی گاڑی

مذکورہ بالا فیس کی وصولی بذریعہ سات ٹھیکہ جات کی صورت میں کی جاتی ہے اور ٹھیکہ جات کی نیلامی بمطابق رولز 2016 پنجاب لوکل گورنمنٹ (Auction of Collection Rights) کی جاتی ہے۔ ٹھیکہ نہ ہونے کی صورت میں مذکورہ قانون کے تحت سرکاری انتظامیہ فیس وصول کرتی ہے۔ Adda Fee کی روک تھام کے لئے شہر کے خارجی راستوں پر چیکنگ پوائنٹس قائم کئے گئے ہیں۔ اس سال 2019-20 جنرل بس سٹینڈ لاہور میں مذکورہ اڈا فیس کی وصولی کے مذکورہ سات ٹھیکہ جات میں سے

چار ٹھیکہ جات نیلام عام کے ذریعے فروخت ہوئے ہیں جن کی کل مالیت مبلغ 4 کروڑ 34 لاکھ روپے ہے۔ ٹھیکیداران کے نام مندرجہ ذیل ہیں:

- (1) چودھری انور پرائز (پرائیویٹ) لمیٹڈ بذریعہ چیف ایگزیکٹو محمد اصغر جاوید (اے سی وٹان اے سی بسیں جنرل بس سٹینڈ بادی باغ)
- (2) فیصل شہزاد (اے سی بسیں، سٹی بس ٹرمینل سکندریہ کالونی)
- (3) چودھری اینڈ کمپنی بذریعہ پروپرائٹر عبدالغفور چودھری (اے سی وٹان اے سی بسیں، جناح بس ٹرمینل ٹھوکر نیا بیگ)
- (4) چودھری اینڈ کمپنی بذریعہ پروپرائٹر عبدالغفور چودھری (اے سی وٹان اے سی بسیں، ونگن کوسٹر، ہائی روف اور مردا) جبکہ بقیہ تین ٹھیکہ جات نیلام عام کے ذریعہ فروخت نہ ہوئے جس پر سرکاری انتظامیہ بمطابق قانون مذکورہ فیس وصول کر رہی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے۔ تمام ٹرانسپورٹرز / ڈرائیورز وغیرہ سے مذکورہ بالا شرح کے مطابق ہی فیس وصول کرنے کی ہدایات واجازت ہوتی ہے۔ ہر ٹرانسپورٹر مذکورہ شرح سے ہی فیس ادا کرتا ہے۔

(ج) گزشتہ تین سالوں سے جنرل بس سٹینڈ پر مندرجہ ذیل ایڈمنسٹریٹر تعینات رہے:

- (1) مسٹر کامران بشیر عرصہ تعیناتی 11 مارچ 2016 تا 2 اکتوبر 2017
- (2) مسٹر شاہد حسن کلیانی عرصہ تعیناتی 3 اکتوبر 2017 تا 7 جنوری 2019
- (3) میاں وحید الزماں عرصہ تعیناتی 8 جنوری 2019 تا 8 مئی 2019
- (4) مسٹر احمد رضا بیٹ عرصہ تعیناتی 9 مئی 2019 تا حال مذکورہ بالا اڈا فیس کی زائد وصولی کی بابت کوئی بھی شکایت برخلاف ایڈمنسٹریٹر نہ ہوئی ہے بلکہ کبھی کبھار کسی عملہ کے خلاف شکایت کی صورت میں ایڈمنسٹریٹر صاحبان ہی کارروائی کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! میرا جز (الف) میں سوال ہے کہ جنرل بس سٹینڈ پر جواڈا فیس وصول کی جاتی ہے کیا وہ گورنمنٹ سیکٹر پر وصول کی جاتی ہے یا اسے ٹھیکیدار وصول کرتا ہے نیز ٹھیکیدار کا ٹینڈر جو ایک سال پر محیط ہوتا ہے اس کی رقم بتائی جائے؟

جناب سپیکر! انہوں نے جواب دیا کہ ہم non air conditioned vehicle کا 300 روپیہ اور air conditioned vehicle کا 500 روپیہ وصول کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے یہ جو اڈا فیس بتائی ہے کیا اس کا کوئی نوٹیفکیشن موجود ہے میرے علم کے مطابق لوکل گورنمنٹ یا کمشنر یا ڈی سی او اس پر بالکل خاموشی تانے ہوئے ہیں؟ -/2500 سے لے کر -/5000 روپے فی بس اڈا فیس کی مد میں وصولی کی جاتی ہے اس کے باوجود بسوں کے مالک کو سہولیات میسر نہیں ہیں اور وہاں غنڈہ گردی کا راج ہے۔

جناب سپیکر! میں پارلیمانی سیکرٹری سے یہ پوچھتا ہوں کہ کیا انہوں نے کبھی لوکل باڈی کے افسران کے ساتھ لاہور جنرل بس سٹینڈ کا وزٹ کیا ہے؟ یہ وہاں جا کر دیکھیں کہ وہاں غنڈہ گردی کا راج ہے۔ میں ان سے سوال کرتا ہوں کہ اگر ان کے پاس اڈا فیس کا کوئی نوٹیفکیشن category wise ہے تو وہ ایوان میں پیش کریں۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

جناب چیئرمین! چودھری اختر علی میرے قابل احترام ممبر ہیں ہم پچھلی دفعہ بھی اس اسمبلی میں اکٹھے رہے ہیں۔ ٹھیکہ جات کی نیلامی بمطابق رولز 2016 پنجاب لوکل گورنمنٹ Auction of Collection Rights کے تحت ہوتی ہے اور انہوں نے خود لوکل گورنمنٹ ایکٹ بنایا ہے۔ جہاں تک وہاں وزٹ کرنا اور غنڈہ گردی کی بات ہے تو میں پھر یہی عرض کروں گا کہ یہ اطلاع کی بنیاد پر فرما رہے ہیں۔ اگر ان کے پاس کوئی specific شکایت کا ریکارڈ ہے، کسی اڈے کے میٹجریا کسی کا کوئی بھی ریکارڈ ہے کہ وہ پیسے زیادہ لے رہے ہیں یا وہاں غنڈہ گردی یا harassment ہو رہی ہے تو ہمیں بھی بتائیں پھر ہم administratively اس کو دیکھ لیں گے اور اس مقصد کے لئے پولیس کا محکمہ بھی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اچھے لوگ ہیں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: اگر کوئی اس طرح کا offence ہوا ہے تو آپ تحریری بتائیں۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! میں اپنے فاضل پارلیمانی سیکرٹری جو بڑے ہی زیرک انسان ہیں میں ان سے انسانی دائرے میں رہ کر سوال کرتا ہوں اور یہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ ان کے شہر میں جو vehicles چلتی ہیں، وہاں جو مسافر جاتے ہیں کیا ان کے ساتھ انسانوں جیسا سلوک کیا جاتا ہے؟

جناب سپیکر! میں کہہ رہا ہوں کہ یہ -/2500 روپے سے لے کر -/5000 روپے تک فیس لی جا رہی ہے۔ اس میں انتظامیہ شامل ہے اور ایڈمنسٹریٹر کا سارا عملہ involve ہے۔ جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی اس طرح کا offence ہوا ہے تو اس کو رپورٹ کریں۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! یہ ایک general issue ہے، جنرل بس سٹینڈ پر روزانہ لاکھوں کے حساب سے لوگ سفر کرتے ہیں وہ 99 فیصد اس کے گواہ بن جائیں گے۔ جناب چیئرمین: اس کا آسان حل یہ ہے کہ آپ اس کے خلاف درخواست دے دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! اس سوال کا دوسرا پارٹ مجھ سے related نہیں ہے لیکن میں اتنا عرض ضرور کروں گا کہ ان کی بات اس حد تک درست ہے کہ ایک ہوتی ہے اڈا فیس جو -/500 روپے یا -/300 روپے تک ہوتی ہے جو یہاں لکھی ہوئی بھی ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا یہ ہوتا ہے کہ جن ٹرانسپورٹرز کی اڈوں پر monopoly ہوتی ہے وہ اپنی فیس لیتے ہیں۔ اس میں ہوتا یہ ہے کہ جو محکمہ ٹرانسپورٹ کسی کو route permit دیتا ہے مثلاً روٹ ہوتا ہے مسٹر X کے نام اور وہاں پر گاڑی مسٹر B چلا رہا ہوتا ہے۔ جو دوسرا بندہ ہوتا ہے وہ پہلے کو دو تین ہزار روپے دیتا ہے۔

جناب سپیکر! وہ صحیح فرما رہے ہیں اور گراؤنڈ پر یہی پریکٹس چل رہی ہے۔ یہ اسی طرح ہوتا ہے جس طرح ٹینڈر کسی اور نے لیا ہوتا ہے اور وہ اپنا ٹینڈر آگے فروخت کر دیتا ہے۔ جو رولز پہلے بنے ہوئے ہیں ان میں آہستہ آہستہ تصحیح ہو رہی ہے۔ یہ اس طرح ہوتا ہے اور اسے میں admit کروں گا لیکن یہ کہنا کہ وہاں پر لوکل گورنمنٹ یا ہماری طرف سے کوئی ایسی چیز ہوتی ہے تو

اس کو میں deny کروں گا۔ اگر میرے فاضل ممبر کے پاس لوکل گورنمنٹ کے خلاف کوئی چیز ہے تو وہ ہمیں بتائیں۔ اگر ان کے پاس کسی افسر کے خلاف یا اہلکار کے خلاف کوئی شکایت ہے تو اس کا ہمیں بتائیں ہم اس پر پورا ایکشن لیں گے۔ ویسے ان کی بڑی valid بات ہے۔

جناب چیئرمین: چودھری اختر علی! یہ آپ کا آخری سوال ہے۔

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! ابھی تو شروع ہی ہوا ہے۔ میں نے سوال میں پوچھا ہے کہ ٹھیکیدار کا نام بتایا جائے تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم سات قسم کے ٹھیکے اجراء کرتے ہیں جن میں چار ٹھیکے جات ٹینڈر کئے گئے اور جن کے ٹھیکے ٹینڈر نہیں ہوئے ان سے گورنمنٹ سرکاری نوٹیفکیشن کے مطابق خود فیس وصول کر رہی ہے۔ انہوں نے جو ٹھیکیدار کی رقم اس میں درج کی ہے وہ چار کروڑ اور کچھ لاکھ روپے ہے۔ انہوں نے جنرل بس سٹینڈ کا ٹھیکہ کسی فرم چودھری انٹرپرائزز کو دیا ہے۔

جناب سپیکر! میں ان سے یہ سوال کرتا ہوں کہ چودھری انٹرپرائزز کا 2018-19 کا ٹھیکہ کتنی مالیت میں کیا اور اس میں چھوٹی منی بس، ویگن، بڑی بس، نان اے سی اور اے سی کی کیا ratio رکھی گئی، نیز رقم وصول کرنے کا شیڈول کیا تھا؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں اپنے قابل احترام ممبر سے یہ عرض کروں گا کہ یہ fresh question ہے۔ اگر انہوں نے ہمارے سے اُس وقت پوچھا ہوتا کہ علیحدہ علیحدہ ٹھیکیداروں کی علیحدہ علیحدہ ٹھیکوں کی رقم بتائیں تو ہم اس میں ضرور لکھ دیتے۔ اس کے باوجود ہم ان کو وہ لسٹ بھی مہیا کر دیں گے۔ ہمارا ٹینڈر کم از کم 500 کا ہے اب اس پر اگر کوئی below میں جاتا ہے لیکن میرے خیال میں جنرل بس سٹینڈ کے ٹھیکے below میں نہیں جاتے اور یہ پورے پورے ہی ہوتے ہیں۔ یہ جتنے ٹھیکیدار لکھے ہوئے ہیں ہم ان کو لسٹ فراہم کر دیں گے۔ ہم total lump sum amount 4 کروڑ 34 لاکھ روپے دی ہے۔ جتنے ٹھیکیدار ہیں اور جتنی firms آئی ہیں ہم ان کو یہ لسٹ مہیا

کر دیں گے اگر fresh question سے بچنا چاہتے ہیں۔ نہیں تو یہ ہمیں fresh question دے دیں اور ہم وہ بھی دیکھ لیں گے۔

جناب چیئر مین: آپ ان سے لسٹ لے لیجئے گا۔

چودھری اختر علی: جناب چیئر مین!۔۔۔

جناب چیئر مین: آپ کے سوالات پورے ہو گئے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب چیئر مین! میری عرض سنیں۔ میرا یہ دوسرا سوال تھا اور اگر آپ چیئر مین ہیں اور اگر آپ یہ کہتے ہیں کہ بہت جلدی ہے تو پتا نہیں یہ ایسے محسوس ہو رہا ہے کہ اس گورنمنٹ کا یہ آخری اجلاس ہے جو مجھے کہہ رہے ہیں کہ جلدی کریں اور اس کو ختم کریں۔ اجلاس تو ابھی چلنے ہیں، میرا تو یہ ابھی دوسرا سوال ہوا ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ اس کو ختم کریں۔ جناب چیئر مین: چلیں! آپ تیسرا سوال کر لیں۔ اسی کو consider کر کے آپ کی گنتی کو پورا کرتے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب چیئر مین! میرے سوال کے جز (ب) میں سے ضمنی سوال ہے اور میں نے ان سے پوچھا کہ یہ جو ڈافنیس وصول کی جاتی ہے تو اس کا کوئی چیک اینڈ بیلنس ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے خارجی راستوں پر پوائنٹس بنائے ہوئے ہیں جہاں پر یہ چیک کیا جاتا ہے اور باقاعدہ اس کی documentation کی جاتی ہے تو یہ ہاؤس کو بتایا جائے کہ لاہور میں کہاں کہاں خارجی راستوں پر ان کے چیکنگ پوائنٹس ہیں اور ان پر کون کون سا عملہ تعینات ہے، ان کے ریکارڈ کے مطابق اس میں کتنی complaints لکھی گئیں اور ان پر کیا کارروائی کی گئی؟

جناب چیئر مین: جی، شکریہ

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئر مین! معزز ممبر کے پورے چار سوال ہوئے ہیں۔ یہ کوئی specific خارجی راستے نہیں ہوتے، ایک entrance ہوتی ہے، ایک exit ہوتی ہے اور exit پر پرچی والے کھڑے ہوتے ہیں اور عموماً چیک کرتے ہیں جو کہ معزز ممبر کو بھی پتا ہے اس میں جو documentation ہوتی ہے وہ سب پوری کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! اس میں یہ ہوتا ہے میں نے ان کی خدمت میں پہلے بھی گزارش کی ہے کہ وہ اپنا لین دین کرتے ہیں اور یہ ان کا ذاتی ہوتا ہے اس میں روٹ پر مٹ محکمہ ٹرانسپورٹ اور ان کی involvement ہوتی ہے۔ ہمیں جو وہ پرچی دیتے ہیں وہ پورے پیسوں کی دیتے ہیں جو بسیں اس وقت exist کر رہی ہوتی ہیں اور اڈے کے جو مقامی راستے ہوتے ہیں جہاں سے بسیں نکلتی ہیں اور مختلف روٹس کے لئے نکلتی ہیں وہ وہاں سے پیسے collect کرتے ہیں تو اس میں کوئی ایسی evidence یا آج کے دن تک کوئی گھپلا نہیں ہوا جب سے میں نے پارلیمانی سیکرٹری کا چارج سنبھالا ہے اس سے پہلے میرے سامنے کوئی documentation نہیں آئی۔ اب ہم انکو آری تب کریں جب کوئی چیز ہمارے پاس documentation میں آئے۔ یہ وہیں موقع پر سارا کچھ ہوتا ہے اور جو exit والے ہوتے ہیں جب وہاں سے بسیں نکلتی ہیں تو ان سے پرچی collect کرتے ہیں۔

جناب چیئر مین: اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔

چودھری اختر علی: جناب چیئر مین! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے۔۔۔

جناب چیئر مین: نہیں، آپ نے تین چار سوالات کر لئے ہیں۔

چودھری اختر علی: جناب چیئر مین! آپ بے شک سوال گن لیں۔

جناب چیئر مین: آپ گنتی اپنی کریں یا پھر میری کریں۔ یہ آپ کا چوتھا سوال ہے۔

چودھری اختر علی: جناب چیئر مین! آپ کی مہربانی ہوگی۔

جناب چیئر مین: چلیں! آپ سوال کر لیں۔

چودھری اختر علی: جناب چیئر مین! میرا پارلیمانی سیکرٹری سے سوال ہے کہ ان کالاہور میں ایک

جناح ٹرینل ہے اس میں، میں اڈافیس کی بات تو نہیں کروں گا۔۔۔

(اذان ظہر)

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! اس میں میرا سوال ہے کہ جنرل بس سٹینڈ جناح ٹرمینل پر جو لوگ اپنے مسافروں کو لینے کے لئے جاتے ہیں وہ وہاں پر کار، موٹر سائیکل اور رکشا پر -/20 روپے سے -/50 روپے وصول کئے جاتے ہیں۔ آیا ان کا کوئی ٹینڈر ہے یا وہ بغیر ٹینڈر وہاں پر جگا ٹیکس وصول کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! definitely وہاں پر دو قسم کے ٹھیکے ہوتے ہیں ایک مقامی طور پر adjustment ہوتی ہے لوگوں کی گاڑیوں کی حفاظت کے لئے 20، 10، 30 روپے لیتے ہیں یہ پورے لاہور میں ہو رہا ہے اس میں -/30 روپے یا -/50 روپے لئے جاتے ہیں ایک یہ ہوتا ہے، ایک لوکل گورنمنٹ محکمہ کی طرف سے ہوتا ہے۔ یہ دونوں قسم کے جناح ٹرمینل پر چل رہے ہیں ایک وہ مقامی adjustment بھی کر لیتے ہیں اور ایک اس میں ہمارا بھی ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں! محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! سوال نمبر 1977 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لوکل گورنمنٹ میں جون 2018

سے تاحال ڈویلپمنٹ فنڈز کے استعمال سے متعلقہ تفصیلات

* 1977: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جون 2018 سے تاحال لوکل گورنمنٹ میں کل کتنا ڈویلپمنٹ فنڈ استعمال ہوا ہے؟

(ب) بجٹ 19-2018 میں لوکل گورنمنٹ میں کتنا ترقیاتی فنڈ مختص کیا گیا تھا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام سال 19-2018 میں گورنمنٹ آف پنجاب نے 243 سکیموں کے لئے 4535 ملین روپے مختص کئے تھے۔ 2298.00 ملین روپے جاری کئے گئے جن میں سے 30.06.2019 تک 2091.00 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

(ب) صوبائی سالانہ ترقیاتی پروگرام سال 19-2018 میں گورنمنٹ آف پنجاب نے 243 سکیموں کے لئے 4535 ملین روپے مختص کئے تھے۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئر مین! اس میں میرا جز (الف) میں پہلا ضمنی سوال یہ ہے کہ جب مئی میں بلدیاتی اداروں پر شب خون مار کر انہیں گھر بھیج دیا گیا تھا تب سے لے کر آج تک کتنا ترقیاتی فنڈ استعمال ہوا ہے؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

جناب چیئر مین! یہ ہم نے جز (الف) میں معزز ممبر کو بتا دیا ہے کہ 243 سکیموں کے لئے ٹوٹل فنڈز 4535 ملین روپے مختص کئے گئے تھے جس میں سے 2298 ملین روپے جاری کئے گئے اور 2019-30-06 تک 2091 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئر مین! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ مئی سے لے کر آج تک کتنا ترقیاتی فنڈ استعمال ہوا ہے اس میں کتنا ڈویلپمنٹ فنڈ اور کتنا نان ڈویلپمنٹ فنڈ ہے؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

جناب چیئر مین! محترمہ نے جون 2018 سے تاحال لوکل گورنمنٹ کے ڈویلپمنٹ فنڈ کا پوچھا ہے اور نان ڈویلپمنٹ کا بھی پوچھا ہے اگر ان کو ضرورت ہے تو ہم ان کو بتا دیں گے۔۔۔

جناب چیئر مین: اس میں نان ڈویلپمنٹ فنڈ کا نہیں پوچھا۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میں نے نان ڈویلپمنٹ فنڈ کا بھی پوچھا ہے۔۔۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! میں یہی عرض کر رہا ہوں کہ جون 2018 سے جون 2019 تک 2091 ملین روپے خرچ ہوئے اور 4535 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔ اس کے بعد ہمیں کوئی پیسا نہیں ملا اور ابھی تک ہم نے کوئی روپیہ لوکل گورنمنٹ فنڈ میں خرچ نہیں کیا۔ اب چونکہ Neighbourhood Councils اور Village Councils کا نوٹیفکیشن ہو چکا ہے ان کے لوکل پلاننگ بورڈ بن چکے ہیں اب جو خرچ ہو گا۔ وہ خود determine کریں گے کہ جتنے جہاں لگنے ہوں گے وہ اُس وقت ہی ہوں گے۔ لوکل گورنمنٹ میں ترقیاتی فنڈ خرچ نہیں ہو سکتے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! شکریہ۔ لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ جون سے اب تک لوکل گورنمنٹ بالکل بے بس پڑی ہوئی ہے اور تمام ترقیاتی کام رُکے ہوئے ہیں اور بے بسی کا عالم ہے؟

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ صرف ضمنی سوال کریں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کا جواب یہ آتا ہے اور کاش یہ مجھے میرے سوال کے جواب میں in detail بتا دیتے کہ جو فنڈز استعمال ہوا وہ ہر ضلع وار کتنا استعمال کیا گیا تھا؟ یہ تو انہوں نے جو جواب دیا ہے اس کا تو مجھے کوئی منہ سر ہی نہیں نظر آرہا ہے اس پر میں ان سے کیا بات کروں؟ یہ ڈسٹرکٹ وار نہیں بتا سکتے تھے کہ فلاں ڈسٹرکٹ میں اتنا استعمال ہوا اور فلاں میں اتنا استعمال ہوا ہے؟ پنجاب شاید کوئی کروڑوں ڈسٹرکٹ پر تو مشتمل نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ کا سوال ہے کہ لوکل گورنمنٹ میں کل کتنا ڈویلپمنٹ فنڈ استعمال ہوا ہے اگر ضلع وار پوچھنا ہے تو fresh question ڈال دیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! اب تو میں definitely fresh question ڈالوں گی اگر ان کے پاس بتانے کے لئے کچھ ہوتا تو بہت سارے answers in detail آجاتے اور یہ ضرور مجھے ضلع وار جواب دیتے۔

جناب چیئر مین: محترمہ! جو آپ نے پوچھا ہے اس کا جواب انہوں نے دے دیا ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئر مین! آپ کہہ دیں مجھے اُن کی طرف سے جواب ہی ہے۔ مجھے کیا پورے بلدیاتی نمائندوں کو جواب ہے، آج باہر بیٹھے ہوئے ہزاروں نمائندے ان کی شکلیں دیکھ رہے ہیں کہ یہ کس طرف جا رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئر مین! میں نے معزز ممبر کو جواب دے دیا ہے۔ اب وہ خود سمجھنے کی کوشش کریں کہ جون 2019 تک 2091 ملین خرچ ہو چکے ہیں جون کے بعد ابھی تک ڈویلپمنٹ سیکٹر میں ابھی تک کوئی خرچ نہیں ہوا اب اُس میں اگر معزز ممبر کسی political speech میں لے کر جائیں تو اس بارے میں، میں نہیں کہہ سکتا کیونکہ جب خرچ ہوئے ہی نہیں ہیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئر مین! میں نے ان سے مئی سے پوچھا تھا اُس کا بھی یہ جواب نہیں دے سکے۔

جناب چیئر مین: محترمہ! دیکھیں آپ کا سوال جون 2018 سے ہے اور آپ نے اُس میں ٹوٹل

ڈویلپمنٹ بجٹ پوچھا ہوا ہے۔ Order in the House please۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئر مین! میں معزز ممبر کو یہ عرض کرتا ہوں کہ انہوں نے مئی تک کا پوچھا ہے ہم نے پورے جون تک ان کو بتا دیا ہے اگر ان کو ایک مہینہ پہلے کی تفصیلات چاہئیں تو وہ بھی بتا دیں گے یہ کوئی اتنی complicated بات نہیں ہے۔

جناب چیئر مین: جی، بالکل صحیح بات ہے۔ اگلا سوال بھی محترمہ کنول پرویز چودھری آپ کا ہے جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئر مین! آپ کا شکریہ۔ میرا سوال نمبر 1978 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور شہر میں یونین کونسلوں میں

واٹر فلٹریشن پلانٹس کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات

*1978: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) شہر لاہور کی کتنی یونین کونسلوں میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب ہیں؟

(ب) ہر کس فلٹریشن پلانٹ کا فلٹر کتنے عرصہ بعد تبدیل کیا جاتا ہے؟

(ج) ہر کس فلٹریشن پلانٹ میں پانی کا معیار پرکھنے یا جانچنے کا کیا طریق کار اپنایا جاتا ہے؟

(د) محکمہ مزید کن کن یونین کونسلوں میں فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور کے 9 زونز کی 274 یونین کونسلوں میں سے 79 یونین کونسلز میں 99 واٹر فلٹریشن پلانٹ نصب ہیں یہ واٹر فلٹریشن پلانٹس سابق ٹی ایم اے اور محکمہ لوکل گورنمنٹ نے CDWA پراجیکٹ کے تحت لگائے تھے۔ تفصیل

تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 99 واٹر فلٹریشن پلانٹس میں سے 40 واٹر فلٹریشن پلانٹس کے جمبو فلٹر ہر دو ماہ بعد تبدیل کئے جاتے ہیں۔ باقی 59 واٹر فلٹریشن پلانٹس میں کوئی جمبو فلٹر نہ ہے۔

(ج) تمام واٹر فلٹریشن پلانٹس کے پانی کا معیار پرکھنے یا جانچنے کے لئے PCRWR آیا PCSIR لیبارٹری کے ذریعے ٹیسٹ کروائے جاتے ہیں۔

(د) میٹروپولیٹن کارپوریشن تاحال نئے واٹر فلٹریشن پلانٹس نہیں لگا رہا۔ تاہم حکومت کی قائم کردہ پنجاب آب پاک اتھارٹی اپنے وسائل کے مطابق شہریوں کو صاف پانی کی سہولت مہیا کرے گی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئر مین! سوال کا جز (ب) ہے اس میں detail بتائی گئی ہے کہ تقریباً 40 واٹر فلٹریشن پلانٹس کے جمبو فلٹر ہر دو ماہ بعد تبدیل کئے جاتے ہیں۔ میں لاہور شہر کی رہائشی ہوں اس ایوان میں آنے سے پہلے میں خود لوکل گورنمنٹ کا حصہ رہی ہوں اور میں وہاں سے پروموٹ ہو کر یہاں آئی ہوں اسی لئے مجھے۔۔۔ (قطع کلامیاں)

جناب چیئر مین! ایک تو یہ بد تمیزی کے عنصر کو ختم کروائیں۔

جناب چیئر مین: جی، order in the House محترمہ! آپ اپنی بات continue رکھیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئر مین! میں پورے وثوق سے کہتی ہوں کہ پچھلے ایک سال میں لاہور شہر میں جتنے فلٹریشن پلانٹ لگے ہوئے تھے اُس کے فلٹر تبدیل نہیں ہوئے بے بسی کا عالم ہے میں پورا چیلنج کر کے کہتی ہوں کہ فلٹر تبدیل نہیں ہو رہے بلکہ اُن میں سے آدھے بند پڑے ہوئے ہیں۔

جناب چیئر مین: محترمہ! Fortunately یہ پہلے بھی ایک سوال اس ایوان میں repeat ہو چکا ہے اُس دن بھی ہاؤس کو میں نے ہی preside کیا تھا تو انہوں نے فرمایا تھا کہ according to the need change ہوتے ہیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئر مین! اُس کی کوئی detail مل سکتی ہے یا کوئی in written shape میں detail آجائے؟

جناب چیئر مین: محترمہ! پھر تو وہ آپ کا fresh question آجائے گا۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئر مین! سوال کے ہر حصہ پر fresh question آئے گا اور وہ چھ ماہ بعد آئے گا تو وہ تو بے سود ہو گیا اتنی دیر تک ہم گندہ پانی پیتے رہیں گے اسی کے اوپر کوئی کارروائی کروادیں، کوئی رولنگ دے دیں، کوئی detail منگوالیں میرا صرف یہ مقصد ہے کہ اس کے اوپر کام ہو لوگوں کو صاف پانی میسر ہو رہا تھا تو چلو وہ continue ہو جائے۔

جناب چیئر مین: محترمہ! آپ ویسے جز (ج) کو repeat کر دیں تو اُس میں آپ کا جواب آجائے گا۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میں جز (ج) کے ضمنی سوال پر بھی آرہی ہوں کہ جو جز (ج) میں انہوں نے کہا ہے میں پھر اُس پر یہی کہوں گی کہ آدھے سے زیادہ فلٹریشن پلانٹس بند ہو چکے ہیں ایک سال سے maintenance نہیں ہوئی ہے اور یہاں بتایا جا رہا ہے کہ جو پنجاب آب پاک اتھارٹی ہوگی اُس کے تحت پانی دیا جائے گا۔ کب دیا جائے گا؟ آج میپائٹس کی وبا تیزی سے پھیل رہی ہے جو میاں شہباز شریف نے کام کئے تھے اُن کا تو ذکر کرنا تو دور یہ سننا بھی برداشت نہیں کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! سوال پوچھ لیں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! میرا سوال یہ ہے پنجاب آب پانی اتھارٹی اپنے وسائل کے مطابق شہریوں کو صاف پانی کب میسر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب چیئرمین: شکریہ۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئرمین! جو آب پاک اتھارٹی ہے یہ 25۔ اپریل 2019 کو معرض وجود میں آچکی ہے اور اس کی governing body بن چکی ہے اور اس کے bylaws وغیرہ بن رہے ہیں اور یہ انشاء اللہ جلد ہی اپنا کام شروع کر دے گی۔

جناب سپیکر! دوسرا میں یہ عرض کروں کیوں کہ مجھے ان کے سوال کی نہیں سمجھ آرہی کہ معزز ممبر کیا کہنا چاہ رہی ہیں جو ان کے فلٹریشن پلانٹ بند پڑے ہیں اب محترمہ یہ دو حصوں میں فرما رہی ہیں ایک یہ فرما رہی ہیں کہ فلٹریشن پلانٹس بند پڑے ہیں اُن کی نشاندہی کر دیں کیوں بہت سے یا آدھے سے زیادہ بند پڑے ہیں اس کا تو ہمارے پاس کوئی جواب نہیں ہے اور جن کے فلٹر یہ سمجھتی ہیں کہ تبدیل ہونے والے ہیں اُس کو ہم بھی چیک کر والیتے ہیں اور معزز ممبر بھی ہمیں نشاندہی کر دیں گے ہم انشاء اللہ اسے بھی کروائیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، یہ تو پارلیمانی سیکرٹری نے بہت اچھا جواب دیا ہے کہ جہاں maintenance کی ضرورت ہے آپ رپورٹ کریں انشاء اللہ ہو جائیں گے۔ محترمہ! اب آپ کا یہ آخری سوال ہے۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! آخری سوال ہے اس میں میری submission یہ ہے کہ ہمارا یہاں بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو ریلیف ملے اس میں کوئی political point scoring نہیں ہے۔ میں بھی اس پر کام کر کے دیکھ لیتی ہوں لیکن ان کے پاس پورا ادارہ موجود ہے اگر یہ چاہیں تو آپ کو دو دن کے اندر، تین دن کے اندر اس کے اوپر written in statement دے سکتے ہیں کہ اتنے فلٹریشن پلانٹ اگر ان کی طرف سے کہا گیا ہے کہ دو ماہ بعد تبدیل ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین: محترمہ! آپ سوال ڈال دیں یہ اچھا سوال ہے اس کا جواب آجائے گا۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! دو ماہ بعد اس کا جواب آیا ہے کہ ہر دو ماہ بعد یہ تبدیل ہوتے ہیں تو اگر وہ تبدیل ہوتے ہیں تو کہیں نہ کہیں۔۔۔

جناب چیئرمین: محترمہ! انہوں نے فرما دیا ہے اگر اس طرح نہیں ہے تو آپ رپورٹ کریں۔

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب چیئرمین! سارا کچھ میں نے ہی کرنا ہے تو پھر انہوں نے کیا کرنا ہے؟

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 2072 جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ ان کی request آئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2135 جناب محمد ارشد چودھری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2190 چودھری عادل بخش چٹھہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اختر علی کا ہے۔ جی، چودھری اختر علی! سوال نمبر بولیں!

چودھری اختر علی: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 2192 ہے۔ میرا سوال جس کی یکم اپریل 2019 کی موصولی کی تاریخ ہے اور اس کے نیچے لکھا ہوا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا۔ اس سوال کو آٹھ ماہ گزر گئے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری میرے بھائی ہیں میں اُن کو یہ گزارش کروں گا کہ یہ محکمہ کے ان معاملات پر نوٹس لیا کریں یہ پرانے parliamentary محکمہ سے اُن کی

کارکردگی کو اگر جانچنا ہے تو parliament کے floor سے اوپر کوئی floor نہیں ہے کہ جو parliament مانگتی ہے اس کا سال سال جواب ممبران کو نہیں آتا ہے۔

جناب چیئر مین: جی، اس سوال کو pending کرتے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان): جناب چیئر مین! میں بالکل اتفاق کروں گا۔ ہم نے سیکرٹری لوکل گورنمنٹ نے اور میں نے خود ان کو notices displeasure بھی دے دیئے ہیں کہ جن کے جواب ابھی تک موصول نہیں ہوئے اور اگلی دفعہ میں یہ ہم شامل کروائیں گے۔

جناب چیئر مین: جی، انہوں نے displeasure نوٹس بھی دے دیا ہے۔ اگلا سوال نمبر 2232 جناب امان اللہ وڑائچ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب امان اللہ وڑائچ: جناب چیئر مین! میں موجود ہوں۔

جناب چیئر مین: جی، sorry آپ سوال کر لیں۔

جناب امان اللہ وڑائچ: جناب چیئر مین! میں آپ کا شکریہ گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کی اجازت دی۔ میرا سوال نمبر 2232 ہے میرا حلقہ پی پی۔62 تحصیل و ضلع گوجرانوالہ ہے میں نے یہ سوال کافی دیر پہلے دیئے تھے یہ دو ماہ کے بعد ان کی باری آئی ہے حزب اختلاف میں رہنے کی یہی وجہ ہے۔ اس سوال کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: میونسپل کمیٹی لدھیوالہ وڑائچ میں

سیوریج کے پانی کا راجہ قلعہ میاں سنگھ میں ڈالنے سے متعلقہ تفصیلات

*2232: جناب امان اللہ وڑائچ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میونسپل کمیٹی لدھیوالہ وڑائچ ضلع گوجرانوالہ کا سیوریج کاپانی راجباہ قلعہ میاں سنگھ میں ڈال دیا گیا ہے جبکہ اس راجباہ پر پانی پاس کی بھی منظوری ہو چکی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس راجباہ میں سیوریج کا گندہ پانی ڈالنے کی وجہ سے اس راجباہ سے گندہ پانی دونوں اطراف اور فلو ہو کر اس کے ارد گرد کے کسانوں / کاشتکاروں کی زمینوں / فصلوں میں کھڑا رہتا ہے جس کی وجہ سے اس علاقہ کی سینکڑوں ایکڑ رقبہ پر کھڑی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں؟

(ج) کیا محکمہ اس گندے پانی کے نکاس کا مناسب بندوبست کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک تاکہ سینکڑوں ایکڑ رقبہ تباہ و برباد ہونے سے بچ سکے، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

(الف) ٹاؤن کمیٹی لدھیوالہ وڑائچ 1987 میں معرض وجود میں آئی تھی، جس کے معرض وجود میں آنے سے قبل 1985 میں محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ گوجرانوالہ نے ڈسپوزل ورکس سکیم چالو کی تھی۔ جس کو 1988 میں ٹاؤن کمیٹی لدھیوالہ وڑائچ کے حوالے کیا گیا۔ جس کا پانی قریبی راجباہ میں ڈالا جاتا تھا۔ یہ کہ متذکرہ راجباہ گر جا کھ گوجرانوالہ سے شروع ہو کر موضع کھیکے جا کر ختم ہو جاتا ہے۔ اس راجباہ میں عرصہ تقریباً 40/45 سال سے گوجرانوالہ شہر کے ڈسپوزل سرکل (دھلے و گر جا کھ) پوائنٹس کا گندہ پانی بہہ رہا ہے۔

(ب) موجودہ میونسپل کمیٹی لدھیوالہ وڑائچ مورخہ 01-01-2017 سے معرض وجود میں آئی۔ چونکہ راجباہ موضع گر جا کھ (حدود میونسپل کارپوریشن، گوجرانوالہ) سے شروع ہو کر موضع کھیکے (حدود ضلع کونسل گوجرانوالہ) جا کر ختم ہو جاتا ہے۔ میونسپل کمیٹی لدھیوالہ وڑائچ نے ماہ فروری میں راجباہ کی صفائی تقریباً 3.5 کلو میٹر حسنین سٹی (حدود میونسپل کمیٹی لدھیوالہ وڑائچ) سے موضع مغل چک (حدود ضلع کونسل) تک کروائی گئی اور پانی نارمل حالت میں راجباہ میں بہہ رہا ہے جبکہ کاشتکاروں کو دوران کاشتکاری جب

پانی کی ضرورت ہو تو اسی راجباہ میں بند باندھ کر پانی استعمال کرتے ہیں۔ بند باندھنے کی وجہ سے پانی اوور فلو ہو کر اطراف کی فصلوں میں بہہ جاتا ہے۔

(ج) ایک متبادل روٹ / راستہ بن سکتا ہے جو کہ لدھیوالہ وڑائچ اور ملحقہ بستیوں کا پانی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بہترین طریقہ سے نکاس کیا جاسکتا ہے۔ متبادل روٹ موضع کوٹ شیرا سے آگے سیم نالہ ہے۔ جہاں تک نکاسی آب کے لئے نیا نالہ اور ڈسپوزل ورکس کی تعمیر اشد ضروری ہے۔ جس پر کروڑوں روپے خرچ آئے گا۔ جس کے لئے صوبائی حکومت کی طرف سے خصوصی فنڈز کی ضرورت ہے اور صوبائی حکومت متبادل راستہ / روٹ کے لئے موقع ملاحظہ کر کے فزبیلٹی رپورٹ تیار کروا کر فنڈز جاری کرے تاکہ عرصہ دراز سے جاری یہ مسئلہ حل ہو سکے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امان اللہ وڑائچ: جناب چیئرمین! میرا سوال یہ ہے کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازرو نوازش بیان فرمائیں کہ کیا یہ درست ہے کہ میونسپل کمیٹی لدھیوالہ وڑائچ ضلع گوجرانوالہ کا سیوریج کا پانی راجباہ قلعہ میاں سنگھ میں ڈال دیا گیا ہے جبکہ اس راجباہ پر پانی پاس کی بھی منظوری ہو چکی ہے اور کیا یہ بھی درست ہے کہ اس راجباہ میں سیوریج کا گندہ پانی ڈالنے کی وجہ سے اس راجباہ سے گندہ پانی دونوں اطراف overflow ہو کر اس کے ارد گرد کے کسانوں، کاشتکاروں کی زمینوں اور فصلوں میں کھڑا رہتا ہے جس کی وجہ سے اس علاقہ کی سینکڑوں ایکڑ رقبہ پر کھڑی فصلیں تباہ ہو گئی ہیں اور کیا محکمہ اس گندے پانی کے نکاس کا مناسب بندوبست کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

جناب چیئرمین: آپ ضمنی سوال کریں یہ تو آپ اپنا سوال repeat کر رہے ہیں۔

جناب امان اللہ وڑائچ: جناب چیئرمین! وہاں پر یہ حالت ہے کہ یہ راجباہ توفیق بٹ کے حلقہ اور حلقہ پی پی-62 سے گزرتی ہے، لدھیوالہ وڑائچ کے درمیان سے یہ راجباہ گزرتی ہے اور اس میں سیوریج کا پانی شامل کر دیا گیا ہے لہذا میری استدعا ہے کہ سیوریج کے پانی کے لئے علیحدہ سے انتظام کیا جائے تاکہ ہماری فصلیں تباہی سے بچ سکیں۔ اس کے علاوہ حافظ آباد روڈ 1988 سے لے کر آج

تک نہ بنائی جانے کی وجہ سے کئی ایکسڈنٹ ہو چکے ہیں جس میں کئی لوگ معذور ہو چکے ہیں تو مہربانی فرما کر سب سے پہلے سیوریج کا نظام بہتر کیا جائے اور اس کے بعد سڑک کے لئے کوئی مہربانی فرمائی جائے۔

جناب چیئرمین: جناب امان اللہ وڑائچ! یہ آپ ضمنی سوال نہیں بلکہ فنڈ مانگ رہے ہیں۔
 جناب امان اللہ وڑائچ: جناب چیئرمین! میں فنڈ نہیں مانگ رہا بلکہ میں کہہ رہا ہوں کہ سیوریج کی وجہ سے سڑک بھی خراب ہو گئی ہے لہذا اس پر عملدرآمد کے لئے کوئی تاریخ مقرر کریں؟
 پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):
 جناب چیئرمین! میں اس حوالے سے اپنی معزز ممبر سے یہی عرض کروں گا کہ سڑکیں ہم نہیں بناتے بلکہ یہ کام سی اینڈ ڈبلیو ڈیپارٹمنٹ کا ہے اور یہ سوال ان سے بنتا ہے۔
 جناب چیئرمین! دراصل بات یہ ہے کہ میونسپل کمیٹی لدھیوالہ وڑائچ اب میٹروپولیٹن گوجرانوالہ میں شامل ہو چکی ہے۔ میرے خیال میں اب جو ہمارا نیا لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 آیا ہے تو اس میں ان کا یہ مسئلہ تو حل ہو جائے گا۔ میٹروپولیٹن میں یہ نہیں ہو گا کہ راجہاہ میں سیوریج کا پانی ڈالا جائے۔

جناب چیئرمین! میں خود agriculture based ہوں۔ سیوریج کے پانی سے لاہور کے مضافات اور گوجرانوالہ کے مضافات میں لوگوں نے باقاعدہ راجہاہوں میں چھوٹے چھوٹے موگے لگائے ہوئے ہیں اور لوگ اس پانی سے مستفید بھی ہو رہے ہیں لیکن میں اس حق میں نہیں ہوں کہ کسی راجہاہ میں سیوریج کا گندہ پانی ڈالا جائے تو معزز ممبر ٹھیک فرما رہے ہیں اس کا ہم انشاء اللہ سدباب کرنے کی پوری کوشش کرتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، اب وقفہ سوالات کا وقت ختم ہو گیا ہے۔
 پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):
 جناب چیئرمین! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔
 جناب چیئرمین: بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جوابوں کی میز پر رکھے گئے)

تحصیل جام پور کے محمد پور شہر میں واٹر فلٹریشن پلانٹ کی تنصیب سے متعلقہ تفصیلات
* 1523: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان
فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل جام پور (راجن پور) میں سال 17-2016، 18-2017 اور 19-2018 میں
کتنے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگائے گئے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان واٹر فلٹریشن پلانٹ میں سے اکثر خراب پڑے ہیں یہ کب سے
خراب پڑے ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محمد پور شہر میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نہ ہیں؟

(د) کیا حکومت تحصیل جام پور میں خصوصی طور پر (محمد پور) شہر میں واٹر فلٹریشن پلانٹ
لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ڈسٹرکٹ کونسل راجن پور اور تحصیل کونسل میونسپل کمیٹی جام پور نے دوران سال
17-2016، 18-2017 اور 19-2018 پچھلے تین سال میں کوئی فلٹریشن پلانٹ نہ
لگائے ہیں۔ جام پور شہر میں جتنے بھی فلٹریشن پلانٹ لگے ہیں وہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
ڈیپارٹمنٹ نے لگائے ہیں۔

(ب) جواب ج: (الف) میں درج ہے۔

(ج) سال 11-2010 میں ایک واٹر فلٹریشن پلانٹ گورنمنٹ ہائی سکول محمد پور میں نصب
کیا گیا تھا جو کہ اب ناکارہ اور ناقابل مرمت ہے اس کے علاوہ کوئی اور واٹر فلٹریشن
پلانٹ محمد پور شہر میں نہ ہے۔

(د) ٹاؤن کمیٹی محمد پور اسی ماہ نومبر 2019 میں معرض وجود میں آئی۔ عوامی ضروریات اور
وسائل کی دستیابی پر نئے واٹر فلٹریشن پلانٹس محمد پور شہر میں لگادیئے جائیں گے۔

فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی سے متعلقہ تفصیلات

*1547: جناب حامد رشید: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں سینٹری ورکرز کی کتنی اسامیاں ہیں اور اس وقت کتنی اسامیاں خالی ہیں؟
- (ب) یونین کونسل کی سطح پر سینٹری ورکرز کی تقسیم اور حاضری کو کس طریق کار کے تحت یقینی بنایا گیا ہے؟
- (ج) فیصل آباد میں ویسٹ مینجمنٹ کمپنی نے کوڑے کو ٹھکانے لگانے کے لئے کتنے پوائنٹس قائم کر رکھے ہیں؟
- (د) FWMC جیسا اہم ادارہ اب تک مستقل مینجنگ ڈائریکٹر کی تعیناتی سے محروم کیوں ہے اس عہدہ پر کب تک تعیناتی ہو جائے گی؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی نے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اپنی انفرادی قوت میں بھی اضافہ کیا ہے۔ فی الوقت شہر کی 157 یونین کونسلوں میں صفائی کے امور کی انجام دہی کے لئے 4379 منظور شدہ اسامیاں ہیں جن میں سے 13782 اسامیوں پر ویسٹ ورکرز تعینات ہیں جبکہ 1597 اسامیاں خالی ہیں۔
- (ب) متذکرہ بالا تعینات کئے گئے ویسٹ ورکرز شہر کی ہر یونین کونسل میں وہاں کی آبادی کے تناسب اور رقبے کے اعتبار سے تعینات کئے گئے ہیں۔ علاوہ ازیں ہر ویسٹ ورکر کی حاضری کو یقینی اور شفاف بنانے کے لئے باقاعدہ سسٹم وضع کر دیا گیا ہے جو رجسٹر حاضری کے ساتھ ساتھ آئرس میڈ جدید ٹیکنالوجی کے استعمال سے ممکن بنایا جا رہا ہے۔
- (ج) عوام کو صاف ستھرے ماحول کی فراہمی کے لئے کوڑا کرکٹ کی کولیکشن، ٹرانسپورٹیشن (نقل و حرکت) اور ڈپنگ (تلفی) کے کام کو بھی بطریق احسن انجام دیا جا رہا ہے، شہر میں کل 15 ٹرانسفر سٹیشن قائم کئے گئے ہیں جہاں سے پرائمری کولیکشن کے تحت جمع

شدہ کوڑا بڑے ڈمپروں میں منتقل کر کے ڈمپ سائٹ تک لے جایا جاتا ہے۔ فیصل آباد شہر میں مختلف سائز کے حامل کل 600 کنٹینرز رکھے گئے ہیں جنہیں ضرورت کے مطابق کمپیکٹر کے ذریعے خالی کر دیا جاتا ہے۔

(د) فیصل آباد ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں مینجنگ ڈائریکٹر / چیف ایگزیکٹو آفیسر کی اسامی پر سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن حکومت پنجاب کی طرف سے تعیناتی عمل میں لائی جا چکی ہے لہذا اب یہ اسامی خالی نہیں رہی۔

لاہور: پی پی-150 میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

* 1566: محترمہ ربیعہ نصرت: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-150 لاہور احمد دین پارک اور ملحقہ سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ب) مذکورہ سڑکیں کب بنائی گئی تھیں اور ان پر کتنی لاگت آئی تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ جب سے مذکورہ سڑکات بنائی گئی ہیں ان کی تعمیر و مرمت نہیں کی گئی ہے؟

(د) سال 2018-19 کے بجٹ میں مذکورہ علاقہ جات کی سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ه) کیا حکومت مذکورہ تمام سڑکوں کو فوری تعمیر و مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) مذکورہ علاقہ میں کچھ سڑکات و گلیاں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔

(ب) میٹروپولیٹن کارپوریشن، لاہور کا قیام جنوری 2017 کو وجود میں آیا ہے۔ مذکورہ سڑکیں MCL کے قیام میں آنے سے پہلے کی بنی ہوئی ہیں۔

- (ج) ماضی قریب میں دوسرے محکمہ جات نے کچھ سڑکات کی تعمیر و مرمت کی ہے۔
- (د) سال 2018-19 کے بجٹ میں تعمیر سڑک اعظم سٹریٹ سلامت محلہ اور اسلامیہ سٹریٹ غوثیہ بازار بلال گنج لاہور کے نام سے مبلغ 2.862 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔
- (ه) پنجاب لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2013 کی جگہ نیا لوکل گورنمنٹ بل 2019 پنجاب اسمبلی سے منظور ہو چکا ہے لہذا اس بل کی روشنی میں اور حکومتی ہدایات کی ایم سی ایل تعمیری منصوبہ جات کی تخمینہ جات متعلقہ stakeholders کی مشاورت کے بعد مرتب کرے گی اور قانون و ضوابط کے تحت منظوری ہونے کی صورت میں تعمیری منصوبہ جات مکمل کرے گی۔

لاہور: یونین کونسل نمبر 94 شادمان،

موتی بازار اور گلبرگ تھرڈ سے کچرے کے ڈھیر اٹھوانے سے متعلقہ تفصیلات

*1816: محترمہ عینہ فاطمہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) لاہور شہر میں صفائی ستھرائی کے لئے کتنے ملازمین ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں ان کے نام، عہدہ اور تعداد علاقہ وار تفصیل سے بتائیں؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یونین کونسل نمبر 94 کے محلہ جات جن میں شادمان بھی شامل ہے، موتی بازار اور گلبرگ تھرڈ میں جگہ جگہ کچرے کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں جس سے اس علاقے میں بدبو اور تعفن پھیلا ہوا ہے؟
- (ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت لاہور کے علاقہ جات شادمان موتی بازار اور گلبرگ تھرڈ سے کچرے کے ڈھیر اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں یونین کونسل کی سطح پر صفائی پر مامور ورکرز کی کل تعداد 9042 ہے جو کہ لاہور کے 9 ٹاؤن اور 274 یونین کونسل میں صفائی کے کام سرانجام دے رہے ہیں۔ ملازمین کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے۔ شادمان، موتی بازار اور گلبرگ تھرڈ میں روزانہ کی بنیاد پر گلی محلوں کی ناصرف صفائی کی جاتی ہے بلکہ دو شفٹوں میں کوڑے دانوں میں موجود کوڑا بھی اٹھایا جاتا ہے اور ٹھکانے لگانے کے لئے لینڈ فل بھیجا جاتا ہے۔

(ج) جواب اثبات میں نہ ہے کیونکہ لاہور کے علاقہ جات شادمان، موتی بازار اور گلبرگ تھرڈ میں کچر ادو شفٹوں میں اٹھا کر ٹھکانے لگایا جاتا ہے۔ پہلی شفٹ صبح 6:00 بجے سے لے کر 2:00 بجے دوپہر تک جبکہ دوسری شفٹ میں 4:00 بجے سے رات 12:00 بجے تک ہوتی ہے۔ ویسٹ کا پیدا ہونا اور اسے ٹھکانے لگایا جانا ایک مسلسل عمل ہے جو کہ لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی بخوبی سرانجام دے رہی ہے۔

مزید برآں لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی صفائی سے متعلق شکایات کا ازالہ ہیلپ لائن 1139 اور کلین لاہور ایپ کی مدد سے روزانہ کی بنیاد پر کرتی ہے اور مندرجہ بالا علاقوں میں صفائی کی صورتحال کو مزید بہتر بنانے کے لئے ہیلپ لائن 1139 اور کلین لاہور ایپ کا استعمال مزید بہتری لاسکتا ہے۔

گجرات: میونسپل کمیٹی سرائے عالمگیر میں

ملازمین کی تعداد اور مالی امداد سے متعلق تفصیلات

*2135: جناب محمد ارشد چودھری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میونسپل کمیٹی سرائے عالمگیر میں اس وقت کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں میونسپل کمیٹی ہذا میں کتنے ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن، گریجویٹی اور فوت شدگان کی مالی امداد کے کمیسرز زیر التواء ہیں اور ان کی ادائیگیوں کے لئے کتنی رقم درکار ہے؟

- (ب) کیا یہ درست ہے کہ سٹی سرائے عالمگیر کا سیوریج سسٹم انتہائی ناکارہ اور خراب ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ شہر سرائے عالمگیر میں فلٹریشن پلانٹ ناکافی ہیں جس کی وجہ سے شہری آلودہ پانی پینے پر مجبور ہیں؟
- (د) میونسپل کمیٹی سرائے عالمگیر کا 18-2017 اور 19-2018 کا سالانہ بجٹ کتنا تھا مدوار مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟
- (ه) میونسپل کمیٹی ہذا میں ویسٹ مینجمنٹ کے کام کی ذمہ داری کس کی ہے اور ان کے پاس کتنے ملازمین اور کتنی گاڑیاں ہیں اور کتنا بجٹ مختص کیا جاتا ہے، مکمل تفصیلات سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) میونسپل کمیٹی سرائے عالمگیر میں اس وقت 135 ملازمین کام کر رہے ہیں جبکہ ریٹائرڈ ملازمین 54 ہیں۔ میونسپل کمیٹی ہذا میں کسی بھی ریٹائرڈ ملازم کی پنشن، گریجویٹ اور فوت شدگان کی مالی امداد کا کوئی بھی کیس زیر التواء نہ ہے۔
- (ب) یہ درست نہ ہے کہ سرائے عالمگیر کا سیوریج سسٹم انتہائی ناکارہ اور خراب ہے بلکہ یہ بہتر کام کر رہا ہے۔ سرائے عالمگیر میں سیوریج سسٹم محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ نے مالی سال 10-2009 میں بچھایا اور یہ سکیم جنوری 2012 میں میونسپل کمیٹی سرائے عالمگیر (ٹی ایم اے) کے حوالے کی گئی۔
- (ج) یہ درست نہ ہے۔ سرائے عالمگیر شہر میں 9 واٹر فلٹریشن پلانٹس نصب ہیں جو سب فنکشنل ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	فلٹریشن پلانٹ	کیفیت
1-	نزد فوارہ چوک	فائن
2-	گورنمنٹ بوائز ہائی سکول ریلوے لائن	//
3-	نزد RHC	//
4-	(کوئٹاں) ڈیرہ شانی شاہ	//
5-	گورنمنٹ پرائمری سکول اورنگ آباد	//
6-	راجہ کلاں	//

- 7- سپورٹس سنٹر //
- 8- نزد اقبال منڈی //
- 9- محلہ گردوارہ (میزائل پور) //

(د) میونسپل کمیٹی سرانے عالمگیر کا مالی سال 18-2017 کا سالانہ بجٹ 14 کروڑ 40 لاکھ 47 ہزار 760 روپے ہے جبکہ مالی سال 19-2018 کا سالانہ بجٹ 13 کروڑ 55 لاکھ 95 ہزار 895 روپے ہے جس کی مدوار تفصیل تہہ (الف و ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ه) ویسٹ مینجمنٹ کے کام کی ذمہ داری میونسپل کمیٹی سرانے عالمگیر کی ہے۔ شہر سرانے عالمگیر کی آبادی 55000 ہے اور میونسپل کمیٹی سرانے عالمگیر 12 وارڈز پر مشتمل ہے۔ ہر وارڈ میں چار سینئری ورکرز کاسیٹ اپ قائم کیا گیا جو متعلقہ علاقہ / محلہ وگلی میں سے کوڑا اٹھا کر کولیکشن پوائنٹس پر پہنچاتے ہیں جہاں سے عملہ مشینری ٹریکٹر ٹریلیوں / آرم رول مزدا کی مدد سے کوڑا کرکٹ اٹھا کر ڈپنٹک پوائنٹ پر ڈمپ کرتے ہیں۔ میونسپل کمیٹی سرانے عالمگیر عملہ صفائی (ویسٹ مینجمنٹ) کے ملازمین کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	عہدہ	تعداد
1-	سینئری سپروائزر	1
2-	سینئری ورکر	54
3-	ٹریکٹر ڈرائیور	2

میونسپل کمیٹی سرانے عالمگیر کے پاس مشینری / گاڑیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام مشینری	تعداد
1-	آرم رول مزدا	1
2-	باکٹ ٹریکٹر	2
3-	بلڈ ٹریکٹر	1
4-	ٹریکٹر ٹریلی	3
5-	گارچ کنٹینرز	22

میونسپل کمیٹی سرانے عالمگیر کے صفائی کے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ہیڈز	بجٹ برائے سال 2019-20
1-	تختواہ عملہ صفائی	29201331/-
2-	POL چارز	4000000/-
3-	خرید مشینری	1500000/-
4-	مرمت مشینری / گاڑیاں	1300000/-
5-	ٹائریوب	300000/-
6-	مترق	250000/-

لاہور: استنبول چوک انارکلی مال روڈ پر

نصب زم زم توپ کے ساتھ تاریخی کتبہ کی صفائی سے متعلقہ تفصیلات

*2190: چودھری عادل بخش چٹھہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ اذراہ نوازش

بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ استنبول چوک انارکلی مال روڈ لاہور پر نصب زم زم توپ کے ساتھ

جو تاریخی کتبہ نصب ہے اس کی حالت بہت زیادہ خراب ہے اور اس کتبہ پر جانور کا فضلہ

پڑا رہتا ہے صفائی کا مناسب انتظام نہ ہے؟

(ب) کیا حکومت اس جگہ صفائی کا مناسب انتظام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ مزید برآں۔ انارکلی مال روڈ، لاہور پر نصب زم زم توپ کے ساتھ

مال روڈ پر جو تاریخی کتبہ نصب ہے، اس کی ہفتہ وار دھلائی کی جاتی ہے۔

(ب) جی، ہاں! صفائی کے انتظام کو بہتر بنانے کے لئے ایک ورکر لگا کر اب روزانہ کی بنیاد

پر صفائی کرا دی جائے گی۔

گوجرانوالہ: میونسپل کمیٹی قلعہ دیدار سنگھ کے گٹروں کے پانی کے ناقص نکاس سے پیداہوئیا مشکلات سے متعلقہ تفصیلات

*2233: جناب امان اللہ وڑائچ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ میونسپل کمیٹی قلعہ دیدار سنگھ (گوجرانوالہ) جس کی آبادی دو لاکھ افراد پر مشتمل ہے اس شہر / قصبہ کے گٹروں کا گندہ پانی مین حافظ آباد روڈ پر چل رہا ہے جس کی وجہ سے ٹریفک میں خلل پیدا ہو رہا ہے اور گندے پانی کی وجہ سے اس قصبہ میں موذی امراض پھیل رہی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ میونسپل کمیٹی کی یہ ذمہ داری ہے کہ ان گٹروں کے گندے پانی کو صحیح اور مناسب جگہ پر ڈالنے کا بندوبست کرے؟

(ج) کیا حکومت / محکمہ متعلقہ میونسپل کمیٹی کو احکام جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے کہ وہ ان گٹروں کے پانی کو صحیح جگہ ڈالنے کا بندوبست کرے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار)

(الف) درست نہ ہے بلکہ 2017 کی مردم شماری کے مطابق میونسپل کمیٹی قلعہ دیدار سنگھ کی آبادی 66069 ہے۔ میونسپل کمیٹی قلعہ دیدار سنگھ کی حدود میں مین حافظ آباد روڈ پر گٹروں کا گندہ پانی کسی جگہ پر نہ ہے اس لئے کسی قسم کے موذی امراض کے پھیلنے کا کوئی خطرہ نہ ہے۔

(ب) درست ہے اسی لئے میونسپل کمیٹی کی حدود میں گٹروں کے گندے پانی کی نکاسی کے لئے تین ڈسپوزل سٹیشن قائم کئے گئے ہیں جو فنکشنل ہیں اور دن رات گندے پانی کی نکاسی کر رہے ہیں۔

(ج) گندے پانی کی نکاسی کا نظام صحیح طریقے سے کام کر رہا ہے۔ اگر نظام میں کوئی خرابی یا رکاوٹ پیدا ہوئی تو اس کا ازالہ کر دیا جائے گا۔

راجن پور: میونسپل کمیٹی جام پور میں

ملازمین کی تعداد اور سینٹری ورکر اور خاکروب کی بھرتی سے متعلقہ تفصیلات

*2270: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) میونسپل کمیٹی جام پور (راجن پور) میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں ان کے نام اور گریڈ سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ میونسپل کمیٹی میں سینٹری ورکر کی تعداد بہت کم ہے؟

(ج) کیا حکومت اس میونسپل کمیٹی میں مزید سینٹری ورکر اور خاکروب بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) میونسپل کمیٹی جام پور میں ملازمین کی تفصیل تہہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ میونسپل کمیٹی میں سینٹری ورکر کی تعداد کم ہے۔

(ج) حکومت کی طرف سے کسی بھی قسم کی بھرتی پر پابندی ہے۔

ضلع قصور: شادمان کالونی پتوکی

کی گلی نمبر 2 اور 4 کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*2272: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شادمان کالونی پتوکی، ضلع قصور کی گلی نمبر 2 اور نمبر 4 ٹوٹ پھوٹ

چکی ہیں اور ان میں ہر وقت گندہ پانی کھڑا رہتا ہے جس سے وہاں کے رہائشی شدید پریشانی

میں مبتلا ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مندرجہ بالا گلیوں کی فوری مرمت اور بحالی کا کام کروانے کے لئے تیار ہے تو کیا یہ کام موجودہ مالی سال میں کر دیا جائے گا، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ شادمان کالونی گلی نمبر 2 اور گلی نمبر 4 مرمت طلب ہے جبکہ ان گلیوں کی صفائی روزانہ کی بنیاد پر کروائی جاتی ہے اور سیوریج کپانی ان میں کھڑا نہیں ہوتا اگر اس بارے میں کوئی شکایت وصول ہوتی ہے تو اس کو فوری طور پر رفع کیا جاتا ہے۔

(ب) جی، ہاں! وسائل کی دستیابی پر ان گلیوں کی مرمت کر دی جائے گی۔

فائزر بریگیڈر حیم یار خان کے پاس

آگ بجھانے والی گاڑیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*2300: سید عثمان محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فائزر بریگیڈر حیم یار خان کے پاس آگ بجھانے والی کتنی گاڑیاں کس کس ماڈل کی ہیں؟

(ب) کتنی گاڑیاں چالو حالت میں اور کتنی خراب ہیں؟

(ج) فائزر بریگیڈر حیم یار خان کے پاس کتنی اونچائی تک سیڑھیوں والی آگ بجھانے والی

گاڑیاں دستیاب ہیں؟

(د) کیا فائزر بریگیڈر ضلعی حکومت کے تحت کام کر رہا ہے یا ریسکیو 1122 کے ساتھ، تفصیلاً

آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) میونسپل کمیٹی رحیم یار خان کے پاس فائر بریگیڈ کی چار گاڑیاں درج ذیل ماڈل کی ہیں:

(1) 1976 ماڈل (Seiso)

(2) بیڈ فورڈ 1982 ماڈل

(3) ہینو 1995 ماڈل

(4) ہینو 2009 ماڈل

(ب) دو گاڑیاں ہینو 1995 ماڈل اور ہینو 2009 ماڈل چالو حالت میں ہیں اور دو گاڑیاں 1976

ماڈل (Seiso) اور بیڈ فورڈ 1982 ماڈل خراب حالت میں ہیں۔

(ج) تقریباً 18 فٹ تا 20 فٹ اونچائی تک سیڑھیوں والی آگ بجھانے والی گاڑیاں دستیاب ہیں۔

(د) حکومت پنجاب کی ہدایت کے مطابق فائر بریگیڈ گاڑیاں اور فائر بریگیڈ سٹاف کو ریسکیو 1122 کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ ہینو 1995 ماڈل اور ہینو 2009 ماڈل کو ریسکیو 1122 کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ جبکہ 1976 ماڈل (Seiso) اور بیڈ فورڈ 1982 ماڈل جو کہ خراب حالت میں ہیں وہ میونسپل کمیٹی رحیم یار خان کے پاس موجود ہیں۔

گوجرانوالہ: سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی

میں مشینری اور دیگر اشیاء کی خریداری سے متعلقہ تفصیلات

*2334: محترمہ شاہین رضا: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کو مشینری اور دیگر اشیاء کی خرید کے لئے اکیس کروڑ روپے کی خطیر رقم فراہم کی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ابھی تک اس رقم سے مشینری و دیگر اشیاء خرید نہیں کی گئی ہیں؟

(ج) اس خرید کی مجاز تھارٹی کون کون سے افسران ہیں خریداری کمیٹی میں کون کون سے افسران شامل ہیں پرچیز کمیٹی کی کتنی میٹنگ ہو چکی ہے؟

- (د) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 2018-19 کے اختتام ہونے میں چند دن باقی ہیں اگر اس رقم سے یہ اشیاء نہ خریدی گئیں تو اس کے lapse ہونے کا خدشہ ہے؟
- (ه) کیا اس رقم سے جلد از جلد اشیاء و مشینری خریدنے کا حکومت ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کو یہ رقم مالی سال 2018-19 میں فراہم کی تھی۔
- (ب) مشینری کی خریداری کا عمل جاری ہے۔
- (ج) گوجرانوالہ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی میں کوئی پر چیز کمیٹی نہیں ہے۔ البتہ کسی بھی بڑی خریداری کے لئے GWMC کے بورڈ آف ڈائریکٹرز اور پریکٹورمنٹ کمیٹی سے منظوری لی جاتی ہے جس کی میٹنگ ہو چکی ہے اور ٹینڈرنگ پروسیس جاری ہے۔
- (د) گوجرانوالہ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے فنڈز lapse نہیں ہوتے۔
- (ه) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ مشینری کی خریداری کا عمل شروع ہو چکا ہے اور جلد ہی مشینری کی خریداری ہو جائے گی۔

لاہور: فیچ گڑھ ڈسپنری حمید پورہ روڈ

کے نزد فلتھ ڈپو کی صفائی نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

*2343: جناب بابر حسین عابد: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) فیچ گڑھ ڈسپنری حمید پورہ روڈ نزد سکول سٹی ڈسٹرکٹ لاہور کے پاس کارپوریشن کا فلتھ ڈپو بنایا گیا ہے یہاں پر صفائی نہیں کی جاتی ہے ہفتوں تک اس جگہ کی صفائی عملہ کارپوریشن والے نہیں کرتے؟
- (ب) کیا حکومت یہاں سے فلتھ ڈپو منتقل کروانے اور صفائی کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) اس پوائنٹ کی صفائی روزانہ کی بنیادوں پر کی جا رہی ہے تاہم علاقہ مکین یہاں پر منع کرنے کے باوجود کوڑا پھینک جاتے ہیں ان کی اس عادت کو آہستہ آہستہ تبدیل کیا جا رہا ہے۔

(ب) یہاں پر موجود کنٹینرز تبدیل کئے جا چکے ہیں اور یہ پوائنٹ اب صاف رکھا جاتا ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

لاہور مون مارکیٹ گلشن راوی میں

شادی ہالز کے باہر سٹریٹ لائٹ لگانے سے متعلقہ تفصیلات

172: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مون مارکیٹ گلشن راوی لاہور کے شادی ہالوں کے باہر جہاں لوگوں کی گاڑیاں / موٹر سائیکلیں کھڑی ہوتی ہیں وہاں پر لائٹس کا کوئی proper انتظام نہیں ہے اور اندھیرا ہونے کی وجہ سے اکثر چوری کی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں؟

(ب) کیا حکومت عوام کو تحفظ دینے کے لئے شادی ہالوں کے باہر پارکنگ ایریا میں لائٹ کا proper انتظام کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) مون مارکیٹ گلشن راوی لاہور کے شادی ہالوں کے باہر جہاں لوگوں کی گاڑیاں / موٹر سائیکلیں کھڑی ہوتی ہیں وہاں پر سٹریٹ لائٹس موجود ہیں لیکن سٹریٹ لائٹس کا ٹرانسفارمر خراب ہونے کی وجہ سے سٹریٹ لائٹس بند تھیں۔ سمن آباد زون، بلدیہ عظمیٰ، لاہور نے متبادل سپلائی کے ذریعے موقع پر موجود سٹریٹ لائٹس کو روشن کر دیا ہے۔ اس وقت شادی ہالوں کے باہر سٹریٹ لائٹس درست حالت میں موجود ہیں۔

(ب) میٹروپولیٹن کارپوریشن کے سمن آباد زون کے زیر انتظام موجود شادی ہالوں کے گرد مناسب سٹریٹ لائٹس کا انتظام کر دیا گیا ہے جو کہ روشن ہیں۔

اوکاڑہ کے چکوک میں واٹر فلٹریشن پلانٹ نہ ہونے سے متعلقہ تفصیلات

291: چودھری افتخار حسین چیمپھر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک فیض آباد، کوٹ شیر خان، طاہر خورد، کھولے مرید، چک احمد یار اور چک اسلام آباد نئی آبادی بصیر پور اور بصیر پور شہر ضلع اوکاڑہ میں کوئی واٹر فلٹریشن پلانٹ نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ علاقہ میں صاف پانی نہ ہونے کی وجہ سے لوگ پیپائٹس جیسے موذی مرض کا شکار ہو رہے ہیں؟

(ج) مالی سال 2018-19 میں مذکورہ علاقہ جات / چکوک میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ علاقہ جات میں واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) میونسپل کمیٹی بصیر پور میں دو عدد فلٹریشن پلانٹ موجود ہیں۔ جن میں ایک دفتر میونسپل کمیٹی اور دوسرا واٹر ورکس میونسپل کمیٹی سٹی روڈ پر واقع ہے۔ دونوں فلٹریشن پلانٹ درست حالت میں کام کر رہے ہیں جبکہ دیگر مذکورہ چکوک میں فلٹریشن پلانٹ نہ ہیں۔

(ب) محکمہ ہذا کو کوئی ایسی رپورٹ موصول نہ ہوئی ہے۔

(ج) میونسپل کمیٹی بصیر پور اور محکمہ پبلک ہیلتھ انجینئرنگ نے مالی سال 2018-19 کے لئے واٹر فلٹریشن پلانٹ لگانے کے لئے کوئی بجٹ مختص نہ کیا ہے۔

(د) حکومت کی قائم کردہ پنجاب آب پاک اتھارٹی سے باری آنے پر مذکورہ دیہات کو بھی صاف پانی کی سہولت مہیا کر دی جائے گی۔

لاہور: پی پی پی۔ 148 اور 153 میں صفائی سے متعلقہ تفصیلات

512: محترمہ راجیلہ نعیم: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی پی۔ 148 اور پی پی پی 153 لاہور میں کوڑے کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سینٹری ورکر کی ان علاقہ جات میں تعداد کے باوجود وہ ان علاقوں میں ڈیوٹی سے غائب رہتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سڑکیں / گلیاں کچرہ کنڈی کا نقشہ پیش کر رہی ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت مذکورہ علاقوں سے کوڑے کے ڈھیر اٹھوانے اور ڈیوٹی سے غائب رہنے والے سینٹری ورکروں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ ہمارے افسران نے تمام علاقوں کا وزٹ کیا ہے اور کہیں پر بھی کوڑے کے ڈھیر نہ ہیں۔ کوڑا روزانہ کی بنیاد پر اٹھایا جاتا ہے۔

(ب) تمام ورکرز روزانہ اپنی ڈیوٹی پر حاضر ہوتے ہیں اور اپنے معمول کے کام سرانجام دیتے ہیں ان کی حاضری کو یقینی بنانے کی لئے android based system پر حاضری لگائی جاتی ہیں۔ ایم ڈی ایل ڈی ایل و ایم سی کے حکم کے مطابق اسسٹنٹ میجر روزانہ کی بنیاد پر نگرانی کرتے ہیں اور جو ورکرز غیر حاضر پائے جاتے ہیں ان کی تنخواہ سے کٹوتی کی جاتی ہے۔

(ج) یہ بات درست نہیں ہے۔ روزانہ کا کوڑا روزانہ اٹھایا جا رہا ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو گزر گا ہیں بند ہو جاتی ہیں۔

(د) تمام علاقوں میں کام روزانہ کی بنیاد پر ہوتا ہے اور جو سینٹری ورکرز غیر حاضر پائے جاتے ہیں ان کی روزانہ کی بنیاد پر تنخواہ میں سے کٹوتی کی جاتی ہے۔

لاہور: عارضی تھڑوں اور ٹھیلوں سے

ٹریفک کی روانی سے تعطل سے متعلقہ تفصیلات

513: محترمہ راجیلہ نعیم: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ باغیانپورہ جی ٹی روڈ لاہور پر ٹریفک کے مسائل درپیش رہتے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سرشام عارضی تھڑے، ٹھیلے اور کرسیاں لگا کر ٹریفک کی روانی میں رکاوٹ پیدا کی جاتی ہے اس بابت حکومت کیا کارروائی کرے گی؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) شمال مارزون کے علاقہ میں جی ٹی روڈ پر عملہ تہہ بازاری بلا امتیاز ڈبل شفٹ میں کام کرتا ہے اور عارضی و پختہ تجاوزات کے خلاف ایکشن لیا جاتا ہے اور نجی لائن روٹ ہونے کی وجہ سے صرف مین روڈ پر سے ٹریفک گزرتی ہے۔ سروس روڈ موجود نہ ہے جس کی وجہ سے ٹریفک میں خلل آ جاتا ہے۔

(ب) شمال مارزون کا عملہ رات 9:00 بجے تک ڈیوٹی پر حاضر رہتا ہے اور تجاوزات کنندگان کے خلاف کارروائی کر کے کرسیاں، تخت پوش، کاؤنٹر وغیرہ قبضہ میں لے کر داخل سٹور کئے جاتے ہیں۔

لاہور: یونین کونسل نمبر 129

زریاب پرائمری سکول کے سامنے کوڑا کرکٹ سے متعلقہ تفصیلات

514: محترمہ راجیلہ نعیم: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-148 لاہور کی یونین کونسل نمبر 129 میں کوڑا کے ڈھیر لگے ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ گورنمنٹ زریاب پرائمری سکول کے سامنے گند کا ڈھیر لگا رہتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ واٹر فلٹریشن جو کہ زریاب پرائمری سکول کے سامنے موجود ہے وہاں پر کوڑا کرکٹ کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں، حکومت اس بابت کیا کارروائی کرے گی؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) پی پی-148 کی یونین کونسل نمبر 129 میں لاہور ویسٹ مینجمنٹ کمپنی گھر گھر سے اور کنٹینرز سے بھی کوڑا کرکٹ اکٹھا کرتی ہے۔ 33 ورکرز بشمول سپروائزر پر مشتمل ٹیم اپنے علاقوں سے کوڑا اکٹھا کرتی ہے۔ ان علاقوں میں صفائی کے فرائض سرانجام دینے کے بعد تفویض شدہ کوڑا کرکٹ روزانہ کی بنیاد پر یونین کونسل نمبر 129 کے ویسٹ کنٹینرز اور کولیکشن پوائنٹس پر پہنچاتی ہے۔ کوڑا کرکٹ کی پیداوار جو کہ ایک مستقل عمل ہے ایل ڈیلیو ایم سی باقاعدگی سے اپنے ترک کٹریکٹر کی وساطت سے دن میں دو مرتبہ ویسٹ کنٹینرز خالی کراتی ہے اور جمع شدہ کوڑا کرکٹ مناسب طریقے سے ٹھکانے لگایا جاتا ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ وہاں پر روزانہ کی بنیاد پر صفائی ہوتی ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے۔ وہاں پر روزانہ کی بنیاد پر دو شفٹوں میں صفائی ہوتی ہے۔

لاہور: گورنمنٹ کالج باغبانپورہ کے سامنے کوڑا کرکٹ سے متعلقہ تفصیلات

515: محترمہ راجیلہ نعیم: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین باغبانپورہ لاہور کے گیٹ کے سامنے کوڑا دان پڑا ہے؟

- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ کالج کے گیٹ کے سامنے سارے علاقے کا کوڑا پھینکا جا رہا ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کالج انتظامیہ اور لوکل کمیونٹی کے بار بار درخواست کرنے پر بھی اس کو وہاں سے ہٹایا نہیں گیا متعلقہ ادارہ اس بابت کوئی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کب تک؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ دس کوڑا دان گورنمنٹ گرلز کالج کے قریب رکھے گئے ہیں جو کہ ویسٹ کو اکھٹا کر کے ڈمپ سائٹ تک لے جانے کے لئے رکھے گئے ہیں اور یہ کہ کوڑا دان روزانہ دن میں دو دفعہ اٹھائے جاتے ہیں۔
- (ب) ہمارے تجزیہ کے مطابق ان کوڑا دانوں میں نزدیکی رہائشی اور کالج کی طلبہ کوڑے کو پھینکتے ہیں اگر کوڑا دان اس جگہ سے اٹھائے گئے تو کالج کے سامنے کوڑے کے ڈھیر لگ جائیں گے۔
- (ج) یہ بات ہمارے علم میں نہ ہے البتہ درج بالا وجوہات کے باوجود اگر معزز ممبر اسمبلی کہیں گی تو کوڑا دانوں کو سات یوم کے اندر کسی دوسری مناسب جگہ پر رکھوانے کا بندوبست کیا جاسکتا ہے۔

ساہیوال سائلڈ ویسٹ مینجمنٹ کے ملازمین کی تعداد و اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

519: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ساہیوال سائلڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کے ملازمین کی تعداد، عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟
- (ب) کمپنی کے کتنے ملازمین کنٹریکٹ / عارضی، ڈیلی و بجز پر کام کر رہے ہیں؟
- (ج) اس کمپنی کے پاس کون کون سی گاڑیاں، ٹرک / موٹر سائیکل ٹریکٹر ہیں ان میں سے کتنی خراب اور کتنی چالو حالت میں ہیں؟
- (د) اس کمپنی کے سال 18-2017 میں کتنے اخراجات ہوئے اور سال 19-2018 کے لئے مختص بجٹ و اخراجات کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ساہیوال سالڈ ویسٹ مینجمنٹ کمپنی کا وجود ہی نہ ہے اس لئے اس سے متعلق تفصیلات موجود نہ ہیں۔

(ب) ایضاً

(ج) ایضاً

(د) ایضاً

ساہیوال شہر کی ترقی سے متعلق راجپٹل کا حکومت سے معاہدہ سے متعلق تفصیلات

522: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گزشتہ دور میں میونسپل کمیٹی ساہیوال اور راجپٹل حکومت سے برائے ترقی و ڈویلپمنٹ ساہیوال شہر معاہدہ ہوا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ معاہدہ کے تحت راجپٹل حکومت نے ضلعی حکومت / میونسپل کمیٹی ساہیوال کو گاڑیاں اور آلات تحفہ میں دیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو آج اس معاہدہ کا کیا status ہے اور تحفہ میں ملنے والی گاڑیاں و آلات کس حالت میں ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) درست نہ ہے۔ تاہم میونسپل کمیٹی ساہیوال کے ہاؤس کی کارروائی ہنگامی اجلاس کی قرار داد نمبر 155 منعقدہ مورخہ 12-30-1988 کے مطابق راجپٹل اور ساہیوال جڑواں شہر قرار دیا گیا تھا۔

(ب) یہ درست ہے کہ راجپٹل کی طرف سے گاڑیاں میونسپل کمیٹی کو بطور تحفہ دی گئی تھیں جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ریکارڈ پر ایسا معاہدہ نہ ہے۔ تحفہ میں ملنے والی گاڑیوں کی موجودہ حالت تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ساہیوال: ماہی شاہ قبرستان فیروز ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

523: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ ساہیوال میں ماہی شاہ کے نام پر ایک قدیم قبرستان موجود ہے جس میں اس وقت گنجائش مزید تدفین ختم ہو چکی ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ قبرستان میں ایک قرآن محل بھی موجود ہے جس میں شہید اوراق کا ذخیرہ کیا جاتا ہے؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ماہی شاہ قبرستان کے قریب / بالمقابل پارک ایک قطع اراضی جو کہ محکمہ کی ملکیت ہے برائے قبرستان ماہی شاہ فیروز II دیا گیا؟
- (د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک حکومت محکمہ فیروز II ماہی شاہ قبرستان کی زمین و ناجائز قابضین سے واگزار کروا کے ماہی شاہ قبرستان کے نام الاٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، مکمل کوائف اور حالات و واقعات سے آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) درست ہے لیکن گنجائش مکمل طور پر ختم نہیں ہوئی۔
- (ب) درست ہے۔
- (ج) مذکورہ رقبہ میونسپل کارپوریشن ساہیوال کی ملکیت نہ ہے اور نہ ہی زیر تصرف ہے۔ مزید یہ معاملہ محکمہ ریونیو سے متعلقہ ہے۔
- (د) جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ مذکورہ جگہ نہ تو میونسپل کارپوریشن ساہیوال کی ملکیت ہے اور نہ ہی زیر قبضہ ہے۔

لاہور: علی رضا آباد یونین کونسل سے بھینسوں کے انخلاء سے متعلقہ تفصیلات

526: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) علی رضا آباد یونین کونسل رائیونڈ لاہور میں کون کون سے علاقہ جات شامل ہیں؟
- (ب) کیا یہ یونین کونسل شہری علاقہ میں آتی ہے یا دیہی علاقہ میں شامل ہے؟
- (ج) کیا یہ درست ہے کہ اس یو سی کے ہر علاقہ، گلی، محلہ اور سڑکوں پر جگہ جگہ بھینسوں کے واڑے ہیں؟
- (د) کیا شہری علاقہ میں بھینسوں کے رکھنے کی اجازت ہے؟
- (ه) اس علاقہ میں کس کس افسر نے کب معائنہ کیا تھا اور کس کس شخص کے خلاف بھینسیں رکھنے پر کارروائی کی گئی؟
- (و) کیا حکومت اس یو سی سے بھینسوں کے انخلاء کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) علی رضا آباد یونین کونسل رائیونڈ لاہور میں کچی کوٹھی / نواب ٹاؤن / انٹر لائن سوسائٹی / آرکٹیک سوسائٹی / واپڈ ٹاؤن فیئر II کھمبا پنڈ / محمد پورہ پنڈ / عباس آباد پنڈ شامل ہیں۔
- (ب) علی رضا آباد شہری علاقہ میں شامل ہے۔
- (ج) درست نہ ہے بلکہ علی رضا آباد میں کھمبا پنڈ / محمد پورہ نواب ٹاؤن / علی رضا آباد میں مویشی پال رکھے ہیں۔
- (د) شہری حدود میں مویشی رکھنا ممنوع ہے۔
- (ه) وقتاً فوقتاً زونل آفیسر (ریگولیشن) نے متعلقہ یونین کونسل میں معائنہ کیا ہے اور متعدد گوالہ حضرات کے خلاف FIR کا اندراج کروایا اور جرمانہ کیا ہے، تاہم پولیس فورس میسر نہ آنے کی بنا پر گوالہ حضرات کے خلاف مزید آپریشن کرنے میں دشواری پیش آ رہی ہے۔
- (و) علامہ اقبال زون لاہور گوالہ حضرات کے خلاف آپریشن کر رہی ہے چونکہ متعدد مقامات پر لڑائی جھگڑے کا احتمال پایا جاتا ہے جہاں آپریشن کے لئے پولیس فورس کی اشد ضرورت ہے۔

اوکاڑہ: پی پی-185 سے آوارہ کتوں کو مارنے سے متعلقہ تفصیلات

545: چودھری افتخار حسین چھپھر: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع اوکاڑہ میں آوارہ کتوں کو مارنے کے لئے کونسی تدبیر / زہر وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے آوارہ کتوں کو مارنے کا طریق کار کیا ہے؟

(ب) یکم جولائی 2018 سے اب تک ضلع بھر میں کتنے آوارہ کتوں کو مارا گیا، تفصیل فراہم کریں؟

(ج) پی پی-85 ٹاؤن کمیٹی احمد آباد میونسپل کمیٹی بصیر پور اور ان سے ملحقہ چلوک میں کتنے آوارہ کتوں کو مارا گیا اور اس پر کتنے اخراجات ہوئے؟

(د) پی پی-185 کی تمام یونین کونسل میں کتنے کتوں کو مارا گیا ہر یونین کونسل کی تفصیل بیان کریں؟

(ه) کیا حکومت اس حلقہ میں آوارہ کتوں کو مارنے کے لئے کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ضلع اوکاڑہ میں آوارہ کتوں کو مارنے کے لئے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ اور لوکل گورنمنٹ کا عملہ ایک ٹیم کی شکل میں یہ کام سرانجام دیتا ہے۔ چیف ایگزیکٹو آفیسر، ہیلتھ اوکاڑہ کے عملہ کے تعاون سے کتوں کو گوشت میں زہر ملا کر مارا جاتا ہے۔ گوشت کے اندر زہر کی مقدار کا تعین چیف ایگزیکٹو آفیسر، ہیلتھ کا عملہ کرتا ہے۔

(ب) یکم جولائی 2018 سے اب تک ضلع بھر میں 2375 آوارہ کتوں کو مارا گیا۔ تفصیل درج ذیل ہے:

1619	ڈسٹرکٹ کونسل اوکاڑہ کتوں کی تعداد
488	میونسپل کمیٹی اوکاڑہ کتوں کی تعداد
39	میونسپل کمیٹی دیپالپور کتوں کی تعداد

میونسپل کمیٹی رینالہ خورد کتوں کی تعداد زہر کی عدم موجودگی کی صورت میں کوئی کتانہ مارا گیا۔

47 میونسپل کمیٹی بصیر پور کتوں کی تعداد

30 میونسپل کمیٹی حجرہ شاہ معیم کتوں کی تعداد

140 میونسپل کمیٹی حویلی لکھا کتوں کی تعداد

12 میونسپل کمیٹی منڈی احمد آباد کتوں کی تعداد

2375 کل تعداد

- (ج) پی پی-185 ٹاؤن کمیٹی منڈی احمد آباد میونسپل کمیٹی بصیر پور اور ان سے ملحقہ چکوک میں 59 آوارہ کتوں کو مارا گیا۔ میونسپل کمیٹی احمد آباد میں کتوں کو مارنے پر -/16000 روپے کا زہر خریدا گیا اور میونسپل کمیٹی بصیر پور میں -/33000 روپے کا زہر خریدا گیا۔
- (د) ڈپٹی ڈائریکٹر، اوکاڑہ کی رپورٹ کے مطابق پی پی-185 میں میونسپل کمیٹی احمد آباد میونسپل کمیٹی بصیر پور کے علاوہ باقی یونین کونسلز میں مارے گئے کتوں کی تعداد 16 ہے جس کی تفصیل تہہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ه) حکومت پنجاب نے ضلع بھر میں آوارہ اور پاگل کتوں کو مارنے کے لئے محکمہ ہیلتھ اور لوکل گورنمنٹ کے تعاون سے مارچ 2019 سے مہم کا آغاز کر دیا تھا۔

میانوالی: حلقہ این اے-95 کے قصبہ کمر مشانی میں

واگزار کرائے گئے سرکاری رقبہ پر بااثر افراد کا دوبارہ قبضہ سے متعلقہ تفصیلات

565: محمد فیصل خان نیازی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ این اے-95 میانوالی کے بڑے قصبہ کمر مشانی میں واگزار کرائے گئے سرکاری رقبے پر بااثر افراد نے دوبارہ تعمیرات شروع کر دی ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ایک بااثر سیاستدان / ممبر اسمبلی اور میونسپل کمیٹی کمر مشانی کے وائس چیئرمین نے ریسکیو 1122 دفتر کے سامنے بس سٹینڈ کے لئے مختص سرکاری زمین پر دکانوں کی تعمیر شروع کر دی ہے جبکہ ضلعی انتظامیہ تجاوز کنندگان کے ساتھ ملی ہوئی

ہے۔ حکومت وقت کے اپنے لوگ سرکاری املاک پر قابض ہو رہے ہیں۔ اس بابت حکومت کیا ایکشن لے رہی ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) واگزار کرائے گئے میونسپل کمیٹی کمر مشانی کے ملکی رقبہ پر کسی بھی بااثر افراد نے دوبارہ تعمیرات شروع نہیں کیں۔

(ب) ریکو 1122 دفتر کے سامنے جگہ بس سٹیڈ کے لئے مختص نہیں تھی اور نہ ہی کسی بااثر سیاستدان / ممبر اسمبلی یا میونسپل کمیٹی کمر مشانی کے وائس چیئرمین نے سرکاری رقبہ پر تعمیر شروع کی ہے۔ یہ رقبہ میونسپل کمیٹی کا مقبوضہ ہے جہاں میونسپل کمیٹی نے سال 1995 سے دکانات تعمیر کرا کے ماہانہ کرایہ پر دیں اور میونسپل کمیٹی کو کرایہ کی صورت میں ریونیو وصول ہو رہا ہے۔

سرگودھا: حلقہ پی پی-72 کے دیہاتوں میں واقع جوہڑوں سے متعلقہ تفصیلات

577: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-72 سرگودھا کے کتنے دیہات میں گندے پانی کے بڑے بڑے جوہڑ موجود ہیں ان دیہات کی تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ان گندے پانی کے جوہڑوں کی وجہ سے پی پی-72 سرگودھا کے ان دیہات کے لوگ بے شمار بیماریوں کا شکار ہو رہے ہیں۔

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ گندے پانی کے جوہڑ ماحولیاتی آلودگی کا بھی بڑا سبب بن رہے ہیں؟

(د) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان جوہڑوں کو ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) حلقہ پی پی-72 سرگودھا کے 37 دیہاتوں میں گندے پانی کے بڑے بڑے جوہڑ موجود ہیں۔ جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) اس سوال کا جواب محکمہ صحت ہی بہتر طور پر دے سکتا ہے۔
- (ج) محکمہ ہذا کے علم میں کوئی ایسی بات نہ ہے۔
- (د) جوہڑوں کو ختم کرنے کا منصوبہ (ASP) 14-2013 میں شروع ہوا اور اس منصوبے پر ترقیاتی کام 19-2018 تک ہوا ہے۔ اس سال حکومت نے یہ منصوبہ ADP 2019-20 میں شامل نہیں کیا ہے۔ آنے والے سال میں ADP 2020-21 میں یہ سکیم دوبارہ شامل کی گئی تو تمام جوہڑوں کو ختم کر دیا جائے گا۔

ساہیوال: ضلع کونسل میں ملازمین

کی تعداد اور ان کی مجموعی تنخواہوں سے متعلق تفصیلات

587: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع کونسل ساہیوال میں کتنے ملازمین کس کس گریڈ کے کتنے عرصہ سے تعینات ہیں۔ ان کی تنخواہوں کا سالانہ حجم کتنا ہے؟
- (ب) ضلع کونسل ہذا میں ریٹائرڈ ملازمین کتنے ہیں جن کو فنڈز کی کمی کی وجہ سے پنشن، گریجویٹ و فوٹ شدگان کو مالی امداد دینے کے کیسز زیر التواء ہیں۔ نیز ان کو ادائیگیوں کے لئے کتنی رقم درکار ہے؟
- (ج) حکومت فنانس ایوارڈ کے تحت ضلع کونسل ساہیوال کو سالانہ کتنے فنڈز فراہم کرتی ہے۔ سال وار 16-2015، 17-2016، 18-2017 اور 19-2018 کی آمدن و اخراجات مع ڈویلپمنٹ / نان ڈویلپمنٹ فنڈز کی مکمل تفصیل سے مدوار آگاہ کریں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) ضلع کونسل، ساہیوال میں 115 افسران و ملازمین تعینات ہیں جن کی تفصیل درج ذیل

ہے:

نمبر شمار	نام اسامی (افسران) مع سکیل	تعداد	عرصہ تعیناتی
1-	چیف آفیسر (BS-18)	02	تقریباً 4 ماہ
2-	ڈسٹرکٹ آفیسر (انفراسٹرکچر اینڈ سروسز) (BS-18)		تقریباً 10 ماہ
3-	ڈسٹرکٹ آفیسر (پلاننگ) (BS-17)		تقریباً 11 ماہ
4-	ڈسٹرکٹ آفیسر (ٹرانس) (BS-17)	04	تقریباً 5 ماہ
5-	ڈسٹرکٹ آفیسر (ریگولیشن) (BS-17)		تقریباً 1 ماہ
6-	سپرٹنڈنٹ (BS-17)		تقریباً 2 سال 10 ماہ
7-	(BS-17)	04	تقریباً 2 سال 10 ماہ
8-	(BS-14)	08	تقریباً 2 سال 10 ماہ
9-	(BS-11)	09	تقریباً 2 سال 10 ماہ
10-	(BS-6)	05	تقریباً 2 سال 10 ماہ
11-	(BS-5)	07	تقریباً 2 سال 10 ماہ
12-	(BS-2)	01	تقریباً 2 سال 10 ماہ
13-	(BS-2)	75	تقریباً 2 سال 10 ماہ
	کل تعداد	115	

ملازمین کی تنخواہوں کا سالانہ حجم مبلغ 7 کڑور 56 لاکھ 88 ہزار 878 روپے

(ب) ایسا کوئی بھی کیس زیر التواء نہ ہے۔

(ج)

PFC گرانٹ

نمبر شمار	سال	رقم
1-	2015-16	Nil
2-	01.01.2017 to 03.06.2017	27,66,40,998/- روپے
3-	01.07.2017 to 30.06.2018	41,49,61,497/- روپے
4-	01.07.2018 to 30.06.2019	55,32,81,996/- روپے

سالانہ آمدن

نمبر شمار	سال	رقم
1-	2016-17	41,73,15,754/- روپے
2-	2017-18	86.09.88.333/- روپے
3-	2018-19	90,99,28,434/- روپے

سالانہ اخراجات

سال	ترقیاتی اخراجات	غیر ترقیاتی اخراجات	کل اخراجات
2016-17	3,03,97,668/- روپے	6,92,812,998/-	9,96,80,666/-
2017-18	5,61,85,779/- روپے	5,61,85,779/-	66,91,98,110/-
2018-19	15,03,76,947/- روپے	15,03,76,947/-	19,35,00,432/-

لاہور: شاہی قلعہ میں دیوار مصوری کی تزئین و آرائش و مرمت سے متعلقہ تفصیلات
622: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش
بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا شاہی قلعہ لاہور میں موجود دیوار مصوری کی تزئین و آرائش اور مرمت کا کام کیا جا رہا
ہے؟

(ب) دیوار مصوری کا کام کب سے شروع ہے؟

(ج) محکمہ مزید کتنے عرصے میں دیوار مصوری کا کام مکمل کر لے گا؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

(الف) جی، ہاں! کنزرویشن اور ریسٹوریشن کا کام جاری ہے۔

(ب) دیوار کی مصوری کی تزئین و آرائش و مرمت کی ابتدا 2016 میں ڈاکو منٹیشن اور

سروے سے کی گئی۔ اس کے بعد انٹرنیشنل سیمینار منعقد کروایا گیا، جس میں دنیا کے

مشہور کنزرویشن سپیشلسٹ نے شمولیت کی اور جنوری 2018 کو پروٹو ٹائپ نمونہ کی

منظوری دی گئی۔

(ج) منظوری کے بعد کام تیزی سے شروع ہوا اور مارچ 2019 میں مغربی حصہ کو والد سٹی ارف لاہور اٹھارٹی نے مکمل کر دیا، جس کا افتتاح وزیراعظم جناب عمران خان نے 4- مئی 2019 کو کیا۔ شمالی دیوار کی تزئین و آرائش کا کام شروع کر دیا گیا ہے جو مالی سال 2021 کے اختتام پر ختم ہو جائے گا۔

لاہور: شاہی قلعہ کے اندر شیش محل کو دیکھنے

کے لئے عوام الناس سے ٹکٹ خریدنے سے متعلقہ تفصیلات

633: محترمہ عزیزہ فاطمہ: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ والد سٹی اٹھارٹی نے لاہور میں شاہی قلعہ کے اندر شیش محل کو دیکھنے والے افراد کے لئے 100 روپے کا ٹکٹ لگا دیا ہے؟
- (ب) یکم اگست 2018 سے 30 مارچ 2019 تک کتنے لوگ شیش محل کو دیکھنے آئے اور ان سے کتنی رقم وصول کی گئی؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ عوام کا بنیادی حق سمجھتے ہوئے اس سے پہلے کبھی بھی عام افراد سے ٹکٹ کے پیسے نہیں لئے جاتے تھے؟
- (د) سال 2018-19 کے بجٹ میں مذکورہ قلعہ کے لئے تعمیر و مرمت کی مد میں کتنا بجٹ رکھا گیا تھا کتنا خرچ ہو چکا اور کتنا بچا ہے؟
- (ه) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت شیش محل کو دیکھنے والے افراد کی ٹکٹ فری کرنے عوام الناس کے لئے مزید سہولتیں دینے اور قلعہ کی تعمیر و مرمت کرانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ والد سٹی اٹھارٹی نے لاہور میں شاہی قلعہ کے اندر شیش محل کو دیکھنے والے افراد کے لئے -/100 روپے کا ٹکٹ لگا دیا ہے۔

(ب) شاہی قلعہ کے اندر شیش محل کو دیکھنے والے افراد کے لئے -/100 روپے کا ٹکٹ مورخہ 25- مارچ 2019 سے متعارف کروایا گیا ہے اور 25- مارچ 2019 سے لے کر 15- جولائی 2019 تک 22,889 افراد شیش محل کو دیکھنے کے لئے آئے جس سے مبلغ -/22,88,900 روپے کی رقم وصول ہوئی ہے جو کہ شاہی قلعہ کے Lahore fort fund نامی بینک اکاؤنٹ میں جمع کرا دی گئی ہے۔

(ج) شاہی قلعہ پاکستان کی سب سے بڑی تاریخی جگہ ہے اور یہ ہر پاکستانی شہری کے لئے قابل فخر ملکی اثاثہ ہے۔ شاہی قلعہ میں موجود شیش محل اپنی بناوٹ اور حسن کے لحاظ سے خاص اہمیت رکھتا ہے اور سیاحوں کی توجہ کا مرکز ہے۔ چنانچہ اس کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کو خاص توجہ کی ضرورت تھی۔ شیش محل میں ٹکٹ متعارف کرنے کا اقدام لوگوں کو ان کے شیش محل کو دیکھنے کے بنیادی حق سے محروم کرنا نہیں بلکہ شیش محل جو کہ نہایت حساس اور خستہ حالت میں ہے اس کو بے جا ٹوٹ پھوٹ سے بچانے، اس کے اندر آنے والے سیاحوں کو پرکھنے اور اس کی ٹکٹ سے اکٹھے ہونے والے پیسے کو اس کی مرمت پر لگانے کی غرض سے عائد کیا گیا۔

(د) سال 19-2018 کے بجٹ میں 4 کروڑ 53 لاکھ 12 ہزار روپے مختص تھے۔ جن میں سے 4 کروڑ 52 لاکھ 66 ہزار روپے خرچ ہوئے اور صرف 46 ہزار روپے باقی بچے۔

(ه) شاہی قلعہ کے اندر شیش محل کو دیکھنے والے افراد کے لئے -/100 روپے کا ٹکٹ اس لئے متعارف کروایا گیا ہے تاکہ اس تاریخی مقام کو اچھے طریقہ سے محفوظ رکھا جاسکے۔ شاہی قلعہ میں تقریباً 25 سے 30 تاریخی مقام ایسے ہیں جو -/30 روپے کی ٹکٹ سے دیکھے جاسکتے ہیں شیش محل ایک ایسا چھوٹا سا تاریخی ورثہ ہے جس کو عوامی رش سے محفوظ رکھنا ضروری تھا۔ پوری دنیا میں ایسے تاریخی مقامات کو دیکھنے کے لئے آنے والوں کو کچھ نہ کچھ ٹکٹ ادا کرنا پڑتی ہے۔

رجیم یار خان: پی پی۔ 264 میونسپل کمیٹی

کے تحت سابقہ تین سالوں کے ترقیاتی کاموں سے متعلقہ تفصیلات

663: سید عثمان محمود: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) پی پی۔ 264 (رجیم یار خان) میں میونسپل کمیٹی کے تحت پچھلے تین سالوں میں کتنے ترقیاتی کام کئے گئے ان کاموں کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟
- (ب) ان منصوبوں پر کتنی رقم خرچ کی گئی ان میں کتنے منصوبے مکمل کئے گئے اور کتنے منصوبے نامکمل چھوڑ دیئے گئے ان منصوبوں کا ٹھیکہ کس کس کو دیا گیا؟
- (ج) کیا حکومت ان نامکمل منصوبہ جات کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) پی پی۔ 264 میونسپل کمیٹی رجیم یار خان کی حدود میں نہ آتا ہے بلکہ یہ حلقہ ڈسٹرکٹ کونسل رجیم یار خان کی حدود میں آتا ہے اس حلقہ میں ضلع کونسل رجیم یار خان نے پچھلے تین سال میں 83 سکیمیں مکمل کی ہیں۔ جن کی تفصیل تہہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) ان منصوبوں پر مبلغ 105.689 ملین روپے خرچ ہوئے اور تمام منصوبے مکمل ہیں۔ ٹھیکیداروں کی تفصیل تہہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) تمام منصوبہ جات مکمل ہیں۔

لوکل گورنمنٹ کے لئے صوبہ میں مختص کردہ بجٹ برائے

سال 2019-20 میں شامل کردہ نئے منصوبوں سے متعلقہ تفصیلات

774: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ بجٹ 20-2019 میں لوکل گورنمنٹ کے لئے کل بجٹ 83.9- ارب روپے رکھا گیا ہے، کیا پنجاب جیسے بڑے صوبہ کے لئے یہ رقم کافی ہے؟
- (ب) اس بجٹ میں کتنے نئے بڑے منصوبے شامل کئے گئے ہیں اور ان منصوبوں سے عوام کو کیا فائدہ ہوگا؟

(ج) اس کل بجٹ میں سے ترقیاتی بجٹ کتنا ہے؟

وزیر اعلیٰ (جناب عثمان احمد خان بزدار):

- (الف) یہ درست نہیں ہے۔ بلکہ لوکل گورنمنٹ لوکل گورنمنٹ اینڈ کمیونٹی ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے لئے سال 20-2019 میں ٹوٹل بجٹ 89.187- ارب روپے رکھا گیا ہے۔ سال 19-2018 میں لوکل گورنمنٹ کا ٹوٹل بجٹ 85.280- ارب روپے تھا۔ لوکل گورنمنٹ کا بجٹ سال 20-2019 مکملہ دستیاب وسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے ترتیب دیا گیا ہے اور یہ امر قابل ذکر ہے کہ موجودہ بجٹ 3.907- ارب روپے سابقہ سال 19-2018 سے زیادہ ہے۔
- (ب) موجودہ سال 20-2019 کے سالانہ صوبائی ترقیاتی پروگرام میں 130 نئے چھوٹے بڑے منصوبے رکھے گئے ہیں جن میں نئے روڈ، سیوریج اور نئی مولیشی منڈیاں بنانے سے عوام کو اپنے روزمرہ کام کرنے میں بہت فائدہ ہوگا۔
- (ج) سال 20-2019 میں صوبائی ترقیاتی پروگرام میں 6.3- ارب روپے رکھا گیا ہے۔

تحریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اب ہم تحریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار 673/19 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

ماڈل ٹاؤن لاہور کی کمرشل مارکیٹوں میں سوسائٹی کے ممبران کی ملی بھگت سے تجاوزات کا قیام

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئر مین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے ذاتی علم کے مطابق بات سامنے آئی ہے کہ ماڈل ٹاؤن سوسائٹی لاہور میں موجود ہر بلاک میں بنائی جانے والی کمرشل مارکیٹوں میں دکانوں، ہوٹلوں کے آگے بنائے جانے والے فٹ پاتھوں پر سوسائٹی اور یونین کے ممبران کی ملی بھگت سے غیر قانونی تجاوزات بناتے ہوئے فٹ پاتھوں کو دکانداروں نے کرائے پر دے رکھا ہے، جس کی وجہ سے ماڈل ٹاؤن کے رہائشیوں کو شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جب کوئی رہائشی مارکیٹ میں خریداری کے لئے جاتا ہے تو اسے فٹ پاتھ کی بجائے سڑک استعمال کرنا پڑتی ہے جس کی وجہ سے بہت سی جگہوں پر حادثات بھی ہو چکے ہیں، مقامی لوگوں کی طرف سے اس اہم مسئلے کے لئے کئی بار سوسائٹی آفس سمیت یونین کونسل کے آفس میں شکایات جمع کروائی گئیں مگر ان تجاوزات کو ختم کرنے کے لئے کوئی بھی ایکشن نہ لیا گیا جبکہ قانون کے مطابق کوئی دکاندار اپنی دکان کے آگے تجاوزات نہیں بنا سکتا مگر یہاں ماڈل ٹاؤن سوسائٹی میں موجود دکانداروں نے تجاوزات کے ساتھ ساتھ ان فٹ پاتھوں کو کرائے پر دے رکھا ہے جو سراسر غیر قانونی اور غیر آئینی ہے۔ اس مسئلے سے ماڈل ٹاؤن کے ہر بلاک میں مارکیٹ میں تجاوزات کی وجہ سے وہاں کی عوام شدید پریشانی میں مبتلا ہے اور ان کا حکومت سے مطالبہ ہے کہ غیر قانونی تجاوزات فٹ پاتھ کے خلاف آپریشن کیا جائے اور غیر قانونی دکانیں جو کہ فٹ پاتھ پر بنائی گئی ہیں ان کو مسمار کیا جائے اور دکانداروں کو بھاری جرمانے کئے جائیں اور ان کو پابند کیا جائے کہ اگر وہ دوبارہ غیر قانونی طور پر فٹ پاتھ پر دکانیں بنائی گئیں تو ان کی دکانوں کو سیل کر دیا جائے گا نیز مارکیٹوں کی اصل شکل کو ہر حال میں بحال کیا جائے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! شکریہ۔ اس حوالے سے گزارش یہ ہے کہ ماڈل ٹاؤن سوسائٹی ایک پرائیویٹ کو آپریٹو سوسائٹی ہے۔ Overall ان societies کو ہمارا کو آپریٹو ڈیپارٹمنٹ دیکھتا ہے اگر کہیں کسی سوسائٹی کے جو اپنے Bylaws ہیں اور ان کی خلاف ورزی ہو رہی ہو تو ہمارا کو آپریٹو ڈیپارٹمنٹ اس کے خلاف ایکشن لیتا ہے۔ محترمہ نے جن خدشات کا اظہار کیا ہے تو میں کو آپریٹو ڈیپارٹمنٹ کو یہ ہدایت کروں گا کہ وہ موقع ملاحظہ کر کے درپیش خدشات کا ازالہ کرنے کی کوشش کرے اور انشاء اللہ تعالیٰ میں محترمہ کو یقین دلاتا ہوں کہ اس سلسلے میں کارروائی کی جائے گی۔

جناب چیئر مین: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/712 چودھری افتخار حسین جھچھر کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

پنجاب کے ٹینجنگ ہسپتالوں میں ڈاکٹرز، نرسز اور پیرامیڈیکل

سٹاف کی ہڑتال سے عوام الناس علاج معالجے کی سہولت سے محروم

چودھری افتخار حسین جھچھر: شکریہ۔ جناب چیئر مین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ جیو "نیوز" مورخہ 21- اکتوبر 2019 کی خبر کے مطابق ایم ٹی آئی ایکٹ کے خلاف پنجاب کے تمام ٹینجنگ ہسپتالوں کے ڈاکٹرز، نرسز اور پیرامیڈیکل سٹاف بیس روز سے زائد مسلسل سراپا احتجاج ہیں جس کی وجہ سے صوبہ کے تمام ٹینجنگ ہسپتالوں کی اوپی ڈی مکمل طور پر بند ہے۔ الٹراساؤنڈ، ایکس رے، ایم آر آئی وغیرہ تمام قسم کے ٹیسٹ مسلسل بیس روز سے نہیں ہو رہے جس سے غریب عوام کے علاج معالجے کی سہولیات ناپید ہو چکی ہیں۔ عوام الناس پرائیویٹ ہسپتالوں میں علاج کرنے پر مجبور ہیں۔ غریب آدمی تو پہلے ہی مہنگائی کے ہاتھوں مر چکا ہے۔ تبدیلی سرکار نے کروڑوں نوکریاں دینے کا وعدہ کیا تھا۔ موجودہ حکومت نے اس کے برعکس عوام الناس کو بنیادی سہولیات دینا تو دور کی بات ان سے علاج معالجہ جیسی بنیادی سہولیات بھی چھین لی ہیں۔ مذکورہ ایکٹ غریب عوام کے لئے زہر قاتل ہے۔ مذکورہ ایکٹ کی وجہ

سے عوام کا جینا محال ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے عوام میں سخت غصہ و اضطراب پایا جاتا ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! معزز ممبر نے جو تحریک التوائے کارپیش کی ہے یہ اس وقت موجودہ حالات کے مطابق نہیں ہے اس وقت حالات یکسر تبدیل ہو چکے ہیں اور اس سلسلے میں ہڑتال بھی ختم ہو چکی ہے، emergencies میں کام بھی ہو رہا ہے اور ڈاکٹرز بھی اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

جناب سپیکر! آخر میں، میں یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ معاملہ چونکہ sub judice ہے، ہائی کورٹ نے اس پر نوٹس لیا ہوا ہے اس لئے مہربانی فرما کر اس تحریک التوائے کار کو dispose of کر دیں۔

جناب چیئر مین: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

رانا منور حسین: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: رانا منور حسین! پہلے ہم زیرو آور شروع کر لیں اس کے بعد آپ کا پوائنٹ آف آرڈر لیں گے۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

مسودہ قانون

(متعارف کرنے کی تحریک)

جناب چیئر مین: اب ہم پرائیویٹ ممبرز انس شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے میں درج ذیل کارروائی ہے۔ مسودہ قانون مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں ہیں۔ پہلی قرارداد محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے جو کہ 17- ستمبر 2019 کو Motion For Leave پیش کر چکی ہیں اس پر وزیر

ٹرانسپورٹ نے حکومتی موقف پیش کرنا ہے لہذا میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنا موقف پیش کریں۔

مسودہ قانون متعارف کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

(--- جاری)

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھٹی): جناب چیئرمین! مجھے اس بل پر کوئی اعتراض نہیں ہے لہذا یہ متعلقہ سٹینڈنگ کمیٹی کو بھیج دیا جائے۔

MR CHAIRMAN: The motion moved and the question is:

"That Leave be granted to introduce the Punjab Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2019.
(The motion was carried and leave is granted)

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

MR CHAIRMAN: Ms Sadia Sohail Rana may introduce the Bill.

مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں پنجاب 2019

MS SADIA SOHAIL RANA: Mr Speaker! I introduce the Punjab provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2019.

MR CHAIRMAN: The Punjab Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2019 has been introduced and is referred to the Standing Committee on Transport with the direction to submit its report within two months.

قراردادیں (مفاد عامہ سے متعلق)

جناب چیئرمین: اب ہم مورخہ 19- نومبر 2019 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی زیر التواء قرارداد محترمہ شاہدہ احمد کی ہے۔ یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اس پر وزیر ٹرانسپورٹ نے حکومتی موقف پیش کرنا ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

65 سال سے زائد بزرگ شہریوں کو تمام سرکاری ٹرانسپورٹ میں کرایہ سے مستثنیٰ قرار دینے کا مطالبہ (--- جاری)

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب سپیکر! لاہور ٹرانسپورٹ کمپنی 65 سال کی age کے سینئر سٹیزن کو فری ٹکٹ دے رہی ہے یہ بہت اچھی تجویز ہے لیکن یہ PMA ماس ٹرانزٹ اتھارٹی کے حوالے سے ہے اور ان کا آپس میں integrated system ہے اس لئے ہمارا سسٹم اجازت نہیں دے سکتا کہ ہم انہیں free ride دیں۔ ہم پہلے بھی اس پر PMA کو بہت بڑی heavy subsidy دے رہے ہیں، اس وقت ماس ٹرانزٹ کے حوالے سے یہ معاملہ under consideration ہے لیکن فی الحال اس پر کچھ نہیں کہہ سکتے بلکہ ابھی اس پر working کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ اس قرارداد کو oppose کر رہے ہیں؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب چیئرمین! میں اسے oppose کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: محترمہ شاہدہ احمد! کیا آپ اپنی یہ قرارداد withdraw کرنا چاہتی ہیں؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین! میں اس پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب چیئرمین: جی، محترمہ!

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین! میں یہ پوچھنا چاہ رہی تھی کہ یہ کس کو سبسڈی دے رہے ہیں؟ ذرا تفصیل بتادی جائے کہ یہ سبسڈی کس محکمے میں جارہی ہے؟

وزیر ٹرانسپورٹ (جناب محمد جہانزیب خان کھچی): جناب چیئرمین! پنجاب ماس ٹرانزٹ اتھارٹی کے تحت میٹرو اور سپیڈو بنی تھیں جو پچھلی گورنمنٹ کی سکیمیں ہیں جن پر ہم heavy subsidy دے رہے ہیں جس سے یہ سسٹم چل رہا ہے۔ اورنج لائن ٹرین بھی اسی کا ایک حصہ ہے جو پچھلی گورنمنٹ نے introduce کرائی تھی ہم اس پر بھی پہلے ہی بہت زیادہ سبسڈی دے رہے ہیں۔ اب اس کا سسٹم یہ ہے کہ اس میں ہمارے جو فیڈر روٹس ہیں، میٹرو ہے پھر اس میں اورنج لائن ٹرین introduce کرانے لگے ہیں۔ ہمارا یہ سارا سسٹم کمپیوٹرائزڈ ہے اور کارڈ پر ہے۔ اس میں کارڈ misuse ہو سکتا ہے چونکہ اس پر کوئی identification نہیں ہے۔ آپ یہ کارڈ کسی کو بھی دے سکتے ہیں، اگر ہم یہ کارڈ 65 سال والے کو دیتے ہیں تو اس کا misuse یہ ہو سکتا ہے کہ وہ یہ کارڈ اپنے کسی اور فیملی ممبر کو دے سکتا ہے اس لئے اس کا ہمارے خزانے پر بہت زیادہ اضافی بوجھ پڑے گا، پنجاب گورنمنٹ تو پہلے ہی اس سسٹم کے لئے بہت زیادہ سبسڈی دے رہی ہے اس لئے فی الحال یہ ممکن نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: چونکہ کارڈ misuse ہو سکتا ہے اس لئے admissible نہیں ہے۔ محترمہ! کیا آپ اپنی اس قرارداد کو واپس لیتی ہیں؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب چیئرمین! میں اپنی یہ قرارداد withdraw کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد withdraw ہو گئی۔ اگلی زیر التواء قرارداد جناب منیب الحق کی ہے۔ یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اس پر وزیر زراعت نے حکومتی موقف پیش کرنا ہے۔ جی، منسٹر صاحب! منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں لہذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی قرارداد جناب محمد منیب سلطان چیمہ کی ہے۔ جناب محمد منیب سلطان چیمہ! اپنی قرارداد پیش کریں۔

نجی تعلیمی اداروں کے یونیفارم،

کتابیں اور کاپیاں بآسانی مارکیٹ میں دستیاب کروانے کا مطالبہ

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب چیئر مین! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے اکثر تعلیمی اداروں نے عوام کو لوٹنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ ہر سکول یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو از خود مہنگے داموں فروخت کرتا ہے اور تمام نجی تعلیمی ادارے ایسا یونیفارم، کاپیاں اور کتابیں تیار کرواتے ہیں جو مارکیٹ میں دستیاب نہ ہوں اور مجبوراً طلباء کو سکول سے یہ اشیاء مہنگے داموں خریدنی پڑتی ہیں لہذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ کے تمام نجی تعلیمی اداروں کو پابند کیا جائے کہ وہ ایسے یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کا انتخاب کریں جو تمام تعلیمی اداروں میں یکساں ہوں اور بآسانی مارکیٹ میں دستیاب ہوں تاکہ بچوں کے والدین پر فیسوں کے بھاری بوجھ کے علاوہ مہنگا یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو خریدنے کا بوجھ کم ہو سکے۔"

جناب چیئر مین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ کے اکثر تعلیمی اداروں نے عوام کو لوٹنے کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ ہر سکول یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کو از خود مہنگے داموں فروخت کرتا ہے اور تمام نجی تعلیمی ادارے ایسا یونیفارم، کاپیاں اور کتابیں تیار کرواتے ہیں جو مارکیٹ میں دستیاب نہ ہوں اور مجبوراً طلباء کو سکول سے یہ اشیاء مہنگے داموں خریدنی پڑتی ہیں لہذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ صوبہ کے تمام نجی تعلیمی اداروں کو پابند کیا جائے کہ وہ ایسے یونیفارم، کاپیوں اور کتابوں کا انتخاب کریں جو تمام تعلیمی اداروں میں یکساں ہوں اور بآسانی مارکیٹ میں دستیاب ہوں تاکہ بچوں کے والدین پر

فیسوں کے بھاری بوجھ کے علاوہ مہنگا پوئینفارم، کاپیوں اور کتابوں کو خریدنے کا بوجھ کم ہو سکے۔"

وزیر تعلیم کی request آئی ہے کہ اس قرارداد کو pending کر لیا جائے لہذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی قرارداد محترمہ مسرت جمشید چیمہ کی ہے، یہ قرارداد پیش ہو چکی ہے اس پر وزیر صنعت، کامرس و سرمایہ کاری نے حکومتی مؤقف پیش کرنا تھا لیکن ان کی request آئی ہے کہ ان کی طبیعت ٹھیک نہیں اس لئے آج ایوان میں نہیں آ سکے اس لئے انہوں نے یہ قرارداد pending کرنے کے لئے کہا ہے لہذا اس قرارداد کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ محترمہ! اپنی قرارداد پیش کریں۔

سرکاری ونجی ہسپتالوں میں وفات پا جانے والے مریضوں کے لواحقین سے بقایا جات کی رقم وصول نہ کرنے کے بارے میں قانون سازی کا مطالبہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئر مین! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت اس حوالے سے قانون سازی کرے کہ تمام سرکاری ونجی ہسپتالوں میں وفات پا جانے والے مریضوں کے لواحقین سے بقایا جات کی رقم وصول نہ کی جائے اور ان کو فی الفور میت لے جانے کی اجازت دی جائے بلکہ ہسپتال انتظامیہ فری ایسولینس کا انتظام کرے تاکہ میت کو گھر بروقت پہنچایا جاسکے۔"

جناب چیئر مین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت اس حوالے سے قانون سازی کرے کہ تمام سرکاری ونجی ہسپتالوں میں وفات پا جانے والے مریضوں کے لواحقین سے بقایا جات کی رقم وصول نہ کی جائے اور ان کو فی الفور میت لے جانے کی اجازت دی جائے بلکہ ہسپتال انتظامیہ فری ایسولینس کا انتظام کرے تاکہ میت کو گھر بروقت پہنچایا جاسکے۔"

جی، وز قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! میں تین حوالوں سے گزارش کرنا چاہوں گا، پہلی بات تو یہ ہے کہ اس قرارداد میں سرکاری و نجی ہسپتالوں کا کہا گیا ہے۔ ہم سرکاری ہسپتالوں کے متعلق تو بات کر سکتے ہیں اور یہاں پر فیصلہ بھی کر سکتے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہم یہاں نجی ہسپتالوں کو پابند نہیں کر سکتے چونکہ وہ اپنے قواعد و ضوابط کے مطابق کام کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! دوسرا میں اس بات سے بھی تھوڑا سا اختلاف کرتا ہوں، محترمہ نے فرمایا کہ مریض سرکاری ہسپتالوں میں تندرست ہونے کی بجائے وفات پا جاتے ہیں۔ یہ درست نہیں ہے اس لئے کہ اگر recent past میں دیکھا جائے تو محترمہ حنا پرویز بٹ کی جماعت کے قائد میاں محمد نواز شریف کا سرکاری ہسپتال میں جو علاج ہوا ہے اس کی انہوں نے خود تعریف کی ہے۔ یکسر یہ کہنا کہ سرکاری ہسپتالوں میں مریض فوت ہو جاتے ہیں درست نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے سرکاری ہسپتالوں میں بھی بہترین علاج ہو رہا ہے اور لوگ اس سے استفادہ کر رہے ہیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئر مین! میری قرارداد میں تو ایسا بالکل نہیں لکھا گیا کہ:

"سرکاری ہسپتالوں میں مریض تندرست ہونے کی بجائے وفات پا جاتے

ہیں۔"

جناب چیئر مین: محترمہ! آپ پہلے بات کر چکی ہیں لہذا اب تشریف رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! میں تو میاں محمد نواز شریف کے اپنے بیان کا حوالہ دے رہا ہوں۔ انہوں نے خود فرمایا ہے کہ سرکاری ہسپتال میں علاج کے دوران ان کو بہترین علاج کی سہولتیں فراہم کی گئی ہیں اور حکومت پنجاب کی طرف سے انہیں جو علاج کی سہولتیں دی گئیں اس پر انہوں نے اعتماد کا اظہار کیا تھا اس لئے میں یہ کہوں گا کہ سرکاری ہسپتالوں میں مریضوں کا بہترین علاج ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! جب سرکاری ہسپتالوں میں علاج مفت ہوتا ہے تو بقایا جات کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا البتہ میں نجی ہسپتالوں سے متعلق کچھ عرض نہیں کرنا چاہتا۔ سرکاری ہسپتالوں میں جہاں کہیں ہسپتال کی ایبوی لینس موجود نہیں وہاں پر سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے تحت پیشینہ ویلفیئر سوسائٹیز جو کہ رجسٹرڈ ہیں وہ مفت ایبوی لینس فراہم کرتی ہیں۔

جناب سپیکر! اگر محترمہ کسی specific ہسپتال کی بات کریں گی تو انشاء اللہ تعالیٰ وہاں بھی مفت ایبوی لینس کا بندوبست کر دیا جائے گا۔ میں اس قرارداد کو oppose کرتا ہوں لہذا اس قرارداد کو مسترد کیا جائے۔

جناب چیئر مین: وزیر قانون نے اس قرارداد کو oppose کیا ہے۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ:

"یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت اس حوالے سے قانون سازی کرے کہ تمام سرکاری و نجی ہسپتالوں میں وفات پائے جانے والے مریض کے لواحقین سے بقایا جات کی رقم وصول نہ کی جائے اور ان کو فی الفور میت لے جانے کی اجازت دی جائے بلکہ ہسپتال انتظامیہ فری ایبوی لینس کا انتظام کرے تاکہ میت کو گھر بروقت پہنچایا جاسکے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب چیئر مین: اگلی قرارداد بھی محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

صوبہ میں سلاٹر ہاؤسز کی تعداد میں اضافے کا مطالبہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں مردہ، لاغر اور بیمار جانوروں کے گوشت کے ساتھ حرام گوشت بھی فروخت ہو رہا ہے جس کی ایک وجہ مناسب تعداد میں سلاٹر ہاؤس نہ ہونا ہے لہذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ سلاٹر ہاؤسز کی تعداد میں اضافہ کیا جائے نیز مضر صحت گوشت فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں مردہ، لاغر اور بیمار جانوروں کے گوشت کے ساتھ حرام گوشت بھی فروخت ہو رہا ہے جس کی ایک وجہ مناسب تعداد میں سلاٹر ہاؤس نہ ہونا ہے لہذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ سلاٹر ہاؤسز کی تعداد میں اضافہ کیا جائے نیز مضر صحت گوشت فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔"

پارلیمانی سیکرٹری برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب احمد خان):

جناب چیئرمین! میں اس قرارداد کو oppose کرتا ہوں۔ مردہ، لاغر، بیمار اور حرام جانوروں کے گوشت کی شکایت پر فوری طور پر قانونی کارروائی کی جاتی ہے۔ صوبہ بھر میں ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز اور تحصیل ہیڈ کوارٹرز کے علاوہ چھوٹے شہروں میں بھی سلاٹر ہاؤسز موجود ہیں۔ جانور ذبح کرتے وقت محکمہ لائیو سٹاک کے ڈاکٹرز موجود ہوتے ہیں جو باقاعدہ چیک کر کے مہر لگاتے ہیں۔ لوکل گورنمنٹ ایکٹ 2019 کی رو سے سلاٹر ہاؤسز کی تعداد 229 سے بڑھ کر 455 ہو چکی ہے۔ اب مزید سلاٹر ہاؤسز قائم کئے جائیں گے۔ مضر صحت گوشت فروخت کرنے والوں کے خلاف پنجاب فوڈ اتھارٹی بھی سخت قانونی کارروائی کرتی ہے۔ اس سلسلے میں ہم نے ان کو 25-11-2019 کو دوبارہ ہدایات جاری کر دی ہیں کہ آپ سخت سے سخت کارروائی کریں۔ آج کل 170 سلاٹر ہاؤسز کام کر رہے ہیں۔ میں اس قرارداد کی مخالفت کرتا ہوں کیونکہ یہ حقائق پر مبنی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں مردہ، لاغر اور بیمار جانوروں کے گوشت کے ساتھ حرام گوشت بھی فروخت ہو رہا ہے جس کی ایک وجہ مناسب تعداد میں سلاٹر ہاؤس نہ ہونا ہے لہذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ سلاٹر ہاؤسز کی تعداد میں اضافہ کیا جائے نیز مضر صحت گوشت فروخت کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب چیئرمین: اگلی قرارداد جناب محمد لطاسب سٹی کی ہے۔ ان کی طرف سے request آئی ہے تو میری قرارداد کو pending کیا جائے لہذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی قرارداد محترمہ سبین گل خان کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

پینے کے صاف پانی کی فراہمی کا بنیادی حق آئین میں شامل کرنے کا مطالبہ
محترمہ سبین گل خان: جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پانی انسانی زندگی کے لئے بنیادی ضرورت ہے لیکن عوام کی بڑی تعداد اس بنیادی ضرورت سے محروم ہے لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین کے آرٹیکل 19-الف میں دیئے گئے حق معلومات اور آرٹیکل 25-الف میں دی گئی مفت اور لازمی تعلیم کی فراہمی کی طرح پاکستان کے ہر شہری کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو بھی بطور بنیادی حق آئین میں شامل کیا جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پانی انسانی زندگی کے لئے بنیادی ضرورت ہے لیکن عوام کی بڑی تعداد اس بنیادی ضرورت سے محروم ہے لہذا صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ آئین کے آرٹیکل 19-الف میں دیئے گئے حق معلومات اور آرٹیکل 25-الف میں دی گئی مفت اور لازمی تعلیم کی فراہمی کی طرح پاکستان کے ہر شہری کو پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو بھی بطور بنیادی حق آئین میں شامل کیا جائے۔"

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین!
 اس قرارداد سے متعلق وزیر اس وقت موجود نہیں ہیں لہذا میری استدعا ہوگی کہ اس قرارداد کو pending کر دیا جائے۔

جناب چیئرمین: چونکہ اس قرارداد سے متعلقہ منسٹر صاحب موجود نہیں ہیں لہذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی قرارداد سردار فاروق امان اللہ دریشک کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جب کوئی قرارداد آپ admit کرتے ہیں تو تھوڑا سا دیکھ لیا جائے۔ آپ نے سردار فاروق امان اللہ دریشک کی جو قرارداد pending فرمائی ہے اس میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ "سینی ٹیشن کو بطور بنیادی حق آئین میں شامل کیا جائے" یہ قرارداد صوبائی حکومت سے متعلقہ نہیں ہے اور وفاقی حکومت کو اس بات کی سفارش کرنا کہ سینی ٹیشن کو بطور بنیادی حق آئین میں شامل کیا جائے مناسب نہیں ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں اس حوالے سے تھوڑا غور کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب چیئرمین: آپ صحیح فرما رہے ہیں۔ اگلی قرارداد جناب محمد صفدر شاکر کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

شوگر ملوں کی طرف سے زمینداروں

کو گئے کی سپلائی کی ادائیگی فی الفور کروانے کا مطالبہ

جناب محمد صفدر شاکر: جناب چیئرمین! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ جن شوگر ملوں نے زمینداروں کو گئے کی سپلائی کی

ادائیگی نہیں کی حکومت انہیں فوری ادائیگی کا حکم جاری کرے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ جن شوگر ملوں نے زمینداروں کو گئے کی سپلائی کی

ادائیگی نہیں کی حکومت انہیں فوری ادائیگی کا حکم جاری کرے۔"

وزیر خوراک (جناب سنجی اللہ چودھری): جناب چیئرمین! پنجاب کے کاشتکاروں نے 138.114- ارب روپے کا گنا فروخت کیا تھا جس میں سے 137.235- ارب روپے کی ادائیگیاں ہو چکی ہیں جو کہ کل ادائیگی کا 99.43 فیصد بنتا ہے اور 0.789- ارب روپے کے بقایا جات ہیں۔ جناب چیئرمین! گئے کی قیمت کی ادائیگی میں تاخیر پر 36 شوگر ملوں کو شوکاژ نوٹس جاری کئے گئے جن میں سے 30 شوگر ملوں نے 100 فیصد گئے کی قیمت ادا کر دی ہے۔ چار نادہندہ شوگر ملوں کے خلاف پنجاب شوگر فیکٹری کنٹرول ایکٹ 1950 کے تحت شوکاژ کی سماعت جاری ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

(1) رمضان شوگر مل چنیوٹ

(2) چوکی شوگر مل قصور

(3) عبداللہ شوگر مل اوکاڑہ

(4) العربیہ شوگر مل سرگودھا

جناب چیئرمین! 36 نادہندہ شوگر ملوں میں سے 16 شوگر ملوں نے 15 دن میں ادائیگی کے قانون کو عدالت عالیہ میں بذریعہ رٹ پٹیشن نمبری 21765 چیلنج کر رکھا ہے۔ مورخہ 12-04-2019 کو کین کمشنر پنجاب اور 17-04-2019 کو چیف سیکرٹری پنجاب عدالت عالیہ میں پیش ہوئے جس میں شوگر ملوں کو قانون کے مطابق پندرہ دن میں ادائیگی کرنے کی عدالت عالیہ کو استدعا کی گئی۔ تمام نادہندہ شوگر ملز کو show cause notice جاری کئے گئے اور شوگر ملز فیکٹریز کنٹرول ایکٹ کی شق 21 and 6(2) کے تحت کارروائی کے احکامات مورخہ 16-09-2019 کو جاری کئے جس میں ڈپٹی کمشنرز کو احکامات جاری کئے گئے کہ ملز کی گر کی کر کے گنے کے کاشتکاروں کو گنے کی ادائیگی کو یقینی بنایا جائے اور بھرپور کوشش کی جا رہی ہے کہ جلد از جلد 100 فیصد ادائیگی یقینی بنائی جائے۔ مزید برآں کین کمشنر کے آفس سے جاری کردہ احکامات کی روشنی میں ڈپٹی کمشنر سرگودھا نے العربیہ شوگر ملز کی چینی کے گودام سیل کر کے Arrear of Land Revenue کی کارروائی شروع کر دی ہے جس کے نتیجے میں 30- نومبر تک پانچ کروڑ روپے زمینداروں کو دینے کا شیڈول لے لیا گیا ہے۔

جناب چیئر مین: جناب سميع اللہ چودھری! آپ اس کو oppose کر رہے ہیں؟

وزیر خوراک (جناب سميع اللہ چودھری): جناب چیئر مین! میں اس کو oppose کر رہا ہوں۔

جناب چیئر مین: یعنی آپ کا رویہ یہ ہے کہ میں تو جو ادائیگی بتایا ہے وہ ہو جائے گی؟

وزیر خوراک (جناب سميع اللہ چودھری): جناب چیئر مین! پہلے ہم اُن کا سٹاک قبضے میں لیتے ہیں اُس کے بعد ہم اُس کی auction کرتے ہیں۔ اس کی واضح مثال یہ ہے کہ برادرز شوگر ملز کی چینی auction پر چلی گئی ہے جس کی دو auctions ہو چکی ہیں لیکن اُس میں ایک بھی bidder نہیں آیا تو تیسری auction کے لئے پھر 16 دسمبر کی تاریخ رکھ دی گئی ہے۔

جناب چیئر مین: جی، جناب محمد صفدر شاکر!

جناب محمد صفدر شاکر: جناب چیئر مین! یہ پنجاب کے زمینداروں کا مسئلہ ہے اور زمیندار تو پہلے ہی کسمپرسی کی زندگی بسر کر رہا ہے اُس کے پاس تو اگلی فصل کے لئے پیسے نہیں ہوتے اور یہ شوگر ملز والے اتنا تنگ کرتے ہیں کہ پہلے گنے کے وزن میں کٹوتی کرتے ہیں پھر اُن کی payment میں کٹوتی کرتے ہیں۔ میں نے تو یہ گزارش کی ہے کہ ابھی تک جن لوگوں کو payment نہیں ہوئی خدا کے لئے اُن کو payment دیں تاکہ وہ اپنی اگلی فصل کاشت کریں۔ وزیر موصوف اپنی جگہ صحیح فرما رہے ہیں لیکن ہم نے عوام کا مسئلہ پیش کیا ہے، غریب زمیندار کا مسئلہ پیش کیا ہے۔ اس ملک میں زراعت ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے اگر زراعت مضبوط نہیں ہوگی تو پاکستان مضبوط نہیں ہوگا تو میں نے یہ گزارش کی ہے کہ یہ زمینداروں کا مسئلہ ہے۔

جناب چیئر مین: میری تجویز ہے کہ آپ اس پر assurance دے کر اس کو oppose کریں۔

وزیر خوراک (جناب سميع اللہ چودھری): جناب چیئر مین! ہم اس پر پوری تندی کے ساتھ پورے وسائل استعمال کر رہے ہیں۔ میں خدا کو حاضر ناظر جان کر بتا رہا ہوں کہ میں بالکل بیتاب ہوں کہ کاشتکار کو ایک ایک روپیہ ادا ہو۔ ہم نے ماضی کے 27 ارب روپے کاشتکاروں کو دلوائے ہیں اور اس حوالے سے ہمیں بہت سختی کرنی پڑی ہے۔ رواں سال کی 78 کروڑ روپے کی payment ہے جس میں سے پانچ کروڑ روپے کی undertaking آگئی ہے اور باقی 73 کروڑ

روپے کی payment کے حوالے سے ہم چاہے اُن کے stock auction کریں، چاہے اُن کی ملز auction ہو ہم انشاء اللہ تعالیٰ کاشتکار کو ایک ایک روپیہ دلوائیں گے۔

جناب علی اختر: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جناب علی اختر پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب علی اختر: جناب چیئرمین! جناب صفدر شاکر نے آج جس issue کی طرف توجہ دلائی ہے میں سمجھتا ہوں کہ پنجاب کے ہر کسان کا یہ مسئلہ ہے۔ وزیر موصوف نے اس کی guarantee دے دی اور اُمید ہے کہ اس پر حکومت کام بھی کرے گی لیکن میرا خیال ہے کہ اس قرارداد کو oppose نہیں کرنا چاہئے بلکہ اس قرارداد کو متفقہ طور پر منظور کرنا چاہئے۔ شکریہ

جناب چیئرمین: چودھری صاحب! میری تجویز بھی یہی ہے لیکن جیسے آپ مناسب سمجھیں۔ آپ بھی efforts کر رہے ہیں کہ کاشتکاروں کو گنے کے پیسے ملنے چاہئیں اور جناب صفدر شاکر بھی یہی فرما رہے ہیں کہ کاشتکاروں کو پیسے ملنے چاہئیں تو ہم اس کو oppose کیوں کریں؟ اس پر voting کر لیتے ہیں۔

یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ جن شوگر ملوں نے زمینداروں کے گنے کی

سپلائی کی ادائیگی نہیں کی، حکومت انہیں فوری ادائیگی کا حکم جاری کرے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب چیئرمین: جناب علی اختر مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

تحریر: تحریک استحقاق بابت سال 2019 کے بارے میں
مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع
جناب علی اختر: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحریر: تحریک استحقاقات نمبر 1، 6، 8، 9، 10، 11، 12، 14، 15، 17، 18،
20، 21 اور 22 بابت سال 2019 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی
رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31۔ جنوری 2010 تک توسیع
کردی جائے۔"

جناب چیئرمین: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"تحریر: تحریک استحقاقات نمبر 1، 6، 8، 9، 10، 11، 12، 14، 15، 17، 18،
20، 21 اور 22 بابت سال 2019 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی
رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31۔ جنوری 2010 تک توسیع
کردی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال ہے کہ:

"تحریر: تحریک استحقاقات نمبر 1، 6، 8، 9، 10، 11، 12، 14، 15، 17، 18،
20، 21 اور 22 بابت سال 2019 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی
رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 31۔ جنوری 2010 تک توسیع
کردی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب چیئرمین: اب جناب خلیل طاہر سندھو ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی
تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔ محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ایڈورڈ کالج، پشاور کو خیر پختونخوا حکومت کی جانب سے سرکاری تحویل میں لئے جانے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب چیئرمین: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:-

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ایڈورڈ کالج، پشاور کو خیر پختونخوا حکومت کی جانب سے سرکاری تحویل میں لئے جانے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:-

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے ایڈورڈ کالج، پشاور کو خیر پختونخوا حکومت کی جانب سے سرکاری تحویل میں لئے جانے کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب چیئرمین: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

ایڈورڈ کالج پشاور کو واپس متعلقہ چرچ کے دائرہ اختیار میں دینے کا مطالبہ
جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئرمین! آپ کا بہت شکریہ اور پورے معزز ایوان کا بھی شکریہ
ادا کرتا ہوں۔

"ایڈورڈ کالج، پشاور جو کہ 1900 میں اُس وقت کے ڈپٹی کمشنر ایڈورڈ
صاحب جو کہ برطانیہ سے تھے، نے قائم کیا تھا اور یہ کالج پشاور چرچ کے
زیر انتظام تھا کو خیبر پختونخوا کی موجودہ گورنمنٹ نے بغیر کسی قانونی عذر کے
یکطرفہ فیصلہ کر کے اپنی سرکاری تحویل میں لے لیا ہے۔ آئین پاکستان اور
سپریم کورٹ کے فیصلہ کے تحت کسی بھی چرچ کے دائرہ اختیار میں آنے
والے ادارہ / پراپرٹی اس کی صفت تبدیل کی جاسکتی ہے اور نہ ہی سرکاری
تحویل میں لیا جاسکتا ہے۔ خیبر پختونخوا گورنمنٹ کے ان غیر قانونی اقدامات
کی وجہ سے ناصرف پاکستان بھر کے مسیحوں بلکہ پوری دنیا کے مسیحوں میں
شدید غم و غصہ اور تشویش پائی جاتی ہے لہذا یہ معزز ایوان وفاقی حکومت
سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایڈورڈ کالج، پشاور کو واپس متعلقہ چرچ کے دائرہ
اختیار میں دیا جائے تاکہ اقلیتوں میں پایا جانے والا احساس محرومی و احساس
عدم تحفظ ختم ہو سکے۔"

جناب چیئرمین: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"ایڈورڈ کالج، پشاور جو کہ 1900 سے پشاور چرچ کے زیر انتظام تھا کو
خیبر پختونخوا کی موجودہ گورنمنٹ نے بغیر کسی قانونی عذر کے یکطرفہ فیصلہ
کر کے اپنی سرکاری تحویل میں لے لیا ہے۔ آئین پاکستان اور سپریم کورٹ
کے فیصلہ کے تحت کسی بھی چرچ کے دائرہ اختیار میں آنے والے ادارہ /
پراپرٹی کو نہ تو اس کی صفت تبدیل کی جاسکتی ہے اور نہ ہی سرکاری تحویل
میں لیا جاسکتا ہے۔ خیبر پختونخوا گورنمنٹ کے ان غیر قانونی اقدامات کی
وجہ سے ناصرف پاکستان بھر کے مسیحوں بلکہ پوری دنیا کے مسیحوں میں

شدید غم و غصہ اور تشویش پائی جاتی ہے لہذا یہ معزز ایوان وفاقی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایڈورڈ کالج، پشاور کو واپس متعلقہ چرچ کے دائرہ اختیار میں دیا جائے تاکہ اقلیتوں میں پایا جانے والا احساس محرومی و احساس عدم تحفظ ختم ہو سکے۔"

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! گزارش یہ ہے کہ میں اس قرارداد کو oppose کرنا چاہ رہا تھا لیکن جس طرح معزز ممبر نے اس بات کی اجازت چاہی ہے تو میں نے اُن کے احترام میں یہ بات نہیں کی اس لئے کہ اُن کا ایک concern ہے تو کم از کم اُن کا concern اسمبلی کے floor پر آ جائے گا لیکن جہاں تک اس قرارداد کے آگے impact کا تعلق ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ It will be a bad precedent کہ ہم یہاں سے کسی دوسرے صوبے کے لئے کوئی قرارداد پیش کر کے بھیجیں کہ وہ یہ کام نہ کریں۔ جناب سپیکر! میں ذاتی طور پر اس بات کا شاہد ہوں اور مجھے اس بات کا یقین ہے کہ یہ غلط نہیں ہے کہ اس مسئلے پر خیبر پختونخوا حکومت کے وزیر اطلاعات جناب شوکت یوسف زئی باقاعدہ ایک statement دے کر اس تمام معاملے کو contradict کر رہے ہیں کہ خیبر پختونخوا حکومت کوئی اقدام کرنے کے لئے نہیں جارہی۔

جناب چیئرمین! اس کے علاوہ معزز ممبر کے احترام میں، میں نے oppose نہیں کیا۔ میں ان سے request کروں گا کہ یہ آج ہی میرے ساتھ بیٹھ جائیں۔ ہم خیبر پختونخوا گورنمنٹ سے بات کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں ان کے متعلقہ منسٹر اور وزیر قانون سے بات کرتا ہوں۔ اگر اس قسم کی کوئی چیز ہو رہی ہوگی تو ہم پھر اپنا concern ضرور show کریں گے لیکن اگر ایک معاملہ ان کے ہاں resolve ہو چکا ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب نہیں ہو گا اس لئے اس قرارداد کو pending کر دیں اس دوران ہم آپس میں بیٹھ کر خیبر پختونخوا گورنمنٹ سے بات کر لیتے ہیں،

وزیر قانون اور انفارمیشن منسٹر جنہوں نے بیان دیا تھا ان سے بات کر لیتے ہیں۔ ہم ان سے اصل حقائق لے لیتے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئر مین! بہت شکریہ۔ میں آپ کی اجازت سے بتانا چاہتا ہوں کہ جب ذوالفقار علی بھٹو نے ادارے حکومتی تحویل میں لئے تھے تو مولانا مفتی محمود اس وقت وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد موجودہ خیبر پختونخوا کے تھے۔ انہوں نے جناب ذوالفقار علی بھٹو کو انکار کر دیا تھا۔

جناب چیئر مین! میں جناب محمد بشارت راجا کی بات سے اتفاق اس حد تک کرتا ہوں میں ان کے پاس چلا جاتا ہوں یہ بڑے بھائی ہیں۔

جناب چیئر مین! میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ There is a Judgment of Supreme Court جس کے خلاف دو review ہوئے تھے جو اس وقت کے ایڈووکیٹ جنرل جناب خلیل رمدے صاحب نے کئے تھے۔ ان میں ایک رنگ محل سکول کا کیس بھی تھا جس میں full bench نے hold کیا تھا۔ (PLD 1988 Supreme Court (page-382) کہ کسی بھی چرچ کی پراپرٹی اور communal پراپرٹی کو سرکاری تحویل میں نہیں لیا جاسکتا۔ آئین پاکستان کے آرٹیکل 189 کے تحت وہ finality attain کر چکی ہے۔ اس کے بعد ان کی حکومت نے بھی بڑا اچھا فیصلہ کیا تھا کہ کسی بھی communal پراپرٹی کو بیچا جاسکتا ہے، خریداجا سکتا ہے اور نہ ہی ٹرانسفر کیا جاسکتا ہے even occupy بھی نہیں کیا جاسکتا۔

جناب چیئر مین: جناب خلیل طاہر سندھو! انہوں نے فرمادیا ہے کہ ایک تو ambiguity ہے کہ کیا ایسا ہوا بھی ہے؟ اس کو دیکھ لیں گے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب چیئر مین! ہوا ہے۔

جناب چیئر مین: میری دوسری گزارش یہ ہے کہ جناب محمد بشارت راجا نے جو concern show کیا ہے کہ اس کو as a dictation from the Punjab Assembly لیں گے۔ جناب محمد بشارت راجا آپ سے discuss کریں گے پھر جیسا فرمائیں گے اس طرح اس کو دیکھ لیں گے۔ اس وقت اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میں صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں۔ میں جھوٹ نہیں بول رہا اور میں ایوان میں بات کر رہا ہوں کہ یہ ہو چکا ہے۔ انہوں نے اس کا قبضہ بھی لے لیا ہے اور پرنسپل کی تصویریں بھی پڑی ہیں۔

جناب چیئرمین! میں یہ کہتا ہوں کہ ہماری state کا نام پوری دنیا میں بدنام نہ ہو کیونکہ پوری دنیا میں اس کے خلاف مظاہرے ہو رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ

زیر وار نوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم زیر وار نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیر وار نوٹس نمبر 19/221 حنا پرویز بٹ کا ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

چو آسیدن شاہ روڈ (جہلم) پہاڑی ایریا میں ڈکیتی کی وارداتوں میں اضافہ

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ "اوصاف" مورخہ 29-اکتوبر 2019 کی خبر کے مطابق کھیوڑہ چو آسیدن شاہ روڈ (جہلم) پہاڑی کے ایریا میں دن دہاڑے ڈکیتی، ڈاکوؤں نے اسلحہ کی نوک پر تقریباً 50 سے 60 گاڑیوں کے مسافروں سے لاکھوں روپے نقدی، موبائل فون اور قیمتی زیورات چھین لئے۔ اسی روڈ پر ہر دوسرے روز ڈکیتی کی وارداتیں ہو رہی ہیں لہذا مجھے زیر وار نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی اجازت ہے۔ آپ بول لیں۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! خبر کے مطابق یہاں پر بار بار ڈکیتیاں ہوتی ہیں۔ Law and governance کے مطابق ایف آئی آر وغیرہ کی ضرورت ہے تو وزیر قانون اس کو دیکھیں۔

جناب چیئرمین: جی، شکریہ۔ وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! ہم پہلے بھی لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال کو monitor کر رہے ہیں لیکن انہوں نے جس specific area کا ذکر کیا ہے تو میں مقامی انتظامیہ سے معلومات لے کر محترمہ کو بتا بھی دوں گا اور انشاء اللہ تعالیٰ اس پر باقاعدہ کارروائی کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: جی، اس زیر و آرنوٹس کا جواب آگیا ہے لہذا اس زیر و آرنوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ آج کے اجلاس کا وقت ختم ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 27- نومبر 2019 سے چہر 3:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

بدھ، 27- نومبر 2019

(یوم الاربعاء، 29- ربیع الاول 1441ھ)

سترہویں اسمبلی: سولہواں اجلاس

جلد 16 : شماره 8

787

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 27- نومبر 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر درج ذیل رپورٹیں ایوان کی میز پر رکھیں گے:

(i) حکومت پنجاب کے اخراجات کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ

برائے سال 2018-19 (دالیم-I اور دالیم-II)

(ii) حکومت پنجاب کی ریونیو وصولیوں کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ

برائے سال 2018-19

(iii) پنجاب (شمالی) کے 19 اضلاع کی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹیز کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ

برائے سال 2018-19

(iv) پنجاب (شمالی) کے 19 اضلاع کی ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹیز کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ

برائے سال 2018-19

(v) میٹروپولیٹن کارپوریشن لاہور اور پنجاب (شمالی) کی 6 میونسپل کارپوریشنوں کے اکاؤنٹس کی

آڈٹ رپورٹ

برائے سال 2018-19

788

- (vi) پنجاب (شمالی) کی 12 ڈسٹرکٹ کونسلوں کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 2018-19
- (vii) راولپنڈی انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، راولپنڈی، محکمہ صحت، حکومت پنجاب کی تعمیر کے اکاؤنٹس کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال 2016-17
- (viii) کمرشل کم کارپارنگ پلازہ، مون مارکیٹ، علامہ اقبال ٹاؤن لاہور، ایچ پی ڈی اینڈ پنی ایچ ای ڈی پارٹنرشپ، حکومت پنجاب کی تعمیر کی پراجیکٹ آڈٹ رپورٹ برائے سال 2016-17
- (ix) محکمہ جنگلات، حکومت پنجاب کے حسابات مدد بندی برائے سال 2017-18
- (x) پبلک سیکرٹریٹ پر انز، حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 2018-19

(بی) مسودہ قانون پر غور و خوض اور اس کی منظوری

مسودہ قانون سزا دی پنجاب 2019 (مسودہ قانون نمبر 21 بابت 2019)

- ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون سزا دی پنجاب 2019، جیسا کہ سینیٹنگ کمیٹی برائے داخلہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔
- ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون سزا دی پنجاب 2019 منظور کیا جائے۔

789

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا سولہواں اجلاس

بدھ، 27- نومبر 2019

(یوم الاربعاء، 29- ربیع الاول 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 40 منٹ پر زیر صدارت

جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبد الماجد نور نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَیْسَ الْبِرُّ اَنْ تُوَلُّوا
وُجُوْهُكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَکِنَّ الْبِرَّ
مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَ الْمَلَائِکَةِ وَ الْکِتٰبِ وَ
النَّبِیِّنَّ ؕ وَ اٰتٰی الْمَالَ عَلٰی حُبِّهِ ذٰوِ الْقُرْبٰی وَالْیَتٰمٰی
وَالْمَسٰکِیْنِ وَ اٰتٰی السَّبِیْلَ وَ السَّالِیْنَ وَ فِی الرِّقَابِ ؕ وَ اَقَامَ
الصَّلٰوةَ وَ اٰتٰی الزَّکٰوةَ ؕ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ یَعْدِلُوْنَ اِذَا عٰهَدُوْا
وَالصّٰدِقِیْنَ فِی الْبَیْاْسَاءِ وَ الضَّرَّاءِ وَ حِیْنَ الْبَیْاْسِ
اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا وَ اُولٰٓئِکَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ ۝

سُورَةُ الْبَقَرَةِ آیت 177

نیکی یہی نہیں کہ تم مشرق یا مغرب کو (قبلہ سمجھ کر ان) کی طرف منہ کر لو بلکہ نیکی یہ ہے کہ لوگ اللہ پر اور روز
آخرت پر اور فرشتوں پر اور (اللہ کی) کتاب پر اور پیغمبروں پر ایمان لائیں۔ اور مال باوجود عزیز رکھنے کے رشتہ
داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں اور مانگنے والوں کو دیں اور گردنوں (کے چھڑانے) میں (خرچ کریں)
اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں۔ اور جب عہد کر لیں تو اس کو پورا کریں۔ اور سختی اور تکلیف میں اور (معرکہ) کارزار
کے وقت ثابت قدم رہیں۔ یہی لوگ ہیں جو (ایمان میں) سچے ہیں اور یہی ہیں جو (اللہ سے) ڈرنے والے
ہیں (177) ۝ وَاٰتٰی الْاٰلَ الْاٰلِیْنَ

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

لَمْ يَأْتِي نَظِيرُكَ فِي نَظَرِ مِثْلِ تُوْنَه شُد پيدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہ دوسرا جانا
الْبَحْرُ عَلَا وَالْمَوْجُ طَغَى مَنْ بے کس و طوفاں ہو شرابا
منجد ہار میں ہوں بگڑی ہے ہوا موری نیا پار لگا جانا
أَنَا فِي عَطَشٍ وَسَهْكَاءٍ أَمَّمْ اے گیسوئے پاک اے ابر کرم
برسن ہارے رم جھم رم جھم دو بوند ادھر بھی گرا جانا
بس خامہ خام نوائے رضائے یہ طرز مری نہ یہ رنگ میرا
إِرْشَادِ آجَبَا نَاطِقٍ تَهَا ناچار اِس راہ پڑا جانا

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ کل قذافی سٹیڈیم میں ممبران سندھ اسمبلی اور ممبران پنجاب اسمبلی کے درمیان میچ ہوا تو آپ سب کی دعاؤں سے ہم وہ میچ جیت گئے ہیں۔ اس میچ میں سب نے محنت کی ہے جس کی میرے پاس لمبی چوڑی لسٹ موجود ہے، اگر میں پڑھوں گا تو نام ضائع ہو جائے گا لیکن میں سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کیونکہ آپ کی دعاؤں کے نتیجے ہم کامیاب ہوئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

سوالات

(محکمہ سکولز ایجوکیشن)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج محکمہ سکولز ایجوکیشن سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال محترمہ شازیہ عابد کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں!

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 1159 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جام پور میں غیر رجسٹرڈ سکولوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1159: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) جام پور میں کتنے پرائیویٹ سکولز غیر رجسٹرڈ کہاں کہاں کام کر رہے ہیں؟
(ب) کیا حکومت ان غیر رجسٹرڈ سکولوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ پرائیویٹ سکولوں نے اپنی اپنی فیس مقرر کر رکھی ہیں جو کہ عام لوگوں کی پہنچ سے باہر ہیں؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت تحصیل جام پور کے ان غیر رجسٹرڈ سکولوں اور جو بچوں سے بھاری فیس وصول کرتے ہیں ان کے خلاف محکمہ اور قانونی کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) جام پور (ضلع راجن پور) میں 38 غیر رجسٹرڈ سکولز کام کر رہے ہیں۔ جن کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) جام پور تحصیل کے غیر رجسٹرڈ سکولوں کی رجسٹریشن کی فائلیں سی ای او (ڈی ای اے) راجن پور کے دفتر میں جمع ہیں جن پر ضروری کارروائی کے بعد ان سکولوں کو رجسٹرڈ کر دیا جائے گا۔ مقرر کردہ مدت کے بعد شرائط پر پورا نہ اترنے والے غیر رجسٹرڈ سکولوں کو جرمانے عائد کئے جائیں گے۔ تاہم رجسٹریشن ایک جاری عمل ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔ تمام پرائیویٹ سکولز معزز عدالت کے احکامات کی روشنی میں مقررہ فیس وصول کر رہے ہیں۔

(د) جواب جز (ج) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! جام پور میں پرائیویٹ سکولوں کے حوالے سے یہ سوال ہے کہ کتنے سکول غیر رجسٹرڈ ہیں؟ میں معزز وزیر صاحب سے یہ سوال کرنا چاہتی ہوں کہ کیا یہ بتا سکتے ہیں کہ جام پور شہر کے اندر ان پرائیویٹ سکولوں کی ٹوٹل تعداد کتنی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! انہوں نے exact سوال پوچھا ہے کہ جام پور میں کتنے پرائیویٹ سکول غیر رجسٹرڈ کہاں کہاں چل رہے ہیں جس کا جز (الف) کے اندر exact جواب دیا گیا ہے کہ جام پور میں 38 غیر رجسٹرڈ سکول چل رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! اگلا سوال پوچھیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! غیر رجسٹرڈ سکولوں کے متعلق یہ بالکل درست فرما رہے ہوں گے لیکن میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جب ان کو غیر رجسٹرڈ سکولوں کی تعداد کا پتا چلا ہے تو ان کو یہ بھی پتا ہونا چاہئے کہ ٹوٹل سکول کتنے ہیں اور میرا یہ سوال غیر متعلقہ نہیں ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! انہوں نے سوال میں یہ پوچھا ہی نہیں ہے لیکن جو پوچھا ہے اس کا exact جواب میں نے دے دیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! نا اہلی پر تالیاں بجائی جا رہی ہیں جو بڑے افسوس کی بات ہے۔ جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اپنا سوال کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! وزیر صاحب کو پتا ہونا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! پلیز آپ سوال کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! غیر رجسٹرڈ سکولوں کی تعداد کا پتا ہے تو ان کو یہ بھی پتا ہونا چاہئے کہ جام پور شہر کے اندر پرائیویٹ سکولوں کی ٹوٹل تعداد کتنی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اس حوالے سے fresh question جمع کروادیں جس پر ہم ان سے پوری تفصیل لے کر دے دیں گے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! ویسے کمال ہے۔ انہوں نے غیر رجسٹرڈ کا پوچھ لیا ہے لیکن ٹوٹل تعداد کا نہیں پوچھ سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! یہ fresh question بنتا ہے۔ آپ جمع کروادیں تو ہم محکمہ سے پوری تفصیل لے لیں گے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں اگلا سوال کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر پکاریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! اسی سوال کا اگلا ضمنی سوال کرنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! وزیر موصوف نے جواب دیا ہے کہ مقررہ مدت کے اندر 38 غیر رجسٹرڈ سکولوں کی رجسٹریشن کر دی جائے گی۔ کیا یہ بتانا پسند فرمائیں گے کہ مقررہ مدت کتنی ہے جس کے اندر ان سکولوں کو رجسٹرڈ ہونا ضروری ہوتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! جب کوئی سکول کھولا جاتا ہے تو اس کو naturally تین مہینے دیئے جاتے ہیں۔ ہم نے پورے پنجاب کے اندر پرائیویٹ سکولوں کے اوپر 90 دن exercise کی ہے۔ ہمیں جو سکول غیر رجسٹرڈ مل رہے ہیں ہم ان کو time period دے رہے ہیں کہ within three to four weeks وہ رجسٹریشن کروائیں بلکہ وہ رجسٹرڈ بھی تب ہوں گے جب کمیٹی ان کو approve کرے گی۔ سکول کھولنے کے لئے جو چیزیں پوری ہوں گی تو ان سکولوں کو رجسٹرڈ کیا جائے گا ورنہ ان کو کینسل کر کے بند کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! جیسے وزیر موصوف فرما رہے ہیں کہ تین سے چار ہفتے ٹائم دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ کے تین ضمنی سوال ہو گئے ہیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! ابھی دو سوال ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، تین سوال کئے ہیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! ان میں ایسے سکول بھی ہیں جن کے متعلق میں ذاتی طور پر جانتی ہوں کہ کئی سکولوں کو open ہوئے تقریباً پندرہ پندرہ سال گزر گئے ہیں لیکن یہ تین سے چار ہفتے کن کے بارے میں بتا رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کو لسٹ دے دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں جواب دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! کیا یہ پچھلے دس سال سوئے ہوئے تھے؟ جو سکول پندرہ سال سے چل رہے ہیں ان کی لسٹ ان کے پاس ہوگی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب مراد راس! یہ تو اپوزیشن میں تھے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! میں ان سے پوچھ رہی ہوں کہ سکول چار ہفتے میں رجسٹرڈ ہونا ضروری ہوتے ہیں تو پھر 14 مہینوں میں وہ غیر رجسٹرڈ سکول رجسٹرڈ کیوں نہیں ہوئے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! محترمہ کیا فرما رہی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! سوال repeat کر دیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! جیسے منسٹر صاحب فرما رہے تھے کہ تین سے چار ہفتوں میں سکولوں کا رجسٹرڈ ہونا ضروری ہوتا ہے لہذا ان کی حکومت کو 14 مہینے گزر گئے ہیں تو ابھی تک یہ سکول کیوں رجسٹرڈ نہیں ہوئے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! یہ پہلی دفعہ exercise کی گئی ہے جو آج تک پہلے کبھی نہیں ہوئی۔ جن سکولوں کی رجسٹریشن نہیں ہوئی ان کو پہلی دفعہ ہم نے identify کر کے exact figure بتائی ہے اور اب انشاء اللہ تعالیٰ before the end of this year آپ کو سکول رجسٹرڈ ملیں گے یا بند ملیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ایوان کے اندر سپیکر گیلری میں Law کے students آئے ہیں جن کو ہم پنجاب اسمبلی آمد پر welcome کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین) جی، محترمہ! اگلا سوال بھی آپ کا ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! سوال نمبر 1215 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راجن پور میں گرلز ہائی سکولوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1215: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں گرلز ہائی سکولوں کے نام اور ان میں زیر تعلیم طالبات کی تعداد کتنی ہے؟

- (ب) ان سکولوں میں کون کون سی مسنگ فسیلٹیز ہیں؟
- (ج) ان سکولوں میں درجہ چہارم کی منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کتنی ہے؟
- (د) کیا حکومت ان سکولوں میں مسنگ فسیلٹیز فراہم کرنے اور ان میں مزید درجہ چہارم کی اسامیاں منظور کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس):

(الف) ضلع راجن پور میں 29 گرلز ہائی سکولوں کے نام اور زیر تعلیم طالبات کی تعداد درج ذیل ہے:

تعداد	نام سکول	تعداد	نام سکول
1661	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نمبر 1 جام پور	875	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ڈاہل
1205	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول محمد پور	1502	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نمبر 2 جام پور
660	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول بقی چھینڈ	805	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کوٹہ مظاہر
605	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کوٹہ طاہر	144	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ہڑتہ
594	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نوشہرہ غربی	562	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نواں بنگر ایچ
670	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول حاجی پور	328	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول رسول پور
248	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ترکش باؤل وچ لڑکھ عظمت والا	377	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول اللہ آباد
372	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ترکش باؤل وچ قاضی پور	109	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول بخارا
1335	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سیٹھری سکول کوٹ مٹھن شریف	1358	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول قاضی پور
1686	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کینال کالونی، راجن پور	1752	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول نمبر 1، راجن پور
552	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کوٹہ نصیر	852	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول ظہار پور
645	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول دنگ	543	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول مرغانی
398	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کوٹہ مہسن	581	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سکھانی والا
240	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول مولوی ہاشمیاں	355	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول بھاکسر
		719	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول عمر کوٹ

(ب) ان سکولوں میں طالبات کو تمام سہولیات مہیا کی جا رہی ہیں۔

(ج) ان سکولوں میں درجہ چہارم کی 235 منظور شدہ اسامیاں ہیں۔

(د) مذکورہ سکولوں میں طالبات کو تمام بنیادی سہولیات میسر ہیں۔ ضلع راجن پور میں پچھلے تین سالوں کے دوران ضلع کے تمام سکولوں کے لئے حکومت کی طرف سے درجہ چہارم کی تقریباً 900 اسامیاں منظور کی گئی ہیں تاہم ان پر بھرتی نہ ہوئی ہے اس لئے مزید اسامیوں کی ضرورت نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! یہ سکولوں کی مسنگ فسیلٹیز کے حوالے سے سوال کیا گیا تھا کہ سکولوں میں درجہ چہارم کی کل منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں جس کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ منظور شدہ اسامیاں 235 ہیں۔

جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا منظور شدہ 235 اسامیوں پر مکمل بھرتی ہوئی ہوئی ہے یا کتنی ابھی بھی خالی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز امپروویشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! مختلف اضلاع کی مکمل بھرتیاں ابھی نہیں ہوئیں اور ابھی بھی پوری نہیں کر پا رہے۔ ان کے سکولوں کی 235 اسامیوں کے لئے سمری بھیجی ہوئی ہے لیکن ابھی بھی وہ ساری fill نہیں ہوں گی اور ان میں سے ایک portion پورا ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! اگلا ضمنی سوال کریں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! کیا یہ ٹائم فریم دیں گے کہ 235 اسامیوں پر کب تک بھرتی ہوگی؟

وزیر سکولز امپروویشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! جیسے جیسے فنڈز available ہوں گے تو ہم بھرتی کرتے جائیں گے۔ درجہ چہارم کی ٹوٹل 31 ہزار اسامیاں پنجاب میں خالی ہیں اور وقت کے ساتھ ساتھ ان کو fill کرتے جا رہے ہیں۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! کیا ان کو fill کرنے کا قیامت تک کا ارادہ ہے، منسٹر صاحب ٹائم تو بتائیں کہ کب تک کریں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! انہوں نے ٹائم دے دیا ہے کہ جیسے جیسے فنڈز available ہوں گے ہم بھرتیاں کرتے جائیں گے۔ وہ آپ کو کیسے ٹائم دیں، انہوں نے specific date تو نہیں دینی۔ محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! یہ درجہ چہارم کی اسامیاں ہیں، کیا اس کے لئے بھی یہ ٹائم نہیں دیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: فنڈز میسر ہوں گے تب ہی درجہ چہارم کی بھرتیاں بھی ہوں گی۔ محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! کتنے ٹائم میں یہ بھرتیاں ہوں گی کیونکہ صرف 1235 اسامیاں ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! جب ہمارے پاس پیسے آجائیں گے تو اسامیاں fill کر دی جائیں گی مگر ہم اس وقت بھی تھوڑے تھوڑے portion fill کرتے جا رہے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔ جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں! جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! معزز منسٹر نے جواب دیا ہے کہ جب جب پیسے آئیں گے تب تب بھرتیاں کرتے جائیں گے۔ "ایدا مطلب اے کہ ناں ای سمجھئے فیر" جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ایک تو چوری اور پھر اوپر سے سینہ زوری۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں! جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 1315 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ساہیوال: ڈی پی ایس میں راوی کیمپس کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1315: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ڈویژنل پبلک سکول اینڈ کالج ساہیوال میں اور چیچہ وطنی میں اس وقت بالترتیب تقریباً 7000 اور 3000 طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان سکولز اور کالج میں طلباء و طالبات کے بھرپور داخلہ کی وجہ سے مارنگ و ایوننگ کلاسز ہو رہی ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ روز بروز آبادی کے بڑھتے ہوئے رجحان کے پیش نظر

سٹوڈنٹس کی ڈیمانڈ ڈی پی ایس کے اعلیٰ معیار تعلیم، والدین کے پرزور اصرار پر کمشنر ساہیوال نے بورڈ کی recommendation پر راوی کیمپس کی منظوری دی اور جس

کا land ٹرانسفر کیس اس وقت Member Colonies Board of Revenue

کے پاس پڑا ہوا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کب تک حکومت ڈی پی ایس کے راوی کیمپس کو زمین

الاٹ کر دے گی اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس):

(الف) ڈویژنل پبلک سکول اینڈ کالج ساہیوال اور چیچہ وطنی میں بالترتیب 7934 اور 1400 طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں۔

(ب) درست ہے۔ ڈویژنل پبلک سکول ساہیوال میں مارنگ و ایوننگ کلاسز ہو رہی ہیں جبکہ چیچہ وطنی کیمپس میں صرف مارنگ کلاسز ہو رہی ہیں۔

(ج) درست ہے۔ والدین ڈی پی ایس کے اعلیٰ معیار تعلیم کی وجہ سے اپنے بچوں کو اس سکول

میں داخل کروانے کو ترجیح دیتے ہیں جس کی وجہ سے بورڈ آف گورنرز کی منظوری کے

بعد راوی کیمپس کے لئے 114 کنال 7 مرلہ زمین مختص کی گئی اور اس سلسلے میں کیس

بحوالہ لیٹر کمشنر آفس نمبر RB/Com/Sw1/5949 مورخہ 29-12-2016

سے ممبر کالونی بورڈ آف ریونیو کے پاس جمع ہے۔

(د) بورڈ آف ریونیو کی جانب سے منظوری کے بعد بورڈ آف گورنرز ڈویژنل پبلک سکول ساہیوال، راوی کیمپس کے لئے ضروری کارروائی عمل میں لائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! بالکل کروں گا۔ میں نے جزی (الف) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ڈویژنل پبلک سکول وکالج ساہیوال اور چیچہ وطنی میں اس وقت بالترتیب تقریباً 7000 اور 3000 طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں؟

جناب سپیکر! جس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ ڈویژنل پبلک سکول وکالج ساہیوال اور چیچہ وطنی میں اس وقت بالترتیب تقریباً 7934 اور 1400 طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں۔ جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں۔۔۔

(اذان مغرب)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ درست ہے کہ ڈویژنل پبلک سکول وکالج ساہیوال اور چیچہ وطنی میں اس وقت بالترتیب تقریباً 7934 طلباء و طالبات زیر تعلیم ہیں تو ان میں سے کتنے بچے اور بچیاں day morning classes یعنی morning classes میں لے رہے ہیں اور کتنے evening میں لے رہے ہیں؟ وزیر موصوف بتادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس): جناب سپیکر! مجھے پتا تھا کہ جناب محمد ارشد ملک نے اس طرح کا سوال پوچھنا تھا اس لئے تیاری کرنی بہت ضروری تھی۔ Morning میں 4982 بچے ہیں اور evening میں 3378 بچے ہیں جو کہ ساہیوال وکالج میں ہیں کیونکہ وہاں پر evening classes بھی ہوتی ہیں جبکہ چیچہ وطنی میں شام کی classes نہیں ہوتیں۔

جناب محمد ارشد ملک: سپیکر! میرا سوال چونکہ تعلیم سے متعلق ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ مہربانی کر کے اسے دیکھ لیا جائے۔ آپ نے خود سن لیا کہ ڈویژنل پبلک سکول و کالج ساہیوال میں ایک ادارہ ہے جس میں 4982 بچے اور بچیاں دن کے اوقات میں پڑھتے ہیں۔ وہی پرنسپل اور وہی تمام اساتذہ کرام جن میں خواتین اور مرد سیکنڈ شفٹ میں بھی 3378 بچے اور بچیوں کو تعلیم دیتے ہیں جنہیں ڈبل تنخواہ دینے کا کوئی سسٹم نہ ہے۔ اسے چھوڑ دیں اور میں انہیں appreciate کرتا ہوں اس forum پر کہ ساہیوال میں ایک ایسا ادارہ ہے جو دن میں بھی بچوں کو تعلیم دے رہا ہے اور شام کو بھی تعلیم دے رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! آپ کا سوال کیا ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! چونکہ بچوں کی بڑی زیادہ تعداد ہے تو میں آپ کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ عوام کی تعلیم میں کتنی دلچسپی ہے کہ جب میں نے 23 جنوری 2019 کو سوال جمع کروایا تھا تو اس وقت طلباء و طالبات کی تعداد 7000 تھی اور آج اس میں تقریباً ایک ہزار طلباء و طالبات کا اضافہ ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر! میرا جز (ج) سے متعلق ضمنی سوال ہے کہ راوی کیمپس کی منظوری کے لئے لکھا ہے اور اس کی land کے متعلق پڑھ لیں کہ:

"درست ہے۔ والدین ڈی پی ایس کے اعلیٰ معیار تعلیم کی وجہ سے اپنے بچوں کو اس سکول میں داخل کروانے کو ترجیح دیتے ہیں جس کی وجہ سے بورڈ آف گورنرز کی منظوری کے بعد راوی کیمپس کے لئے 114 کنال سات مرلہ زمین مختص کی گئی اور اس سلسلے میں ممبر بورڈ آف ریونیو کے پاس کیس جمع ہے۔"

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ 114 کنال اور سات مرلہ زمین جو موجود ہے اور بورڈ آف ریونیو میں کیس موجود ہے، تو ہم نے پرانے پاکستان میں الحمد للہ اسے forward کر دیا تھا جس پر کافی کام ہو گیا۔۔

معزز ممبران: جناب سپیکر! ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک! ضمنی سوال بتائیں؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اب 16 ماہ سے وہ کیس pending ہے۔۔۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! سوال آگیا ہے بس میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ جناب محمد ارشد ملک تقریر نہ کریں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نہیں، جناب محمد ارشد ملک کو اپنا سوال کرنے دیں۔ جی، جناب محمد ارشد ملک!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ 16 ماہ سے وہ land transfer نہیں ہو رہی تو ڈی پی ایس کو کب تک یہ زمین ٹرانسفر کر دیں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں سب سے پہلے انہیں بتا دوں کہ یہ کیس 2016 سے چل رہا ہے جب ان کی حکومت تھی، 2017 میں بھی ان کی حکومت تھی اور 2018 کے پہلے part میں ان کی حکومت تھی تو تب انہیں خیال نہیں آیا؟ اب انہیں خیال آیا ہے تو میں بتاؤں کہ 18۔ ستمبر 2019 کو اس کے اندر ایک ترمیم کی گئی ہے جو pricing ہے زمین کے ساتھ اور کتنی دیر کے لئے لیز دینی ہے۔ اس ترمیم کے بعد ایک کیس بنوا کر ابھی بھیجا جا رہا ہے۔ اس کی تاریخ میں دوبارہ آپ کو بتا دوں کہ 18۔ ستمبر 2019 کو یہ ترمیم کی ہے۔

جناب سپیکر! اگر موصوف چاہتے ہیں تو میں انہیں دکھا دیتا ہوں اور اس ترمیم کے بعد نیا کیس جا رہا ہے تو جیسے ہی کیس بورڈ آف ریونیو سے آئے گا تو ہم انہیں وہاں پر انشاء اللہ تعالیٰ سکول بنا کر دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میرا وہی ضمنی سوال ہے کیونکہ مجھے کچھ سمجھ نہیں آئی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! انہوں نے کہہ تو دیا ہے کہ یہ کر رہے ہیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے کچھ دکھائیں گے تو مجھے سمجھ آئے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! جناب محمد ارشد ملک کو یہ paper دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہ مجھے تو دیں ناں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! جناب محمد ارشد ملک کو وہ paper دے دیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر سکولز ایجوکیشن نے لیٹر کی کاپی جناب محمد ارشد ملک کو بھجوائی)

جناب محمد ارشد ملک! اس پر دستخط کر کے انہیں واپس کر دیں۔ اتنی دیر میں آپ آخری ضمنی سوال کریں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مہربانی کر کے یہ تعلیم کے ساتھ تو مخلص ہو جائیں۔ میری request ہے کہ جناب مراد راس میرے لئے بڑے قابل احترام ہیں۔ جب میرا سوال آیا تو انہوں نے "اوہ" کہا تو مجھے ان کے ساتھ بڑا پیار ہو گیا کیونکہ ان کو میرا بڑا لحاظ ہے۔ جو انہوں نے فرمایا ہے اور جو rule بنایا ہے یہ اس پر ایک date دے دیں کیونکہ یہ تعلیم کا معاملہ ہے اس لئے مہربانی فرما کر ان سے ایک date لے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب مراد راس! اس کی کوئی date بتا دیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میرے ڈیپارٹمنٹ میں اگر process ہونا ہو تا تو میں date دے سکتا تھا لیکن اس نے ایک اور ڈیپارٹمنٹ بورڈ آف ریونیو کے پاس جانا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس کو تھوڑا سا follow کر لیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! بالکل ہم follow up کریں گے یہ ترمیم بھی ہم نے ہی کروائی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب مراد راس! اس کو آپ جلد از جلد کر لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! مجھے اس میں کوئی اور ضمنی سوال نہیں چاہئے نہ میں ایوان کا مزید وقت لینا چاہتا ہوں۔ یہ بہت اہم سوال ہے اور ڈویژنل پبلک سکول کا بڑا اہم کیس ہے اگر یہ ٹائم نہیں دیتے تو یہ بورڈ آف ریونیو والوں سے ٹائم لے دیں اور میرے سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، نہیں۔ یہ کمیٹی کے سپرد نہیں ہو گا کیونکہ انہوں نے commitment دے دی ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! پھر اس سوال کو pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ pending نہیں ہو گا کیونکہ انہوں نے commitment کر لی ہے اس لئے وہ کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہاں ریونیو منسٹر بیٹھے ہیں آپ ان کے ذمے لگا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! وہ commitment کر چکے ہیں وہ اس کو expedite کریں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! یہاں بورڈ آف ریونیو کے منسٹر بھی موجود ہیں میرے سوال کو pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ pending نہیں ہو گا اب آپ تشریف رکھیں۔

The House is adjourned to meet after 15 minutes for Namaz break.

(اس مرحلہ پر پندرہ منٹ کے لئے وقفہ برائے

نماز مغرب کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(نماز مغرب کے وقفہ کے بعد

جناب ڈپٹی سپیکر 5 بج کر 39 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جی، اگلا سوال محترمہ شاہدہ احمد کا ہے۔ جی، محترمہ! اپنا سوال نمبر بولیں۔

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1425 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خانوال: انگلش ٹیچرز کو ریگولرنہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*1425: محترمہ شاہدہ احمد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ سال 1995 میں ضلع خانیوال میں گریجویٹ انگلش ٹیچرز بی پی ایس۔14 میں بھرتی کئے گئے تھے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ 2006 میں ان انگلش ٹیچرز کو ریگولر کیا گیا مگر ان میں سے بیس ٹیچرز کو کہا گیا کہ ان کا نام DRC میں نہ ہے جبکہ ان کی salary slip موجود ہے اور proof ہے کہ وہ ریگولر ٹیچرز ہیں؟
- (ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اکتوبر 2018 میں ان ٹیچرز کو ملازمت سے نکال دیا گیا کہ آپ کا نام DRC کی لسٹ میں نہ ہے؟
- (د) ان اساتذہ کے نام DRC کی لسٹ میں کیوں نہ رکھے گئے، کیا حکومت ان 20 ٹیچرز کو بھی مستقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔
- وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

- (الف) درست ہے۔
- (ب) درست ہے۔ سیکرٹری سکول ایجوکیشن پنجاب لاہور کے نوٹیفکیشن نمبر SO(S-IV) 2004/31-2 مورخہ 23-دسمبر 2004 کی روشنی میں سال 2006 میں انگلش ٹیچرز کو ریگولر کیا گیا۔ باقاعدہ ڈسٹرکٹ ریکروٹمنٹ کمیٹی زیر صدارت ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر خانیوال مورخہ 25.02.2005 کو DPC میٹنگ برائے ریگولرائزیشن انگلش ٹیچرز منعقد ہوئی۔ اس میٹنگ میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ جن انگلش ٹیچرز کے نام DRC لسٹ میں شامل نہ ہیں ان کو ریگولر نہ کیا جائے۔
- دوسری میٹنگ مورخہ 29.07.2006 کو پھر ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر خانیوال کی زیر صدارت ہوئی جس میں دوبارہ انہیں 20 انگلش ٹیچرز کو ریگولر کرنے پر غور کیا گیا مگر اس میٹنگ میں بھی ان انگلش ٹیچرز کو DRC لسٹ میں نام شامل نہ ہونے کی وجہ سے ریگولر نہ کیا گیا۔ انگلش ٹیچرز کو ریگولرائز کرنے کے حوالے سے ڈسٹرکٹ کوآرڈینیشن آفیسر خانیوال کی زیر صدارت منعقدہ میٹنگ مورخہ 07.12.2010 کو یہ فیصلہ ہوا کہ سیکرٹری سکولز کو مراسلہ جاری کیا جائے جس میں اس معاملہ کی تحقیقات کے لئے PEEDA Act 2006 کے تحت ریگولرائز کوآرڈینیشن کروائی جائے۔ تاہم مذکورہ

انگلش ٹیچرز نے لاہور ہائی کورٹ ملتان بینچ، ملتان میں رٹ پٹیشن نمبر 11/11، 5834/8151 اور 8639/11 دائر کیں۔ جن میں معزز عدالت نے مورخہ 04.07.2011 کے آرڈر کے تحت Stay Order جاری کر دیا جس کی وجہ سے انکوآری process روک دیا گیا۔

معزز عدالت کا تفصیلی فیصلہ مورخہ 17.06.2014 کو ٹیچرز کے حق میں ہوا جس کے خلاف محکمہ کی جانب سے ICA دائر کی گئی۔ ICA کے فیصلہ مورخہ 05.10.2016 کے تحت ہائی کورٹ کے فیصلہ مورخہ 17.06.2014 کو Set aside کر دیا گیا۔ ICA کے فیصلہ کے بعد انگلش ٹیچرز کے خلاف انکوآری پراسس شروع کیا گیا۔ انکوآری آفیسر کی سفارشات کی روشنی میں مذکورہ ٹیچرز کو خلاف پالیسی، میرٹ و بغیر منظوری DRC ہونے کی وجہ سے ملازمت سے برخاست کر دیا گیا۔ ان انگلش ٹیچرز نے ICA کے فیصلے کے خلاف سپریم کورٹ آف پاکستان میں اپیل نمبر 3922/2018 to ICA 3917 دائر کیں۔ معزز عدالت عظمیٰ نے اپنے فیصلے مورخہ 25-09-2018 میں ان انگلش ٹیچرز و دیگر جعل سازی سے تقرر ہونے والے اساتذہ کے خلاف بھی محکمہ کارروائی کا حکم دیا جس کی روشنی میں ان میں انگلش ٹیچرز کو ملازمت سے برخاست کر دیا گیا۔

(ج) درست ہے۔

(د) جواب جز (ب) میں تفصیل سے دے دیا گیا ہے۔ ان اساتذہ کی تقرریاں بوگس ثابت ہونے کی بناء پر پیڈ ایکٹ 2006 کے تحت انہیں ملازمت سے فارغ کر دیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! یہ جو میرا سوال ہے اس مسئلے کا فیصلہ سپریم کورٹ سے آچکا ہے اس لئے میرا کوئی بھی ضمنی سوال کرنے کا جواز نہیں ہے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! آپ satisfied ہیں؟

محترمہ شاہدہ احمد: جناب سپیکر! کیونکہ یہ کیس عدالت میں ہے اور اس حوالے سے سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے تو میرا ضمنی سوال کرنے کا کوئی مجاز نہیں بنتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب محمد لطاسب سنی کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد لطاسب سنی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1485 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پہاڑی علاقوں میں تعینات اساتذہ کو ہارڈ ایریا الاؤنس دینے سے متعلقہ تفصیلات

*1485: جناب محمد لطاسب سنی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2019 میں ضلع راولپنڈی کی تین تحصیلوں مری، کوٹلی ستیاں اور تحصیل کہوٹہ میں کتنے گرلز و بوائز سکول اساتذہ کی ٹرانسفر کی گئی ہیں؟

(ب) حلقہ پی پی-6 راولپنڈی کے سکولوں میں اساتذہ کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(ج) کیا حکومت ضلع راولپنڈی کے پہاڑی علاقوں میں تعینات اساتذہ کو ہارڈ ایریا الاؤنس دینے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) سال 2019 میں ضلع راولپنڈی کی تین تحصیلوں مری، کوٹلی ستیاں اور کہوٹہ میں گرلز و بوائز سکولوں میں 137 اساتذہ کی ٹرانسفر کی گئی ہے۔

(ب) حلقہ پی پی-6 راولپنڈی کے سکولوں میں اساتذہ کی اس وقت 793 اسامیاں خالی ہیں۔

(ج) ضلع راولپنڈی کی تحصیلوں مری، کوٹلی ستیاں اور کہوٹہ کے پہاڑی علاقوں میں کام کرنے والے اساتذہ کو ہارڈ ایریا الاؤنس دیا جا رہا ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

سکیل 15 تا 1000/- روپے ماہانہ

سکیل 16 تا اوپر - 2000/- روپے ماہانہ

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد لطاسب سٹی: جناب سپیکر! جب میں نے سوال دیا تھا اور جواب آنے تک کافی وقت گزر چکا ہے اور اس دوران کافی ڈویلپمنٹس ہو چکی ہیں لہذا میرا صرف ایک ضمنی سوال ہے کہ جڑ (ج) میں، میں نے ہارڈ ایریا الاؤنس کے بارے میں پوچھا تھا اس کے جواب میں منسٹر صاحب نے بتایا ہے کہ سکیل 1 سے 15 تک 1000 روپے ماہانہ اور سکیل 16 تا اوپر 2000 روپے ماہانہ ہارڈ ایریا الاؤنس دیا جاتا ہے۔ In fact یہ hill allowance ہے جبکہ ہارڈ ایریا الاؤنس ابھی تک sanction نہیں ہوا۔ محکمہ صحت نے اسی علاقے میں ڈاکٹرز کے لئے ہارڈ ایریا الاؤنس اور hill area allowance علیحدہ علیحدہ رکھا ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ مطالبہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس علاقے میں اساتذہ کی مشکلات کو سامنے رکھتے ہوئے ہارڈ ایریا الاؤنس ضرور sanction کیا جائے تاکہ وہ اساتذہ وہاں رہ کر بہتر طریقے سے بچوں کو تعلیم دے سکیں۔

وزیر سکولز امیجوشن (جناب مراد اس): جناب سپیکر! جو ابھی میرے معزز نے انفارمیشن دی ہے وہ انفارمیشن میں نے ہی ابھی break میں معزز ممبر کو دی تھی۔ ہم hill allowance دے رہے ہیں لیکن معزز ممبر یہ چاہتے ہیں کہ اس الاؤنس کو بڑھا دیا جائے اس کو ہم دیکھتے ہیں کیونکہ obviously financial constraints ہیں مگر میں ان کی بات سے agree کرتا ہوں کہ اس کو revise ہونا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس الاؤنس کو آپ revise کریں کیونکہ ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ بھی دے رہا ہے۔

وزیر سکولز امیجوشن (جناب مراد اس): جناب سپیکر! الاؤنس تو ہم بھی دے رہے ہیں لیکن وہ amount کم ہے۔ مگر جہاں پر ایک ڈاکٹر چاہئے ہوتا ہے وہاں پر زیادہ ٹیچرز چاہئے ہوتے ہیں لیکن میرے خیال میں ہم اس کو revise کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال بھی جناب لطاسب سٹی کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد لطاسب سٹی: جناب سپیکر! سوال نمبر 1486 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

راولپنڈی: گرنز بوائز ہائی سکولوں کی تعداد و اساتذہ کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1486: جناب محمد لطاسب سٹی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع راولپنڈی میں کتنے گرنز / بوائز ہائی سکول ہیں؟
- (ب) ضلع راولپنڈی کی تینوں تحصیلوں میں اساتذہ کی تعداد کتنی ہے اور کتنے سکولز بغیر ہیڈ ماسٹر صاحبان کے چل رہے ہیں؟
- (ج) ضلع راولپنڈی کی تین تحصیلوں مری، کوٹلی ستیاں اور تحصیل کہوٹہ میں ہائی / پرائمری سکولز میں اساتذہ کی کتنی sanction پوسٹیں ہیں اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟
- (د) کیا حکومت موجودہ سال 2019 میں ضلع راولپنڈی میں تمام خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) ضلع راولپنڈی میں بوائز ہائی سکولوں کی تعداد 210 اور گرنز ہائی سکولوں کی تعداد 222 ہے۔

(ب) ضلع راولپنڈی کی تحصیلوں کے ہائی سکولوں میں اساتذہ کی تعداد 3437 ہے اور 85 سکولز ہیڈ ماسٹرز کے بغیر چل رہے ہیں۔

(ج) ضلع راولپنڈی کی تین تحصیلوں مری، کوٹلی ستیاں اور تحصیل کہوٹہ میں ہائی / پرائمری سکولوں میں اساتذہ کی منظور شدہ اسامیاں 4230 ہیں جبکہ 1793 اسامیاں خالی ہیں۔

(د) حکومت پنجاب کے احکامات کی روشنی میں اساتذہ کے تبادلہ جات پر عائد پابندی اٹھالی گئی ہے اور اس وقت تبادلہ جات کی درخواستوں پر چھان بین کا عمل جاری ہے ضروری کارروائی کے بعد تبادلہ جات کے آرڈرز عنقریب کر دیئے جائیں گے۔ توقع ہے کہ جاری موسم گرما کی چھٹیوں کے دوران ضلع راولپنڈی کی تحصیلوں میں اساتذہ تعینات کر دیئے جائیں گے۔ مزید برآں اساتذہ کی محکمہ ترقی کا عمل بھی جاری ہے جس کے پورا ہونے پر

ضلع راولپنڈی کے سکولوں میں خالی اسامیوں پر ترجیحی بنیادوں پر اساتذہ تعینات کر دیئے جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد لطاسب سٹی: جناب سپیکر! جو محکمے کی طرف سے figures آئی ہیں میں ان سے 100 فیصد مطمئن ہوں۔ اس سلسلے میں جو پراگرس ہوئی ہے وہ میں ایوان کے سامنے رکھنا چاہ رہا ہوں کہ اس دوران جو اسامیاں خالی تھیں ان پر وزیر اعلیٰ پنجاب جناب عثمان احمد خان بزدار، جناب مراد اس، سیکرٹری ارم بخاری اور ان کے سپیشل سیکرٹری کی کاوشوں سے اس وقت اس حلقے میں 1537 اساتذہ کی بھرتیاں پبلک سروس کمیشن کے through جاری ہیں اور اس میں لوگوں کے انٹرویوز بھی ہو رہے ہیں جو کہ بہت ہی خوش آئند بات ہے۔ اس طرح بہت سی خالی اسامیوں پر بھرتی مکمل ہو جائے گی اور بچوں کو بہتر تعلیم مل سکے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد لطاف سٹی! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

جناب محمد لطاسب سٹی: جناب سپیکر! میرا اس حوالے سے ایک ضمنی سوال ہے کہ 85 ہائی سکولز بغیر ہیڈ ماسٹر کے چل رہے ہیں تو ان ہیڈ ماسٹرز کی اسامیوں کو کب تک مکمل کر دیا جائے گا؟ وزیر سکولز امیجوشن (جناب مراد اس): جناب سپیکر! 85 ہائی سکولز میں ہیڈ ماسٹرز نہیں لیکن انچارج موجود ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ مارچ 2020 تک ان خالی اسامیوں پر بھرتی مکمل ہو جائے گی۔ جناب محمد لطاسب سٹی: جناب سپیکر! میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ ضلع راولپنڈی اور اسلام آباد کیونکہ adjacent cities ہیں جب اسلام آباد میں کوئی ملازم سروس کر رہا ہوتا ہے اور جب وہ ملازم wedlock policy کے تحت apply کرتا ہے تو اس کی wife/husband کو راولپنڈی میں تعینات کر دیا جاتا ہے اور اس کو بتا دیا جاتا ہے یہ دونوں جڑواں شہر ہیں۔ اگر اسلام آباد میں کوئی ملازم کر رہا ہے تو اس کو اسلام آباد میں ہی post کیا جائے تاکہ اس کو ضلع راولپنڈی میں post کر دیں کیونکہ اس طرح اساتذہ کی پروموشن اور باقی معاملات پر effect پڑتا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! اس میں البتہ یہ ہے کہ اسلام آباد فیڈرل گورنمنٹ کے under آتا ہے اور راولپنڈی صوبائی گورنمنٹ کے under آتا ہے تو ہم اس کے ساتھ mix تو نہیں کر سکتے کیونکہ ان کی اپنی policies ہیں اور ہماری اپنی policies ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد لطاسب سٹی: جناب سپیکر! ان ملازمین کو پھر اسلام آباد میں ہی apply کرنا چاہئے اور ان کو اسلام آباد میں ہی تعینات کیا جانا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بالکل ٹھیک ہے۔

جناب محمد لطاسب سٹی: جناب سپیکر! میرا ایک اور ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد لطاسب سٹی! آپ کے چار ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔

جناب محمد لطاسب سٹی: جناب سپیکر! میرے دو سوال ہیں اور ان کے ٹوٹل چھ ضمنی سوال بنتے ہیں ابھی تو میں نے چار سوال کئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کر لیں۔

جناب محمد لطاسب سٹی: جناب سپیکر! بہت سے پرائمری سکولز کلاس چہارم کے بغیر ہی چل رہے ہیں۔ صبح جب prayer کا وقت ہوتا ہے تو اس وقت جب ہیڈ ماسٹر اور باقی ان کا سٹاف وہاں پہنچتا ہے تو اس جگہ پر صفائی کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ اب اس ہیڈ ماسٹر کے پاس ایک option تو یہ ہے کہ وہ کسی لڑکے سے صفائی کروائے اگر وہ ایسا کرتا ہے تو اس پر پھر وہی مسئلہ ہو گا کہ سٹوڈنٹ سے صفائی کیوں کروائی جا رہی ہے اب ہیڈ ماسٹر خود تو صفائی کر نہیں سکتا لہذا جن سکولوں میں درجہ چہارم کا سٹاف نہیں ہے ان سکولز میں priority base پر تعیناتی کی جائے ان سکولز کی لسٹ میں منسٹر صاحب اور سیکرٹری صاحبہ جو یہاں پر بیٹھی ہیں ان کو مہیا کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد لطاسب سٹی! آپ ان سکولز کی لسٹ منسٹر صاحب کو دے دیں۔

جناب محمد لطاسب سٹی: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: کچھ منسٹر صاحبان نے complain کی ہے کہ first two rows جو کہ منسٹر صاحبان کے لئے مختص ہیں اور ان کے نام بھی لکھے ہوئے ہیں تو جو ممبران first two rows میں بیٹھے ہیں وہ kindly پیچھے بیٹھا کریں۔ پلیز! آپ اس چیز کو دیکھیں وگرنہ منسٹر صاحبان کو بچھلی rows میں بیٹھنا پڑتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1518 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لیکن ان کی request آئی ہوئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1521 جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لیکن ان کی request آئی ہوئی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1570 جناب منیب الحق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری افتخار حسین چھپھر کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! سوال نمبر 1571 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ: پی پی۔185 تحصیل دیپالپور

کے تمام سکولوں میں سولر پینل سسٹم لگانے سے متعلقہ تفصیلات

* 1571: چودھری افتخار حسین چھپھر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔185 اوکاڑہ کے کتنے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں میں سولر پینل لگا دیئے گئے ہیں، تفصیل فراہم کریں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ ہذا میں ابھی تک کسی پرائمری، مڈل اور ہائی سکول میں کوئی سولر پینل نہ لگایا گیا ہے؟

(ج) موجودہ حکومت نے سال 19-2018 کے بجٹ میں حلقہ پی پی۔185 اوکاڑہ کے تمام سکولوں کے لئے سولر پینل لگانے کے لئے کتنی رقم مختص کی ہے، کتنی رقم استعمال ہو چکی ہے اور کتنی بقیہ ہے؟

(د) کیا حکومت حلقہ پی پی-185 کے تمام سکولوں میں سولر پنیل لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس):

(الف) ضلع اوکاڑہ کے حلقہ پی پی-185 میں حکومت کی طرف سے کسی بھی سکول میں سولر پنیلز نہیں لگائے گئے ہیں تاہم مخیر حضرات کے تعاون سے مندرجہ ذیل پانچ سکولوں میں سولر پنیلز لگائے گئے ہیں۔

- (1) گورنمنٹ مسجد مکتب سکول ڈیرہ بستان شاہ
- (2) گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول اسد اللہ گڑھ
- (3) گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول جھکیاں چٹاں
- (4) گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول جھکیاں ہاموں
- (5) گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول معروف

(ب) درست ہے۔ درج بالا پانچ سکولوں میں مخیر حضرات کے تعاون سے سولر پنیلز لگائے گئے ہیں جبکہ حکومت کی طرف سے حلقہ پی پی-185 کے کسی بھی سکول میں سولر پنیل نہ لگایا گیا ہے۔

(ج) مالی سال 2018-19 کے بجٹ میں حلقہ پی پی-185 ضلع اوکاڑہ کے سکولوں کے لئے سولر پنیلز کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

(د) حلقہ پی پی-185 کے مندرجہ بالا پانچ سکولوں کے علاوہ باقی تمام سکولوں میں بجلی کی سہولت میسر ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! میرا معزز منسٹر صاحب سے ایک ہی ضمنی سوال ہے (د) کے حوالے سے ہے کہ میرے سوال کے نتیجے میں منسٹر صاحب نے جواب دیا ہے کہ حلقہ پی پی-185 کے مندرجہ بالا پانچ سکولوں کے علاوہ باقی تمام سکولوں میں بجلی کی سہولت میسر ہے تو کیا اس جواب کو منسٹر صاحب ایوان میں own کرتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری افتخار حسین چھپھر! کیا آپ اس کا جواب پڑھ دیں گے؟

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! میں نے جواب پڑھ دیا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس): جناب سپیکر! ہم نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ حلقہ پی پی-185 کے مندرجہ بالا پانچ سکولوں کے علاوہ باقی تمام سکولوں میں بجلی کی سہولت میسر ہے۔ جی، بالکل میں اس چیز کو یہاں ایوان میں کھڑے ہو کر own کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری افتخار حسین چھپھر!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس): جناب سپیکر! ان پانچ سکولوں میں سولر پینل لگے ہوئے ہیں اور وہاں پر بھی بجلی ہے لیکن ڈائریکٹ واپڈا کی سپلائی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! سولر پینل کے ذریعے بجلی فراہم کی گئی ہے یعنی واپڈا کی سپلائی وہاں پر نہیں ہے۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! یہ ٹوٹل غلط بیانی کی جارہی ہے۔ میں اس ایوان میں چیلنج کرتا ہوں کہ تین سکول ایسے ہیں جن کا نام میں ابھی منسٹر صاحب کو دیتا ہوں اور وہ ابھی چیک کروالیں کہ وہاں پر بجلی ہے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ نام بتادیں۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! گورنمنٹ پرائمری سکول، کوٹ جھیمیل خان، داخلی جھنگ عبداللہ شاہ، گورنمنٹ پرائمری سکول، ڈوڈی اور گورنمنٹ ایلیمینٹری سکول، شاہ پور ان تینوں سکولوں میں بجلی کی سہولت میسر نہ ہے۔ میں سمجھ رہا تھا کہ مان جائیں گے لیکن یہ جذباتی آدمی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری افتخار حسین چھپھر! میں خود دانتا ہوں کہ منسٹر صاحب تھوڑے جذباتی ہیں لیکن آج تو منسٹر صاحب بہت relax ہو کر سوالات کے جوابات بڑے اچھے طریقے سے دے رہے ہیں۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! آپ خود فیصلہ کریں گے کہ same day غیر نشان زدہ سوال نمبر 466 کے جواب میں منسٹر صاحب نے فرمایا ہے کہ چار سرکاری سکولوں میں بجلی کی سہولت نہ ہے۔

جناب سپیکر! اب مجھے منسٹر صاحب یہ بتادیں کہ یہ کون سی بات ٹھیک کہہ رہے ہیں، اس سوال کا جواب ٹھیک دے رہے ہیں یا غیر نشان زدہ سوال کا جواب ٹھیک دے رہے ہیں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! میرے خیال میں اس سوال کو pending کر دیتے ہیں۔
وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! اس سوال کو بالکل pending کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ معزز ممبر فرما رہے ہیں کہ تین سکولوں میں بجلی کی سہولت نہ ہے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! انہوں نے ان تین سکولوں کو identify بھی کیا ہے۔
وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! یہ ہمیں بتائیں کہ کون سے سکولوں میں بجلی نہ ہے۔ میں یہاں پر کھڑا ہو کر اس بات کو own کر رہا ہوں کہ وہاں پر بجلی لگی ہوئی ہے۔ یہ ہمیں proof دیں میں خود ان کے ساتھ وہاں جا کر دیکھ لیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! ان سکولوں کو ابھی check out کر لیتے ہیں۔
وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں آپ کو جواب دیتا ہوں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، چودھری افتخار حسین چھپھر! کو بات کرنے دیں۔
وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ذرا ایک منٹ کے لئے میں جواب دے دوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری افتخار حسین چھپھر! بات کریں۔
چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! معاملات twist نہیں ہونے چاہئیں، میں نے اپنے بھائی سے سوال پوچھا ہے کہ کیا وہ اس جواب کو accept کرتے ہیں تو انہوں نے کہا ہے کہ وہ اس جواب کو accept کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ آج کے دن میں ایک سوال کہ دو جواب ہیں، ایک میں پانچ سکولوں کا نام دیا ہوا ہے اور بتایا ہے کہ یہاں بجلی کی سہولت میسر ہے اور دوسرے جواب میں کہہ رہے ہیں کہ چار سکولوں میں بجلی نہیں ہے۔ پانچ اور چار سکول یہ خود بتا رہے ہیں اور تین سکول میں بتا رہا ہوں۔ اب کون سا جواب ٹھیک ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز امپروو کیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! ان جوابات کو آئے کچھ مہینے ہو چکے ہیں لیکن میں آپ کو last 24 hours کی رپورٹ دے رہا ہوں کہ وہاں ہر سکول میں بجلی موجود ہے اور جن سکولوں میں واپڈا کی بجلی نہیں ہے وہاں پراسولر پینل۔۔۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر!۔۔۔

وزیر سکولز امپروو کیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! آپ بات کر رہے تھے تو میں بیٹھا ہوا تھا اب آپ بیٹھیں اور پہلے میری پوری بات سن لیں۔ میں خود اوکاڑہ گیا تھا وہاں پر سولہ سکولوں کے اندر پینلز لگائے گئے ہیں، یہ پینل گورنمنٹ نے نہیں لگوائے بلکہ وہاں پر کمیونٹی نے اکٹھے ہو کر لگوائے ہیں اور ان کو بھی اس بات کا پتا ہو گا۔۔۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! وہ پینل ہم نے لگوائے ہیں ان میں ان کا کوئی کارنامہ نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھر! تشریف رکھیں۔

وزیر سکولز امپروو کیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! مجھے بھی بہت اونچی آواز میں بات کرنی آتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہم آپ کی اس effort کو appreciate کرتے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں صرف یہ share کر رہا ہوں کہ وہ بینل کمیونٹی نے لگوائے ہیں، یہ کہہ رہے ہیں کہ انہوں نے لگوائے ہیں وہ ان لیگ نے نہیں لگوائے اور ان کے دور میں بھی یہی problem آ رہا تھا۔ یہ سارے بینل 2019 کے اندر لگے ہیں اور یہ عام لوگوں نے مل کر فنڈ raising کر کے لگائے ہیں اور اس کا کسی پارٹی کے ساتھ تعلق نہیں ہے۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! میں بھی on the record بات کر رہا ہوں کہ یہ اللہ کے فضل و کرم سے سارے بینل (ن) لیگ والوں نے لگوائے ہیں، پی ٹی آئی والے تو ایک ٹیڈی پیسا خرچ نہیں کرتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جس نے بھی لگوائے لیکن لگ گئے ہیں۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! بات غلط طرف چلی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری افتخار حسین چھپھر! آپ چھوڑیں اور ضمنی سوال کریں۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! اگر یہی صورت حال رہے گی تو پھر میں بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری افتخار حسین چھپھر! میں تو کہہ رہا ہوں کہ ضمنی سوال کریں۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! میں نے یہ سوال 19۔ فروری 2019 کو دیا تھا جس کی 20۔ اپریل 2019 کو ترسیل ہوئی ہے۔ جواب کی وصولی کی تاریخ یکم جولائی 2019 ہے جس میں کہا گیا ہے کہ پانچ سکولوں میں بجلی نہیں ہے، ان کا یہ جواب بھی غلط ہے۔ اب 10۔ جنوری کو سوال نمبر 466 دیا اور 12۔ فروری 2019 کو اس کی ترسیل ہوئی ہے اس کا جواب 26۔ نومبر 2019 کو آ رہا ہے۔ میں کہہ رہا ہوں کہ غلط جواب دیا گیا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! جواب کو چھوڑیں، انہیں بجلی کا problem آ رہا ہے۔

جناب سپیکر! میں ان کو چیلنج کر رہا ہوں کہ یہ میرے ساتھ چلیں اور دکھادیں کہ وہاں کس سکول کے اندر بجلی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری افتخار حسین جھچھر! چیلنج ہو گیا ہے۔ رانا شہباز صاحب ساتھ جائیں گے اور مجھے رپورٹ دیں گے۔

چودھری افتخار حسین جھچھر: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کی بات نہیں سن سکا لہذا استدعا ہے کہ دوبارہ فرمادیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری افتخار حسین جھچھر! اب آپ سوال کریں۔ منسٹر صاحب نے چیلنج کیا ہے اور آپ کو ساتھ لے کر جائیں گے۔

چودھری افتخار حسین جھچھر: جناب سپیکر! انہوں نے کس چیز کا چیلنج کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ وہ آپ کو ساتھ لے جا کر visit کریں گے اور آپ کو بتائیں گے کہ بجلی لگی ہوئی ہے۔

چودھری افتخار حسین جھچھر: جناب سپیکر! چلیں طے ہو گیا۔ گزارش ہے کہ ہم چلتے ہیں اگر میری بات ٹھیک ہوئی تو یہ استعفیٰ دیں گے اور اگر ان کی بات ٹھیک ہوئی تو میں استعفیٰ دے دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! یہ پہلے چوری کرتے رہے ہیں اب سینہ زوری کرنا چاہ رہے ہیں۔ انہوں نے دس سال چوری کی ہے اور اب سینہ زوری کرنا چاہتے ہیں اور یہاں پر ڈرامے بازیاں کر رہے ہیں۔

چودھری افتخار حسین جھچھر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری افتخار حسین جھچھر! آپ تشریف رکھیں۔ منسٹر صاحب موقع پر جائیں گے۔

چودھری افتخار حسین جھچھر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب کوئی ضمنی سوال نہیں ہو گا آپ تین چار ضمنی سوال کر چکے ہیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میری تجویز ہے کہ جب یہ تشریف لے جائیں گے۔ اگر منسٹر صاحب کی بات ٹھیک ہوئی تو بجلی لگی ہوگی اور اگر چودھری افتخار حسین چھپھر کی بات ٹھیک ہوئی تو یہ وہاں پر بجلی لگوا دیں۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! میں اپنے بزرگ چودھری ظہیر الدین سے عرض کرتا ہوں کہ وہ میری بات سن نہیں سکے ان پانچ سکولوں میں ہم نے ہی پینل لگوائے ہیں پی ٹی آئی نے نہیں لگوائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری افتخار حسین چھپھر! تشریف رکھیں، آپ کے پانچ ضمنی سوال ہو چکے ہیں۔ اب ہم اگلا سوال لیتے ہیں۔

وزیر سکولز اینڈ کیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! انہوں نے ایک روپیہ بھی نہیں دیا۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! اس سوال کا کرنا کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے کہہ دیا ہے کہ وہ visit کریں گے اور مجھے رپورٹ بھی دیں گے، اب آپ تشریف رکھیں۔ یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے، اگلا سوال میاں جلیل احمد کا ہے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! کل ہو یا نہ ہو اس لئے ان کی بات سن لیں۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب سپیکر! کل نہیں ہوگا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر بہبود آبادی (جناب محمد ہاشم ڈوگر): جناب سپیکر! چودھری افتخار حسین چھپھر کے دل میں استغفی کا بہت شوق آرہا ہے کہ استغفی لے لیں معذرت کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ یہ نہیں ملنے لہذا استغفوں کی بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ اگلا سوال میاں جلیل احمد کا ہے۔

چودھری افتخار حسین چھچھر: جناب سپیکر! مجھے ایک سوال کرنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری افتخار حسین چھچھر! آپ ٹائم ضائع کر رہے ہیں، پلیز تشریف رکھیں اور بزنس بھی ہے۔ اگلا سوال نمبر 1581 میاں جلیل احمد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ ربیعہ نصرت کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں! محترمہ ربیعہ نصرت: جناب سپیکر! سوال نمبر 1583 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: پی پی۔150 کے تمام سکولوں میں سولر پینل سسٹم لگانے سے متعلقہ تفصیلات

* 1583: محترمہ ربیعہ نصرت: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔150 لاہور میں کتنے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں میں سولر پینل لگا دیئے گئے ہیں، تفصیل فراہم فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پی پی۔150 لاہور میں ابھی تک کسی پرائمری، مڈل اور ہائی سکول میں سولر پینل نہ لگایا گیا ہے؟

(ج) حکومت نے سال 19-2018 کے بجٹ میں حلقہ پی پی۔150 لاہور کے تمام سکولوں میں سولر پینل لگانے کے لئے کتنی رقم مختص کی ہے کتنی رقم استعمال ہو چکی ہے اور کتنی بقایا ہے؟

(د) کیا حکومت حلقہ پی پی۔150 لاہور کے تمام سکولوں میں سولر پینل لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) حلقہ پی پی۔150 لاہور کے کسی بھی سکول میں سولر پینل نہیں لگائے گئے ہیں۔

(ب) درست ہے۔ حلقہ پی پی۔150 لاہور کے کسی بھی سکول میں سولر پینل نہیں لگائے گئے ہیں۔

(ج) حکومت نے سال 2018 کے بجٹ میں حلقہ پی پی-150 لاہور کے سکولوں میں سولر پینلز لگانے کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی ہے۔

(د) حلقہ پی پی-150 لاہور کے سکولوں میں سولر پینلز لگانے کی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ ربیعہ نصرت: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا لاہور میں سولر پینل موجود ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: خلیل طاہر سندھو! پلیز، محترمہ سوال کر رہی ہیں۔ جی، محترمہ!

محترمہ ربیعہ نصرت: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا لاہور میں سولر پینل لگائے گئے ہیں اگر لگائے گئے ہیں تو کس حلقے میں اور کن جگہوں پر لگائے گئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں محترمہ کا سوال نہیں سن سکا لہذا وہ اپنا سوال repeat کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اپنا سوال repeat کر دیں۔

محترمہ ربیعہ نصرت: جناب سپیکر! کیا لاہور کے کس حلقے کے سکولوں میں سولر پینل لگائے گئے ہیں اگر لگائے گئے ہیں تو کتنے ہیں اور ان پر کتنا خرچہ آیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! لاہور کے کسی گورنمنٹ سکول میں سولر پینل نہیں لگائے چونکہ ضرورت بھی نہیں کیونکہ سب جگہ بجلی آرہی ہے۔ اگر محترمہ کے علم میں کوئی ایسا سکول ہے جہاں بجلی نہیں تو وہ نشاندہی کریں۔

محترمہ ربیعہ نصرت: جناب سپیکر! لاہور میں اس لئے سولر پینل نہیں لگائے گئے کہ یہاں بجلی موجود ہے کیا جب بجلی چلی جاتی ہے تو ان کو ضرورت نہیں پڑتی، کیا ان کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ سولر پینل لگائے جائیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! جب بجلی آرہی ہے اور دن کے وقت کلاسز زہور ہی ہیں تو پھر وہاں پر کس لئے سولر پینل لگانا ہے۔ سارے سکولوں کے اندر کھڑکیاں ہیں جہاں سے روشنی وغیرہ آرہی ہے۔ اس کا تو بجلی کے ساتھ تعلق ہی نہیں ہے، سولر پینل صرف ان ایریاز کے سکولوں میں لگائے جارہے ہیں جہاں پر بجلی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جن ریموٹ ایریاز میں بجلی نہیں ہے وہاں سولر پینل لگائے جارہے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! جی، بالکل۔

محترمہ ربیعہ نصرت: جناب سپیکر! منسٹر صاحب یہ بھی بتادیں کہ لاہور میں کتنے میگا واٹ بجلی آ رہی ہے اور آپ نے کتنی لگائی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! یہ fresh question دے دیں تو میں جواب دے دوں گا۔

محترمہ ربیعہ نصرت: جناب سپیکر! جب جواب نہیں ملتا تو ان سے اسی بات کی امید ہے کیونکہ انہوں نے کرنا تو کچھ بھی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جوابیوں کی میز پر رکھے گئے)

اوکاڑہ: پی۔ پی۔ 189 کے سکولوں میں سولر پینل لگانے سے متعلقہ تفصیلات

* 1570: جناب منیب الحق: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) موجودہ مالی سال 19-2018 میں صوبہ کے تمام سکولوں کے لئے سولر پینل لگانے کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ب) حلقہ پی۔ پی۔ 189 اوکاڑہ میں کتنے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں میں سولر پینل لگا دیئے گئے ہیں، تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ حلقہ میں ابھی تک کسی پرائمری، مڈل اور ہائی سکول میں سولر پینل نہیں لگایا گیا ہے؟

(د) حکومت نے مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں حلقہ پی۔ پی۔ 189 اوکاڑہ کے تمام سکولوں میں سولر پینل لگانے کے لئے کتنی رقم مختص کی ہے اس میں سے کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے اور کتنی بقیہ ہے؟

(ه) کیا حکومت حلقہ پی۔ پی۔ 189 اوکاڑہ کے تمام سکولوں میں سولر پینل لگانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) مالی سال 19-2018 میں صوبہ کے سرکاری سکولوں کے لئے سولر پینل لگانے کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی ہے۔

(ب) ضلع اوکاڑہ کے حلقہ پی۔ پی۔ 189 کے تمام سکولوں میں بجلی کی سہولت موجود ہے اور کسی سکول میں سولر پینل نہیں لگائے گئے۔

(ج) جواب جز: (ب) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

(د) حکومت نے مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں حلقہ پی۔ پی۔ 189 اوکاڑہ کے سکولوں کے لئے سولر پینلز کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی ہے۔

(ہ) حلقہ پی پی۔189 اوکاڑہ کے تمام سکولوں میں بجلی کی سہولت موجود ہے لہذا مذکورہ حلقہ میں سولر پنیلز لگانے کی ضرورت نہ ہے۔

شیخوپورہ: پی پی۔139 میں سرکاری تعلیمی اداروں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1581: میاں جلیل احمد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) حلقہ پی پی۔139 شیخوپورہ میں سرکاری تعلیمی مراکز کی تعداد کتنی ہے؟
 (ب) ان مراکز میں اساتذہ، طلباء اور طالبات کی تعداد کتنی ہے، تفصیل علیحدہ علیحدہ بتائیں؟
 (ج) ان مراکز کے انچارج کی تعلیمی قابلیت اور تجربے کے بارے میں مطلع فرمائیں؟
 وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس):

(الف) حلقہ پی پی۔139 میں تعلیمی مراکز کی تعداد چھ ہے۔ جن میں چار بوائز اور دو گرلز کے ہیں۔

(ب) ان مراکز میں اساتذہ کی کل تعداد 457 ہے۔ جن میں مردانہ اساتذہ 238 اور خواتین اساتذہ 219 ہیں۔ طالب علموں کی کل تعداد 11020 ہے ان میں طلباء 5839 اور طالبات 5181 ہیں۔

(ج) ان مراکز کے سربراہان کی تعلیمی قابلیت M-Phil، MBA اور MA ہے۔ یہ سربراہان NTS پاس ہونے پر تعینات ہوئے ہیں۔

لاہور شہر میں پرائیویٹ سکولوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1586: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) شہر لاہور میں چلنے والے پرائیویٹ سکولوں کی کل تعداد کتنی ہے؟
 (ب) لاہور شہر میں کتنے پرائیویٹ سکول رجسٹرڈ اور کتنے غیر رجسٹرڈ چل رہے ہیں؟
 (ج) کیا پرائیویٹ سکولوں میں شام کے وقت چلنے والی اکیڈمیاں کسی قانون و ضابطے کے تحت رجسٹرڈ ہیں؟

(د) اگر جز (ج) کا جواب اثبات میں نہ ہے تو محکمہ مہنگی فیسیں وصول کرنے والی اکیڈمیوں کے متعلق مستقبل میں کیا لائحہ عمل اپنائے گی؟
وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

- (الف) اس وقت لاہور شہر میں تقریباً 6 ہزار سے زائد پرائیویٹ تعلیمی ادارے چل رہے ہیں۔
(ب) لاہور شہر میں اس وقت 5398 پرائیویٹ تعلیمی ادارے رجسٹرڈ ہیں جبکہ غیر رجسٹرڈ سکولوں کی صحیح تعداد جاننے کے لئے ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی لاہور موسم گرما کی تعطیلات کے دوران سروے کروانے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے بعد ان غیر رجسٹرڈ سکولوں کو پالیسی کے مطابق رجسٹرڈ کر دیا جائے گا۔
(ج) پرائیویٹ سکولوں میں چلنے والی اکیڈمیاں تاحال رجسٹرڈ نہ ہیں۔
(د) موسم گرما کی تعطیلات کے دوران پرائیویٹ سکولوں اور اکیڈمیوں کا سروے کرانے کا پروگرام ہے جس کے بعد اس بارے میں لائحہ عمل مرتب کیا جائے گا۔

ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی کے سی ای او

کی تعلیمی قابلیت، تجربہ اور گریڈ سے متعلقہ تفصیلات

*1616: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) سی ای او ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی کی پوسٹ کس گریڈ کی ہے اس کے لئے تعلیم اور تجربہ کی کیا شرائط ہیں؟
(ب) صوبہ میں کتنے سی ای او ایسے تعینات ہیں جو مطلوبہ تعلیم، عہدہ، گریڈ اور تجربہ کے حامل نہ ہیں؟
(ج) کون کون سے اضلاع کے سی ای او کے خلاف کس کس بناء پر کہاں کہاں انکوائریاں چل رہی ہیں؟
(د) کیا جھنگ کا سی ای او مطلوبہ معیار، عہدہ اور گریڈ کا حامل ہے؟

- (ہ) اس افسر کے خلاف کتنی انکوائریاں ہوئی ہیں اور کتنی انکوائریوں میں اس کو قصور وار قرار دیا گیا اور اس کے خلاف کیا محکمہ کارروائی ہوئی؟
- (و) کیا حکومت اس افسر کی جگہ مطلوبہ معیار کے مطابق اہل افسر کی تعیناتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس):

- (الف) سی ای او ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی کی پوسٹ گریڈ 19 کی ہے۔ مذکورہ پوسٹ کے لئے ایم اے / ایم ایس سی اور پروفیشنل کوالیفیکیشن (بی ایڈ / ایم ایڈ) کا ہونا ضروری ہے۔ سی ای او ڈسٹرکٹ ایجوکیشن اتھارٹی کی تعیناتی کے لئے محکمہ سکول ایجوکیشن کی search committee ہے جو تعلیمی قابلیت کے ساتھ ساتھ انتظامی امور پر مناسب تجربہ رکھنے والے افسران کو اس پوسٹ کے لئے منتخب کرتی ہے۔
- (ب) صوبہ بھر میں تعینات تمام سی ای او (ایجوکیشن) گریڈ 19 کے افسران ہیں اور مذکورہ پوسٹ کی مطلوبہ شرائط پر پورا اترتے ہیں۔
- (ج) صوبہ کے کسی بھی ضلع کے سی ای او کے خلاف کوئی انکوائری نہ چل رہی ہے۔
- (د) جی، ہاں! سی ای او (ڈی ای اے) ضلع جھنگ گریڈ 19 کے آفیسر ہیں اور مذکورہ پوسٹ کی مطلوبہ شرائط کے مطابق اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔
- (ہ) عطا اللہ شاہ، سی ای او (ایجوکیشن) جھنگ کے خلاف ایک انکوائری 2015 میں ہوئی جس میں انھیں censure کی سزا ہوئی۔
- (و) اس حوالے سے کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

صوبہ میں دانش سکولز کی تعداد،

ٹیچرز کی بھرتی کے طریق کار سے متعلق تفصیلات

- * 1617: جناب محمد طاہر پروین: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) صوبہ بھر میں دانش سکول کی تعداد کتنی ہے یہ کس کس قصبہ / شہر میں ہیں؟

- (ب) ان کے لئے سال 19-2018 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے، تفصیل سکول وار بتائیں؟
- (ج) ان سکولوں میں ٹیچرز کی بھرتی کس کس گریڈ میں ہوئی تھی اور کس کس معیار کے تحت ہوئی تھی؟
- (د) ان سکولوں میں جو ٹیچرز بھرتی ہوئے ہیں کیا وہ مستقل بھرتی ہوئے ہیں یا کنٹریکٹ پر بھرتی ہوئے ہیں اور ان کا پروموشن چینل ہے یا سروس سٹرکچر ہے؟
- (ه) اگر کنٹریکٹ پر بھرتی اساتذہ کی ہوئی ہے تو کتنے عرصہ بعد ان کے کنٹریکٹ میں اضافہ یا توسیع کی جاتی ہے اور مجاز اتھارٹی کون ہے؟
- (و) دانش سکول کونسل یا بورڈ یا اتھارٹی اگر ہے تو اس کے ممبران کی تفصیل فراہم کی جائے کہ کتنے سرکاری اور کتنے غیر سرکاری افراد اس میں شامل ہیں ان میں کون کون سے ایم پی ایز شامل ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

- (الف) صوبہ بھر میں دانش سکولوں کی تعداد 20 ہے۔ جن علاقوں میں دانش سکول قائم ہیں ان کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) دانش سکولوں کے لئے سال 19-2018 میں 2184 ملین روپے مختص کئے گئے جس کی سکول وار تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) دانش سکولوں میں ٹیچرز کی بھرتی (گریڈ 17) OG-1 میں کی جاتی ہے۔ ٹیچرز کی بھرتی کے معیار کی تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) دانش سکولوں میں ٹیچرز کی بھرتی کنٹریکٹ کی بنیاد پر کی جاتی ہے اس لئے کوئی پروموشن چینل یا سروس سٹرکچر نہ ہے۔
- (ه) دانش سکولوں میں ہر ٹیچر کو بھرتی کے وقت دو سالہ کنٹریکٹ دیا جاتا ہے اور کنٹریکٹ میں توسیع کا کردگی کی بنیاد پر کی جاتی ہے اس مقصد کے لئے مجاز اتھارٹی ایم ڈی / سی ای او دانش سکولز ہیں۔

(و) دانش سکولز اتھارٹی میں درج ذیل ممبران شامل ہیں۔

1-	وزیر اعلیٰ پنجاب	چیئر مین	سرکاری
2-	محترمہ سمیرہ احمد	وائس چیئر مین، ایم پی اے	غیر سرکاری
3-	محترمہ خدیجہ عمر	ممبر، ایم پی اے	غیر سرکاری
4-	محترمہ نلم حیات ملک	ممبر، ایم پی اے	غیر سرکاری
5-	چیف سیکرٹری پنجاب	ممبر	سرکاری
6-	سیکرٹری سکول	ممبر	سرکاری
7-	سیکرٹری فنانس	ممبر	سرکاری
8-	سینئر ممبر بورڈ آف ریونیو	ممبر	سرکاری
9-	ایم ڈی / سی ای او، دانش سکولز	سیکرٹری / ممبر	سرکاری / غیر سرکاری

محکمہ سکولز ایجوکیشن کا دس اضلاع کی ایجوکیشن اتھارٹیز

کے نئے فنڈز کے استعمال سے متعلق تفصیلات

*1629: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ سکول ایجوکیشن نے دس اضلاع کی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن

اتھارٹیز کو نئے کمروں کے فنڈز استعمال کرنے سے روک دیا ہے؟

(ب) اس منصوبے کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی تھی اور یہ فنڈز کن منصوبوں پر خرچ کئے

جانے تھے، تفصیلات علیحدہ علیحدہ ضلع وار بتائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس):

(الف) درست نہ ہے۔

(ب) نئے کمروں کی تعمیر کے لئے 15207.092 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ مختص شدہ

رقم کی ضلع و ڈویژن وار تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

تصور: پی پی-175 میں ہائر سیکنڈری سکول فار گرلز و بوائز

کی تعداد و اساتذہ سے متعلق تفصیلات

*1635: ملک احمد سعید خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-175 قصور میں ہائر سیکنڈری سکول فار گرلز اینڈ بوائز علیحدہ علیحدہ کتنے ہیں ان میں بوائز سکولوں میں کتنے لڑکے اور گرلز سکولوں میں کتنی لڑکیاں زیر تعلیم ہیں؟

(ب) کیا ان سکولوں میں اساتذہ کی تعداد منظور شدہ سیٹوں کے مطابق ہے تو ان کی تفصیل علیحدہ علیحدہ سکولز وار بتائیں اگر کم ہے تو کتنی کم ہیں، علیحدہ علیحدہ سکولز وار تفصیل بیان فرمائیں؟

(ج) حکومت اساتذہ کی اس کمی کو کب تک پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) مذکورہ بالا سکولوں میں کلاس فور کے ملازمین کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں کیا تمام اسامیوں پر ملازمین تعینات ہیں اگر ہاں تو تفصیل فراہم کی جائے اور اگر نہیں ہیں تو حکومت کب تک ان اسامیوں پر بھرتی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) پی پی-175 قصور میں واقع بوائز و گرلز ہائر سیکنڈری سکولوں اور ان میں زیر تعلیم طلباء و طالبات کی تفصیل درج ذیل ہے:

بوائز سکول	تعداد	گرلز سکول	تعداد
بوائز ہائر سیکنڈری سکول	1	گرلز ہائر سیکنڈری سکولوں کی تعداد	2
درج بالا سکول میں زیر تعلیم طلباء کی تعداد	1176	درج بالا سکولوں میں زیر تعلیم طالبات کی تعداد	3639

(ب) پی پی-175 قصور میں واقع بوائز و گرلز ہائر سیکنڈری سکولوں میں اساتذہ کی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- گورنمنٹ احمد نواز بوائز سیکنڈری سکول روشن بھیلہ

نام اسامی	منظور شدہ	پُر شدہ	خالی اسامیاں
پرنسپل	1	1	0
سینئر سبجیکٹ سپیشلسٹ	8	3	5
سبجیکٹ سپیشلسٹ	8	5	3
سیکنڈری سکول ٹیچر	5	4	1
ایلیمنٹری سکول ٹیچر	4	4	0
پرائمری سکول ٹیچر	13	12	1
ٹوٹل	39	29	10

2- گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول مصطفیٰ آباد

نام اسامی	منظور شدہ	پُر شدہ	خالی اسامیاں
پرنسپل	1	1	0
سینئر سبیکٹ سپیشلسٹ	8	2	6
سبیکٹ سپیشلسٹ	8	7	1
سیکنڈری سکول ٹیچر	14	14	0
ایلیمنٹری سکول ٹیچر	27	26	1
پرائمری سکول ٹیچر	0	0	0
ٹوٹل	58	50	8

3- گورنمنٹ گرلز ہائر سیکنڈری سکول امراؤ علی خان روشن

نام اسامی	منظور شدہ	پُر شدہ	خالی اسامیاں
پرنسپل	1	0	1
سینئر سبیکٹ سپیشلسٹ	8	0	8
سبیکٹ سپیشلسٹ	7	7	0
سیکنڈری سکول ٹیچر	4	3	1
ایلیمنٹری سکول ٹیچر	8	8	0
پرائمری سکول ٹیچر	11	10	1
ٹوٹل	39	28	11

(ج) اساتذہ کے تبادلہ جات پر عائد پابندی اٹھائی گئی ہے اور اساتذہ کی درخواستوں پر چھان بین کا عمل جاری ہے توقع ہے کہ رواں ماہ مذکورہ سکولوں میں اساتذہ کی کمی کو پورا کر دیا جائے گا۔

(د) پی پی-175 قصور کے مذکورہ بالا سکولوں میں کلاس فور کی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

بوائز سکولز	تعداد	بوائز سکولز	تعداد
منظور شدہ اسامیاں	17	منظور شدہ اسامیاں	30
پُر شدہ اسامیاں	15	پُر شدہ اسامیاں	30
خالی اسامیاں	2	خالی اسامیاں	0
ٹوٹل	34	ٹوٹل	60

حکومت ان خالی اسامیوں پر مرحلہ وار بھرتی کر رہی ہے۔

قصور: پی پی-175 میں پرائمری،

سیکنڈری اور ہائی سکولوں کی تعداد سے متعلق تفصیلات

*1636: ملک احمد سعید خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی-175 قصور میں کتنے بوائز و گرلز پرائمری، سیکنڈری اور ہائی سکول ہیں سکولوں کی تفصیل سے علیحدہ علیحدہ آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا مذکورہ بالا سکولوں میں تعداد کے لحاظ سے ضرورت کے مطابق بلڈنگ موجود ہے اگر نہیں تو کمی سے آگاہ فرمایا جائے اور حکومت بلڈنگ کی کمی کو پورا کب تک کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ج) مذکورہ بالا سکولوں میں کلاس فور کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں کیا ان اسامیوں پر ملازمین کام کر رہے ہیں اگر اسامیاں خالی ہیں تو کتنی ہیں اور حکومت کب تک ان پر بھرتی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) پی پی-175 قصور میں واقع 143 بوائز و گرلز پرائمری، ایلیمنٹری اور ہائی سکولوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

بوائز سکول	تعداد	گرلز سکول	تعداد
پرائمری سکول	47	پرائمری سکول	46
ایلیمنٹری سکول	16	ایلیمنٹری سکول	11
ہائی سکول	11	ہائی سکول	12
ٹوٹل سکول	74	ٹوٹل سکول	69

(ب) پی پی-175 کے 109 سکولوں میں بلحاظ تعداد اور ضرورت کے مطابق بلڈنگز موجود

ہیں تاہم 34 بوائز پرائمری و ایلیمنٹری سکولوں میں اضافی کمرہ جات کی ضرورت ہے جس کی سکیم سالانہ ترقیاتی منصوبہ 20-2019 میں شامل کر دی گئی ہے۔ بجٹ کی منظوری کے بعد اضافی کمرہ جات کی تعمیر شروع کر دی جائے گی۔

(ج) پی پی-175 کے سکولوں میں کلاس فور کے ملازمین کی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

بوائز سکولز	تعداد	گرلز سکولز	تعداد
منظور شدہ اسامیاں	116	منظور شدہ اسامیاں	132
پُر شدہ اسامیاں	107	پُر شدہ اسامیاں	124
خالی اسامیاں	9	خالی اسامیاں	8

خالی اسامیوں پر حکومت مرحلہ وار بھرتی کر رہی ہے۔

خانیوال: محکمہ سکولز ایجوکیشن میں

کنٹریکٹ ملازمین کو مستقل کرنے سے متعلق تفصیلات

*1648: جناب عطا الرحمن: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں خاص طور پر ضلع خانیوال محکمہ سکولز ایجوکیشن میں گریڈ ایک تا اٹھارہ کے ملازمین اساتذہ اور آفیسر کنٹریکٹ پر کام کر رہے ہیں ان کو ریگولر نہیں کیا جا رہا ہے جن میں سال 2014 اور اس کے بعد بھرتی ہونے والے ملازمین کی تعداد زیادہ ہے؟

(ب) کیا حکومت صوبہ بھر میں خاص طور پر ضلع خانیوال کے سکولز ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ میں کنٹریکٹ پر کام کرنے والے گریڈ ایک تا اٹھارہ کے ملازمین اساتذہ / آفیسرز تمام کو ریگولر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس):

(الف) درست نہ ہے۔ محکمہ سکولز ایجوکیشن نے صوبہ بھر کے DEAs، CEOs کو ہدایات جاری کر دی ہیں کہ تمام کنٹریکٹ ملازمین / اساتذہ کو "پنجاب ریگولرائزیشن آف سروس ایکٹ 2018" کے تحت ریگولر کر دیا جائے۔ اس ضمن میں موصولہ رپورٹ کے مطابق گریڈ 1 سے 15 تک کے ملازمین / اساتذہ کی اکثریت کو ریگولر کیا جا چکا ہے۔ گریڈ 16 کے ملازمین / اساتذہ کو PPSC کے ذریعے ریگولر کیا جا رہا ہے جس کے لئے DEAs، CEOs سے ان ملازمین / اساتذہ کے اعداد و شمار حاصل کئے جا رہے

ہیں۔ توقع ہے کہ رواں ماہ کے دوران ان کو ریگولر کرنے کے لئے ان کے اعداد و شمار PPSC کو بھیج دیئے جائیں گے۔ اسی طرح گریڈ 17 اور 18 کے کنٹریکٹ ملازمین / اساتذہ کو ریگولر لائسنس ایکٹ کے تحت ریگولر کر دیا گیا ہے۔ ضلع خانیوال میں سال 2014 سے تعینات ملازمین / اساتذہ کو بھی ریگولر کر دیا گیا ہے۔

(ب) حکومت صوبہ بھر بشمول ضلع خانیوال میں کنٹریکٹ پر کام کرنے والے گریڈ 1 تا 18 کے ملازمین / اساتذہ کو ریگولر لائسنس کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس ضمن میں ضروری کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔ حال ہی میں "پنجاب ریگولر لائسنس آف سروس ایکٹ 2018" میں ترمیم لائی گئی ہے جس کے تحت ایسے کنٹریکٹ ملازمین / اساتذہ جن کی مدت ملازمت تین سال ہو چکی ہے انہیں ریگولر کر دیا جائے گا۔ قبل ازیں یہ مدت چار سال تھی۔

صوبہ بھر کے سکولوں میں "سولر پیٹل" لگانے

اور ان کی حفاظت کی خاطر ملازمین کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

* 1649: جناب عطا الرحمن: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے سکولوں میں اجالا پروگرام کے تحت پرائمری سکولوں میں "سولر پیٹل" لگائے گئے ہیں؟

(ب) کیا جن سکولوں میں "سولر پیٹل" لگائے گئے ہیں ان کی حفاظت کے لئے ان پرائمری سکولوں میں چوکیدار ہیں اگر ہاں تو کتنے سکولوں میں چوکیدار ہیں اور کتنے میں چوکیدار نہ ہیں؟

(ج) کیا حکومت صوبہ بھر خاص کر ضلع خانیوال کے تمام سکولز جن میں "سولر پیٹل" لگائے گئے ہیں وہاں چوکیدار ان کی حفاظت کی خاطر تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

- (الف) درست نہ ہے۔ صوبہ بھر کے تمام پرائمری سکولوں میں اُجالا پروگرام کے تحت سولر پینلز نہ لگائے گئے ہیں۔ تاہم صوبہ کے کچھ اضلاع جن میں لودھراں، ملتان، مظفر گڑھ، خانیوال، وہاڑی اور بہاولپور شامل ہیں وہاں سولر پینلز لگائے گئے ہیں۔
- (ب) ضلع خانیوال کے جن سکولوں میں سولر پینل لگائے گئے ہیں ان میں سے 138 سکولوں میں چوکیدار موجود ہیں جبکہ بقایا 501 سکولوں میں چوکیدار موجود نہ ہیں۔
- (ج) ضلع خانیوال میں جن سکولوں میں سولر پینل لگائے گئے ہیں وہاں 501 سکولوں میں سکیورٹی گارڈ موجود نہ ہیں حکومت پنجاب نے نئی بھرتی پر پابندی عائد کر رکھی ہے جو نہی حکومت کی جانب سے بھرتی پر پابندی اٹھالی جائے گی، محکمہ سکول ایجوکیشن پنجاب بھر میں چوکیداروں کی بھرتی کا عمل شروع کر دے گا۔ سولر پینلز کی حفاظت کے لئے ان کے نیچے پیسے لگائے جا رہے ہیں۔ انھیں صبح کے وقت باہر دھوپ میں رکھ دیا جائے گا اور سکول بند ہونے پر کلاس رومز میں رکھ کر تالے لگا دیئے جائیں گے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ پی پی۔ 120 کے

گرلز و بوائز سکولوں کی اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

* 1657: جناب محمد ایوب خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کے کتنے سکول مالی سال 18-2017 اور 19-2018 میں اپ گریڈ ہوئے؟

- (ب) اس عرصہ میں پی پی۔ 120 ٹوبہ ٹیک سنگھ کے کتنے گرلز و بوائز سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا ہے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

- (ج) پی پی۔ 120 ٹوبہ ٹیک سنگھ کے جو گرلز و بوائز سکول مالی سال 18-2017 یا موجودہ مالی سال 19-2018 میں اپ گریڈ ہوئے ہیں کیا وہاں سٹاف پورا ہے نیز اپ گریڈ ہونے والے سکولوں میں کلاسوں کا اجراء ہو چکا ہے اگر نہیں تو کب تک محکمہ ان سکولوں میں کلاسز کا اجراء کرنے اور سٹاف کی کمی کو دور کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں 28 سکولز مالی سال 2017-18 اور 2018-19 میں آپ گریڈ ہوئے۔

(ب) مالی سال 2017-18 اور 2018-19 کے دوران پی پی 120 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گیارہ گرلز و بوائز سکولوں کو آپ گریڈ کیا گیا ہے۔ آپ گریڈ ہونے والے سکولوں کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 183 گ ب کی آپ گریڈیشن فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے تعطل کا شکار ہے۔

(ج) پی پی 120 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گیارہ گرلز و بوائز آپ گریڈ ہونے والے سکولوں میں سے تین سکولوں میں اسامیوں کی منظوری ہو چکی ہے جبکہ باقی آٹھ سکولوں کی عمارات ابھی زیر تعمیر ہیں جن کی عنقریب تکمیل پر ان کی اسامیوں کا کیس منظوری کے لئے محکمہ خزانہ کو ارسال کر دیا جائے گا۔ جن تین سکولوں میں اسامیاں منظور ہو چکی ہیں وہاں کلاسز کا باقاعدہ آغاز ہو چکا ہے۔ مستقبل قریب میں ہونے والی نئی بھرتی اور حالیہ تبادلہ جات کا عمل مکمل ہونے کے بعد سٹاف کی کمی بڑی حد تک پوری کر دی جائے گی۔

صوبہ میں گرلز سکولوں میں مرد

ڈی ای او / اے ای او کی چیکنگ پالیسی سے متعلقہ تفصیلات

* 1678: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے سکولز خصوصی طور پر خواتین / گرلز سکول میں اساتذہ کی چیکنگ / ایڈمنسٹریشن کے لئے مرد AEOs / DEOs کو تعینات کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ خواتین / بچیوں کے سکولز میں مرد حضرات کی آمدورفت سے چادر اور چادر دیواری کے حقوق کی بجا آوری درست طور پر عمل میں لائی جانا ممکن نہ ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا محکمہ سکولز ایجوکیشن آئندہ گریڈز خواتین کے شعبہ میں انتظامی معاملات کے لئے خواتین کو تعینات کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) درست نہ ہے۔ البتہ خاتون AEO کی عدم دستیابی پر گریڈ سکولوں میں عارضی طور پر مرد AEO کو فرائض سونپے جاتے ہیں لیکن اس طرح کے معاملات بہت کم ہوتے ہیں۔ گریڈ سکولوں کو خاتون (AEO/DEO) EE ہی چیک کرتی ہیں اور بوائز سکولوں کو مرد (AEO/DEO) EE چیک کرتے ہیں۔ تاہم بوائز اور گریڈ ہائی سکولوں کو (DEO) SE چیک کرتا ہے۔ (DEO) SE مرد بھی ہو سکتا ہے اور خاتون بھی۔ اسی طرح CEO ضلع کے تمام سکولوں کو چیک کرتا ہے جو مرد بھی ہو سکتا ہے اور خاتون بھی۔

(ب) درست نہ ہے۔ ایسی صورت حال پیش نہیں آتی۔ چادر اور چار دیواری کا تحفظ ہر ممکن طریقے سے یقینی بنایا جاتا ہے۔

(ج) محکمہ سکول میں آفیسرز/اساتذہ کی براہ راست بھرتی PPSC کے ذریعے ہوتی ہے۔ اسی طرح محکمہ سکول گریڈ 16 تک بھرتی ایک وضع کارپالسی کے تحت کرتا ہے۔ ان اسامیوں میں مرد و خواتین درخواست دینے کے مجاز ہوتے ہیں اور ان کا انتخاب تعلیمی قابلیت اور تجربہ کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ محکمہ سکول نے تعلیمی معاملات چلانے کے لئے فیلڈ افسران کے انتخاب کے لئے سرچ کمیٹیاں بنائی ہوئی ہیں جن کے ذریعے انتظامی صلاحیت رکھنے والے مرد و خواتین کا انتخاب کیا جاتا ہے اور انہیں Dy. DEO، DEO اور CEO لگایا جاتا ہے۔ سکولوں میں بہتر تعلیمی معاملات، سہولیات کی فراہمی اور اساتذہ/سربراہ کی حاضری و کارکردگی کی نگرانی ان کے فرائض منصبی میں شامل ہے۔ جہاں تک گریڈ سکولوں کی نگرانی کے لئے خواتین افسران کی تعیناتی کا تعلق ہے تو اس حوالے سے کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

ضلع ملتان میں بچوں اور بچیوں کے لئے

پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1689: محترمہ سبین گل خان: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع ملتان میں بچوں اور بچیوں کے کتنے پرائمری، مڈل اور ہائی سکول ہیں؟
- (ب) ان سکولوں میں ٹیچنگ و نان ٹیچنگ سٹاف اور طلباء و طالبات کی تعداد کتنی ہے؟
- (ج) ان سکولوں میں اساتذہ کی منظور شدہ اسامیاں کتنی ہیں، کتنی اسامیوں پر اساتذہ اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں، کتنی اسامیاں کہاں کہاں خالی ہیں نیز کتنے طلباء پر ایک استاد مقرر ہے؟
- (د) اس ضلع میں کتنے سکول ہیں جو چار دیواری، واش رومز، بجلی اور کمپیوٹر لیب کے بغیر ہیں، کتنے سکولوں کی عمارتیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور کتنے سکولوں میں سولر ٹینل لگایا گیا ہے، تفصیل سے بیان کریں؟
- (ه) کیا حکومت ٹیچرز کی خالی اسامیاں پُر کرنے اور سکولوں میں مسنگ فسیلٹیز کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی کیا وجوہات ہیں نیز حکومت نے ٹیچرز بالخصوص فی میل ٹیچرز کو ان کے گھر کے قریب ترین تعینات کرنے کی کوئی پالیسی بنا رکھی ہے تو اس کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

- (الف) ضلع ملتان میں بوائز و گرلز سرکاری سکولوں کی کل تعداد 1314 ہے۔
- (ب) ضلع ملتان کے سکولوں میں ٹیچنگ و نان ٹیچنگ سٹاف اور طلباء و طالبات کی تفصیل درج ذیل ہے:

13,509	=	منظور شدہ ٹیچنگ سٹاف کی اسامیاں
2796	=	نان ٹیچنگ سٹاف کی تعداد
344697	=	طلباء و طالبات کی کل تعداد

(ج) ان سکولوں میں اساتذہ کی اسامیوں کی جملہ تفصیلات درج ذیل ہیں:

13509	=	منظور شدہ اسامیاں کی کل تعداد
12211	=	تعینات اساتذہ کی کل تعداد
1298	=	خالی اسامیوں کی کل تعداد

جن سکولوں میں یہ اسامیاں خالی ہیں ان کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تقریباً 35 طلباء کے لئے ایک استاد مقرر ہے۔

(د) ضلع ملتان کے صرف دو سکولوں کی چار دیواری کو حالیہ بارشوں اور آمدنیوں کی بناء پر نقصان پہنچا ہے۔ ضلع کے تمام سکولوں میں بجلی اور واش رومز کی سہولت موجود ہے۔ 163 سکولوں کی عمارتیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔ 268 سکولوں میں سولر پینل نصب ہو چکے ہیں جبکہ 459 سکولوں میں سولر پینلز کی تنصیب کا کام جاری ہے۔ ضلع کے 152 سکولوں میں کمپیوٹر لیب درکار ہے جس کی سکول وار تفصیل درج ذیل ہے:

27	=	بوائز ایلیمینٹری
97	=	گرلز ایلیمینٹری
28	=	سیکنڈری بوائز اینڈ گرلز
152	=	کل تعداد

(ه) حکومت ضلع ملتان کے سکولوں میں اساتذہ کی خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکامات کی روشنی میں تبادلہ جات سے پابندی اٹھالی گئی ہے اور درخواستوں کی چھان بین کا عمل جاری ہے۔ توقع ہے کہ موسم گرما کی جاری چھٹیوں کے دوران ضلع ملتان کے سکولوں میں اساتذہ کی خالی اسامیاں پُر کر دی جائیں گی۔ محکمہ سکولز ایجوکیشن کے تبادلہ جات کی پالیسی کے مطابق دور دراز سکولوں میں تعینات خواتین اساتذہ اپنے گھروں کے قریب سکولوں میں تبادلہ کروانے کے لئے درخواست جمع کروا سکتی ہیں۔ اس پالیسی کے مطابق خواتین اساتذہ کے تبادلہ جات کئے جا رہے ہیں۔ حکومت سکولوں میں بنیادی سہولیات مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس ضمن میں 2019-20 کی ADP میں 255 ملین روپے رکھے گئے ہیں جو اگلے تمام اضلاع کو جاری کر دیئے جائیں گے۔

ضلع چنیوٹ میں گرلز ہائی سکولز کی تعداد اور ان میں عارضی اور مستقل ہیڈ مسٹریس کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*1749: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع چنیوٹ میں کتنے گرلز ہائی سکول ہیں۔ ان کے نام اور جگہ بتائیں؟
 - (ب) ان سکولوں میں کیا مستقل ہیڈ مسٹریس تعینات ہیں، جن میں عارضی ہیڈ مسٹریس کام کر رہی ہیں تو ان کے سکولوں کے نام بتائیں؟
 - (ج) ان سکولوں میں کون کون سی اسامیاں ٹیچنگ کیڈر کی خالی ہیں؟
 - (د) ان سکولوں کی مسنگ فسیلٹیز کون کون سی ہیں؟
 - (ه) حکومت کب تک ان سکولوں میں مستقل ہیڈ مسٹریس تعینات کرنے اور خالی ٹیچنگ کیڈر کی اسامیاں پر کرنے، مسنگ فسیلٹیز فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟
- وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

- (الف) ضلع چنیوٹ میں سرکاری گرلز ہائی و ہائر سیکنڈری سکولوں کی تعداد 31 ہے۔ ان سکولوں کے نام اور جگہ کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) ضلع چنیوٹ کے 16 سرکاری گرلز ہائی و ہائر سیکنڈری سکولوں میں مستقل پرنسپل اور ہیڈ مسٹریس تعینات ہیں۔ پندرہ سکولوں میں مستقل ہیڈز تعینات نہ ہیں تاہم ان سکولوں کا نظام چلانے کے لئے عارضی بنیادوں پر ہیڈ مسٹریس تعینات کی گئی ہیں۔ ان سکولوں کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) ضلع چنیوٹ کے سرکاری گرلز ہائی و ہائر سیکنڈری سکولوں میں ٹیچنگ کیڈر کی مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں۔

(1) DM (EST)

(2) PET (EST)

(3) Sci, Math (EST)

(4) Sci (SST)

(د) ضلع چنیوٹ کے تمام سرکاری گریڈز ہائی و ہائر سیکنڈری سکولوں میں جملہ بنیادی سہولیات موجود ہیں۔

(ه) حکومت ان سکولوں میں PPSC کے ذریعے براہ راست بھرتی، تبادلہ جات اور پروموشن کے ذریعے سے مستقل ہیڈ مسٹریں تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس ضمن میں ضروری کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔ توقع ہے کہ مستقبل قریب میں مذکورہ سکولوں میں مستقل بنیادوں میں ہیڈ مسٹریں تعینات کر دی جائیں گی۔ مذکورہ سکولوں میں تمام سہولیات پوری ہیں۔

پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کے قیام اور بورڈ آف گورنرز

کے افسران کی تعداد سے متعلق تفصیلات

*1767: چودھری اشرف علی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ کا قیام کب عمل میں لایا گیا اور اس کے بورڈ آف گورنرز کون کون سے افسران و ماہرین پر مشتمل ہیں؟

(ب) پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ میں کون کون سے شعبہ جات ہیں اور یہ شعبہ جات کون کون سے امور سرانجام دیتے ہیں؟

(ج) پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ نے اپنے قیام سے آج تک کس کس جماعت کے سلیبس کو کتنی مرتبہ revise کیا ہے؟

(د) پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ کے سال 17-2016، 18-2017 اور 19-2018 کے آمدن و اخراجات کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس):

(الف) پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ کا قیام مورخہ 12-نومبر 2014 کو سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ نوٹیفکیشن نمبر 12/2014 (ER-II) کے تحت عمل میں آیا۔ Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

بورڈ آف گورنرز میں شامل افسران و ماہرین کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ میں درج ذیل پانچ شعبہ جات ہیں۔

- 1- شعبہ انتظامیہ
- 2- شعبہ پروڈکشن
- 3- شعبہ فنانس
- 4- شعبہ نصاب
- 5- شعبہ مسودات

یہ شعبہ جات جو امور سرانجام دیتے ہیں ان کی تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)

1) پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ نے اپنے قیام سے لے کر اب تک ماہرین کی شمولیت اور مشاورت سے، سکیم آف سٹڈیز برائے جماعت نرسری (ECE) تا بارہویں مرتب کی اور درج ذیل مضامین / درجات کے نصاب مرتب کئے ہیں جن کو ایک مرتبہ revise کیا گیا ہے۔

- 1- اردو (اول تا دہم)
- 2- ریاضی (اول تا دہم)
- 3- جزل نالج (اول تا دوم)
- 4- سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (سوم تا ہشتم)
- 5- معاشرتی علوم (سوم تا ہفتم)
- 6- انگلش (ششم تا دہم)
- 7- تاریخ (ششم تا ہشتم)
- 8- جغرافیہ (ششم تا ہشتم)
- 9- کمپیوٹر اینڈ ایکسپیکشن (ششم تا ہشتم)
- 10- فزکس (نہم تا دہم)
- 11- کیمسٹری (نہم تا دہم)
- 12- بیالوجی (نہم تا دہم)
- 13- زراعت (ششم تا دہم)
- 14- مطالعہ پاکستان (نہم تا دہم)
- 15- کمپیوٹر سائنس اینڈ انفارمیشن ٹیکنالوجی (نہم تا دہم)
- 16- جزل ریاضی (نہم تا دہم)

(د) متعلقہ سالوں کے دوران پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	سال	آمدن (ملین روپے)	اخراجات (ملین روپے)
1-	2016-17	4,839.850	4,644.393
2-	2017-18	6,559.900	6,142.300
3-	2018-19	7,240.234	6,855.534

بہاولپور قصبہ ہتھیجی کے گورنمنٹ گرلز مڈل سکول کو

ہائی سکول کا درجہ دینے کے بعد ڈاؤن گریڈ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*1780: ملک خالد محمود بابر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ قصبہ ہتھیجی (بہاولپور) میں گورنمنٹ ڈگری کالج برائے خواتین چل رہا ہے مگر اس قصبہ میں گرلز ہائی سکول نہیں ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس قصبہ کے گورنمنٹ گرلز مڈل سکول کو ہائی کا درجہ دیا تھا جس میں کلاسز بھی دو سال جاری رہیں اب سکول کو دوبارہ ڈاؤن گریڈ کر کے مڈل کا بنادیا گیا ہے؟

(ج) اس سکول کو ڈاؤن گریڈ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(د) کیا حکومت اس سکول کا ہائی کا درجہ بحال کر کے نہم اور دہم کی کلاسز جاری رکھنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) درست ہے۔ قصبہ ہتھیجی (بہاولپور) میں گورنمنٹ گرلز ڈگری کالج برائے خواتین چل رہا ہے جبکہ اس قصبہ میں گرلز ہائی سکول نہ ہے۔ تاہم "انصاف سکول پروگرام (بعد از دوپہر)" کے تحت گورنمنٹ گرلز مڈل سکول ہتھیجی میں نہم و دہم کی کلاسز جاری ہیں اور اس وقت 61 طالبات زیر تعلیم ہیں۔

(ب) درست نہ ہے۔ سابق وزیر اعلیٰ پنجاب نے گورنمنٹ گرلز مڈل سکول ہتھیجی کو ہائی کا درجہ نہیں دیا تھا بلکہ اس سکول میں بعد از دوپہر کلاسز (ڈبل شفٹ) کا اجراء کیا گیا تھا جو تقریباً ایک سال تک چلا تھا کیونکہ طالبات کی مطلوبہ تعداد پوری نہ تھی۔ تاہم موجودہ حکومت نے مذکورہ سکول میں "انصاف سکول پروگرام" (بعد از دوپہر) کے تحت نہم و دہم کی کلاسز کا اجراء کیا اور اس وقت 61 طالبات زیر تعلیم ہیں۔

(ج) جواب جز (ب) میں وضاحت کر دی گئی ہے۔

(د) مالی سال 19-2018 میں مبلغ -/76,92,900 روپے کے فنڈز ایکسپنڈیٹنگ بہاولپور کو جاری کر دیئے گئے ہیں اور سکول کو ہائی کادر جہ دے دیا گیا ہے۔ اس وقت ہائی سکول کی عمارت زیر تعمیر ہے۔ عمارت کی تکمیل کے بعد سکول میں نہم و دہم کی کلاسز صبح کے وقت کر دی جائیں گی۔

ضلع خانیوال: پی پی۔ 209 میں

بچیوں کے سکولز میں سہولیات کی عدم فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

*1785: محترمہ شاہدہ احمد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔ 209 ضلع خانیوال میں بچیوں کے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز کی بلڈنگ کافی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں جو کہ تعمیرات کے مراحل میں ہیں، کافی عرصہ سے ان کی طرف توجہ نہ دی جا رہی ہے ان کی تعداد و تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) پی پی۔ 209 خانیوال میں بچیوں کے کتنے سکولز میں Examination Hall یا ملٹی پرپز ہال کی سہولیات کن کن سکولز میں موجود ہیں تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) پی پی۔ 209 خانیوال کے کتنے بچیوں کے سکولز میں بجلی کی سہولت موجود نہ ہے اور ایسے کتنے سکولز میں سولر پینل لگائے گئے ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) درست نہ ہے۔ حلقہ پی پی۔ 209 ضلع خانیوال میں گرلز سکولوں کی تعداد 62 ہے۔ ان میں سے کسی بھی سکول کی عمارت ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہ ہے اور تمام عمارات درست حالت میں ہیں۔

(ب) حلقہ پی پی۔ 209 خانیوال میں کسی بھی گرلز سکول میں امتحانی ہال یا کثیر المقاصد ہال موجود نہ ہے۔

(ج) پی پی۔ 209 ضلع خانیوال میں موجود 62 سکولوں میں سے 60 گرلز سکولوں میں بجلی کی سہولت موجود ہے تاہم دو گرلز سکولز میں الیکٹرک پول دور ہونے کی وجہ سے واپڈا کنکشن ممکن نہ ہے لہذا وہاں پر سولر پینل لگائے گئے ہیں۔

رحیم یار خان پی پی۔ 264 میں بوائز و گرلز ہائی سکولز

میں ہیڈ ماسٹرز کی تعیناتی سے متعلقہ تفصیلات

*1810: سید عثمان محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پی پی۔ 264 رحیم یار خان میں کتنے بوائز و گرلز ہائی سکولز ہیں ان سکولز میں ہیڈ ماسٹر کی کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) مذکورہ سکولز میں کتنے ایسے سکولز ہیں جن میں میل / فی میل ہیڈ ماسٹر گریڈ 17 یا 18 کی پوسٹ ہے اور وہاں پر جونیئر گریڈ کے ہیڈ ماسٹر / انچارج کب سے تعینات کئے گئے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) کیا حکومت جن سکولز میں جونیئر گریڈ کے انچارج تعینات ہیں ان سکولز میں مستقل ہیڈ ماسٹر تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو جو بات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس):

(الف) پی پی۔ 264 رحیم یار خان میں سرکاری بوائز و گرلز ہائی سکولوں کی تعداد انیس ہے ان سکولوں کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ دس بوائز سینڈری اور دو گرلز سینڈری سکولوں میں ہیڈ ماسٹر / ہیڈ مسٹریس کی اسامیاں خالی ہیں۔ یہ اسامیاں جب سے خالی ہیں اس کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ حلقہ کے بوائز سکولوں میں گریڈ 19 کی دو اسامیاں، گریڈ 18 کی پانچ اسامیاں اور گریڈ 17 کی تین اسامیاں خالی ہیں اسی طرح گرلز سکولوں میں گریڈ 17 اور 18 کی ایک ایک اسامی خالی ہے۔ ان سکولوں میں جونیئر گریڈ کے ہیڈ ماسٹر / انچارج تعینات ہیں ان کی تاریخ تعیناتی کی تفصیل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) حکومت ان سکولوں میں PPSC کے ذریعے براہ راست بھرتی، تبادلہ جات اور پروموشن کے ذریعے مستقل ہیڈ ماسٹرز / ہیڈ مسٹریں تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس ضمن میں ضروری کارروائی عمل میں لائی جا رہی ہے۔ توقع ہے کہ مستقبل قریب میں مذکورہ سکولوں میں مستقل بنیادوں پر ہیڈ ماسٹرز / ہیڈ مسٹریں تعینات کر دیئے جائیں گے۔

سرگودھا: پی پی پی-72 میں سکولز کی تعداد اور بنیادی سہولیات سے متعلقہ تفصیلات

* 1841: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-72 سرگودھا میں کتنے سرکاری پرائمری، مڈل اور ہائی سکول اور ہائر سیکنڈری سکولز ہیں، مکمل تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-72 کے سرکاری سکولز میں بنیادی سہولیات ٹیچر، پانی، بجلی، چار دیواری، فرنیچر اور سٹاف سے مکمل طور پر محروم ہیں۔

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک یہ سہولیات مہیا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس):

(الف) حلقہ پی پی-72 سرگودھا میں 229 سرکاری سکولز ہیں جن میں 102 بوائز اور 127 گرلز سکولز ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

ہائر سیکنڈری سکولز:	بوائز	01	گرلز	01
ہائی سکولز:	بوائز	16	گرلز	06
مڈل سکولز:	بوائز	12	گرلز	17
پرائمری سکولز:	بوائز	74	گرلز	103
ٹوٹل		102		127

(ب) حلقہ پی پی-72 سرگودھا کے تمام بوائز / گرلز سکولوں میں ٹیچرز، پانی، بجلی، چار دیواری، فرنیچر اور سٹاف کی سہولیات موجود ہیں۔ ایک سکول گورنمنٹ پرائمری سکول ہاتھی ونڈ میں چار دیواری جزوی طور پر نامکمل ہے۔ ایک سکول گورنمنٹ پرائمری سکول کوٹھی امیر چند میں لیٹرین میسر نہ ہے۔ سٹاف کی تفصیل درج ذیل ہے:

منظور شدہ اسامیاں = 1833

ورکنگ اسامیاں = 1485

خالی اسامیاں = 348

(ج) گورنمنٹ پرائمری سکول ہاتھی ونڈ میں چار دیواری جزوی طور پر نامکمل ہے جو نئے مالی سال میں مکمل کر دی جائے گی۔ گورنمنٹ پرائمری سکول کوٹھی امیر چند میں لیٹرین میسر نہ ہے جو نئے مالی سال میں تعمیر کر دی جائے گی۔ اساتذہ کی 348 خالی اسامیاں آئندہ ہونے والی بھرتی میں پالیسی کے مطابق پُر کر دی جائیں گی۔

ضلع لاہور میں پرائمری سکولز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1860: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع لاہور میں کتنے پرائمری سکولز ہیں؟
 - (ب) ان پرائمری سکولز کے اساتذہ کی تعداد کتنی ہے؟
 - (ج) لاہور کے ان پرائمری سکولز میں اس وقت کتنے بچے زیر تعلیم ہیں؟
 - (د) پرائمری سکول میں کتنے بچوں کے لئے ایک استاد موجود ہے؟
 - (ه) حکومتی پالیسی کے مطابق پرائمری سکول میں کتنے بچوں کے لئے ایک استاد ہونا چاہئے؟
- وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس):

- (الف) ضلع لاہور میں اس وقت پرائمری سکولوں کی کل تعداد 531 ہے۔
- (ب) ضلع لاہور کے پرائمری سکولوں میں اساتذہ کی کل تعداد 3229 ہے۔
- (ج) ضلع لاہور کے ان پرائمری سکولوں میں اس وقت 115280 بچے زیر تعلیم ہیں۔

- (د) ضلع لاہور کے پرائمری سکولوں میں 36 بچوں کے لئے ایک استاد موجود ہے۔
 (ه) حکومتی پالیسی کے مطابق پرائمری سکول میں 40 بچوں کے لئے ایک استاد ہونا چاہئے۔

بہاولپور: پی پی-251 میں بوائز و گرلز ہائی سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

* 1892: ملک خالد محمود بابر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) پی پی-251 بہاولپور میں کتنے بوائز و گرلز ہائی سکول کہاں کہاں ہیں؟
 (ب) ان میں منظور شدہ اسامیاں ٹیچرز کی کتنی ہیں اور کتنی خالی ہیں؟
 (ج) ان میں کون کون سی مسنگ فسیلٹیز ہیں؟
 (د) ان میں کیا سائنس لیبرز اور سائنس ٹیچرز تعینات ہیں؟
 (ه) ان کی بلڈنگ طالب علموں کی تعداد کے مطابق پوری ہے؟
 (و) کیا حکومت ان سکولوں کی تمام بنیادی سہولیات اور ٹیچرز کی کمی پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟
 وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس):

- (الف) پی پی-251 بہاولپور میں سرکاری ہائی سکولوں کی تعداد 9 ہے جن میں 8 بوائز سکولز اور ایک گرلز سکول ہے۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
 (ب) ان سکولوں میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 186 ہے جبکہ 23 اسامیاں خالی ہیں۔
 (ج) ان سکولوں میں بنیادی سہولیات موجود ہیں تاہم مندرجہ ذیل تین سکولوں میں فرنیچر کی کمی ہے۔

1 گورنمنٹ ہائی سکول کوئلہ موہی خان تحصیل احمد پور شرقیہ۔

2 گورنمنٹ ہائی سکول نوشہرہ تحصیل احمد پور شرقیہ۔

3 گورنمنٹ ہائی سکول جانو والا تحصیل احمد پور شرقیہ۔

- (د) مذکورہ حلقہ کے تمام سکولوں میں سائنس لیبرز اور سائنس ٹیچرز موجود ہیں۔
 (ه) مذکورہ حلقہ کے سکولوں کی بلڈنگ طالب علموں کی تعداد کے مطابق پوری ہے۔

(و) ان سکولوں میں بنیادی سہولیات موجود ہیں اور جن سکولوں میں ٹیچرز کی کمی ہے وہاں بذریعہ تبادلہ / پروموشن ٹیچر مہیا کر دیئے جائیں گے۔

گورنمنٹ سٹی ہائی سکول میاں میر پنڈا پر مال لاہور

کارقبہ، طالبات اور ٹیچرز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*1985: محترمہ عینہ فاطمہ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ سٹی ہائی سکول میاں میر پنڈا پر مال لاہور کتنے رقبہ پر مشتمل ہے۔ کتنے رقبہ پر سکول کی بلڈنگ ہے اور کتنا رقبہ خالی پڑا ہے؟

(ب) مذکورہ سکول میں طالبات کی تعداد کتنی ہے اور ٹیچرز کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ سکول کے چاروں اطراف سکول کے رقبہ پر قبضہ کر کے مکانات بنائے ہوئے ہیں؟

(د) مذکورہ سکول کو 2017 سے لے کر اب تک کتنا فنڈ دیا گیا ہے۔ مدوار تفصیل فراہم کریں؟

(ه) کیا حکومت سکول کے رقبہ پر ناجائز قابضین کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) گورنمنٹ سٹی ہائی سکول میاں میر پنڈا پر مال لاہور کا کل رقبہ آٹھ کنال پر مشتمل ہے۔

چار کنال پر سکول کی بلڈنگ قائم ہے جبکہ چار کنال رقبہ uncovered ہے۔

(ب) سکول ہذا میں طالبات کی تعداد 352 ہے جبکہ طلباء کی تعداد 194 ہے۔ مذکورہ سکول میں ٹیچرز کی تعداد 17 ہے۔

(ج) درست نہ ہے۔

(د) مذکورہ سکول کو 2017 لے کر اب تک جو فنڈ ملا اس کی مدوار تفصیل درج ذیل ہیں:

سال	سیلری بجٹ	نان سیلری بجٹ	ٹوٹل
2017-18	1,26,84,334 روپے	5,80,413 روپے	1,32,64,747 روپے
2018-19	1,37,85,620 روپے	5,38,335 روپے	1,43,23,95 روپے

(ه) جواب جُز (ج) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

صوبہ پنجاب میں تعلیمی سال کے لئے

درسی کتب کی قیمتوں میں اضافہ سے متعلقہ تفصیلات

* 2202: جناب محمد عبداللہ وڑائچ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں نیا تعلیمی سال یکم اپریل 2019 سے شروع ہو چکا ہے لیکن پانچ لاکھ طلباء کو مفت کتابوں سے محروم کر دیا گیا ہے؟

(ب) اگر جواب درست ہے کہ تو مفت کتابیں مہیا نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں آیا یہ فیصلہ پالیسی میں کسی تبدیلی کی بناء پر کیا گیا ہے؟

(ج) کتنے طالب علموں کو مفت کتابیں مہیا کی گئی ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ ایک طرف پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ نے درسی کتب کی قیمتوں میں 25 سے 30 فیصد اضافہ کر دیا ہے جس سے طلبہ کے والدین پر تعلیمی اخراجات میں اضافہ کیا گیا اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) صوبہ پنجاب میں تعلیمی سال یکم اپریل سے شروع ہوتا ہے۔ محکمہ سکولز ایجوکیشن نے اپنے ذیلی ادارہ PMIU-PESRP کے ذریعے تعلیمی سال 20-2019 کے دوران 35.09 ملین درسی کتب پنجاب کے 36 اضلاع کے چیف ایگزیکٹو آفیسرز (ڈی ای اے) کے توسط سے سرکاری سکولوں کے طلباء و طالبات کو مفت فراہم کی ہیں۔ یہ بات درست نہ ہے کہ پانچ لاکھ طلباء کو مفت کتابوں سے محروم کیا گیا ہے۔

پنجاب کے سرکاری سکولوں میں تعلیمی سال کے دوران طلباء کو کتب کی فراہمی ایک مسلسل عمل ہے۔ داخلہ مہم کی وجہ سے پنجاب کے سرکاری سکولوں میں کتب کی اضافی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے PMIU نے پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ کو 1.5 ملین درسی کتب کی پرنٹنگ اور سپلائی کا آرڈر مورخہ 13 جون 2019 کو دیا ہے۔ پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ نے اضافی کتابیں پرنٹ کر کے طلباء میں تقسیم کرنے کے لئے اضلاع میں پہنچانا شروع کر دی ہیں۔ اس امر کو یقینی بنایا جا رہا ہے کہ ہر طالب علم کو درسی کتب فوری فراہم کی جائیں۔

(ب) جواب ج: (الف) میں تفصیل سے وضاحت کر دی گئی ہے۔ مفت کتابوں کی پالیسی میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہ کی گئی ہے۔

(ج) سکول انفارمیشن سسٹم (SIS) جون 2019 کے مطابق سکول ایجوکیشن کے ذیلی ادارہ PMIU نے پنجاب کے سرکاری سکولوں کے 11.32 ملین طلباء (کلاس کچی تا دہم) کو 35.09 ملین مفت درسی کتب فراہم کی۔ مزید 1.5 ملین درسی کتب پنجاب کے اضلاع میں تقسیم کی جا رہی ہیں۔

(د) یہ بات درست نہ ہے کہ درسی کتب کی قیمتوں میں 25 سے 30 فیصد اضافہ کر دیا گیا ہے۔ درسی کتب کی قیمت میں پچھلے سال کی نسبت اوسطاً 25 سے 30 فیصد کی بجائے 9.24 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ حکومت کی کاوش رہی ہے کہ کتب سازی میں استعمال ہونے والی تمام اشیاء (کاغذ، سیاہی، گلو وغیرہ) کی قیمت میں اضافے کا اثر کتب کی قیمت پر کم سے کم ہو۔ تعلیم کو عوام الناس کی پہنچ میں رکھنے کے لئے اس سال بھی مارکیٹ کی مہنگائی کے باوجود کتب کی قیمتوں میں معمولی اضافہ ہوا۔ طلباء کو معیاری اور سستی نصابی کتب کی فراہمی حکومت کی اولین ترجیح رہی ہے۔ نصابی کتب کی سابقہ اور موجودہ تعلیمی سال کی قیمتوں کا موازنہ سرکاری ویب سائٹ (www.pctb.punjab.gov.pk) پر بھی موجود ہے۔ طلباء اور والدین کو گراں فروشوں سے بچنے کے لئے مندرجہ بالا سرکاری ویب سائٹ سے راہنمائی حاصل کرنے کے لئے میڈیا میں بھی اشتہار دیا گیا تھا۔

ضلع جہلم تحصیل سوہادہ میں سکولوں

اور کالجوں کی تعداد اور اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

* 2421: محترمہ سہرینہ جاوید: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع جہلم تحصیل سوہادہ میں آبادی کے لحاظ سے کتنے سکول ہیں؟
 (ب) کیا ان تمام تعلیمی اداروں میں سٹاف تعلیمی حق اور فرائض سرانجام دے رہے ہیں؟
 (ج) اس ضلع کے کتنے سکول کوئٹل اور ہائی کادر جہ دیا جا رہا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس):

(الف) تحصیل سوہادہ ضلع جہلم میں 245 گرلز و بوائز سکولز ہیں جو آبادی کے لحاظ سے پورے ہیں۔

(ب) تحصیل سوہادہ ضلع جہلم کے تمام سکولوں میں سٹاف اپنے فرائض سرانجام دے رہے ہیں۔

(ج) ضلع جہلم میں جن سکولز کو اپ گریڈ کیا جا رہا ہے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

پرائمری سے ایلیمنٹری:

- 1- گورنمنٹ ماڈل پرائمری سکول بوڑا پنڈی تحصیل دیہہ ضلع جہلم
- 2- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول وٹالیاں تحصیل دیہہ ضلع جہلم
- 3- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول ملیار تحصیل پی ڈی خان ضلع جہلم
- 4- گورنمنٹ ماڈل پرائمری سکول کھوتیاں چالپ تحصیل پی ڈی خان ضلع جہلم
- 5- گورنمنٹ ماڈل پرائمری سکول حیاں تحصیل سوہادہ ضلع جہلم
- 6- گورنمنٹ ماڈل پرائمری سکول ڈوئیاں تحصیل دیہہ ضلع جہلم
- 7- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول جہراں تحصیل وٹالیاں ضلع جہلم
- 8- گورنمنٹ ماڈل پرائمری سکول مہی داں تحصیل پی ڈی خان ضلع جہلم
- 9- گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول مہل تحصیل پی ڈی خان ضلع جہلم

ایلیمنٹری سے ہائی:

- 1- گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول مد کالس تحصیل دینہ ضلع جہلم
- 2- گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول بھبہ تحصیل و ضلع جہلم
- 3- گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول بیر فقیراں تحصیل و ضلع جہلم
- 4- گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول حیال تحصیل سوہاہہ ضلع جہلم
- 5- گورنمنٹ پوائنٹ ایلیمنٹری سکول بھوالہ کلاں تحصیل و ضلع جہلم
- 6- گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول رڈیالہ جنگو تحصیل و ضلع جہلم
- 7- گورنمنٹ پوائنٹ ایلیمنٹری سکول ڈھڈی پھپھرا تحصیل پی ڈی خان ضلع جہلم

ہائی سے ہائر سیکنڈری :

- 1- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول بھوالہ کلاں تحصیل و ضلع جہلم
- 2- گورنمنٹ ہائی سکول ملیار تحصیل پی ڈی خان ضلع جہلم
- 3- گورنمنٹ گرلز ہائی سکول بھوالہ کلاں تحصیل و ضلع جہلم

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ڈیرہ غازی خان: پی پی-290 میں

سکولوں کی تعداد اور مسنگ فسیلیٹیز سے متعلقہ تفصیلات

315: سردار احمد علی خان دریشک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) حلقہ پی پی-290 ڈی جی خان میں کتنے ہائی، مڈل، پرائمری اور ہائر سیکنڈری سکولز ہیں؟
- (ب) کیا مذکورہ سکولز حلقہ کی آبادی کے مطابق ہیں؟
- (ج) ان سکولوں میں مسنگ فسیلیٹیز اور کتنی اسامیاں خالی ہیں؟
- (د) کن کن سکولوں میں عمارت / کمرہ جات کی کمی ہے؟
- (ه) تو کیا حکومت نئے سکول قائم کرنے، مسنگ فسیلیٹیز فراہم کرنے، خالی اسامیاں پُر کرنے اور عمارت کی کمی پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) حلقہ پی پی۔290 ڈی جی خان میں سرکاری سکولوں کی تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے:

تعداد	سکول کیوں
1	ہائیر سیکنڈری سکول
13	ہائی
32	ایلیمنٹری
165	پرائمری
211	کل تعداد

(ب) حلقہ پی پی۔290 میں سکولز آبادی کے لحاظ سے کم ہے۔

(ج) حلقہ پی پی۔290 کے 60 سکولوں میں بنیادی سہولیات کی کمی ہے مذکورہ حلقہ کے

سکولوں میں ٹیچنگ سٹاف کی 122 اور نان ٹیچنگ سٹاف کی 49 اسامیاں خالی ہیں۔

(د) حلقہ پی پی۔290 کے درج ذیل سکولوں میں مزید کمرہ جات درکار ہیں۔

نمبر شمار	سکولوں کے نام	تعداد کمرہ جات
1-	گورنمنٹ ہائی سکول سرور والی	8
2-	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول کوڈا بھو چھری	5
3-	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول پائیگاں	19
4-	گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سخی سرور	10
5-	گورنمنٹ ہائی سکول لوہار والا	8
6-	گورنمنٹ ہائی سکول راہی گاج	2
7-	گورنمنٹ ہائی سکول مکوٹے والا	5
8-	گورنمنٹ ہائی سکول روگھن	5
9-	گورنمنٹ ہائیر سیکنڈری سکول سخی سرور	3
	فٹل	65

مذکورہ حلقہ میں گورنمنٹ بوائز پرائمری سکول sohrin koh کی عمارت زیر تعمیر ہے

جبکہ باقی تمام سکولوں کی اپنی عمارات ہیں۔

(ه) حکومت مذکورہ حلقہ میں نئے سکول قائم کرنے اور بنیادی سہولیات کی فراہمی کا ارادہ

رکھتی ہے 2019-20 کی ADP میں بنیادی سہولیات کی مد میں فنڈز رکھے گئے ہیں جو

عنقریب اضلاع کو جاری کر دیئے جائیں گے وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکامات کی روشنی میں

اساتذہ کے تبادلہ جات پر سے پابندی اٹھالی گئی ہے اور درخواستوں کی چھان بین کا عمل جاری ہے توقع ہے کہ مذکورہ حلقہ کے سکولوں میں خالی اسامیوں پر اساتذہ تعینات کر دیئے جائیں گے۔

گرلز گائیڈ اور بوائز سکاؤٹس کی تنظیموں کے لئے مختص فنڈز سے متعلق تفصیلات

337: محترمہ شاہینہ کریم: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گرلز گائیڈ اور بوائز سکاؤٹس کی تنظیموں کے لئے ضلع کی سطح پر کتنا فنڈ مختص ہے؟

(ب) گزشتہ سال ڈیرہ غازی خان میں گرلز گائیڈز اور بوائز سکاؤٹس کو کتنا فنڈ دیا گیا؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) گرلز گائیڈ اور بوائز سکاؤٹس کی تنظیموں کو محکمہ سکول ایجوکیشن کی طرف سے گرانٹ

ان ایڈ دی جاتی ہے مالی سال 19-2018 کے دوران گرلز گائیڈ ایسوسی ایشن پنجاب

برانچ کے لئے ایک کروڑ 70 لاکھ روپے کا بجٹ رکھا گیا ہے جس کی ضلع وار تقسیم اپوان

کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ اسی طرح پنجاب بوائز سکاؤٹس ایسوسی ایشن کے لئے ایک

کروڑ بیس لاکھ روپے جاری کئے گئے ہیں۔ جو ڈویژن کی سطح پر سٹاف کی تنخواہوں کی مد

د میں استعمال ہوئے۔ بوائز سکاؤٹس ایسوسی ایشن کا ضلع کی سطح پر سٹاف اعزازی طور پر

تعینات ہے اور انہیں کوئی تنخواہ نہیں دی جاتی۔

(ب) مالی سال 19-2018 کے دوران گرلز گائیڈ ایسوسی ایشن ضلع ڈیرہ غازی خان برانچ

کے لئے تقریباً پونے 4 لاکھ روپے (3,76,640) مختص کئے گئے جبکہ پنجاب بوائز

سکاؤٹس ایسوسی ایشن کے لئے تنخواہوں کی مد میں تقریباً -/3,98,744 روپے دیئے

گئے۔

ضلع سیالکوٹ میں درجہ چہارم کی اسامیوں سے متعلق تفصیلات

403: رانا محمد افضل: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں سال 2018 میں درجہ چہارم کی کتنی سیٹوں پر بھرتی کی گئی؟

(ب) کیا تحصیل پسرور میں کی گئی بھرتیوں پر کوئی محکمہ انکوائری ہوئی تو اس کا کیا نتیجہ نکلا؟
وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) ضلع سیالکوٹ نے درجہ چہارم کی 247 اسامیوں پر بھرتی کا اشتہار مورخہ 08.09.2017 کو دیا جن میں سے 197 اسامیوں پر بھرتی کی گئی۔

(ب)

1 بحوالہ ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (مردانہ) تحصیل پسرور کے مطابق تحصیل پسرور میں 19 اسامیوں کا اشتہار آیا جن میں سے 17 اسامیوں پر بھرتی ہوئی جن پر کوئی بھی محکمہ انکوائری یا شکایت نہ ہے۔

2 بحوالہ ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (زنانہ) تحصیل پسرور کے مطابق تحصیل پسرور میں 78 اسامیوں کا اشتہار شائع ہو جس پر 61 اسامیوں پر بھرتی ہوئی بھرتی کا عمل جاری تھا کہ لاہور ہائی کورٹ کی جانب سے رٹ پٹیشن نمبر 128396/2018 بجانب عرفان غوث گورنمنٹ آف پنجاب کے تحت لاہور ہائی کورٹ نے مورخہ 05.01.2018 کو Stay Order جاری کر دیا جس کی وجہ سے بھرتی کا عمل وقتی طور پر روک دیا گیا۔

دُنیا اخبار میں شائع حافظ محمد شہر و ولد ذوالفقار علی کی تقرری بطور درجہ چہارم ملازم کے خلاف خبر پر ڈی سی سیالکوٹ نے ایک انکوائری کمیٹی تشکیل دی جس نے انکوائری کے بعد ایک تفصیلی رپورٹ نمبری: 1604 بتاریخ 06.02.2018 کے تحت مندرجہ ذیل آفیسران کے خلاف سفارشات پیش کیں۔

i. مسات غلام صغریٰ BS-18 ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (زنانہ) پسرور۔

ii. مسات فرواہ تول BS-17 ایڈیشنل چارج بطور ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر (زنانہ) پسرور۔

iii. مسٹر اعجاز احمد باجوہ (JC) دفتر Dy. D.E.O(W) Pasrur

iv. مسٹر جاوید اقبال باجوہ (JC) دفتر Dy. D.E.O(W) Pasrur

مندرجہ بالا ملازمین (iii, iv) جن کی اتھارٹی CEO(DEA)SKT ہے کے خلاف Peeda Act 2006 کے تحت کارروائی کے بعد ملازمین کو exonerate کر دیا گیا جبکہ حافظ محمد شہر و ولد ذوالفقار علی کی تقرری بطور درجہ چہارم ملازم آرڈر نمبری 1 بتاریخ 01.01.2018 کے تحت لائی گئی تھی۔ جس کی محکمہ کارروائی عمل میں لانے کے بعد اُس کے تقرری آرڈر 344 بتاریخ 31.01.2018 کے تحت منسوخ کر دیئے

گئے تھے۔ بعد ازاں ملازم مذکور نے محکمہ کے خلاف عدالت عالیہ لاہور ہائی کورٹ میں رٹ پٹیشن نمبری 6927/2019 دائر کی ہوئی ہے جو کہ زیر سماعت ہے۔ مندرجہ بالا آفیسران کی انکوائری نمبر ENQ/532 مورخہ 28.02.2018 کے تحت سیکرٹری سکولز لاہور کو ارسال کر دی گئی جو کہ تاحال زیر سماعت ہے۔ 17 درخواست دہندگان برائے درجہ چہارم نے ہائی کورٹ میں رٹ پٹیشن نمبر 228051 محکمہ کے خلاف دائر کی۔ جس میں انہوں نے مؤقف اپنایا کہ ڈپٹی ڈی ای او زنانہ تحصیل پسرور ہمیں میرٹ پر آنے کے باوجود تقرری آرڈر جاری نہیں کر رہی۔ جس کی سنوائی شمس محمود مرزا جسٹس لاہور ہائی کورٹ نے 17 درخواست دہندگان کے حق میں کرتے ہوئے محکمہ کو ایک ہفتہ کے اندر تقرری آرڈر جاری کرنے کی ہدایت کی۔ ہائی کورٹ کی ہدایت کے مطابق مسماہ طلعت رانا ڈپٹی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر زنانہ تحصیل پسرور نے تقرری آرڈر جاری کر دیئے جس کی شکایت مقصود احمد ایڈووکیٹ نے سیکرٹری سکولز کو کی کہ 17 تقرری آرڈرز حکومت کی طرف سے لگائے گئے بین کے دوران اور لاہور ہائی کورٹ کے stay orders کی خلاف ورزی کی گئی ہے اور مقصود احمد ایڈووکیٹ کی شکایت پر سیکرٹری سکولز نے ڈائریکٹر ایڈمنسٹریشن (ڈی پی آئی) (ایس ای) کو انکوائری کرنے کی ہدایت کی ہے جس پر انکوائری آفیسر نے ڈپٹی ڈی ای او (زنانہ) پسرور کو نوٹس نمبر 14288 مورخہ 11.10.2018 کے تحت بھرتی کے متعلق ہمراہ ریکارڈ طلب کیا۔ ڈپٹی ڈی ای او نے 16.10.2018 کو اپنا بیان قلمبند کروایا اور مزید stay orders کے مورخہ 09.07.2018 کو خارج ہونے کے احکامات کی کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تاہم انکوائری کا حتمی فیصلہ دفتر ہذا کو ابھی تک موصول نہیں ہوا ہے۔

رجیم یار خان: پی پی-264 کے سکولوں سے متعلق تفصیلات

460: سید عثمان محمود: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-264 رجیم یار خان میں کتنے پرائمری، مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز ہیں؟

(ب) حلقہ ہذا میں کتنے اور کون کون سے ایسے سکولز ہیں جو چار دیواری اور بیت الخلاء کی بنیادی سہولیات سے محروم ہیں؟

(ج) کون سے ایسے سکولز ہیں جن کی عمارت خستہ حال ہیں یا اپنی بلڈنگز نہ ہیں؟

(د) جن سکولز کی چار دیواری، بیت الخلاء یا عمارت نہ ہیں کب تک تعمیر کر دی جائیں اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) حلقہ پی پی۔264 رحیم یار خان میں کل 23 مسجد مکتب، 135 پرائمری، 26 مڈل، آٹھ ہائی سکولز اور دو ہائر سیکنڈری سکولز ہیں۔

(ب) حلقہ ہذا کے تمام سکولوں میں چار دیواری اور بیت الخلاء کی بنیادی سہولیات موجود ہیں۔

(ج) مذکورہ حلقہ کے تمام سکولوں کی عمارت درست حالت میں ہیں اور اپنی سرکاری عمارت میں ہیں۔

(د) جواب ج (ج) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

اوکاڑہ: پی پی۔185 میں سرکاری سکولوں

میں بنیادی سہولیات اور چار دیواری سے متعلقہ تفصیلات

466: چودھری افتخار حسین چھپھر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی۔185 اوکاڑہ میں کتنے پرائمری، مڈل ہائی اور ہائر سیکنڈری سکول موجود ہیں، تفصیل بیان کی جائے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔185 کے بے شمار سرکاری سکول بنیادی سہولیات ٹیچرز فرنیچر، پانی، بجلی اور چار دیواری سے مکمل طور پر محروم ہیں؟

(ج) اگر جواب ہاں میں ہے تو حکومت / محکمہ کب تک یہ سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجہ بیان فرمائی جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس):

- (الف) محکمہ تعلیم ضلع اوکاڑہ کے حلقہ پی پی-185 میں گورنمنٹ بوائز اور گرلز پرائمری سکولوں کی تعداد 96، گورنمنٹ بوائز اور گرلز ایلیمنٹری سکولوں کی تعداد 30، گورنمنٹ بوائز اور گرلز ہائی سکولوں کی تعداد 16 اور گورنمنٹ بوائز اور گرلز ہائر سیکنڈری سکولوں کی تعداد دو ہے۔
- (ب) محکمہ تعلیم ضلع اوکاڑہ کے حلقہ پی پی-185 کے تمام سرکاری سکولوں میں ٹیچرز، پانی، بجلی اور چار دیواری کی بنیادی سہولیات میسر ہیں۔ 31 سرکاری سکولوں میں چار دیواری جزوی طور پر نامکمل ہے اور 4 سرکاری سکولوں میں بجلی کی سہولت نہ ہے۔
- (ج) حکومت نے محکمہ تعلیم ضلع اوکاڑہ کے لئے ADP سال 2019-20 میں 5 کروڑ 32 لاکھ مختلف مدات میں مختص کئے ہیں۔ جن میں سے 76 لاکھ 50 ہزار صرف مسنگ فسیلٹیز کے لئے رکھے گئے ہیں۔ فنڈز کی دستیابی پر تمام سہولیات فراہم کر دی جائیں گی۔

خوشاب: سکولوں کی بنیادی سہولیات کی فراہمی

اور سال 2018-19 میں مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

468: جناب محمد وارث شاد: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع خوشاب کے کتنے سکولوں کی چار دیواری نہ ہے؟
- (ب) کتنے سکولوں میں بجلی، لٹرین اور پانی کی سہولت نہ ہے؟
- (ج) کتنے سکولوں کی عمارت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟
- (د) کتنے سکولوں میں فرنیچر اور دیگر سامان کی کمی ہے؟
- (ه) کیا حکومت اس ضلع کے تمام سکولوں کی بنیادی سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نیز سال 2018-19 کے بجٹ میں اس ضلع کے لئے کتنی رقم کس کس مد کے لئے مختص کی گئی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

- (الف) ضلع خوشاب میں 953 سکولز ہیں جن میں سے چار سکولوں کی چار دیواری نہ ہے۔ ان چار سکولوں میں سے تین سکولوں کی چار دیواری کی تعمیر کا کام جاری ہے جبکہ ایک سکول کی چار دیواری 2019-20 کی سکیم میں شامل کی گئی ہے۔
- (ب) ضلع خوشاب کے 166 سکولوں میں بجلی نہ ہے کیونکہ ان سکولوں کے علاقوں میں بجلی کی سہولت میسر نہ ہے۔ ان سکولوں میں سولر پینل کی سہولت میسر ہے۔ تمام سکولوں میں لیٹرین کی سہولت میسر ہے۔
- ضلع خوشاب کے 38 سکولوں میں زیر زمین پینے کے صاف پانی کی سہولت میسر نہ ہے ان سکولوں میں بذریعہ کوئرپینے کا صاف پانی مہیا کیا جاتا ہے۔
- (ج) ضلع خوشاب میں 94 سکولز ایسے ہیں جن کے کچھ کمرہ جات ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔
- (د) ضلع خوشاب میں 190 سکولوں میں بالفاظ تعداد فرنیچر اور دیگر سامان کی ضرورت ہے۔
- (ه) حکومت ضلع کے تمام سکولوں کو بنیادی سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ سال 2018-19 کے بجٹ میں حکومت نے ضلع خوشاب کو بنیادی سہولیات کی فراہمی اور خستہ عمارات کی تعمیر کے لئے 47.673 ملین روپے بطور سپلیمنٹری گرانٹ جاری کئے ہیں مزید برآں سال 2018-19 کے بجٹ میں حکومت نے نان سیلری بجٹ کی مد میں ضلع کے سکولوں میں بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے فی طالب علم اوسطاً -/1000 روپے مختص کئے ہیں۔

پنجاب میں یکساں تعلیمی نصاب سے متعلقہ تفصیلات

472: محترمہ گلناز شہزادی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا صوبہ میں یکساں نصاب تعلیم کی پالیسی ڈیزائن کرنے کے لئے کوئی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے، اگر ہاں تو اس کمیٹی کے ممبران اور اس کمیٹی کی تمام میٹنگز کی تفصیل فراہم کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس):

صوبہ پنجاب میں یکساں نصاب تعلیم کی پالیسی ڈیزائن کرنے کے لئے فی الحال کوئی کمیٹی تشکیل نہ دی گئی ہے۔

بہاولپور ڈویژن میں سکولوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

480: جناب محمد افضل: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2008 سے سال 2018 تک بہاولپور ڈویژن میں کتنے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں کو اپ گریڈ کیا گیا۔ ضلع وار تعداد بتائی جائے؟

(ب) کیا اپ گریڈ کئے گئے تمام سکولوں میں اساتذہ کی مطلوبہ تعداد تعینات ہے۔

(ج) کیا تمام سکولوں میں مسنگ فسیلٹیز کی کمی کو پورا کر دیا گیا ہے، تفصیلات سے آگاہ کریں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس):

(الف) بہاولپور ڈویژن میں سال 2008 سے 2018 تک جتنے پرائمری، مڈل اور ہائی سکولز اپ گریڈ ہوئے ان کی ضلع وار تفصیل درج ذیل ہے:

ضلع بہاولپور:

74 پرائمری سے مڈل سکول

43 مڈل سے ہائی سکول

09 ہائی سے ہائر سیکنڈری سکول

126 میزان

ضلع بہاولنگر:

46 پرائمری سے مڈل سکول

46 مڈل سے ہائی سکول

08 ہائی سے ہائر سیکنڈری سکول

100 میزان

ضلع رحیم یار خان:

49	پرائمری سے مل سکول
28	مل سے ہائی سکول
05	ہائی سے ہائر سیکنڈری سکول
82	میزان

(ب) بہاولپور ڈویژن کے تمام پرائمری، مل، ہائی اور ہائر سیکنڈری (بوائز و گرلز) سکولز میں اساتذہ کی مطلوبہ تعداد تعینات ہے۔

(ج) بہاولپور ڈویژن کے زیادہ تر پرائمری، مل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں میں بنیادی سہولیات فراہم کر دی گئی ہیں تاہم کچھ سکولوں میں بنیادی سہولیات کی کمی ہے ان سکولوں کو بنیادی سہولیات کی فراہمی کے لئے 19-2018 کے سالانہ ترقیاتی منصوبہ میں شامل کیا گیا ہے۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد: پی پی-104 میں بوائز و گرلز سکولز کی اپ گریڈیشن سے متعلقہ تفصیلات

535: جناب محمد صفدر شاکر: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

حلقہ پی پی-104 ضلع فیصل آباد کے کن بوائز اور گرلز سکولوں کو مالی سال 19-2018 میں اپ گریڈ کیا جا رہا ہے ان سکولوں کے نام بتائیں نیز اگر کسی بھی سکول کو اپ گریڈ نہیں کیا جا رہا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس):

مالی سال 19-2018 کے دوران حلقہ پی پی-104 ضلع فیصل آباد کے ایک بوائز پرائمری سکول اور ایک گرلز پرائمری سکول کو اپ گریڈ کر کے مل کا درجہ دیا گیا ہے تفصیل درج ذیل ہے۔

1- گورنمنٹ پرائمری سکول 548 گ-ب

2- گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول 193 گ-ب

مذکورہ حلقہ کے پانچ بوائز پرائمری سکولز اور ایک گرلز پرائمری سکول کوڈل، دو بوائز مڈل سکولوں کو ہائی اور ایک بوائز ہائی سکول کو بطور ہائر سیکنڈری سکول اپ گریڈ کرنے کے سلسلہ میں عمارات تعمیر ہو رہی ہیں۔ مجوزہ اپ گریڈ ہونے والے سکولوں کی تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

اس کے علاوہ 17 پرائمری اور 11 مڈل سکولوں کو اپ گریڈ کرنے کا منصوبہ زیر غور ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر ان کو بھی اپ گریڈ کر دیا جائے گا۔ تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

فیصل آباد: پی پی 117 میں واقع پرائمری سکولوں

میں خالی اسامیوں و مڈل کلاسز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

536: جناب حامد رشید: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ گرلز پرائمری سکول چک نمبر 119 ج ب رسول پور فیصل آباد جس کو 18-2017 میں اپ گریڈ کر کے مڈل کادرجہ دیا گیا اس میں اب تک کلاسز کا اجراء کیوں نہ ہو سکا؟

(ب) پی پی-117 فیصل آباد کے کتنے سکولوں میں طلباء و طالبات کے لئے پینے کے صاف پانی کی فراہمی کو یقینی بنایا گیا ہے؟

(ج) پی پی-117 فیصل آباد میں واقع سکولوں میں سائنڈہ کی کتنی اسامیاں خالی ہیں اور حکومت کب تک ان خالی اسامیوں پر بھرتی کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس):

(الف) گورنمنٹ گرلز ایلیمنٹری سکول چک نمبر 119 ج، ب رسول پور فیصل آباد میں اپریل 2019 سے کلاسز کا اجراء کر دیا گیا ہے۔

(ب) پی پی-117 فیصل آباد کے تمام سکولوں میں پینے کے صاف پانی کو یقینی بنادیا گیا ہے۔

(ج) مذکورہ حلقہ کے سکولوں میں اساتذہ کی 20 اسامیاں خالی ہیں حکومت ان خالی اسامیوں کو آئندہ بھرتی اور موجودہ جاری تبادلہ جات کے ذریعے پالیسی کے مطابق پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

لاہور: شہر میں سرکاری سکولوں کی تعداد اور ان میں سہولیات سے متعلق تفصیلات

547: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور شہر میں اس وقت کتنے سرکاری سکول ہیں اور ان میں کتنے بچے زیر تعلیم ہیں؟

(ب) کیا ان سکولوں میں پینے کا صاف پانی، چار دیواری اور لیٹرین کی سہولت موجود ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس):

(الف) لاہور شہر میں اس وقت 1127 سرکاری سکول کام کر رہے ہیں اور ان میں 6,32,398

بچے زیر تعلیم ہیں۔

(ب) لاہور شہر کے تمام سرکاری سکولوں میں پینے کا پانی، چار دیواری اور لیٹرین کی سہولت

موجود ہے۔

بیوگان و مطلقہ ٹیچرز کی ٹرانسفر پوسٹنگ کی پالیسی سے متعلق تفصیلات

570: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ سکولز ایجوکیشن میں ٹیچرز کی ٹرانسفر / پوسٹنگ کی ٹرانسفر

پالیسی 2013 کے مطابق بیوگان / مطلقہ ٹیچرز کی ٹرانسفر پوسٹنگ کی اجازت تھی اور

ان کو ان کی مرضی کے سٹیشن پر ٹرانسفر کر دیا جاتا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اب 11 دسمبر 2018 کے ایس اینڈ جی اے ڈی کے حکم نامہ

کے مطابق ان مطلقہ / بیوگان کی ٹرانسفر اور پوسٹنگ پر پابندی لگادی گئی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت بیوگان / مطلقہ عورتوں کے مسائل کو مد نظر رکھتے ہوئے سابقہ پالیسی کو بحال کرتے ہوئے - Hardship Basis پر ان خواتین ٹیچرز کی ٹرانسفر / پوسٹنگ کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) درست ہے۔

(ب) یہ بات اس حد تک درست ہے کہ ایس اینڈ جی اے ڈی نے اپنے حکم نامہ مورخہ 11- دسمبر 2018 کے تحت مطلقہ / بیوگان کی ٹرانسفر / پوسٹنگ پر پابندی لگا دی تھی۔ تاہم محکمہ سکول ایجوکیشن نے وزیر اعلیٰ کے احکامات کی روشنی میں مطلقہ / بیوگان کی ٹرانسفر / پوسٹنگ پر پابندی اٹھالی ہے اور اس ضمن میں صوبہ بھر کے تمام ڈپٹی کمشنر اور سی ای او (ڈی ای اے) کو مورخہ 13- مارچ 2019 کو مراسلہ جاری کر دیا گیا ہے کاپی تہہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جواب جز: (ب) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔

صوبہ میں سکول ایجوکیشن میں مرد

اور خواتین اساتذہ کی مستقل اور عارضی تعیناتیوں سے متعلق تفصیلات

571: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں محکمہ سکول ایجوکیشن میں اساتذہ میل / فی میل کی تعیناتی بابت کنٹریکٹ / کا مستقل کیا معیار ہے؟

(ب) ضلع ساہیوال کے تعلیمی مدارس میں کس معیار کے مطابق اساتذہ میل / فی میل کی تعیناتی کی گئی ہے؟

(ج) ضلع ساہیوال میں کتنے معلم / معلمات ہیں جو فریضہ تعلیم کے لئے روزانہ گھر سے دور دراز کے سرکاری سکولز میں فروغ تعلیم کے لئے سفر کرتے ہیں آگاہ فرمائیں؟

(د) کیا حکومت ان مرد و خواتین اساتذہ کو اپنے گھروں کے قریب ترین تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جو کہ دور دراز کے علاقہ جات میں تعینات ہیں اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق وہ اساتذہ میل / فی میل جن کی سروس چار سال مکمل ہو جاتی ہے ان کو appointing تھارٹی ریگولر کرتی ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال میں گورنمنٹ کی پالیسی کنٹریکٹ رولز 2004 کے مطابق میل / فی میل اساتذہ کی تعیناتی کی گئی ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال میں تقریباً 230 خواتین اساتذہ اور 260 مرد اساتذہ فریضہ تعلیم کے لئے دور دراز کے سرکاری سکولوں میں سفر کرتے ہیں۔

(د) حکومت کی پالیسی کے مطابق جن میل / فی میل اساتذہ کی سروس ایک سال مکمل ہو جاتی ہے وہ اپنی ٹرانسفر کے لئے online اپلائی کر سکتے ہیں اور ان کی ٹرانسفر بھی بذریعہ SIS پروگرام کی جاتی ہے۔

صوبہ میں پرائمری سکولوں میں

درجہ چہارم کی اسامیوں کی منظوری سے متعلقہ تفصیلات

596: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر کے تمام سرکاری پرائمری سکولوں میں درجہ چہارم کی کوئی اسامی منظور نہ ہے اگر یہ درست ہے تو سکولوں کی صفائی اور حفاظت کس ملازم کی ذمہ داری ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ پرائمری سکولوں میں صفائی کا کام معصوم بچوں سے کروایا جاتا ہے؟

(ج) اگر جزبائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ سکولز ایجوکیشن تمام سرکاری پرائمری سکولوں میں فوری طور پر سینٹری درکر، مالی، نائب قاصد، چوکیدار اور سکیورٹی گارڈز کی اسامیاں منظور کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) درست نہ ہے۔ صوبہ پنجاب کے تمام پرائمری سکولوں میں درجہ چہارم کی اسامیاں ہیں۔ سکولوں کی صفائی اور حفاظت کا خاطر خواہ انتظام موجود ہے۔ جب بھی کوئی نیا سکول بنتا ہے گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق درجہ چہارم کی اسامی بھی منظور کروائی جاتی ہے۔

(ب) درست نہ ہے کہ سکولوں کی صفائی کا کام بچوں سے کروایا جاتا ہے۔ اگر کہیں بھی یا کسی بھی سکول میں بچوں سے صفائی کروائے جانے کی خبر ملی ہے تو متعلقہ ذمہ داران اساتذہ کے خلاف فوراً سخت کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

(ج) درج بالا جز درست نہ ہیں۔ سکولوں کی صفائی اور حفاظت کے لئے درجہ چہارم (خاکروب، مالی، نائب قاصد، چوکیدار، سیورٹی گارڈ کی اسامیاں) حسب ضرورت منظور ہوتی رہتی ہیں۔ ان کاموں کے لئے حکومت پنجاب نے SOPs بھی بنا کر دیئے ہیں جو ہر سکول کے ہیڈ ٹیچر کے پاس موجود ہیں۔ ان پر عملدرآمد بھی ہو رہا ہے۔ روزانہ کی بنیاد پر ان تمام کاموں کی مانیٹرنگ بھی ہو رہی ہے بحر حال اگر ان تمام تر صورت حال کے باوجود کسی بھی سکول میں اسامی مطلوب ہوگی تو محکمہ فوراً منظور کروائے گا۔

مالی سال 2018-19 میں سکول کی بلڈنگز

کی تعمیرات کے لئے مختص کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

604: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) رواں مالی سال 2018-19 میں محکمہ سکولز ایجوکیشن میں نئی سکول بلڈنگز کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا تھا؟

(ب) مختص کئے گئے بجٹ سے تاحال سکول بلڈنگز کی تعمیرات کے لئے کتنا بجٹ استعمال ہوا ہے؟

(ج) رواں مالی سال میں کل کتنی نئی سکول بلڈنگز تعمیر کی گئی ہیں؟

(د) محکمہ پرانے سکولوں کی بلڈنگز کی از سر نو تعمیر یا بحالی کے لئے کیا منصوبہ بندی کر رہا ہے؟
وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

(الف) مالی سال 2018-19 کے دوران نئی سکول بلڈنگز کے لئے 198.529 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔

(ب) نئی سکول بلڈنگ کی تعمیرات کے لئے مختص کردہ بجٹ میں سے اب تک 88 ملین روپے استعمال ہوئے ہیں۔

(ج) مالی سال 2018-19 کے دوران کل 62 نئی سکول بلڈنگز تعمیر کی گئی ہیں۔

(د) محکمہ سکول ایجوکیشن سکولوں کی پرانی/بوسیدہ عمارات کی بحالی اور از سر نو تعمیر کے لئے ہمہ وقت متحرک ہے۔ اس ضمن میں نئے مالی سال 2019-20 میں 350 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

سرگودھا: پی پی-72 کے سکولز میں سولر پینل لگانے کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

632: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی پالیسی کے مطابق صوبہ بھر کے تمام سکولوں میں سولر پینل لگائے جانے تھے اگر ہاں تو کب تک صوبہ بھر کے کتنے سکولوں میں مطلوبہ سہولت میسر کر دی گئی ہے، تفصیل بیان فرمائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حلقہ پی پی-72 سرگودھا کے کسی بھی پرائمری، مڈل اور ہائی سکول میں سولر پینل نہ لگائے گئے ہیں؟

(ج) حلقہ پی پی-72 کے لئے 2018-19 کے بجٹ میں مذکورہ حلقہ کے لئے کتنا فنڈز بجٹ مختص کیا گیا تھا؟

(د) کیا حکومت حلقہ پی پی-72 سرگودھا کے تمام سکولوں میں سولر پینل لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

- (الف) درست ہے۔ حکومت کی پالیسی کے مطابق صوبہ بھر کے تمام سکولوں میں سولر پینل لگائے جانے تھے۔ صوبہ بھر میں 3448 سکولوں میں سولر پینل لگائے گئے ہیں جن کی ضلع وار تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) درست ہے۔
- (ج) حلقہ پی پی-72 کے لئے سال 19-2018 کے بجٹ میں فنڈز مختص نہ کیا گیا تھا۔
- (د) حکومت حلقہ پی پی-72 سرگودھا کے تمام سکولوں میں سولر پینل لگانے کا ارادہ نہ رکھتی ہے کیونکہ حلقہ کے تمام سکولوں میں بجلی موجود ہے۔

پنجاب حکومت کا سال 2018 سے تاحال زائد

فیس وصول کرنے والی نجی سکولز کے خلاف کارروائی سے متعلق تفصیلات

653: محترمہ چنا پرویز بٹ: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) حکومت نے جنوری 2018 سے اب تک طالب علموں سے زائد فیس وصول کرنے والے کتنے نجی سکولوں کے خلاف کارروائی کی ہے؟
- (ب) ان سکولوں کے خلاف حکومت نے کیا کارروائی کی ہے اس کی تفصیل بتائی جائے؟
- (ج) حکومت کی جانب سے نجی سکولوں کی ماہانہ کتنی فیس مقرر کی گئی اور کیا اس پر عملدرآمد ہو رہا ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

- (الف) ضلع بھر سے کسی بھی سکول کی فیس میں اضافہ کی کوئی شکایت موصول نہ ہوئی ہے۔
- (ب) جواب جز: (الف) کی روشنی میں مزید وضاحت کی ضرورت نہ ہے۔
- (ج) حکومت کی ہدایت کے مطابق ضلع بھر میں سختی سے عملدرآمد کروایا جا رہا ہے کسی بھی قسم کی کوئی شکایت نہ ہے۔

صوبہ بھر میں چار دیواری سے محروم گرلز سکولز کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

667: محترمہ سلیٰ سعدیہ تیمور: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر کے سکولوں خاص طور پر گرلز سکولوں کی چار دیواری مکمل ہے اگر نہیں تو حکومت کب تک مکمل کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) صوبہ بھر میں کتنے گرلز سکول ہیں جن کی چار دیواری نہیں ہے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس):

(الف) صوبہ بھر کے کل 25,498 گرلز سرکاری سکولوں میں سے 22,178 سکولوں کی چار دیواری مکمل ہے۔ نامکمل چار دیواری والے گرلز سکولوں کی تعداد 969 ہے اور اسی طرح قابل مرمت چار دیواری والے سکولوں کی تعداد 2064 ہے۔ حکومت صوبہ بھر کے سکولوں بشمول گرلز سکولوں کی چار دیواری مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس ضمن میں بنیادی سہولیات کی مد میں سالانہ ترقیاتی منصوبہ 20-2019 میں 255 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(ب) صوبہ بھر کے 287 گرلز سکولوں میں چار دیواری نہیں ہے۔ تفصیل Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

صوبہ میں سکولز کونسلز کے قیام اور بجٹ سال 20-2019 سے متعلقہ تفصیلات

758: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سکول کونسلز کے قیام کا کیا مقصد ہے اور ان کے قیام سے کیا فائدہ ہوگا؟

(ب) ان سکول کونسلز میں کون کون شامل ہے اور اس کا سربراہ کون ہوتا ہے؟

(ج) بجٹ 20-2019 میں سکول کونسلز کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد اس):

(الف) سکول کونسلز کے قیام کے مقاصد اور اس کے فوائد مندرجہ ذیل ہیں:

- (1) اساتذہ اور دیگر سٹاف کی حاضری کو مانیٹر کرنا اور مسلسل / لمبے عرصے تک غیر حاضری کی صورت میں AEO یا MEA صاحبان کو رپورٹ کرنا۔
- (2) سکول میں بچوں کے داخلے کو بڑھانا اور سکول چھوڑ جانے کے رجحان کو کم کرنا۔
- (3) والدین میں تعلیم کی اہمیت اجاگر کرنا تاکہ وہ اپنے بچوں کو سکول میں داخل کروائیں۔
- (4) سکول کی انتظامیہ کو غیر نصابی سرگرمیوں کی اجراء کے لئے ترغیب دینا اور معاونت کرنا جیسا کہ والدین و اساتذہ کی میٹنگ، صفائی کا دن، خواندگی کا دن، آگاہی تعلیم کی مہم وغیرہ۔
- (5) ایسے اقدامات اور انتظامات کرنا جن سے طلباء اور اساتذہ کے حقوق کا تحفظ ہو اور جسمانی سزا دینے کی روش ختم ہو۔
- (6) نصابی کتب کی فراہمی اور بچوں میں سہ ماہی وظیفے کی تقسیم کے عمل میں مناسب مدد اور نگرانی فراہم کرنا۔
- (7) سکول کی زمین اور عمارت کے غلط استعمال یا ناجائز قبضہ ختم کرنے کے لئے ضروری اقدامات کرنا۔
- (8) ہر ماہ سکول کونسل کی کم از کم ایک بار میٹنگ منعقد کرنا تاکہ سال میں سکول کونسل کی کم از کم 10 میٹنگز (علاوہ گرمیوں کی چھٹیاں) ہو سکیں۔
- (9) سکول کے ترقیاتی منصوبوں کی تیاری، تکمیل اور نگرانی کرنا۔
- (10) فنڈز (سکول کونسل فنڈ اور فروغ تعلیم فنڈ) کا استعمال کرنا جو کہ گورنمنٹ ذرائع یا کسی دیگر ذرائع (مثلاً عطیات وغیرہ) سے حاصل کئے گئے ہوں۔
- (11) سکول کونسل کے مالیاتی انتظام و انصرام (جیسا کہ رسیدیں، کیش بک، سٹاک رجسٹر، بک اکاؤنٹ سینٹینٹ وغیرہ) اور انتظامی سرگرمیوں (جیسا کہ سکول کونسل کانویٹیکیشن، میٹنگ کارروائی رجسٹر، سکول کے ترقیاتی پلان / منصوبوں کی کاپی وغیرہ) کا ریکارڈ رکھنا۔

(ب) سکول کونسل کم از کم 9 اور زیادہ سے زیادہ 17 ممبران پر مشتمل ہوتی ہے اور اس کی کل تعداد ہمیشہ طاق عدد میں ہوتی ہے۔ سکول کونسل میں مندرجہ ذیل تین کیٹیگری کے ممبران ہیں۔

1- والدین ممبر 2- ٹیچر ممبر 3- جنرل ممبر
والدین ممبر کل رکنیت کے پچاس فیصد سے زائد ہوتے ہیں۔ ٹیچر ممبر کی صرف ایک نشست سکول کونسل میں مخصوص ہوتی ہے۔ باقی ماندہ نشستیں جنرل ممبر کیٹیگری سے پُر کی جاتی ہیں۔ والدین ممبر سے مراد وہ ممبر ہیں جن کے بچے متعلقہ سکول میں زیر تعلیم ہوں۔ مزید یہ کہ لڑکیوں کے سکول میں صرف مائیں ہی والدین ممبر بن سکتی ہیں جب کہ لڑکوں کے سکول میں والد یا والدہ میں سے کوئی بھی سکول کونسل ممبر بن سکتا ہے۔ اس سلسلے میں خواندہ / تعلیم یافتہ والدین کو ترجیح دی جاتی ہے۔
سکول کونسل کی ماہانہ میٹنگ میں ممبران کی شرکت کو یقینی بنانے کے لئے والدین ممبران کی کیٹیگری میں مندرجہ ذیل شقوں کا اضافہ کیا گیا ہے۔

- (1) سکول کے طلباء کے تانا، تانی اور داد، دادی بھی ممبر بن سکتے ہیں۔
 - (2) سکول کے بچوں کے بہن بھائی جن کی عمر 18 سال سے زائد ہو۔ یتیم بچوں کے چچا، چچی، پھوپھا، پھوپھی، خالہ، خالو یا سرپرست والدین ممبر کے زمرے میں آئیں گے۔
 - (3) لڑکوں کے سکولوں میں والدہ کے کونسل ممبر بننے کی حوصلہ افزائی کی جائے۔
- ٹیچر ممبر سے مراد سکول کا ہیڈ ٹیچر یا اوّل مدرس ہے جو بحیثیت تعیناتی سکول کونسل کا ٹیچر ممبر ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ یہی ٹیچر ممبر سکول کونسل کا چیئر پرسن اور سکول کونسل اکاؤنٹ کا دستخط کنندہ بھی ہوتا ہے

جنرل ممبر سے مراد معززین علاقہ یا سکول کے سابق طلباء کے والدین ہیں جو سکول کی بہتری کے لئے اپنی خدمات فراہم کرنے کے خواہش مند ہوں۔ لڑکوں کے سکول میں مرد یا خواتین میں سے کوئی بھی جنرل ممبر منتخب ہو سکتا ہے جبکہ لڑکیوں کے سکول میں خواتین کو جنرل ممبر بننے میں ترجیح دی جاتی ہے۔ بہر حال اگر ضروری سمجھا جائے تو زیادہ سے زیادہ تین مرد حضرات کو لڑکیوں کے سکول میں بطور جنرل ممبر رکھا جاسکتا ہے۔

لڑکیوں کے سکول میں عورتوں کے جنرل ممبر بننے کو ترجیح دی جاتی ہے۔ البتہ اگر ضرورت ہو تو زیادہ سے زیادہ تین مرد جنرل ممبر بن سکتے ہیں جو کہ پہلے دو تک محدود تھے۔

علاقے کے ایسے لوگ جو کوئی پیشہ وارانہ صلاحیت رکھتے ہوں ان کو بھی سکول کونسل میں جنرل ممبر کے زمرے میں شامل کیا جاسکتا ہے تاکہ سکول کونسل کی کارکردگی، تاثیر اور افادیت کو بہتر بنایا جاسکے۔ ایسے ممبران کو مندرجہ ذیل دیئے گئے شعبوں میں سے منتخب کیا جاسکتا ہے جو کہ اپنے علاقے کے لوگوں کی فلاح و بہبود میں مؤثر ہوں۔

(1) ریٹائرڈ ٹیچر، ڈاکٹرز، انجینئرز، آرمی افسر، سکول کے پڑھ پڑھانے والے طلباء و طالبات، سرکاری افسران۔

(2) دکاندار، علاقے کی کاروباری شخصیات، فلاحی کارکن۔

(3) ریٹائرڈ / ٹیکنیشن (Technician)، ملازمت پیشہ افراد یا کسی مقامی اخبار کا نمائندہ۔

(ج) بجٹ 2019-20 میں سکول کونسلز کے لئے 12.9- ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔

پنجاب کریکولم ٹیکسٹ بک بورڈ میں

ڈیپوٹیشن پر آنے والے افسران سے متعلقہ تفصیلات

773: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر سکولز ایجوکیشن ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) 2015 سے اب تک پنجاب کریکولم ٹیکسٹ بک بورڈ میں ڈیپوٹیشن پر آنے والے افسران کی تفصیل مع تعلیمی قابلیت سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) 2015 سے 2019 تک PCTB کے کتنے افسران غیر ملکی دوروں پر گئے بیرون ملک

دوروں کا مقصد اور دورانیہ بیان کیا جائے؟

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس):

- (الف) پنجاب کرکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ میں ڈیپوٹیشن پر آنے والے افسران کی تفصیل سب ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جہاں تک تعلیمی قابلیت کا تعلق ہے تو یہ معلومات ایس اینڈ جی اے ڈی سے متعلق ہیں لہذا وہاں سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔
- (ب) عام ریاض، ایڈیشنل ڈائریکٹر کرکولم، کوریا گئے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

مایہ ناز آرٹسٹ جناب شوکت علی کی تیار داری اور مالی امداد کا مطالبہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں نے دو باتیں عرض کرنی ہیں، ایک تو میڈیا والوں نے مجھے کہا ہے کہ میں ان کا پیغام آپ تک پہنچاؤں کہ انہیں شام کا اجلاس suit نہیں کرتا چونکہ انہیں اپنی خبریں فائل کرنی ہوتی ہیں اور یہاں سے جاتے ہوئے کافی ٹائم ہو جاتا ہے جس وجہ سے خبریں فائل کرنے میں لیٹ ہو جاتی ہے۔ میں ان کا پیغام آپ تک پہنچانا چاہتی ہوں باقی آپ کی مرضی ہے۔

جناب سپیکر! میں دوسری اہم بات یہ کرنا چاہتی ہوں کہ جناب شوکت علی جو اس ملک کے ایک مایہ ناز آرٹسٹ ہیں جن کے کریڈٹ پر بہت سارے ملی ترانے بھی موجود ہیں جن سے آج بھی پاکستانیوں کا لہو گرم ہوتا ہے، وہ کسمپرسی کی حالت میں ہیں۔ جناب محمد شہباز شریف کا بنایا ہوا آرٹسٹ سپورٹ فنڈ بھی پچھلے سال lapse ہوا اور بہت سارے فنڈز واپس کئے گئے۔ کوئی جناب شوکت علی کو دیکھنے کے لئے جانے کے لئے تیار نہیں ہے انہیں فنڈ دینا یا ان کی کوئی مدد کرنا تو بہت بعد کی بات ہے۔ یہ بہت بڑی نا انصافی ہے کہ اتنے بڑے لیجنڈ کو دیکھنے کے لئے جانے کے لئے بھی کوئی تیار نہیں ہے، اگر فنکاروں کے ساتھ اس طرح کا سلوک کیا جائے گا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Order in the House! نہیں بات کرنے دیں۔ جی، محترمہ! محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! مالی امداد تو بہت بعد کی بات ہے کسی بیمار کی تیمارداری کرنا مذہب کے اندر بھی ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے لائیو سٹاک اینڈ ڈیری ڈویلپمنٹ (جناب شہباز احمد): جناب سپیکر! یہ دھرنوں اور ایئر ایمبولینس پر تو خرچ کر سکتے ہیں لیکن علاج پر نہیں کر سکتے۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! یہہنوں جواب دینا due ہو یا اے۔ میں یہ گزارش کرنا چاہ رہی تھی کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری! آپ اپنی بات مکمل کر لیں۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ اخلاقی طور پر یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ اگر کوئی فنکار بیمار ہو جائے تو کم از کم اس کی تیمارداری کر لیں۔ مجھے علم ہے کہ یہ چندے پر چلنے والی حکومت ہے اور یہ کچھ بھی کرنے کے قابل نہیں ہے۔ انہوں نے وزیروں اور مشیروں کی ایک فوج رکھی ہوئی ہے تو کم از کم یہ کسی بیمار فنکار کی تیمارداری کرنے کے لئے ہی چلے جایا کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، آپ کی بات on record آگئی ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ! وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! یہ غلط بیانی نہ کیا کریں۔ میں ذاتی طور پر ان کے علاج کی نگرانی کر رہی تھی۔ کل وہ ڈسچارج ہو کر گھر واپس گئے تھے۔ جب وہ گھر واپس آئے تو ان کو hematemesis ہوا۔ میں نے ان کے بیٹے کو دوبارہ کہا کہ آپ انہیں ہسپتال لے کر آئیں اور میں نے ہسپتال میں خاص طور پر یہ پیغام دیا کہ جب وہ تشریف لائیں تو مجھے بلوا لیجئے گا۔ ان کے علاج کے سارے اخراجات حکومت برداشت کر رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! جب دہشتگردی کے خلاف جنگ ہو رہی تھی تو اس دوران ہمارے صوبے کے ایک وزیر شجاع خانزادہ شہید ہو گئے تھے۔ ان کے گھر پر دہشتگردوں نے حملہ کیا اور اس حملے میں وہ شہید ہو گئے تھے۔ اس پورے ہاؤس نے متفقہ طور پر ایک فیصلہ کیا تھا کہ ان کی تصویر یہاں پنجاب اسمبلی کی عمارت میں لگائی جائے گی۔ شہید زندہ ہوتا ہے اور اس کو غسل نہیں دیا جاتا کیونکہ وہ پہلے ہی پاک ہوتا ہے۔ ان کی ایک بڑی تصویر اسمبلی کی راہداری پر لگادی گئی تھی لیکن اب وہ تصویر وہاں سے اُتار دی گئی ہے۔ مجھے نہیں پتا کہ اس میں کیا mysterious mystery ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں میں اس معاملے کو چیک کر لیتا ہوں۔

تحریریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحریریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریریک التوائے کار نمبر 19/ 706 محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ کی مالی مشکلات

کی وجہ سے ہزاروں طالبات تعلیمی وظائف سے محروم

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! میں یہ تحریریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دنیا" کی اشاعت مورخہ 17- اکتوبر 2019 کی خبر کے مطابق پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ کی مالی مشکلات کی وجہ سے 70 فیصد تعلیمی وظائف کے حوالے سے فیصلہ نہ ہو سکا۔ تفصیل کے مطابق نئے تعلیمی سال شروع ہوئے دو ماہ سے زائد کا عرصہ گزر گیا ہے مگر جنوبی پنجاب کی 20 ہزار طالبات کے لئے وظائف جاری نہیں ہو سکے۔ برطانوی این جی او ڈیفنڈ کی سپورٹ سے گزشتہ چند برسوں سے پنجاب ایجوکیشن انڈوومنٹ فنڈ جنوبی پنجاب کی 20 ہزار طالبات کو وظائف دیتا آ رہا ہے تاہم اس سال ڈیفنڈ کے ساتھ معاملات طے نہ ہونے کی وجہ سے وظائف جاری نہیں ہو سکے۔ گزشتہ سال انڈوومنٹ فنڈ کی جانب سے 28 ہزار وظائف جاری کئے

گئے جن میں سے 20 ہزار وظائف ڈیفنڈ کی سپورٹ سے جاری ہوئے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ اس سال صرف 9 ہزار وظائف ہی جاری کئے جائیں گے۔ وظائف نہ ملنے سے بہت سی طالبات کامیٹرک کے بعد تعلیمی سفر ختم ہونے کا خدشہ ہے۔ پی ٹی آئی کی حکومت آنے کے بعد انڈوومنٹ فنڈز میں کمی کی جارہی ہے۔ گزشتہ سال انڈوومنٹ فنڈز کو ایک ارب روپے دیئے گئے جو اس سال کم کر کے 30 کروڑ روپے کر دیئے گئے۔ اس خبر سے جنوبی پنجاب سمیت صوبہ بھر کی طالبات میں شدید بے چینی پائی جاتی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر ہائر ایجوکیشن!

وزیر ہائر ایجوکیشن / پنجاب انفارمیشن و ٹیکنالوجی بورڈ (جناب یاسر ہمایوں): جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو pending فرمادیں تاکہ میں اس کا جواب منگوا سکوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ محترمہ حنا پرویز بٹ کی اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی take up کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل گورنمنٹ بزنس ہے۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

MR DEPUTY SPEAKER: Minister for Law may lay the reports.

حکومت پنجاب کے مختلف محکموں

اور پراجیکٹس کی آڈٹ رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I lay the following Reports.

- i. Audit Report on the Accounts of Expenditure of Government of the Punjab, for the Audit Year 2018-19 (Vol-I and Vol-II).
- ii. Audit Report on the Accounts of Revenue Receipts of Government of the Punjab, for the Audit Year 2018-19.
- iii. Audit Report on the Accounts of District Education Authorities of 19 districts of Punjab (North) for the Audit Year 2018-19.
- iv. Audit Report on the Accounts of District Health Authorities of 19 Districts of Punjab (North) for the Audit Year 2018-19.
- v. Audit Report on the Accounts of Metropolitan Corporation Lahore and 6 Municipal Corporations of Punjab (North) for the Audit Year 2018-19.
- vi. Audit Report on the Accounts of 12 District Councils of Punjab (North) for the Audit Year 2018-19.
- vii. Project Audit Report on the Accounts of Construction of Rawalpindi Institute of Cardiology, Rawalpindi, Health Department, Government of the Punjab for Year 2016-17.

- viii. Project Audit Report on Construction of Commercial Cum Car Parking Plaza, Moon Market, Allama Iqbal Town, Lahore, HUD & PHE Department, Government of the Punjab for Year 2016-17.
- ix. Appropriation Accounts of the Government of the Punjab, Forest Department for the Year 2017-18.
- x. Audit Report on the Accounts of Public Sector Enterprises, Government of the Punjab, for the Audit Year 2018-19.

MR DEPUTY SPEAKER: The Reports have been laid and are referred to the Public Accounts Committee No.II, for examination and report within one year.

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

مسودہ قانون

(جو زیر غور لایا گیا)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Sentencing Bill 2019. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون سزا دہی پنجاب 2019

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Sentencing Bill 2019, as recommended by Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Sentencing Bill 2019, as recommended by Standing Committee on Home, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it.

Now, the question is:

"That the Punjab Sentencing Bill 2019 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 to 24

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 24 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 24 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE, CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE & LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Schedule, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in them, the question is:

"That Schedule, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried, unanimously.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):

Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Sentencing Bill 2019, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Sentencing Bill 2019, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Sentencing Bill 2019, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed unanimously.)

Applause!

زیر وار نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم زیر وار نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیر وار نوٹس نمبر 19/218 سید حسن مرتضیٰ ہے۔ جی، سید حسن مرتضیٰ! اسے پیش کریں۔

چنیوٹ جھنگ روڈ ٹول پلازہ سے

وصول ہونے والا ٹال ٹیکس خور دبر دھونے کا انکشاف

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ چنیوٹ جھنگ روڈ پر ایک ٹال پلازہ ہے جس کا ٹھیکہ نہیں ہوا اور محکمہ اسے چلا رہا ہے لیکن وہاں سے جتنا ٹال ٹیکس وصول ہوتا ہے اس کا عشر عشیر بھی قومی خزانے میں جمع نہیں کرایا جاتا اور ٹال ٹیکس وصولی کا کوئی ریکارڈ بھی نہیں جس سے روزانہ کی بنیاد پر لاکھوں روپے خور دبر دھو رہے ہیں لہذا مجھے زیر وار نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سید حسن مرتضیٰ!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اتنی ہی بات ہے کہ وہاں پر یہ کرپشن ہو رہی ہے۔ میں نے اُس کی نشاندہی کی ہے اگر حکومت ضروری سمجھتی ہے تو اُس پر کوئی ایکشن لے تو میں نے اس پر کیا تقریر کرنی ہے؟ میں نے وزیر موصوف کے نوٹس میں یہ چیز دے دی ہے اگر وہ مناسب سمجھیں تو اس معاملے پر کارروائی کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں سید حسن مرتضیٰ کے اس issue کو دیکھ لیتا ہوں اس پر کارروائی کر کے انہیں بتا بھی دوں گا۔

پوائنٹ آف آرڈر

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

گتے کے کاشتکاروں کو ادائیگی،

کرشنگ سیزن شروع اور گتے کی قیمت میں اضافہ کرنے کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! حکومت سے میری ایک چھوٹی سے گزارش ہے کہ گتے کا crushing season شروع ہو گیا ہے لیکن ہمارے صوبے کے اندر آج تک کاشتکاروں کو گتے کی ادائیگیاں ہوئی ہیں اور نہ ہی اب تک crushing season شروع کیا جاسکا ہے۔ پہلے crushing season نومبر کے وسط میں شروع ہو جاتا تھا جس سے چھوٹا کاشتکار اپنی گندم بھی کاشت کر لیتا تھا جس سے اُس کا سلسلہ چل پڑتا تھا۔ اس دفعہ یہ ہو سکا ہے اور نہ ہی گتے کی نئی قیمت مقرر کی گئی ہے۔ آج چینی 90/80 روپے فی کلو کے قریب پہنچ چکی ہے لیکن آج بھی گتے کی وہی -/46 روپے فی کلو چینی والی قیمت ہے۔

جناب سپیکر! حکومت سے میری گزارش ہے کہ گٹے کی قیمت بڑھائی جائے، فوری طور پر crushing season شروع کیا جائے اور جن شوگر ملز کے ذمہ کاشتکاروں کے بقایا جات ہیں اُس کے لئے بھی احکامات دیئے جائیں کہ اُن پیسوں کی ادائیگی ہو۔ مزید گٹے کی قیمت میں سے جو road cess کاٹا جاتا تھا اُس سے بھی پچھلے سال سے اب تک کوئی ڈیولپمنٹ نہیں ہو سکی اُس حوالے سے بھی کین کمشنر صاحب کو حکم دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ کا point of view بالکل relevant ہے۔ وزیر قانون! اس پوائنٹ کو نوٹ کر لیں اور پھر اس کو دیکھ لیجئے گا۔ وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے اب اجلاس کل بروز جمعرات مورخہ 28- نومبر 2019 سہ پہر 3:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

جمعرات، 28- نومبر 2019

(یوم انجیس، 30- ربیع الاول 1441ھ)

سترہویں اسمبلی: سولہواں اجلاس

جلد 16 : شمارہ 9

885

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 28- نومبر 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ مواصلات و تعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) آرڈیننسوں کی توسیع

(i) قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت درج

ذیل آرڈیننسوں کی مدت میں توسیع کے لئے قراردادیں پیش کرنے کی اجازت دی

جائے:

1. آرڈیننس (ترمیم) انگریج لکچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2019 (14 بابت 2019)

2. آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019 (15 بابت 2019)

3. آرڈیننس (ترمیم) ویلج پنچائیتیں و نیبر ہڈ کونسلیں پنجاب 2019 (16 بابت 2019)

4. آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019 (17 بابت 2019)

886

(ii) آئین کے آرٹیکل 128(2) (اے) کے تحت قراردادیں

1- آرڈیننس (ترمیم) ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2019 (14 بابت 2019) کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 26- ستمبر 2019 کو نافذ کردہ آرڈیننس (ترمیم) ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2019 (14 بابت 2019) کی مدت نفاذ میں 25- دسمبر 2019 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔

2- آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019 (15 بابت 2019) کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 5- نومبر 2019 کو نافذ کردہ آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019 (15 بابت 2019) کی مدت نفاذ میں 3- فروری 2020 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔

3- آرڈیننس (ترمیم) ویلج پنچائیتیں و نیبر ہڈ کونسلیں پنجاب 2019 (16 بابت 2019) کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 5- نومبر 2019 کو نافذ کردہ آرڈیننس (ترمیم) ویلج پنچائیتیں و نیبر ہڈ کونسلیں پنجاب 2019 (16 بابت 2019) کی مدت نفاذ میں 3- فروری 2020 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔

4- آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019 (17 بابت 2019) کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ صوبائی اسمبلی پنجاب 16- نومبر 2019 کو نافذ کردہ آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019 (17 بابت 2019) کی مدت نفاذ میں 14- فروری 2020 سے مزید 90 دن کی مدت کی توسیع کرتی ہے۔

887

(بی) رپورٹوں کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

ایک وزیر درج ذیل رپورٹیں ایوان کی میز پر رکھیں گے:

- (i) حکومت پنجاب کی ریونیو وصولیوں کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 2017-18
- (ii) پبلک سیکٹر کمپنیز، حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 2017-18 (دوالم-II)
- (iii) ڈیزاسٹر منجمنٹ آرگنائزیشن، پنجاب کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 2017-18
- (iv) سی اینڈ ڈبلیو، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ اے، آپٹا، ایل جی اینڈ سی ڈی ڈی، پیپارٹمنٹ اور انفراسٹرکچر ڈیولپمنٹ اتھارٹی پنجاب (آئی ڈی اے پی) حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹ برائے سال 2018-19

889

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا سولہواں اجلاس

جمعرات، 28- نومبر 2019

(یوم النہیس، 30- ربیع الاول 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیئرمین لاہور میں شام 4 بج کر 20 منٹ پر زیر صدارت
جناب چیئرمین میاں شفیع محمد منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری رمضان قادر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۖ ارْجِعِي إِلَىٰ سَرَبِّكِ سَاضِيَةً

مَرْضِيَّةً ۖ فَادْخُلِي فِي عِبَادِي ۖ وَأَدْخُلِي جَنَّتِي ۖ

سورة الفجر آیات 27 تا 30

اے اطمینان پانے والی روح! (27) اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل تو اس سے راضی وہ تجھ سے

راضی (28) تو میرے (ممتاز) بندوں میں شامل ہو جا (29) اور میری بہشت میں داخل ہو جا (30)

وما علینا الا البلاغ

نعت رسول مقبول ﷺ الحاج سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

یہ دنیا اک سمندر ہے مگر ساحل مدینہ ہے
 ہر اک موج بلا کی راہ میں حائل مدینہ ہے
 زمانہ دھوپ ہے اور چھاؤں ہے بس ایک بستی میں
 یہ دنیا جل کے بجھ جاتی مگر شامل مدینہ ہے
 مدینے کے مسافر تجھ پہ میرے جان و دل قرباں
 تری آنکھیں بتاتی ہیں تری منزل مدینہ ہے
 شرف مجھ کو بھی حاصل ہے محمدؐ کی غلامی کا
 وہ مرے دل میں رہتے ہیں مرا بھی دل مدینہ ہے

سوالات

(محکمہ مواصلات و تعمیرات)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب چیئر مین: جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ مواصلات و تعمیرات سے متعلقہ سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 625 چودھری افتخار حسین چھپر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 839 جناب محمود الحق کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1109 محترمہ منیرہ یامین ستی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری افتخار حسین کا ہے۔ جی، چودھری افتخار حسین! سوال نمبر بولیں۔

چودھری افتخار حسین: جناب چیئر مین! سوال نمبر 1115 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: شاہ پور سے ساہیوال روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

* 1115: چودھری افتخار حسین: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) شاہ پور سے ساہیوال روڈ (ضلع سرگودھا) کب بنائی گئی اس روڈ کی لمبائی اور چوڑائی بتائی جائے؟
- (ب) سڑک کی سالانہ مرمت اور تعمیر پر سال 2018 سے اب تک کتنی رقم خرچ ہوئی، تفصیل سے آگاہ کریں؟
- (ج) کیا اس سڑک کی حالت تسلی بخش ہے اور گاڑیاں چل سکتی ہیں اگر اس سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے تو اس کی از سر نو کب تک تعمیر کر دی جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان):

(الف) شاہ پور سے ساہیوال روڈ کو سال 14-2013 میں بنایا گیا اس کی لمبائی 35.43 کلو میٹر ہے اور اس کی چوڑائی 24 فٹ ہے۔

(ب) شاہ پور سے ساہیوال روڈ کی سالانہ مرمت۔ پیچ ورک کی مد میں سال 18-2017 اور سال 19-2018 تک 1.016 ملین روپے خرچ ہوئے۔

(ج) اس سڑک کی حالت تسلی بخش ہے اور گاڑیاں بھی چل سکتی ہیں اور سڑک پر محکمہ مرمت پیچ ورک مکمل کر لیا گیا ہے۔ تاہم اس سڑک پر re-surfacing درکار ہے جو کہ اس مالی سال میں فنڈز کی دستیابی اور re-surfacing پروگرام کی منظوری کی صورت میں کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین: جناب چیئرمین! میرا سوال ہے کہ شاہ پور سے ساہیوال روڈ (ضلع سرگودھا) کب بنائی گئی اس روڈ کی لمبائی اور چوڑائی بتائی جائے؟

جناب چیئرمین: چودھری افتخار حسین! آپ کے اس سوال کا جواب دے دیا گیا ہے۔ اگر آپ کوئی ضمنی سوال کرنا چاہتے ہیں تو وہ فرمائیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! معزز ممبر نے سوال پوچھا تھا کہ شاہ پور سے ساہیوال روڈ ضلع سرگودھا کب بنائی گئی اور روڈ کی لمبائی اور چوڑائی کتنی ہے۔ ہم نے اس میں بڑا واضح جواب دیا ہے کہ اس روڈ کی لمبائی 35.43 کلو میٹر ہے اور چوڑائی 24 فٹ ہے۔

چودھری افتخار حسین: جناب چیئرمین! محکمے نے سراسر غلط جواب دیا ہے۔ موقع پر سڑک کی چوڑائی 12 فٹ ہے لہذا میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ محکمہ اس سڑک کی چوڑائی کب تک مکمل کرائے گا۔ یہ میرے حلقے کی مین سڑک ہے جو تین اضلاع کو آپس میں ملاتی ہے۔

جناب چیئرمین! آپ یہاں سے کوئی بندہ بھیج دیں میں اس کے ساتھ خود جا کر یہ سڑک visit کروادیتا ہوں۔ آپ کسی آدمی کو بھیجوا دیں وہ جا کر دیکھ سکے کہ اس سڑک کی حقیقت میں کتنی لمبائی اور چوڑائی ہے اور اس وقت اس کی کتنی مخدوش حالت ہے؟

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری نے on the floor of the House کہا ہے کہ یہ جواب درست ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! میں آپ کی اجازت سے اس سڑک کی تفصیل بتا دیتا ہوں۔ یہ سڑک 14-2013 میں بنائی گئی تھی۔ جب اس سڑک کی مرمت کا کام ہمارے محکمہ کے اختیار میں آیا تو محکمہ و قنات سڑک کی مرمت، پیچ ورک، پلوں کی مرمت کی صورت میں کام کر رہا ہے جس سے ٹریفک کی روانی میں آسانی پیدا ہوتی ہے۔ یہ سڑک سات برس پہلے تعمیر کی گئی تھی اور اس پر 62.50 ملین روپے لاگت آئی تھی۔ اس سڑک پر ٹریفک کا لوڈ بہت زیادہ ہے اور معزز ممبر اس سڑک کی چوڑائی میں اضافہ کروانا چاہتے ہیں۔ میں دوبارہ بتا دیتا ہوں کہ اس سڑک کی چوڑائی 24 فٹ ہے۔

جناب چیئرمین: چودھری افتخار حسین! پارلیمانی سیکرٹری فرما رہے ہیں کہ اس سڑک کی چوڑائی 24 فٹ ہے۔ البتہ انہوں نے تسلیم کیا ہے کہ اس سڑک کو repair کی ضرورت ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! یہ سات سال پرانی سڑک ہے۔ اس سڑک کی مرمت یعنی پیچ ورک اور resurfacing ہوتی رہتی ہے۔ اس سڑک پر ٹریفک کا load بہت زیادہ ہے۔ معزز ممبر اگر اس سڑک کا visit کرنا چاہیں تو میں اس کے لئے حاضر ہوں۔

چودھری افتخار حسین: جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ اس سڑک کی سائٹڈز پر جو کچی جگہ ہے اس کو ملا کر اس کی چوڑائی 24 فٹ بنتی ہوگی لیکن اصل میں اس سڑک کی چوڑائی 24 فٹ نہیں ہے۔ آپ بے شک اس کو چیک کروالیں۔ آپ ذاتی طور پر وہاں پر visit کر لیں اور پھر خود ہی فیصلہ کر لیں کہ اس سڑک کی کیا حالت ہے اور اس کی چوڑائی کتنی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئر مین! میرے لئے معزز ممبر قابل احترام ہیں اور میں ان کو اپنے ساتھ لے جا کر یہ سڑک چیک کروانے کے لئے تیار ہوں کیونکہ اس سڑک کی چوڑائی واقعی 24 فٹ ہے۔

جناب چیئر مین: چودھری افتخار حسین! پارلیمانی سیکرٹری فرما رہے ہیں کہ آپ ان کے ساتھ چلیں تو وہ آپ کو اس سڑک کی چوڑائی چیک کروادیں گے۔

چودھری افتخار حسین: جناب چیئر مین! پارلیمانی سیکرٹری میرے بھائی ہیں اور میں نے ان کے ساتھ مقابلہ نہیں کرنا۔ یہ میرے ساتھ چلیں اور اس سڑک کو دیکھ لیں۔ یہ میرے ساتھ آج ہی چلیں اور اس سڑک کو چیک کر لیں۔ کیا یہ میرے ساتھ وہاں پر آج ہی جانے کے لئے تیار ہیں؟

جناب چیئر مین: چودھری افتخار حسین! آپ پارلیمانی سیکرٹری کے ساتھ بیٹھ جائیں وہ اس حوالے سے آپ کو مطمئن کریں گے۔ اگلا سوال بھی آپ کا ہے لہذا اب آپ اپنے اگلے سوال کو لے لیں۔ چودھری افتخار حسین: جناب چیئر مین! سوال نمبر 1116 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: جھاریاں سے شاہ پور روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

* 1116: چودھری افتخار حسین: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) جھاریاں سے شاہ پور روڈ (ضلع سرگودھا) کب بنائی گئی اس روڈ کی لمبائی اور چوڑائی بتائی جائے؟

(ب) سڑک کی سالانہ مرمت اور تعمیر پر سال 18-2017 اور 19-2018 سے اب تک کتنی رقم خرچ ہوئی، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا اس سڑک کی حالت تسلی بخش ہے اور گاڑیاں چل سکتی ہیں اگر اس سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے تو اس کی از سر نو تعمیر کب تک کردی جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان):

(الف) جھاوریاں سے شاہ پور روڈ کو سال 05-2004 میں بنایا گیا جس کی لمبائی 18.10 سے کلومیٹر ہے اور اس کی چوڑائی 20 فٹ ہے۔

(ب) جھاوریاں سے شاہ پور روڈ کی سالانہ مرمت پر سال 18-2017 میں 0.409 ملین روپے خرچ ہوئے اور اس سال 19-2018 میں 6.360 ملین روپے خرچ ہوئے تفصیل درج ذیل ہے:

سال 18-2017

(i) حکمانہ مرمت پچ روڈ کی مد میں 0.409 ملین روپے خرچ ہوئے۔

سال 19-2018

(ii) کلومیٹر نمبر 35 تا 40 تک ری سرفیسنگ (DST) کی مد میں 7.389 ملین روپے

خرچ ہوئے۔

(ج) اس سڑک کی حالت تسلی بخش ہے اور گاڑیاں بھی چل سکتی ہیں۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری افتخار حسین: جناب چیئر مین! میرا یہ سوال جھاوریاں سے شاہ پور روڈ کی تعمیر سے متعلق ہے۔ یہ سڑک بھیرہ انٹر چینج سے اترتی ہے، شاہ پور، میانوالی اور سرگودھا روڈ کے ساتھ ملتی ہے۔ اس کے ساتھ یہ جھنگ اور سرگودھا روڈ کو بھی ملاتی ہے۔ اس سڑک کی حالت بہت خراب ہے لہذا اس کی فوری طور پر مرمت کروائی جائے۔

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئر مین! معزز ممبر نے کوئی ضمنی سوال نہیں پوچھا البتہ میں اس کی تفصیل بتا دیتا ہوں۔ جھاوریاں سے شاہ پور روڈ کو 05-2004 میں بنایا گیا تھا۔ اس کی لمبائی 18.10 کلومیٹر ہے اور اس کی چوڑائی 20 فٹ ہے۔ سال 19-2018 میں اس سڑک کی مرمت پر 6.360 ملین روپے خرچ کئے گئے۔ اس کی تفصیل جواب میں درج ہے لیکن میں اسے پڑھ دیتا ہوں۔

سال 2017-18

(i) محکمہ مرمت پیچ ورک کی مد میں 0.409 ملین روپے خرچ ہوئے۔

سال 2018-19

(i) کلومیٹر نمبر 35 تا 40 تک ری سرفیسنگ (DST) کی مد میں 7.389 ملین روپے

خرچ ہوئے۔

(ج) اس سڑک کی حالت تسلی بخش ہے اور گاڑیاں بھی چل سکتی ہیں۔

جناب چیئر مین: پارلیمانی سیکرٹری! معزز ممبر چودھری افتخار حسین چاہتے ہیں کہ اس سڑک کی مرمت کی جائے اور آپ اس حوالے سے انہیں یقین دہانی کروادیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئر مین! معزز ممبر چودھری افتخار حسین میرے لئے قابل احترام ہیں اور وہ اس سڑک کو جہاں سے مرمت کروانا چاہتے ہیں اس کی مجھے نشاندہی فرمادیں تو میں محکمہ کو اس حوالے سے ہدایت کر دوں گا۔

جناب چیئر مین: چودھری افتخار حسین! پارلیمانی سیکرٹری یقین دہانی کروارہے ہیں کہ آپ انہیں نشاندہی کر دیں تو وہ محکمہ کو اس سڑک کی مرمت کے لئے ہدایت کر دیں گے۔

چودھری افتخار حسین: جناب چیئر مین! ٹھیک ہے۔

رانا منور حسین: جناب چیئر مین! یہ بہت اہم سڑک ہے۔ یہ سڑک شاہ پور سے سرگودھا کو ملاتی ہے اور شاہ پور سے موٹروے بھیرہ کو بھی ملاتی ہے۔ جنوبی پنجاب جانے کے لئے زیادہ تر یہی راستہ اختیار کیا جاتا ہے۔ اس سڑک پر ٹریفک کا بہت زیادہ load ہے۔ اس سڑک کی مرمت کے لئے جتنی رقم مختص کی گئی ہے وہ sufficient نہیں ہے۔ محکمہ نے اس سڑک کے پیچ ورک کے لئے 0.409 ملین روپے مختص کئے تھے لیکن یہ رقم ناکافی ہے۔

جناب چیئرمین! کیا پارلیمانی سیکرٹری بتا سکتے ہیں کہ کب تک اس سڑک کی مرمت کا کام مکمل ہو جائے گا؟ اس سڑک کی مرمت کے لئے مزید فنڈز مہیا کئے جائیں۔ چونکہ یہ معاملہ میرے حلقہ سے بھی related ہے لہذا میں گزارش کروں گا کہ پارلیمانی سیکرٹری اس حوالے سے یقین دہانی کروادیں۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! رانا منور حسین نے بڑا اچھا ضمنی سوال کیا ہے۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ یہ سڑک 05-2004 میں بنائی گئی تھی اور اب 2019 ختم ہونے کو ہے۔ یہ بہت مصروف ترین سڑک ہے۔ اس سڑک کے پیچ و رک کے لئے جو رقم رکھی گئی واقعی وہ ناکافی ہے لیکن میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی پچھلے دس سال حکومت رہی ہے کیا انہیں اپنے دور حکومت میں یہ سڑک نظر نہیں آئی؟

جناب چیئرمین! ہماری حکومت کو قائم ہوئے 14 ماہ ہوئے ہیں اور میں معزز ممبران کو یقین دہانی کرواتا ہوں کہ جیسے ہی ہمیں فنڈز مہیا ہوں گے ہم اس سڑک کی مرمت کا کام مکمل کروائیں گے۔

جناب چیئرمین: اگلا سوال نمبر 1120 جناب گلریز افضل گوندل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب محمد وارث شاد کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1144 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع خوشاب میں محکمہ کے زیر اہتمام سڑکوں سے متعلقہ تفصیلات

* 1144: جناب محمد وارث شاد: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے

کہ:-

(الف) ضلع خوشاب میں محکمہ مواصلات و تعمیرات کی کون کون سی سڑکیں ہیں ان کی لمبائی کتنی ہے؟

(ب) کتنی سڑکیں زیر تعمیر ہیں ان کے نام اور ان پر کتنا کام ہوا ہے کتنا بچایا ہے، کتنی رقم خرچ ہوئی ہے اور کتنی بچایا ہے؟

(ج) مالی سال 2018-19 میں کتنی رقم کس کس سڑک کے لئے مختص کی گئی ہے؟

(د) کیا حکومت زیر تعمیر سڑکوں کی تکمیل جلد از جلد کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان):

(الف) ضلع خوشاب میں شاہرات کی کل تعداد 596 ہے جن کی کل لمبائی 2085 کلو میٹر ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع خوشاب میں محکمہ ہائی وے کی زیر نگرانی 18 سکیمز زیر تعمیر ہیں ان سکیموں کا تقریباً 65 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور 35 فیصد بچایا ہے اب تک سکیموں پر 1252.244 ملین رقم خرچ ہو چکی ہے۔ بچایا 1624.253 ملین رقم درکار ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مالی سال 2019-20 میں حکومت کی جانب سے 443.408 ملین رقم مختص کی گئی ہے جس کی مد میں اب تک 234.006 ملین فنڈز مہیا کئے گئے ہیں جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) جی، ہاں! حکومت زیر تعمیر شاہرات کو فنڈز کی دستیابی پر جلد از جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئر مین! پارلیمانی سیکرٹری کہہ رہے تھے کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت میں ان کو یہ سڑک نظر نہیں آئی۔۔۔

جناب چیئرمین: جناب محمد وارث شاد! آپ کی آواز کم آرہی ہے۔ جب آپ غصے میں ہوتے ہیں تو پھر آپ کی آواز زیادہ اونچی آتی ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! میرے اس مائیک کو تھوڑا اونچا کروادیں کیونکہ اگر مائیک اونچا ہو گیا تو میری آواز آپ تک پہنچ جائے گی۔ ہمارے دس سال کے دور حکومت میں بے شمار نئی سڑکیں تعمیر کی گئیں۔ محکمہ کے ریکارڈ سے میری اس بات کی تصدیق کی جاسکتی ہے۔ اسی طرح ہمارے دور حکومت میں سڑکوں کی ریکولر repair ہوتی رہی ہیں لیکن جب سے پی ٹی آئی کا دور حکومت شروع ہوا ہے تو ہمارے مسلم لیگ (ن) کے دور کی جتنی سڑکیں بن رہی تھیں انہیں روک دیا گیا ہے اور ہماری جو سڑکیں sanctioned تھیں جن پر کام شروع ہو گیا تھا۔ نور پور تھل سے صحرا کو چیرتی ہوئی 55 کلومیٹر سڑک جھنگ روڈ کی طرف جاتی ہے اس سڑک کے لئے 85 کروڑ روپے sanctioned بھی ہو گئے جس میں سے 10 کروڑ روپیہ لگ بھی چکا ہے۔

جناب چیئرمین! انہوں نے پچھلے سال widening and improvement میں اُس سڑک پر صرف 90 لاکھ روپے release کئے ہیں۔ کیا یہ حکومت صحرا کے اُن لوگوں کی خاطر اس سڑک کو کچھ اور پیسے دینے کا ارادہ رکھتی ہے، یہ اُس سڑک کے لئے پیسے release کریں گے یا یہ چاہتے ہیں کہ اگلے پیسے بھی ضائع ہوں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعمیرات و مواصلات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جناب محمد وارث شاد جس سڑک کی بات کر رہے ہیں ایک تو یہ مجھے اُس سڑک کا specific name نہیں بتا سکے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئرمین! یہ سڑک پی پی۔84 ضلع خوشاب میں آتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعمیرات و مواصلات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئر مین! اس سڑک کی estimated cost 1589.495 million rupees ہے اور اس پر expenditures 1444.825 million rupees ہو چکے ہیں۔ 2018-19 کی ADP میں خوشاب کا جتنا حصہ بنتا تھا وہ ہم نے رکھ دیا ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئر مین! میں پارلیمانی سیکرٹری موصوف سے صرف یہ commitment لینا چاہتا ہوں کہ آنے والے بجٹ میں اس سڑک کے لئے صرف 20 کروڑ روپیہ دے دیں کیونکہ پہلے جو 10 کروڑ روپیہ اس سڑک پر لگ چکا ہے وہ ضائع ہو رہا ہے اور پارلیمانی سیکرٹری اس چیز کو realize کر سکتے ہیں کیونکہ یہ بھی صحرائی علاقے سے ہے۔

جناب چیئر مین! میں صرف یہ چاہتا ہوں کہ وہ سکیم dead نہ ہو جائے۔ یہ سڑک CPEC کو بھی attach کرتی ہے۔ یہ جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور فیصل آباد کے لئے shortest possible route ہے تو میرے بھائی آج جتنا commitment کر سکتے ہیں وہ کر دیں۔

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعمیرات و مواصلات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئر مین! جناب محمد وارث شاد مجھ سے تو 20 کروڑ روپے کی commitment مانگ رہے ہیں اور ابھی بتا رہے تھے کہ ان کی حکومت نے 9 کروڑ روپیہ لگایا تھا۔ 2008 میں پاکستان مسلم لیگ (ن) کی حکومت آئی تو انہوں نے جناب پرویز الہی کی حکومت کی ongoing schemes stop کر دیں لیکن

میں on the floor of the House ensure کر رہا ہوں کہ ان کی جتنی ongoing schemes ہیں ہمارے پاس جیسے ہی فنڈز آتے رہیں گے یہ سکیمیں انشاء اللہ بنی رہیں گی لیکن میں یہ commitment نہیں کرتا کہ ہم اگلے بجٹ میں اس سڑک کے لئے کتنے پیسے رکھیں گے۔

جناب چیئر مین: جی، شکریہ۔ اگلا سوال جناب صہیب احمد ملک کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئر مین! سوال نمبر 1170 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: بھیرہ تاجھاریاں روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1170: جناب صہیب احمد ملک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) بھیرہ سے جھاریاں روڈ (ضلع سرگودھا) کب بنائی گئی، اس روڈ کی لمبائی اور چوڑائی بتائی جائے؟

(ب) سڑک کی سالانہ مرمت اور تعمیر پر سال 2017-18 اور 2018-19 میں کتنی رقم خرچ ہوئی، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) کیا اس سڑک کی حالت تسلی بخش ہے اور اس پر گاڑیاں چل سکتی ہیں؟

(د) اگر اس سڑک کی حالت ناگفتہ بہ ہے تو پھر اس کی از سر نو تعمیر کب تک تعمیر کر دی جائے گی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان):

(الف) بھیرہ سے جھاریاں روڈ کی سال 91-1990 میں توسیع کی گئی۔ اس کی لمبائی 30 کلومیٹر ہے اور اس کی چوڑائی 20 فٹ ہے۔ مزید برآں اس سڑک کو 17-2016 میں برائے توسیع 24 فٹ کارپٹ روڈ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا گیا ہے۔

(ب) اس سڑک کو کارپٹ بنانے کی مد میں اب تک 325.000 ملین رقم خرچ ہو چکی ہے۔ علاوہ ازیں باقی ماندہ سڑک پر سالانہ مرمت سال 18-2017 اور 19-2018 میں کوئی رقم خرچ نہ ہوئی ہے۔

(ج) مذکورہ سڑک کے بیشتر حصہ پر پیچ ورک اور کارپٹ کا کام مکمل ہو چکا ہے اور باقی ماندہ سڑک پر پیچ ورک کا کام جاری ہے۔ سڑک کی حالت تسلی بخش ہے اور گاڑیاں چل رہی ہیں۔

(د) مذکورہ سڑک کے کلومیٹر 0 تا 16 اور کلومیٹر نمبر 24 تا 34 پر پیچ ورک مکمل کر لیا گیا ہے باقی حصہ پر پیچ ورک کا کام جاری ہے سڑک کا آخری حصہ کلومیٹر نمبر 32.20 تا 50.30 پر کارپٹ ہو چکی ہے۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! یہ سڑک بھیرہ انٹر چینج کے اوپر ہے اور یہ سڑک میانوالی، بھکر، خوشاب براستہ جھنگ کو ملاتی ہے اس لئے یہ سڑک بہت اہم ہے۔
جناب چیئرمین! محکمہ نے اس سوال کا جو جواب دیا ہے وہ بالکل غلط ہے کہ سڑک کی حالت تسلی بخش ہے اور گاڑیاں چل رہی ہیں۔

جناب چیئرمین! میرے حلقے کے بالکل ساتھ والے حلقے کے "نئے پاکستان والے" میرے دوست چودھری افتخار حسین بیٹھے ہیں ان سے پوچھیں وہاں پر 6/6 فٹ کے گڑھے پڑ چکے ہیں، اطراف میں آٹھ آٹھ مٹی اور ریت کی ٹرائیاں پڑی ہیں۔ وہاں سے سائیکل گزر سکتی ہے اور نہ ہی موٹر سائیکل گزر سکتی ہے۔ انہوں نے جو جواب میرے سوال کا دیا ہے وہ قطعاً غلط ہے اور پورے ایوان کے ساتھ جھوٹ بولا جا رہا ہے کہ جو سڑک ہمارے پچھلے دور میں شروع ہوئی، 2018 تک بھیرہ سے چک مبارک تک بنی اور چک مبارک تا شاہ پور سڑک کی حالت بے حد خستہ ہے۔ بھیرہ انٹر چینج سے ساتھ والے اضلاع کے ممبران گزرتے ہیں وہ اسی سڑک کے ذریعے ہی اپنے اضلاع کو جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین! میری آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری سے سوال ہے کہ ممبران بھکر، لیہ، شاہ پور اس بات کا جواب ہاں یا ناں میں دے دیں کیا وہ سڑک تسلی بخش ہے؟

جناب چیئرمین: ان کا emphasis ج: (ج) پر ہے۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! اگر معزز ممبر میرے چھوٹے بھائی کا جواب پڑھ لیتے کہ ج: (ج) میں لکھا ہوا ہے کہ مذکورہ سڑک کے بیشتر حصہ پر پیچ ورک اور کارپٹ کا کام مکمل ہو چکا ہے اور باقی ماندہ سڑک پر پیچ ورک کا کام جاری ہے۔

جناب چیئرمین! انہوں نے یہاں یہ بتایا ہے کہ وہاں موٹر سائیکل نہیں چل سکتی، سائیکل نہیں چل سکتی، میں ensure on the floor of the House کرتا ہوں کہ یہ میرے ساتھ چلیں وہاں سائیکل، موٹر سائیکل کیا دوسری ٹرانسپورٹ بھی چل رہی ہے۔ ہم نے بالکل صحیح بتایا ہے کہ اس سڑک پر پیچ و رک کا کام ابھی جاری ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! یہ تنقید برائے تنقید ہو جائے گی۔ ہم یہاں بہتری کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ یہاں یہ ensure تو اس وقت کریں جب وہاں پر کوئی کام ہو۔ وہ میرا حلقہ بنتا ہے، ہمارے متعلقہ ڈائریکٹر جنرل جو آج کل قائم مقام سیکرٹری ہیں یہ بھی بیٹھے ہوئے ہیں اور افتخار گوندل صاحب بھی یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ مجھے بتادیں کہ وہاں پر کون سی سڑک ہے جس کو یہ تسلی بخش کہہ رہے ہیں۔ وہ سڑک تسلی بخش حالت میں نہ ہے۔ میں ان پر یا گورنمنٹ پر تنقید کرنے کی کوشش نہیں کر رہا بلکہ میں عوام کی بہتری کے لئے اس سڑک کو چلانے کے لئے کوشش کر رہا ہوں۔ ہمارے متعلقہ وزیر اعظم کے ضلع کو بھی وہی سڑک جاتی ہے۔

جناب چیئرمین! میرا مقصد یہ نہیں ہے کہ یہاں پر ہم اپنے محکمہ کو کہیں کہ وہ درست ہے یا درست نہیں ہے۔ میرا یہاں کہنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ نے اسمبلی میں غلط جواب جمع کر لیا ہے۔ افتخار گوندل صاحب نے جو آگے بات کی ہے تو وہ بھی 24 فٹ سڑک نہ ہے۔ وہ میرے متعلقہ نہیں تھا اس وجہ سے میں نے کوشش کی کہ میں اس پر بات نہ کروں۔

جناب چیئرمین! یہ غلط بات ہے میری آپ کے توسط سے درخواست ہے کہ اس سوال کو کمیٹی کو بھیجا جائے اور اس پر غور کیا جائے کہ آیا یہ جواب درست ہے یا غلط ہے؟ اس کے بعد پارلیمانی سیکرٹری آپ کی وساطت سے اسمبلی میں آکر جواب دے دیں اور بتائیں کہ یہ ایم پی اے غلط کہہ رہے تھے تو ensure on the floor of the House میں آپ سب کے سامنے کہوں گا کہ یہ صحیح ہیں، میں غلط ہوں اور میں معذرت کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: اس سڑک کے بارے میں چودھری افتخار حسین نے بھی ذکر فرمایا ہے۔ اس کے جواب میں کوئی ambiguity ہے۔ آپ اسے دیکھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! میں گزارش کر رہا ہوں کہ تسلی بخش کام یہ مطلب نہیں ہوتا کہ وہ سڑک مکمل ہو چکی ہے۔ اس پر کام جاری ہے اور اس کی ہسٹری اگر میں بتاؤں تو میرے پاس تمام تفصیل بھی ہے۔ یہ بھیرہ سے جھادریاں روڈ کی سال 91-1990 میں تعمیر و توسیع کی گئی۔ بھیرہ سے جھادریاں روڈ کی سال 91-1990 میں توسیع کی گئی۔ اس کی لمبائی 30 کلومیٹر ہے اور اس کی چوڑائی 20 فٹ ہے۔

جناب چیئرمین! مزید برآں اس سڑک کو 17-2016 میں برائے توسیع 24 فٹ کارپٹ روڈ سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کیا گیا ہے۔ اس کا گروپ نمبر 3 کلومیٹر 0.27 پل وزیدی سے بھیرہ جس کی لمبائی 30 کلومیٹر بمطابق معاہدہ 651.404 ملین زیر تعمیر ہے۔ اس سڑک کو کارپٹڈ کرنے کی مد میں اب تک 329.923 ملین رقم خرچ ہو چکی ہے۔ اب تک کلومیٹر نمبر 32.20 تا 50.30 کارپٹ ہو چکی ہے۔ اس میں مزید 400 ملین فنڈز درکار ہیں۔ آپ خود بھی 400 ملین روپے کے فنڈز کو سمجھتے ہیں۔

جناب چیئرمین! محکمہ نے جو جواب دیا ہے بالکل صحیح دیا ہے کہ جب ہمارے پاس پیسا ہو گا تو آہستہ آہستہ ہم اس کو مکمل کریں گے۔ ان کی بات واقعی صحیح ہے کہ یہ بہت رش والی سڑک ہے اور یہ مین سڑک ہے۔ ہم انشاء اللہ اس کو مکمل کریں گے۔

جناب چیئرمین! میں یہ ensure نہیں کر سکتا کہ اسی بجٹ میں ہم 400 ملین روپے اس سڑک کو دیں گے۔ ہمیں جتنا پیسا دستیاب ہو گا اسی میں کام ہو گا۔

جناب چیئرمین: اس سڑک کے بارے میں چودھری افتخار حسین نے بھی بات کی ہے۔ آپ کا بھی کہنا ہے کہ اس سوال کا جواب غلط آیا ہے۔ اگر جواب غلط ہے تو محکمہ مواصلات و تعمیرات کی سٹینڈنگ کمیٹی ابھی نہیں بنی اس لئے اس سوال کو ہم pending کر لیتے ہیں۔ پارلیمانی سیکرٹری اس سوال کا جواب دوبارہ منگوالیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! آپ جو حکم کریں گے میں اس کی تائید کرتا ہوں۔ میں آپ کی اجازت کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے ابھی خود آپ کو جواب دیا ہے کہ ہمارے پاس فنڈز نہ ہیں۔ انہوں نے ابھی خود یہ بھی کہا ہے کہ یہ سڑک بہت اہم ہے اور خود ہی

اپنے جواب کے اندر یہ بات لکھ رہے ہیں کہ تسلی بخش حالت ہے۔ اس کا فیصلہ آپ خود کر لیں۔ اگر سٹینڈنگ کمیٹی برائے مواصلات و تعمیرات نہیں ہے تو آپ اس سوال کو سپیشل کمیٹی کو بھیج دیں۔ محکمہ کے افسران یہاں بیٹھے ہیں، kindly ہماری بات سن لیں اور

On urgent basis this scam be settled. I will be very very grateful to the Hounorable Minister, Parliamentary Secretary and Secretary C&W.

جناب چیئرمین! Kindly اس پر کوئی رولنگ دے کر آگے چلے گا۔ I will be very gratefull آپ سپیشل کمیٹی کو یہ سوال refer کر دیں۔

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! اس سوال کو pending کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں گزارش کر رہا ہوں کہ اس سڑک کے حوالے سے محکمہ نے جو بھی جواب دیا ہے۔

جناب چیئرمین! میں اب بھی ensure کراتا ہوں کہ وہ صحیح ہے کہ یہ سڑک مصروف سڑک ہے۔ اس کا کام فنڈز کی دستیابی پر مکمل ہو جائے گا۔ یہ میرے ساتھ بیٹھ جائیں اور مجھے بتا دیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئرمین! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے۔ اب منسٹر صاحبان تالیاں بجا رہے ہیں۔ میں نہایت افسوس سے کہتا ہوں کہ ہم نے اس چیز کی بہتری کرنی ہے، خرابی نہیں کرنی لیکن یہ نیچے سے آپ کو اشارے کر رہے ہیں کہ آپ آگے چلیں۔ This is very bad very

جناب چیئرمین! میں نے سوال شروع کرنے سے پہلے کہا تھا کہ اس کو politicise مت کریں۔ میں نے اکیلے وہاں سے نہیں گزرنا، آپ لوگوں نے، ہماری families نے اور عوام نے وہاں سے گزرنا ہے۔ Kindly don't politicise it اس پر آپ مہربانی کریں۔ یہ کہہ رہے ہیں کہ pending بھی نہ کریں۔ ہماری سٹینڈنگ کمیٹی بھی نہیں بنی تو آپ اس کو سپیشل کمیٹی کو بھیج

دیں۔ ہم تو اس کی تصحیح کے لئے کوشش کر رہے ہیں۔ آپ پاکستان بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب چیئر مین: اس سوال کے جز (ج) کے جواب میں لکھا گیا ہے کہ اس سڑک کی حالت تسلی بخش ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری نے یہاں خود فرمایا ہے کہ سڑک کی حالت تسلی بخش نہیں ہے لیکن فنڈز درکار ہیں۔ ہم اس سوال کو pending کرتے ہیں۔ آپ اس سوال کا دوبارہ جواب منگوائیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب چیئر مین! بہت شکریہ

جناب چیئر مین: اگلا سوال نمبر 1188 جناب لیاقت علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری عادل بخش چٹھہ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔ چودھری عادل بخش چٹھہ: جناب چیئر مین! سوال نمبر 1209 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: بچہ چٹھہ تاہر کی سڑک کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1209: چودھری عادل بخش چٹھہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) Road from Bucha Chatta to Harchoki via Dargianwala and

Botala Jhanda Singh ضلع گوجرانوالہ پر کام ہو رہا ہے یا نہیں؟

(ب) اس کی تعمیر کے لئے مالی سال 19-2018 میں کتنے فنڈز مختص کئے گئے ہیں؟

(ج) اس کی تعمیر کب تک مکمل ہوگی؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان):

(الف) یہ درست ہے۔ کہ روڈ بچہ چٹھہ تاہر کی براستہ درگاں والا اور بوتالہ جھنڈہ سنگھ ضلع گوجرانوالہ ADP کا پراجیکٹ ہے اور اس پر کام فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے رکا ہوا ہے۔

(ب) اس کی تعمیر کے لئے مالی سال 19-2018 میں 18.182 ملین روپے فنڈز مختص ہیں۔

(ج) اس روڈ کی تعمیر کے لئے 555 ملین کے بقیہ فنڈز درکار ہیں۔ فنڈز کی دستیابی پر یہ سکیم مالی سال 20-2019 میں مکمل ہو جائے گی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری عادل بخش چٹھہ: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ گوجرانوالہ میں Maintenance and Repair کی مد میں کتنے پیسے اس مالی سال میں دیئے گئے ہیں؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! گوجرانوالہ ڈویژن میں اس مالی سال 20-2019 میں دو دفعہ محکمہ نے پیسے بھیجے ہیں ایک دفعہ 6 کروڑ اور دوسری دفعہ 8 کروڑ روپے بھیجے گئے ہیں۔

چودھری عادل بخش چٹھہ: جناب چیئرمین! میں ڈویژن کی بات نہیں کر رہا بلکہ ڈسٹرکٹ کی کر رہا ہوں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! یہ پیسے ڈویژن وار جاتے ہیں۔ اس کے بعد وہاں سے اس کی distribution ہوتی ہے۔

جناب چیئرمین: آج کل ڈویژن وار کمشنر صاحب کے پاس پیسے جاتے ہیں۔

چودھری عادل بخش چٹھہ: جناب چیئرمین! یہ اس کی تقسیم کی ترجیح کس طرح طے کرتے ہیں، کیا یہ شہری اور دیہاتی علاقوں کی بنیاد پر کرتے ہیں یا ان کا معیار کیا ہے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! یہ پیسا ڈویژن میں جاتا ہے جس کی distribution کمشنر صاحب کرتے ہیں۔ وہاں معزز ایم این اے اور ایم پی اے صاحبان کمشنر صاحب کے پاس جاتے ہیں اور وہاں اپنی اپنی priorities بتائی جاتی ہیں تب ان پر کام شروع ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین: چودھری عادل بخش چٹھہ! کمشنر صاحب کے پاس یہ decision ہوتا ہے اور اس کی کمیٹی بنی ہوئی ہے۔

چودھری عادل بخش چٹھہ: جناب چیئرمین! گوجرانوالہ میں پی ٹی آئی کا کوئی ایم این اے اور نہ ہی ایم پی اے ہے اس لئے ہم سے وہاں کسی نے consult نہیں کیا۔

جناب چیئرمین: کمشنر صاحب! اس کو prioritize کر دیں گے۔

چودھری عادل بخش چٹھہ: جناب چیئرمین! یہ ہمارا بھی پوچھ لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! میں آپ کے توسط سے یہ گزارش کروں گا کہ یہ ہمارے اپوزیشن کے معزز ممبران ہیں، ان کی جو بھی سڑکیں خراب ہیں اس حوالے سے ایک وفد بنالیں تو میں ان کو وزیر اعلیٰ سے ملواتا ہوں اور اس مسئلے کو حل کرواتے ہیں۔

جناب چیئرمین: آپ کی بہت اچھی تجویز ہے۔ جی، اگلا سوال بھی چودھری عادل بخش چٹھہ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

چودھری عادل بخش چٹھہ: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 1210 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: وزیر آباد تا کوٹ ہیراروڈ

کی تعمیر کے لئے فنڈز کے اجراء سے متعلقہ تفصیلات

*1210: چودھری عادل بخش چٹھہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گوجرانوالہ وزیر آباد تا کوٹ ہیراروڈ کی تعمیر کے لئے فنڈز کب جاری ہوں گے جبکہ یہ ADP کی سکیم ہے اس کے لئے کتنے فنڈز مالی سال 2018-19 میں مختص کئے گئے ہیں؟

(ب) یہ روڈ کب تک مکمل ہوگی اس کی تاریخ بتائیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان):

(الف) ضلع گوجرانوالہ وزیر آباد تا ہیراروڈ کی تعمیر کے لئے سال 2018-19 میں 66.667 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔ سال 2019-20 میں 80.000 ملین مختص کئے گئے ہیں۔

(ب) اس روڈ کی تعمیر کے لئے مزید فنڈز درکار ہیں۔ فنڈز کی دستیابی پر یہ سکیم مکمل کر دی جائے گی۔

جناب چیئرمین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری عادل بخش چٹھہ: جناب چیئرمین! اس پر میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 50 percent work has been completed لیکن remaining کام یہ کب کریں گے؟

جناب چیئرمین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! اس سڑک کی تعمیر کے لئے 2018-19 میں ہم نے 66.667 ملین روپے مختص کئے ہیں جبکہ سال 2019-20 میں 80 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔ جیسا کہ معزز ممبر بتا رہے تھے کہ گوجرانوالہ میں پی ٹی آئی کا کوئی ایم این اے اور ایم پی اے نہیں ہے تو ہم نے 80 ملین کی رقم گوجرانوالہ کی سڑک کے لئے رکھی ہے۔

جناب چیئرمین: چودھری عادل بخش چٹھہ! وہاں 80 ملین روپے رکھے گئے ہیں۔

چودھری عادل بخش چٹھہ: جناب چیئرمین! یہ ڈیڑھ ارب روپے بجٹ والی سڑک ہے لیکن 8 کروڑ روپے سے کیا بنے گا کیونکہ پچھلے ٹھیکیدار نے جو کام کیا ہے وہ پورا نہیں ہو رہا؟

جناب چیئرمین: جی، آپ سوال کریں۔

چودھری عادل بخش چٹھہ: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 50 فیصد کام ہو چکا ہے but 50 percent is yet remaining لہذا ڈیڑھ ارب روپے والی سڑک پر یہ آٹھ کروڑ روپے سے کیا بنے گا؟ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے گوجرانوالہ کے لئے پیسے دیئے ہوئے ہیں لیکن بعد میں اس کی cost بڑھ جائے گی اور آگے کام کچھ بھی نہیں ہو گا۔ وہاں پر لوگ پریشان ہیں، ڈکیتیاں ہو رہی ہیں اور میڈیکل ایمرجنسی کے حوالے سے لوگ تنگ ہو رہے ہیں۔ یہ بتائیں کہ بقایا پیسے یہ کب دیں گے؟

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری! ان کا سوال یہ ہے کہ کب تک یہ سڑک مکمل ہوگی؟

(اذانِ مغرب)

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! 19-2018 کے بجٹ میں سے 2018 کا الیکشن ہوا، اس بجٹ کے بعد 66.667 ملین روپے مختص ہوئے اور ہم نے 66 ملین سے بڑھا کر اپنے بجٹ میں 80 ملین روپے مختص کئے ہیں۔ اگر معزز ممبر چاہتے ہیں کہ ان کی سڑک اسی بجٹ میں مکمل ہو تو یہ ناممکن ہے کیونکہ یہ فنڈز میسر ہونے پر ہی مکمل ہو سکے گی۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اب پندرہ منٹ کے لئے وقفہ برائے نماز کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب)

کے لئے پندرہ منٹ کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(وقفہ نماز مغرب کے بعد جناب چیئرمین 5 بج کر 35 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب چیئر مین: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اگلا سوال جناب محمد وارث شاد کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولنے گا۔

چودھری عادل بخش چھٹ: جناب چیئر مین! میرا ضمنی سوال رہتا ہے۔

جناب چیئر مین: جی، آپ کا سوال مکمل ہو گیا تھا۔ انہوں نے آپ کو assurance دے دی تھی کہ وہ آپ کی سڑک کا کام کرا دیں گے۔ اگلا جناب محمد وارث شاد کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔
جناب محمد وارث شاد: جناب چیئر مین! سوال نمبر 1236 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔
جناب چیئر مین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

خوشاب پی پی۔ 84 میں سڑکوں کی تعمیر و کشادگی سے متعلقہ تفصیلات

*1236: جناب محمد وارث شاد: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) خوشاب پی پی۔ 84 میں کتنی سڑکیں زیر تعمیر ہیں اور کتنی سڑکوں کی کشادگی اور امپرومنٹ کا کام ہو رہا ہے؟

(ب) ان سڑکوں کا کتنے فیصد مکمل ہو چکا ہے؟

(ج) ان میں استعمال ہونے والا میٹریل کیسے لگایا گیا ہے؟

(د) محکمہ ان سڑکوں کا بقیہ کام کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان):

(الف) محکمہ ہائی وے کے زیر نگرانی پی پی۔ 84 میں چار سڑکیں زیر تعمیر ہیں جن میں سے ایک سڑک کی کشادگی اور امپرومنٹ کا کام ہو رہا ہے، تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پی پی۔ 84 میں زیر تعمیر سڑکوں کا تقریباً 33 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے اور 67 فیصد کام بقایا ہے۔ اب تک ان سکیموں پر 138.549 ملین رقم خرچ ہو چکی ہے۔ بقایا 847.758 ملین درکار ہے جس کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان سڑکوں کی تعمیر میں ہائی وے specification کے مطابق میٹریل استعمال کیا جا رہا ہے۔

(د) جی، ہاں! حکومت زیر تعمیر شاہرات کو فنڈز کی دستیابی پر جلد از جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئر مین! اس میں میرا ضمنی سوال یہ ہے اور میں پارلیمانی سیکرٹری کے گوش گزار کروں گا کہ یہ ایک روڈ ہے اس پراجیکٹ کا نام The Construction of road from Village Jamali to Khatwan via Tahla کے جواب میں اس روڈ کی 72 فیصد روڈ complete بتائی ہے اس میں 28 فیصد remaining work دیا ہے۔

جناب چیئر مین! میں پورے وثوق سے یہاں کہتا ہوں کہ وہاں موقع پر 28 فیصد کام ہوا ہے اور 72 فیصد کام بقایا ہے۔ اس پر بے شک آپ نے جو بھی طریق کار اپنانا ہے وہ اپنالیں چاہے آپ سوال کمیٹی کو refer کرتے ہیں یا پارلیمانی سیکرٹری اپنے حساب سے کچھ کر لیں۔ یہ جواب بالکل غلط ہے۔

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئر مین! ان کے پی پی۔84 کی چار سڑکیں ہیں تو یہ ذرا دوبارہ فرمائیں گے کہ کون سی سڑک کی بات کر رہے ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئر مین! Annexure-B میں تین پر آجائیں اور اس کے آخر میں balance work 28 percent لکھا ہے اس سے پہلے 72 percent complete work لکھا ہے۔ اب وہاں موقع کی پوزیشن یہ ہے کہ وہاں پر 28 فیصد کام ہوا ہے اور 72 فیصد کام بقایا ہے۔ جناب چیئر مین: آپ جڑ (ب) کی بات کر رہے ہیں؟

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئر مین! یہ Annexure-B ہے

جناب چیئر مین: Annexure-B کی جز (ب) میں لکھا ہے کہ 33 فیصد کام مکمل ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئر مین! یہ ہائی وے ڈویژن نے Annexures دیئے ہیں اور میں ہائی وے ڈویژن خوشاب کے Annexure-A کو تو میں touch نہیں کر رہا۔ انہوں نے Annexure-B میں detail دی ہوئی ہے۔ Annexure-B میں چار کام ہیں جس میں 1، 2، 3، 4 سیریل نمبر ہے۔

جناب چیئر مین! اب میں سیریل نمبر 3 پڑھ دیتا ہوں کہ Construction of road from village Jamali to Khatwan via Tahla district Khushab. work done 72 percent اور balance work 28 percent show کیا گیا ہے جبکہ موقع کی پوزیشن یہ ہے کہ work done 28 percent سے 30 فیصد کے قریب ہے جبکہ میرا estimate ہے کہ 70 فیصد سے 72 فیصد ابھی تک کام ہونا ہے۔ اس میں آپ جو بھی طریق کار اپنائیں تاکہ موقع پر کام مکمل ہو سکے کیونکہ ٹھیکیدار کام چھوڑ کر چلا گیا ہے۔

جناب چیئر مین: جی، وہ کہہ رہے ہیں کہ موقع پر کام کچھ اور ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئر مین! جناب محمد وارث شاد محترم ہیں اور قابل احترام ہیں۔ ان کی تیسری سکیم Construction of road from village Jamali to Khatwan via Tahla district Khushab. تھی اس کی تفصیلات اس طرح سے ہیں Approved Cost 90.306 million, Expend up to June 2018, 25 million Release for year 2018-19, 5.682 million, Allocation for year 2019-20, 3 million and Balance of work 28 percent ہے۔ Group-I 72 percent یہ میں ذرا clear کر دینا چاہتا ہوں کہ جب ایک سڑک دے دی جاتی ہے تو اس میں grouping کر دی جاتی ہے اس میں group first لگا دیا جاتا ہے group second لگا دیا جاتا ہے یہ first group کا جواب ہے اس میں

72 فیصد کام مکمل ہے 28 فیصد بقیہ ہے اگر اس کی detail میں جانا چاہتے ہیں تو میں پیچھے چلا جاتا ہوں۔۔۔

جناب چیئر مین: پارلیمانی سیکرٹری! میں عرض کر رہا ہوں کہ معزز ممبر ایک particular road کا پوچھ رہے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعمیرات و مواصلات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئر مین! میں اُسی سڑک میں فیئر 1 کے بارے میں بتا رہا ہوں کہ اُس کا 72 فیصد کام مکمل ہے 28 فیصد باقی ہے۔

جناب چیئر مین: جی، فیئر 1 کا 72 فیصد حصہ complete ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئر مین! میں تھوڑا سا clarify کر دیتا ہوں۔ پھر یہ جتنی amount انہوں نے دی ہے اگر انہوں نے bifurcation کی تھی تو وہ بھی پارٹ نمبر 1 کی دیتے۔ انہوں نے جو 90 ملین کا پورا کام تھا وہ 90 ملین پورا دے دیا ہے، جتنی releases ہیں وہ بھی ساری اکٹھی دے دی ہیں، جتنی sanctions ہیں وہ بھی دے دی ہیں end پر آکر ایک دم پارٹ ون کر رہے ہیں تو پھر یہ confusion create ہوتی ہے۔ اب میرا اگلا ضمنی سوال یہ ہے کہ پھر پارٹ ٹو کو کب شروع کر رہے ہیں یہ بتادیں؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری! آپ پارٹ ٹو کب شروع کر رہے ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعمیرات و مواصلات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئر مین! Work-2 ابھی الاٹ ہونا باقی ہے پہلے پارٹ نمبر 1 کو مکمل کریں گے اُس کے بعد پارٹ 2 الاٹ ہو گا، وہ ابھی الاٹ نہیں ہوا۔

جناب چیئر مین: جی، ابھی فیئر 1 مکمل ہونے کے بعد فیئر 2 ہو گا۔

جناب محمد وارث شاد: جناب چیئر مین! جو پارٹ نمبر 1 ہے وہ بقول ان کے یاڈیہ پارٹمنٹ کے اُس کا 28 فیصد کام بقیہ ہے اب میرا سوال یہ ہے کہ پارٹ نمبر 2 تو پتا نہیں یہ شروع کریں گے یا نہیں کریں گے وہ الگ بات ہے جو کام 72 فیصد ہو گیا ہے اُس کا 28 فیصد کام جو remaining ہے اُس کی تو کوئی deadline دے دیں کہ وہ کب مکمل ہو گا اُس کا بتادیں؟

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری! معزز ممبر پوچھ رہے ہیں کہ پارٹ نمبر 1 کب تک مکمل ہو جائے گا۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعمیرات و مواصلات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! میں نے معزز ممبر کو بتایا ہے کہ جو 28 فیصد کام بقایا ہے فنڈز کی دستیابی پر انشاء اللہ یہ فیہم مکمل کر دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی، فنڈز کی دستیابی کے بعد کام مکمل ہو جائے گا۔ اگلا سوال رانا منور حسین کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! میرا سوال نمبر 1254 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: پی پی۔ 79 میں تعمیر ہونے والی سڑکوں سے متعلقہ تفصیلات

* 1254: رانا منور حسین: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تعمیر روڈ چک نمبر 58 جنوبی براستہ 119 موڑ شاہین آباد، چک نمبر 126 جنوبی تاسلانا والی ضلع سرگودھا سڑک کب منظور ہوئی، کب تک مکمل ہونا تھا اور اس کے لئے فنڈ سال 2018-19 میں منظور کئے گئے ہیں؟

(ب) اس اہم سڑک سے صوبہ بھر کے علاقوں میں ڈوبل پینٹ کے لئے مینیریل اور سٹون کریڈنگ سپلائی کیا جاتا ہے اس سڑک کو لوڈ برداشت کرنے اور معیاری تعمیر بنانے کے لئے حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے۔ کیا اس کے لئے کنسلٹنٹ مقرر کئے گئے ہیں۔

(ج) اس سڑک کو مکمل کرنے کے لئے 2018-19 میں کتنے فنڈز جاری کئے گئے ہیں۔ موقع پر سڑک پر کام کیا جا رہا ہے۔

(د) پی پی۔ 79 سرگودھا میں تعمیر ہونے والی سڑکوں کی موجودہ صورتحال سے آگاہ کیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان):

(الف) مرمت و بحالی سڑک سلاوالی سے چک نمبر 58 جنوبی براستہ 119 موڑ چک نمبر 126 جنوبی کل لمبائی 39.80 کلومیٹر ضلع سرگودھا 05.11.2015 کو منظور ہوئی اس کے مختلف گروپس بنائے گئے گروپ نمبر 1 میسرز اعجاز حسین اینڈ کو گورنمنٹ کنٹریکٹر سرگودھا کو ورک آرڈر نمبر C / 4246 مورخہ 13.06.2016 کے تحت الاٹ ہوا جس کی لاگت 357.951 ملین تھی اور اس کی لمبائی 20.00 کلومیٹر تھی جو کہ مکمل ہو چکا ہے گروپ نمبر 2 میسرز ایم افضل اینڈ برادرز گورنمنٹ کنٹریکٹر ٹوبہ ٹیک سنگھ کو ورک آرڈر نمبر C / 4478 مورخہ 10.06.2017 کے تحت الاٹ ہوا جس کی لاگت 382.047 ملین تھی اور اس کی لمبائی 10.00 کلومیٹر ہے اس نے 11.06.2018 کو مکمل ہونا تھا فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے کام بند پڑا ہے اور اس کے لئے دوران سال 2018-19 میں 50.001 ملین فنڈز مختص کئے گئے جو کہ خرچ ہو چکے ہیں۔

(ب) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ سڑک سے صوبہ بھر کے علاقوں میں ڈویلپمنٹ کے لئے مٹیریل اور سٹون کرش سپلائی کیا جاتا ہے اس سڑک کی تعمیر روڈ ریسرچ کے ڈیزائن کے مطابق کی جا رہی ہے اور اس سڑک کا کام کنسلٹنٹ میسرز AZ Associates کی زیر نگرانی کی جا رہی ہے۔

(ج) سال 2018-19 میں 50.001 ملین فنڈز مختص کئے گئے جو کہ خرچ ہو چکے ہیں الاٹ شدہ کام کو مکمل کرنے کے لئے 300.00 ملین فنڈز درکار ہیں اور پوری سکیم کو مکمل ہونے کے لئے 649.000 ملین رقم درکار ہے یہ درست ہے کہ فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے کام بند پڑا ہے اور دستیاب شدہ فنڈز مکمل طور پر خرچ ہو چکے ہیں۔

(د) مندرجہ ذیل چار سڑکات پی پی۔79 میں زیر تعمیر ہیں:

- 1) مرمت سڑک از فیصل آباد سرگودھا روڈ سلاوالی روڈ براستہ چک نمبر 115 ایس بی ساتھ سیم نالہ بشمول ملحقہ چک نمبر 115 ایس بی تا 46 ایس بی لمبائی 6.00 کلومیٹر ضلع سرگودھا اس سڑک کے اوپر تیزی سے کام جاری ہے۔

(2) مرمت سڑک سرگودھا فیصل آباد روڈ فل چک نمبر 111 سے 119 موڑ لمبائی

6.80 کلو میٹر ضلع سرگودھا یہ سڑک مورخہ 30.06.2018 کو مکمل ہو چکی ہے۔

(3) سڑک تعمیر چک نمبر 119 ایس بی 120 ایس بی لمبائی 2.40 کلو میٹر ضلع سرگودھا

اس سڑک پر کام جاری ہے۔

(4) تعمیر سڑک سلاوالی برانہ روڈ چک نمبر 140 ایس تحصیل سلاوالی لمبائی 1.70

کلو میٹر ضلع سرگودھا یہ سڑک 24.04.2018 کو مکمل ہو چکی ہے۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا منور حسین: جناب چیئر مین! میں اپنے سوال میں تین ضمنی سوال پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھوں گا۔ اس سوال کے جز (الف) میں جو بتایا گیا ہے کہ ٹوٹل پراجیکٹ کی 39.80 کلو میٹر لمبائی ہے اور اس کے تین phases بنائے گئے ہیں ایک فیز مکمل ہو گیا اور دوسرا فیز جاری ہے جبکہ میرے علم کے مطابق جو دوسرا فیز ہے اُس کے فنڈز مکمل طور پر release ہو چکے ہیں۔ آفیسرز گیلری میں سیکرٹری صاحب بھی تشریف فرما ہیں میں اُن سے بھی ملا تھا اُس میں 300 ملین اس سال گورنمنٹ نے release کئے ہیں تو وہاں پر ابھی تک کام شروع نہیں ہوا میں پارلیمانی سیکرٹری سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ کام کب تک شروع کر کے دوسرے فیز کو مکمل کیا جائے گا؟

جناب چیئر مین: جی، پارلیمانی سیکرٹری! معزز ممبر فرما رہے ہیں کہ کب تک کام شروع ہو گا؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے تعمیرات و مواصلات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئر مین! یہ واقعی 39 کلو میٹر کی ایک بڑی لمبی سڑک ہے اس کو تین گروپس میں تقسیم کیا گیا ہے یہ قطعی 300 ملین release نہیں ہوئے۔

جناب چیئر مین! اس میں گروپ نمبر 1 میسرز اعجاز حسین اینڈ کو گورنمنٹ کنٹریکٹر سرگودھا کو ورک آرڈر 13.06.2016 میں ملا تھا اس کے بعد یہ 357.950 ملین اس کی لاگت ہے اس کی لمبائی 20 کلو میٹر تھی جو کہ مکمل ہو چکی ہے۔

جناب چیئرمین! گروپ نمبر 2 میسرز ایم افضل اینڈ برادرز گورنمنٹ کنٹریکٹر کو یہ ورک آرڈر 10.06.2017 کو الاٹ ہوا جس کی لاگت 382.047 ملین تھی اور اس کی لمبائی 10.00 کلو میٹر ہے اس نے 11.06.2018 کو مکمل ہونا تھا فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے کام بند پڑا ہے۔ یہ 300 ملین میرے علم میں ہیں اور نہ ہی ڈیپارٹمنٹ کے علم میں ہیں کہ یہ release ہو چکے ہیں۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! جو بات میں نے on the floor of the House کہی ہے وہ پوری ذمہ داری سے کی ہے۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! ایک ضروری بات کرنی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، آپ تشریف رکھیں۔ آپ اپنی بات وقفہ سوالات کے بعد کر لیں۔

آغا علی حیدر: جناب چیئرمین! منسٹر صاحب باہر بیٹھیں ہیں انہیں ایوان میں بلا لیں۔

جناب چیئرمین: جی، بہت شکریہ

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! ایسا ہے کہ اس سڑک کے تین فیڑ بنائے گئے تھے۔ فیڑ نمبر 1 کی واقعاً بڑی اچھی construction ہوئی ہے جو مکمل ہو گیا ہے۔ دوسرا فیڑ incomplete ہے اس سال 2019-20 کے لئے جو فنڈز مختص کئے گئے ہیں اُس میں 300 ملین release ہو چکے ہیں ڈیپارٹمنٹ کو چٹھی جا چکی ہے۔

جناب چیئرمین: آپ کا سوال کیا ہے؟

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! میں یہی پوچھ رہا ہوں اگر پارلیمانی سیکرٹری کو انفارمیشن نہیں ملی تو میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کر دیتا ہوں کہ اس میں 300 ملین کے فنڈز آچکے ہیں اور میری صرف یہ request ہے کہ اگر وہاں پر فنڈز دستیاب ہیں تو یہ کام کب تک شروع کروادیں گے؟

جناب چیئرمین: میں یہ ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں کہ فنڈز دستیاب ہیں۔ آپ ابھی اے ڈی پی کی جو اس پراجیکٹ کی تک ہے اُس کو نکلو کر دیکھ لیں کہ 300 ملین release ہو چکے ہیں سیکرٹری صاحب یہاں آفیسر ز گیلری میں موجود ہیں ان کے آفس میں بھی جا کر بات کر لوں گا وہاں پر جا کر اس چیز کی تصدیق۔۔۔

جناب چیئرمین: رانا منور حسین! آپ پوچھ رہے ہیں کہ کام کب تک شروع ہوگا۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! میں یہی پوچھ رہا ہوں کہ یہ 300 ملین لگا کر آپ کام کب تک مکمل کریں گے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! میں دوبارہ معزز ممبر کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ 19-2018 کے بجٹ میں 50.001 ملین فنڈز مختص کئے گئے تھے جو خرچ ہو چکے ہیں اس کے علاوہ جو بقایا اس پر کام ہے میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ فنڈز کی دستیابی پر یہ کام شروع ہوگا۔

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری! معزز ممبر particular amount کی بات کر رہیں کہ 300 ملین کے فنڈز جاری ہوئے ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! ان کی انفارمیشن صحیح نہیں ہے اگر معزز ممبر مجھ سے تسلی کرنا چاہتے ہیں ہاؤس سے باہر آکر کر لیں۔ جناب چیئرمین: جی، رانا منور حسین! اگر آپ تسلی کرنا چاہتے ہیں تو سیکرٹری بھی بیٹھے ہیں۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! جب اجلاس ختم ہو گا میں پارلیمانی سیکرٹری کے چیئرمین بیٹھ کر سیکرٹری صاحب بھی بات سن رہے ہیں وہ بھی تشریف رکھیں میں اس بات کو بالکل clear کر دوں گا۔ اسی میں میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ۔۔۔

جناب چیئرمین: یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہے۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! انہیں میں نے ایک ضمنی سوال کیا ہے اُس کا نام مکمل جواب آیا ہے تو یہ اب میرا دوسرا سوال ہے۔

جناب چیئرمین: چلیں! آپ سوال کر لیں۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! میری پارلیمانی سیکرٹری سے گزارش ہے کہ جو میں نے سوال پوچھا ہے اس کا جز (ب) ہے اس کا جواب پڑھ کر سنا دیا جائے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! میں پڑھ کر سناتا ہوں۔ جز (ب) ہاں یہ درست ہے کہ سڑک سے صوبہ بھر کے علاقوں میں ڈویلپمنٹ کے لئے مٹیریل اور سٹون کرش سپلائی کیا جاتا ہے اس سڑک کی تعمیر روڈ ریسرچ کے ڈیزائن کے مطابق کی جا رہی ہے اور اس سڑک کا کام کنسلٹنٹ میسرز AZ Associates کی زیر نگرانی کی جا رہی ہے۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! پارلیمانی سیکرٹری نے جو جز (ب) کا جواب پڑھ کر سنایا ہے تو اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ یہ سڑک کتنی اہم ہے یہ سرگودھا کا جو میرا حلقہ ہے پی پی۔79 پورے پنجاب میں وہاں سے سٹون کرش مٹیریل سپلائی ہوتا ہے تبھی یہ بلڈنگ کے، سڑکوں کے کام ہوتے ہیں اور یہ سڑک اتنی اہم ہے۔

جناب چیئرمین: آپ پلیز! سوال کریں۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! مجھے تھوڑا سا تمہید میں عرض کر لینے دیں میں بالکل اس ضمنی سوال پر ہی آؤں گا۔ یہ سڑک اتنی اہم ہے کہ وہاں پر اس وقت مزدور stone crushing area میں بے روزگار ہو چکے ہیں وہاں پر تقریباً 22 ہزار ٹرالے تھے۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ سوال کریں۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! میں اُسی کی بات کر رہا ہوں میں اسی پر آ رہا ہوں کہ 22 ہزار dumper تھے جو اس وقت وہاں پر روڈوں پر، پٹرول پمپوں پر اور yard میں کھڑے ہیں۔ وہاں پہاڑیوں پہ لوگ کسمپرسی کی زندگی گزار رہے ہیں لیکن یہ سڑک جو اتنی اہم سڑک ہے وہاں پر کام نامکمل پڑا ہے۔ وہاں سے ٹرکوں کے گزرنے کے لئے جو تھوڑے بہت پراجیکٹ چل رہے ہیں جو سٹون کرش سپلائی ہو رہا ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: آپ سوال پر نہیں آرہے۔

رانا منور حسین: جناب چیئرمین! آپ مجھے بار بار روک رہے ہیں میں اُسی پر آ رہا ہوں کہ یہ جو جز (ب) ہے آپ نے کہا ہے تو اس سڑک کی اہمیت کو آپ سمجھتے ہوئے کب تک اس پراجیکٹ کو مکمل کر پائیں گے اور جتنی اس کی requirements ہیں۔

جناب چیئرمین! یہ جز (ج) میں بتایا گیا ہے کہ اس کا جو فیئر II ہے یہ 300 ملین اور فیئر III 649 ملین روپے سے مکمل ہو گا تو پارلیمانی سیکرٹری مجھے بتادیں کہ یہ کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب چیئرمین: بہت شکریہ۔ جی، پارلیمانی سیکرٹری!

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! رانا منور حسین نے بالکل صحیح بات کی ہے اور میں ہاؤس میں بالکل ایمانداری کے ساتھ بات کرتا ہوں کہ یہ بڑی اہم سڑک ہے الاٹ شدہ کام کو مکمل کرنے کے لئے 300 ملین روپے کے فنڈز درکار ہیں۔ 300 ملین روپے کے فنڈز اس ADP میں ہمارے پاس نہیں ہوں گے لیکن جتنے بھی فنڈز ہوں گے ہم اس پر انشاء اللہ کام شروع کر دیں گے۔

جناب محمد الیاس: جناب چیئرمین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئرمین: جناب محمد الیاس! اس سوال پر تین ضمنی سوال ہو چکے ہیں، اب مزید سوال نہیں ہو سکتا۔ اگلا سوال جناب منیب الحق کا ہے، جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب منیب الحق: جناب چیئرمین! سوال نمبر 1259 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب چیئرمین: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اوکاڑہ جی ٹی روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*1259: جناب منیب الحق: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اوکاڑہ شہر کے اندر سے گزرنے والی جی ٹی روڈ مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے؟

(ب) مذکورہ سڑک کی تعمیر / مرمت کب کی گئی تھی اور اس پر کتنی لاگت آئی تھی موجودہ مالی سال 2018-19 میں کتنی رقم مذکورہ سڑک کے لئے مختص کی گئی ہے؟

(ج) کیا حکومت مذکورہ سڑک کی از سر نو تعمیر / مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان):

(الف) اس حد تک درست ہے کہ اوکاڑہ شہر کے اندر سے گزرنے والی پرانی جی ٹی روڈ کے کچھ حصے خستہ حالی کا شکار ہیں اور مذکورہ سڑک کی کل لمبائی 9.50 کلومیٹر ہے۔

(ب) سڑک مذکورہ کی کل لمبائی میں سے 3.10 کلومیٹر سڑک کو دورویہ کرنے کا کام مالی سال 2013-14 میں مکمل ہوا جس پر 117 ملین روپے لاگت آئی تھی سڑک کے ان حصوں کی موجودہ حالت تسلی بخش ہے جبکہ مالی سال 2019-20 میں مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

(ج) سڑک مذکورہ کی تعمیر و مرمت کے لئے کوئی بھی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

جناب چیئر مین: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب منیب الحق: جناب چیئر مین! میرے سوال کا جو جواب دیا گیا ہے میں اس سے مطمئن نہیں ہوں۔ یہاں منسٹر اعجاز عالم صاحب جن کا تعلق اوکاڑہ سے ہے وہ ابھی ہاؤس میں موجود تھے اگر وہ یہ بات verify کر دیں کہ یہ سڑک ٹھیک ہے اور قابل استعمال ہے تو میں ان کے جواب کو درست تسلیم کر لوں گا لیکن یہ سراسر غلط جواب دیا گیا ہے۔ یہ شہر کے اندر سے گزرنے والی پرانی جی ٹی روڈ ہے اور یہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اس سڑک پر دو دو فٹ گہرے کھڈے پڑے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے اس سڑک کی ایک side مکمل طور پر بند ہے اور دوسری side بھی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

جناب چیئر مین! میرے سوال کے جز (ب، ج) کے دونوں جواب بالکل غلط ہیں ان کو میں چیلنج کرتا ہوں لہذا میں چیئر مین صاحب آپ سے درخواست کروں گا کہ اس سوال کو کمیٹی کے سپرد کر دیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئر مین!

specifically اگر معزز ممبر پورے پنجاب میں دیکھیں تو سڑکیں وہاں سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوتی ہیں جہاں سے کچھ ٹاؤن کمیٹی کے اندر سے یا کوئی چھوٹے چھوٹے سٹاپ ہوتے ہیں وہاں نکاس آب کا کوئی خاطر خواہ بندوبست نہیں ہوتا۔ جب بارش ہوتی ہے تو ان سڑکوں پر پانی جمع ہو جاتا ہے تو

وہاں سے سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوتی ہیں۔ جیسا کہ یہاں پر 3.10 کلو میٹر سڑک کا حصہ بتایا گیا ہے تو میں ان کی بات سے agree کرتا ہوں۔ اگر ہمارا ڈیپارٹمنٹ وہاں سڑک کی مرمت کر بھی دیتا ہے تو جب بارش ہوتی ہے وہ سڑک پھر بیوی ٹریفک کی وجہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتی ہے۔ اس کا مستقل حل میں معزز ممبر سے کہوں گا کہ متعلقہ میونسپل کمیٹی یا ٹاؤن کمیٹیاں بن گئی ہیں ان کے حلقے میں جو ٹاؤن کمیٹی آتی ہے ابھی الیکشن تو نہیں ہوئے لیکن پھر بھی ان کے ایڈمنسٹریٹر سے مل کر اس سڑک کی drainage کا بندوبست کر دیں اس کے بعد جب ہم پیچ و رک مکمل کریں گے تو پھر وہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار نہیں ہوگی۔

جناب چیئرمین: اگلی مرتبہ جب سڑک بنے گی تو اس چیز پر توجہ دیجئے گا۔
چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب چیئرمین! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب چیئرمین: جی، فرمائیں!

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ جز (الف) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ اوکاڑہ شہر کے اندر سے گزرنے والی جی ٹی روڈ مکمل طور پر تباہ ہو چکی ہے؟ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ اس حد تک درست ہے کہ اوکاڑہ شہر کے اندر سے گزرنے والی پرانی جی ٹی روڈ کے کچھ حصے خستہ حالی کا شکار ہیں۔

جناب چیئرمین! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پارلیمانی سیکرٹری ٹوٹ پھوٹ اور خستہ حالی میں کیا فرق ہے اس کو بریف کر دیں۔

جناب چیئرمین! دوسرا پارلیمانی سیکرٹری نے جو جواب دیا ہے تو یہ اوکاڑہ شہر کی مین روڈ ہے اور یہاں پر کوئی آبادی نہ ہے اور یہاں پر sewerage exist کرتا ہے لیکن بد قسمتی سے ڈیپارٹمنٹ نے پارلیمانی سیکرٹری کو بالکل غلط جواب دیا ہے۔

جناب چیئرمین: آپ ضمنی سوال کریں۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب چیئرمین! میری request یہ ہے کہ اعجاز عالم صاحب پی ٹی آئی کے منسٹر ہیں اگر اس جواب کو وہ verify کر دیں کہ یہ جواب ٹھیک ہے تو ہم بھی یہ بات مان لیں گے کہ متعلقہ ڈیپارٹمنٹ اور پارلیمانی سیکرٹری بھی ٹھیک کہہ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: چودھری افتخار حسین چھپھر! سڑک خستہ حال ہے یہ بات تو پارلیمانی سیکرٹری admit کر رہے ہیں جب پارلیمانی سیکرٹری نے admit کر لیا ہے تو پھر اب کیا بات ہے؟
چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب چیئرمین! پہلے پارلیمانی سیکرٹری یہ تو define کر دیں کہ تباہ اور خستہ حالی میں کیا فرق ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! میں معزز ممبر سے پوچھوں گا کہ اس سوال کا جواب میں اردو، انگریزی یا پنجابی میں دوں کہ ٹوٹ پھوٹ اور خستہ حالی میں کیا فرق ہوتا ہے؟

جناب چیئرمین: پارلیمانی سیکرٹری! اس چیز کو define کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئرمین! اگر معزز ممبر سوال کو پڑھیں تو انہوں نے سوال میں اوکاڑہ شہر کے اندر سے گزرنے والی سڑک کی بات کی ہے تو میں اب بھی اسی بات پر قائم ہوں کہ جب کسی شہر یا آبادی سے سڑک گزرتی ہے اور وہاں drainage system نہ ہونے کی وجہ سے پانی جمع ہو جاتا ہے اور سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتی ہے تو خستہ حالت بھی اسی کو کہتے ہیں اور ٹوٹ پھوٹ بھی اسی کو ہی کہتے ہیں۔ اگر ان کی ڈکشنری میں کوئی اور لفظ ہے تو مجھے نہیں پتا میں نے اپنا موقف بتا دیا ہے کہ متعلقہ ٹاؤن کمیٹی اس کی مرمت کرتی ہے۔

جناب چیئرمین: جی، ٹھیک ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری! بہت شکریہ

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب چیئرمین! اگر پارلیمانی سیکرٹری مناسب سمجھیں تو یہ پشتو زبان میں جواب دے دیں۔

جناب چیئرمین: چودھری افتخار حسین چھپھر! یہ کیا بات ہوئی یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔ کیا آپ کو خستہ حالی اور ٹوٹ پھوٹ میں فرق کا پتا نہیں ہے؟

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب چیئرمین! میری عرض سن لیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئر مین! یہ پشتوزبان میں سوال کر لیں میں جواب دے دوں گا۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب چیئر مین! پہلے بات پارلیمانی سیکرٹری نے کی ہے میں نے تو اس کا جواب دیا ہے۔ اب گزارش یہ ہے کہ ہم اس جواب سے مطمئن نہیں ہیں۔

جناب چیئر مین: چودھری افتخار حسین چھپھر! چلیں، ٹھیک ہے۔

چودھری افتخار حسین چھپھر: جناب چیئر مین! میں نے تو کہا ہے کہ ان کی پارٹی کے منسٹر اعجاز عالم صاحب جن کا تعلق اوکاڑہ سے ہے وہ اس کو endorse کر دیں کہ یہ جواب ٹھیک ہے تو میں مان لیتا ہوں۔

جناب چیئر مین: چلیں، ٹھیک ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے مواصلات و تعمیرات (جناب شہاب الدین خان): جناب چیئر مین! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب چیئر مین: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(ایوان کی میز پر رکھے گئے)

اوکاڑہ: پی۔ پی۔ 185 میں سڑکات کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*625: چودھری افتخار حسین چھپھر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی۔ پی۔ 185 ضلع اوکاڑہ کی سڑکیں حجرہ شاہ مقیم تاجسو کے ٹیلر بصیر پور تاجسو کے کلاں براستہ گہلن بکا جھج جھگیاں معروک تاجسو کے کلاں نہایت ہی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ب) مذکورہ سڑکیں آخری دفعہ کب بنائی گئیں اور ان پر کتنی لاگت آئی تھی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑکوں کی مرمت نہ کی گئی ہے اگر کی گئی ہے تو ہر سڑک پر کتنی لاگت آئی اور کب ان کو مرمت کیا گیا۔ تفصیل بتائیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ مالی سال 2018-19 کے بجٹ میں مذکورہ سڑکات کے لئے کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ه) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ تمام سڑکوں کی تعمیر و مرمت کرنے کے لئے فنڈ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکی):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ حلقہ پی۔ پی۔ 185 ضلع اوکاڑہ کی سڑکیں حجرہ شاہ مقیم تاجسو کے ٹیلر، بصیر پور تاجسو کے کلاں براستہ گہلن، بکا جھج جھگیاں معروک تاجسو کے کلاں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔

(ب) چونکہ مذکورہ سڑکیں ہائی ویز (M&R) ڈیپارٹمنٹ کے قائم ہونے سے پہلے (جو کہ 2017-01-01 کو قائم ہوا) تعمیر کی گئی ہیں لہذا ان کی تعمیری لاگت معلوم نہ ہے۔

- (ج) ہائی ویز (M&R) ڈویژن، ساہیوال نے 01.01.2017 سے لے کر اب تک فنڈز کی کمی کی وجہ سے ان سڑکات کی کوئی مرمت نہ کی ہے۔
- (د) چونکہ پنجاب ہائی وے (M&R) ڈیپارٹمنٹ کو سڑکات کی مرمت کے لئے فنڈز بلاک ایلوکیشن کی شکل میں ریلیز ہوتے ہیں لہذا مالی سال 19-2018 کے بجٹ میں بطور خاص ان سڑکات کی مرمت کے لئے کوئی فنڈز مختص نہ کئے گئے ہیں۔ مالی سال 19-2018 میں ہائی ویز (M&R) ڈویژن ساہیوال کو مبلغ 186.680 ملین روپے کے فنڈز مرحلہ وار جاری کئے گئے۔ مالی سال 19-2018 میں کئے گئے کاموں کی تفصیل اور ان پر خرچ ہونے والے فنڈز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ه) جی، ہاں! فنڈز کی دستیابی پر مرحلہ وار مذکورہ سڑکات کی مرمت کر دی جائے گی۔

ننکانہ صاحب تافیر وزوٹوال روڈ پر لاگت،

روڈ ریفلیکٹرز اور بارڈر لائن بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*839: جناب محمود الحق: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ننکانہ صاحب تافیر وزوٹوال براستہ وار برٹن روڈ کب اور کتنی لاگت سے تعمیر کی گئی؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ روڈ پر روڈ ریفلیکٹرز اور بارڈر لائن نہ ہیں جس کی وجہ سے آئے روز ایکسیڈنٹ ہو رہے ہیں جو جانی اور مالی نقصان کا سبب بن رہے ہیں؟
- (ج) کیا حکومت اس سڑک پر روڈ ریفلیکٹرز اور بارڈر لائن بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

- (الف) متعلقہ سڑک مالی سال 07-2006 میں تعمیر کی گئی تھی جس کی لاگت 250 ملین تھی۔
- (ب) یہ درست نہ ہے کیونکہ 12 سال پہلے اس سڑک پر ریفلیکٹر، لین مارکنگ کی گئی تھی جو کہ وقت گزرنے کے ساتھ ختم ہو چکی ہے۔
- (ج) فنڈز کی دستیابی پر ریفلیکٹر، لین مارکنگ کا کام مکمل کر دیا جائے گا۔

راولپنڈی: ایس ای ہائی ویز میں بیلدار کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

*1109: محترمہ منیرہ یامین سٹی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ایس ای ہائی ویز ضلع راولپنڈی کے تحت بیلدار کی کتنی اسامیاں خالی ہیں کیا موجودہ مالی سال میں محکمہ ان خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے نیز S.E ہائی ویز راولپنڈی کے ماتحت سال 18-2017 اور 19-2018 میں کتنے افراد کو ورک چارج ملازمین کے طور پر بھرتی کیا گیا ان کی فہرست مع نام و این آئی سی فراہم کی جائے؟
وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نلکی):

محکمہ ہائی وے ڈویژن مری ضلع راولپنڈی میں بیلداروں کی 45 اسامیاں خالی ہیں۔ فی الحال حکومت پنجاب کی طرف سے بھرتیوں پر پابندی کی وجہ سے ان خالی اسامیوں کو پُر نہ کیا جاسکتا ہے۔ 18-2017 اور 19-2018 میں ضلع راولپنڈی میں دو مالی بطور ورک چارج رکھے گئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

- (1) ادیس قمر ولد غلام قمر شناختی کارڈ نمبر 1-37401-5593904 (ہائی وے ڈویژن مری)
 - (2) محمد عزیز ولد محمد رشید شناختی کارڈ نمبر 9-37405-9063230 (ہائی وے ڈویژن راولپنڈی)
- نوٹ: دونوں ورک چارج ملازم مورخہ 07-01-2019 سے نوکری چھوڑ کر چلے گئے ہیں
اب کوئی ورک چارج مالی محکمہ میں کام نہیں کر رہا)

ہیڈ فقیریاں تانمنڈی بہاؤ الدین سڑک سے متعلقہ تفصیلات

*1120: جناب گلریز افضل گوندل: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ہیڈ فقیریاں تانمنڈی بہاؤ الدین کتنے کلو میٹر سڑک بنائی گئی ہے اور اس پر کل کتنی لاگت آئی ہے؟
- (ب) کیا کام تسلی بخش کیا گیا ہے اس کا completion سرٹیفکیٹ کس نے دیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ سڑک مکمل ہونے سے پہلے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اس پر کیا انکوائری کی گئی ذمہ داران کے خلاف کیا کارروائی کی گئی تفصیلات بتائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکی):

(الف) ہیڈ فقیریاں تانمندی بہاؤ الدین (کنگ موڑ تک) 44 کلو میٹر دور یہ سڑک بنائی گئی ہے جس پر کل 2447 ملین روپے لاگت آئی ہے۔

(ب) جی، ہاں! کام بالکل تسلی بخش کیا گیا ہے اور اس کا completion certificate کنسلٹنٹ اور محکمہ نے دیا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ سڑک مکمل ہونے سے پہلے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے چونکہ سڑک کا کام نہایت ہی تسلی بخش ہوا ہے اس لئے کسی انکوائری کا جواز نہیں ہے۔

کنگرہ تاسیالکوٹ سڑک کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1188: جناب لیاقت علی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مالی سال 2017-18 کے بجٹ میں کنگرہ تاسیالکوٹ کی تعمیر (Fully Fundad ADP Scheme) تھی؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے کتنی مالیت کے فنڈز مالی سال 2017-18 میں مذکورہ سکیم کے لئے مختص کئے گئے اور اس میں سے کتنے فنڈز استعمال ہوئے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی تعمیر روک دی گئی ہے جس کے باعث علاقہ کی عوام کو بے تحاشہ تکالیف اور پریشانی کا سامنا ہے؟

(د) اس نامکمل سڑک کی تعمیر کب تک مکمل ہوگی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکی):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ مالی سال 2017-18 میں سیالکوٹ تا کنگرہ روڈ کے لئے صرف 75.00 ملین روپے مختص کئے گئے تھے۔

(ب) مالی سال 2017-18 میں مذکورہ سڑک کی تعمیر کے لئے 75.00 ملین روپے جاری کئے گئے جو کہ سڑک کی تعمیر کے لئے خرچ کئے گئے

(ج) یہ درست نہ ہے۔ مذکورہ سڑک کی تعمیر کے لئے موجودہ مالی سال 19-2018 میں حکومت پنجاب نے بجٹ میں 57.738 ملین روپے مختص کئے ہیں جس میں سے 43.304 ملین روپے ابھی تک جاری کئے تھے۔ محکمہ نے کام کی اہمیت اور عوام کی سہولت کے لئے 19.350 ملین روپے اضافی فنڈز بذریعہ re-app جاری کئے۔ اس طرح مالی سال 19-2018 میں کل جاری کردہ فنڈز (43.304 + 19.350) 62.654 ملین روپے سڑک کی تعمیر کے لئے خرچ کئے گئے۔

(د) مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں حکومت نے 100 ملین روپے مختص کئے ہیں جن میں سے صرف 40.000 ملین روپے جاری ہوئے جو کہ خرچ ہو چکے ہیں۔ مختص فنڈز کے علاوہ مبلغ 413 ملین روپے کی دستیابی پر سڑک مذکورہ کی تعمیر مکمل کی جاسکتی ہے۔

اوکاڑہ سے اکبر نور شاہ روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*1362: جناب غلام رضا: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اوکاڑہ سے اکبر نور شاہ روڈ کو کتنے فنڈز جاری کئے گئے تھے اور اس روڈ کا تخمینہ لاگت کتنا

تھا مذکورہ روڈ پر کام کب شروع کیا گیا تھا؟

(ب) مذکورہ روڈ پر کتنا کام مکمل ہو چکا ہے اور کتنا کام مکمل باقی ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ روڈ کے کام کو موجودہ حکومت نے روک دیا ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ روڈ کا کام مکمل کرنے کے لئے فنڈز جاری

کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکی):

(الف) منصوبہ "بحالی / کشادگی / بہتری اوکاڑہ اکبر روڈ پل L / 4 تا گوگیرہ نور شاہ روڈ لمبائی

15.38 کلومیٹر تحصیل و ضلع اوکاڑہ" کی باقاعدہ منظوری حکومت پنجاب نے مورخہ

24.08.2017 کو جاری کی۔ منصوبہ کا تخمینہ لاگت 148.672 ملین روپے ہے۔

منصوبہ کے لئے حکومت پنجاب کی جانب سے اب تک مبلغ 68.862 ملین روپے فنڈز

جاری کئے گئے ہیں۔ منصوبہ کے گروپ نمبر 1 کلومیٹر نمبر 0.000 تا 9.77 لمبائی 9.77

کلو میٹر کا کام مورخہ 23.12.2017 کو آلاٹ ہوا جو کہ جون 2018 میں مکمل ہو گیا تھا۔

- (ب) مذکورہ سڑک کا دو سرا گروپ نمبر 1 کلو میٹر نمبر 0.000 تا 9.77 لمبائی 9.77 کلو میٹر کام جون 2018 کو مکمل ہو گیا جبکہ گروپ نمبر 2 کلو میٹر 9.77 تا 15.38 لمبائی 5.61 کا کام ابھی تک الاٹ نہیں کیا گیا اور اس حصہ کا کام باقی ہے۔
- (ج) سڑک مذکورہ سالانہ ترقیاتی پروگرام 19-2018 میں شامل ہے جبکہ روڈ کا بقیہ کام روکنے کے کوئی حکومتی احکامات موصول نہ ہوئے ہیں۔
- (د) سڑک کے بقیہ گروپ نمبر 2 کے کام کو مکمل کرنے کے لئے مبلغ 79.810 ملین روپے کی رقم درکار ہے جبکہ مالی سال 20-2019 میں اس منصوبہ کے مختص کردہ فنڈز 4.000 ملین روپے ہیں۔ بقیہ درکار فنڈز مختص ہونے پر سڑک کے گروپ نمبر 2 کا کام الاٹ کر دیا جائے گا۔

خوشاب: کٹھہ سگھرال سے

موضع نلی شمالی تک سڑک کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*1389: محترمہ نیلم حیات ملک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع و تحصیل خوشاب کی سڑک کٹھہ سگھرال سے لے کر موضع نلی شمالی جو کہ تقریباً 15 کلو میٹر ہے اور یہ کئی موضعات کے لئے رابطہ کا ذریعہ ہے بلکہ اس سڑک سے بہت سی معدنیات جو اس علاقہ سے نکالی جاتی ہیں ان کو لے جانے کا واحد ذریعہ ہے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے حکومت کب تک اس کی تعمیر / مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

- (الف) تحصیل و ضلع خوشاب میں کٹھہ سگھرال سے موضع نلی شمالی جانے والی سڑک کا ابتدائی حصہ نلی شہر تک انجینئرنگ سیل نے 94-1993 میں 9.80 کلو میٹر سنگل روڈ کو مکمل کیا تھا پختہ سڑک کی چوڑائی 12 فٹ ہے جبکہ دوسرا حصہ نلی شہر سے شروع ہو کر موضع

نئی شمالی ڈیرہ جات علی والا تک لمبائی 8 کلومیٹر ہے جو کہ ضلع کو نسل کے فنڈز سے تقریباً 32 سال قبل سنگل سڑک 10 فٹ تعمیر کیا گیا تھا۔

ضلع ہیڈ کوارٹر تک نزدیکی ٹوٹ پھوٹ کا زیادہ شکار دوسرا حصہ نیا پاکستان منزلیں آسان کے تحت کشادگی و بہتری کے لئے شامل کیا جا چکا ہے جبکہ سڑک کا ابتدائی حصہ جو دامن پہاڑ میں واقع ہے اور یہاں سے زیادہ تر معدنیات سے لوڈ گاڑیاں گزرتی ہیں اس کی تعمیر نیا پاکستان منزلیں آسان (فیئر 2) کے تحت کشادگی و بہتری کے لئے تجویز کی ہے جس پر ہائی وے کنسٹرکشن جلد کام شروع کر دے گا۔

بہاولنگر: گنجانی سردار شاہ روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

* 1395: جناب محمد جمیل: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) 13 گنجانی تاسر دار شاہ روڈ تحصیل چشتیاں ضلع بہاولنگر کی تعمیر کے لئے 13 کروڑ کے فنڈ مختص کئے گئے تھے؟

(ب) اس روڈ پر کتنا فنڈ خرچ ہو چکا ہے اور یہ سڑک کب تک مکمل کی جائے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) اس روڈ پر اب تک 96.894 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں۔ بقایا درکار فنڈز کی دستیابی پر سڑک مکمل کر دی جائے گی۔

ملتان: پی پی۔ 221 تحصیل شجاع آباد

بستی ملوک شاہراہ اور دیگر مقامات کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

* 1400: رانا اعجاز احمد نون: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
(الف) کیا یہ درست ہے کہ بستی ملوک ضلع ملتان ایک اہم اور معروف شاہراہ ہے جس پر گورنمنٹ کے بڑے اہم مقامات واقع ہیں یہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے کے ساتھ ساتھ ابھی نامکمل بھی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس روڈ کو مرمت کرنے اور اس کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات بیان فرمائی جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) متعلقہ سڑک شجاع آباد سے بمقام بستی ملوک واقع بہاولپور ملتان روڈ (N-5) تک جاتی ہے اس سڑک کی کل لمبائی 20 کلومیٹر ہے۔ مالی سال 18-2017 میں محکمہ ہائی وے ڈویژن ملتان نے 1.90 کلومیٹر سڑک کی بحالی (rehabilitation) کا کام متعلقہ ایم پی اے فنڈز سے کیا تھا جبکہ باقی سڑک فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے مکمل نہ ہو سکی تھی۔ تاہم سڑک کی موجودہ حالت کے پیش نظر سڑک کی مکمل بحالی و مرمت کی ضرورت ہے۔

(ب) متعلقہ سڑک کی خصوصی بحالی کا تخمینہ جس کی لاگت مبلغ 152.590 ملین روپے ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر مذکورہ سڑک کا کام مکمل کر لیا جائے گا۔

ساہیوال قطب شہانہ سرورچوک تاملتان روڈ

بائی پاس منصوبہ کے لئے مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*1443: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ساہیوال کا دوسرا بائی پاس جو کہ قطب شہانہ سرورچوک روڈ تاملتان روڈ بنایا جا رہا ہے پر کتنا کام ہو چکا ہے؟

(ب) کتنے فنڈز اس کے لئے مختص کئے گئے ہیں اس منصوبہ میں کتنی زمین ایکواڑ کرنا تھی کتنی ایکواڑ ہوئی کن شرائط و ریٹس پر ہوئی اس بائی پاس کا نقشہ فراہم کریں اور اس کی مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) مذکورہ بائی پاس کب تک مکمل ہو گا کیا موجودہ مالی سال 19-2018 میں اس کے لئے فنڈز مختص کئے گئے ہیں تو کتنے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکی):

(الف) ساہیوال کا دوسرا بائی پاس جو کہ قطب شاہانہ سرور چوک روڈ تاملتان روڈ تک بنایا جا رہا ہے اس کی کل لمبائی 13.70 کلو میٹر ہے۔ جس کو دو فیوز میں تقسیم کیا گیا ہے۔ فی الحال اس کا فیوز 1 جو کہ ساہیوال قطب شاہانہ روڈ سرور چوک سے لے کر کچی پکی روڈ جس کی لمبائی 9.90 کلو میٹر ہے کی انتظامی منظوری ہوئی ہے۔ اس منصوبے پر جو کام ہو چکا ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

منصوبہ کی لمبائی	=	9.90 کلو میٹر
Earth Work	=	8.75 کلو میٹر
Sub Base	=	8.75 کلو میٹر
Base	=	6.10 کلو میٹر
TST	=	6.10 کلو میٹر

(ب) اس منصوبہ کی کل تخمینہ لاگت 286.523 ملین ہے۔ ابھی تک اس منصوبے کے لئے 119.103 ملین روپے فنڈز جاری کئے گئے ہیں جو کہ خرچ ہو چکے ہیں۔ اس منصوبے کے لئے 172 کنال زمین ایکواؤز کرنا ہے۔ زمین ایکواؤز کرنے کے مراحل جاری ہیں۔ DPAC کی طرف سے زمین کے ریٹس مقرر ہو گئے ہیں جن میں مختلف چکوک کے ریٹس کی تفصیل درج ذیل ہے۔ DPAC کی طرف سے ملنے والے ریٹس LAC لاہور کو ارسال کر دیئے ہیں LAC آفس میں کارروائی جاری ہے۔ پورے فنڈز موصول ہونے پر کارروائی مکمل ہو جائے گی۔ بائی پاس کا نقشہ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

Sr. No	Name of Village	Area under Acquisition K-M	Rate per Acre As per DPAC	Cost of Land	15% Compulsory acquisition Charge	Total
1	Chak No. 90/6R	62-10	28,74,960	2,24,60,625	33,69,093	2,58,29,718
2	Chak No. 92/6R	68-19	43,12,440	3,71,67,842	55,75,176	4,27,43,018
3	Chak No. 94/6R	17-32	27,15,240	1,11,49,454	16,72,418	1,28,21,872
	Total	164-6	-	7,07,77,921	1,06,16,687	8,13,94,608

Eight Percent Compound Interest One Year (approx.) = 65,11,568

Total = 8,79,06,176

Compensation of crops/structure etc = 1,20,00,000

Total funds required for acquisition = 9,99,06,176

(ج) مکمل فنڈز کی دستیابی پر سکیم مکمل ہو جائے گی۔ گزشتہ سال 19-2018 میں اس کے لئے 69.103 ملین روپے فنڈز مختص کئے گئے تھے جو کہ خرچ ہو چکے ہیں اور موجودہ سال 20-2019 کے لئے 40.00 ملین فنڈز مختص کئے گئے ہیں۔

سرگودھا: کوٹ مومن سے چوکی بھاگٹانوالہ سڑک کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

* 1451: محترمہ شمیم آفتاب: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کوٹ مومن سے چوکی بھاگٹانوالہ (ضلع سرگودھا) سڑک کی تعمیر کب عمل میں آئی ہے؟

(ب) اس پر کتنی لاگت آئی ہے؟

(ج) اس کی موجودہ حالت کیا ہے؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور آئے دن یہاں حادثات ہوتے

ہیں اس بابت حکومت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) کوٹ مومن سے چوکی بھاگٹانوالہ کی تعمیر و توسیع جون 2011 میں کی گئی۔ اس کی کل

لمبائی 21.62 کلومیٹر ہے۔

(ب) اس سڑک پر 145.311 ملین لاگت آئی۔

(ج) اس سڑک کے 10.00 کلومیٹر کے اوپر پتچ ورک کر دیا گیا ہے۔

(د) اس سڑک کے 11.00 کلومیٹر پر پتچ ورک ہو رہا ہے اور سڑک قابل استعمال ہے۔

شیخوپورہ: نین سکھ جڑانوالہ روڈ اور سگیاں بائی پاس روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

* 1487: چودھری اشرف علی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے

کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ السعید چوک پھول منڈی سے ملحقہ نین سکھ جڑنوالہ روڈ شیخوپورہ اور سگیاں بائی پاس روڈ شیخوپورہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں اور ان کی حالت ناگفتہ بہ ہے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑکات پر ٹریفک کا بے تحاشا دباؤ ہے اور گزرنے والوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟
- (ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت مذکورہ بالا سڑکات کی فوری بحالی کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکی):

- (الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ السعید چوک پھول منڈی سے ملحقہ نین سکھ جڑنوالہ روڈ شیخوپورہ اور سگیاں بائی پاس روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ متعلقہ محکموں (پبلک ہیلتھ، ٹی ایم اے اور واسا) کی طرف سے سیوریج اور بارش کے پانی کی نکاسی کا مناسب بندوبست نہ ہونے کی وجہ سے یہ سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو رہی ہیں۔
- (ب) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ بالا سڑکوں پر ٹریفک کا بے تحاشا دباؤ ہے اور گزرنے والوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔
- (ج) محکمہ ان سڑکوں کی مرمت و قنفاؤ قنفا کر رہا ہے جس میں سپیشل مرمت اور پیچ ورک کے کام شامل ہیں۔ ان سڑکوں پر نکاسی کا مناسب انتظام نہ ہونے کی وجہ سے سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جاتی ہیں جیسے ہی پانی کی نکاسی کو یقینی بنالیا جائے گا محکمہ سڑکوں کی دوبارہ بحالی کر دے گا۔

گوجرانوالہ: محکمہ بلڈنگز کی 17-2016

سے تاحال سکولز، کالجز کی عمارتوں کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1585: چودھری اشرف علی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) محکمہ بلڈنگز گوجرانوالہ نے سال 17-2016 سے آج تک کون کون سے سکولز و کالجز کی عمارتیں تعمیر کیں؟

- (ب) ضلع گوجرانوالہ میں کون کون سے سکولز و کالجز کی عمارتوں کی تعمیر مکمل ہو چکی ہے اور کون کون سی عمارتیں زیر تعمیر ہیں؟
- (ج) کن کن سکولز / کالجز کی عمارتوں کا تخمینہ کتنی بار revise کیا گیا؟
- (د) محکمہ بلڈنگز ضلع گوجرانوالہ کے کون کون سے افسران و ملازمین مالی بے ضابطگی یا ناقص میٹریل کے استعمال میں ملوث پائے گئے اور ان کے خلاف کیا کارروائی عمل میں لائی گئی، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکی):

- (الف) محکمہ بلڈنگز گوجرانوالہ نے سال 17-2016 سے آج تک 159 سکولز اور 9 کالجز تعمیر کئے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) ضلع گوجرانوالہ میں 117 سکولز اور 8 کالجز مکمل ہوئے جبکہ 42 سکولز اور ایک کالج زیر تعمیر ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ج) ایک سکول اور ایک کالج کی عمارت کا تخمینہ revise ہوا جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) محکمہ (ہذا) بلڈنگز ڈویژن نمبر 2 گوجرانوالہ کا کوئی افسر یا ملازم کسی مالی بے ضابطگی یا ناقص میٹریل کے استعمال میں ملوث نہ پایا گیا۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

وہاڑی: پی پی-229 میں بائی پاس گلو منصوبہ کی عدم تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

*1604: جناب محمد یوسف: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-229 وہاڑی میں کنسٹرکشن آف بائی پاس گلو منصوبہ 2016 میں شروع کیا گیا؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ منصوبہ ابھی تک نامکمل ہے نیز اس منصوبہ کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟
- (ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس منصوبہ کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات بیان فرمائی جائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکی):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ یہ منصوبہ ابھی تک نامکمل ہے۔ اس منصوبے پر سال 2016-17 کے لئے 11.250 ملین کے فنڈز مختص ہوئے جو کہ اسی سال اس منصوبے پر خرچ کر دیئے گئے تھے۔ 2017-18 سے تاحال ADP میں مذکورہ منصوبہ کے باقی ماندہ فنڈز مختص نہ ہوئے ہیں۔

(ج) جی، ہاں! حکومت منصوبے کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جس کے لئے 24.550 ملین روپے درکار ہیں۔ فنڈز کی دستیابی پر منصوبہ مکمل کر دیا جائے گا۔

پی پی-229 میں اڈا کوارٹر سٹاپ ڈی ایم روڈ تا

بورے والا کمانڈر روڈ سڑک کی کشادگی و تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*1605: جناب محمد یوسف: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی-229 میں Widening/Improvement of

Road from Adda Quarter Stop DM Road, to Burewala

Kamand Road via 100/EB Wala Pull along Pakpattan

Canal L-43 KM in District Vehari کا منصوبہ 2015-16 میں شروع

کیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ منصوبہ ابھی تک نامکمل ہے اس کا کتنا حصہ مکمل ہو چکا ہے اور کتنا نامکمل ہے اس کی مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس منصوبے کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکی):

- (الف) جی، ہاں! یہ درست ہے۔
- (ب) مذکورہ بالا سڑک اڈاکوارٹر ڈلن بنگلہ براستہ EB / 100 پل منصوبے کی کل لمبائی 43 کلومیٹر ہے جس میں سے 18 کلومیٹر کی منظوری ہوئی تھی منظور شدہ لمبائی مکمل ہو چکی ہے۔
- (ج) اگر اس منصوبے کے باقی ماندہ حصہ کی منظوری ہوتی ہے اور فنڈز دستیاب ہوتے ہیں تو یہ منصوبہ مکمل کر دیا جائے گا۔

نارووال: بدوہلی تاشمسہ آباد روڈ کی تکمیل سے متعلقہ تفصیلات

* 1611: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ دسمبر 2017 میں بدوہلی تاشمسہ روڈ نارووال کے لئے ٹینڈر طلب کئے گئے تھے؟
- (ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ کی تعمیر کا کام شروع بھی ہوا تھا مگر بعد ازاں روک دیا گیا ہے؟
- (ج) اس روڈ کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی؟
- (د) کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے، موقع پر کتنا کام ہوا اور کتنا بقیہ ہے؟
- (ه) بقیہ روڈ کی تعمیر روکنے کی وجوہات کیا ہیں؟
- (و) کیا حکومت اس روڈ کی تعمیر عوامی مفاد کے تحت جلد از جلد کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکی):

- (الف) یہ درست ہے کہ دسمبر 2017 میں بدوہلی تاشمسہ آباد روڈ نارووال کے ٹینڈر ہوئے۔
- (ب) یہ بھی درست ہے کہ اس روڈ کی تعمیر کا کام شروع بھی ہوا اور بعد ازاں روک دیا گیا۔

- (ج) اس روڈ کے لئے 37.165 ملین رقم مختص کی گئی۔
- (د) اس روڈ پر اب تک 17.531 ملین خرچہ ہو چکا ہے اور موقع پر کام بیس کورس تک مکمل ہو گیا ہے۔ کارپٹ اور روڈ فرنیچر کا کام بقایا رہ گیا ہے اور بقایا کام مکمل کرنے کے لئے 19.634 ملین رقم درکار ہے۔
- (ه) فنانس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے 22۔ جون کو پے منٹ روکنے کی وجہ سے بقایا کام نہ ہو سکا۔
- (و) مکمل فنڈز مہیا ہونے کی صورت میں روڈ کو جلد از جلد مکمل کر دیا جائے گا۔

چھانگا مانگا میں ریلوے ٹریک فلائی اوور

پر لائنس کے پول چوری ہونے سے متعلقہ تفصیلات

* 1612: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل چوئیاں کے قصبہ چھانگا مانگا میں کروڑوں روپے کی لاگت سے ریلوے ٹریک پر فلائی اوور بنایا ہوا ہے جس پر رات کے وقت لائنس کے لئے پول لگائے گئے تھے وہ چوری ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے رات کے وقت گاڑیوں والوں اور عوام الناس کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟
- (ب) حکومت اس بابت فوری اقدامات اٹھائے، لائنس کے پول لگائے اور چوری ہونے والے پول کی بابت مقدمہ جات درج کروائے تو کب تک؟
- وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست ہے کہ تحصیل چوئیاں کے قصبہ چھانگا مانگا میں ریلوے ٹریک پر فلائی اوور 2010 میں تعمیر کیا گیا اس پر رات کے وقت لائنس کے لئے پول بھی لگائے گئے۔ فلائی اوور کی مکمل چوڑائی 28 فٹ ہے جب گئے اور توڑی کے لوڈ ٹرالے کی کراسنگ ہوتی تھی تو ٹرالے لائننگ پول کو ٹکراتے ہوئے پول کو گرا جاتے تھے یا ٹیڑھے ہو جاتے تھے، حادثات کا باعث بنتے تھے اور ٹریفک کی روانی کو متاثر کرتے تھے بلکہ 25 سے 30 فٹ کی

اونچائی سے جب پول گرتے تھے تو لائنس بھی ٹوٹ جاتی تھیں۔ بعد میں لائننگ پول ناکارہ ہونے کے باعث مکینیکل ڈویژن لاہور نے ان پولز کو اتار کر ہائی وے سٹور میں منتقل کر دیا تاکہ مزید حادثات سے بچا جاسکے۔

(ب) حکومت لائننگ پولز دوبارہ لگانے کا ارادہ نہیں رکھتی چونکہ فلائی اوور کی اونچائی 25-35 فٹ ہے۔ اوور لوڈ ٹرالیز کی کراسنگ کے دوران جب پول گرتے ہیں تو نیچے گزرنے والی ٹریفک بھی متاثر ہوتی ہے اور حادثات کا سبب بنتے ہیں۔

فیروز پور روڈ (لاہور تا قصور) ٹال پلازہ کی قانونی حیثیت سے متعلقہ تفصیلات

* 1632: ملک احمد سعید خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

- (الف) لاہور، قصور فیروز پور روڈ کس سکیم کے تحت کب بنائی گئی تھی؟
 (ب) کیا یہ سڑک صوبائی ہائے وے کے دائرہ اختیار میں ہے؟
 (ج) کیا صوبائی ہائے وے پر ٹال پلازہ کی اجازت ہے؟
 (د) اگر صوبائی ہائی وے پر ٹال پلازہ کی اجازت نہیں تو لاہور قصور روڈ پر ٹال پلازہ کس قانون کے تحت بنایا گیا ہے؟
 (ه) اگر قانون صوبائی ہائی وے پر ٹال پلازہ کی اجازت دیتا ہے تو اس کا حوالہ بتایا جائے؟
 وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):
 (الف) مذکورہ سڑک ADP کے تحت سال 11-2010 میں بنائی گئی۔

(ب) جی، ہاں!

(ج) جی، ہاں!

(د) ٹال پلازے کی اجازت درج ذیل قانون کے تحت ہے۔

Exercise of powers conferred on him under section 3 & 6 of Punjab Tolls on Road & Bridges Ordinance 1962 .

(ه) حوالہ قانون

Section 3 & 6 of Punjab Tolls on Road & Bridges Ordinance 1962.

قصور سے دیپالپور روڈ کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*1633: ملک احمد سعید خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) قصور سے دیپالپور روڈ کب دورویہ تعمیر کی گئی تھی؟
 (ب) مذکورہ سڑک کی دورویہ تعمیر کے بعد کتنی دفعہ اس کو مرمت کیا گیا اور اس پر کتنی لاگت آئی؟
 (ج) کیا مستقبل قریب میں حکومت اس کو مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟
 (د) اس سڑک پر روزانہ کتنے حادثات ہوتے ہیں اور کیا یہ حادثات سڑک مذکورہ کے انتہائی خستہ حالی کی وجہ سے ہو رہے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

- (الف) قصور سے دیپالپور دورویہ روڈ دسمبر 2012 میں مکمل ہوئی تھی۔ یہ سڑک دو گروپ میں مکمل ہوئی ہے قصور سے (0.00 To 31.00 KM) تک پہلا گروپ۔ الاٹ ہوا حسنین کو ٹیکس لمیٹڈ کو (04.03.2005) اور (31.00 To 60.10 KM) تک دوسرا گروپ ہے۔
 (ب) مذکورہ سڑک کی دورویہ تعمیر کے بعد اس کو 19-2018 میں حصہ اڈا کیلو مرمت کیا گیا اور اس پر لاگت 15.624 روپے ملین آئی تھی۔
 (ج) مستقبل قریب میں اس کی مرمت کرنے کے لئے تخمینہ لگایا گیا ہے اور اڈا ٹھینگ موڑ اور پیچ و رک کرنے کے لئے کام جاری ہے۔
 (د) سڑک پر مرمت کا کام جلد ہو جائے گا اور یہ حادثاتی سڑک نہ ہے۔

گوجرانوالہ شہر میں جی ٹی روڈ پر یوٹرنز کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1647: جناب عبدالرؤف مغل: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع گوجرانوالہ میں زیر تعمیر سڑک جی ٹی روڈ تا گوجرانوالہ میڈیکل کالج کی تعمیر کب شروع ہوئی اور تکمیل کا کب تک امکان ہے؟
- (ب) موٹر وے شاہدرہ ایگزٹ چوک تا سگیاں پل لاہور خستہ حال سڑک کی بحالی کا کام کب متوقع ہے؟
- (ج) موٹر وے یتیم خانہ ایگزٹ تا گلشن راوی رنگ روڈ لاہور کی بحالی کا کام زیر غور ہے یا نہیں، اگر تعمیر کا پروگرام ہے تو کب تک؟
- (د) گوجرانوالہ شہر میں حکومت جی ٹی روڈ پریٹرن پر vally type یوٹرنز تعمیر کرنے کا پروگرام رکھتی ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو کب تک؟
- وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکی):**

- (الف) مذکورہ سڑک سی اینڈ ڈبلیو سے متعلقہ نہ ہے۔ اس سڑک کی تعمیر گوجرانوالہ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کر رہا ہے۔
- (ب) فیض پور انٹر چینج سے السعید چوک سڑک کی بحالی کے سلسلے میں پیچ ورک مکمل ہو چکا ہے۔ ماسوائے 750 فٹ لمبائی الکابش ہوٹل کے پاس جو کہ محکمہ پبلک ہیلتھ کی سیوریج لائن اور مین ہولز سے پانی اور فلو ہونے کی وجہ سے خراب ہوا تھا جو کہ مکمل کر لیا گیا ہے۔ محکمہ پبلک ہیلتھ کی سیوریج کے اوور فلو کی وجہ سے مذکورہ سڑک کا 150 فٹ حصہ دوبارہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔
- (ج) مذکورہ سڑک بند روڈ سیکشن بابو صابو انٹر چینج سے گلشن راوی کا کام مکمل کر دیا گیا ہے۔
- (د) اندرون شہر جی ٹی روڈ پر velley type یوٹرنز کی تعمیر کا کوئی منصوبہ زیر غور نہ ہے۔

کھڑیاں خاص تا قصور، دیپالپور روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

- *1652: ملک محمد احمد خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-
- (الف) کھڑیاں خاص تا قصور دیپالپور روڈ کی تعمیر آخری بار کب کی گئی تھی اس کی تعمیر پر کتنی رقم خرچ ہوئی تھی؟

(ب) اس روڈ کے اس حصہ پر سال 18-2017 اور 19-2018 میں سالانہ مرمت پر کتنی رقم خرچ ہوئی تفصیل سال وار بتائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ اس روڈ کی حالت اس وقت انتہائی خستہ ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ کیلو اڈا، کھڈیاں اڈا، اورالہ آباد اڈا کے قریب اس روڈ کی حالت انتہائی خراب ہے ایک کلو میٹر کا یہ حصہ سات ماہ سے زیر تعمیر ہے مکمل نہیں ہو رہا اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ه) حکومت کب تک اس روڈ کی از سر نو جلد از جلد تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکی):

(الف) مذکورہ سڑک دسمبر 2012 میں مکمل ہوئی تھی۔ اس پر مکمل لاگت 5956.065 ملین روپے آئی تھی۔

(ب) مذکورہ سڑک کے حصہ اڈا کیلو پر سال 19-2018 میں مرمت کی گئی اور اس پر لاگت 15.624 ملین روپے آئی تھی۔

(ج) اس روڈ کی حالت خستہ نہیں ہے۔ چند جگہوں پر مرمت درکار ہے۔ جس کا estimate پاس ہو چکا ہے۔ ٹینڈر انڈر پراسس ہے۔

(د) اس روڈ کی حالت خستہ نہیں ہے۔ اس سڑک میں کیلو اڈا کی مرمت کا کام مکمل ہو گیا ہے۔ کھڈیاں اڈا میں خستہ حالت حصہ چند دنوں میں مرمت کر دیا جائے گا۔

اڈالہ آباد میں ڈریجنگ کا مسئلہ درپیش ہے جس کا نوٹس لیتے ہوئے ڈپٹی کمشنر قصور نے اسسٹنٹ ڈائریکٹر لوکل گورنمنٹ کی سربراہی میں ایک کمیٹی جس میں ایکسپین ہائی وے، ایکسپین پبلک ہیلتھ، چیف آفیسر الہ آباد شامل ہیں۔ مذکورہ اڈا سروے کرنے کے بعد درج ذیل سفارشات تجویز کی ہیں جس کے بعد سڑک مرمت کر دی جائے گی۔ سفارشات درج ذیل ہیں:

سیوریٹی کی ڈسپوزل مسلسل پمپنگ کے ذریعے کی جائے۔

سڑک کے ساتھ ساتھ اوپن ڈرین بھی بنائی جاسکتی ہے۔

سڑک کو اپر ڈریج کے بعد مرمت کر دیا جائے۔

(ہ) حکومت سڑک کو از سر نو تعمیر کا ارادہ نہیں رکھتی بلکہ مختلف مراحل میں مرمت کا کام کیا جائے گا۔

چیچہ وطنی سے جھنگ براستہ ٹوبہ ٹیک سنگھ روڈ کو دورویہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات
*1653: جناب محمد ایوب خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چیچہ وطنی سے جھنگ براستہ ٹوبہ ٹیک سنگھ مین روڈ جو چاناکے اشتراک سے بنایا گیا تھا اس کو کشادہ کرنے کے باوجود بھی ٹریفک کا بہاؤ زیادہ ہے اور حادثات کی شرح میں بھی کوئی کمی نہیں آئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی حدود میں دو موٹرویز کے اسی روڈ پر انٹر چینجز ہیں نیز ملتان، ساہیوال، بورے والا اور بھکر، خوشاب کی زیادہ تر ٹریفک بھی اس روڈ کو استعمال کرتی ہے شوگر ملوں پر گتے کے ٹرالے بھی اسی روڈ پر سے گزرتے ہیں جس کی وجہ سے اس روڈ پر ٹریفک کا بہت لوڈ ہے اور روزانہ کی بنیاد پر خطرناک حادثات رونما ہوتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سابق وزیراعظم جناب شاہد خاقان عباسی نے کراچی لاہور موٹرویز کے افتتاح کے موقع پر اس روڈ کو دورویہ کرنے کا اعلان کیا تھا اگر ہاں تو اس پر حکومت نے کیا پیشرفت کی ہے تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، چیچہ وطنی روڈ سال 10-2009 میں تعمیر کی گئی۔ یہ روڈ مین روڈ ہے جس کی لمبائی 65.00 کلومیٹر ہے اور اس روڈ پر دو موٹرویز M-3 اور M-4 گزرتی ہیں اور اسی روڈ پر دو انٹر چینجز بنائی گئی ہیں جس کی وجہ سے ٹریفک کے بہاؤ میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ حادثات کی شرح میں اضافے کا تعلق پنجاب ہائی وے پٹرولنگ سے ہے۔

(ب) جی، ہاں! جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور چیچہ وطنی روڈ ایک مین روڈ ہے جو دو اضلاع کو آپس میں ملاتی ہے اور اس روڈ کے اوپر سے 2 موٹرویز گزرتی ہیں ایک موٹر وے M-4 ہے اس کا انٹر چینج چک نمبر 383 ج ب الہڑ کے نزدیک بنایا گیا ہے، دوسری موٹر وے M-3 ہے جس کا انٹر چینج رجانہ شہر کے نزدیک بنایا گیا ہے اور یہ بھی درست ہے کہ شوگر ملز پر گئے کے ٹرالے بھی اسی روڈ پر سے گزرتے ہیں جس کی وجہ سے اس روڈ پر ٹریفک کا بہت لوڈ ہے۔

(ج) جی، ہاں! سابق وزیر اعظم شاہد خاقان عباسی نے کراچی لاہور موٹرویز کے افتتاح کے موقع پر اس روڈ کو دورویہ کرنے کا اعلان کیا تھا۔ تاہم اس کی کوئی باضابطہ طور پر انتظامی منظوری نہ دی گئی اور اس کے لئے ابھی تک فنڈز مختص نہ کئے گئے ہیں۔ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اس سڑک کی کل لمبائی 65.00 کلو میٹر بنتی ہے اور اس کی کل لاگت 6254.280 ملین روپے بنتی ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: پی پی-120 میں

سڑکوں کی مرمت و مختص کردہ فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

*1658: جناب محمد ایوب خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی کتنی سڑکیں قابل مرمت ہیں، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟
(ب) حلقہ پی پی-120 ٹوبہ ٹیک سنگھ کی کتنی سڑکیں قابل مرمت ہیں اور R&M کے تحت کتنا اس حلقہ کی سڑکوں کے لئے موجودہ مالی سال 2018-19 میں مختص کیا گیا ہے، تفصیل سے سڑک وار آگاہ کیا جائے؟

(ج) موجودہ مالی سال 2018-19 میں ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی سڑکوں اور حلقہ پی پی-120 کی کتنی سڑکوں کی repair کے لئے فنڈز رکھے گئے ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکی):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ٹوٹل سڑکات کی تعداد 27 ہے جن کی لمبائی 619.39 کلو میٹر ہے۔ ان میں 14 مین سڑکات ہیں جن کی لمبائی 394.69 کلو میٹر ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) حلقہ پی پی-120 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ٹوٹل مین سڑکات 6 ہیں جن کی لمبائی 131.43 کلو میٹر ہے ہائی وے (ایم اینڈ آر) ڈیپارٹمنٹ کے تحت مین اور FMR روڈ پر 43.385 ملین روپے خرچ کیا جا چکا ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کی ٹوٹل 25 سڑکات پر 90.827 ملین روپے خرچ کیا گیا ہے اور حلقہ پی پی-120 میں 43.385 ملین خرچ ہائی وے (ایم اینڈ آر) ڈویژن نمبر 2 فیصل آباد کے تحت کیا جا چکا ہے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

حافظ آباد گوجرانوالہ روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*1662: جناب مظفر علی شیخ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حافظ آباد سے گوجرانوالہ روڈ کی لمبائی کتنے کلو میٹر ہے، یہ کب بنائی گئی اور اس پر کتنی لاگت آئی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے جس کی وجہ سے اکثر ٹریفک جام رہتی ہے، طلباء و طالبات کو سکول پہنچنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(ج) کیا حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکی):

(الف) حافظ آباد سے گوجرانوالہ روڈ کی لمبائی 41.90 کلو میٹر ہے۔ اس سڑک کی کشادگی 2014-03-31 میں مکمل کی گئی ہے اور اس پر کل 1788.878 ملین روپے لاگت آئی ہے۔

- (ب) یہ درست ہے کہ ساری سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ البتہ آبادی والے حصوں میں نالوں کے بند ہونے سے اور صفائی کا مناسب بندوبست نہ ہونے کی وجہ سے سڑک خراب ہو رہی ہے اور کچھ جگہوں پر ٹریفک جام کا بھی مسئلہ درپیش رہتا ہے۔
- (ج) مذکورہ سڑک کے builtup area میں مرمت کی ضرورت ہے لیکن نکاسی آب کا مناسب بندوبست نہ ہونے کی وجہ سے مرمت ممکن نہیں ہو پا رہی۔ نکاسی آب اور نالوں کی صفائی ٹاؤن کمیٹی / UCC کے ذمہ ہے۔

میاں چنوں چک نمبر 109/15- ایل رسالہ (ضلع خانیوال)

سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*1694: جناب بابر حسین عابد: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 109/15- ایل رسالہ میاں چنوں (ضلع خانیوال) سڑک کی تعمیر شروع ہوئی تھی کافی سڑک بن چکی ہے؟

(ب) اس سڑک پر کتنا کام ہوا ہے اور کتنی رقم خرچ ہوئی ہے، اس کا ٹھیکہ کس کو الاٹ ہوا تھا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سڑک کا ادھورا کام ٹھیکیدار چھوڑ گیا ہے؟

(د) کیا حکومت اس سڑک کے بقیہ حصہ کی تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ سکیم Phase-V KPRRP 2017-18 میں شامل ہے۔ اس سڑک کی کل لمبائی 24.25 کلو میٹر ہے اور اس کی لاگت 277.145 (ملین) ہے جس میں 22.95 کلو میٹر سڑک مکمل ہو چکی ہے۔

(ب) یہ کام دگل کنسٹرکشن کمپنی کو الاٹ ہوا تھا اور اس پر 220.136 (ملین) خرچ ہو چکا ہے اور یہ سکیم 2018-19 میں unfunded ہو چکی ہے۔

- (ج) بقایا فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے ٹھیکیدار نے کام روک دیا ہے جو نہی بقایا فنڈز 57.000 (ملین) دستیاب ہوں گے تو کام دوبارہ شروع کر دیا جائے گا۔
- (د) جی، ہاں! فنڈز کی دستیابی پر کام مکمل کر لیا جائے گا۔

چک نمبر 15/94۔ ایل میاں چنوں

کو جانے والی سڑک کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*1696: جناب بابر حسین عابد: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ چک 15/94۔ ایل میاں چنوں کو جانے والی سڑک کا کام شروع ہوا تھا مگر اس پر کام روک دیا گیا ہے اس پر کام روکنے کی وجوہات کیا ہیں؟
- (ب) اس سڑک پر کتنا کام ہوا ہے، کتنا بقایا ہے اور کتنی رقم خرچ ہوئی ہے۔ موجودہ مالی سال 19-2018 میں اس کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟
- (ج) کیا حکومت اس سڑک کی جلد از جلد تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟
- وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

- (الف) ہاں! یہ درست ہے کہ اس سکیم پر کام شروع ہوا تھا اور اس کا متعلقہ ٹھیکیدار فوت ہو گیا اور متعلقہ روڈ پر کام نہ ہونے کی وجہ سے سکیم unfunded ہو گئی۔
- (ب) اس پر Sub Base تک کام مکمل ہے۔ جس پر ٹوٹل خرچہ 1.045 (ملین) ہوا ہے اور T.S.T/ Sub Course کا کام بقایا ہے موجودہ مالی سال 19-2018 میں اس کے لئے کوئی رقم مختص نہیں کی گئی۔
- (ج) بقایا فنڈز 1.935 (ملین) کی دستیابی پر کام مکمل کر لیا جائے گا۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

اوکاڑہ: دیپالپور تا اوکاڑہ روڈ کو دورویہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

431: چودھری افتخار حسین چھپھر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) اوکاڑہ سے دیپالپور روڈ کب بنی تھی اب اس کی موجودہ حالت کیسی ہے اس سڑک پر کتنی ٹریفک چلتی ہے۔ کتنے علاقوں اور اضلاع کو اس سڑک کا فائدہ ہے؟
- (ب) کیا یہ درست ہے کہ دیپالپور اوکاڑہ روڈ مکمل طور پر تباہ ہو گئی ہے اور سڑک ہڈا بے شمار اموات کا سبب بن رہی ہے؟

(ج) کیا حکومت اس روڈ کو ڈبل کرنے (دورویہ) کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکی):

- (الف) مذکورہ سڑک مالی سال 2009-10 میں تعمیر ہوئی۔ سڑک کی موجودہ حالت خستہ ہے جبکہ سڑک آبادی والے حصوں میں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ ٹریفک سروے 2017 کے مطابق سڑک مذکورہ پر 14425 ویکل روزانہ گزرتی ہیں۔ سڑک مذکورہ کا فائدہ اوکاڑہ، دیپالپور اور ملحقہ آبادیاں (حویلی لکھا، بصیر پور، ہیڈ سیلہاکی، حجرہ شاہ مقیم، بنگہ حیات بشمول دیگر سینکڑوں گاؤں) ضلع پاکپتن اور بہاولنگر کو ہے۔
- (ب) اس حد تک درست تسلیم ہے کہ دیپالپور اوکاڑہ روڈ بڑی آبادی والے حصوں میں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اور یہ بھی درست ہے کہ زیادہ ٹریفک ہونے کے باعث سڑک پر آئے روز حادثات ہو رہے ہیں۔

(ج) جی، ہاں! حکومت پنجاب مذکورہ سڑک کو دورویہ کرنے کے لئے پہلے ہی منصوبہ کو PPP Mode کے تحت بننے والی سڑکات کی فہرست میں شامل کر چکا ہے جس کی باقاعدہ منظوری کے بعد سڑک مذکورہ کو دورویہ کرنے کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

اوکاڑہ: پی پی-185 میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

436: چودھری افتخار حسین چیمپھر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ پی پی-185 بصیرپور تا مروک کلاں براستہ گیلن 1- بکا جھجھ 2- جیٹھ پور تا مروک کلاں، 3- مروک کلاں تا ہجرہ شاہ مقیم 4- D/2 جھوک بلوچاں تا کھجور والا 5- اٹاری تا مہمند 6- منڈی احمد آباد تا موجو کی 7- بصیرپور تا مڑھا شریف 8- منڈی احمد آباد تا کنگن پور سڑکات repair ہونے کے قابل ہیں؟
- (ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت / محکمہ کب تک ان سڑکوں پر کام شروع کر دے گا نہیں تو اس کی وجوہات بتائی جائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

- (الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑکات repair ہونے کے قابل ہیں۔
- (ب) فنڈز کی دستیابی پر مرحلہ وار مذکورہ سڑکات کی مرمت کر دی جائے گی۔

جام پور بائی پاس روڈ سے متعلقہ تفصیلات

439: محترمہ شازیہ عابد: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) جام پور میں بائی پاس روڈ کب تعمیر کیا گیا؟
- (ب) اس پر کل کتنی رقم خرچ ہوئی اور اس کا ٹھیکہ کس کمپنی کو دیا گیا تھا نیز اس بائی پاس کا کام کب مکمل ہوا؟
- (ج) کیا اس بائی پاس پر ریفلیکٹر لگائے گئے ہیں اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں نیز کیا حکومت بائی پاس پر کم از کم 500 میٹر پہلے ریفلیکٹر لگانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکی):

- (الف) جام پور بانی پاس روڈ مورخہ 15- مارچ 2016 کو مکمل ہوا۔
- (ب) جام پور بانی پاس روڈ پر مبلغ 506.571 ملین روپے لاگت آئی ہے اور جام پور بانی پاس روڈ کا کام مندرجہ ذیل دو کمپنیوں کو دو حصوں میں الاٹ کیا گیا تھا۔
- (i) میسرز منظور اینڈ برادرز
- (ii) میسرز شفقت منصور
- جام پور بانی پاس روڈ کا کام مورخہ 15- مارچ 2016 کو مکمل ہوا۔
- (ج) اس بانی پاس روڈ پر ریفلیکٹر نہیں لگائے گئے اس پراجیکٹ میں ریفلیکٹر شامل نہ تھے۔

ماموں کا نجن سے تانڈ لیا نوالہ روڈ کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

517: جناب محمد صفدر شاکر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ماموں کا نجن سے تانڈ لیا نوالہ روڈ (فیصل آباد) کی سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سڑک خراب ہونے کی وجہ سے حادثات میں بہت سی قیمتی جائیں ضائع ہو چکی ہیں اور سڑک کی ٹوٹ پھوٹ کی وجہ سے زمینداروں کو اپنی اجناس منڈی تک پہنچانے میں مشکلات کا سامنا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہیں تو کیا حکومت اس سڑک کی جلد از جلد تعمیر / مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکی):

(الف) سڑک ماموں کا نجن تا تانڈ لیا نوالہ (اندر حدود ضلع فیصل آباد) کل لمبائی 42 کلومیٹر ہے۔ سمندری رجانہ روڈ زیر تعمیر ہونے کی بناء پر تمام ہیوی و لائٹ ٹریفک جھنگ، ٹوبہ ٹیک سنگھ اور چیچہ وطنی روڈ بذریعہ کمالیہ جانے کے لئے اس روڈ کو استعمال کرتے ہیں جس کی بناء پر سڑک کی حالت اکثر و بیشتر خراب رہتی ہے۔ گو کہ محکمہ ہائی وے سڑک پر پیچ و رک کرتا رہتا ہے۔

ماموں کا نجن تاند لیا نوالہ روڈ پر محکمہ ہائی وے سڑک کی دیکھ بھال و مرمت کا کام جاری کئے ہوئے ہے۔ سمندری رجانہ روڈ زیر تعمیر ہونے اور ٹریفک کا ماموں کا نجن تاند لیا نوالہ روڈ کو متبادل روڈ کے طور پر استعمال کی وجہ سے سڑک جلدی قابل مرمت ہو گئی ہے۔

- (ب) سڑک پر حادثات کی وجہ ٹریفک کی تیز رفتاری ہے نہ کہ سڑک کی مرمت۔
- (ج) ماضی میں اس سڑک کی مرمت (ری سرفیسنگ) کے دو مرتبہ ٹینڈر ہوئے ہیں لیکن فنڈز کی عدم دستیابی کی بناء پر پایہ تکمیل تک نہ پہنچے ہیں۔ مالی سال 2018-19 میں بھی سڑک کی موجودہ حالت کو مد نظر رکھتے ہوئے ڈبل سرفیس ٹریڈسٹ (DST) سال 2018-19 کی مرمت پروگرام میں شامل کی گئی تھی لیکن اس سال فنڈز دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے منظوری نہ ہو سکی۔

ملتان: تحصیل شجاع آباد کی ٹوٹ پھوٹ

کی شکار سڑکوں کی تعمیر کے لئے مختص فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

527: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) سکندر آباد تا سکندر آباد لنک روڈ، سکندر آباد شاہ پور سے سکندر آباد روڈ، سکندر آباد کھوکھراں روڈ رحمان ٹاؤن روڈ تحصیل شجاع آباد ضلع ملتان کی تعمیر کب ہوئی تھی؟
- (ب) ان روڈز کی اب حالت کیسی ہے؟
- (ج) اگر یہ روڈ / سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں تو ان کی کب تعمیر کی جائے گی؟
- (د) کیا ان کے لئے کوئی رقم سال 2018-19 میں مختص کی گئی ہے تو کتنی مختص ہے اور اس سے کون کون سی روڈ / سڑک کی تعمیر / مرمت کی جائے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکی):

(الف) یہ سڑک تقریباً 40 سال پہلے تعمیر ہوئی اس کی تعمیر کے بارے میں کوئی حتمی بات نہیں کہی جاسکتی۔

(ب) یہ سڑک شجاع آباد روڈ سے شروع ہو کر آبادی سکندر آباد تا شاہ پور (بستی) تک ہے۔ سکندر آباد سے شاہ پور روڈ کی لمبائی 4.25 کلومیٹر ہے۔ موجودہ حالت انتہائی خراب ہے جبکہ سکندر آباد تا کھوکھراں روڈ تقریباً 2.00 کلومیٹر ہے اور اس کا ایک کلومیٹر حصہ پختہ سڑک پر مشتمل ہے۔ سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہونے کی وجہ سے ٹریفک کی روانی میں کافی مشکلات ہیں۔

(ج) گزشتہ چند سالوں میں ان سڑکات کے لئے کوئی فنڈز / لاگت وغیرہ مختص نہیں کی گئی ہے اس لئے ان سڑکات کی تعمیر نہیں ہو سکی۔

(د) مالی سال 2018-19 میں ایک سڑک ایکسپریس وے شجاع آباد سے سکندر آباد کی آبادی تک 2.00 کلومیٹر سڑک کی تعمیر کے لئے دو کروڑ رقم مختص کی گئی ہے۔ یہ فنڈز کمیونٹی ڈویلپمنٹ پروگرام 2018-19 کے تحت رکھا گیا ہے۔ اس سڑک کی تعمیر کا ٹھیکہ مورخہ 12.06.2019 کو ہو گیا ہے اور موقع پر کام جاری ہے۔

رنگ روڈ اتھارٹی کے قیام، آمدن و اخراجات سے متعلقہ تفصیلات

564: چودھری اشرف علی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) رنگ روڈ اتھارٹی کا قیام کب عمل میں لایا گیا۔ اس اتھارٹی کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کریں؟

(ب) رنگ روڈ اتھارٹی کے گزشتہ تین سال کے آمدن و اخراجات کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) کیا مذکورہ سالوں کی آمدن و اخراجات کا آڈٹ کروا گیا ہے اگر ہاں تو کون کون سی مالی بے ضابطگی یا بد عنوانی سامنے آئی اور اس میں کون کون سے افسران و اہلکاران ملوث پائے گئے؟

(د) رنگ روڈ پرنٹل ٹیکس کس شرح سے گاڑی مالکان سے وصول کیا جاتا ہے؟
(ه) رنگ روڈ پر سفر کرنے والی کن کن گاڑیوں کو ٹال ٹیکس سے استثنیٰ حاصل ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکی):

(الف) رنگ روڈ اتھارٹی کا قیام مورخہ 15.06.2011 کو عمل میں لایا گیا جس کا نوٹیفکیشن Annex-A ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔ لاہور رنگ روڈ اتھارٹی کے منشور میں، رنگ روڈ انفراسٹرکچر کا انتظام اور دیکھ بھال، ٹریفک سسٹم کا انتظام، مسافروں کی سہولت کاری، داخلی مقامات کی تزئین اور لاہور رنگ روڈ کی جنوبی حصہ کی مزید تعمیر شامل ہیں۔ اتھارٹی کے اہم امور میں لاہور رنگ روڈ اور دیگر اہم سڑکوں کی تعمیر انتظام، دیکھ بھال کی منصوبہ بندی، ترویج، ترتیب اور اطلاق، آزادانہ رنگ روڈ پولیس کے ذریعے رنگ روڈ پر ٹریفک کا انصرام اور بوجھ سنبھالنے کا بندوبست کرنا شامل ہیں۔

(ب) رنگ روڈ اتھارٹی کے گزشتہ تین سالوں کی آمدن و اخراجات کی تفصیل Annex-B ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) رنگ روڈ اتھارٹی کے گزشتہ تین سال کا آڈٹ ڈائریکٹر جنرل آڈٹ ورکس (صوبائی) نے باقاعدگی کے ساتھ کیا ہے اور اس میں اب تک کوئی بھی مالی بے ضابطگی یا بد عنوانی سامنے نہ آئی ہے اور اس میں اتھارٹی کا کوئی بھی افسر یا اہلکار ملوث نہیں ہے۔ آڈٹ رپورٹ کا جنرل Annex-C ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) رنگ روڈ پر ٹال ٹیکس کی تفصیلات مندرجہ ذیل ہیں:

نمبر شمار	گاڑی	ٹال ٹیکس
1-	کار، جیپ	35/- روپے فی پھیرا
2-	ہائی ایس ویگن	70/- روپے فی پھیرا
3-	منی بس، کوئٹر	70/- روپے فی پھیرا
4-	بس	175/- روپے فی پھیرا
5-	لوڈر، ٹرک، ڈمپر، پک اپ (Axle 3-2)	210/- روپے فی پھیرا
6-	ٹرک، ٹریلر (Above 3 Axle)	350/- روپے فی پھیرا

(ه) مندرجہ ذیل گاڑیاں ٹال ٹیکس سے مستثنیٰ ہیں:

- 1- جھنڈے والی گاڑیاں جن پر قصر صدارت، وزیراعظم سیکرٹریٹ، گورنر ہاؤس، وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ اور قارئین آف پاکستان
- 2- تمام جھنڈے والی سرکاری گاڑیاں
- 3- پولیس کی گھٹ والی گاڑیاں
- 4- ایمبولینس گاڑیاں
- 5- فوجی گاڑیاں
- 6- آگ بجھانے والی اور 1122 کی گاڑیاں
- 7- صفائی والی گاڑیاں

چک نمبر 129 / 15- ایل میاں چنوں سے

نہر لوئر باری دو آب پل گلانوالہ تک روڈ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

566: جناب بابر حسین عابد: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چک 129 / 15- ایل میاں چنوں سے نہر لوئر باری دو آب پل گلانوالہ تک روڈ کی تعمیر شروع ہوئی تھی موقع پر کام روک دیا گیا ہے؟

(ب) اس سڑک پر کام روکنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) اس سڑک کے بقیہ حصہ پر کب کام شروع ہو گا۔ کیا یہ سڑک اس مالی سال 2018-19

یا 2019-20 میں حکومت مکمل کرنے کو تیار ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکی):

(الف) یہ سکیم 2017-18 کی ADP میں شامل تھی اور اس کا تخمینہ لاگت 9.000 (ملین) ہے اور اس کا کل خرچہ 6.436 (ملین) ہوا ہے۔

(ب) اس سکیم کے فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے ٹھیکیدار نے کام روک دیا ہے؟

(ج) یہ سکیم 2018-19 میں un-funded ہو گئی تھی جس کا بقایا 2.564 (ملین) فنڈز درکار ہیں۔ فنڈز کی دستیابی پر بقایا کام مکمل کر دیا جائے گا؟

تحصیل صادق آباد میں 2017-18 کے دوران

"دیہی پروگرام" کے تحت تعمیر شدہ سڑکوں سے متعلقہ تفصیلات

594: سید عثمان محمود: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2017-18 کے دوران تحصیل صادق آباد میں "دیہی پروگرام" کے تحت کون کون سی روڈ بنائی گئیں؟

(ب) ان روڈز پر کتنا بجٹ لگایا گیا۔ کیا روڈز کی کوالٹی کو تعمیر کے بعد چیک کیا گیا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکی):

(الف) سال 2017-18 کے دوران تحصیل صادق آباد میں "دیہی پروگرام" کے تحت (بحالی سڑک از چک نمبر P/146 تا چک نمبر P/120) لمبائی 7.00 کلومیٹر) بنائی گئی ہے۔

(ب) اس روڈ پر 68.144 ملین کا بجٹ خرچ کیا گیا اور کوالٹی کو چیک کیا گیا۔ مذکورہ سڑک ہر طرح کی ٹریفک کے لئے رواں دواں ہے۔

ساہیوال: پی پی-199 میں

ٹوٹ پھوٹ کا شکار سڑکوں کی مرمت سے متعلقہ تفصیلات

595: جناب نوید اسلم خان لودھی: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی-199 ساہیوال میں کتنی صوبائی ہائے وے کی سڑکیں ہیں نیز یہ کن کن علاقہ جات کو آپس میں ملاتی ہیں؟

(ب) ان میں سے کون کون سی سڑک کی حالت بہتر ہے اور کون کون سی شکست و ریخت کا شکار ہیں۔

(ج) جو سڑکیں شکست و ریخت کا شکار ہیں کیا حکومت انہیں مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکی):

(الف) حلقہ پی پی-199 میں مندرجہ ذیل صوبائی سڑکیں ہیں اور یہ جن علاقہ جات کو آپس میں ملاتی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

- (1) سڑک ازہڑپہ سٹیشن تاہڑپہ میوزیم (لمبائی 7.00 کلومیٹر)۔
 - (2) سڑک از ساہیوال کچی پکی ہڑپہ اولڈ چچہ وطنی کھان والی (شیر شاہ سوری روڈ) (لمبائی 22.00 کلومیٹر)۔
 - (3) سڑک از کبیر شیر والا روڈ تاہل 11/L (لمبائی 27.80 کلومیٹر)۔
 - (4) سڑک از چک نمبر 9-L/150 تا 9-L/157 (لمبائی 10.19 کلومیٹر)۔
 - (5) سڑک از ہڑپہ پائی پاس تا 9-L/157 (لمبائی 17.40 کلومیٹر)۔
 - (6) سڑک از اڈہ شہیل تا چک نمبر 9-L/145 (لمبائی 17.30 کلومیٹر)۔
 - (7) سڑک از فتو والا موڑ تانائی والا شریں والا (لمبائی 12.60 کلومیٹر)۔
 - (8) سڑک از ہڑپہ تا مراد کے کاٹھیا (لمبائی 13.00 کلومیٹر)۔
 - (9) سڑک از اڈا بوٹی پال تا چک نمبر 9-L/138 (لمبائی 8.50 کلومیٹر)۔
- (ب) مندرجہ ذیل سڑکات کی حالت بہتر ہے اور ان کی مرمت درکار نہ ہے۔

- (1) سڑک از ہڑپہ سٹیشن تاہڑپہ میوزیم (لمبائی 7.00 کلومیٹر)۔
- (2) سڑک از ساہیوال کچی پکی ہڑپہ اولڈ چچہ وطنی کھان والی (شیر شاہ سوری روڈ) (لمبائی 22.00 کلومیٹر)۔
- (3) سڑک از چک نمبر 9-L/150 تا 9-L/157 (لمبائی 10.19 کلومیٹر)۔
- (4) سڑک از فتو والا موڑ تانائی والا شریں والا (لمبائی 12.60 کلومیٹر)۔

مندرجہ ذیل سڑکات کی حالت درست نہ ہے اور ان کی خصوصی مرمت درکار ہے۔

- (1) سڑک ازکیر شیر والا روڈ ٹاہل 11/L (لمبائی 27.80 کلومیٹر)۔
- (2) سڑک ازہڑپہ بائی پاس 157/L-9 (لمبائی 17.40 کلومیٹر)۔
- (3) سڑک از اڈا شیل ٹاچک نمبر 9-L-145 (لمبائی 17.30 کلومیٹر)۔
- (4) سڑک ازہڑپہ تمار ادکے کاٹھیا (لمبائی 13.00 کلومیٹر)۔
- (5) سڑک از اڈا بوٹی پال ٹاچک نمبر 9-L-138 (لمبائی 8.50 کلومیٹر)۔

(ج) جی، ہاں! رواں مالی سال 2019-20 میں فنڈز کی دستیابی پر حکومت مذکورہ سڑکات کی مرحلہ وار مرمت کا ارادہ رکھتی ہے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب چیئرمین: اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 365 ملک محمد احمد خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس محترمہ حنا پرویز بٹ کا ہے۔ وہ اسے پیش کریں۔

سرگودھا: منشیات فروشوں کی فائرنگ سے پولیس کانسٹیبل کی ہلاکت

365: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "آواز" مورخہ 19- نومبر 2019 کی خبر کے مطابق سرگودھا شہر میں منشیات فروشوں کی فائرنگ سے پولیس کانسٹیبل شہید ہو گیا؟
- (ب) کیا اس واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اس واقعہ میں ملوث کتنے ملزمان کو گرفتار کیا گیا اس واقعہ کی اب تک کی مکمل تفتیش سے آگاہ فرمائیں۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! شکریہ۔ یہ درست ہے کہ سرگودھا شہر میں یہ واقعہ رونما ہوا اور اس کے نتیجے میں ہمارا ایک کانسٹیبل شہید ہوا۔ اس واقعہ کا مقدمہ نمبر 414 مورخہ 2019-11-21 کو بجرم 7ATA/353/324/02

درج کر لیا گیا ہے۔ اس مقدمے میں چار ملزمان کو نامزد کیا گیا ہے جن میں سے دو گرفتار ہو چکے ہیں اور دو ابھی گرفتار نہیں ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ ان کو بھی جلد گرفتار کر لیا جائے گا۔

جناب چیئر مین: جی، ان دو ملزمان کو بھی بہت جلد گرفتار کر لیا جائے گا۔

ملک احمد سعید خان: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین: ملک احمد سعید خان! ابھی آپ تشریف رکھیں میں آپ کو بعد میں ٹائم دیتا ہوں۔

رپورٹیں

(جو پیش ہوئیں)

جناب چیئر مین: اب رپورٹ پیش کرنے کی تحریک ہے۔ جی، محترمہ مومنہ وحیدہ مجلس قائمہ برائے ہوم کی رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

مسودہ قانون پروبیشن اینڈ پیرول سروس

پنجاب 2019 کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ مومنہ وحیدہ: جناب چیئر مین! میں

"The Punjab Probation and Parole Service Bill

2019 (Bill No. 32 of 2019)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ہوم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتی

ہوں۔"

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب چیئر مین: اب جناب امین اللہ خان مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی

رپورٹیں ایوان میں پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019،
 مسودہ قانون (ترمیم) ویلج پنچائیتیں ونیبرہڈ کونسلز پنجاب 2019 اور
 مسودہ قانون (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019
 کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب امین اللہ خان: جناب چیئرمین! میں

"The Punjab Local Government Amendment Bill
 2019 (Bill No. 34 of 2019),

The Punjab Village Panchyats and Neighborhood
 Council (Amendment) Bill 2019 (Bill No. 35 of
 2019) and

The Punjab Local Government (Second Amendment)
 Bill 2019 (Bill No. 38 of 2019).

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی

رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔"

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

تحریک التوائے کار

جناب چیئرمین: اب ہم تحریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 707 محترمہ حنا
 پرویز بٹ کی ہے، جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

کوٹ لکھپت قبرستان میں

تین نومولود بچوں کی تدفین شدہ میتیں برآمد ہونے کا انکشاف

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب چیئر مین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ڈنیا" کی اشاعت مورخہ 18- اکتوبر 2019 کی خبر کے مطابق کوٹ لکھپت قبرستان سے تین نومولود بچوں کی تدفین شدہ میتیں برآمد ہونے کا انکشاف۔ صوبائی دارالحکومت میں قبرستان بھی محفوظ نہ رہے۔ کوٹ لکھپت کے علاقہ کچا جیل روڈ فرید کالونی قبرستان میں تین بچوں کی تدفین شدہ میتیں قبروں سے باہر آ گئیں۔ کفن سمیت بچوں کی لاشیں قبروں سے باہر کیسے آئیں، کوئی ذمہ داری لینے کو تیار نہیں، فرید کالونی قبرستان میں تین روز کی نومولود بچی کو ایک روز پہلے دفنایا گیا، اگلے روز لواحقین فاتحہ خوانی کے لئے پہنچے تو قبر بڑی دیکھ کر حیران رہ گئے۔ لواحقین پولیس کو ساتھ لائے اور قبرستان کی تلاشی لی تو تین بچوں کی میتیں قبروں سے باہر پڑی ملیں۔ اطلاع ملتے ہی اہل علاقہ کی بڑی تعداد قبرستان پہنچ گئی، اہل محلہ نے گورکن پر قبریں تبدیل کرنے کا الزام لگا دیا۔ اہل محلہ کا کہنا ہے کہ گورکن پیسے لے کر قبریں تبدیل کر دیتا ہے۔ اس خبر سے لاہور کی عوام میں شدید غم و غصہ اور تشویش پائی جاتی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! ابھی اس تحریک التوائے کار کا جواب موصول نہیں ہوا لہذا آپ اس تحریک التوائے کار کو pending فرمائیں۔

جناب چیئر مین: جی، جواب آنے تک اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 768 شیخ علاؤ الدین کی ہے۔ جی، شیخ صاحب! اسے پیش کریں۔

معصوم بچوں سے جنسی زیادتی اور پورنوگرافی جیسے واقعات میں اضافہ

شیخ علاؤ الدین: جناب چیئر مین! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک بار پھر معصوم بچوں سے جنسی زیادتیاں اور "Pornography" اس پر معاشرے کی تنزیل، بے حسی اور قانون کی بے بسی کھل کر سامنے آئی ہے۔ سہیل ایاز نامی بھیڑیا جو کہ برطانیہ سے انہی جرائم میں نکالا گیا تھا کس طرح پاکستان آ کر خیر پختونخوا حکومت کے ایک "Foreign Funded Project" میں - / 350,000 روپے ماہوار پہ لگایا گیا۔ محرک حیران ہے کہ اس قسم کے کتنے بھیڑیے کن کن اداروں اور محکموں میں موجود ہیں۔ "Me Too" تحریک جس نے پورے یورپ امریکہ اور آسٹریلیا اور کسی حد تک ایشیا کے ممالک کو ہلا کر رکھ دیا ہے اور ایسے ایسے نام نہاد بڑے بڑے نام جو اس وقت بھی اہم اداروں میں اہم عہدوں پر براجمان ہیں کو بے نقاب کیا جا رہا ہے۔ روزانہ بے شمار بچے اور بچیاں ظلم کا شکار ہو رہے ہیں لیکن ماں باپ شرم و حیا کے مد نظر اور قانونی توڑ جوڑ جس میں افسوسناک بات ہے کہ وکلاء بھی شامل ہیں کے مد نظر اپنی کمزوری یا غریبی کے سامنے آف تک نہیں کر سکتے۔ جس ماں نے راولپنڈی پولیس کو اپنے بچے کے ساتھ ہونے والی زیادتی اور سہیل ایاز کے مکروہ کردار کی اطلاع دی اور پھر سہیل ایاز کا 30 بچوں کے ساتھ زیادتی کا اقرار مملکت خداداد کے Welfare State ہونے کے دعوے پر ایک سوالیہ نشان ہے اور ایوان میں بیٹھا ہوا ہر معزز ممبر اس کا جواب دہ ہے۔ پاکستان میں بچوں کے ساتھ زیادتی پر بین الاقوامی طور پر Street of Shame جیسی ڈاکو مینٹریاں بن چکی ہیں لیکن بچوں کے ساتھ ظلم و زیادتی بدستور ہو رہی ہے اور ان بچوں کو نفسیاتی طور پر بے پناہ تباہ کن مسائل کا سامنا ہے۔ اب تک 1300 بچوں کے ساتھ زیادتی کے کیسز رجسٹرڈ کئے گئے ہیں لیکن یہ Tip of the Iceberg ہیں۔ معزز ایوان کو ایسے بھیانک معاملات میں پولیس کا کردار بھی سامنے رکھنا ہو گا۔ تقریباً تمام ایسے معاملات میں پولیس کا ماں باپ کو پہلا جواب یہ ہوتا ہے کہ رشتہ داروں، مزاروں یا میلوں میں بچوں کو تلاش کرو۔ لڑکیوں کی صورت میں چاہے اُس کی عمر دس سال ہی کیوں نہ ہو کسی لڑکے کے ساتھ بھاگ جانے کا سرٹیفکیٹ دے دیا جاتا ہے۔ بچوں کے ساتھ جو

چونیاں میں ظلم ہوا، مجرم سہیل شہزاد کے بارے میں پتا چلا کہ وہ پہلے بھی اسی قسم کے مقدموں میں گرفتار ہوا تھا اور وہ پھر کس طرح رہا ہوا اس کا جواب حکومت کے ساتھ ساتھ عدلیہ کو بھی دینا چاہئے۔ مزید ایک لمحہ ضائع کئے بغیر "Me Too" تحریک کو پورے جوش و خروش اور جذبے کے ساتھ شروع کر دیا جائے۔ خفیہ اطلاعات کی بنیاد پر ستم زدہ بچوں کے والدین کو حکومتی سطح پر مکمل تحفظ اور نگرانی میں خفیہ طور پر ان بھیڑیوں کے نام لے کر DNA ٹیسٹ کروائے جائیں تاکہ عہدوں اور قانونی موٹوگانوں کے پیچھے چھپے ان بھیڑیوں کو سرعام پھانسی دی جائے اور اس تحریک میں ہر شعبہ زندگی کو شامل کیا جائے۔ ایسے کیسز کی سماعت کرنے والی تمام عدالتیں Day to Day Hearing کے ذریعے دس دن میں فیصلہ کی پابند ہوں اس پر قانون سازی ہونی چاہئے اور تین دن میں execution کر دی جائے اور جو وکلاء ایسے تمام مجرموں کی وکالت کرتے ہیں ان کا چہرہ بھی قوم کے سامنے لایا جائے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! شکریہ۔ گزارش ہے کہ محرک نے جو تحریک پیش کی ہے میں سمجھتا ہوں کہ کچھ لوگوں کے بھیانک کردار کی وجہ سے ہمارے معاشرے کا ایک بھیانک کردار سامنے آتا ہے اور اس سے کسی بھی شخص کو اختلاف نہیں ہے۔ جہاں تک حکومت کا تعلق ہے آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں اور معزز ممبر بھی جانتے ہیں کہ سب سے پہلے اس قسم کے واقعات چونیاں میں ہوئے یا پھر recently ایک واقعہ ہوا تو اس میں گورنمنٹ اور وہاں کی مقامی انتظامیہ نے دن رات۔۔۔

(اس مرحلہ پر قائد حزب اختلاف میاں محمد حمزہ شہباز شریف ایوان میں تشریف لائے)

تو معزز ممبران حزب اختلاف نے شیر آ یا شیر آیا کی نعرے بازی کی)

MR CHAIRMAN: Please order in the House. Order in the House.

شیخ علاؤ الدین کی تحریک التوائے کار پر بہت اہم بات ہو رہی ہے آپ سب ممبران غور سے بات سنیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! میں یہ گزارش کر رہا تھا کہ مقامی انتظامیہ نے دن رات محنت کر کے اس کیس کو resolve کیا اور ملزمان گرفتار ہوئے۔ اس سے پہلے بھی وہاں واقعہ ہوا اس کے ملزمان بھی گرفتار ہوئے، ابھی حال ہی میں راولپنڈی میں ایک گروہ کو unearth کر کے ان کو گرفتار کیا گیا ہے۔ گورنمنٹ already اس پر کام کر رہی ہے اور ہم نے سی ٹی ڈی کے ذریعے باقاعدہ ایک سیل قائم کیا ہے جو اس قسم کے واقعات سے نمٹنے کے لئے کارروائی کر رہا ہے۔

جناب چیئر مین! میں معزز ممبر کو اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ جتنا concern ان کا ہے اتنا ہی گورنمنٹ کا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں گورنمنٹ یا اپوزیشن کا تعلق نہیں ہے بلکہ ایک عام پاکستانی اور ایک عام مسلمان کا بھی اتنا ہی concern ہے اور گورنمنٹ اس concern سے آگاہ ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس سلسلے میں اقدامات کئے جائیں گے۔

شیخ علاؤ الدین: جناب چیئر مین! میں آپ اور وزیر قانون کا شکر گزار ہوں۔ میری تحریک التوائے کار کا gist یہ ہے کہ اس بارے میں legislation کی جائے اور day to day hearing کی بھی جائے۔ ہم نے اپنے دور حکومت میں اس حوالے سے جو کچھ کیا اور موجودہ حکومت جو کچھ کر رہی ہے وہ ایک طرف ہے لیکن آج کے اخبار میں خبر شائع ہوئی ہے کہ تین بچوں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ یہ زیادتی کس نے کی ہے؟

جناب چیئر مین! میں شرم کے مارے اس بارے میں بات نہیں کر سکتا لیکن ایسے واقعات ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں معاف کر دے ہم بے حس لوگ ہیں۔ اس مسئلے کا حل یہ ہے کہ ایک باقاعدہ تحریک چلائی جائے، effected لوگوں کو shelter دیا جائے، بچوں اور بچیوں کو آگاہ کیا جائے کہ معاشرہ انہیں support کرے گا۔ جن بچوں کے ساتھ ایسا سانحہ ہوتا ہے وہ ساری عمر کے لئے ذہنی طور پر معذور ہو جاتے ہیں، ان کے ماں باپ ساری عمر کرب میں مبتلا رہتے ہیں۔

جناب چیئرمین! وزیر قانون اس بارے میں قانون سازی کروائیں۔ دس دن کے اندر اندر اس بابت قانون سازی منظوری کروائی جائے اور ایسے کمیسر کی تین دن کے اندر execution کر دی جائے۔ اگر ایسا کیا جائے تو تب ہم واقعی ایک اسلامک سٹیٹ کے شہری کہلا سکتے ہیں بصورت دیگر ہم اس ملک کو اسلامک سٹیٹ نہیں کہہ سکتے۔ بہت شکریہ

جناب چیئرمین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! ایسے واقعات کی روک تھام کے لئے تمام اقدامات اٹھائے جائیں گے اور اگر قانون سازی کی ضرورت پڑی تو ضرور کی جائے گی۔

جناب چیئرمین: ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/779 چودھری افتخار حسین چھچھرہ کی ہے۔ جی، اسے پیش کریں۔

سبزہ زار ڈی بلاک لاہور میں مویشیوں کی وجہ سے مکینوں کو پریشانی کا سامنا

چودھری افتخار حسین چھچھرہ: جناب چیئرمین! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "92" نیوز کی اشاعت مورخہ 24 جولائی 2019 کی خبر کے مطابق سبزہ زار لاہور کی رہائشی کالونی میں مویشی موجود ہیں جس کی وجہ سے رہائشیوں کو پریشانی کا سامنا، جانوروں کی وجہ سے علاقے میں گندگی کے ڈھیر سے بیماریاں پھیلنے لگیں۔ تفصیل یوں ہے کہ لاہور کے علاقے سبزہ زار کی یونین کونسل نمبر 101، ڈی بلاک کے مکان نمبر 601 اور 460 ڈی بلاک کے علاوہ اور بہت سارے گھروں میں بکری پال مہم جاری ہے۔ اس طرح اور بھی گھروں میں حکومت کی طرف سے رہائشی کالونیوں میں مویشیوں کی روک تھام کے باوجود مویشی پال رکھے ہیں جن کے باعث یہاں کے رہائشیوں کو شدید پریشانی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ مکینوں نے ڈی سی لاہور اور دیگر متعلقہ افسران کو درخواستیں دی تھیں جن پر عملدرآمد کرتے ہوئے جانوروں کو رہائشی کالونی سے نکال دیا گیا تھا لیکن کچھ دنوں بعد دوبارہ کالونی کو دیہاتی کالونی بنا دیا گیا ہے۔

سبزہ زار ڈی بلاک میں بااثر افراد نے محکمہ کی ملی بھگت کے ساتھ کالونی میں مویشیوں کے ساتھ ساتھ اپنے ڈیرے بنائے ہوئے ہیں۔ ڈی بلاک میں گندگی کے ساتھ ساتھ ماحولیاتی آلودگی پیدا ہو رہی ہے۔ مکینوں کا انتظامیہ سے مطالبہ ہے کہ حکومت فی الفور ایکشن لے اور ان کو اس اذیت سے نجات دلائی جائے تاکہ وہ سکھ کا سانس لے سکیں۔ حکومت کی طرف سے واضح احکامات ہونے کے باوجود شہر میں کوئی جانور نہیں رکھ سکتا۔ اس کے باوجود سبزہ زار میں دھڑلے سے لوگوں نے اپنے گھروں میں جانور پال رکھے ہیں جس سے نہ صرف شہر کا حسن برباد ہو رہا ہے بلکہ ڈینگ کی سمیت بہت سی مہلک بیماریاں پھیل رہی ہیں۔ اس حوالے سے ڈی بلاک میں رہائشیوں میں بڑی تشویش پائی جا رہی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین! معزز ممبر نے اپنی تحریک میں ایک specific کیس کے حوالے سے بتایا ہے لہذا میں تھوڑی سی مہلت چاہوں گا تاکہ اس بارے میں specific جواب بھی لے لوں اور محرک کو مطمئن کر سکوں۔

جناب چیئر مین: ٹھیک ہے اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 19/788 محترمہ زینب عمیر کی ہے۔ جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

قیدی محمد اقبال اور محمد انور کی عمر کم

ہونے کی وجہ سے سزائے موت ختم کرنے کا مطالبہ

محترمہ زینب عمیر: جناب چیئر مین! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ قیدی محمد اقبال اور محمد انور جو کہ بوقت جرم سرزد ہوئے، اٹھارہ سال سے کم عمر تھے اور سزائے موت کے مرتکب ہوئے۔ یہ مجرمان حق رکھتے تھے کہ صدر پاکستان کی جانب سے

جاری کردہ نوٹیفکیشن کا فائدہ اٹھائیں جس کے مطابق کم سن مجرمان کی سزائے موت کو ختم کیا گیا۔
 مورخہ 18- اگست 2003 لاہور ہائی کورٹ لاہور کو ایک خط مع لسٹ محکمہ داخلہ کی جانب سے
 موصول ہوا جس میں محمد اقبال کا نام موجود تھا۔ خط میں یہ بھی لکھا گیا کہ آئین پاکستان کی شق نمبر
 45 کے مطابق نوٹیفکیشن کا اطلاق خود بخود ہونا تھا اور صدر پاکستان سے رحم کی اپیل کی ضرورت نہ
 تھی۔ Government Rules of Business 2011 Punjab کے (3)3 Rule No.3
 شیڈول II کے مطابق سزائوں پر عملدرآمد، تبدیلی، التواء، معافی اور اطلاق کی ذمہ داری محکمہ داخلہ
 کی ہے۔ محکمہ داخلہ وفاقی پالیسی کے لازمی عملدرآمد اور بجا آوری کی بھی ذمہ دار ہے مگر اس ضمن
 میں اب تک کوئی پیشرفت نہ ہوئی ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر
 ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئر مین: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئر مین!
 مجھے اس کی details لینے ہوں گی لہذا استدعا ہے کہ اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیں۔
 جناب چیئر مین: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اب ہم
 گورنمنٹ بزنس شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر درج ذیل کارروائی ہے۔

کورم کی نشاندہی

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئر مین! پوائنٹ آف آرڈر۔ ایوان میں کورم نہیں ہے لہذا آپ پہلے
 کورم پورا کریں اور پھر کارروائی چلائیں۔ میں کورم کی نشاندہی کرتا ہوں۔
 جناب چیئر مین: کورم پوائنٹ آؤٹ ہو گیا ہے لہذا گنتی کی جائے۔
 (اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب سمیع اللہ خان اپنے موبائل سے مووی بناتے رہے)

جناب سمیع اللہ خان! آپ مووی نہیں بنا سکتے۔ مہربانی کر کے مووی نہ بنائیں۔
 کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میں challenge کرتا ہوں کہ ایوان میں کورم پورا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین: جناب سمیع اللہ خان! کورم پورا ہے لیکن آپ challenge کرتے ہیں تو میں پھر گنتی کروادیتا ہوں۔ دوبارہ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر دوبارہ گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے۔ جناب سمیع اللہ خان! آپ بے شک خود count کر لیں۔ ہم گورنمنٹ بزنس take up کرتے ہیں اور آپ گنتی کر لیں۔

Minister for Law & Parliamentary Affairs may move the motion for leave of the Assembly.

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب سمیع اللہ خان گنتی کرتے رہے)

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میں نے گنتی کی ہے کورم پورا نہیں ہے۔ اس وقت ایوان میں 89 ممبران موجود ہیں۔

جناب چیئرمین: جی، ایک مرتبہ پھر گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

تین دفعہ گنتی کرانے کے بعد اس وقت ہاؤس میں 106 معزز ممبران موجود ہیں لہذا کورم پورا ہے۔ تین دفعہ گنتی ہو چکی ہے۔ میڈیا اس کو نوٹ کر رہا ہے۔ جناب سمیع اللہ خان نے آج تین دفعہ گنتی کروائی ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب چیئرمین! تحریک پیش کرنے سے پہلے میں ایک عرض کرنی چاہوں گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم جمہوریت اور جمہوری اقدار کی بہت زیادہ باتیں کرتے ہیں۔ میں نے آج سے دو تین دن پہلے بھی کہا تھا کہ قائد حزب اختلاف صرف اپنی سیاست کرنے کے لئے پروڈکشن آرڈرز کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ آپ نے آج دیکھا ہو گا کہ قائد حزب اختلاف صرف دو منٹ کے لئے آئے ہیں اور پھر باہر چلے گئے۔ وہ باہر کس وقت گئے؟ وہ باہر اس وقت گئے جس وقت legislation یا گورنمنٹ بزنس شروع ہو رہا تھا

جو کہ اس اسمبلی کا اصل کام ہے۔ کل پہلے یہ آرڈیننسز پر بات کرتے رہے اور پھر کوئی اور بات کرتے رہے لیکن کل جس وقت یہاں بل پیش ہو رہا تھا۔

جناب چیئرمین! آپ نے دیکھا کہ حزب اختلاف کی طرف سے ایک بھی ترمیم نہیں تھی یہ ان کا legislative role ہے۔ یہاں کورم پوائنٹ آؤٹ کیا گیا تو کورم پوائنٹ آؤٹ کرنے والے معزز ممبر سے کہا گیا کہ آپ خود گنتی کریں۔ انتہائی شرمناک بات ہے کہ ایک سو سے زیادہ معزز ممبر ان بیٹھے ہوئے ہیں اور وہ ڈھٹائی سے 83 کہہ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں ان سے کہہ رہا ہوں کہ یہ پھر گنتی کریں یہ دس بار گنتی کریں اور پھر اس معزز ہاؤس سے معافی مانگیں کیونکہ انہوں نے on the floor of the House جھوٹ بولا ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر ان حزب اختلاف کی طرف سے سیٹوں پر کھڑے ہو کر نعرے بازی کی گئی)

سرکاری کارروائی

قواعد انضباط کار

صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 127 کے تحت تحریک

MR CHAIRMAN: Now, we take up the motion under rule 127 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. Minister for Law may move the motion for leave of the Assembly.

آئین کے آرٹیکل 128(2)(اے) کے تحت آرڈیننسوں
کی مدت میں توسیع کے لئے قرارداد پیش کرنے کے لئے اجازت کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):

Mr Chairman! I move:

That leave be granted to move a Resolution under
Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of
the following Ordinances."

- 1) The Punjab Agricultural Marketing Regulatory
Authority (Amendment) Ordinance 2019 (XIV of
2019).
- 2) The Punjab Local Government (Amendment)
Ordinance 2019 (XV of 2019).
- 3) The Punjab Village Panchayats and Neighborhood
Councils (Amendment) Ordinance 2019 (XVI of
2019).
- 4) The Punjab Local Government (Second
Amendment) Ordinance 2019 (XVII of 2019).

MR CHAIRMAN: The motion moved is:

"That leave be granted to move a Resolution under
Article 128(2)(a) of the Constitution for extension of
the following Ordinances."

- 1) The Punjab Agricultural Marketing Regulatory
Authority (Amendment) Ordinance 2019 (XIV of
2019).

- 2) The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2019 (XV of 2019).
- 3) The Punjab Village Panchayats and Neighborhood Councils (Amendment) Ordinance 2019 (XVI of 2019).
- 4) The Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2019 (XVII of 2019).

Those who are in favour that leave be granted may rise in their seats. Secretary Assembly may count the members.

(There were more than 110 members and the leave was granted.)

(تحریک منظور ہوئی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے سیٹوں پر کھڑے ہو کر مسلسل نعرے بازی)

آرڈیننسز

(میعاد میں توسیع کی قراردادیں)

MR CHAIRMAN: Minister for Law may move the Resolution for extension.

آرڈیننس (ترمیم) ایگریکلچرل مارکیٹنگ ریگولیٹری اتھارٹی پنجاب 2019

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Chairman! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Ordinance 2019 (XIV of 2019), promulgated on 26th September 2019, for a further period of ninety days with effect from 25th December 2019."

MR CHAIRMAN: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Ordinance 2019 (XIV of 2019), promulgated on 26th September 2019, for a further period of ninety days with effect from 25th December 2019."

Now, the question is:

That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Ordinance 2019 (XIV of 2019), promulgated on 26th September 2019, for a further period of ninety days with effect from 25th December 2019."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

MR CHAIRMAN: Minister for Law may move the Resolution for extension.

آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Chairman! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2019 (XV of 2019), promulgated on 5th November 2019, for a further

period of ninety days with effect from 3rd February 2020."

MR CHAIRMAN: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2019(XV of 2019), promulgated on 5th November 2019, for a further period of ninety days with effect from 3rd February 2020."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2019 (XV of 2019), promulgated on 05 November 2019, for a further period of ninety days with effect from 3rd February 2020."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

MR CHAIRMAN: Minister for Law may move the Resolution for extension.

آرڈیننس (ترمیم) ویلج پنچائیتیں اینڈ نیبرہڈ کونسلز پنجاب 2019

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Chairman! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Village Panchayats and Neighborhood Councils (Amendment) Ordinance

2019 (XVI of 2019), promulgated on 5th November 2019, for a further period of ninety days with effect from 3rd February 2020."

MR CHAIRMAN: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Village Panchayats and Neighborhood Councils (Amendment) Ordinance 2019 (XVI of 2019), promulgated on 5th November 2019, for a further period of ninety days with effect from 3rd February 2020."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Village Panchayats and Neighborhood Councils (Amendment) Ordinance 2019 (XVI of 2019), promulgated on 5th November 2019, for a further period of ninety days with effect from 3rd February 2020."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے سیٹوں پر کھڑے ہو کر مسلسل نعرے بازی)

MR CHAIRMAN: Minister for Law may move the Resolution for extension.

آرڈیننس (دوسری ترمیم) مقامی حکومت پنجاب 2019

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):

Mr Chairman! I move:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2019 (XVII of 2019), promulgated on 16th November 2019, for a further period of ninety days with effect from 14th February 2020."

MR CHAIRMAN: The Resolution moved is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2019 (XVII of 2019), promulgated on 16th November 2019, for a further period of ninety days with effect from 14th February 2020."

Now, the question is:

"That the Provincial Assembly of the Punjab extends the period of validity of the Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2019 (XVII of 2019), promulgated on 16th November 2019, for a further period of ninety days with effect from 14th February 2020."

(The motion was carried.)

(The Resolution is passed.)

Applause!

رپورٹیں
(جو پیش ہوئیں)

MR CHAIRMAN: Minister for Law may lay the reports.

حکومت پنجاب کے مختلف محکموں
کے اکاؤنٹس کی آڈٹ رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

**MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/
SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL (Mr Muhammad Basharat Raja):**

Mr Chairman! I lay the following Reports.

- (i) Audit Report on the Accounts of Revenue Receipts of Government of the Punjab, for the Audit Year 2017-18.
- (ii) Audit Report on the Accounts of Public Sector Companies Government of the Punjab, for the Audit Year 2017-18 (Volume-II).
- (iii) Audit Report on the Accounts of Disaster Management Organizations, Punjab for the Audit Year 2017-18.
- (iv) Audit Report on the Accounts of C&W, HUD&PHE, Irrigation, LG&CD Departments and Infrastructure Development Authority Punjab (IDAP), Government of the Punjab (North) for the Audit Year 2018-19.

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

MR CHAIRMAN: The Reports have been laid and are referred to the Public Accounts Committee No.II, for examination and report within one year.

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے سیٹوں پر کھڑے ہو کر مسلسل نعرے بازی)
سید حسن مرتضیٰ! ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں۔
محرم اپنی تحریک پیش کریں۔

(اذانِ عشاء)

جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! میں respond کرنا چاہتا ہوں۔
جناب چیئرمین: سید حسن مرتضیٰ! آپ کو تحریک کی اجازت دی گئی ہے ویسے ہمارا بزنس ختم ہو چکا ہے۔ آپ اپنی تحریک پیش کریں۔
جناب سمیع اللہ خان: جناب چیئرمین! مجھے بات کرنے کا موقع دیں۔
جناب چیئرمین: آپ نے کورم پوائنٹ آؤٹ کیا تھا اور آپ چلے گئے تھے۔ (قطع کلامیاں)
سید حسن مرتضیٰ! کیا آپ تحریک پیش نہیں کرنا چاہتے؟ This is the last chance آپ اپنی تحریک پیش کریں۔
سید حسن مرتضیٰ: جناب چیئرمین! جناب سمیع اللہ خان سینئر پارلیمنٹیرین ہیں۔۔۔

زیر و آرنوٹس

(کوئی زیر و آرنوٹس پیش نہ ہوا)

جناب چیئرمین: آپ تحریک پیش نہیں کرنا چاہتے تو ہم زیر و آرنوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیر و آرنوٹس نمبر 19/219 جناب بلال اکبر خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس زیر و آرنوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیر و آرنوٹس نمبر 19/220 جناب ظہیر اقبال کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس زیر و آرنوٹس کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔
آج کے اجلاس کا ایجنڈا ختم ہو گیا ہے لہذا اب اجلاس کل بروز جمعۃ المبارک 29- نومبر 2019 صبح 9:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔



سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2019

جمعۃ المبارک، 29- نومبر 2019

(یوم الجمع، یکم ربیع الثانی 1441ھ)

سترہویں اسمبلی: سولہواں اجلاس

جلد 16 : شماره 10

981

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 29- نومبر 2019

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

سرکاری کارروائی

- (i) پارکس اینڈ ہارٹیکلچر اتھارٹی لاہور ہاؤسنگ، شہری ترقی و پبلک ہیلتھ انجینئرنگ ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کے عرصہ مئی 2003 سے جون 2008 تک کے اکاؤنٹس کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال 2016-17
- (ii) ایم، اے جوہر ٹاؤن ہاؤسنگ سکیم، ایل ڈی اے، لاہور ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال 2016-17
- (iii) لاہور رنگ روڈ اتھارٹی، کمیونیکیشن اینڈ ورکس ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب کے اکاؤنٹس کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال 2016-17
- (iv) میٹروپس پراجیکٹ ملتان، ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی تعمیر کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال 2016-17
- (v) لاہور اورنج لائن میٹرو ٹرین پراجیکٹ (والیم-I) ایچ یو ڈی اینڈ پی ایچ ای ڈیپارٹمنٹ اور ٹرانسپورٹ ڈیپارٹمنٹ، حکومت پنجاب کی تعمیر کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے سال 2016-17

983

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا سولہواں اجلاس

جمعۃ المبارک، 29- نومبر 2019

(یوم الجمع، یکم ربیع الثانی 1441ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبر زلاہور میں صبح 11 بج کر 5 منٹ پر زیر صدارت

جناب ڈپٹی سپیکر سردار دوست محمد مزاری منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم o

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ کَمَثَلِ
حَبَّةٍ اَنْثَرْتَ سَبْعَ سَنَابِلٍ فِیْ كُلِّ سَنَابِلَةٍ مِّائَةٌ حَبَّةٌ
وَاللّٰهُ یُضَاعِفُ لِمَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ﴿۱﴾ الَّذِیْنَ
یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ لَمْ یَنْبَغِ لَهُمْ اَنْ یَنْفَقُوْا
مِنْ اٰذَى لِّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ
وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۲﴾ قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَیْرٌ مِّنْ
صَدَقَةٍ یَّتَّبِعُهَا اَذَى وَاللّٰهُ غَفُوٌّ حَلِیْمٌ ﴿۳﴾

سُورَةُ الْبَقَرَةِ آیات 261 تا 263

جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان (کے مال) کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں اُگیں
اور ہر ایک بال میں سو سودانے ہوں اور اللہ جس (کے مال) کو چاہتا ہے زیادہ کرتا ہے۔ وہ بڑی کشائش والا اور سب
کچھ جاننے والا ہے (261) جو لوگ اپنا مال اللہ کے رستے میں صرف کرتے ہیں پھر اس کے بعد نہ اس خرچ کا (کسی
پر) احسان رکھتے ہیں اور نہ (کسی کو) تکلیف دیتے ہیں۔ ان کا صلہ ان کے پروردگار کے پاس (تیار) ہے۔ اور (قیامت
کے روز) نہ ان کو کچھ خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے (262) جس خیرات دینے کے بعد (لینے والے کو) ایذا دی
جائے اس سے تو نرم بات کہہ دینی اور (اس کی بے ادبی سے) درگزر کرنا بہتر ہے اور اللہ بے پرواہ اور بردبار
ہے (263) وما علینا الا البلاغ o

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

تاجدارِ حرم ہو نگاہِ کرم، ہم غریبوں کے دن بھی سنور جائیں گے
 حامی بے کساں کیا کہے گا جہاں، آپ کے در سے خالی اگر جائیں گے
 کوئی اپنا نہیں غم کے مارے ہیں ہم، آپ کے در پہ فریاد لائے ہیں ہم
 ہو نگاہِ کرم ورنہ چوکھٹ پہ ہم، آپ کا نام لے لے کے مرجائیں گے
 مہ کشا آؤ مدینے چلیں، دستِ ساقی کوثر سے پینے چلیں
 یاد رکھو اگر اٹھ گئی اک نظر، جتنے خالی ہیں سب جام بھر جائیں گے
 خوفِ طوفان ہے بجلیوں کا ہے ڈر، سخت مشکل ہے آقا کدھر جائیں ہم
 آپ ہی گر نہ لیں گے ہماری خبر، ہم مصیبت کے مارے کدھر جائیں گے

جناب ڈپٹی سپیکر: جزاک اللہ۔ سبحان اللہ۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خواجہ سلمان رفیق! وقفہ سوالات کا وقت ہے۔

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! بڑا اہم issue ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

کورٹ میں پیشی کے دوران معزز ممبر اسمبلی پر پولیس کا تشدد

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! میں ایک اہم issue آپ کے علم میں لانا چاہ رہا ہوں اور صرف دو تین منٹ بات کروں گا۔ میں ایک سال سے جیل میں ہوں لیکن میں نے کبھی بھی یہاں ایوان میں اس موضوع پر بات نہیں کی کیونکہ میرا کورٹ کیس ہے جو کورٹ میں چل رہا ہے۔ ایک ایسا issue جو ہم سب سے متعلقہ ہے وہ یہ کہ جب ہم دونوں بھائی عدالت میں تاریخ پر آتے ہیں تو وہاں پر پولیس کا رویہ بہت جارحانہ ہوتا ہے۔ ہم نے ایک ماہ پہلے وزیر قانون سے شکایت کی تھی جنہوں نے بلا کر ان سے میٹنگ کی اور ان کی باز پرس کی۔ پچھلے ہفتے میں نے سپیکر صاحب اور وزیر قانون کو request کی تھی تب بھی طے ہوا تھا کہ ایم پی ایز اپنا کارڈ دکھا کر ہم سے مل لیا کریں گے۔ آج تاریخ پر ہم دونوں بھائی آئے تو معزز ایم پی اے جناب محمد توفیق بٹ کو وہاں مارا پیٹا گیا ہے اور اس کی ویڈیو بھی بن رہی تھی۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ میں کبھی کسی کے بارے میں نازیبا بات نہیں کرتا اور میری کوشش ہوتی ہے کہ ہاؤس کے decorum کا خیال رکھوں۔ پولیس کا جو رویہ ہے وہ براہ راست پنجاب گورنمنٹ کا issue ہے۔ جناب محمد توفیق بٹ کے ہاتھ دیکھ لیں جن پر خراشیں آئی ہوئی ہیں حالانکہ وہاں پر پولیس کے سینئر افسران بھی کھڑے ہوتے ہیں۔ ہم چھ سات ایم پی ایز نے پچھلے ہفتے تحریک استحقاق دی تھی جس پر ہماری submission ہے کہ وہ استحقاق کمیٹی کے

سپر دکر دیں۔ استحقاق کمیٹی کے چیئرمین چودھری علی اختر پر ہمیں اعتماد ہے وہ جو بھی فیصلہ کریں گے ہمیں قبول ہو گا۔ آج کے issue پر بھی ہم تحریک استحقاق دے رہے ہیں اس حوالے سے جناب محمد توفیق بٹ کی ایک منٹ بات سُن لیں۔ وہاں پر آپ کسی بھی neutral آدمی کو بھیج دیں اور ویڈیو بنا کر دیکھ لیں۔ ہم وہاں پر کسی سے ہاتھ بھی نہیں ملا سکتے حالانکہ وہاں کورٹ رپورٹرز، وکلاء اور ایم پی ایز کو مار پڑ رہی ہے لیکن ایم پی اے کو مزید کتنا مارنا ہے؟ ٹھیک ہے ایک سیاسی خاصیت ہے، ہم جیل میں چلے گئے اور اللہ تعالیٰ یہ وقت گزار دے گا لیکن تذلیل کرنا مقصد ہے تو یہ بڑی افسوسناک بات ہے۔

جناب سپیکر! میری آپ سے اور وزیر قانون سے humble submission ہے کہ اس کا سخت نوٹس لیں، ہمیں انصاف دیں اور اس کے علاوہ یقین کریں ہمیں کوئی favour نہیں چاہئے۔ آپ جناب محمد توفیق بٹ کی مختصر بات سُن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! میرے خیال میں بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں یہ بات طے ہوئی تھی جس کے بعد آپ نے commit کیا تھا کہ آپ وہاں کے ڈی آئی جی یا متعلقہ پولیس افسران سے خود بات کریں گے۔ میں نے یہ بھی بتایا تھا کہ وہاں کچھ خواتین کو بھی harass کیا گیا تھا اور کافی بد تمیزی کی گئی تھی۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! کب کیا گیا تھا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ سننے میں آیا تھا کہ وہاں پیشی کے موقع پر ہی بد تمیزی کی گئی تھی لیکن یہ ابھی نہیں پہلے کی بات ہے۔ آپ اس کا seriously notice لیں کیونکہ یہ issue ٹھیک نہیں ہے۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! پچھلے اجلاس میں وزیر قانون نے یہاں یقین دلایا تھا کہ ایم پی ایز جائیں تو respectable طریقے سے اُن کو اندر جانے کی اجازت ہوگی حالانکہ ہم مین گیٹ سے بڑی مشکل سے جاتے ہیں لیکن کوئی بات نہیں وہ ہمیں جانے دیتے ہیں۔ جب میں عدالت کے پاس گیا تو انہوں نے مجھے بالکل ٹارگٹ کیا ہوا تھا اور یہ میں صحیح بتا رہا ہوں کیونکہ خواجہ سلمان

رفیق کے ساتھ تحریک استحقاق میں نے بھی پیش کی تھی۔ مجھے انہوں نے اندر نہیں جانے دیا، جب میں نے اپنا کارڈ دکھایا تو انہوں نے کہا کہ ایس پی سے بات کریں۔

جناب سپیکر! میں ایس پی سید کرار شاہ صاحب کے پاس گیا جو میرے جاننے والے ہیں تو انہوں نے مجھے کہا کہ میں اہلکاران کو اشارہ کرتا ہوں لہذا آپ جائیں۔ میں جا رہا تھا تو انہوں نے چالیس بندوں کو اشارہ کیا کہ اس کو پکڑ کر مارو۔ میں جب پاس گیا تو سب نے مجھے پکڑ لیا۔ میرا ہاتھ زخمی ہے جس کی ابھی تک میں نے دوائی بھی نہیں لی۔ اگر تین چار اہلکار ہوتے تو میں ان کے لئے اکیلا ہی کافی تھا لیکن وہ چالیس پولیس والے تھے جو مجھے دیوار کے ساتھ لگا کر پندرہ منٹ مارتے رہے۔ مزید یہ کہ وہ لاؤڈ سپیکر میں یہ کہتے رہتے ہیں کہ راستہ دے دیں تاکہ میری آواز کو دہالیں اور کوئی کارکن میرے پاس نہ آ سکے۔ یہ سارا تماشا میڈیانے دیکھا ہے۔

جناب سپیکر! وزیر قانون جناب محمد بشارت سے میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آپ کی آواز میں کوئی طاقت نہیں ہے اور آپ کی یقین دہانی پر ہمیں کوئی اعتماد نہیں ہے کیونکہ آپ نے جتنی باتیں کی ہیں وہ غلط ثابت ہوئی ہیں۔ اگر آپ نے اسی طرح یہاں صرف تسلیاں دینی ہیں تو پھر کیا فائدہ؟ پہلے پولیس والے اندر نہیں جانے دیتے تھے اور اب تشدد کرنا شروع کیا ہوا ہے۔ اس بات پر آپ ابھی کوئی ایکشن لیں کیونکہ یہ بڑی زیادتی ہے۔ انہوں نے میرے سارے بٹن توڑ دیئے ہیں لیکن میں آپ کو کپڑے اتار کر نہیں دکھا سکتا کہ انہوں نے مجھے کتنا مارا ہے؟ جناب محمد بشارت راجا ہمیں اس پر کوئی یقین دلائیں ورنہ ہم سب ڈیڑھ سوا ایم پی اے اسمبلی میں آنے کی بجائے عدالت کے باہر جایا کریں گے اور اُدھر ہی کھڑے ہوا کریں گے۔ شکریہ

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ بڑے ہی افسوس کی بات ہے کہ جس طرح ہمارے معزز ممبر نے بات کی ہے کہ انہیں معزز ممبر کو جانتے ہوئے، ان کے ایم پی اے کا کارڈ بھی ان کے پاس ہے اور اس کے باوجود انہیں وہاں داخل نہ ہونے دیا جائے پھر ان پر تشدد کیا جائے تو اس سے بڑی بات اس ہاؤس کے تقدس کی پامالی اور کیا ہوگی؟ میں اپنے بھائی وزیر قانون سے گزارش کروں گا کہ

اس کا immediate notice لیں اور اسے استحقاق کمیٹی کے سپرد کر کے within a day اس کا جواب ان سے لیں۔ شکریہ

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں خواجہ سعد رفیق اور صرف خواجہ سلمان رفیق، جناب محمد حمزہ شہباز شریف یا دوسرے جو بھی ضمیر کے قیدی ہیں تو جس دن رانا ثناء اللہ کی date ہوتی ہے، میں نے پہلے بھی معزز وزیر قانون اور چودھری ظہیر الدین سے بات کی تو انہوں نے مجھے یقین دہانی بھی اس دن کروائی تھی کہ تین چار سپیکروں سے جیسے رانا ثناء اللہ کی بارات لے کر پولیس والے جا رہے ہیں اس طریقے سے شور کیا جاتا ہے تاکہ وہ میڈیا سے بات نہ کر سکیں۔ جس level پر یہ کام پہنچ چکا ہے تو میں وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا سے گزارش کروں گا کہ خدا کے لئے "جناب محمد بشارت راجا! یہ وقت آتے رہتے ہیں وہ کہتے ہیں:

جب وقت وصال یہی وقت آ رہا ہو گا
کسے معلوم کون کس جگہ ہو گا
ہم اپنے اپنے بکھیڑوں میں بٹ چکے ہوں گے
نہ تجھ کو میرا نہ مجھ کو تیرا پتہ ہو گا
اور یہی زمین جو کبھی چومتی تھی قدم تیرے
اسی زمین کے نیچے پڑا تُو سو رہا ہو گا
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ یہ مشکلات سیاست میں آتی جاتی رہتی ہیں یعنی اگر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم غلط کہہ رہے ہیں تو جا کر دیکھیں۔

جناب سپیکر! میں بھی اُدھر تھا تو جناب محمد توفیق بٹ کے ہاتھ دیکھیں جن کے اوپر زخم آئے ہیں اور ان کی قمیض کے بٹن بھی توڑے ہیں حالانکہ ان سب کو پتا ہے کہ یہ جناب محمد توفیق بٹ، ایم پی اے ہیں۔ اسی طرح رانا ثناء اللہ اور ان کی فیملی جب وہاں پر ہوتی ہے تو انہیں دھکے مارتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ پہلی دفعہ ہوا ہے کہ پولیس والے اتنے بڑے بڑے سپیکر (mics) لے کر آتے ہیں یا تو یہ ہو کہ وہ open court نہ ہو۔ وہ کسی کو منع کر دے law یہ کہتا ہے اگر open court ہے تو anybody can access to the court اور یہ جو سپیکروں والا معاملہ ہے تو میں معزز وزیر قانون سے گزارش کروں گا کہ اس پر خدا را! کچھ غور کریں کیونکہ یہ بہت بڑی سازش ہو رہی ہے کہ آپ کے لوگ میڈیا سے بات نہیں کرنے دیتے تو میری آپ کے ذریعے وزیر قانون سے گزارش ہے کہ اس پر لازمی نوٹس لیں۔

جناب محمد یاسین عامر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد یاسین عامر: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں بھی وہاں پر موجود تھا اور میں بار بار چیخ چیخ کر کہتا رہا کہ یہ ہمارے ایم پی اے صاحب ہیں، ہمارے ایم پی اے صاحب ہیں اور آپ یہ نہ کریں لیکن انہوں نے ایک نہیں سنی اور کوئی لحاظ نہیں کیا وہ تیس یا چالیس بندے تھے کوئی ایک آدھ ہوتا تو ہم اسے پکڑ لیتے۔ تیس چالیس بندوں نے وہ تذلیل کی ہے کہ یقین کریں کہ اس وقت آنکھوں میں آنسو تھے کہ ایم پی اے کی یہ عزت ہے اور وہ کورٹ میں نہتا ہے جس نے کچھ نہیں کیا یا تو کچھ کرتے تو پھر بھی یہ برداشت کرتے حالانکہ ایس پی صاحب نے خود کہا ہے کہ آپ اندر چلے جائیں مگر پھر بھی انہوں نے یہ سلوک کیا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بہت زیادتی ہے جس پر serious notice لیا جائے کیونکہ انہوں نے مار مار کر انہیں دنبہ بنا دیا ہے۔ اگر اس طرح ہو گا کہ آج ان کے ساتھ ہوا ہے تو کل کسی اور کے ساتھ بھی ہو گا۔

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ حنا پرویز بٹ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں نے بھی اس پر ایک تحریک استحقاق جمع کروائی تھی اور جس وقت ہمارے ساتھ وقوعہ ہوا تھا تو وزیر قانون جناب محمد بشارت راجا نے اسمبلی میں specially یقین دہانی کروائی تھی کہ ایم پی ایز کے ساتھ treatment کیا جائے گا۔ اس کے بعد ہم عدالت گئے تو بے شک ایم پی ایز کو اندر جانے دیا گیا لیکن اس کے بعد دوبارہ خواتین کے ساتھ بھی misbehave شروع ہوا تو میری گزارش ہے کہ میری تحریک استحقاق کو کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

میاں عبدالرؤف: جناب سپیکر! ایک منٹ مجھے بھی بات کرنے کی اجازت فرمائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بار بار ایک ہی بات ہو رہی ہے۔

میاں عبدالرؤف: جناب سپیکر! ایک شعر عرض کرتا ہوں:

صعوتوں کے سفر میں ہے کارروان حسین

یزید چین سے مسند نشین آج بھی ہے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جس طرح خواجہ سلمان رفیق نے فرمایا کہ وہ یہ معاملہ پہلے بھی سپیکر صاحب کے نوٹس میں لائے تھے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ہاں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آپ نے ایک کمیٹی قائم کی تھی جس میں جناب سمیع اللہ خان، ملک ندیم کامران، چودھری ظہیر الدین، میں اور سپیکر صاحب تھے۔ سپیکر صاحب نے خود اس کمیٹی کو convene کرنا تھا لیکن اتفاق سے انہیں اسلام آباد جانا پڑ گیا تو پھر میں نے اس کمیٹی کو convene کیا۔ اس کمیٹی میں ہم نے اس دن ڈی آئی جی (آپریشن) لاہور اور ایس ایس پی (آپریشن) لاہور دونوں کو بلایا۔

دونوں وہاں پر موجود تھے اور یہ طے پایا کہ جناب سميع اللہ خان اور ملک ندیم کامران پولیس کے ساتھ coordinate کریں گے اور باقاعدہ ایم پی ایز کے لئے ایک علیحدہ راستہ دیا جائے گا جہاں پر وہ اپنا کارڈ دکھا کر اندر چلے جائیں گے۔

جناب سپیکر! اصل issue یہ ہے کہ جب ہم ایم پی ایز صاحبان جاتے ہیں تو یہ اکیلے نہیں جاتے بلکہ ان کے ساتھ درجنوں کارکن ہوتے ہیں جن کارکنوں نے تاریخ پر جانا ہوتا ہے اس میں کوئی اعتراض والی بات نہیں ہے لیکن۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "غلط ہے" کی آوازیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد بشارت راجا کو بات کرنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و ہیٹ المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں عرض کر رہا ہوں کہ ایم پی ایز صاحبان کے لئے طے ہوا تھا کہ وہ اپنا کارڈ دکھائیں گے اور علیحدہ passage سے اندر چلے جائیں گے۔ اب جہاں تک اندر جانے کا تعلق ہے تو ایم پی ایز صاحبان کو صرف اس لئے روکا جاتا ہے کہ جو ان کے ساتھ درکرز ہوتے ہیں وہ بھی اندر جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہمارے پاس کورٹ کے written orders موجود ہیں کہ وہاں پر تیس لوگوں کی گنجائش ہے۔ کورٹ کے in writing orders ہیں ڈسٹرکٹ ایڈمنسٹریشن کو تیس لوگوں سے زیادہ اندر آنے کی اجازت نہ دی جائے۔ ویسے ایک عام فہم بات ہے، معزز ممبر کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میں ان سے معذرت کرتا ہوں اگر ان کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے تو وہ ہمارے بھائی ہیں اور ہمارے لئے قابل احترام ہیں۔ یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ ایک شخص اکیلا جا رہا ہو اور پولیس والے پکڑ کر اسے مارنا شروع کر دیں۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف

کی طرف سے "فوٹیج دیکھ لیں کہ کیا ہم جھوٹ بول رہے ہیں" کی آوازیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون کو بات تو کرنے دیں ناں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و ہیٹ المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! وہ تو پولیس ہے جو آپ کا اپنے ان بھائیوں کے ساتھ روڈیہ ہوتا ہے وہ آپ دیکھ لیں۔

جناب سپیکر! We will ensure کہ اس طرح نہ ہو۔ ہم خواجہ سلمان رفیق کی موجودگی میں پولیس کو بلا کر باقاعدہ ایک طریق کار طے کر لیتے ہیں۔۔۔
جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! تو ان کو نماز جمعہ کے بعد بلا لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و ہیٹ المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آج ہی بلا لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون! نماز جمعہ کے بعد پولیس والوں کو بلا لیں اور میں بھی آپ کے ساتھ بیٹھ جاؤں گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و ہیٹ المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آپ ٹائم دیں تو میں کل آپ کو ساری فوٹیج دکھاؤں گا۔ اگر کوئی ایم پی اے اکیلا جا رہا ہو تو اسے پولیس نے روکا۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف

کی طرف سے "فوٹیج ہمارے پاس ہیں وہ دیکھ لیں" کی آوازیں)

جناب سپیکر! میں آپ کو فوٹیج فراہم کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد۔۔۔

چودھری اختر علی: جناب سپیکر! آپ فوٹیج منگوائیں اور دیکھیں کہ پولیس والے زیادتی کر رہے ہیں۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! میں بالکل اکیلا تھا۔۔۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! شکریہ۔ اس دن جب ہماری کمیٹی اکٹھی ہوئی اور اس نے meet کیا تو court room کی طرف سے ایک اطلاع آئی تھی جس میں ہمیں کہا گیا تھا کہ تیس لوگوں کے اندر جانے کی گنجائش ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے معزز وکلاء جو ہوتے ہیں ان کا بہت بڑا اجتماع ہوتا ہے اور بچپیس / تیس کے قریب وہ اندر چلے جاتے ہیں۔ عدالت کہتی ہے کہ تیس سے زیادہ لوگ جب ہوتے ہیں تو وہ suffocation کا شکار ہو جاتے ہیں اور ہمارے بھائی خواجہ سلمان رفیق اس بات کے گواہ ہیں کہ جب ہم اندر جاتے ہیں تو وہاں پر تیس آدمیوں کی جگہ پر آپ 100 آدمیوں کو لے کر وہاں جانا چاہیں گے تو انتظامیہ کچھ نہ کچھ اپنا role play کرے گی کہ آپ 30 آدمی اندر جائیں۔ جناب سپیکر! جہاں تک جناب محمد توفیق بٹ نے بات کی ہے تو میرے پاس میاں محمد اسلم اقبال تشریف فرما ہیں جب یہ اسلام آباد دھرنہ دینے کے لئے گئے تھے تو گوجرانوالہ میں روک کر انہی جناب محمد توفیق بٹ نے ہمارے کارکنوں کو مارا تھا تو یہ مکافات عمل ہے جس طرح پولیس نے مارا ہے۔۔۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف

کی طرف سے "ثابت ہو گیا ہے کہ بدلہ لیا گیا ہے" کی آوازیں)

(شور و غل)

جناب سپیکر! یہ مکافات عمل ہے اور بالکل ایسے ہو رہا ہے لیکن میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ پولیس کو روکا جائے گا، پولیس ان کے ساتھ عزت سے پیش آئے گی۔ یہ پولیس کے ساتھ تعاون کریں، یہ وہاں بیس ایم پی ایز کی لسٹ لے کر جائیں اور اندر چلے جائیں۔ یہ آپس میں فیصلہ نہیں کر پاتے کہ کون سے بیس ایم پی ایز جائیں گے۔ اگر یہ ساٹھ ایم پی ایز لے کر جانا چاہیں گے تو پھر میرا خیال ہے کہ یہ اُس کمرے میں کھڑے بھی نہیں ہو سکیں گے۔

جناب سپیکر! میں نے یہی گزارش کرنی تھی کہ یہ آپس میں طے کر لیں کہ کس کس نے جانا ہے۔ انہیں safe corridor دیا جاتا ہے۔ خواجہ سلمان رفیق نے کہا کہ پولیس کا جارحانہ رویہ تھا۔

جناب سپیکر! میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کل ان ایم پی ایز کا یہاں کیا رویہ تھا؟ میں ان کا نام نہیں لینا چاہتا ورنہ وہ کہیں گے کہ میرا privilege breach ہو گیا ہے۔ ایک حضرت صاف جھوٹ بول رہے تھے 110 ممبران موجود تھے اور وہ کہہ رہے تھے کہ 83 ہیں۔۔۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! میری ایک منٹ بات سن لی جائے۔
وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! چلیں، پہلے انہیں بولنے دیں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جناب خلیل طاہر سندھو!

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! ابھی چودھری ظہیر الدین نے جو فرمایا ہے meaning thereby کہ وہ admission بھی کر رہے ہیں اور confession بھی کر رہے ہیں، وہ دونوں باتیں کر رہے ہیں۔ تیسرا وہ جرم کی اعانت بھی کر رہے ہیں کہ میاں اسلم اقبال کے ساتھ اس طرح ہوا تھا اس لئے پولیس نے آج توفیق بٹ کو مارا ہے۔ یہ admission ہے confession ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ جو میں نے بات کی تھی اس پر معزز وزیر قانون نے جواب نہیں دیا۔ یہ جو پولیس والے پانچ پانچ، چھ چھ سپیکر (mic) لے کر جاتے ہیں اور وہ پوری عدالتوں میں اتنی زور سے بجاتے ہیں، اس کی کیا وجہ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، خواجہ سلمان رفیق!

خواجہ سلمان رفیق: جناب سپیکر! بحث غلط سائیڈ پر چلی گئی ہے۔ اس ایوان میں جتنے ممبران ہیں چاہے وہ اُس سائیڈ کے ہیں یا اس سائیڈ کے ہیں وہ سارے قابل احترام ہیں۔ اس وقت بحث غلط سائیڈ پر چلی گئی ہے اصل issue پولیس کا رویہ ہے، پولیس سے غلطی بھی ہوتی ہے اور وہ خرابی بھی کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ جناب محمد بشارت راجا ویڈیو منگوائیں اور اس کو ضرور دیکھیں۔ اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کر دیں وہاں جناب علی اختر چیئر مین ہیں وہ اس کو دیکھ لیں گے۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ آپ بیٹھ جائیں، چودھری ظہیر الدین بیٹھ جائیں، میاں محمد اسلم اقبال بیٹھ جائیں اور اس کا کوئی amicably حل نکال لیں۔ جو آج مار پڑی ہے، دیکھیں یہ صرف ہماری طرف کا مسئلہ نہیں ہے یہ ہم سب کا مشترکہ مسئلہ ہے۔ اس پر آپ کو سخت فیصلہ کرنا پڑے گا، آپ justice کریں نہ favour کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خواجہ سلمان رفیق! ہم سب اس مسئلے کے لئے بیٹھ جائیں گے۔ بات طے ہو چکی ہے ہم آپس میں بیٹھ جائیں گے اور انشاء اللہ اس کا کوئی راستہ نکالیں گے۔

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم وقفہ سوالات شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے کے مطابق محکمہ زراعت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 565 جناب نصیر احمد کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1529 سید عثمان محمود کا ہے انہوں نے request بھیجی ہے کہ میرے سوال کو pending کر دیا جائے لہذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 1574 جناب ممتاز علی کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! ہمارے اس مسئلے کے اوپر چونکہ آپ نے یقین دہانی نہیں کروائی اس لئے ہم واک آؤٹ کر کے جا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد توفیق بٹ! یقین دہانی ہو چکی ہے آپ بیٹھ جائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف

واک آؤٹ کر کے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! سوال نمبر 1596 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور شہر میں گندے پانی سے سبزیوں کی کاشت کو روکنے سے متعلقہ تفصیلات

* 1596: محترمہ کنول پرویز چودھری: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ شہر لاہور میں (ڈرین) گندے نالوں کے پانی سے سبزیوں کو سیراب کیا جا رہا ہے؟

(ب) کون سے علاقوں میں فصلوں کو گندے پانی سے سیراب کیا جا رہا ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ اس گھناؤنے کام کو روکنے کے لئے کوئی اقدامات اٹھا رہا ہے یا مستقبل میں اس کے سدباب کے لئے کیا حکمت عملی اپنائی جا رہی ہے، تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) جی، ہاں! شہر لاہور کے مضافاتی کچھ علاقوں میں کاشتکار اپنی فصلوں کو سیراب کرنے کے لئے گندے نالوں کا پانی استعمال میں لاتے ہیں۔

(ب) شہر لاہور کے مضافات میں مندرجہ ذیل علاقوں میں فصلوں کو گندے پانی سے سیراب کیا جا رہا ہے۔ بلوکی، گجومتہ، کچوانہ بستی، ڈلو خورد، چندرائے، دیو غانی، ہڈیارہ، نورپور، گاگا، کھرملیاں، جھلیاں۔ ان علاقوں میں مجموعی طور پر 284 ایکڑ قصبہ گندے پانی سے سیراب کیا جا رہا ہے جس میں سے زیادہ تر قصبہ سبزیات اور بقیہ چارہ جات و دیگر فصلات کے زیر کاشت ہے۔

(ج) محکمہ زراعت کاشتکاروں کی راہنمائی کے لئے ہمہ وقت کوشاں ہے اور کسانوں کو گندے پانی سے فصلات اور سبزیات کی کاشت سے منع کرتا ہے۔ تاہم اس بات کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ گندے پانی سے سبزیات کی کاشت کو روکنے کے لئے پنجاب فوڈ اتھارٹی کا رروائی کرنے کی مجاز ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول پرویز چودھری: جناب سپیکر! یہ میرا سوال last time بھی آیا تھا اور اس پر کافی detail سے بات ہوئی تھی کیونکہ اس پر بہت زیادہ پبلک کا interest ہے اور یہ خوراک سے متعلقہ معاملہ ہے۔ اس پر last time بھی کافی detail سے بات ہوئی تھی اور وزیر صاحب نے اس چیز کو admit کیا تھا کہ 284 ایکڑ زمین گندے پانی کے ساتھ سیراب ہو رہی ہے لیکن اس کے ساتھ ایک بے بسی کا اظہار بھی کیا گیا تھا کہ چونکہ یہ ان کی ذاتی زمینیں ہیں اس لئے گورنمنٹ ایک level سے زیادہ کچھ نہیں کر پائے گی اس پر آپ نے بھی یہ رائے دی تھی کہ اس طرح نہیں ہونا چاہئے۔ اگر کوئی شخص اپنی ذاتی زمین پر زہر اگا رہا ہو تو کیا گورنمنٹ کی اس پر writ نہیں ہوگی؟

جناب سپیکر! اس پر میری humble submission یہ تھی کہ اسے کسی کمیٹی کو refer کر دیا جائے یا اس پر کوئی proper work کیا جائے۔ یہ چیز سوال اور جواب کے بعد ختم نہ ہو جائے کیونکہ زہر ملی سبزیاں پورا لاہور کھا رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

کورم کی نشاندہی

جناب محمد یاسین عامر: جناب سپیکر! کورم پورا نہیں ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ اپوزیشن کا کردار سامنے آیا ہے۔ یہ ایک ذمہ داری اپوزیشن کی ہے کہ وقفہ سوالات میں کورم کی نشاندہی کر رہی ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں اس پر "شیم" کہتا ہوں۔ یہاں جواب دینے کے لئے منسٹر صاحب بیٹھے ہیں اور یہ کورم پوائنٹ آؤٹ کر رہے ہیں۔ ہمیں تو کوئی اعتراض نہیں ہے بے شک آپ اجلاس ختم کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کورم کی نشاندہی کی گئی ہے لہذا گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہیں ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔
(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

نوٹ: وقفہ سوالات کے دوران کورم پوائنٹ آؤٹ ہونے کی وجہ سے بقیہ سوالات اور ان کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

محکمہ زراعت کا زرعی زمین پر صنعتی زون قائم

کرنے کے لئے این اوسی جاری کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*565: جناب نصیر احمد: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کلین اینڈ گرین پنجاب سکیم کے تحت زرعی اور قابل کاشت رقبہ کو انڈسٹریل مقاصد کے

استعمال میں لانے سے روکنے کے لئے حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) سال 2018 کے دوران محکمہ زراعت نے زرعی زمین پر صنعتی زون قائم کرنے کے لئے

اب تک کتنے این اوسی جاری کئے ہیں؟

(ج) یہ این اوسی کتنے کتنے رقبہ کے لئے اور کس کس علاقہ کے لئے جاری کئے گئے ہیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) یہ جز محکمہ زراعت پنجاب سے متعلقہ نہ ہے۔

(ب) یہ جز محکمہ زراعت پنجاب سے متعلقہ نہ ہے۔

(ج) یہ جز محکمہ زراعت پنجاب سے متعلقہ نہ ہے۔

حکومت کی طرف سے سورج مکھی

اور کپاس کے بیج پر سبسڈی دینے سے متعلقہ تفصیلات

*1740: ملک محمد احمد خان: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) موجودہ حکومت نے کسانوں کو سبسڈی دینے کے لئے کتنی رقم مختص کی ہے؟
- (ب) یہ سبسڈی کس کس پر دی جائے گی؟
- (ج) سورج مکھی اور کپاس کے بیج پر سبسڈی کے لئے کتنی رقم مختص کی ہے۔ یہ سبسڈی بیج صوبہ کے تمام کسانوں کو میسر ہو گا یا پھر مخصوص اضلاع کے کسان اس سے استفادہ کر سکیں گے؟
- (د) حکومت سورج مکھی اور گندم کا بیج کہاں کہاں سے خرید کر کے سبسڈی پر کسانوں کو فراہم کرتی ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

- (الف) حکومت پنجاب نے سال 2018-19 میں کسانوں کو سبسڈی دینے کے لئے 2494.600 ملین روپے مختص کئے ہیں۔
- (ب) یہ سبسڈی کھادوں (ڈی اے پی، این پی، این پی کے، ایس ایس پی، ایس او پی اور ایم او پی)، کپاس اور سورج مکھی کے بیج پر دی جا رہی ہے۔
- (ج) سورج مکھی کے بیج کے لئے 780 ملین روپے اور کپاس کے بیج کے لئے 100 ملین روپے سبسڈی دینے کے لئے مختص کئے ہیں۔ کپاس کے بیج پر سبسڈی سے جنوبی پنجاب کے کپاس پیدا کرنے والی ڈویژن ڈیرہ غازی خان، بہاولپور اور ملتان کے گیارہ اضلاع کے رجسٹرڈ کاشتکار استفادہ کر رہے ہیں اور سورج مکھی کے بیج پر سبسڈی سے پورے پنجاب کے رجسٹرڈ کاشتکار مستفید ہو رہے ہیں۔

(د) سال 19-2018 میں حکومت پنجاب نے گندم کے بیج پر سبسڈی فراہم نہیں کی ہے تاہم سورج مکھی کے بیج پر رجسٹرڈ کاشتکاروں کو سبسڈی محکمہ زراعت کی طرف سے پری کوالیفائیڈ سیڈ کمپنیوں (ICID) اور سیٹھی سیڈ کمپنی (جو کہ فیڈرل سیڈ سرٹیفیکیشن اور رجسٹریشن ڈیپارٹمنٹ سے رجسٹرڈ ہیں) کے ذریعے دی جا رہی ہے۔

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

کے دیگر شہروں میں کیمپس کی تعداد سے متعلق تفصیلات

*1743: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کتنے رقبہ پر قائم ہے، اس کے کتنے کیمپس کس کس شہر میں چل رہے ہیں؟

(ب) اس کے فیکلٹی ممبران کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) اس کے ہر کیمپس میں طالب علموں کی تعداد کتنی ہے؟

(د) ہر کیمپس میں ٹیچنگ کیئر کی کتنی اسامیاں ہیں؟

(ه) اس میں کتنے پی ایچ ڈی اور اعلیٰ تعلیمی یافتہ اساتذہ کام کر رہے ہیں؟

(و) کیا حکومت اس یونیورسٹی میں مزید تجربہ کار اور اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذہ تعینات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں کیمپس 2261 ایکڑ رقبہ پر قائم ہے اور کمیونٹی کالج پارس (پوسٹ گریجویٹ ایگری ریسرچ سٹیشن) فیصل آباد بھی مین کیمپس کا حصہ ہے۔ فیصل آباد کے علاوہ یونیورسٹی کے دیگر شہروں میں تین سب کیمپسز کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

سب کیمپسز

1	ٹوبہ ٹیک سنگھ	76 ایکڑ
2	بورے والا (دہلی)	176 ایکڑ
3	دیپالپور (اوکاڑہ)	314 ایکڑ

(ب) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں فیکلٹی ممبران کی کل تعداد 922 ہے۔

(ج) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں کیمپسز وار طلباء کی تعداد درج ذیل ہے:

تعداد طلباء	نام کیمپس
23991	مین کیمپس + کیونٹی کالج پارس فیصل آباد
1256	ٹوبہ ٹیک سنگھ
1677	بورے والا (دہاڑی)
190	دیپالپور (اوکاڑہ)
27114	میزان

(د) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے کیمپسز میں ٹیچنگ کیڈر وار اسامیوں کی کل تعداد 922

ہے جن کی کیمپس وار تفصیل درج ذیل ہے۔

ٹیچنگ کیڈر فیکلٹی

نام کیمپس	مین کیمپس + کیونٹی کالج پارس فیصل آباد
لیکچرار	245
اسسٹنٹ پروفیسر	290
ایسوسی ایٹ پروفیسر	179
پروفیسر	15
میزان	829

سب کیمپسز

12	08	02	01	23	1- ٹوبہ ٹیک سنگھ
25	16	08	04	53	2- بورے والا (دہاڑی)
08	08	01	-	17	3- دیپالپور (اوکاڑہ)
290	322	190	120	922	میزان

(ه) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں اعلیٰ تعلیم یافتہ (پی ایچ ڈی) اساتذہ کی تعداد درج ذیل

ہے:

لیکچرار	اسسٹنٹ پروفیسر	ایسوسی ایٹ پروفیسر	پروفیسر	میزان
73	246	57	58	434

(و) یونیورسٹی اپنی ضرورت کے مطابق نئی اسامیوں پر اعلیٰ تعلیم یافتہ اساتذہ کی میرٹ پر

تعیناتی کے لئے قومی اخبارات میں اشتہار دیتی رہتی ہے۔

ضلع چنیوٹ: جعلی زرعی ادویات اور غیر معیاری کھاد کی فروخت کی روک تھام کے لئے اٹھائے گئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

*1748: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر کہاں کہاں ہیں؟
(ب) زرعی ادویات اور جعلی کھادوں کی روک تھام کے لئے کون کون سے دفاتر کہاں کہاں قائم ہیں؟
(ج) ان دفاتر کے ملازمین نے سال 2017-18 اور 2019 میں کتنے کاروباری حضرات کو جعلی اور غیر معیاری ادویات و کھاد فروخت کرتے ہوا پکڑا ہے؟
(د) ان سے کتنا جرمانہ وصول ہوا ہے، کتنے افراد کو سزا ہوئی ہے اور کتنے افراد کے خلاف کارروائی جاری ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

- (الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ زراعت کے دفاتر / ذیلی دفاتر کے جائے مقام کی شعبہ وار تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) زرعی ادویات اور جعلی کھادوں کی روک تھام کے لئے شعبہ توسیع اور شعبہ پیسٹ وارنگ اینڈ کوالٹی کنٹرول آف پیسٹی سائیڈز کے قائم دفاتر کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے، کے سیریل نمبر 1 اور سیریل نمبر 2 پر موجود ہے جبکہ صوبائی سطح پر محکمہ کی ایک ٹاسک فورس بھی اس عمل کی مکمل نگرانی کر رہی ہے۔
(ج) ان دفاتر کے ملازمین نے سال 2017-18 اور 2019 میں جتنے کاروباری حضرات کو جعلی اور غیر معیاری ادویات و کھاد فروخت کرتے ہوئے پکڑا ان کی تعداد اس طرح سے ہے۔

نمبر شمار	سال	پیسٹی سائیڈز	کھاد	مگر تعداد افراد
1-	2017	3	9	12
2-	2018	0	9	9
3-	2019	4	3	7
	میزان	7	21	28

(د) مذکورہ عرصہ کے دوران گرفتار 28 افراد میں سے چار افراد عدالت سے بری ہوئے جبکہ باقی 24 افراد کے خلاف کیسز عدالتوں میں زیر سماعت ہیں جن کی سال وار تعداد اس طرح سے ہے۔

نمبر شمار	سال	پیسٹی سائیڈ	کھاد	جن کے خلاف کارروائی جاری ہے
1-	2017	3	5	8
2-	2018	0	9	9
3-	2019	4	3	7
میزان		7	17	25

صوبہ میں بی ٹی کاٹن منصوبہ کے آغاز سے متعلقہ تفصیلات

* 1865: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں بی ٹی کاٹن منصوبے کا آغاز کپاس کی پیداوار میں اضافہ کے لئے کب شروع کیا گیا تھا؟

(ب) کیا اس منصوبہ کی وجہ سے کپاس کی پیداوار میں اضافہ ہوا تھا؟

(ج) اگر کمی ہوئی ہے تو پیداوار کتنی کم ہونا شروع ہوئی؟

(د) اس منصوبہ کی وجہ سے ماحول پر کون کون سے منفی اثرات پڑے ہیں؟

(ه) کیا حکومت بی ٹی کاٹن منصوبے کو تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) تحقیقاتی ادارہ برائے کپاس، ملتان نے بی ٹی کاٹن پر تحقیق 05-2004 میں شروع کی اور 2010 سے 2018 تک بی ٹی کی 60 اقسام اور ایک ہائبرڈ پنجاب سیڈ کونسل نے عام کاشت کے لئے منظور کیں۔

(ب) بی ٹی کاٹن کا پیداوار بڑھانے سے براہ راست کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ بی ٹی کاٹن سنڈیوں (امریکن سنڈی اور چنگبری سنڈی) کے خلاف قوت مزاحمت رکھتی ہے جس سے کپاس ان دو کیڑوں کے حملوں سے محفوظ رہتی ہے جس کی وجہ سے ان دو کیڑوں پر

ہونے والے سپرے کے اخراجات میں کمی اور مجموعی طور پر سپرے پر آنے والی لاگت میں کمی آتی ہے۔

- (ج) گزشتہ دس سالوں میں کپاس کی پیداوار میں نمایاں کمی 2015 میں ہوئی۔ جب پنجاب میں صرف 63 لاکھ گانٹھیں پیدا ہوئیں جبکہ فی ایکڑ پیداوار 14.6 من رہی۔ بعد ازاں 2018 تک پیداوار میں نمایاں اضافہ نہ ہو سکا۔ پیداوار میں کمی کے اہم اسباب موسمی تبدیلی (پانی کی کمی، درجہ حرارت میں اضافہ، نقصان دہ کیڑے اور بیماریوں میں اضافہ) اور پرانی بی ٹی ٹیکنالوجی کی کاشت ہیں۔
- (د) بی ٹی کاٹن کی وجہ سے ماحول پر کوئی منفی اثرات مرتب نہیں ہوئے۔ دنیا کے اہم ممالک یعنی امریکہ، چین، بھارت اور آسٹریلیا میں بھی بی ٹی کاٹن کاشت ہوتی ہے۔
- (ه) پنجاب حکومت ہر قسم کی نئی ٹیکنالوجی بشمول بی ٹی ٹیکنالوجی کو ترقی دینے کا ارادہ رکھتی ہے۔

بہاولپور میں زرعی یونیورسٹی کے قیام سے متعلق تفصیلات

*2024: ملک خالد محمود بابر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور میں زرعی یونیورسٹی بنانے کی منظوری ہوئی تھی یہ منظوری کب ہوئی اور اس کے لئے کتنا رقبہ کہاں مختص کیا گیا ہے؟
- (ب) اس منصوبہ پر کام شروع ہو چکا ہے یا نہیں؟
- (ج) اس کے لئے مالی سال 2018-19 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟
- (د) اس کا کام کب تک مکمل ہو جائے گا؟
- وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):
- (الف) یہ درست نہ ہے۔ حکومت پنجاب کی طرف سے بہاولپور میں زرعی یونیورسٹی بنانے کی کوئی منظوری ہوئی ہے اور نہ ہی اس کے لئے کوئی رقبہ مختص کیا گیا۔
- (ب) اس کا جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(ج) اس کا جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

(د) اس کا جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

سال 2016 سے 2018 تک

کسان پیکیج کی مد میں کسانوں کو دی گئی رقم سے متعلقہ تفصیلات

*2146: محترمہ حنا پرویز بیٹ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2016 سے 2018 تک کسان package کے تحت کتنے کسانوں کو کتنی کتنی رقم ادا کی گئی؟

(ب) کیا یہ رقم میرٹ اور شفافیت کی بنیاد پر تقسیم کی گئی؟

(ج) کیا حکومت کسان package کی رقم کو مزید بڑھانے کا کوئی ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) سال 2016 سے 2018 تک کسان package کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	تعداد کسان	سبسڈی کی رقم (ملین روپے)	سبسڈی کی مد	شرائط
2016-18	1,12,462	498.700	ای و او اچ پوٹاش کھاد	زیادہ سے زیادہ 10 پوری
2017-18	44,700	183.983	گندم کاٹیج	آپٹائش 2 پوری، پادانی 1 پوری
2017-18	22,327	26.016	کپاس کاٹیج	زیادہ سے زیادہ 12 ایکڑ تک
2017-18	28,000	659.000	کیٹورل / سورج بھی	زیادہ سے زیادہ 10 ایکڑ تک
2017-18	3,08,793	779	کھادوں کے لئے	زیادہ سے زیادہ 20 پوری
2017-18	282	33.375	پیداواری مقابلے کے لئے	کپاس، آم، چاول، کئی، آلو، کیٹو، امرود
2016-18	4,40,188	32.404	ذریعہ قرضہ جات	-

(ب) سبسڈی کی رقم کو میرٹ اور شفافیت سے کاشتکاروں میں تقسیم کرنے کے لئے پری

کو الیکشن کے ذریعے فریڈائز اور سیڈ کمپنیاں (فوجی فریڈائز، اینگرو فریڈائز، فاطمہ

فریڈائز، پاک عرب فریڈائز، اگری ٹیک فریڈائز، سورج فریڈائز، یونائیٹڈ اگریو کیمیکلز،

چاولہ انٹرنیشنل، پیسیفک ایگزم، ریلائنس کموڈٹیز لمیٹڈ، پریمیم پٹرولیم پرائیویٹ لمیٹڈ، ایگون

پرائیویٹ لمیٹڈ اور جعفر برادرز) اور سیڈ کمپنیاں (جالندھر، آئی سی آئی، ویل اے جی، اوپول

گروپ، سینجٹا، عمر سیڈ، سیٹھی سیڈز، پنجاب سیڈ کارپوریشن، ہرل سیڈ کارپوریشن، بابا فرید

سیڈ کارپوریشن، نیلم سیڈ، اذان سیڈ کارپوریشن، کمیٹیٹل سیڈ کارپوریشن، لیاقت

سیڈ کارپوریشن، آسی سیڈ کارپوریشن، سٹون سیڈ کمپنی، دادا سیڈ کارپوریشن، الذرون پرائیویٹ لمیٹڈ اور فریڈ سیڈ کارپوریشن کو منتخب کیا جاتا ہے اور ہر کمپنی کو پوشیدہ کوڈ والے واؤچر دیئے جاتے ہیں۔ یہ کمپنیاں ان پوشیدہ کوڈ والے واؤچر کو اپنے کھاد اور بیج کے تھیلوں میں چسپاں کرتے ہیں جو محکمہ زراعت کار جسٹریڈ کاشتکار کھاد یا بیج کا تھیلہ خریدتا ہے اس میں سے نکلنے والے واؤچر کے پوشیدہ کوڈ اور شناختی کارڈ نمبر کو 8070 پر بتائے گئے طریق کار کے مطابق میج کرتا ہے۔ میج کے بعد کاشتکار کے موبائل پر سبسڈی وصول کرنے کے لئے پوشیدہ کوڈ بھیجا جاتا ہے جو کہ پری کوالیفائیڈ مالیاتی کمپنی کی رجسٹرڈ برانچ لیس شاپس پر دکھا کر اور بائیو میٹرک تصدیق کروانے کے بعد سبسڈی کی رقم وصول کرتا ہے۔ اس طرح یہ رقم مکمل میرٹ اور شفافیت کی بناء پر کاشتکاروں میں تقسیم کی گئی ہے۔

(ج) حکومت پنجاب نے سال 2018-19 کے لئے کاشتکاروں کو سبسڈی کی فراہمی کی مد میں 2469.6 ملین روپے مختص کئے اور سال 2019-20 کے لئے 3856.8 ملین روپے مختص کئے ہیں جو کہ گزشتہ سال سے 57 فیصد زیادہ ہے۔ مزید یہ کہ نیشنل ایمرجنسی پروگرام کے تحت بھی مختلف منصوبہ جات کے ذریعے کاشتکاروں کو مراعات دی جا رہی ہیں۔

- گندم کی پیداوار میں اضافے کا قومی منصوبہ
مختص کردہ رقم برائے سال 2019-20 = 1710.676 ملین روپے
- چاول کی پیداوار میں اضافے کا قومی منصوبہ
مختص کردہ رقم برائے سال 2019-20 = 946.016 ملین روپے
- کماد کی پیداوار میں اضافے کا قومی منصوبہ
مختص کردہ رقم برائے سال 2019-20 = 793.7 ملین روپے
- قومی منصوبہ برائے تیلدار اجناس
مختص کردہ رقم برائے سال 2019-20 = 536.163 ملین روپے

کپاس کی پیداوار میں اضافہ کے لئے ریسرچ سنٹر بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*2255: سید عثمان محمود: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع رحیم یار خان کی مارکیٹ کمیٹیوں کے ایڈمنسٹریٹرز کے ناموں اور مدت تقرری سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کپاس کی پیداوار کے لحاظ سے سرفہرست ہے اور اسے Cotton King بھی کہا جاتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ پچھلے دو سالوں سے کپاس کی پیداوار میں کمی واقع ہو رہی ہے؟

(د) اگر جواب اثبات میں ہیں تو حکومت کپاس کی پیداوار بڑھانے کے لئے کوئی ریسرچ سنٹر میں جدید بائیولیبارٹری قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجوہات بیان فرمائیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) ضلع رحیم یار خان کی مارکیٹ کمیٹیوں کے ایڈمنسٹریٹرز کے ناموں اور مدت تقرری کی تفصیل اس طرح سے ہے:

نمبر شمار	مارکیٹ کمیٹی	نام ایڈمنسٹریٹر/ اسٹنٹ کمشنر	مدت تقرری
1	رحیم یار خان	محمد اعجاز انجم	2018-10-31 تا حال
2	صادق آباد	محمد کاشف ڈوگر	2019-02-07 تا حال
3	خان پور	محمد اکبر ظہور	2018-10-26 تا حال
4	لیاقت پور	آصف اقبال	2018-11-07 تا حال

(ب) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب کپاس کی پیداوار کے لحاظ سے سرفہرست ہے اور کپاس کی پیداوار میں خاص مقام رکھتا ہے۔

(ج) جی، ہاں! یہ درست ہے پچھلے دو سالوں میں کپاس کی پیداوار میں کمی واقع ہوئی ہے جس کی وجوہات میں موسمیاتی تبدیلی، پانی کی کمی اور نقصان دہ کیڑوں کی بڑھوتری شامل ہیں۔

(د) جی، ہاں! حکومت کپاس کی پیداوار بڑھانے کے لئے ریسرچ سنٹرز میں جدید بائیو ٹیکنالوجی لیبارٹری قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اس ضمن میں غیر ملکی تعاون کے ساتھ منصوبے کا ابتدائی مراحل پر کام جاری ہے۔

ضلع لاہور میں سال 2018 میں زراعت کی ترقی

کے لئے اٹھائے گئے اقدامات اور ملازمین کی تعداد سے متعلق تفصیلات

*2423: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ زراعت ضلع لاہور میں زراعت کی ترقی کے لئے 2018 سے آج تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں تفصیل بیان فرمائی جائے؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں کتنی اور کون کون سی مشینری خریدی گئی ہے؟

(ج) مشینری خریدنے کے لئے کتنے فنڈز جاری کئے گئے اور کتنے خرچ کئے گئے؟

(د) ضلع لاہور میں محکمہ میں کتنا سٹاف کون کون سے سکیل میں کام کر رہا ہے سکیل وار تفصیل بیان فرمائی جائے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ زراعت نے زراعت کی ترقی کے لئے 2018 سے آج تک جو اقدامات اٹھائے ہیں، ان کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) اس بات کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ محکمہ زراعت خود اپنے لئے مشینری نہیں خریدتا (سوائے بلڈوزروں کے) بلکہ کسانوں کو زرعی مشینری خریدنے کے لئے سبسڈی فراہم کرتا ہے۔

(ج) 2019-20 کے دوران ضلع لاہور میں لیزر لینڈ لیولر پر سبسڈی کے لئے 4.75 ملین روپے مختص کئے گئے ہیں۔

(د) ضلع لاہور میں محکمہ میں کل 832 ملازمین کام کر رہے ہیں جن کی سکیل وار تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع نکانہ صاحب: سانگلہ ہل

کی سبزی منڈی کو شہر سے باہر منتقل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

* 2551: محترمہ سہیلی سعدیہ تیمور: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سانگلہ ہل ضلع نکانہ صاحب کی سبزی منڈی کو شہر سے باہر منتقل کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا لیکن اس پر عملدرآمد نہیں ہو سکا؟

(ب) اگر جواب ہاں میں ہے تو مذکورہ سبزی منڈی کو منتقل کرنے میں کیا رکاوٹیں ہیں، تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ 2007 میں سبزی منڈی سانگلہ ہل کو شہر سے باہر منتقل کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔

(ب) سبزی منڈی کی شہر سے باہر منتقلی درج ذیل وجوہات کی بنا پر تاخیر کا شکار ہے۔ محکمہ ریونیو نے شہر سے تقریباً ایک کلومیٹر دور شاہ کوٹ مین روڈ پر چک نمبر /43R.B میں ایک قطعہ اراضی جس کا رقبہ 32 کنال ایک مرلہ تھا سبزی و فروٹ منڈی کے لئے موزوں قرار دیا جس کی منظوری حکومت پنجاب محکمہ زراعت نے بذریعہ نوٹیفکیشن نمبری Pd/X-35/72-Vi مورخہ 04-05-2007 بھی دے دی۔ یہ جگہ صوبائی حکومت کی ملکیت تھی مگر اس سے پہلے یہ جگہ کسی سکیم کے تحت عبدالرزاق نامی شخص کو الاٹ ہوئی تھی لیکن بعد میں گورنمنٹ نے اسے نادہندہ قرار دیتے ہوئے اس کی الاٹمنٹ ختم کر دی۔ مذکورہ شخص نے اس فیصلے کے خلاف لاہور ہائی کورٹ میں کیس دائر کر دیا۔ ہائیکورٹ نے تقریباً 9 سال کی سماعت کے بعد 2016 میں مذکورہ شخص کی اپیل خارج کر دی جس کے بعد اس شخص نے ہائیکورٹ کے ڈبل بینچ میں اپیل دائر کر دی۔ یہ کیس ابھی تک لاہور ہائی کورٹ لاہور میں زیر سماعت ہے چونکہ سبزی و فروٹ منڈی سانگلہ کی شفٹنگ کے لئے کوئی مناسب سرکاری رقبہ دستیاب نہ ہے اور جو رقبہ جات دستیاب ہیں ان پر آڑھتی حضرات متفق نہ ہیں اس لئے آڑھتی حضرات

بذات خود زرعی پیداواری منڈیوں کے قوانین 1979 کے قاعدہ (a) 67 کے تحت سبزی منڈی کو شہر سے باہر منتقل کرنے میں دلچسپی رکھتے ہیں اس ضمن میں مارکیٹ کمیٹی سانگلہ ہل نے ان کو پرائیویٹ منڈی قائم کرنے کے متعلق تمام طریق کار سے آگاہ کر دیا ہے اور گورنمنٹ کی منظوری کے بعد سبزی منڈی شہر سے باہر منتقل کر دی جائے گی۔

ضلع چنیوٹ: پی پی۔ 95 میں

محکمہ زراعت کے دفاتر، ملازمین کی تعداد سے متعلق تفصیلات

*2576: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) پی پی۔ 95 چنیوٹ میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر اور ملازمین کام کر رہے ہیں؟
- (ب) اس حلقہ میں تعینات ملازمین کسانوں / کاشتکاروں کو کیا مشورہ جات دیتے ہیں؟
- (ج) اس حلقہ میں تعینات ملازمین نے کتنے کھاد ڈیلر اور زرعی ادویات ڈیلرز کے خلاف کیا کیا کارروائی غیر معیاری اور ناقص ہونے پر کی؟
- (د) اس حلقہ میں کتنے Field Supervisor-Field Assistant اور زراعت آفیسر تعینات ہیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

- (الف) پی پی۔ 95 چنیوٹ میں محکمہ زراعت کے 12 دفاتر / ذیلی دفاتر ہیں اور 81 ملازمین کام کر رہے ہیں۔
- (ب) محکمہ زراعت کے تمام شعبہ جات اپنی اپنی ذمہ داریوں کے مطابق کسانوں کے لئے کام کرتے ہیں۔
- (ج) سال 2018-19 کے دوران دو کھاد ڈیلروں کے خلاف جعلی و غیر معیاری کھاد کی فروخت پر تین ملزمان کے خلاف دو ایف آئی آر درج کروائی گئیں اور ساٹھ بوری جعلی ڈی اے پی کھاد قبضہ میں لے کر حوالہ پولیس کیا گیا۔

اس حلقہ میں جنوری 2019 سے اب تک غیر معیاری اور ناقص زرعی ادویات کی فروخت پر دو کامیاب ریڈ کئے گئے ہیں جن میں تقریباً 1926.65 کلوگرام / لیٹر غیر معیاری اور زائد المیعا زرعی ادویات جن کی مالیت - / 13,65,000 روپے بنتی ہے قبضہ میں لے کر حوالہ پولیس کی گئی اور ملزمان کو موقع پر رنگے ہاتھوں گرفتار کروا کر ان کے خلاف مقدمات کا اندراج کرایا گیا۔

(د) اس حلقہ میں پانچ زراعت آفیسرز، 13 فیلڈ اسسٹنٹس اور ایک پونٹ سپروائزر تعینات ہیں جبکہ کوئی فیلڈ سپروائزر کا عہدہ اس حلقہ میں نہ ہے۔

تحصیل میاں چنوں میں محکمہ زراعت کے دفاتر دیگر تفصیلات

*2684: جناب بابر حسین عابد: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر تحصیل میاں چنوں میں کہاں کہاں قائم ہیں کتنے سرکاری بلڈنگ میں ہیں اور کتنے کرایہ کی بلڈنگ میں قائم ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں محکمہ زراعت کیا کیا اقدامات سرانجام دے رہا ہے؟

(ج) ان دفاتر میں کسانوں / کاشتکاروں کو کیا کیا سہولیات / مشورہ جات دیئے جاتے ہیں؟

(د) اس تحصیل میں محکمہ زراعت کے تحت زرعی فارم کہاں کہاں کتنے کتنے رقبہ پر مشتمل ہیں؟

(ه) ان فارم پر کون کون سی فصلیں یا پھل دار پودے لگائے گئے ہیں ان فارم کے سال

18-2017 اور 2018-2019 کے اخراجات اور آمدن بتائیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) تحصیل میاں چنوں میں محکمہ زراعت کے سات دفاتر / ذیلی دفاتر ہیں جن میں چھ

سرکاری بلڈنگز اور ایک کرایہ کی بلڈنگ میں قائم ہے۔ دفاتر کے جائے مقام کی شعبہ وار

تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ زراعت کے تمام شعبہ جات اپنی اپنی ذمہ داریوں کے مطابق کسانوں کے لئے کام

کر رہے ہیں۔

- (ج) اس کا جواب جز (ب) میں دے دیا گیا ہے۔
- (د) تحصیل میاں چنوں میں محکمہ زراعت کے زیر انتظام ایک زرعی / فروٹ فارم چک 127/L-15 بجے والا ہے جو 121 ایکڑ قبہ پر مشتمل ہے۔
- (ه) اس فارم پر گریپ فروٹ، امرود، بیر، میٹھا، کینو اور لیموں کے پودے لگائے گئے ہیں۔
- اس فارم پر سال 18-2017 اور 19-2018 میں اخراجات اور آمدن کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	اخراجات (روپے)	آمدن (روپے)
2017-18	21,02,520	36,80,573
2018-19	20,42,863	53,54,722

ضلع خانیوال میں محکمہ زراعت

کے دفاتر اور اسامیوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*2685: جناب محمد فیصل خان نیازی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع خانیوال میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر ڈسٹرکٹ لیول پر کہاں کہاں کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد کتنی ہے کتنی پر ہیں اور کتنی خالی ہیں؟

(ج) کراپ رپورٹنگ سروس ضلع خانیوال کے تحت کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں اس دفتر کے سال 19-2018 کے بجٹ کی تفصیل دی جائے کیا یہ بجٹ اس دفتر کی ضروریات کے مطابق تھا یا کم تھا؟

(د) کراپ رپورٹنگ سروس خانیوال میں کتنی اسامیاں کس کس عہدہ اور گریڈ کی خالی ہیں؟

(ه) اس دفتر کی خالی اسامیوں پر تعیناتی / بھرتی نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(و) کیا محکمہ زراعت اس دفتر سے ریٹائرڈ ہونے والے ملازمین کے بچوں کو کوٹا کے تحت خالی اسامیوں پر بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

- (الف) ضلع خانیوال میں محکمہ زراعت کے دس دفاتر / ذیلی دفاتر ڈسٹرکٹ لیول پر کام کر رہے ہیں جن کی شعبہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (ب) ان دفاتر میں منظور شدہ اسامیوں کی تعداد 508 ہے جن میں سے 376 پُر اور 132 خالی ہیں۔
- (ج) کراپ رپورٹنگ سروس ضلع خانیوال میں 56 ملازمین کام کر رہے ہیں اور اس دفتر کا سال 19-2018 کا بجٹ 1,89,78,040 روپے ہے جو دفتر کی ضروریات کے مطابق ہے۔
- (د) کراپ رپورٹنگ سروس ضلع خانیوال میں تمام اسامیاں پُر ہیں۔
- (ه) کراپ رپورٹنگ سروس ضلع خانیوال میں کوئی اسامی خالی نہیں۔
- (و) کراپ رپورٹنگ سروس ضلع خانیوال میں ریٹائرڈ ہونے والے ملازمین کے بچوں کو کوٹا کے مطابق ملازمت دی گئی ہے۔

صوبہ میں پانی کی کمی والے علاقوں میں کاشتکاروں

کو پانی کے جدید مینجمنٹ سسٹم کے استعمال سے متعلقہ تفصیلات

*2889: محترمہ طحیانون: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

- (الف) کیا حکومت نے کاشتکاروں خاص کر پانی کی کمی والے علاقوں کے کاشتکاروں کی مدد کے لئے اقدامات اٹھائے ہیں کہ وہ پانی کی smart مینجمنٹ سسٹم اور طریق کار کو اختیار کریں؟
- (ب) ایسی کون کون سی سکیمیں کب شروع کی گئی ہیں اور یہ کہاں واقع ہیں، تفصیلاً آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

- (الف) جی، ہاں! حکومت پنجاب نے صوبہ بھر میں خاص طور پر پانی کی کمی والے علاقوں میں کاشتکاروں کی مدد کے لئے متعدد اقدامات اٹھائے ہیں۔

(ب) محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاح آبپاشی کے تحت مندرجہ ذیل سکیمیں شروع کی گئیں / جاری ہیں۔

- 1) پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ عالمی بینک کے تعاون سے جاری یہ منصوبہ سال 2012-13 میں شروع کیا گیا اور اس سے صوبہ بھر کے کاشتکار مستفید ہو رہے ہیں۔ منصوبے کی تفصیل درج ذیل ہے:
- | | |
|--|--|
| سرگرمیاں | مالی اعانت |
| 120,000 ایکڑ قبہ پر جدید نظام آبپاشی (ڈرپ / سپرنکٹر) کی تنصیب | کل لاگت کا 60 فیصد |
| 6,100 غیر اصلاح شدہ کھلا جات کی اصلاح و پچھلی | تعمیراتی سامان کی کل لاگت |
| 4,000 جڑی اصلاح شدہ کھلا جات کی اضافی پچھلی | تعمیراتی سامان کی کل لاگت |
| غیر نہری علاقوں میں 3,100 آبپاش سکیموں کی اصلاح | تعمیراتی سامان کی کل لاگت (2 لاکھ 50 ہزار روپے تک) |
| بارشی پانی کو آبپاشی کے لئے جمع کرنے کے لئے 500 تالابوں کی تعمیر | کل لاگت کا 60 فیصد (6 لاکھ 60 ہزار روپے تک) |

(2) قومی پروگرام برائے اصلاح کھلا جات (فیزر 2) پنجاب

یہ منصوبہ سال 2019-20 میں شروع کیا گیا ہے اور اس سے صوبہ بھر کے کاشتکار مستفید ہو سکتے ہیں۔ منصوبے کی تفصیل درج ذیل ہے:

سرگرمیاں	مالی اعانت
کاشتکاروں / سہولت مہیا کرنے والوں کو 9,500 لیٹر لینڈ لیورز کی فراہمی	2 لاکھ 50 ہزار روپے فی پونٹ
2,500 غیر اصلاح شدہ کھلا جات کی اصلاح و پچھلی	تعمیراتی سامان کی کل لاگت
7,500 جڑی اصلاح شدہ کھلا جات کی اضافی پچھلی	تعمیراتی سامان کی کل لاگت
3,000 آبپاشی تالابوں کی تعمیر	کل لاگت کا 60 فیصد

(3) جلال پور آبپاشی منصوبہ کے تحت کمانڈ ایریا ڈویلپمنٹ

یہ منصوبہ سال 2019-20 میں شروع ہو رہا ہے اور اس سے جہلم اور خوشاب کے اضلاع کے کاشتکار مستفید ہو سکتے ہیں۔ منصوبے کی تفصیل درج ذیل ہے:

سرگرمیاں	مالی اعانت
1485 نمون اصلاح آبپاشی کی تنظیم ور جسٹریشن	-
485 کھلا جات کی تعمیر و پچھلی	تعمیراتی سامان کی کل لاگت
10,000 ایکڑ پر ہمواری زمین بذریعہ لیورز ٹیکنالوجی	4,800 روپے فی ایکڑ
2,000 ایکڑ پر جدید نظام آبپاشی کی تنصیب	کل لاگت کا 80 فیصد
روایتی طریقہ سے ناقابل آبپاش علاقے کو 20 آبپاش تالابوں کی تعمیر اور سولر سے چلنے والے پمپنگ سٹیشنز کی تنصیب سے نہری آبپاشی کے نظام کو ترقی دینا	کل لاگت کا 80 فیصد

(4) جدید نظام آبپاشی کو فروغ دینے کے لئے سولر سسٹم کی فراہمی

یہ منصوبہ سال 2019-20 میں شروع کیا گیا ہے اور اس سے صوبہ بھر کے کاشتکار مستفید ہو سکتے ہیں اس منصوبہ کے تحت 20 ہزار ایکڑ پر ڈرپ و سپر فلٹر نظام آبپاشی کو چلانے کے لئے سولر سسٹم کی فراہمی کے لئے کاشتکاروں کو 50 فیصد سبسڈی مہیا کی جارہی ہے۔

(5) بارانی علاقہ جات میں سال اور مٹی ڈیمز کا کمانڈ ایریا بڑھانے کا منصوبہ

یہ منصوبہ CDWP سے منظور ہو چکا ہے اور ECNEC سے منظوری کے مراحل میں ہے۔ اس منصوبہ سے اٹک، راولپنڈی، چکوال، جہلم، گجرات، سیالکوٹ، نارووال، خوشاب، میانوالی، بھکر، لیہ، ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کے اضلاع کے کاشتکار مستفید ہو سکتے ہیں۔ منصوبے کی تفصیل درج ذیل ہے:

سرگرمیاں	مالی اعانت
480 آبی تالابوں کی تعمیر	کل لاگت کا 60 فیصد
400 آبی تالابوں کے لئے سولر پمپنگ سسٹم کی فراہمی	ایضاً
736 ڈگ دیل کی تعمیر	ایضاً
736 ڈگ دیل کے لئے سولر سسٹم کی فراہمی	ایضاً
600 کھاد جات کی تعمیر	ایضاً
500 لیڈر لیڈ لک پوسٹ کی فراہمی	2 لاکھ 50 ہزار روپے فی پوسٹ

صوبہ میں بیج، فصلات اور پودوں کی تخلیقی تبدیلی کرنے سے متعلقہ تفصیلات

* 2898: محترمہ طحیانون: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

صوبہ بھر میں ہمارے کون سے بیج، فصلات، پودوں وغیرہ میں جنیاتی طور پر تبدیلی کی گئی ہے یہ تبدیلی کب سے کی گئی ہے اور انہیں کہاں سے خریداجا رہا ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

پاکستان میں جنیاتی طور پر تبدیل شدہ صرف کپاس کی فصل ہے جس کی منظوری سال 2010 میں نیشنل بائیو سیفٹی کمیٹی نے دی۔ مزید برآں کسی بھی فصل / پودے میں جنیاتی طور پر تبدیلی کی گئی اور نہ ہی حکومت پاکستان و پنجاب نے اس کی اجازت دی ہے۔

چنے کی فصل کی بیماریوں کے تدارک کے لئے حکومتی اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

* 2990: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چنے کا جھلساؤ، چنے کا سوکا یا مر جھاؤ اور چنے کی جڑ کا سڑن چنے کی اہم بیماریاں ہیں؟

(ب) محکمہ زراعت ان بیماریوں کے تدارک کے لئے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ چنے کا جھلساؤ، چنے کا سوکا یا مر جھاؤ اور چنے کی جڑ کا سڑن چنے کی اہم بیماریاں ہیں۔

(ب) محکمہ زراعت حکومت پنجاب چنے کا جھلساؤ، چنے کا سوکا یا مر جھاؤ اور چنے کی جڑ کا سڑن کے تدارک کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات اٹھا رہا ہے۔

➤ ان بیماریوں کا سب سے سستا اور آسان تدارک قوت مدافعت رکھنے والی اقسام ہیں۔ محکمہ زراعت شعبہ ریسرچ کے ذیلی ادارے (تحقیقاتی ادارہ برائے دالیں فیصل آباد، ایرڈزون تحقیقاتی ادارہ بھکر اور بارانی تحقیقاتی ادارہ چکوال) بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی اچھی پیداواری صلاحیت کی حامل اقسام تیار کرنے میں کوشاں ہیں۔ یہ ادارے کابلی چنے کی اقسام نور-91، نور-2009، نور-2013 اور نور-2019 اور دیسی چنے میں بٹل-98، بلکسر-2000، وہار-2000، قنل-2006، پنجاب-2008، بھکر-2011، بٹل-2016 دریافت کر چکے ہیں۔ یہ اقسام ان بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھتی ہیں۔ ان اقسام کا تصدیق شدہ بیج چنے کے کاشتکاروں کو مہیا کیا جا رہا ہے۔

➤ اس کے علاوہ بیماریوں کے تدارک کے لئے زمینداروں کو بتایا جاتا ہے کہ کاشت سے پہلے مندرجہ ذیل امور پر توجہ دیں۔

i. بیج کو پھپھوندی کش ادویات لگا کر کاشت کریں۔

ii. جس زمین میں چنے کا سوکا یا جڑ کا سڑن وغیرہ ہو وہاں تین سال تک چنے کی بجائے کوئی اور فصل کاشت کریں۔

iii. چنے کے جھلساؤ کی صورت میں پھپھوندی کش ادویات کا سہرے کریں۔

➤ مزید برآں کسانوں کی آگاہی کے لئے اردو میں بیماری کی پہچان اور تدارک کے لئے کتابچے چھپائے جاتے ہیں۔ ریڈیو کے ذریعے بھی ان بیماریوں سے متعلق سفارشات دی جاتی ہیں اور کسان میلہ کے انعقاد کے ذریعے بھی راہنمائی فراہم کی جاتی ہے۔

جہلم: موضع نوگراں میں

فیلڈ اسسٹنٹ کے دفتر کی موجودہ حیثیت سے متعلقہ تفصیلات

*3063: چودھری اختر علی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع نوگراں میں محکمہ زراعت نے فیلڈ اسسٹنٹ کا دفتر تعمیر کیا تھا؟

(ب) مذکورہ دفتر کب اور کتنی لاگت میں تیار ہوا کتنے عرصہ تک فنکشنل رہا اور وہ کس کے استعمال میں ہے؟

(ج) اگر مذکورہ آفس کی اراضی محکمہ زراعت کو منتقل ہو چکی ہے تو اس کی نقل فراہم کریں؟

(د) مذکورہ آفس کی تعمیر کس گرانٹ اور فنڈ سے ہوئی؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ موضع نوگراں میں محکمہ زراعت نے فیلڈ اسسٹنٹ کا دفتر تعمیر کیا تھا۔

(ب) مذکورہ دفتر 1983 میں 39,016 روپے میں تعمیر ہوا اور ستمبر 1992 کے سیلاب تک زیر استعمال رہا۔ سیلاب کے بعد مذکورہ بلڈنگ ناکارہ ہو گئی اور اس وقت کسی کے استعمال میں نہ ہے۔

(ج) مذکورہ آفس کی اراضی محکمہ زراعت کو منتقل ہو چکی ہے جس کا رقبہ 2 کنال ہے اس کی نقل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی ہے۔

(د) مذکورہ آفس کی تعمیر "Capital of civil works outside the revenue

account-J-71 agri-construction of buildings" with the

scheme Punjab Extension & Agricultural Development

Project کی گرانٹ سے ہوئی۔

محکمہ زراعت میں Gender Mainstreaming

کے حوالے سے اٹھائے گئے اقدامات اور دیگر تفصیلات

*3069: محترمہ عظمیٰ کاردار: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ زراعت نے صوبے میں Gender Mainstreaming کے حوالے سے کیا اقدام کئے ہیں؟

(ب) کیا کوئی Gender Action Plan 2019-20 کے لئے تیار کیا گیا ہے اگر ہاں تو اس مقصد کے لئے کون سی سکیم بنائی گئی ہیں؟

(ج) ان سکیمز کے لئے فنڈ allocation کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) محکمہ زراعت نے Gender Mainstreaming کے حوالے سے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں۔

- خواتین کی بھرتی کے لئے متعین کردہ کوٹا 15 فیصد پر عملدرآمد۔
- خواتین ملازمین کے لئے علیحدہ واش رومز اور نماز کی جگہ کی فراہمی۔
- خواتین ملازمین کے بچوں کی بہتر نگہداشت اور تربیت کے لئے ڈے کیئر سنٹر کا قیام۔
- Protection against Harrasment of Women at the Work Place Act 2010 پر عملدرآمد کے لئے Anti Harrasment Committees کا قیام۔
- ملکی اور غیر ملکی سطح پر منعقدہ ٹریننگز، کورسز، سیمینارز وغیرہ میں خواتین کی نمائندگی۔
- اس کے علاوہ حکومت کی طرف سے Gender Mainstreaming کے حوالے سے وصول ہونے والی سفارشات پر عملدرآمد۔

(ب) محکمہ زراعت میں کوئی علیحدہ سکیم تیار نہیں کی گئی۔

(ج) علیحدہ سکیم نہ ہونے کی وجہ سے کوئی بجٹ بھی مختص نہیں کیا گیا۔

ڈیرہ غازی خان شہر میں سبزی اور فروٹ منڈیوں سے متعلقہ تفصیلات

*3127: محترمہ شاہینہ کریم: کیا زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈیرہ غازی خان شہر میں کتنی سبزی اور فروٹ منڈیاں کس حال میں ہیں؟

(ب) ان کی دیکھ بھال کس کے ذمہ ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) ڈیرہ غازی خان شہر میں دو مقامات پر سبزی و فروٹ منڈی لگتی ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

- پہلا مقام گل پیارے والی کے قریب واقع ہے اس سبزی و فروٹ منڈی کا قیام 1976 میں میونسپل کارپوریشن کی طرف سے عمل میں لایا گیا جس میں کل 82 دکانیں شامل ہیں جو کہ میونسپل کارپوریشن کی طرف سے بذریعہ نیلامی کرایہ پر دی گئی ہیں اور وہی ان کا کرایہ بھی تادم وصول کر رہی ہے۔
- دوسرا مقام ڈیرہ غازی خان شہر سے باہر ملتان روڈ سرور والی پر واقع ہے جو کہ ایک پرائیویٹ جگہ ہے۔ گل پیارے والی سبزی و فروٹ منڈی میں جگہ کی کمی کے باعث آڑھتی حضرات نے سبزی و فروٹ کی اوپن آکشن کاروبار یہاں منتقل کیا ہے۔
- مزید برآں حکومت پنجاب صوبہ بھر میں چار ماڈل سبزی و فروٹ منڈیوں کا قیام عمل میں لارہی ہے جس میں ایک منڈی ڈیرہ غازی خان میں ہے جس کے 404 کنال انیس مرلے پر مشتمل رقبے کا لینڈ ایکویزیشن ایکٹ 1984 سیکشن 4، (Land Acquisition Act 1984, Section-4) کے تحت نوٹیفکیشن ہو چکا ہے۔ مندرجہ منڈی کے قیام کے بعد تمام مسائل حل ہو جائیں گے۔

(ب) گل پیارے والی پر قائم سبزی و فروٹ منڈی کے اندرونی انتظامات جیسا کہ صفائی ستھرائی اور نگرانی نیلامی کے فرائض مارکیٹ کمیٹی ڈیرہ غازی خان سرانجام دیتی ہے جبکہ بیرونی انتظامات جیسا کہ ایکسٹرنل سیورٹیج، ڈرین وغیرہ کی دیکھ بھال میونسپل کارپوریشن کرتی ہے۔ سرور والی کے مقام پر موجود سبزی و فروٹ منڈی پرائیویٹ جگہ پر ہونے کی وجہ سے اس کی دیکھ بھال آڑھتی حضرات خود کرتے ہیں۔

صوبہ میں جعلی کھاد اور ادویات کی فروخت کرنے والوں کو جرمانہ سے متعلقہ تفصیلات

*3149: محترمہ حنا پرویز بیٹ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حکومت کی طرف سے جعلی کھاد اور جعلی ادویات پر پابندی کے واضح احکامات کے باوجود صوبہ بھر میں جعلی کھاد اور جعلی ادویات فروخت کی جا رہی ہیں؟

(ب) حکومت کی طرف سے اگست 2018 سے اب تک کتنے میسٹی سائیڈ اور کھاد ڈیلر کی پڑتال کی گئی اور کتنے نمونہ جات چیک کئے گئے، کتنے ملاوٹ شدہ کھاد ڈیلر جعلی ادویات فروخت کرنے والوں کو جرمانہ کتنا کتنا کیا گیا تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) یہ درست نہ ہے کہ صوبہ بھر میں جعلی کھاد اور جعلی زرعی ادویات سرعام فروخت ہو رہی ہیں۔ محکمہ زراعت حکومت پنجاب کے نامزد کردہ ڈپٹی کنٹرولر اور اسسٹنٹ کنٹرولر صوبہ بھر میں کھادوں کی تیاری، فروخت اور قیمتوں کی مستقل بنیادوں پر نگرانی کر رہے ہیں۔ کھادوں کے نمونہ جات حاصل کر کے مقررہ لیبارٹریوں سے تجربے کروائے جاتے ہیں اور جعلی / ملاوٹ شدہ کھادوں کی فروخت میں ملوث کھاد ڈیلران کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔ جعلی کھادوں کی تیاری میں ملوث افراد کے خلاف چھاپے بھی مارے جاتے ہیں اور موجودہ قوانین کے تحت فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

اسی طرح معیاری زرعی ادویات کی فراہمی کا فریضہ وفاقی حکومت سرانجام دے رہی ہے تاہم صوبہ پنجاب میں اس وقت زرعی ادویات کی رجسٹرڈ کمپنیاں کام کر رہی ہیں۔ جن کی رجسٹریشن محکمہ زراعت سخت جانچ پڑتال کے بعد کرتا ہے۔ غیر معیاری کام کرنے والی کمپنیوں کو مسترد کر دیا جاتا ہے۔ زرعی ادویات کے ڈسٹری بیوٹرز کے غیر معیاری ادویات کے کاروبار میں ملوث ہونے یا انفراسٹرکچر میں کمی کی بنیاد پر ان کی رجسٹریشن منسوخ کر دی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں اگست 2018 سے اب تک زرعی ادویات کی 23 کمپنیوں کے غیر معیاری کام کی وجہ سے لائسنس منسوخ کئے جا چکے ہیں۔ زرعی ادویات کے معیار کو یقینی بنانے کے لئے روٹین سیمپلنگ کی جاتی ہے اور خفیہ چھاپے بھی مارے جاتے ہیں کسانوں تک خالص زہروں کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے ڈیلر حضرات زرعی ادویات، تقسیم کنندگان کے سٹورز اور تیار کرنے والے یونٹوں کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے ناقص و جعلی زرعی ادویات کی فروخت میں ملوث افراد کے خلاف فوری پرچے درج کئے جاتے ہیں اور موقع پر گرفتاریاں عمل میں لائی جاتی ہیں۔

مزید بر آں صوبے میں محکمہ زراعت کی ایک ٹاسک فورس بھی اس کام کی مسلسل نگرانی کر رہی ہے۔

(ب) مذکورہ عرصہ کے دوران جعلی کھاد / ادویات کے خلاف کارروائی کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

کھاد کے لئے

سال	اگست 2018 تا اکتوبر 2019
تعداد ڈیلران جو چیک ہوئے	4500
تعداد نمونہ جات	8812
غیر معیاری نمونہ جات	305
تعداد چھاپے	28
غیر معیاری ضبط شدہ کھادیں	2,27,567 کلوگرام / لیٹر
مالیت ضبط شدہ کھادیں	16.54 ملین روپے
جرمانہ	27.64 ملین روپے
تعداد FIR	305

زرعی ادویات کے لئے

سال	اگست 2018 تا اکتوبر 2019
تعداد ڈیلران جو چیک ہوئے	23,592
تعداد نمونہ جات	12,458
غیر معیاری نمونہ جات	416
تعداد چھاپے	291
غیر معیاری ضبط شدہ کھادیں	3,16,000 کلوگرام / لیٹر
مالیت ضبط شدہ کھادیں	156.6 ملین روپے
جرمانہ	10,71,000 روپے
تعداد FIR	332

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات
زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں طالب علموں

کی کلاس وار تعداد اور شعبہ جات سے متعلقہ تفصیلات

559: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں کس کس شعبہ میں کہاں کہاں تک تعلیم دی جا رہی ہے۔
شعبہ وار تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) اس یونیورسٹی میں زیر تعلیم طالب علموں کی تعداد شعبہ وار اور کلاس وار بتائیں؟

(ج) اس یونیورسٹی میں سال 19-2018 میں کتنے طالب علموں کو کس کس کلاس، فیلڈ میں داخلہ ملا اور کس کس تعلیم کی بنیاد پر داخلہ ملا؟

(د) ان طالب علموں سے فی کس کتنی فیس شعبہ وار اور کلاس وار وصول کی گئی؟

(ه) کتنے طالب علموں کو فیس معاف کی گئی اور کتنے طالب علموں کی فیس کی معافی کی درخواستیں مسترد ہوئیں۔ فیس معافی کی اجازت دینے کی مجاز اتھارٹی کون ہے؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں پوسٹ گریجویٹ کی سطح پر 133 شعبہ جات جبکہ انڈر گریجویٹ میں 34 شعبہ جات میں تعلیم دی جاتی ہے۔ ان شعبہ جات کی تفصیل بالترتیب 1-Annex اور 2-Annex ایوان پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یونیورسٹی ہذا میں سال 19-2018 میں زیر تعلیم طلباء کی کل تعداد درج ذیل ہے:

پوسٹ گریجویٹ 15055

انڈر گریجویٹ 12059

میزان: 27114

فیکلٹی / ڈگری وار زیر تعلیم طلباء کی تفصیل بالترتیب 3-Annex اور 4-Annex

ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) یونیورسٹی ہذا میں سال 19-2018 کے دوران پوسٹ گریجویٹ ڈگری پروگرامز میں نئے داخل ہونے والے طلباء کی تعداد 7431 اور ڈگری وار تعلیمی قابلیت کی تفصیل Annex-5 پر دی گئی ہے جبکہ انڈر گریجویٹ ڈگری پروگرامز میں نئے داخل ہونے

والے طلباء کی تعداد 3782 اور ڈگری وار تعلیمی قابلیت کی تفصیل Annex-6 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) یونیورسٹی میں فی کس شعبہ وار فیس کی شرح Annex-7 اور وصول کی گئی فیس 1839.797 ملین کی تفصیل Annex-8 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ه) یونیورسٹی میں سال 2018-19 میں کل 292 طلباء کی فیس معاف کی گئی جن کی تفصیل Annex-9 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے نیز زرعی یونیورسٹی میں کسی بھی طالب علم کی فیس معافی کی درخواست مسترد نہ کی گئی۔ اس فیس معافی کی اجازت / منظوری یونیورسٹی سنڈیکیٹ دیتی ہے جبکہ مستحق طلباء اور بہن بھائی سٹوڈنٹ ہونے کی صورت میں آدھی ٹیوشن فیس معاف کی جاتی ہے۔ فیس معافی کی درخواست متعلقہ ڈین / ڈائریکٹر کی سفارشات پر ڈائریکٹر فنانشل اسسٹینس یونیورسٹی ایڈوانسمنٹ کے توسط سے وائس چانسلر صاحب منظور کرتے ہیں۔

ساہیوال میں زرعی فارم اور ان پر کاشت کردہ فصلوں سے متعلق تفصیلات

575: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں موجود زرعی فارم میں کون کون سی فصلیں کتنے رقبہ پر کاشت کی جاتی ہیں، خرچہ فصل نکال کرنی ایکڑ رقبہ سے کتنی اکم خزانہ سرکار میں جمع کروائی جاتی ہے، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(ب) زرعی فارم میں تعمیر شدہ کوارٹر کتنے ہیں اور کتنے رقبہ پر ہیں، کن افسران کو الاٹ کئے گئے ہیں، مکمل تفصیل بتائیں نیز جتنے رقبہ پر ناجائز قابض گھر تعمیر کر بیٹھے ہیں آج تک گورنمنٹ نے ان سے سرکاری زمین خالی کروانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے ہیں تو مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) زرعی فارم ساہیوال میں سال 2013 تا 2018 تک مربع نمبر 11 لائن نمبر 9 پر جو سدا بہار چارہ اگایا جاتا ہے کیا اس سدا بہار چارہ کی کوئی نیلامی کی جاتی ہے اگر ہاں تو نیلامی سے

حاصل ہونے والی رقم خزانہ سرکار میں جمع کروائی جاتی ہے اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائی جائے؟

(د) زرعی فارم ساہیوال کے مربع نمبر 11 اور لائن نمبر 3 کو ناقابل کاشت زمین بنا کر مارکیٹ بنانے کی منصوبہ بندی کی گئی ہے، کیا اس کی اجازت محکمہ طور پر لی گئی ہے اگر ہاں تو کاغذات منظوری ایوان میں پیش کئے جائیں؟

(ه) زرعی فارم میں موجود تقریباً 16 ایکڑ رقبہ پر محیط آم اور بیری کے درختوں کے سرسبز پھل دار باغات کو کیوں سستے داموں نیلام کیا گیا وجہ بیان کریں، اس کو ٹھیکہ پر کیوں نہیں دیا گیا اور ان کی کروڑوں روپے کی لکڑی سستے داموں کیوں فروخت کی گئی مکمل وجوہات کی تفصیل سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) گورنمنٹ ایگری کلچر فارم پاکپتن روڈ، ساہیوال کل 82 ایکڑ پر مشتمل ہے جس میں سے 172 ایکڑ پر دفاتر، سٹور اور رہائشی کالونی ہے۔

اس کے علاوہ 55 ایکڑ میں سے 16 ایکڑ پر باغ لگایا گیا ہے اور 39 ایکڑ پر فصلات برائے بیج کاشت کی جاتی ہیں۔ 39 ایکڑ میں سے 25 ایکڑ پٹہ داروں کے پاس ہے جبکہ 14 ایکڑ خود کاشت کی جاتی ہے۔ فصلات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

فصل ربیع:

نمبر شمار	نام فصل	رقبہ
1	گندم	27 ایکڑ
2	مکی	16 ایکڑ
3	برسم	14 ایکڑ
4	جئی	11 ایکڑ 3 کنال
	کل رقبہ	38 ایکڑ 3 کنال

فصل خریف:

نمبر شمار	نام فصل	رقبہ
1	دھان	12 ایکڑ

2	جوار برائے چارہ	17.5 ایکڑ
3	مکئی برائے بیج	17.5 ایکڑ
4	جوار برائے بیج	12 ایکڑ
5	مکئی برائے چارہ	12 ایکڑ
	کل رقبہ	131 ایکڑ

کل آمدن جو خزانہ سرکار میں جمع ہو چکی ہے۔ = 2239946 روپے۔

متوقع آمدن جو پیداوار اسٹاک میں ہے۔ = 1820532 روپے۔

کل آمدن = 4060478 روپے۔

خرچہ = 2258560 روپے۔

آمدن = 1801918 روپے۔

آمدن فی ایکڑ سالانہ = 52230 روپے۔

(ب) زرعی فارم پر آفیسران کی کل رہائشیں آٹھ جبکہ چھوٹے سٹاف کی بھی آٹھ رہائشیں ہیں

چونکہ سرکاری کوارٹرز بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ نے بنائے ہیں اس لئے یہ رقبہ بمطابق

specification ہے جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1	رہائش کیٹیگری A	3500 مربع فٹ
2	رہائش کیٹیگری B	1500 مربع فٹ
3	رہائش کیٹیگری C	606 مربع فٹ
4	رہائش کیٹیگری D	400 مربع فٹ

جن آفیسران کو رہائشیں الاٹ ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام آفیسر / آفیشل	عہدہ	کیٹیگری رہائش
1	محمد فاروق جاوید	ڈائریکٹر زراعت (توسیع)	A-1
2	محمد حبیب	ڈپٹی ڈائریکٹر زراعت (توسیع)	A-2
3	عمر سعید	زراعت آفیسر (ٹیکنیکل)	B-1
4	پرویز اختر	زراعت آفیسر (توسیع)	B-2
5	طاہر جاوید	فارم مینجر	B-3
6	محمد اکرم	ریسرچ آفیسر	B-4
7	ڈاکٹر محمد اسلم	زراعت آفیسر (ٹیکنیکل)	B-5
8	وسیم انور	اسسٹنٹ ڈائریکٹر زراعت (توسیع)	B-6
9	محمد الیاس	جونیئر کلرک	C-1
10	محمد عدنان	جونیئر کلرک	C-2
11	ملک ظہور احمد	اسسٹنٹ	C-3

D-1	چوکیدار	راشد عمران	12
D-2	بیلدار	محمد اقبال	13
D-3	ٹیوب ویل آپریٹر	عبدالغفار	14
D-4	بیلدار	محمد اشفاق	15
D-5	ٹیوب ویل آپریٹر	یاسر عرفات	16

نیز تقریباً 2 ایکڑ رقبہ پر کل 44 اشخاص عرصہ دراز سے قابض چلے آ رہے ہیں۔ ضلعی انتظامیہ کو متعدد بار لکھا گیا ہے کہ وہ مذکورہ رقبہ خالی کروانے میں ہماری مدد کریں۔ مذکورہ اشخاص تقریباً 40 سال سے قابض چلے آ رہے ہیں۔ حالیہ عرصہ میں اسسٹنٹ کمشنر و ڈپٹی کمشنر کو بذریعہ چٹھی نمبری 532 بتاریخ 13.10.2018 اور چٹھی نمبری 816 بتاریخ 13.04.2019 التجاء کی گئی ہے کہ رقبہ مذکورہ خالی کروانے کے لئے محکمہ کی مدد کی جائے۔

مزید برآں جناب ڈائریکٹر جنرل زراعت (توسیع و اے آر) پنجاب نے بھی بذریعہ چٹھی نمبری 337/11-12/Dev/F&S مورخہ 02.05.2019 کمشنر صاحب ڈویژن ساہیوال کو درخواست کی ہے کہ مذکورہ رقبہ خالی کروایا جائے۔

(ج) زرعی فارم ساہیوال کے مربع نمبر 11 لائن نمبر 9 میں کوئی سدا بہار چارہ نہیں اگایا گیا۔ تاہم مربع نمبر 11 لائن نمبر 10 جس کا رقبہ صرف ایک کنال آٹھ مرلہ ہے پٹہ دار آیت علی ولد غلام قادر کے زیر کاشت ہے۔ سال 2013 تا سال 2018 تک مذکورہ پٹہ دار رقبہ مذکورہ ایک کنال آٹھ مرلہ پر چارہ جات کاشت کرتا تھا۔ جس میں سے حصہ سرکار 14 مرلہ باقی چارہ جوار کے ساتھ ملا کر باقاعدہ تمام قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے نیلام کیا جاتا تھا اور رقم وصول کر کے خزانہ سرکار میں جمع ہوتی رہی ہے۔

(د) زرعی فارم ساہیوال کے مذکورہ رقبہ مربع نمبر 11 لائن نمبر 3 میں کوئی مارکیٹ بنانے کی منصوبہ بندی نہ کی گئی ہے بلکہ مذکورہ رقبہ پٹہ دار آیت علی ولد غلام قادر کے زیر کاشت ہے۔

(ه) زرعی فارم میں موجود باغ بہت پرانا تھا اور اس کی پیداواری صلاحیت بہت کم ہو چکی تھی اور بہت زیادہ درخت آم بوجہ بیماری سوکھ چکے تھے۔ بارہا کوشش کی گئی کہ باغ کی بحالی

ہو سکے اور زرعی ماہرین پر مشتمل کمیٹیاں تشکیل دی گئیں۔ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے ماہرین بھی بلائے گئے لیکن بحالی ممکن نہ ہو سکی۔ کل درختوں / پودوں کی تعداد 218 تھی جبکہ سفارش کردہ پودوں کی تعداد 72 پودے فی ایکڑ ہونی چاہئے تھی۔ اس طرح سے 16 ایکڑ باغ میں 1152 پودے آم درکار تھے جو کہ صرف 218 تھے۔ ان میں سے 93 پودوں پر پھل نہیں لگتا تھا جبکہ 88 پودے دیسی قسم کے تھے۔ باغ کی صورت حال کو مد نظر رکھتے ہوئے سیکرٹری زراعت پنجاب کی ہدایت پر ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی تشکیل دی گئی۔ کمیٹی نے مکمل سروے کیا اور بعد از معائنہ باغ مذکورہ کو اکھاڑنے کی سفارش کر دی۔ کمیٹی کی سفارشات کو مد نظر رکھتے ہوئے مجاز اتھارٹی نے بذریعہ چٹھی نمبری 2141 مورخہ 16.11.2017 باغ نیلام کرنے کی منظوری دی۔ تمام قانونی تقاضے پورے کرتے ہوئے باغ کو اچھے نرخوں میں نیلام کیا گیا جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔ باغ کے تمام پودوں کی چار لائیں بنائی گئیں اور ہر لاٹ کو علیحدہ علیحدہ نیلام کیا گیا۔

نمبر شمار	لاٹ نمبر	تعداد درختان	شیشم پونٹ	تخمینہ فی پونٹ (محکمہ جنگلات)	نیلام ریٹ فی پونٹ
1-	18-17/3	62 آم	1231	-/265 روپے	-/900 روپے علاوہ 10 فیصد ٹیکس
2-	18-17/4	64 آم	1284	-/275 روپے	-/550 روپے علاوہ 10 فیصد ٹیکس
3-	18-17/5	84 آم	786	-/250 روپے	-/821 روپے علاوہ 10 فیصد ٹیکس
4-	18-17/6	59 پیری	508	-/245 روپے	-/325 روپے علاوہ 10 فیصد ٹیکس

مندرجہ بالا ریکارڈ سے واضح ہے کہ گورنمنٹ کے مفاد کو مد نظر رکھتے ہوئے انتہائی اچھے نرخوں میں ناکارہ / بیمار شدہ پودے فروخت کئے گئے اور متعلقہ آفیسران نے ایمانداری اور شفاف طریقہ سے اپنی ڈیوٹی سرانجام دی۔

فیصل آباد: زرعی یونیورسٹی سے

منسلکہ اداروں کی تعداد بجٹ اور فصلوں کی ریسرچ کی متعلقہ تفصیلات

669: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے تحت کون کون سے ادارے ہیں ان اداروں کے نام جگہ

اور ان کا ریسرچ کے لئے کتنا رقبہ علیحدہ علیحدہ کہاں کہاں ہیں؟

- (ب) ہر ادارے کے سربراہ کا نام، عہدہ، گریڈ تجربہ اور اس کا دفتر کہاں کہاں ہے؟
- (ج) ہر ادارے کا مالی سال 2018-19 کا بجٹ علیحدہ علیحدہ مدوار کتنا تھا؟
- (د) ان اداروں میں کس کس فصل یا پھلدار یا پھولدار پودوں پر ریسرچ کی جاتی ہے؟
- (ه) کپاس، گندم اور گنا کی فصلوں کے کتنے ادارے ہیں ان اداروں نے ان فصلوں پر جو ریسرچ کی ہے اس کی تفصیل اور نتائج کی تفصیل بیان فرمائیں؟
- (و) آم، امرود اور کھجور پر ریسرچ سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے ماتحت کوئی ادارہ نہیں ہے البتہ اس کے مین کیمپس کے علاوہ مختلف شہروں میں تین سب کیمپسز ہیں ان کیمپسز کے نام، جگہ اور ریسرچ رقبہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام کیمپس / سب کیمپس	جگہ	ریسرچ رقبہ
1- سب کیمپس، فیصل آباد	فیصل آباد	1008 ایکڑ
2- سب کیمپس، ٹوبہ ٹیک سنگھ	ٹوبہ ٹیک سنگھ	52 ایکڑ
3- سب کیمپس، دیپالپور، اوکاڑہ	دیپالپور، اوکاڑہ	180 ایکڑ
4- سب کیمپس، پورے والا دہاڑی	پورے والا، دہاڑی	160 ایکڑ

(ب) زرعی یونیورسٹی، فیصل آباد کے وائس چانسلر اور دیگر شعبہ جات کے سربراہان حضرات کے نام، عہدہ، گریڈ، تجربہ اور دفاتر کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

- (ج) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے مین کیمپس اور تین سب کیمپسز کے مالی سال 2018-19 کے بجٹ کی مدوار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
- (د) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں خوردنی اجناس (گندم، مکئی، چاول)، تیل دار اجناس (سورج مکھی، کینولا، سویا بین)، کپاس، دالیں (چنا، مسور، مونگ، ماش)، چارہ جات (برسیم، لوسرن، جئی، مکئی، باجرہ، جوار، ماٹ گراس، روڈ گراس) اور کماد پر تحقیق کی جاتی ہے۔ ان فصلات کی نئی اقسام کی دریافت کے علاوہ پیداوار بڑھانے والے عوامل:

زمین کی تیاری، وقت کاشت، طریقہ کاشت، کھاد اور پانی کی ضروریات، جڑی بوٹیوں کی تلفی، بیماریوں اور کیڑوں کوڑوں سے بچاؤ، فصلوں پر موسمیاتی تبدیلی کے اثرات کے بارے میں تحقیق کی جاتی ہے۔

پھلدار پودوں میں ترشاوہ (کینو، مالٹا، گریپ فروٹ)، آم، کھجور، پپیتا، بیر اور انجیر پر تحقیق کی جاتی ہے۔ اسی طرح پھول دار پودوں میں گلاب (Roses)، گلائل (Gladiolus)، لیلی (Lilium)، فریزا (Freezia)، سٹاک (Stock)، ڈیلیفینم (Delphenum) اور سنپ ڈریگن (Snapdragon) پر تحقیق جاری ہے۔

(ہ) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں کپاس، گندم اور گنا کی فصلوں پر ریسرچ کے لئے کوئی سپیشل ادارہ نہیں ہے۔ زرعی یونیورسٹی میں گندم، کپاس اور گنا کی بہتر پیداوار اور عمدہ کوالٹی کے لئے بہت ساری اقسام دریافت کی جا چکی ہیں جن میں سے گندم کے لئے LU-26 اور LU-26S پنجاب سیڈ کونسل سے منظور ہو چکی ہیں اور بہت سی دیگر اقسام مثلاً کپاس میں PB-896 سرسوں میں UAF-11، گندم کے لئے 9515 اور کینو کے لئے UAF-Q7 منظوری کے آخری مراحل میں ہیں۔

(و) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں آم، امرود اور کھجور سے متعلقہ ریسرچ Institute of Horticultural Sciences میں کی جاتی ہے۔ ان پھل دار پودوں پر جو ریسرچ کا کام ہو رہا ہے اس کی تفصیل تہہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

محکمہ زراعت کا پھلوں کی پیداوار میں

بڑھوتری اور نئے باغات لگانے سے متعلقہ تفصیلات

719: محترمہ سہلی سعدیہ تیمور: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ زراعت نے پھلوں کی پیداوار کو بڑھانے اور نئے پھلوں کے باغات لگانے کے لئے

مالی سال 18-2017 سے اب تک کیا اقدامات اٹھائے ہیں؟

(ب) صوبہ میں سرکاری سطح پر کتنے پھلوں کے فارم قائم ہیں ان کی کارکردگی کیا ہے۔ پچھلے تین سالوں میں ان فارموں نے پھلوں کی پیداوار میں کتنا اضافہ ہوا اور ان پر کتنے اخراجات آئے؟

(ج) مذکورہ فروٹ فارمز نے گزشتہ تین سالوں میں کون کون سی نئی وراثی متعارف کرائی ہیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) محکمہ زراعت نے پھلوں کی پیداوار کو بڑھانے اور نئے پھلوں کے باغات لگانے کے لئے مالی سال 18-2017 سے اب تک جو اقدامات اٹھائے ہیں ان کی شعبہ وار تفصیل اس طرح سے ہے:

شعبہ ریسرچ

1۔ تحقیقاتی ادارہ برائے ترشادہ پھل، سرگودھا

- i. ادارہ ہڈانے گورنمنٹ ماڈل سٹرس نرسری، سرگودھا میں 50000 سے زائد پودے تیار کئے ہیں جن کی فروخت باغبان حضرات کو گورنمنٹ کے مقرر کردہ نرخوں پر کی جا رہی ہے جس سے نئے باغات میں اضافہ اور پھلوں کی پیداوار بڑھانے میں مدد ملے گی۔
- ii. ادارہ ہڈانے چار عدد سکریں ہاؤس تیار کرائے ہیں تاکہ بیماری اور کیڑے مکوڑوں سے مبرا نرسری کے پودے تیار کئے جاسکیں جس سے باغبان حضرات زیادہ سے زیادہ استفادہ کر سکیں۔

iii. ادارہ ہڈانے Demonstration کے طور پر کمینیکل سٹرس ٹری پروز غیر ملک سے منگوا کر متعارف کرا دیا ہے تاکہ باغبان حضرات اپنے پرانے باغات کی شاخ تراشی کر کے انہیں صحت افزاء پودوں میں تبدیل کر سکیں اور کم وقت میں زیادہ سے زیادہ شاخ تراشی کی جاسکے۔

iv. ادارہ ہڈانے ترشادہ باغات میں پانی کی بچت کے سلسلہ میں Drip and Furrow Irrigation System متعارف کرا دیا ہے جس سے ناصرف پانی کی بچت ہوتی ہے بلکہ پیداوار میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

v. ادارہ ہذا نے ترشاوہ باغات کے لئے High Density Planting System متعارف کروایا ہے جس کے استعمال سے فی ایکڑ ڈگنی پیداوار حاصل کی جاسکتی ہے بشرطیکہ باغ کی بہتر منجمنت میں کوئی کمی بیشی واقع نہ ہو۔

vi. سیڈ لیس کنو کو تجارتی بنیاد پر بڑھانے کے لئے اور اس کی بڑوڈ کو پرائیویٹ رجسٹرڈ نرسریوں تک پہنچانے کے لئے ایک الگ ملٹی پلکیشن بلاک آف سیڈ لیس کنو (kinnow Multiplication block of seedless) بنایا گیا۔

vii. ادارہ ہذا نے فروٹ فلائی کو کنٹرول کرنے کے لئے فیرومون ٹریپ کی مختلف رنگت پر تجربات کر کے یہ پتا چلایا کہ سفید اور پیلے رنگ کے فیرومون ٹریپ پر فروٹ فلائی کی رغبت زیادہ ہے۔

2۔ تحقیقاتی ادارہ برائے اثمار، فیصل آباد

i. امرود کے صحیح النسل اور اچھی پیداوار کے حامل پودوں کی قلموں کے ذریعے تیاری کے لئے ٹیکنالوجی متعارف کروائی۔

ii. امرود، انار اور جامن کی بہتر پیداواری خصوصیات کی حامل نئی اقسام کا انتخاب کیا گیا اور انہیں تجرباتی بنیادوں پر پرائیویٹ باغ میں لگایا گیا۔

iii. کھجور کی جدید اور اعلیٰ خصوصیات کی حامل 14 نئی اقسام ذیلی تحقیقاتی فارم برائے کھجور، جھنگ اور ذیلی تحقیقاتی فارم، بہاولپور میں تجرباتی بنیادوں پر لگائی گئی ہیں۔

iv. انار کے پھل کے پھٹنے کے تدارک کے لئے ادارہ ہذا نے ایک نئی تکنیک ایجاد کی جس کے ذریعے 0.3 فیصد بورک ایسڈ + فیصد پوٹاشیم نائٹریٹ کے محلول کا جون اور جولائی کے پہلے ہفتے میں سپرے کرنے سے پھل کا پھٹنا کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔

v. کھجور کے پھل کو خشک کرنے کی تکنیک دریافت کی گئی تاکہ پھل کو خراب ہونے سے بچایا جاسکے۔

vi. باغبانوں اور نرسری مالکان کو فارمر ڈے اور دیگر ذرائع سے فنی معاونت مہیا کی جارہی ہے۔

vii. باغات کی بہتر دیکھ بھال کے لئے کاشتچی اور انتظامی امور کو جدید بنیادوں پر مرتب کیا گیا۔

viii. یہ ادارہ باغبان حضرات کو صحیح النسل پھلدار پودے مہیا کر رہا ہے۔ اس ضمن میں اب تک مختلف پھلوں کے 42815 صحیح النسل اور بیماریوں سے پاک پودے باغبان حضرات کو فراہم کئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

تعداد	نام پوداجات
15134	ترشادہ (کنوٹا، لیوں، اربلی فروڑ، مٹھا، گریپ فروٹ)
86683	امرود
7144	انار
1100	جامن
2302	آم
700	انگور
20	انجیر
15	لیچی
1475	قالہ
39	پپٹا
1093	کھجور زیر پچ
5130	بیر
42815	میزان

3۔ تحقیقاتی ادارہ برائے آم، ملتان

i. آم کی پیداواری ٹیکنالوجی کو مزید موثر بنانے کے لئے پرانے اور پھل نہ دینے والے باغات کی کاٹ چھانٹ، غذائی ضروریات، زمین کی سنبھال اور تحفظ نباتات پر خصوصی توجہ دی گئی۔

ii. آم کی فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کی غرض سے ایک ایکڑ میں پودوں کی تعداد میں اضافے کے ساتھ ساتھ چھوٹی جسامت (Small Tree System) کے پودوں سے پھل کے حصول کو یقینی بنانے کے لئے کثیر التعداد پودے لگا کر مختلف تجربات شروع ہو چکے ہیں۔

iii. آم کی زمری کو جدید پیمانوں پر استوار کیا گیا ہے تاکہ نئے باغات لگانے کے لئے کاشتکاروں کو صحت مند اور بیماریوں سے پاک پودوں کی فراہمی کو یقینی بنایا جاسکے۔

- iv. باغبان حضرات کو آم کی غیر موثر اقسام کی کاشت سے روکنے اور آم کی ایسی اقسام جن کی دنیا میں مانگ موجود ہو، ان اقسام کی کاشت کو بڑھانے کی غرض سے راہنمائی کی گئی۔
- v. سال 2017-18 سے اب تک آم کی مختلف اقسام کے 24777 محنتیہ اور پیاریوں سے پاک پودے باغبان حضرات کو مہیا کئے گئے۔

4۔ بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، چکوال

- i. زمینداروں کو باغات کی داغ بیل سے لے کر پھل کی برداشت تک کے تمام مراحل کی مفت ٹریننگز دی گئیں۔
- ii. زمینداروں کی باغ لگانے کی جگہ کا معائنہ کیا گیا اور تمام ضروری سائنسی ہدایات پہنچائی گئیں۔
- iii. ادارہ ہذا باغبان حضرات کو صحیح النسل پھلدار پودے مہیا کر رہا ہے۔ اس ضمن میں اب تک مختلف پھلوں کے 55095 صحیح النسل اور پیاریوں سے پاک پودے باغبان حضرات کو فراہم کئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

تعداد	نام پودا جات
42000	انگور
6274	آڑو
500	انجیر
1434	آلو بخارہ
520	انار
674	سیب
313	غوبائی
1151	اپو کیڈو

204	امروہ
512	لوکات
94	ناشپاتی
1419	دیگر (بادام، جاپانی پھل، اخروٹ وغیرہ)
55095	میزان

شعبہ توسیع واڈاپٹور سیرج

محکمہ زراعت (توسیع) ہارٹیکلچر کے ذریعے صوبہ بھر میں پھلوں اور سبزیوں کو فروغ دینے کے لئے کسانوں/باغبانوں کو زمین کی تیاری سے لے پھل کی برداشت تک تمام اقدامات کے متعلق آگاہی دی جاتی ہے۔ 18-2017 سے اب تک پھلوں کی پیداوار بڑھانے اور نئے باغات لگانے کے لئے درج ذیل اقدامات کئے گئے ہیں:

(i) ادارہ ہذا باغبان حضرات کو صحیح النسل پھلدار پودے مہیا کر رہا ہے۔ اس ضمن میں اب تک مختلف پھلوں کے 55095 صحیح النسل اور بیماریوں سے پاک پودے باغبان حضرات کو فراہم کئے گئے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

(ii) کسانوں/باغبانوں کی راہنمائی کے لئے سات فصلات (آم، ترشادہ پھل، امرود، کھجور، انگور، موسم گرما اور موسم سرما کی سبزیات) کی کیلنڈر گائیڈز تیار کی گئی ہیں۔

(iii) ان کیلنڈر گائیڈز کی 350000 کاپیاں تیار کر کے باغبانوں میں تقسیم کی گئی ہیں۔

(iv) باغبانوں کی راہنمائی کے لئے 6802 فارمر ٹریننگ پروگرام منعقد کئے گئے ہیں۔

(v) فارمر ٹریننگ پروگرام کے ذریعے 128019 باغبانوں کو باغات کے متعلق تربیت دی گئی ہے۔

(vi) باغات کا معائنہ کرنے کے بعد 14288 باغبانوں کو تحریری سفارشات بھی دی گئی ہیں۔

(vii) پھل کی مکھی کے تدارک کے لئے باغات کے 49 نمائشی بلاک قائم کئے گئے جن میں سے ہر بلاک کا رقبہ 10 ایکڑ تھا اور ان نمائشی بلاکوں پر فارمر ڈے بھی منعقد کئے گئے۔

(viii) پھل کی مکھی کے تدارک کے لئے 36741 پمفلٹ چھپوا کر باغبان حضرات میں تقسیم کئے گئے ہیں۔

(ix) ان گورنمنٹ فارموں پر 46.55 ایکڑ پر امرود، 20.5 ایکڑ پر آم، 26.0 ایکڑ پر ترشادہ پھل، 16 ایکڑ پر آم اور ترشادہ پھل اور 7 ایکڑ پر امرود، فالسہ، کیٹو، آم اور انگور کے نئے باغات لگائے گئے ہیں۔

(x) گورنمنٹ پروجیکٹ گارڈن چک نمبر 4/P/خان پور ضلع رحیم یار خان میں 350 آم کے پودوں کے نانغے لگائے گئے اور 180 امرود کے نئے پودے لگائے گئے۔

(xi) گورنمنٹ سیڈ فارم چک نمبر 108/P/رحیم یار خان میں امرود کے ساڑھے تین ایکڑ کے باغ میں 95 پودوں کے نانغے لگائے گئے ہیں۔

(xii) کچھ فارموں پر پھلدار پودوں کے لئے ڈرپ اریگیشن سسٹم بھی متعارف کرایا گیا

ہے۔

(xiii) گورنمنٹ فارموں پر پانی کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے نئے ٹیوب ویل بھی

لگائے ہیں۔

(xiv) فارموں پر پانی کے ضیاع کو روکنے کے لئے پکے کھالاجات بنائے گئے ہیں اور پہلے سے

موجود کھالاجات کو پکا کیا گیا ہے۔

(ب) محکمہ زراعت حکومت پنجاب کے زیر انتظام فروٹ فارمز کی تفصیل شعبہ وار اس طرح

سے ہے۔

شعبہ ریسرچ

نمبر شمار	نام فارم	رقبہ ایکڑ
1	تحقیقاتی ادارہ برائے ترشاوہ پھل، سرگودھا	179 ایکڑ 6 کنال 10 مرلہ
I	ہارٹیکلچر ریسرچ سٹیشن، ساہیوال	50
2	تحقیقاتی ادارہ برائے اثمار، فیصل آباد	55
I	ڈیٹ پام ریسرچ سب سٹیشن، جھنگ	50
ii	ہارٹیکلچر ریسرچ سٹیشن، بہاولپور	50
iii	ہارٹیکلچر ریسرچ سٹیشن، ڈی جی خان	18
3	تحقیقاتی ادارہ برائے آم، ملتان	34
I	ینگور ریسرچ سٹیشن، شجاع آباد	79
4	بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، پکوال	8
i	ہارٹیکلچر ریسرچ سٹیشن، نوشہرہ	4
ii	ہل فروٹ ریسرچ سٹیشن، مری	5

پچھلے تین سالوں میں ان فارموں سے پھلوں کی پیداوار کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان

کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

شعبہ توسیع واڈا پیور ریسرچ

صوبہ بھر میں محکمہ زراعت (توسیع) کے زیر انتظام کوئی بھی پھلوں کا ریسرچ فارم نہیں ہے

تاہم کچھ ڈیمنسٹریشن و سینڈ فارمز ہیں جن پر پھل دار پودے بھی لگائے گئے ہیں۔ پھلوں

کے باغ پھل پکنے سے پہلے ہی بذریعہ نیلامی فروخت کر دیئے جاتے ہیں اور نیلامی کی رقم

متعلقہ ٹھیکیدار / بڈر سے لے کر حکومتی خزانے میں جمع کروادی جاتی ہے ان فروٹ فارمز

کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام فارم	رقبہ (ایکڑ)
1-	گورنمنٹ سیڈ فارم منڈی گارڈن، بھکر	21.00
2-	گورنمنٹ سیڈ فارم 18/TDA	47.00
3-	گورنمنٹ سیڈ فارم 65/DB	9.00
4-	گورنمنٹ سیڈ فارم، فریدہ گارڈن، کلور کوٹ	256.0
5-	گورنمنٹ سیڈ فارم 2/DB میانوالی	20.40
6-	گورنمنٹ سیڈ فارم 5/DB میانوالی	27.00
7-	گورنمنٹ سیڈ فارم 1/ML میانوالی	50.00
8-	گورنمنٹ سیڈ فارم 19/ML میانوالی	44.80
9-	گورنمنٹ سیڈ فارم 8/ML میانوالی	84.00
10-	گورنمنٹ پروجنی گارڈن، چک نمبر 4/TP خان پور	26.00
11-	گورنمنٹ سیڈ فارم چک نمبر 108/P	3.50
12-	گورنمنٹ زرعی فارم تجرباتی فارم، بہاولپور	22.00
13-	گورنمنٹ سیڈ فارم، گوجرہ	3.00
14-	گورنمنٹ ایگریکلچر فارم 25/MB گارڈن، خوشاب	33.00
15-	گورنمنٹ ایگریکلچر فارم سلطانہ گارڈن، خوشاب	42.00
16-	گورنمنٹ ایگریکلچر سٹیشن، ملتان	5.5
17-	گورنمنٹ فروٹ فارم، 15/127 بسے والا	53.00
18-	گورنمنٹ فروٹ فارم 86/75-10-R غانیوال	7.00

(ج) مذکورہ فروٹ فارمز پر گزشتہ تین سال میں نئی متعارف کروائی جانے والی اقسام کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

شعبہ ریسرچ

نام شعبہ	اخراجات
ریسرچ	1,73,15,76,776
توسیع	1,75,19,337
میزان	1,74,90,96,113

1- تحقیقاتی ادارہ برائے ترشادہ پھل، سرگودھا

ادارہ ہذا نے گزشتہ تین سالوں سے اب تک مختلف سٹرس (ڈیڑی مینڈرین، ہارورڈ بلڈ، کاراکارانیول، ارٹلڈ بلڈ، میکوہن ویلنشا، ارلی ویلنشا، کینین، سیلسینا، کاک ٹیل، فال

گلو، واشنگٹن نیول اور آری سیڈ لیس کن) کی 9 اقسام پنجاب سیڈ کونسل سے منظور کروائیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	اقسام	نمبر شمار	اقسام
1	Pak Kninnow	6	CRI Musbmi
2	CRI Salustiana	7	CRI Blood Malta
3	Sg Feutrellsearly	8	Pak Shamber
4	AARI Seedless Kinnow	9	Punjab Taracoo
5	AARI Khatti		

مزید برآں پانچ اقسام (لوکل میٹھا، کانڈی لائنم، روپی بلڈ، شکری اور ویلنشیالیٹ) کا رجسٹریشن کے لئے درکار ابتدائی ٹیسٹ مکمل کیا گیا ہے اور منظوری کے آخری مراحل میں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

2۔ تحقیقاتی ادارہ برائے اثمار، فیصل آباد

ادارہ ہڈانے گزشتہ تین سالوں میں امرود، انار، جامن اور کھجور کی بہتر پیداوار کی حامل اقسام متعارف کروائی ہیں اور صحیح النسل پودے باغبانوں کو فراہم کئے ہیں۔ کھجور کی 9، بیر کی 6 اور انار کی 2 بہتر پیداواری صلاحیت کی حامل اقسام کو پنجاب سیڈ کونسل سے عام کاشت کے لئے منظور کروایا گیا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام پھل	اقسام
کھجور	خرما، شکری، شامران، زاہدی، اصیل، کپرا، حلیفی، حلاوی، خوردروی
انار	گولڈن، پرل
بیر	پاک، وائیٹ، سفن، عمران، انوکی، یمنان لوکل، بہاول ایس ایل

3۔ تحقیقاتی ادارہ برائے آم، ملتان

ادارہ ہڈانے آم کی دو اقسام چناب گولڈ اور عظیم چونہ متعارف کروائی ہیں۔ ان اقسام کی رجسٹریشن کا کام پایہ تکمیل کے قریب ہے۔ اس کے علاوہ آم کی مزید دس نئی اقسام پر تحقیق جاری ہے۔ مزید برآں پچاس سے زائد مختلف اقسام اپنے تحقیقاتی فارم پر کاشت کر چکا ہے۔ ان میں سے نو اقسام تجارتی بنیادوں پر کاشت کی جارہی ہیں اور ان اقسام کی باقاعدہ رجسٹریشن کا کام بھی مکمل ہو چکا ہے۔

4۔ بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، چکوال

ادارہ ہڈانے گزشتہ سالوں کی انتھک محنت اور ریسرچ کے بعد انجیر کی ایک قسم اور انگور کی تین اقسام منظوری کے لئے پیش کیں جو کہ منظوری کے آخری مراحل میں ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام پھل	اقسام
انجیر	Black Ball
انگور	Sultanina, Sugra-1, Vitro Black

مزید برآں پنجاب میں نئے پھلدار پودے متعارف کروانے کے لئے تحقیقاتی سرگرمیاں جاری ہیں اس ضمن میں 9 پھلدار پودے (ایو کیڈو، پستہ، چکیو، آڈو، بیرری، بیٹن فروٹس، بیگو سٹین، انجیر اور انگور کا انتخاب کیا گیا ہے۔

شعبہ توسیع واڈا پیو ریسرچ

مذکورہ فارمز ڈیمانسٹریشن مقصد کے لئے استعمال ہوتے ہیں اور یہاں پر نئی اقسام متعارف نہیں ہو رہی ہیں۔

صوبہ میں کسانوں کو ٹیوب ویل لگانے

اور 20-2019 میں مختص کردہ بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

749: محترمہ عزیزہ فاطمہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں کسانوں کو ٹیوب ویل لگانے کے لئے کتنی سبسڈی دی جا رہی ہے تفصیل فراہم کریں؟

(ب) صوبہ بھر میں یکم جون 2018 سے اب تک کسانوں کو کس کس مد میں ریلیف اور سبسڈی فراہم کی گئی ہے مکمل تفصیل فراہم کریں؟

(ج) صوبہ بھر میں بجلی سے چلنے والے اور سولر سے چلنے والے ٹیوب ویل لگانے کے لئے کتنی سبسڈی دی جا رہی ہے اور اس کا طریق کار کیا ہے؟

(د) صوبہ بھر کے لئے اس مد میں مالی سال 20-2019 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(ہ) کیا حکومت کسانوں کو ٹیوب ویل لگانے اور بل وغیرہ پر مزید سبسڈی دینے کا ارادہ رکھتی ہے ہاں تو کب تک نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) صوبہ بھر میں کسانوں کو ٹیوب ویل لگانے کے لئے محکمہ زراعت کی طرف سے فی الحال کوئی سبسڈی نہیں دی جا رہی۔

(ب) محکمہ زراعت کے تحت مذکورہ عرصہ میں اب تک کسانوں کو درج ذیل مدات میں ریلیف اور سبسڈی فراہم کی گئی۔ کھادوں (ڈی اے پی، این پی، این پی کے، ایس ایس پی، ایس او پی اور ایم او پی) پر سبسڈی کے لئے 1614.600 ملین روپے مختص کئے گئے۔ تیلدار اجناس (سورج مکھی اور تل) کے بیج پر سبسڈی کے لئے 780 ملین روپے مختص کئے گئے۔

کپاس کے بیج پر سبسڈی کے لئے 780 ملین روپے مختص کئے گئے۔ کپاس کے بیج پر سبسڈی سے جنوبی پنجاب کے کپاس پیدا کرنے والے ڈویژن ڈیرہ غازی خان، بہاولپور اور ملتان کے 11 اضلاع کے رجسٹرڈ کاشتکار استفادہ کر رہے ہیں۔

نہری وغیرہ نہری کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کے لئے تعمیراتی میٹریل کی فراہمی۔

جدید نظام آبپاشی (ڈرپ / سپرنٹر) کی تنصیب کے لئے بحساب 60 فیصد سبسڈی۔

ڈرپ / سپرنٹر نظام آبپاشی کو چلانے کے لئے سولر سسٹم کی بحساب 80 فیصد سبسڈی۔

بارانی علاقے کے دس اضلاع میں زمینی کٹاؤ روکنے اور آبی وسائل کی ترقی پر کام کیا جا رہا ہے۔ ان علاقوں میں محکمہ زمینی بردگی (جو بارش سے ہوتی ہے) کو کنٹرول کرتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ زمین کے اوپر بہہ جانے والے پانی کو مٹی ڈیم اور تالابوں کی صورت میں ذخیرہ کرتا ہے۔ تحفظ اراضی کے تحت کئے جانے والے کاموں پر 50 فیصد سبسڈی فراہم کی گئی اور یہ کام مبلغ 58.200 ملین روپے سے مکمل کئے گئے۔

پنجاب کے 18 اضلاع کے 2,84,957 کسانوں کو موسمی تغیرات سے ہونے والے ممکنہ پیداواری نقصان سے تحفظ بذریعہ پنجاب فصل بیمہ پروگرام فراہم کیا گیا جس کے لئے حکومت نے 496.49 ملین روپے کی رقم بطور سبسڈی مختص کی۔

(ج) اس ضمن میں محکمہ زراعت کی طرف سے کوئی سبسڈی نہیں دی جا رہی۔

(د) جواب جز (ج) میں دے دیا گیا ہے۔

(ہ) محکمہ زراعت میں ایسی کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔

صوبہ میں دی کاٹن انڈسٹریز سٹیٹکس ایکٹ 1926

کے تحت سال 2018 میں ملز کے معائنہ سے متعلقہ تفصیلات

761: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

دی کاٹن انڈسٹریز سٹیٹکس ایکٹ 1926 کے تحت سال 2018 میں کتنی ملز کا

معائنہ کیا گیا اور اس حوالے سے مذکورہ سال میں محکمہ زراعت کی کارکردگی کیارہی؟

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

دی کاٹن انڈسٹریز سٹیٹکس ایکٹ 1926 محکمہ زراعت سے متعلقہ نہ ہے البتہ محکمہ

زراعت (توسیع) کاٹن کنٹرول ایکٹ 1966 ترمیم شدہ 2002 کے تحت اپنے فرائض

ادا کر رہا ہے۔ محکمہ زراعت (توسیع) کے افسران سال 2018 میں پنجاب میں موجود

1048 کاٹن جنگ فیکٹریوں میں سے 630 جنگ فیکٹریاں جو ورکنگ حالت میں ہیں کا

باقاعدگی سے معائنہ کرتے رہے ہیں جس کے دوران بابت آمدہ کپاس اور تشکیل گانٹھ کا

ریکارڈ چیک کرتے اور ورکنگ فیکٹریوں کے لائسنس کی تجدید کرتے رہے ہیں۔ اس

کے علاوہ گانٹھوں کا وزن اور روئی میں کمی بھی چیک کرتے رہے ہیں۔ علاوہ ازیں گلابی

سڈی کے کنٹرول کے لئے جنگ فیکٹریوں سے کچرا بھی تلف کرواتے اور آلائشوں سے

پاک روئی کی تیاری کے لئے ہدایات بھی جاری کرتے رہے ہیں۔

صوبہ پنجاب میں کاشت کئے جانے والے چنے کی اقسام سے متعلقہ تفصیلات

828: محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی منظور شدہ اقسام میں

سفید یا کالی چنا (سی ایم 2008، نور 2009، ٹمن، نور 91 اور نور 2013) اور دیسی چنا

میں پنجاب چنا۔ 2000، بلکسر۔ 2000 ونہار۔ 2000، بٹل 98، بٹل 2016 اور نیاب سی ایچ 2016 شامل ہیں سفید اور کابلی چنا کی اقسام میں سے کون سی قسم صوبہ بھر میں زیادہ کاشت کی جاتی ہے۔

(ب) جو چنے صوبہ بھر میں کاشت کئے جاتے ہیں ان کی تفصیل بیان کی جائے۔

وزیر زراعت (ملک نعمان احمد لنگڑیال):

(الف) جی، ہاں! یہ درست ہے کہ بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی منظور شدہ اقسام میں سفید / کابلی چنے کی سی ایم 2008، نور 2009، ٹمن 2013 اور نور 2013 اور دیسی چنے کی پنجاب 2008، بلکسر 2000، ونہار 2000، بٹل 2016، بٹل 98 اور نیاب سی ایچ 2016 شامل ہیں تاہم دیسی اقسام میں بھکر 2011 بھی شامل ہے اور کابلی چنے کی نور 91 شامل نہیں ہے۔ ان میں سے دیسی چنے کی بٹل 98، بھکر 2011، بٹل 2016 اور کابلی چنے کی نور 2009 اور سی ایم 2008 اقسام صوبہ میں زیادہ کاشت کی جاتی ہیں۔

(ب) چنے کی جو اقسام زیادہ رقبہ پر کاشت کی جاتی ہیں ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

بٹل 98

دیسی چنے کی یہ قسم نظامت دالیں، ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد کی تیار کردہ ہے۔ یہ تھل کے بارانی علاقوں کے لئے نہایت موزوں ہونے کے ساتھ ساتھ آبپاش علاقوں میں بھی کامیابی سے کاشت کی جاسکتی ہے اور پیلے پن سے بھی محفوظ رہتی ہے۔ یہ زیادہ پیداوار کی حامل ہے اور جھلساؤ اور مرجھاؤ کے خلاف درمیانی قوت مدافعت رکھتی ہے۔

بھکر 2011

دیسی چنے کی یہ قسم زیادہ پیداواری صلاحیت کی حامل ہونے کے علاوہ جھلساؤ، جڑ کی سڑن / مرجھاؤ کے خلاف بہترین قوت مدافعت رکھتی ہے۔ اس کے دانے موٹے ہوتے ہیں۔ یہ قسم پہلے پن سے محفوظ رہتی ہے۔ آبپاش اور بارانی علاقوں میں کاشت کے لئے موزوں ہے۔ علاوہ انہیں یہ قسم کورے کے خلاف بھی قوت مدافعت رکھتی ہے۔ اس کے 1000 دانوں کا وزن 276 گرام تک ہے۔ یہ قسم باقی اقسام کی نسبت پہلے پک کر تیار ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے شدید گرمی سے بھی بچ جاتی ہے۔ اس کی پیداواری صلاحیت 3500 کلوگرام فی ہیکٹر تک ہے اور اوسط پیداوار آبپاش علاقوں میں 1925 اور بارانی علاقوں میں 1200 کلوگرام فی ہیکٹر تک ہے۔ چنے کی یہ قسم ایرڈزون ریسرچ انسٹیٹیوٹ بھکر کی تیار کردہ ہے۔

بٹل 2016

زیادہ پیداواری صلاحیت کی حامل دیسی چنے کی یہ قسم ادارہ تحقیقات برائے دالیں، فیصل آباد کی تیار کردہ ہے۔ چنے کی بیماریوں، جھلساؤ اور مرجھاؤ کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی اس قسم کے دانے موٹے اور پیداواری صلاحیت 3993 کلوگرام فی ہیکٹر (تقریباً 40 من فی ایکڑ) ہے جبکہ اس کی اوسط پیداوار 23 من فی ایکڑ ہے۔ چنے کی کاشت کے تمام علاقوں میں کاشت کے لئے موزوں ہے۔

نور 2009

کابلی چنے کی یہ قسم بہتر پیداواری صلاحیت کی حامل اور بیماریوں کے خلاف درمیانی قوت مدافعت رکھتی ہے۔ پنجاب کے نہری اور زیادہ بارش والے بارانی علاقوں میں کاشت کے لئے موزوں ہے۔

سی ایم 2008

کابلی چنے کی یہ قسم نیاب (NIAB) فیصل آباد میں تیار کی گئی ہے۔ یہ قسم کم پانی والے علاقوں، بارانی علاقوں اور پوٹھوہار میں بھی تمام مروجہ اقسام سے زیادہ پیداوار دیتی ہے۔ یہ قسم مرجھاؤ کے خلاف بہتر اور جھلساؤ کے خلاف درمیانی قوت مدافعت رکھتی ہے۔

جناب سپیکر: ایوان میں کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کر دیا گیا۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(52)/2019/2160. Dated: 30th November, 2019. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

In exercise of the powers conferred under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Mohammad Sarwar**, Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab on **Friday, 29th November, 2019** after the conclusion of the sitting of the Assembly on that day.

Dated: 29th November 2019

**MOHAMMAD SARWAR
GOVERNOR OF THE PUNJAB"**

INDEX

	PAGE NO.
A	
AADIL BAKHSH CHATTHA, CH.	
questions REGARDING-	
-Cleanliness of historical plate of zam zam gun fixed at Istambol Chowk Mall Road Lahore (<i>Question No. 2190*</i>)	737
-Construction of Bucha Chattha to Harki road Gujranwala (<i>Question No. 1209*</i>)	906
-Construction of road from Wazirabad to Kot Hara (<i>Question No. 1210*</i>)	909
ABDUL RAUF MUGHAL, MR.	
question REGARDING-	942
-Creation of U-turn on G.T road in Gujranwala city (<i>Question No. 1647*</i>)	
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
-Abundance of encroachments in commercial markets of Model Town, Lahore	762
-Abundance of heads of cattle in D-Block Sabzazar, Lahore	966
-Demand for condonation of death sentence of Muhammad Iqbal and Muhammad Anwar due to being minor	967
-Deprivation of students from Punjab Endowment Fund	875
-Discovery of three childrens' dead bodies unburied in graveyard of Kot Lakhpat	962
-Increase in dangerous buildings in Lahore	612
-Increase in incidents of sexual abuse against innocent children and pornography	963
-Postponement of project of Mother and Child Care Block in Sir Ganga Ram Hospital Lahore	610
-Strike in teaching hospitals of the Punjab	763
AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-	
-22 nd November, 2019	469
-25 th November, 2019	523
-26 th November, 2019	683
-27 th November, 2019	787
-28 th November, 2019	885
-29 th November, 2019	981
AGRICULTURE DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	1023
-AGRICULTURAL FARMS AND CROPS CULTIVATED IN SAHIWAL (QUESTION NO. 575)	477, 996
	1017

	PAGE NO.
-CONTROL OVER CULTIVATION OF VEGETABLES FROM DIRTY WATER IN LAHORE (QUESTION NO. 1596*)	1015 1040 1041
-CURRENT STATUS OF THE OFFICE OF FIELD ASSISTANT AGRICULTURE DEPARTMENT IN NOUGRAM DISTRICT JHELMUM (QUESTION NO. 3063*)	1004 1007 1019
-DETAILS ABOUT CHANGING OF JEANS OF SEEDS, PLANTS AND CROPS (QUESTION NO. 2898*)	1018 1005 1028
-DETAILS ABOUT INSPECTION OF MILLS UNDER THE COTTON INDUSTRIES STATISTICS ACT 1926 (QUESTION NO. 761)	474, 998
-Details about variety of gram crops (<i>Question No. 828</i>)	1000
-Establishment of Agriculture University in Bahawalpur (<i>Question No. 2024*</i>)	1010
-Establishment of Research Centre for increase in production of cotton (<i>Question No. 2255*</i>)	1022
-Fine charged from sellers of spurious fertilizers (<i>Question No. 3149*</i>)	1012
-Fruit and vegetable market in city Dera Ghazi Khan (<i>Question No. 3127*</i>)	1011
-Funds granted to farmers under "Kisan Package" (<i>Question No. 2146*</i>)	1011
-INSTITUTIONS AFFILIATED WITH AGRICULTURE UNIVERSITY FAISALABAD AND DETAILS ABOUT RESEARCH AND BUDGET THEREOF (QUESTION NO. 669)	1009 1003 1018
-Issuance of NOC for establishment of industrial zone at agricultural land (<i>Question No. 565*</i>)	1030
-Number of campuses of Agriculture University Faisalabad in other cities (<i>Question No. 1743*</i>)	1002
-Number of offices and employees of Agriculture Department in PP-95, district Chiniot (<i>Question No. 2576*</i>)	1008
-Number of students, class and departments in Agriculture University Faisalabad (<i>Question No. 559</i>)	1015
-Offices and vacancies of Agriculture Department in district Khanewal (<i>Question No. 2685*</i>)	1038 999
-Offices of Agriculture Department in tehsil Mian Channu (<i>Question No. 2684*</i>)	1013
-Shifting of vegetable market out of Sangla Hill city, district Nankana Sahib (<i>Question No. 2551*</i>)	
-Start of BT Cotton project in the province (<i>Question No. 1865*</i>)	

	PAGE NO.
-Step taken for gender Mainstream in Agriculture Department (<i>Question No. 3069*</i>)	
-Steps taken for increase in production of fruits and plantation of new gardens (<i>Question No. 719</i>)	
-Steps taken for control over sale of spurious pesticides and fertilizers (<i>Question No. 1748*</i>)	
-Steps taken for development of agriculture in district Lahore in 2018 (<i>Question No. 2423*</i>)	
-Steps taken for control over deceases of gram crops (<i>Question No. 2990*</i>)	
-Subsidy given to farmers for installation of tube wells and budget allocated for it for 2019-20 (<i>Question No. 749</i>)	
-Subsidy upon sunflower and cotton seed (<i>Question No. 1740*</i>)	
-Use of Modern Management System of water supply to farmers (<i>Question No. 2889*</i>)	
AHMAD ALI KHAN DARISHAK, SARDAR	
question REGARDING-	
-Number of schools and missing facilities in PP-290, Dera Ghazi Khan (<i>Question No. 315</i>)	852
AHMAD KHAN, MR. (<i>Parliamentary Secretary for Local Government & Community Development</i>)	
Answers to the questions REGARDING-	
-Charging Adda fee from buses at General Bus Stand Lahore (<i>Question No. 1857*</i>)	711 700
-Dilapidation of roads of UCs No. 265 and 266 Lahore (<i>Question No. 1460*</i>)	
-Draining of sewerage water of Municipal Committee Ladhe Wala Warraich into Rajbah Qila Mian Singh (<i>Question No. 2232*</i>)	727
-Ejectment of heads of cattle from Aziz Bhati Town, Lahore (<i>Question No. 1722*</i>)	702
-Encroachments in Aziz Bhati Town, Fateh Garh and Muslimabad, Lahore (<i>Question No. 1723*</i>)	705 722
-Installation of water filtration plants in UCs of Lahore (<i>Question No. 1978*</i>)	709
-Soling of entrance way of Dhari Bhatian Nankana Sahib (<i>Question No. 1730*</i>)	694
-Throwing waste in Shah Gohar Park graveyard (<i>Question No. 1355*</i>)	
-Utilization of development funds since June 2018 by Local Government Department (<i>Question No. 1977*</i>)	719 772
Resolution REGARDING-	
-Demand for increase in slaughter houses in the province	
AHMAD SAEED KHAN, MALIK	
questions REGARDING-	
-Legal status of toll plaza on Ferozpur road Lahore to Kasur	941

	PAGE
	NO.
(Question No. 1632*)	828
-Number of Higher Secondary Schools and teachers in PP-175, Kasur	831
(Question No. 1635*)	942
-Number of schools in PP-175 Kasur (Question No. 1636*)	
-Repair of Depalpur road to Kasur (Question No. 1633*)	
AHMAD SHAH KHAGGA, MR.	
DISCUSSION On-	
-Price control	515
AKHTAR ALI, CHAUDRY	
questions REGARDING-	
-Charging Adda fee from buses at General Bus Stand Lahore	710
(Question No. 1857*)	1017
-CURRENT STATUS OF THE OFFICE OF FIELD ASSISTANT AGRICULTURE DEPARTMENT IN NOUGRAM DISTRICT JHELM (QUESTION NO. 3063*)	
ALI AKHTAR, MR.	
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-	
-Privilege motions No. 1, 6, 8 to 12, 14, 15, 17, 18, 20, 21 & 22 of 2019	778
ALI HAIDAR, AGHA	
DISCUSSION On-	
-Price control	508
ALLA-UD-DIN, SHEIKH	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Increase in incidents of sexual abuse against innocent children and pornography	963
AMAN ULLAH WARRAICH, MR.	
questions REGARDING-	
-Draining of sewerage water of Municipal Committee Ladhe Wala Warraich into Rajbah Qila Mian Singh (Question No. 2232*)	726
-Improper drainage of sewerage water of Municipal Committee Qila Didar Singh, Gujranwala (Question No. 2233*)	738
AMIN ULLAH KHAN, MR.	
reports (LAID IN THE HOUSE) REGARDING-	961
-The Punjab Local Government Amendment Bill 2019 (Bill No. 34 of 2019)	961
-The Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2019 (Bill No. 38 of 2019)	961
-The Punjab Village Panchyats and Neighborhood Council (Amendment) Bill 2019 (Bill No. 35 of 2019)	

	PAGE NO.
ANEEZA FATIMA, MS.	
questions REGARDING-	
-Desilting of Lahore Canal from Jallo Morr to Mohlanwal (<i>Question No. 1503*</i>)	544
-Details about Government City High School Mian Meer Pind Upper Mall, Lahore (<i>Question No. 1985*</i>)	848
-Removal of solid waste from Moti Bazar Gulberg-III, Lahore (<i>Question No. 1816*</i>)	733
-Subsidy given to farmers for installation of tube wells and budget allocated for it for 2019-20 (<i>Question No. 749</i>)	1038 758
-Ticketing for visit of Sheesh Mehal in Shahi Qila, Lahore (<i>Question No. 633</i>)	
ASHRAF ALI, CHOUDHARY	
questions REGARDING-	
-Buildings of schools and colleges constructed in Gujranwala since 2016 (<i>Question No. 1585*</i>)	936
-Construction of Nain Sukh Jarranwala and Sagian bypass road Sheikhpura (<i>Question No. 1487*</i>)	935
-Details about Punjab Text Book Board and Board of Governors thereof (<i>Question No. 1767*</i>)	840
-Establishment, income and expenses of Ring Road Authority (<i>Question No. 564</i>)	954
-Government steps for control over production of unhygienic crops from polluted water in Gujranwala division (<i>Question No. 1830*</i>)	568 548
-Steps taken for saving flood water (<i>Question No. 1584*</i>)	
ATTA-UR-REHMAN, MR.	
questions REGARDING-	
-Installation of solar panels in schools and staff for their care (<i>Question No. 1649*</i>)	833
-Regularization of contract employees of Schools Education Department, Khanewal (<i>Question No. 1648*</i>)	832
AZMA ZAHID BOKHARI, MRS.	
DISCUSSION On-	
-Price control	501
points of order REGARDING-	
-Demand to console and grant of financial assistance to the ailing artist Mr. Shoukat Ali	873 539
-Not to fail the students of dental and medical on VIVA basis	863
question REGARDING-	
-Number of schools in Lahore and facilities therein (<i>Question No. 547</i>)	

PAGE
NO.

B

BABAR HUSSAIN ABID, MR.

questions REGARDING-

-Cleanliness of filth depot near Fateh Garh dispensary Hameedpura Road, Lahore (<i>Question No. 2343*</i>)	742
-Construction of road from Chak No. 94/15-L to Mian Channu (<i>Question No. 1696*</i>)	949
-Construction of road from Chak No. 129/15-L to Mian Channu to Canal to Lower Bari Doab bridge Gullanwala (<i>Question No. 566</i>)	956
-Offices of Agriculture Department in tehsil Mian Channu (<i>Question No. 2684*</i>)	1011
-Repair and construction of Chak No. 109/15-L Rasala Road Khanewal (<i>Question No. 1694*</i>)	946

BILLS-

-The Fort Munroe Development Authority (Amendment) Bill 2019 (<i>Considered and passed by the House</i>)	676-679
-The Punjab Animal Health Bill 2019 (<i>Considered and passed by the House</i>)	671-676
-The Punjab Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2019 (<i>Introduced in the House</i>)	765
-The Punjab Public Private Partnership Bill 2019 (<i>Considered and passed by the House</i>)	625-636
-The Punjab Sentencing Bill 2019 (<i>Considered and passed by the House</i>)	878-880
-The University of Mianwali Bill 2019 (<i>Considered and passed by the House</i>)	636-670

C

Call attention Notices REGARDING-	959
-Death of Police constable by firing of drug sellers in Sargodha	607
-Death of 35 years old man due to cutting throat by kite string in Lahore	608
-Murder after rape of a maid in Sheikhpura	

CHIEF MINISTER OF PUNJAB

-SEE UNDER USMAN AHMED KHAN BUZDAR, MR.

COMMUNICATION & WORKS DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Buildings of schools and colleges constructed in Gujranwala since 2016 (<i>Question No. 1585*</i>)	936
-Completion of Bado Malhi to Shamsabad road Narowal (<i>Question No. 1611*</i>)	939
-Construction of Depalpur road from Khudian Khas to Kasur	943

	PAGE
NO.	
(Question No. 1652*)	953
-Construction of dilapidated roads in tehsil Shujabad Multan (Question No. 527)	911
-Construction and winding of roads in PP-84 Khushab (Question No. 1236*)	906
-Construction of Bucha Chattha to Harki road Gujranwala (Question No. 1209*)	932
-Construction of Ganjiani to Sardar Shah road Bahawalnagar (Question No. 1395*)	935
-Construction of Nain Sukh Jarranwala and Sagian bypass road Sheikhpura (Question No. 1487*)	901
-Construction of road from Bhera to Jhawrian Sargodha (Question No. 1170*)	949
-Construction of road from Chak No. 94/15-L to Mian Channu (Question No. 1696*)	956
-Construction of road from Chak No. 129/15-L to Mian Channu to Canal to Lower Bari Doab bridge Gullanwala (Question No. 566)	894
-Construction of road from Jhawrian to Shahpur, Sargodha (Question No. 1116*)	931
-Construction of road from Katha Sughral to Mouza Nalali North Khushab (Question No. 1389*)	935
-Construction of road from Kot Momin to Chowki Bhagtanwala (Question No. 1451*)	891
-Construction of road from Shahpur to Sahiwal district Sargodha (Question No. 1115*)	909
-Construction of road from Wazirabad to Kot Hara (Question No. 1210*)	942
-Creation of U-turn on G.T road in Gujranwala city (Question No. 1647*)	937
-Details about Gaggu project Vehari (Question No. 1604*)	928
-Details about Head Faqirani to Mandi Bahauddin road (Question No. 1120*)	951
-Details about Jampur bypass road (Question No. 439)	929
-Details about Kingra to Sialkot road (Question No. 1188*)	945
-Details about making Chichawatni to Jhang road via Toba Tek Singh dual (Question No. 1653*)	927
-Details about Nankana Sahib to Feroz Wattwan road (Question No. 839*)	915
-Details about roads constructed in PP-79 Sargodha in the year of 2018-19 (Question No. 1254*)	897
-Details about roads in district Khushab (Question No. 1144*)	932
-Details about Shujabad to Basti Malook road Multan (Question No. 1400*)	954
-Establishment, income and expenses of Ring Road Authority (Question No. 564)	933
-Funds allocated for Qutab Shahana Sarwar Chowk to Multan road bypass Sahiwal (Question No. 1443*)	941
-Legal status of toll plaza on Ferozpur road Lahore to Kasur (Question No. 1632*)	950
-Making Depalpur to Okara road dual (Question No. 431)	930
-Repair and construction of Akbar Noor Shah road Okara (Question No. 1362*)	946
-Repair and construction of Chak No. 109/15-L Rasala Road	921

	PAGE
NO.	
Khanewal (<i>Question No. 1694*</i>)	
-Repair and construction of G.T Road Okara (<i>Question No. 1259*</i>)	947
-Repair and construction of Hafizabad to Gujranwala road (<i>Question No. 1662*</i>)	926
-Repair and construction of roads in PP-185 Okara (<i>Question No. 625*</i>)	951
-Repair and construction of roads in PP-185 Okara (<i>Question No. 436</i>)	942
-Repair of Depalpur road to Kasur (<i>Question No. 1633*</i>)	957
-Repair of dilapidated roads in PP-199 Sahiwal (<i>Question No. 595</i>)	952
-Repair of Mamu Kanjan to Tandlianwala road (<i>Question No. 517</i>)	946
-Repair of roads and funds allocated in PP-120 Toba Tek Singh (<i>Question No. 1658*</i>)	957
-Roads constructed under Rural Programme in Sadiqabad in 2017-18 (<i>Question No. 594</i>)	940
-Theft of pools of lights at railway track fly over Changa Manga (<i>Question No. 1612*</i>)	928
-Vacancies of Baledars in Highway Department, district Rawalpindi (<i>Question No. 1109*</i>)	938
-Widening and repair of road from Adda Quarter stop DM road to Burewala Commander road PP-229 (<i>Question No. 1605*</i>)	
D	
DISCUSSION On-	
-Price control	484-519
E	
EJAZ AHMAD NOON, RANA	
question REGARDING-	
-Details about Shujabad to Basti Malook road Multan (<i>Question No. 1400*</i>)	932
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-	
-Privilege motions No. 1, 6, 8 to 12, 14, 15, 17, 18, 20, 21 & 22 of 2019	778
-The Punjab Prohibition and Parole Service Bill 2019 (Bill No. 32 of 2019)	692
EXTENSION IN VALIDITY PERIOD OF ORDINANCES-	
-The Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Ordinance 2019 (XIV of 2019)	972
-The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2019 (XV of 2019)	973
-The Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2019 (XVII of 2019)	976
-The Punjab Villages Panchyats and Neighborhood Council (Amendment) Ordinance 2019 (XVII of 2019)	974

PAGE
NO.

F

Fateha khwani (CONDOLENCE) ON- -Sad demise of mother of Raja Arshad Mahmood Ex MPA FAYAZ-UL-HASAN CHOCHAN, MR. (<i>Minister for Colonies</i>) DISCUSSION On-	529
-PRICE CONTROL	495

G

GHULAM RAZA, MR. question REGARDING- -Repair and construction of Akbar Noor Shah road Okara (<i>Question No. 1362*</i>) GULNAZ SHAHZADI, MRS. question REGARDING- -Implementation the same educational syllabus in the Punjab (<i>Question No. 472</i>) GULRAIZ AFZAL GONDAL, MR. question REGARDING- -Details about Head Faqirian to Mandi Bahauddin road (<i>Question No. 1120*</i>)	930
	859
	928

H

HAMID RASHID, MR. questions REGARDING- -Faisalabad Waste Management Company (<i>Question No. 1547*</i>) -Vacant posts in Primary Schools of PP-117 Faisalabad and start of Middle class (<i>Question No. 536</i>) HASSAN MURTAZA, SYED DISCUSSION On- -Price control point of order REGARDING- -Demand for making payment to farmers, starting crushing season and increase in price of sugarcane	731
	862
	484
	881

	PAGE NO.
questions REGARDING-	
-Details about offices of Irrigation Department and number of canals, Rajbahs and minors in district Chiniot and recommended water thereof (<i>Question No. 1461*</i>)	559 839
-Number of Girls High Schools and posting of Headmistresses in district Chiniot (<i>Question No. 1749*</i>)	1010
-Number of offices and employees of Agriculture Department in PP-95, district Chiniot (<i>Question No. 2576*</i>)	1002
-Steps taken for control over sale of spurious pesticides and fertilizers (<i>Question No. 1748*</i>)	880
zero hour notice REGARDING-	
-Embezzlement in amount of Toll Tax received from Chiniot-Jhang road Toll Plaza	
HINA PERVAIZ BUTT, MS.	
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
-Abundance of encroachments in commercial markets of Model Town, Lahore	762
-Deprivation of students from Punjab Endowment Fund	875
-Discovery of three childrens' dead bodies unburied in graveyard of Kot Lakhpat	962
-Postponement of project of Mother and Child Care Block in Sir Ganga Ram Hospital Lahore	610
Call attention Notice REGARDING-	959
-Death of Police constable by firing of drug sellers in Sargodha	
questions REGARDING-	868
-Action against private schools charging extra fee during 2018 (<i>Question No. 653</i>)	702
-Ejectment of heads of cattle from Aziz Bhati Town, Lahore (<i>Question No. 1722*</i>)	705 1019
-Encroachments in Aziz Bhati Town, Fateh Garh and Muslimabad, Lahore (<i>Question No. 1723*</i>)	1005
-Fine charged from sellers of spurious fertilizers (<i>Question No. 3149*</i>)	828
-Funds granted to farmers under "Kisan Package" (<i>Question No. 2146*</i>)	
-Utilization of funds of Education Authorities by Schools Education Department (<i>Question No. 1629*</i>)	771
Resolutions REGARDING-	769
-Demand for increase in slaughter houses in the province	783
-Demand for legislation for not to receive charges from families of the persons deceased in hospitals	

PAGE

NO.

zero hour notice REGARDING-

-Increase in robberies in hill area of Chowah Saiden Shah Road Jhelum

I

IFTIKHAR HUSSAIN, CHAUDHARY

questions REGARDING-

-Construction of road from Jhawrian to Shahpur, Sargodha (<i>Question No. 1116*</i>)	894

-Construction of road from Shahpur to Sahiwal district Sargodha (<i>Question No. 1115*</i>)	891

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CH.

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Abundance of heads of cattle in D-Block Sabzazar, Lahore	966
	763

-STRIKE IN TEACHING HOSPITALS OF THE PUNJAB

questions REGARDING-	857

-Boundary walls and basic facilities in schools of PP-185, Okara (<i>Question No. 466</i>)	812

-Installation of solar panels in schools of PP-185, tehsil Depalpur (<i>Question No. 1571*</i>)	752
	950

-Killing of street dogs in PP-185, Okara (<i>Question No. 545</i>)	565

-Making Depalpur to Okara road dual (<i>Question No. 431</i>)	926

-Number of employees for taking care of canals in Okara (<i>Question No. 1560*</i>)	951

-Repair and construction of roads in PP-185 Okara (<i>Question No. 625*</i>)	744

-Repair and construction of roads in PP-185 Okara (<i>Question No. 436</i>)	

-Water filtration plants in villages of Okara (<i>Question No. 291</i>)	

IRRIGATION DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Action against officers involved in canal water theft in canal division Sadaqia Fordwah and Hakrra, district Bahawalnagar (<i>Question No. 2410*</i>)	580
	591

-Benefits of Dhaducha Dam Rawalpindi (<i>Question No. 3045*</i>)	591

-Benefits of Ghabir Dam Chakwal (<i>Question No. 3044*</i>)	

-Completion of project of upgrading Umar Khan Rajbah, Mianwali and budget thereof (<i>Question No. 2225*</i>)	574

-Construction and cleanliness of Qila Mian Singh Minor Gujranwala (<i>Question No. 626</i>)	593
	586

-Construction of small dams by Punjab Government (<i>Question No. 2729*</i>)	557

-Desilting of canals and water courses in Okara (<i>Question No. 1279*</i>)	563

	PAGE
NO.	
-Desilting of canals of district Okara (<i>Question No. 1556*</i>)	
-Desilting of Lahore Canal from Jallo Morr to Mohlanwal (<i>Question No. 1503*</i>)	544
-Details about control over damp and salinity of land due to Greater Thal Canal Phase-III (<i>Question No. 2859*</i>)	589
-Details about model study in Irrigation Research Institute (<i>Question No. 1360*</i>)	529
-Details about offices of Irrigation Department and number of canals, Rajbahs and minors in district Chiniot and recommended water thereof (<i>Question No. 1461*</i>)	559
-Expenditures incurred upon lining of distributaries in district Sahiwal (<i>Question No. 2059*</i>)	571
-Expenditures incurred upon upgradation of Islam Barrage, Bahawalpur (<i>Question No. 2905*</i>)	590
-Fixing of fences at bridge over Upper Jhelum Canal in PP-34, tehsil Sara-e-Alamgir, Gujrat (<i>Question No. 2176*</i>)	573
-Funds provided by Asian Development Bank for Mega Projects of Irrigation (<i>Question No. 802</i>)	597
-Government steps for control over production of unhygienic crops from polluted water in Gujranwala division (<i>Question No. 1830*</i>)	568
-Government steps for control over floods (<i>Question No. 2730*</i>)	587
-Illegal occupants over residences of Irrigation Department in Faisalabad (<i>Question No. 560</i>)	592
-Metalling of Rajbahs in PP-229, Vehari (<i>Question No. 1608*</i>)	566
-Number of employees for taking care of canals in Okara (<i>Question No. 1560*</i>)	565
-Number of employees of Irrigation Research Institute and budget thereof (<i>Question No. 1896*</i>)	570
-Number of offices and employees of Irrigation Department in district Kasur (<i>Question No. 2662*</i>)	584
-Number of rain drains in Lahore (<i>Question No. 675</i>)	594
-Number of vacant posts under Chief Engineer Canal Irrigation Multan and details about recruitment under Rule 17-A (<i>Question No. 2564*</i>)	583
-Offices and machinery of Irrigation Department in Faisalabad (<i>Question No. 1464*</i>)	562
-Provincial water policy for better use of water (<i>Question No. 2359*</i>)	575
-Reducing the size of outlets of canals in Khanewal (<i>Question No. 2016*</i>)	553
-Reinstatement of sanctioned water of Hakrra branch canal, district Bahawalnagar (<i>Question No. 788</i>)	595
-Repair and construction of canal bridge near Ameer Atejeka Okara (<i>Question No. 2194*</i>)	555
-Repair and construction of embankment in Mouza Hero Jampur (<i>Question No. 1414*</i>)	535
-Steps taken for supply of canal water up to tails in district	579

	PAGE
	NO.
Rahim Yar Khan (<i>Question No. 2364*</i>)	548
-Steps taken for saving flood water (<i>Question No. 1584*</i>)	
-Utilization of land of Irrigation Department in Faisalabad (<i>Question No. 561</i>)	592
J	
JALIL AHMED, MIAN	
question REGARDING-	
-Number of Government educational institutions in PP-139 Sheikhupura (<i>Question No. 1581*</i>)	824
JAVED KAUSAR, MR.	
report (<i>LAID IN THE HOUSE</i>) REGARDING-	477
-The Punjab Public Partnership Bill 2019 (Bill No. 30 of 2019)	
K	
KANWAL PERVAIZ CH, MS.	
questions REGARDING-	477, 996
-CONTROL OVER CULTIVATION OF VEGETABLES FROM DIRTY WATER IN LAHORE (<i>QUESTION NO. 1596*</i>)	757
-Decoration and maintenance of Diwar-e-Musawari in Shahi Qila, Lahore (<i>Question No. 622</i>)	866
-Funds allocated for construction of school buildings during 2018-19 (<i>Question No. 604</i>)	722 824
-Installation of water filtration plants in UCs of Lahore (<i>Question No. 1978*</i>)	594
-Number of private schools in Lahore (<i>Question No. 1586*</i>)	872
-Number of rain drains in Lahore (<i>Question No. 675</i>)	
-Officers working on deputation in Punjab Curriculum Text Book Board (<i>Question No. 773</i>)	718
-Utilization of development funds since June 2018 by Local Government Department (<i>Question No. 1977*</i>)	
KHADIJA UMER, MS.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Increase in dangerous buildings in Lahore	612
MOTION regarding-	
-Suspension of rules for presentation of a resolution	601
question REGARDING-	

	PAGE
	NO.
-Construction and repair of streets No. 2 & 4 of Shadman Colony district Kasur (<i>Question No. 2272*</i>)	739
Resolution REGARDING-	602
-CONDEMNATION OF BLASPHEMY OF THE HOLY QURAN IN NORWAY	
KHALID MEHMOOD BABAR, MALIK	
questions REGARDING-	
-Downgrading of Government Girls High School Hatheji Town, Bahawalpur (<i>Question No. 1780*</i>)	842
-Establishment of Agriculture University in Bahawalpur (<i>Question No. 2024*</i>)	1004
-Number of high schools in PP251, Bahawalpur (<i>Question No. 1892*</i>)	847
KHALIL TAHIR SINDHU, MR.	
BILL (<i>Discussed upon</i>)-	
-The Punjab Public Private Partnership Bill 2019	628
DISCUSSION On-	
-Price control	512
MOTION regarding-	
-Suspension of rules for presentation of a resolution	779
point of order REGARDING-	988
-Aggression against MPAs during attendance in court	
Resolution REGARDING-	780
-Demand for repatriating Edward College Peshawar to the concerned church	
L	
LIAQAT ALI, MR.	
question REGARDING-	929
-Details about Kingra to Sialkot road (<i>Question No. 1188*</i>)	
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	
-Charging Adda fee from buses at General Bus Stand Lahore (<i>Question No. 1857*</i>)	710
-Cleanliness of filth depot near Fateh Garh dispensary Hameedpura Road, Lahore (<i>Question No. 2343*</i>)	742
	737

	PAGE
NO.	
-Cleanliness of historical plate of zam zam gun fixed at Istambol Chowk Mall Road Lahore (<i>Question No. 2190*</i>)	745
-Cleanliness in PP-148 and 153 Lahore (<i>Question No. 512</i>)	732
-Construction and repair of roads of PP-150, Lahore (<i>Question No. 1566*</i>)	739
-Construction and repair of streets No. 2 & 4 of Shadman Colony district Kasur (<i>Question No. 2272*</i>)	749
-Contract between Rachar Mill and M.C Sahiwal (<i>Question No. 522</i>)	757
-Decoration and maintenance of Diwar-e-Musawari in Shahi Qila, Lahore (<i>Question No. 622</i>)	760
-Development works of Municipal Committee, PP-264, Rahim Yar Khan (<i>Question No. 663</i>)	699
-Dilapidation of roads of UCs No. 265 and 266 Lahore (<i>Question No. 1460*</i>)	726
-Draining of sewerage water of Municipal Committee Ladhe Wala Warraich into Rajbah Qila Mian Singh (<i>Question No. 2232*</i>)	750
-Ejectment of buffalos from Ali Raza Ahad U.C, Lahore (<i>Question No. 526</i>)	702
-Ejectment of heads of cattle from Aziz Bhati Town, Lahore (<i>Question No. 1722*</i>)	705
-Encroachments in Aziz Bhati Town, Fateh Garh and Muslimabad, Lahore (<i>Question No. 1723*</i>)	731
-Faisalabad Waste Management Company (<i>Question No. 1547*</i>)	747
-Heaps of waste in front of Government College Baghbanpura Lahore (<i>Question No. 515</i>)	746
-Heaps of waste in front of Zaryab Primary School UC No. 129, Lahore (<i>Question No. 514</i>)	746
-Hurdles in traffic flow due to hawkers in Lahore (<i>Question No. 513</i>)	750
-Illegal occupants over Mahi Shah Graveyard Sahiwal (<i>Question No. 523</i>)	738
-Improper drainage of sewerage water of Municipal Committee Qila Didar Singh, Gujranwala (<i>Question No. 2233*</i>)	743
-Installation of street lights out of marriage halls in Moon Market Gulshan Ravi, Lahore (<i>Question No. 172</i>)	730
-Installation of water filtration plant in tehsil Jampur (<i>Question No. 1523*</i>)	722
-Installation of water filtration plants in UCs of Lahore (<i>Question No. 1978*</i>)	752
-Killing of street dogs in PP-185, Okara (<i>Question No. 545</i>)	760
-New projects included in budget of Local Governments for the year 2019-20 (<i>Question No. 774</i>)	755
-Number of employees of District Council Sahiwal and salaries thereof (<i>Question No. 587</i>)	748
-Number of employees of Solid Waste Management Sahiwal and expenditures thereof (<i>Question No. 519</i>)	740
-Number of fire fighting vehicles with Rahim Yar Khan Fire Brigade (<i>Question No. 2300*</i>)	734
-Payment of dues to retired employees of Municipal Committee Sara-e-Alamgeer (<i>Question No. 2135*</i>)	754
-Ponds of waste water in villages of PP-72, Sargodha (<i>Question No. 577</i>)	741
-Purchase of machinery and other articles by solid waste	

	PAGE
	NO.
Management Gujranwala (<i>Question No. 2334*</i>)	739
-Recruitment of employees in Municipal Committee Jampur, Rajanpur (<i>Question No. 2270*</i>)	733
-Removal of solid waste from Moti Bazar Gulberg-III, Lahore (<i>Question No. 1816*</i>)	753
-Re occupation by influential persons over state land in village Kamar Mashani N.A 95, Mianwali (<i>Question No. 565</i>)	709
-Soling of entrance way of Dhari Bhatian Nankana Sahib (<i>Question No. 1730*</i>)	693
-Throwing waste in Shah Gohar Park graveyard (<i>Question No. 1355*</i>)	758
-Ticketing for visit of Sheesh Mehal in Shahi Qila, Lahore (<i>Question No. 633</i>)	718
-Utilization of development funds since June 2018 by Local Government Department (<i>Question No. 1977*</i>)	744
-Water filtration plants in villages of Okara (<i>Question No. 291</i>)	
M	
MAHMOOD UL HAQ, MR.	
question REGARDING-	927
-Details about Nankana Sahib to Feroz Wattwan road (<i>Question No. 839*</i>)	
MEHWISH SULTANA, MS.	
BILLS (<i>Discussed upon</i>)-	
-The Punjab Public Private Partnership Bill 2019	631
-The University of Mianwali Bill 2019	642,659,668
question REGARDING-	575
-Provincial water policy for better use of water (<i>Question No. 2359*</i>)	
MINISTER FOR AGRICULTURE	
-See under Nauman Ahmad Langrial, Malik	
MINISTER FOR COLONIES	
-See under Fayaz-ul-Hasan Chohan, Mr.	
MINISTER FOR COMMUNICATION & WORKS	
-See under Muhammad Asif Nakai, Sardar	
MINISTER FOR FOOD	
-See under Samiullah Chaudhary, Mr.	
MINISTER FOR HIGHER EDUCATION ADDITIONAL CHARGE OF PUNJAB INFORMATION AND TECHNOLOGY BOARD	
-See under Yasir Humayun, Mr.	
MINISTER FOR IRRIGATION	
-See under Muhammad Mohsin Leghari, Mr.	
MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS, SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL	
-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.	

	PAGE NO.
MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTH AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION	
-See under Yasmin Rashid, Ms.	
MINISTER FOR PUBLIC PROSECUTION	
-See under Zaheer Ud Din, Ch.	
MINISTER FOR SCHOOL EDUCATION	
-See under Murad Raas, Mr.	
MINISTER FOR TRANSPORT	
-See under Muhammad Jahanzaib Khan Khichi, Mr.	
MOHAMMAD IQBAL, CHAUDHARY	
DISCUSSION On-	
-Price control	517
MOHAMMAD IQBAL KHAN, RANA	
point of order REGARDING-	987
-Aggression against MPAs during attendance in court	
MOMINA WAHEED, MS.	
Call attention Notice REGARDING-	607
-DEATH OF 35 YEARS OLD MAN DUE TO CUTTING NECK BY KITE STRING IN LAHORE	589
questions REGARDING-	590
-Details about control over damp and salinity of land due to Greater Thal Canal Phase-III (<i>Question No. 2859*</i>)	960
-Expenditures incurred upon upgradation of Islam Barrage, Bahawalpur (<i>Question No. 2905*</i>)	
report (LAI D IN THE HOUSE) REGARDING-	
-The Punjab Probation and Parole Service Bill 2019 (Bill No. 32 of 2019)	
MOTIONS regarding-	
-Permission to suspend the rules	970
-Suspension of rules for immediate consideration of private partnership Bill 2019	618
-Suspension of rules for presentation of a resolution	601, 603, 779
MUHAMMAD ABDULLAH WARRAICH, MR.	
question REGARDING-	849
-Increase in prices of syllabus books (<i>Question No. 2202*</i>)	
MUHAMMAD AFZAL, MR.	
question REGARDING-	860
-Number of schools in Bahawalpur division (<i>Question No. 480</i>)	

	PAGE NO.
MUHAMMAD AFZAL, RANA	
question REGARDING-	
-Vacancies of class IV employees in Schools Education Department, district Sialkot (<i>Question No. 403</i>)	854
MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK	
questions REGARDING-	943
-Construction of Depalpur road from Khudian Khas to Kasur (<i>Question No. 1652*</i>)	584
-Number of offices and employees of Irrigation Department in district Kasur (<i>Question No. 2662*</i>)	555
-Repair and construction of canal bridge near Ameer Atejeka Okara (<i>Question No. 2194*</i>)	999
-Subsidy upon sunflower and cotton seed (<i>Question No. 1740*</i>)	
MUHAMMAD ARSHAD, MR.	
question REGARDING-	
-Reinstatement of sanctioned water of Hakrra branch canal, district Bahawalnagar (<i>Question No. 788</i>)	595
MUHAMMAD ARSHAD CHAUDHARY, MR.	
question REGARDING-	
-Payment of dues to retired employees of Municipal Committee Sara-e-Alamgeer (<i>Question No. 2135*</i>)	734
MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.	
questions REGARDING-	1023
-AGRICULTURAL FARMS AND CROPS CULTIVATED IN SAHIWAL (QUESTION NO. 575)	864
-Appointment of permanent and temporary teachers in Schools Education Department (<i>Question No. 571</i>)	835 799
-Checking of Girls schools by male AEOs and DEOs (<i>Question No. 1678*</i>)	749
-Construction of Ravi Campus in DPS Sahiwal (<i>Question No. 1315*</i>)	571
-Contract between Rachar Mill and M.C Sahiwal (<i>Question No. 522</i>)	573
-Expenditures incurred upon lining of distributaries in district Sahiwal (<i>Question No. 2059*</i>)	933
-Fixing of fences at bridge over Upper Jhelum Canal in PP-34, tehsil Sara-e-Alamgir, Gujrat (<i>Question No. 2176*</i>)	750
-Funds allocated for Qutab Shahana Sarwar Chowk to Multan road bypass Sahiwal (<i>Question No. 1443*</i>)	755

	PAGE
	NO.
-Illegal occupants over Mahi Shah Graveyard Sahiwal (<i>Question No. 523</i>)	748
-Number of employees of District Council Sahiwal and salaries thereof (<i>Question No. 587</i>)	863
-Number of employees of Solid Waste Management Sahiwal and expenditures thereof (<i>Question No. 519</i>)	865
-Policy of transfer of widow and divorced lady teachers (<i>Question No. 570</i>)	
-Sanctioned posts of class IV employees for primary schools (<i>Question No. 596</i>)	
MUHAMMAD ASHRAF KHAN RIND, MR. (<i>Parliamentary Secretary for Irrigation</i>)	
Answer to the question REGARDING-	
-Details about model study in Irrigation Research Institute (<i>Question No. 1360*</i>)	530
MUHAMMAD ASIF NAKAI, SARDAR (<i>Minister for Communication & Works</i>)	
Answers to the questions REGARDING-	
-Buildings of schools and colleges constructed in Gujranwala since 2016 (<i>Question No. 1585*</i>)	937
-Completion of Bado Malhi to Shamsabad road Narowal (<i>Question No. 1611*</i>)	939
-Construction of Depalpur road from Khudian Khas to Kasur (<i>Question No. 1652*</i>)	944
-Construction of dilapidated roads in tehsil Shujabad Multan (<i>Question No. 527</i>)	954
-Construction of Ganjiani to Sardar Shah road Bahawalnagar (<i>Question No. 1395*</i>)	932
-Construction of Nain Sukh Jarranwala and Sagian bypass road Sheikhpura (<i>Question No. 1487*</i>)	936
-Construction of road from Chak No. 94/15-L to Mian Channu (<i>Question No. 1696*</i>)	949
-Construction of road from Chak No. 129/15-L to Mian Channu to Canal to Lower Bari Doab bridge Gullanwala (<i>Question No. 566</i>)	957
-Construction of road from Katha Sughral to Mouza Nalali North Khushab (<i>Question No. 1389*</i>)	931
-Construction of road from Kot Momin to Chowki Bhagtanwala (<i>Question No. 1451*</i>)	935
-Creation of U-turn on G.T road in Gujranwala city (<i>Question No. 1647*</i>)	943
-Details about Gaggu project Vehari (<i>Question No. 1604*</i>)	938
-Details about Head Faqirian to Mandi Bahaiddin road (<i>Question No. 1120*</i>)	929
-Details about Jampur bypass road (<i>Question No. 439</i>)	952
-Details about Kingra to Sialkot road (<i>Question No. 1188*</i>)	929
-Details about making Chichawatni to Jhang road via Toba Tek Singh	945

	PAGE
	NO.
dual (<i>Question No. 1653*</i>)	927
-Details about Nankana Sahib to Feroz Wattwan road (<i>Question No. 839*</i>)	
-Details about Shujabad to Basti Malook road Multan (<i>Question No. 1400*</i>)	933
-Establishment, income and expenses of Ring Road Authority (<i>Question No. 564</i>)	955
-Funds allocated for Qutab Shahana Sarwar Chowk to Multan road bypass Sahiwal (<i>Question No. 1443*</i>)	934
-Legal status of toll plaza on Ferozpur road Lahore to Kasur (<i>Question No. 1632*</i>)	941
-Making Depalpur to Okara road dual (<i>Question No. 431</i>)	950
-Repair and construction of Akbar Noor Shah road Okara (<i>Question No. 1362*</i>)	930
-Repair and construction of Chak No. 109/15-L Rasala Road Khanewal (<i>Question No. 1694*</i>)	948
-Repair and construction of Hafizabad to Gujranwala road (<i>Question No. 1662*</i>)	947
-Repair and construction of roads in PP-185 Okara (<i>Question No. 625*</i>)	926
-Repair and construction of roads in PP-185 Okara (<i>Question No. 436</i>)	951
-Repair of dilapidated roads in PP-199 Sahiwal (<i>Question No. 595</i>)	958
-Repair of Mamu Kanjan to Tandlianwala road (<i>Question No. 517</i>)	952
-Repair of Depalpur road to Kasur (<i>Question No. 1633*</i>)	942
-Repair of roads and funds allocated in PP-120 Toba Tek Singh (<i>Question No. 1658*</i>)	947
-Roads constructed under Rural Programme in Sadiqabad in 2017-18 (<i>Question No. 594</i>)	957
-Theft of pools of lights at railway track fly over Changa Manga (<i>Question No. 1612*</i>)	940
-Vacancies of Baledars in Highway Department, district Rawalpindi (<i>Question No. 1109*</i>)	928
-Widening and repair of road from Adda Quarter stop DM road to Burewala Commander road PP-229 (<i>Question No. 1605*</i>)	939
MUHAMMAD AYUB KHAN, MR.	
questions REGARDING-	
-Details about making Chichawatni to Jhang road via Toba Tek Singh dual (<i>Question No. 1653*</i>)	945
-Repair of roads and funds allocated in PP-120 Toba Tek Singh (<i>Question No. 1658*</i>)	946
-Upgradation of schools in PP-120 Toba Tek Singh (<i>Question No. 1657*</i>)	834
MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. (<i>Minister for Law & Parliamentary Affairs, Social Welfare & Bait-ul-Maal</i>)	
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
-Abundance of encroachments in commercial markets of Model Town, Lahore	763

	PAGE
	NO.
-Increase in dangerous buildings in Lahore	612
-Increase in incidents of sexual abuse against innocent children and pornography	964
BILLS (Discussed upon)-	
-The Fort Munroe Development Authority (Amendment) Bill 2019	676
-The Punjab Animal Health Bill 2019	671
	625, 634
-THE PUNJAB PUBLIC PRIVATE PARTNERSHIP BILL 2019	878
	636,650,663,666,670
-The Punjab Sentencing Bill 2019	959
-The University of Mianwali Bill 2019	608
Call attention Notices REGARDING-	609
-Death of Police constable by firing of drug sellers in Sargodha	
	692
-DEATH OF 35 YEARS OLD MAN DUE TO CUTTING THROAT BY KITE STRING IN LAHORE	
-Murder after rape of a maid in Sheikhpura	972
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-	973
-The Punjab Prohibition and Parole Service Bill 2019 (Bill No. 32 of 2019)	
EXTENSION IN VALIDITY PERIOD OF ORDINANCES-	976
-The Agricultural Marketing Regulatory Authority (Amendment) Ordinance 2019 (XIV of 2019)	974
-The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2019 (XV of 2019)	
-The Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2019 (XVII of 2019)	618
-The Punjab Villages Panchayats and Neighborhood Council (Amendment) Ordinance 2019 (XVII of 2019)	990
MOTION regarding-	613
-Suspension of rules for immediate consideration of private partnership Bill 2019	614
point of order REGARDING-	
-Aggression against MPAs during attendance in court	616
reports (LAID IN THE HOUSE) REGARDING-	
-Annual report of Ombudsman Punjab for the year 2017	
-Appropriation Accounts of Government of the Punjab for the financial year 2016-17	977
-Audit report on the Accounts of C&W, HUD & PHE, Irrigation, LG&CD Departments & BISE, Rawalpindi Government of the Punjab for the audit year 2017-18	614

	PAGE
	NO.
	977
-Audit report on the Accounts of C&W, HUD & PHE, Irrigation, LG&CD Departments and Infrastructure Development Authority Punjab (IDAP) Government of the Punjab (North) for the audit year 2018-19	977
-Audit report on the Accounts of Cattle Market Management Companies of Lahore, Gujranwala, Rawalpindi & Sargodha Divisions for the audit year 2016-17	617
-Audit report on the Accounts of Disaster Management Organizations, Punjab for the year 2017-18	977
-Audit report on the Accounts of Public Sector Companies Government of the Punjab for the Audit year 2017-18 (Vol-II)	877
-Audit report on the Accounts of Public Sector Companies (Vol-III) Government of the Punjab for the Audit year 2017-18	615
-Audit report on the Accounts of Revenue Receipts of Government of the Punjab for the Audit year 2017-18	616
-Audit reports of some departments and projects of Government of the Punjab	615
-Financial statement of the Government of the Punjab for financial year 2016-17	770
-Special audit Report on the Accounts of District Police Officer Gujrat, Home Department, Government of the Punjab for the Audit year 2016-17	606
-Special audit Report on the record of Chief Metropolitan Planner & Chief Town Planner, UD-Wing LDA, Lahore, HUD & PHE Department, Lahore, Government of the Punjab for the year 2014	781
Resolutions REGARDING-	
-Demand for legislation for not to receive charges from families of the persons deceased in hospitals	
-Demand for naming Dera Ghazi Khan Institute of Cardiology as Fateh Muhammad Buzdar	
-Demand for repatriating Edward College Peshawar to the concerned church	
MUAHMMAD FAISAL KHAN NIAZI, MR.	
questions REGARDING-	
-Completion of project of upgrading Umar Khan Rajbah, Mianwali and budget thereof (<i>Question No. 2225*</i>)	574
-Number of vacant posts under Chief Engineer Canal Irrigation Multan and details about recruitment under Rule 17-A (<i>Question No. 2564*</i>)	583
-Offices and vacancies of Agriculture Department in district Khanewal (<i>Question No. 2685*</i>)	1012
-Re occupation by influential persons over state land in village Kamar Mashani N.A 95, Mianwali (<i>Question No. 565</i>)	753
MUHAMMAD JAHANZAIB KHAN KHICHI, MR. (Minister for Transport)	

	PAGE
	NO.
	766
Resolution REGARDING-	
-Demand for communizing citizens above 65 from transport fare	
MUHAMMAD JAMIL, MR.	
questions REGARDING-	
-Action against officers involved in canal water theft in canal division Sadaqia Fordwah and Hakrra, district Bahawalnagar (<i>Question No. 2410*</i>)	580
-Construction of Ganjiani to Sardar Shah road Bahawalnagar (<i>Question No. 1395*</i>)	932
MUHAMMAD LATASUB SATTI, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Grant of Hard Area Allowance to teachers posted in hill areas (<i>Question No. 1485*</i>)	807
-Number of high schools and teachers in Rawalpindi (<i>Question No. 1486*</i>)	809
MUHAMMAD MOHSIN LEGHARI, MR. (Minister for Irrigation)	
Answers to the questions REGARDING-	
-Action against officers involved in canal water theft in canal division Sadaqia Fordwah and Hakrra, district Bahawalnagar (<i>Question No. 2410*</i>)	581 591
-Benefits of Dhaducha Dam Rawalpindi (<i>Question No. 3045*</i>)	591
-Benefits of Ghabir Dam Chakwal (<i>Question No. 3044*</i>)	
-Completion of project of upgrading Umar Khan Rajbah, Mianwali and budget thereof (<i>Question No. 2225*</i>)	574
-Construction and cleanliness of Qila Mian Singh Minor Gujranwala (<i>Question No. 626</i>)	594 587
-Construction of small dams by Punjab Government (<i>Question No. 2729*</i>)	557
-Desilting of canals and water courses in Okara (<i>Question No. 1279*</i>)	564
-Desilting of canals of district Okara (<i>Question No. 1556*</i>)	545
-Desilting of Lahore Canal from Jallo Morr to Mohlanwal (<i>Question No. 1503*</i>)	
-Details about control over damp and salinity of land due to Greater Thal Canal Phase-III (<i>Question No. 2859*</i>)	590
-Details about offices of Irrigation Department and number of canals, Rajbahs and minors in district Chiniot and recommended water thereof (<i>Question No. 1461*</i>)	559
-Expenditures incurred upon lining of distributaries in district Sahiwal (<i>Question No. 2059*</i>)	572
-Expenditures incurred upon upgradation of Islam Barrage, Bahawalpur (<i>Question No. 2905*</i>)	590
-Fixing of fences at bridge over Upper Jhelum Canal in PP-34, tehsil Sara-e-Alamgir, Gujrat (<i>Question No. 2176*</i>)	573
-Funds provided by Asian Development Bank for Mega Projects of Irrigation (<i>Question No. 802</i>)	597

	PAGE
	NO.
-Government steps for control over production of unhygienic crops from polluted water in Gujranwala division (<i>Question No. 1830*</i>)	569
-Government steps for control over floods (<i>Question No. 2730*</i>)	588
-Illegal occupants over residences of Irrigation Department in Faisalabad (<i>Question No. 560</i>)	592
-Metalling of Rajbahs in PP-229, Vehari (<i>Question No. 1608*</i>)	567
-Number of employees for taking care of canals in Okara (<i>Question No. 1560*</i>)	566
-Number of employees of Irrigation Research Institute and budget thereof (<i>Question No. 1896*</i>)	570
-Number of offices and employees of Irrigation Department in district Kasur (<i>Question No. 2662*</i>)	585
-Number of rain drains in Lahore (<i>Question No. 675</i>)	595
-Number of vacant posts under Chief Engineer Canal Irrigation Multan and details about recruitment under Rule 17-A (<i>Question No. 2564*</i>)	583
-Offices and machinery of Irrigation Department in Faisalabad (<i>Question No. 1464*</i>)	562
-Provincial water policy for better use of water (<i>Question No. 2359*</i>)	575
-Reducing the size of outlets of canals in Khanewal (<i>Question No. 2016*</i>)	554
-Reinstatement of sanctioned water of Hakrra branch canal, district Bahawalnagar (<i>Question No. 788</i>)	596
-Repair and construction of canal bridge near Ameer Atejeka Okara (<i>Question No. 2194*</i>)	555
-Repair and construction of embankment in Mouza Hero Jampur (<i>Question No. 1414*</i>)	536
-Steps taken for supply of canal water up to tails in district Rahim Yar Khan (<i>Question No. 2364*</i>)	580
-Steps taken for saving flood water (<i>Question No. 1584*</i>)	549
-Utilization of land of Irrigation Department in Faisalabad (<i>Question No. 561</i>)	593
MUHAMMAD MUNEEB SULTAN CHEEMA, MR.	
Resolution REGARDING-	
-Demand for making uniforms, books and note books of private schools available from open market	768
MUHAMMAD NADEEM QURESHI, MR. (<i>Parliamentary Secretary for Information & Culture</i>)	
DISCUSSION On-	
-Price control	505
MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR, MR.	
questions REGARDING-	952
-Repair of Mamu Kanjan to Tandlianwala road (<i>Question No. 517</i>)	861
-Upgradation of schools in PP-104 Faisalabad (<i>Question No. 535</i>)	

	PAGE
	NO.
	774
Resolution REGARDING-	
-Demand for making sugar mills to pay price of sugarcane to farmers immediately	
MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.	
questions REGARDING-	
-Construction of dilapidated roads in tehsil Shujabad Multan	953
(<i>Question No. 527</i>)	825
-Details about CEO District Education Authority (<i>Question No. 1616*</i>)	750
-Ejectment of buffalos from Ali Raza Ahad U.C, Lahore (<i>Question No. 526</i>)	592
-Illegal occupants over residences of Irrigation Department in Faisalabad (<i>Question No. 560</i>)	1028
-INSTITUTIONS AFFILIATED WITH AGRICULTURE UNIVERSITY FAISALABAD	1000
AND DETAILS ABOUT RESEARCH AND BUDGET THEREOF (<i>QUESTION NO. 669</i>)	826
-Number of campuses of Agriculture University Faisalabad in other cities (<i>Question No. 1743*</i>)	570
-Number of Danish Schools in the province and appointment of teacher therein (<i>Question No. 1617*</i>)	1022
-Number of employees of Irrigation Research Institute and budget thereof (<i>Question No. 1896*</i>)	562
-Number of students, class and departments in Agriculture University Faisalabad (<i>Question No. 559</i>)	592
-Offices and machinery of Irrigation Department in Faisalabad (<i>Question No. 1464*</i>)	
-Utilization of land of Irrigation Department in Faisalabad (<i>Question No. 561</i>)	
MUHAMMAD TOUFEEQ BUTT, MR.	
point of order REGARDING-	986
-Aggression against MPAs during attendance in court	
question REGARDING-	593
-Construction and cleanliness of Qila Mian Singh Minor Gujranwala (<i>Question No. 626</i>)	
MUHAMMAD WARIS SHAD, MR.	
BILLS (<i>Discussed upon</i>)-	
-The Punjab Public Private Partnership Bill 2019	626, 630
-The University of Mianwali Bill 2019	638,647,653,662,665
MOTION regarding-	
-Suspension of rules for immediate consideration of private partnership	

	PAGE
Bill 2019	618
questions REGARDING-	
-Basic facilities and funds allocated for schools of Khushab for the year 2018-19 (<i>Question No. 468</i>)	858
-Construction and winding of roads in PP-84 Khushab (<i>Question No. 1236*</i>)	911
-Details about roads in district Khushab (<i>Question No. 1144*</i>)	897
MUHAMMAD YASIN AMIR, MR.	
point of order REGARDING-	989
-Aggression against MPAs during attendance in court	
QUORUM-	
-Indication of quorum of the House during sitting held on 29 th November, 2019	997
MUHAMMAD YOUSAF, MR.	
questions REGARDING-	937
-Details about Gaggu project Vehari (<i>Question No. 1604*</i>)	566
-Metalling of Rajbahs in PP-229, Vehari (<i>Question No. 1608*</i>)	
-Widening and repair of road from Adda Quarter stop DM road to Burewala Commander road PP-229 (<i>Question No. 1605*</i>)	938
MUNAWAR HUSSAIN, RANA	
question REGARDING-	
-Details about roads constructed in PP-79 Sargodha in the year of 2018-19 (<i>Question No. 1254*</i>)	915
MUNEEB-UL-HAQ, MR	
questions REGARDING-	557
-Desilting of canals and water courses in Okara (<i>Question No. 1279*</i>)	563
-Desilting of canals of district Okara (<i>Question No. 1556*</i>)	
-Installation of solar panels in schools of PP-189 Okara (<i>Question No. 1570*</i>)	823
-Repair and construction of G.T Road Okara (<i>Question No. 1259*</i>)	921
MUNIRA YAMIN SATTI, MS.	
question REGARDING-	
-Vacancies of Baledars in Highway Department, district Rawalpindi (<i>Question No. 1109*</i>)	928
MURAD RAAS, MR. (Minister for School Education)	
Answers to the questions REGARDING-	
-Action against private schools charging extra fee during 2018	868
	854

	PAGE
NO.	
(Question No. 653)	
-Allocation of funds for Girl Guides and Boy Scouts (Question No. 337)	865
-Appointment of permanent and temporary teachers in Schools Education Department (Question No. 571)	859
-Basic facilities and funds allocated for schools of Khushab for the year 2018-19 (Question No. 468)	858
-Boundary walls and basic facilities in schools of PP-185, Okara (Question No. 466)	836
-Checking of Girls schools by male AEOs and DEOs (Question No. 1678*)	799
-Construction of Ravi Campus in DPS Sahiwal (Question No. 1315*)	826
-Details about CEO District Education Authority (Question No. 1616*)	848
-Details about Government City High School Mian Meer Pind Upper Mall, Lahore (Question No. 1985*)	840
-Details about Punjab Text Book Board and Board of Governors thereof (Question No. 1767*)	842
-Downgrading of Government Girls High School Hatheji Town, Bahawalpur (Question No. 1780*)	870
-Establishment of Schools Councils and their budget allocated for 2019-20 (Question No. 758)	867
-Funds allocated for construction of school buildings during 2018-19 (Question No. 604)	807
-Grant of Hard Area Allowance to teachers posted in hill areas (Question No. 1485*)	860
-Implementation the same educational syllabus in the Punjab (Question No. 472)	849
-Increase in prices of syllabus books (Question No. 2202*)	834
-Installation of solar panels in schools and staff for their care (Question No. 1649*)	820
-Installation of solar panels in schools of PP-150 (Question No. 1583*)	823
-Installation of solar panels in schools of PP-189 Okara (Question No. 1570*)	868
-Installation of solar panels in schools of PP-72 Sargodha (Question No. 632)	813
-Installation of solar panels in schools of PP-185, tehsil Depalpur (Question No. 1571*)	843
-Non availability of facilities in girls schools of PP-209, district Khanewal (Question No. 1785*)	805
-Non regularization of English Teacher in Khanewal (Question No. 1425*)	851
-Number and upgradation of schools/colleges in Sohawa, Jhelum (Question No. 2421*)	827
-Number of Danish Schools in the province and appointment of teacher therein (Question No. 1617*)	839
-Number of Girls High Schools and posting of Headmistresses in district Chiniot (Question No. 1749*)	796
	869

	PAGE
NO.	
-Number of Girls High Schools in district Rajanpur (<i>Question No. 1215*</i>)	
-Number of Girls Schools without boundary walls (<i>Question No. 667</i>)	824
-Number of Government educational institutions in PP-139 Sheikhupura (<i>Question No. 1581*</i>)	809
-Number of high schools and teachers in Rawalpindi (<i>Question No. 1486*</i>)	847
-Number of high schools in PP251, Bahawalpur (<i>Question No. 1892*</i>)	829
-Number of Higher Secondary Schools and teachers in PP-175, Kasur (<i>Question No. 1635*</i>)	846
-Number of primary schools in district Lahore (<i>Question No. 1860*</i>)	825
-Number of private schools in Lahore (<i>Question No. 1586*</i>)	853
-Number of schools and missing facilities in PP-290, Dera Ghazi Khan (<i>Question No. 315</i>)	860
-Number of schools in Bahawalpur division (<i>Question No. 480</i>)	837
-Number of schools in district Multan (<i>Question No. 1689*</i>)	863
-Number of schools in Lahore and facilities therein (<i>Question No. 547</i>)	831
-Number of schools in PP-175 Kasur (<i>Question No. 1636*</i>)	845
-Number of schools in PP-72 Sargodha and basic facilities therein (<i>Question No. 1841*</i>)	792
-Number of unregistered schools in Jampur (<i>Question No. 1159*</i>)	873
-Officers working on deputation in Punjab Curriculum Text Book Board (<i>Question No. 773</i>)	864
-Policy of transfer of widow and divorced lady teachers (<i>Question No. 570</i>)	844
-Posting of Headmasters in schools of PP-264, Rahim Yar Khan (<i>Question No. 1810*</i>)	832
-Regularization of contract employees of Schools Education Department, Khanewal (<i>Question No. 1648*</i>)	866
-Sanctioned posts of class IV employees for primary schools (<i>Question No. 596</i>)	857
-Schools in PP-264, Rahim Yar Khan (<i>Question No. 460</i>)	861
-Upgradation of schools in PP-104 Faisalabad (<i>Question No. 535</i>)	835
-Upgradation of schools in PP-120 Toba Tek Singh (<i>Question No. 1657*</i>)	828
-Utilization of funds of Education Authorities by Schools Education Department (<i>Question No. 1629*</i>)	855
-Vacancies of class IV employees in Schools Education Department, district Sialkot (<i>Question No. 403</i>)	862
-Vacant posts in Primary Schools of PP-117 Faisalabad and start of Middle class (<i>Question No. 536</i>)	
MUZAFFER ALI SHEIKH, MR.	
question REGARDING-	
-Repair and construction of Hafizabad to Gujranwala road (<i>Question No. 1662*</i>)	947

PAGE

NO.

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-

-22 nd November, 2019	472
-25 th November, 2019	528
-26 th November, 2019	688
-27 th November, 2019	790
-28 th November, 2019	890
-29 th November, 2019	984

NASEER AHMAD, MR.

question REGARDING-

-Issuance of NOC for establishment of industrial zone at agricultural land (<i>Question No. 565*</i>)	474, 998

NAUMAN AHMAD LANGRIAL, MALIK (*Minister for Agriculture*)

Answers to the questions REGARDING-

	1024
-AGRICULTURAL FARMS AND CROPS CULTIVATED IN SAHIWAL (QUESTION NO. 575)	478, 996
	1017
-CONTROL OVER CULTIVATION OF VEGETABLES FROM DIRTY WATER IN LAHORE (QUESTION NO. 1596*)	1015
	1040
-CURRENT STATUS OF THE OFFICE OF FIELD ASSISTANT AGRICULTURE DEPARTMENT IN NOUGRAM DISTRICT JHELMUM (QUESTION NO. 3063*)	1041
	1004
	1007
-DETAILS ABOUT CHANGING OF JEANS OF SEEDS, PLANTS AND CROPS (QUESTION NO. 2898*)	1020
	1019
	1005
-DETAILS ABOUT INSPECTION OF MILLS UNDER THE COTTON INDUSTRIES STATISTICS ACT 1926 (QUESTION NO. 761)	1028
	474, 998
-Details about variety of gram crops (<i>Question No. 828</i>)	
-Establishment of Agriculture University in Bahawalpur (<i>Question No. 2024*</i>)	1000

	PAGE
	NO.
-Establishment of Research Centre for increase in production of cotton (<i>Question No. 2255*</i>)	1010
-Fine charged from sellers of spurious fertilizers (<i>Question No. 3149*</i>)	1022
-Fruit and vegetable market in city Dera Ghazi Khan (<i>Question No. 3127*</i>)	1013
-Funds granted to farmers under "Kisan Package" (<i>Question No. 2146*</i>)	1011
-INSTITUTIONS AFFILIATED WITH AGRICULTURE UNIVERSITY FAISALABAD	1009
AND DETAILS ABOUT RESEARCH AND BUDGET THEREOF (<i>QUESTION NO. 669</i>)	1003
-Issuance of NOC for establishment of industrial zone at agricultural land (<i>Question No. 565*</i>)	1018
-Number of campuses of Agriculture University Faisalabad in other cities (<i>Question No. 1743*</i>)	1030
-Number of offices and employees of Agriculture Department in PP-95, district Chiniot (<i>Question No. 2576*</i>)	1002
-Number of students, class and departments in Agriculture University Faisalabad (<i>Question No. 559</i>)	1008
-Offices and vacancies of Agriculture Department in district Khanewal (<i>Question No. 2685*</i>)	1016
-Offices of Agriculture Department in tehsil Mian Channu (<i>Question No. 2684*</i>)	1039 999
-Shifting of vegetable market out of Sangla Hill city, district Nankana Sahib (<i>Question No. 2551*</i>)	1013
-Start of BT Cotton project in the province (<i>Question No. 1865*</i>)	
-Step taken for gender Mainstream in Agriculture Department (<i>Question No. 3069*</i>)	
-Steps taken for increase in production of fruits and plantation of new gardens (<i>Question No. 719</i>)	
-Steps taken for control over sale of spurious pesticides and fertilizers (<i>Question No. 1748*</i>)	
-Steps taken for development of agriculture in district Lahore in 2018 (<i>Question No. 2423*</i>)	
-Steps taken for control over deceases of gram crops (<i>Question No. 2990*</i>)	
-Subsidy given to farmers for installation of tube wells and budget allocated for it for 2019-20 (<i>Question No. 749</i>)	
-Subsidy upon sunflower and cotton seed (<i>Question No. 1740*</i>)	
-Use of Modern Management System of water supply to farmers (<i>Question No. 2889*</i>)	
NAVEED ASLAM KHAN LODHI, MR.	
question REGARDING-	957
-Repair of dilapidated roads in PP-199 Sahiwal (<i>Question No. 595</i>)	

	PAGE NO.
NEELUM HAYAT MALIK, MS.	
question REGARDING-	
-Construction of road from Katha Sughral to Mouza Nalali North Khushab (<i>Question No. 1389*</i>)	931
NOTIFICATION of-	
-PROROGATION OF 16 TH SESSION OF 17 TH PROVINCIAL ASSEMBLY OF THE PUNJAB COMMENCED ON 18 TH NOVEMBER, 2019	1043
P	
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR COMMUNICATION & WORKS	
-See under Shahab-Ud-Din Khan, Mr.	
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR INFORMATION & CULTURE	
-SEE UNDER MUHAMMAD NADEEM QURESHI, MR.	
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR IRRIGATION	
-SEE UNDER MUHAMMAD ASHRAF KHAN RIND, MR.	
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT	
-See under Ahmad Khan, Mr.	

	PAGE NO.
points of order REGARDING-	985
-Aggression against MPAs during attendance in court	881
-Demand for making payment to farmers, starting crushing season and increase in price of sugarcane	873
-Demand to console and grant of financial assistance to the ailing artist Mr. Shoukat Ali	539
-Not to fail the students of dental and medical on VIVA basis	
Prorogation-	1043
-NOTIFICATION OF PROROGATION OF 16TH SESSION OF 17TH PROVINCIAL ASSEMBLY	
OF THE PUNJAB COMMENCED ON 18TH NOVEMBER, 2019	
	Q
questions REGARDING-	
AGRICULTURE DEPARTMENT-	1023
-AGRICULTURAL FARMS AND CROPS CULTIVATED IN SAHIWAL (QUESTION NO. 575)	477, 996
	1017
-CONTROL OVER CULTIVATION OF VEGETABLES FROM DIRTY WATER IN LAHORE (QUESTION NO. 1596*)	1015
	1040
-CURRENT STATUS OF THE OFFICE OF FIELD ASSISTANT AGRICULTURE DEPARTMENT IN NOUGRAM DISTRICT JHELM (QUESTION NO. 3063*)	1041
	1004
-DETAILS ABOUT CHANGING OF JEANS OF SEEDS, PLANTS AND CROPS (QUESTION NO. 2898*)	1007
	1019
-DETAILS ABOUT INSPECTION OF MILLS UNDER THE COTTON INDUSTRIES STATISTICS ACT 1926 (QUESTION NO. 761)	1018
	1005
-Details about variety of gram crops (Question No. 828)	1028
-Establishment of Agriculture University in Bahawalpur	474, 998

	PAGE
	NO.
(Question No. 2024*)	1000
-Establishment of Research Centre for increase in production of cotton (Question No. 2255*)	1010
-Fine charged from sellers of spurious fertilizers (Question No. 3149*)	1022
-Fruit and vegetable market in city Dera Ghazi Khan (Question No. 3127*)	1012
-Funds granted to farmers under "Kisan Package" (Question No. 2146*)	1011
-INSTITUTIONS AFFILIATED WITH AGRICULTURE UNIVERSITY FAISALABAD	1009
AND DETAILS ABOUT RESEARCH AND BUDGET THEREOF (QUESTION NO. 669)	1003
-Issuance of NOC for establishment of industrial zone at agricultural land (Question No. 565*)	1018
-Number of campuses of Agriculture University Faisalabad in other cities (Question No. 1743*)	1030
-Number of offices and employees of Agriculture Department in PP-95, district Chiniot (Question No. 2576*)	1002
-Number of students, class and departments in Agriculture University Faisalabad (Question No. 559)	1008
-Offices and vacancies of Agriculture Department in district Khanewal (Question No. 2685*)	1015
-Offices of Agriculture Department in tehsil Mian Channu (Question No. 2684*)	1038
-Shifting of vegetable market out of Sangla Hill city, district Nankana Sahib (Question No. 2551*)	999
-Start of BT Cotton project in the province (Question No. 1865*)	1013
-Step taken for gender Mainstream in Agriculture Department (Question No. 3069*)	936
-Steps taken for increase in production of fruits and plantation of new gardens (Question No. 719)	939
-Steps taken for control over sale of spurious pesticides and fertilizers (Question No. 1748*)	943
-Steps taken for development of agriculture in district Lahore in 2018 (Question No. 2423*)	953
-Steps taken for control over deceases of gram crops (Question No. 2990*)	911
-Subsidy given to farmers for installation of tube wells and budget allocated for it for 2019-20 (Question No. 749)	906
-Subsidy upon sunflower and cotton seed (Question No. 1740*)	932
-Use of Modern Management System of water supply to farmers (Question No. 2889*)	935
COMMUNICATION & WORKS DEPARTMENT-	901
-Buildings of schools and colleges constructed in Gujranwala since 2016 (Question No. 1585*)	

	PAGE
NO.	
-Completion of Bado Malhi to Shamsabad road Narowal (Question No. 1611*)	949
-Construction of Depalpur road from Khudian Khas to Kasur (Question No. 1652*)	956
-Construction of dilapidated roads in tehsil Shujabad Multan (Question No. 527)	894
-Construction and winding of roads in PP-84 Khushab (Question No. 1236*)	931
-Construction of Bucha Chattha to Harki road Gujranwala (Question No. 1209*)	935
-Construction of Ganjiani to Sardar Shah road Bahawalnagar (Question No. 1395*)	891
-Construction of Nain Sukh Jarranwala and Sagian bypass road Sheikhpura (Question No. 1487*)	909
-Construction of road from Bhera to Jhawrian Sargodha (Question No. 1170*)	942
-Construction of road from Chak No. 94/15-L to Mian Channu (Question No. 1696*)	937
-Construction of road from Chak No. 129/15-L to Mian Channu to Canal to Lower Bari Doab bridge Gullanwala (Question No. 566)	928
-Construction of road from Jhawrian to Shahpur, Sargodha (Question No. 1116*)	951
-Construction of road from Katha Sughral to Mouza Nalali North Khushab (Question No. 1389*)	929
-Construction of road from Kot Momin to Chowki Bhagtanwala (Question No. 1451*)	945
-Construction of road from Shahpur to Sahiwal district Sargodha (Question No. 1115*)	927
-Construction of road from Wazirabad to Kot Hara (Question No. 1210*)	915
-Creation of U-turn on G.T road in Gujranwala city (Question No. 1647*)	897
-Details about Gaggu project Vehari (Question No. 1604*)	932
-Details about Head Faqirian to Mandi Bahauddin road (Question No. 1120*)	933
-Details about Jampur bypass road (Question No. 439)	941
-Details about Kingra to Sialkot road (Question No. 1188*)	950
-Details about making Chichawatni to Jhang road via Toba Tek Singh dual (Question No. 1653*)	930
-Details about Nankana Sahib to Feroz Wattwan road (Question No. 839*)	
-Details about roads constructed in PP-79 Sargodha in the year of 2018-19 (Question No. 1254*)	948
-Details about roads in district Khushab (Question No. 1144*)	921
-Details about Shujabad to Basti Malook road Multan (Question No. 1400*)	947
-Establishment, income and expenses of Ring Road Authority (Question No. 564)	926
-Funds allocated for Qutab Shahana Sarwar Chowk to Multan road bypass Sahiwal (Question No. 1443*)	951
	957
	952
	942

	PAGE
NO.	
-Legal status of toll plaza on Ferozpur road Lahore to Kasur (<i>Question No. 1632*</i>)	946
-Making Depalpur to Okara road dual (<i>Question No. 431</i>)	
-Repair and construction of Akbar Noor Shah road Okara (<i>Question No. 1362*</i>)	957
	942
-Repair and construction of Chak No. 109/15-L Rasala Road Khanewal (<i>Question No. 1694*</i>)	928
-Repair and construction of G.T Road Okara (<i>Question No. 1259*</i>)	
-Repair and construction of Hafizabad to Gujranwala road (<i>Question No. 1662*</i>)	938
-Repair and construction of roads in PP-185 Okara (<i>Question No. 625*</i>)	
-Repair and construction of roads in PP-185 Okara (<i>Question No. 436</i>)	
-Repair of dilapidated roads in PP-199 Sahiwal (<i>Question No. 595</i>)	580
-Repair of Mamu Kanjan to Tandlianwala road (<i>Question No. 517</i>)	591
-Repair of Depalpur road to Kasur (<i>Question No. 1633*</i>)	591
-Repair of roads and funds allocated in PP-120 Toba Tek Singh (<i>Question No. 1658*</i>)	574
-Roads constructed under Rural Programme in Sadiqabad in 2017-18 (<i>Question No. 594</i>)	593
-Theft of pools of lights at railway track fly over Changa Manga (<i>Question No. 1612*</i>)	586
-Vacancies of Baledars in Highway Department, district Rawalpindi (<i>Question No. 1109*</i>)	557
-Widening and repair of road from Adda Quarter stop DM road to Burewala Commander road PP-229 (<i>Question No. 1605*</i>)	563
IRRIGATION DEPARTMENT-	544
-Action against officers involved in canal water theft in canal division Sadaqia Fordwah and Hakrra, district Bahawalnagar (<i>Question No. 2410*</i>)	589
-Benefits of Dhaducha Dam Rawalpindi (<i>Question No. 3045*</i>)	
-Benefits of Ghabir Dam Chakwal (<i>Question No. 3044*</i>)	529
-Completion of project of upgrading Umar Khan Rajbah, Mianwali and budget thereof (<i>Question No. 2225*</i>)	559
-Construction and cleanliness of Qila Mian Singh Minor Gujranwala (<i>Question No. 626</i>)	571
-Construction of small dams by Punjab Government (<i>Question No. 2729*</i>)	590
-Desilting of canals and water courses in Okara (<i>Question No. 1279*</i>)	573
-Desilting of canals of district Okara (<i>Question No. 1556*</i>)	
-Desilting of Lahore Canal from Jallo Morr to Mohlanwal (<i>Question No. 1503*</i>)	597
-Details about control over damp and salinity of land due to Greater Thal Canal Phase-III (<i>Question No. 2859*</i>)	568
-Details about model study in Irrigation Research Institute (<i>Question No. 1360*</i>)	587
-Details about offices of Irrigation Department and number of	592
	566

	PAGE
NO.	
canals, Rajbabs and minors in district Chiniot and recommended water thereof (<i>Question No. 1461*</i>)	565
-Expenditures incurred upon lining of distributaries in district Sahiwal (<i>Question No. 2059*</i>)	570
-Expenditures incurred upon upgradation of Islam Barrage, Bahawalpur (<i>Question No. 2905*</i>)	584
-Fixing of fences at bridge over Upper Jhelum Canal in PP-34, tehsil Sara-e-Alamgir, Gujrat (<i>Question No. 2176*</i>)	594
-Funds provided by Asian Development Bank for Mega Projects of Irrigation (<i>Question No. 802</i>)	583
-Government steps for control over production of unhygienic crops from polluted water in Gujranwala division (<i>Question No. 1830*</i>)	562
-Government steps for control over floods (<i>Question No. 2730*</i>)	575
-Illegal occupants over residences of Irrigation Department in Faisalabad (<i>Question No. 560</i>)	553
-Metalling of Rajbabs in PP-229, Vehari (<i>Question No. 1608*</i>)	595
-Number of employees for taking care of canals in Okara (<i>Question No. 1560*</i>)	555
-Number of employees of Irrigation Research Institute and budget thereof (<i>Question No. 1896*</i>)	535
-Number of offices and employees of Irrigation Department in district Kasur (<i>Question No. 2662*</i>)	579
-Number of rain drains in Lahore (<i>Question No. 675</i>)	548
-Number of vacant posts under Chief Engineer Canal Irrigation Multan and details about recruitment under Rule 17-A (<i>Question No. 2564*</i>)	592
-Offices and machinery of Irrigation Department in Faisalabad (<i>Question No. 1464*</i>)	
-Provincial water policy for better use of water (<i>Question No. 2359*</i>)	710
-Reducing the size of outlets of canals in Khanewal (<i>Question No. 2016*</i>)	
-Reinstatement of sanctioned water of Hakrra branch canal, district Bahawalnagar (<i>Question No. 788</i>)	742
-Repair and construction of canal bridge near Ameer Atejeka Okara (<i>Question No. 2194*</i>)	737
-Repair and construction of embankment in Mouza Hero Jampur (<i>Question No. 1414*</i>)	745
-Steps taken for supply of canal water up to tails in district Rahim Yar Khan (<i>Question No. 2364*</i>)	732
-Steps taken for saving flood water (<i>Question No. 1584*</i>)	739
-Utilization of land of Irrigation Department in Faisalabad (<i>Question No. 561</i>)	749
LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT-	757
-Charging Adda fee from buses at General Bus Stand Lahore (<i>Question No. 1857*</i>)	760
-Cleanliness of filth depot near Fateh Garh dispensary Hameedpura Road, Lahore (<i>Question No. 2343*</i>)	699
	726
	750

	PAGE
NO.	
-Cleanliness of historical plate of zam zam gun fixed at Istambol Chowk Mall Road Lahore (<i>Question No. 2190*</i>)	702
-Cleanliness in PP-148 and 153 Lahore (<i>Question No. 512</i>)	705
-Construction and repair of roads of PP-150, Lahore (<i>Question No. 1566*</i>)	731
-Construction and repair of streets No. 2 & 4 of Shadman Colony district Kasur (<i>Question No. 2272*</i>)	747
-Contract between Rachar Mill and M.C Sahiwal (<i>Question No. 522</i>)	746
-Decoration and maintenance of Diwar-e-Musawari in Shahi Qila, Lahore (<i>Question No. 622</i>)	746
-Development works of Municipal Committee, PP-264, Rahim Yar Khan (<i>Question No. 663</i>)	750
-Dilapidation of roads of UCs No. 265 and 266 Lahore (<i>Question No. 1460*</i>)	738
-Draining of sewerage water of Municipal Committee Ladhe Wala Warraich into Rajbah Qila Mian Singh (<i>Question No. 2232*</i>)	743
-Ejectment of buffalos from Ali Raza Ahad U.C, Lahore (<i>Question No. 526</i>)	730
-Ejectment of heads of cattle from Aziz Bhati Town, Lahore (<i>Question No. 1722*</i>)	722
-Encroachments in Aziz Bhati Town, Fateh Garh and Muslimabad, Lahore (<i>Question No. 1723*</i>)	752
-Faisalabad Waste Management Company (<i>Question No. 1547*</i>)	760
-Heaps of waste in front of Government College Baghbanpura Lahore (<i>Question No. 515</i>)	755
-Heaps of waste in front of Zaryab Primary School UC No. 129, Lahore (<i>Question No. 514</i>)	748
-Hurdles in traffic flow due to hawkers in Lahore (<i>Question No. 513</i>)	
-Illegal occupants over Mahi Shah Graveyard Sahiwal (<i>Question No. 523</i>)	740
-Improper drainage of sewerage water of Municipal Committee Qila Didar Singh, Gujranwala (<i>Question No. 2233*</i>)	734
-Installation of street lights out of marriage halls in Moon Market Gulshan Ravi, Lahore (<i>Question No. 172</i>)	754
-Installation of water filtration plant in tehsil Jampur (<i>Question No. 1523*</i>)	741
-Installation of water filtration plants in UCs of Lahore (<i>Question No. 1978*</i>)	739
-Killing of street dogs in PP-185, Okara (<i>Question No. 545</i>)	
-New projects included in budget of Local Governments for the year 2019-20 (<i>Question No. 774</i>)	733
-Number of employees of District Council Sahiwal and salaries thereof (<i>Question No. 587</i>)	753
-Number of employees of Solid Waste Management Sahiwal and expenditures thereof (<i>Question No. 519</i>)	709
-Number of fire fighting vehicles with Rahim Yar Khan Fire Brigade (<i>Question No. 2300*</i>)	693
-Payment of dues to retired employees of Municipal Committee Sara-e-Alamgeer (<i>Question No. 2135*</i>)	758
-Ponds of waste water in villages of PP-72, Sargodha (<i>Question No. 577</i>)	718
-Purchase of machinery and other articles by solid waste	744

	PAGE
NO.	
Management Gujranwala (<i>Question No. 2334*</i>)	868
-Recruitment of employees in Municipal Committee Jampur, Rajanpur (<i>Question No. 2270*</i>)	854
-Removal of solid waste from Moti Bazar Gulberg-III, Lahore (<i>Question No. 1816*</i>)	864
-Re occupation by influential persons over state land in village Kamar Mashani N.A 95, Mianwali (<i>Question No. 565</i>)	858
-Soling of entrance way of Dhari Bhatian Nankana Sahib (<i>Question No. 1730*</i>)	857
-Throwing waste in Shah Gohar Park graveyard (<i>Question No. 1355*</i>)	835
-Ticketing for visit of Sheesh Mehal in Shahi Qila, Lahore (<i>Question No. 633</i>)	799
-Utilization of development funds since June 2018 by Local Government Department (<i>Question No. 1977*</i>)	825
-Water filtration plants in villages of Okara (<i>Question No. 291</i>)	848
SCHOOL EDUCATION DEPARTMENT-	
-Action against private schools charging extra fee during 2018 (<i>Question No. 653</i>)	840
-Allocation of funds for Girl Guides and Boy Scouts (<i>Question No. 337</i>)	842
-Appointment of permanent and temporary teachers in Schools Education Department (<i>Question No. 571</i>)	869
-Basic facilities and funds allocated for schools of Khushab for the year 2018-19 (<i>Question No. 468</i>)	866
-Boundary walls and basic facilities in schools of PP-185, Okara (<i>Question No. 466</i>)	807
-Checking of Girls schools by male AEOs and DEOs (<i>Question No. 1678*</i>)	859
-Construction of Ravi Campus in DPS Sahiwal (<i>Question No. 1315*</i>)	849
-Details about CEO District Education Authority (<i>Question No. 1616*</i>)	
-Details about Government City High School Mian Meer Pind Upper Mall, Lahore (<i>Question No. 1985*</i>)	833
-Details about Punjab Text Book Board and Board of Governors thereof (<i>Question No. 1767*</i>)	820
-Downgrading of Government Girls High School Hatheji Town, Bahawalpur (<i>Question No. 1780*</i>)	823
-Establishment of Schools Councils and their budget allocated for 2019-20 (<i>Question No. 758</i>)	867
-Funds allocated for construction of school buildings during 2018-19 (<i>Question No. 604</i>)	812
-Grant of Hard Area Allowance to teachers posted in hill areas (<i>Question No. 1485*</i>)	843
-Implementation the same educational syllabus in the Punjab (<i>Question No. 472</i>)	804
-Increase in prices of syllabus books (<i>Question No. 2202*</i>)	851
-Installation of solar panels in schools and staff for their care (<i>Question No. 1649*</i>)	826
-Installation of solar panels in schools of PP-150 (<i>Question No. 1583*</i>)	839

	PAGE
NO.	
-Installation of solar panels in schools of PP-189 Okara (<i>Question No. 1570*</i>)	795 869
-Installation of solar panels in schools of PP-72 Sargodha (<i>Question No. 632</i>)	824
-Installation of solar panels in schools of PP-185, tehsil Depalpur (<i>Question No. 1571*</i>)	809 847
-Non availability of facilities in girls schools of PP-209, district Khanewal (<i>Question No. 1785*</i>)	828
-Non regularization of English Teacher in Khanewal (<i>Question No. 1425*</i>)	846 824
-Number and upgradation of schools/colleges in Sohawa, Jhelum (<i>Question No. 2421*</i>)	852
-Number of Danish Schools in the province and appointment of teacher therein (<i>Question No. 1617*</i>)	860 837
-Number of Girls High Schools and posting of Headmistresses in district Chiniot (<i>Question No. 1749*</i>)	863 831
-Number of Girls High Schools in district Rajanpur (<i>Question No. 1215*</i>)	
-Number of Girls Schools without boundary walls (<i>Question No. 667</i>)	845
-Number of Government educational institutions in PP-139 Sheikhupura (<i>Question No. 1581*</i>)	791
-Number of high schools and teachers in Rawalpindi (<i>Question No. 1486*</i>)	872
-Number of high schools in PP251, Bahawalpur (<i>Question No. 1892*</i>)	863
-Number of Higher Secondary Schools and teachers in PP-175, Kasur (<i>Question No. 1635*</i>)	844
-Number of primary schools in district Lahore (<i>Question No. 1860*</i>)	
-Number of private schools in Lahore (<i>Question No. 1586*</i>)	832
-Number of schools and missing facilities in PP-290, Dera Ghazi Khan (<i>Question No. 315</i>)	865
-Number of schools in Bahawalpur division (<i>Question No. 480</i>)	856
-Number of schools in district Multan (<i>Question No. 1689*</i>)	861
-Number of schools in Lahore and facilities therein (<i>Question No. 547</i>)	834
-Number of schools in PP-175 Kasur (<i>Question No. 1636*</i>)	
-Number of schools in PP-72 Sargodha and basic facilities therein (<i>Question No. 1841*</i>)	828
-Number of unregistered schools in Jampur (<i>Question No. 1159*</i>)	854
-Officers working on deputation in Punjab Curriculum Text Book Board (<i>Question No. 773</i>)	862
-Policy of transfer of widow and divorced lady teachers (<i>Question No. 570</i>)	
-Posting of Headmasters in schools of PP-264, Rahim Yar Khan (<i>Question No. 1810*</i>)	
-Regularization of contract employees of Schools Education Department, Khanewal (<i>Question No. 1648*</i>)	
-Sanctioned posts of class IV employees for primary schools (<i>Question No. 596</i>)	
-Schools in PP-264, Rahim Yar Khan (<i>Question No. 460</i>)	
-Upgradation of schools in PP-104 Faisalabad (<i>Question No. 535</i>)	

	PAGE NO.
-Upgradation of schools in PP-120 Toba Tek Singh (<i>Question No. 1657*</i>)	
-Utilization of funds of Education Authorities by Schools Education Department (<i>Question No. 1629*</i>)	
-Vacancies of class IV employees in Schools Education Department, district Sialkot (<i>Question No. 403</i>)	
-Vacant posts in Primary Schools of PP-117 Faisalabad and start of Middle class (<i>Question No. 536</i>)	
QUORUM-	
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-	
-28 th November, 2019	968
-29 th November, 2019	997
R	
RABIA NASEEM FAROOQI, MS.	
questions REGARDING-	586
-Construction of small dams by Punjab Government (<i>Question No. 2729*</i>)	1040
-DETAILS ABOUT INSPECTION OF MILLS UNDER THE COTTON INDUSTRIES STATISTICS ACT 1926 (QUESTION NO. 761)	869
-Establishment of Schools Councils and their budget allocated for 2019-20 (<i>Question No. 758</i>)	597
-Funds provided by Asian Development Bank for Mega Projects of Irrigation (<i>Question No. 802</i>)	587
-Government steps for control over floods (<i>Question No. 2730*</i>)	760
-New projects included in budget of Local Governments for the year 2019-20 (<i>Question No. 774</i>)	846
-Number of primary schools in district Lahore (<i>Question No. 1860*</i>)	1003
-Start of BT Cotton project in the province (<i>Question No. 1865*</i>)	1008
-Steps taken for development of agriculture in district Lahore in 2018 (<i>Question No. 2423*</i>)	
RABIA NUSRAT, MS	
questions REGARDING-	732
-Construction and repair of roads of PP-150, Lahore (<i>Question No. 1566*</i>)	820
-Installation of solar panels in schools of PP-150 (<i>Question No. 1583*</i>)	
RAHEELA NAEEM, MRS.	
questions REGARDING-	745
-Cleanliness in PP-148 and 153 Lahore (<i>Question No. 512</i>)	529
-Details about model study in Irrigation Research Institute (<i>Question No. 1360*</i>)	
-Heaps of waste in front of Government College Baghbanpura Lahore	747

	PAGE
	NO.
(Question No. 515)	
-Heaps of waste in front of Zaryab Primary School UC No. 129, Lahore	746
(Question No. 514)	746
-Hurdles in traffic flow due to hawkers in Lahore (Question No. 513)	693
-Throwing waste in Shah Gohar Park graveyard (Question No. 1355*)	

	PAGE NO.
RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -	471
-22 nd November, 2019	527
-25 th November, 2019	687
-26 th November, 2019	789
-27 th November, 2019	889
-28 th November, 2019	983
-29 th November, 2019	
reports (LAID IN THE HOUSE) REGARDING-	613
-Annual report of Ombudsman Punjab for the year 2017	
-Appropriation Accounts of Government of the Punjab for the financial year 2016-17	614
-Audit report on the Accounts of C&W, HUD & PHE, Irrigation, LG&CD Departments & BISE, Rawalpindi Government of the Punjab for the audit year 2017-18	616
-Audit report on the Accounts of C&W, HUD & PHE, Irrigation, LG&CD Departments and Infrastructure Development Authority Punjab (IDAP) Government of the Punjab (North) for the audit year 2018-19	979
-Audit report on the Accounts of Cattle Market Management Companies of Lahore, Gujranwala, Rawalpindi & Sargodha Divisions for the audit year 2016-17	614
-Audit report on the Accounts of Disaster Management Organizations, Punjab for the year 2017-18	977
-Audit report on the Accounts of Public Sector Companies Government of the Punjab for the Audit year 2017-18 (Vol-II)	977
-Audit report on the Accounts of Public Sector Companies (Vol-III) Government of the Punjab for the Audit year 2017-18	617
-Audit report on the Accounts of Revenue Receipts of Government of the Punjab for the Audit year 2017-18	977
-Audit reports of some departments and projects of Government of the Punjab	877
-Financial statement of the Government of the Punjab for financial year 2016-17	615
-Special audit Report on the Accounts of District Police Officer Gujrat, Home Department, Government of the Punjab for the Audit year 2016-17	616
-Special audit Report on the record of Chief Metropolitan Planner & Chief Town Planner, UD-Wing LDA, Lahore, HUD & PHE Department, Lahore, Government of the Punjab for the year 2014	615 961
-The Punjab Local Government Amendment Bill 2019 (Bill No. 34 of 2019)	961
-The Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2019 (Bill No. 38 of 2019)	960

	PAGE
	NO.
-The Punjab Probation and Parole Service Bill 2019 (Bill No. 32 of 2019)	477
-The Punjab Public Partnership Bill 2019 (Bill No. 30 of 2019)	
-The Punjab Village Panchyats and Neighborhood Council (Amendment) Bill 2019 (Bill No. 35 of 2019)	961
Resolutions REGARDING-	602
	766
-CONDEMNATION OF BLASPHEMY OF THE HOLY QURAN IN NORWAY	773
	771
-Demand for communizing citizens above 65 from transport fare	
-Demand for inclusion of right of clean drinking water into constitution	769
-Demand for increase in slaughter houses in the province	
-Demand for legislation for not to receive charges from families of the persons deceased in hospitals	774
-Demand for making sugar mills to pay price of sugarcane to farmers immediately	768
-Demand for making uniforms, books and note books of private schools available from open market	604
-Demand for naming Dera Ghazi Khan Institute of Cardiology as Fateh Muhammad Buzdar	780
-Demand for repatriating Edward College Peshawar to the concerned church	
S	
SABEEN GUL KHAN, MS.	
QUESTION regarding-	
-Number of schools in district Multan (<i>Question No. 1689*</i>)	837
Resolution REGARDING-	773
-Demand for inclusion of right of clean drinking water into constitution	
SABRINA JAVAID, MS.	
QUESTION regarding-	
-Number and upgradation of schools/colleges in Sohawa, Jhelum (<i>Question No. 2421*</i>)	851
SADIA SOHAIL RANA, MS.	
BILL (Discussed upon)-	
-The Punjab Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2019	765
QUESTION regarding-	
-Installation of street lights out of marriage halls in Moon Market Gulshan Ravi, Lahore (<i>Question No. 172</i>)	743
SALMA SAADIA TAIMOOR, MS.	
questions REGARDING-	591
-Benefits of Dhaducha Dam Rawalpindi (<i>Question No. 3045*</i>)	591
-Benefits of Ghabir Dam Chakwal (<i>Question No. 3044*</i>)	1041

	PAGE
	NO.
-Details about variety of gram crops (<i>Question No. 828</i>)	869
-Number of Girls Schools without boundary walls (<i>Question No. 667</i>)	
-Shifting of vegetable market out of Sangla Hill city, district Nankana Sahib (<i>Question No. 2551*</i>)	1009
-Steps taken for increase in production of fruits and plantation of new gardens (<i>Question No. 719</i>)	1030
-Steps taken for control over deceases of gram crops (<i>Question No. 2990*</i>)	1015
SALMAN RAFIQ, KHAWAJA	
point of order REGARDING-	985
-Aggression against MPAs during attendance in court	
SAMI ULLAH KHAN, MR.	
MOTION regarding-	
-Suspension of rules for immediate consideration of private partnership Bill 2019	619
QUORUM-	
-Indication of quorum of the House during sitting held on 28 th November, 2019	968
SAMIULLAH CHAUDHARY, MR. (Minister for Food)	
Resolution REGARDING-	
-Demand for making sugar mills to pay price of sugarcane to farmers immediately	775
SCHOOL EDUCATION DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	
-Action against private schools charging extra fee during 2018 (<i>Question No. 653</i>)	868
-Allocation of funds for Girl Guides and Boy Scouts (<i>Question No. 337</i>)	854
-Appointment of permanent and temporary teachers in Schools Education Department (<i>Question No. 571</i>)	864
-Basic facilities and funds allocated for schools of Khushab for the year 2018-19 (<i>Question No. 468</i>)	858
-Boundary walls and basic facilities in schools of PP-185, Okara (<i>Question No. 466</i>)	857
-Checking of Girls schools by male AEOs and DEOs (<i>Question No. 1678*</i>)	835
-Construction of Ravi Campus in DPS Sahiwal (<i>Question No. 1315*</i>)	799
-Details about CEO District Education Authority (<i>Question No. 1616*</i>)	825
-Details about Government City High School Mian Meer Pind Upper Mall, Lahore (<i>Question No. 1985*</i>)	848
-Details about Punjab Text Book Board and Board of Governors thereof (<i>Question No. 1767*</i>)	840
-Downgrading of Government Girls High School Hatheji Town, Bahawalpur (<i>Question No. 1780*</i>)	842

	PAGE
NO.	
-Establishment of Schools Councils and their budget allocated for 2019-20 (<i>Question No. 758</i>)	869
-Funds allocated for construction of school buildings during 2018-19 (<i>Question No. 604</i>)	866
-Grant of Hard Area Allowance to teachers posted in hill areas (<i>Question No. 1485*</i>)	807
-Implementation the same educational syllabus in the Punjab (<i>Question No. 472</i>)	859 849
-Increase in prices of syllabus books (<i>Question No. 2202*</i>)	
-Installation of solar panels in schools and staff for their care (<i>Question No. 1649*</i>)	833 820
-Installation of solar panels in schools of PP-150 (<i>Question No. 1583*</i>)	823
-Installation of solar panels in schools of PP-189 Okara (<i>Question No. 1570*</i>)	
-Installation of solar panels in schools of PP-72 Sargodha (<i>Question No. 632</i>)	867
-Installation of solar panels in schools of PP-185, tehsil Depalpur (<i>Question No. 1571*</i>)	812
-Non availability of facilities in girls schools of PP-209, district Khanewal (<i>Question No. 1785*</i>)	843
-Non regularization of English Teacher in Khanewal (<i>Question No. 1425*</i>)	804
-Number and upgradation of schools/colleges in Sohawa, Jhelum (<i>Question No. 2421*</i>)	851
-Number of Danish Schools in the province and appointment of teacher therein (<i>Question No. 1617*</i>)	826
-Number of Girls High Schools and posting of Headmistresses in district Chiniot (<i>Question No. 1749*</i>)	839 795
-Number of Girls High Schools in district Rajanpur (<i>Question No. 1215*</i>)	869
-Number of Girls Schools without boundary walls (<i>Question No. 667</i>)	
-Number of Government educational institutions in PP-139 Sheikhpura (<i>Question No. 1581*</i>)	824
-Number of high schools and teachers in Rawalpindi (<i>Question No. 1486*</i>)	809 847
-Number of high schools in PP251, Bahawalpur (<i>Question No. 1892*</i>)	
-Number of Higher Secondary Schools and teachers in PP-175, Kasur (<i>Question No. 1635*</i>)	828 846
-Number of primary schools in district Lahore (<i>Question No. 1860*</i>)	824
-Number of private schools in Lahore (<i>Question No. 1586*</i>)	
-Number of schools and missing facilities in PP-290, Dera Ghazi Khan (<i>Question No. 315</i>)	852 860
-Number of schools in Bahawalpur division (<i>Question No. 480</i>)	837
-Number of schools in district Multan (<i>Question No. 1689*</i>)	863
-Number of schools in Lahore and facilities therein (<i>Question No. 547</i>)	831
-Number of schools in PP-175 Kasur (<i>Question No. 1636*</i>)	
-Number of schools in PP-72 Sargodha and basic facilities therein (<i>Question No. 1841*</i>)	845 791

	PAGE
NO.	
-Number of unregistered schools in Jampur (<i>Question No. 1159*</i>)	
-Officers working on deputation in Punjab Curriculum Text Book Board (<i>Question No. 773</i>)	872
-Policy of transfer of widow and divorced lady teachers (<i>Question No. 570</i>)	863
-Posting of Headmasters in schools of PP-264, Rahim Yar Khan (<i>Question No. 1810*</i>)	844
-Regularization of contract employees of Schools Education Department, Khanewal (<i>Question No. 1648*</i>)	832
-Sanctioned posts of class IV employees for primary schools (<i>Question No. 596</i>)	865
-Schools in PP-264, Rahim Yar Khan (<i>Question No. 460</i>)	856
-Upgradation of schools in PP-104 Faisalabad (<i>Question No. 535</i>)	861
-Upgradation of schools in PP-120 Toba Tek Singh (<i>Question No. 1657*</i>)	834
-Utilization of funds of Education Authorities by Schools Education Department (<i>Question No. 1629*</i>)	828
-Vacancies of class IV employees in Schools Education Department, district Sialkot (<i>Question No. 403</i>)	854
-Vacant posts in Primary Schools of PP-117 Faisalabad and start of Middle class (<i>Question No. 536</i>)	862
SEEMABIA TAHIR, MS.	
question REGARDING-	
-Solving of entrance way of Dhari Bhatian Nankana Sahib (<i>Question No. 1730*</i>)	709
SHAHAB-UD-DIN KHAN, MR. (<i>Parliamentary Secretary for Communication & Works</i>)	
Answers to the questions REGARDING-	911
-Construction and winding of roads in PP-84 Khushab (<i>Question No. 1236*</i>)	
-Construction of Bucha Chattha to Harki road Gujranwala (<i>Question No. 1209*</i>)	907
-Construction of road from Bhera to Jhawrian Sargodha (<i>Question No. 1170*</i>)	901
-Construction of road from Jhawrian to Shahpur, Sargodha (<i>Question No. 1116*</i>)	895
-Construction of road from Shahpur to Sahiwal district Sargodha (<i>Question No. 1115*</i>)	892
-Construction of road from Wazirabad to Kot Hara (<i>Question No. 1210*</i>)	909
-Details about roads constructed in PP-79 Sargodha in the year of 2018-19 (<i>Question No. 1254*</i>)	916
-Details about roads in district Khushab (<i>Question No. 1144*</i>)	898
-Repair and construction of G.T Road Okara (<i>Question No. 1259*</i>)	922
SHAHEEN RAZA, MS.	

	PAGE
	NO.
question REGARDING-	741
-Purchase of machinery and other articles by solid waste Management Gujranwala (<i>Question No. 2334*</i>)	
SHAHEENA KARIM, MS.	
MOTION regarding-	
-Suspension of rules for presentation of a resolution	603
questions REGARDING-	854
-Allocation of funds for Girl Guides and Boy Scouts (<i>Question No. 337</i>)	
-Fruit and vegetable market in city Dera Ghazi Khan (<i>Question No. 3127*</i>)	1018
Resolution REGARDING-	604
-Demand for naming Dera Ghazi Khan Institute of Cardiology as Fateh Muhammad Buzdar	
SHAHIDA AHMED, MS.	
questions REGARDING-	
-Non availability of facilities in girls schools of PP-209, district Khanewal (<i>Question No. 1785*</i>)	843
-Non regularization of English Teacher in Khanewal (<i>Question No. 1425*</i>)	804
-Reducing the size of outlets of canals in Khanewal (<i>Question No. 2016*</i>)	553
SHAMIM AFTAB, MS.	
question REGARDING-	
-Construction of road from Kot Momin to Chowki Bhagtanwala (<i>Question No. 1451*</i>)	935
SHAZIA ABID, MS.	
questions REGARDING-	951
-Details about Jampur bypass road (<i>Question No. 439</i>)	730
-Installation of water filtration plant in tehsil Jampur (<i>Question No. 1523*</i>)	795
-Number of Girls High Schools in district Rajanpur (<i>Question No. 1215*</i>)	791
-Number of unregistered schools in Jampur (<i>Question No. 1159*</i>)	
-Recruitment of employees in Municipal Committee Jampur, Rajanpur (<i>Question No. 2270*</i>)	739
-Repair and construction of embankment in Mouza Hero Jampur (<i>Question No. 1414*</i>)	535
SOHAIB AHMAD MALIK, MR.	
questions REGARDING-	901

	PAGE
NO.	
-Construction of road from Bhera to Jhawrian Sargodha (Question No. 1170*)	867
-Installation of solar panels in schools of PP-72 Sargodha (Question No. 632)	845
-Number of schools in PP-72 Sargodha and basic facilities therein (Question No. 1841*)	754
-Ponds of waste water in villages of PP-72, Sargodha (Question No. 577)	

T

TAHIA NOON, MS.

questions REGARDING-

-DETAILS ABOUT CHANGING OF JEANS OF SEEDS, PLANTS AND CROPS (QUESTION NO. 2898*)	1015
-Use of Modern Management System of water supply to farmers (Question No. 2889*)	1013

U

USMAN AHMED KHAN BUZDAR, MR. (Chief Minister of Punjab)

Answers to the questions REGARDING-

-Cleanliness of filth depot near Fateh Garh dispensary Hameedpura Road, Lahore (Question No. 2343*)	743
-Cleanliness of historical plate of zam zam gun fixed at Istambol Chowk Mall Road Lahore (Question No. 2190*)	737
-Cleanliness in PP-148 and 153 Lahore (Question No. 512)	745
-Construction and repair of roads of PP-150, Lahore (Question No. 1566*)	732
-Construction and repair of streets No. 2 & 4 of Shadman Colony district Kasur (Question No. 2272*)	740
-Contract between Rachar Mill and M.C Sahiwal (Question No. 522)	749
-Decoration and maintenance of Diwar-e-Musawari in Shahi Qila, Lahore (Question No. 622)	757
-Development works of Municipal Committee, PP-264, Rahim Yar Khan (Question No. 663)	760
-Ejectment of buffalos from Ali Raza Ahad U.C, Lahore (Question No. 526)	751
-Faisalabad Waste Management Company (Question No. 1547*)	731
-Heaps of waste in front of Government College Baghbanpura Lahore (Question No. 515)	748
-Heaps of waste in front of Zaryab Primary School UC No. 129, Lahore (Question No. 514)	747
-Hurdles in traffic flow due to hawkers in Lahore (Question No. 513)	746
-Illegal occupants over Mahi Shah Graveyard Sahiwal (Question No. 523)	750

	PAGE
NO.	
-Improper drainage of sewerage water of Municipal Committee Qila Didar Singh, Gujranwala (<i>Question No. 2233*</i>)	738
-Installation of street lights out of marriage halls in Moon Market Gulshan Ravi, Lahore (<i>Question No. 172</i>)	743
-Installation of water filtration plant in tehsil Jampur (<i>Question No. 1523*</i>)	730
-Killing of street dogs in PP-185, Okara (<i>Question No. 545</i>)	752
-New projects included in budget of Local Governments for the year 2019-20 (<i>Question No. 774</i>)	761
-Number of employees of District Council Sahiwal and salaries thereof (<i>Question No. 587</i>)	756
-Number of employees of Solid Waste Management Sahiwal and expenditures thereof (<i>Question No. 519</i>)	749
-Number of fire fighting vehicles with Rahim Yar Khan Fire Brigade (<i>Question No. 2300*</i>)	741
-Payment of dues to retired employees of Municipal Committee Sara-e-Alamgeer (<i>Question No. 2135*</i>)	735
-Ponds of waste water in villages of PP-72, Sargodha (<i>Question No. 577</i>)	755
-Purchase of machinery and other articles by solid waste Management Gujranwala (<i>Question No. 2334*</i>)	742
-Recruitment of employees in Municipal Committee Jampur, Rajanpur (<i>Question No. 2270*</i>)	739
-Removal of solid waste from Moti Bazar Gulberg-III, Lahore (<i>Question No. 1816*</i>)	734
-Re occupation by influential persons over state land in village Kamar Mashani N.A 95, Mianwali (<i>Question No. 565</i>)	754
-Ticketing for visit of Sheesh Mehal in Shahi Qila, Lahore (<i>Question No. 633</i>)	758
-Water filtration plants in villages of Okara (<i>Question No. 291</i>)	744
USMAN MEHMOOD, SYED	
questions REGARDING-	
-Development works of Municipal Committee, PP-264, Rahim Yar Khan (<i>Question No. 663</i>)	760
-Establishment of Research Centre for increase in production of cotton (<i>Question No. 2255*</i>)	1007
-Number of fire fighting vehicles with Rahim Yar Khan Fire Brigade (<i>Question No. 2300*</i>)	740
-Posting of Headmasters in schools of PP-264, Rahim Yar Khan (<i>Question No. 1810*</i>)	844
-Roads constructed under Rural Programme in Sadiqabad in 2017-18 (<i>Question No. 594</i>)	957
-Schools in PP-264, Rahim Yar Khan (<i>Question No. 460</i>)	856
-Steps taken for supply of canal water up to tails in district Rahim Yar Khan (<i>Question No. 2364*</i>)	579
UZMA KARDAR, MS.	

	PAGE
	NO.
	608
Call attention Notice REGARDING-	
-Murder after rape of a maid in Sheikhpura	939
questions REGARDING-	
-Completion of Bado Malhi to Shamsabad road Narowal (Question No. 1611*)	1018
-Step taken for gender Mainstream in Agriculture Department (Question No. 3069*)	940
-Theft of pools of lights at railway track fly over Changa Manga (Question No. 1612*)	

Y

YASIR HUMAYUN, MR. (Minister for Higher Education Additional Charge of Punjab Information and Technology Board)

point of order REGARDING-	540
-Not to fail the students of dental and medical on VIVA basis	
YASMIN RASHID, MS. (Minister for Primary & Secondary Health and Specialized Healthcare & Medical Education)	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Postponement of project of Mother and Child Care Block in Sir Ganga Ram Hospital Lahore	611
	542
point of order REGARDING-	
-Not to fail the students of dental and medical on VIVA basis	

Z

ZAHEER UD DIN, CH. (Minister for Public Prosecution)

point of order REGARDING-	992
-Aggression against MPAs during attendance in court	
ZAHRA NAQVI, SYEDA	
question REGARDING-	699
-Dilapidation of roads of UCs No. 265 and 266 Lahore (Question No. 1460*)	
ZAIB-UN-NISA, MS.	
Fateha khwani (CONDOLENCE) ON-	529
-Sad demise of mother of Raja Arshad Mahmood Ex MPA	
ZAINAB UMAIR, MS.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	

	PAGE
	NO.
-Demand for condonation of death sentence of Muhammad Iqbal and Muhammad Anwar due to being minor	967
zero hour notices REGARDING-	
-Embezzlement in amount of Toll Tax received from Chiniot-Jhang road Toll Plaza	880
-Increase in robberies in hill area of Chowahaiden Shah Road Jhelum	783
